

$$6'25'32''$$

$$\underline{3'12''59''}$$

Uyat Ab Al Dasas.  
Title - ~~Uyat Ab Al Dasas~~

Creator - Shah Alam Saani; Mutajjima Tahie

Publisher - Mathe Sultan (Shahjahanabad).

Date - 1851

Pages - 564

Subjects - Dastan



M A LIBRARY, A.M U



U25132

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ

يُظهِرُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكُفِّرَ بِاللَّهِ شَيْئًا



مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَرَاءِ

رَحِمَاءُ بَيْنَهُمْ رُكْعًا أُخِيذَ بِهِمْ يَنْخَلِئُونَ فَضْلًا مِنْ اللَّهِ وَرَحْمَةً



شركة

1942

1994

44

100

12

100

100

100

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

10

100

442

1954

5-16-63

100

100

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

10

1948年10月1日

*(continued)*

100

100

24

4571





ہملہ بن کعب بفتح کاف و سکون عین ہملہ بن لوی بضم لام و فتح ہمزہ و تشدید  
 یائی تحتانی بن غالب بن فہر بکسر فاء و سکون ہا بن مالک بن نضر بفتح نون و  
 سکون ضا و منقوطہ بن کنانہ بکسر کاف و دو نون بن خزیمہ بضم خا و منقوطہ و کسر  
 زار نقطہ دار و سکون یائی تحتانی و فتح میم و ہائی زدہ بن مدرکہ بضم میم و سکون ال  
 ہملہ و کسر رائی بے نقطہ بن ابیاس بکسر الف بر قول بعض و بفتح نزد گروی اور  
 یہ لفظ مشتق کیا گیا ہی یا س سے کہ ضد رجا یعنی امید ہی اور صاحب ہوا ہے  
 نزدیک یہ قول اصح ہی بن ہضر بضم میم و فتح ضا و منقوطہ بن نزار بکسر نون و  
 زار نقطہ دار بن ہمد بضم میم و فتح عین ہملہ بن عدنان بفتح عین ہملہ و سکون ال  
 ہانک نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میان اہل تاریخ اور صاحبان  
 علم متفق علیہ ہے اور فوق اسکی معلوم و صحیح نہیں مگر اتفاق ہی اس پر ہے  
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم  
 اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیبہ علیہم السلام میں سے ہیں  
**فائدہ** آیات الہی تعالیٰ و تقدس اسطرح پر جاری تھی کہ حضرت ام المان  
 نوا صلوٰۃ اللہ علیہا ہر ولادت میں دو فرزند ایک سپر اور ایک دختر توام  
 جنہی تھیں الا حضرت شیبہ علیہ السلام کہ جد حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم ہیں تھا و چون آئے تا نور نبوی انہیں اور انکی غیر میں مشترک  
 نہ ہو۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اپنی نسب شریف کا ذکر کرتے تھے تو عذمان سے تجاوز فرماتی تھیں بہین وقت  
 کرتے تھے اور فرماتی کذب للنساء یعنی دروغ کیا ہی نسب نویسن نے اور  
 اسطرح مروی ہی سند الفردوس میں و لیکن سہیلی کہتا ہے کہ اصح ہون ہے  
 کہ یہ قول ابن مسعود ہے اور تھے رسول خدا جب کہ تلاوت فرماتی اس آیت کو  
 اَلَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ قُلُوبِہُمْ وَ عَادَ وَ تَمُوتُ ۚ وَالَّذِیْنَ مَتٰی  
 یَعْلَمُہُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۚ یعنی آیا ہیں پہنچی تمکو خبر اون لوگوں کی  
 کہ پہلے سے ہوئی ہیں گروہ نوح اور عاد اور ثود اور وہ کہ بعد انکے ہوئے تھیں  
 جانتا انکو مگر خدا استعار اور حضرت ام المصنوعہ عروضا سے آئے ہیں

کہا کہ ہے کہ نسبت کرنا جو نہیں اپنی طہین عدنان تک و بالا تر اس سے نہیں جاتا  
اور عروہ بن ربیع کہنا ہی کہ نہیں پایا اپنی کسی کو کہ شہنا سا ہو و بعد معد بن عدنان  
کے غرض کہ عدنان کے نام اسمعیل و انیسے تا آدم علیہ السلام اختلاف بہت ہی بعض  
میان عدنان اور اسمعیل تیس تن ذکر کرتے ہیں کہ مروت و شہور نہیں ہیں۔  
ان شخص اور احوال ان کے اور بعضی کم زیادہ لیکن با این ہمہ اختلاف جمہور  
مورخین متفق ہیں اس بات پر کہ چھ دن انبیاء و رسول میں سے یعنی حضرت  
اسماعیل اور حضرت ابراہیم اور حضرت ہود اور حضرت نوح اور حضرت  
ادریس اور حضرت ثیث علیہم السلام سلسلہ ابا و حضرت خاتم میں تا حضرت ابو البشر  
متکم ہیں اور اکثر اہل تاریخ اور ابن جوزی نے حاشیہ روشنیہ الاحباب میں عدنان  
سے تا حضرت آدم علیہ السلام سلسلہ نسب اس طرح پہنچایا ہے۔ عدنان بن اودبن  
ایم بن سلمان بن ثابت بن جمل بن قید و بن اسمعیل بن ابراہیم  
بن آذر بن تاووز بن شارح بن ارغون بن قانع بن غار بن شایخ بن ارفخشہ  
بن سام بن نوح بن مک بن متوشلح بن اخوخ بن یار بن ہمال بن قینان  
بن انوش بن سبت بن آدم علیہ السلام اور دریافت کیا جو امام مالک  
رحمہ سے حال اس شخص سے کہ پہنچا تا ہی نسب اپنا تا آدم پس تا خوش معلوم  
اونکو اور کہا کہ کسی خبر دی اوس کے بدرون سے اور اس طرح روایت کیا گیا اور  
پہنچانے نسب انبیاء علیہم السلام میں پس جا پہنچی کہ توقف کریں ہمہ فوق عدنان کے  
بجہت وجود تخلیط اشخاص اور تغیر الفاظ و وجود کثر ہونے فائدہ کے  
بیچ اسکے اور اس واسطے وحی نکی گئی آنحضرت پر ان کے حوالہ بعض اہل  
اشیاء کا کہ مشہور اور معلوم اور متفق علیہ ہیں ذکر کیا جاتا ہے تفصیل مناقب  
اور آثار ان اسامی کی یہ ہے کہ والد بزرگوار حضرت آثار فرخندہ اطوار محمد رسول  
اللہ عبد اللہ بن اویس بن عبد المطلب اور حلالہ بنت عبد مناف اور حسن کردار  
اور حکام اخلاق اور محاسن اعمال اور شمایل مطبوع اور حرکات موزونہ  
جو انان قریش میں ممتاز اور عجبی اور ملاحظہ میں یوسف وقت اپنی تہے نور  
کو کہیں نبوت محمدی طلعت زیبائی انکی سے ظاہر و شائع آفتاب رسالت احمدی



چہرہ دل افروز انکے سے باہر اور اس آوان میں اخبار اور اسند کا ہنار حجاز  
 سی اسطرح سموع ہوتا تھا کہ عنقریب پیغمبر آخر الزمان اس جوان رعنا سے پیدا  
 ہو گا کیونکہ ہانڈی کتب دینیہ میں لکھا ہی کہ جبہ صوف سفید ملوکس حضرت یحییٰ  
 علیہ السلام کے آغشتہ بخون اوکے پاس ہی جب اوسمین کے قطرات دم تازہ متقاطر  
 ہوں بنی آخر الزمان قریب ظہور بکرین سواب اوس جبار خشک میں سے خون برخ  
 ملک رہا ہی یہ وہی جوان ہی کہ جسکی صلب سے ولادت اوسن باسعادت کی ہوگی  
 کہنشی ہیں کہ جب عبدالمدحد بلوغ کو پہنچے خواتین فریض اور سیاہ چٹمان عرب  
 ایسی شیفہ جمال اور طالب وصال انہی ہوئیں کہ دامن اختلاط اپنی ازدواج کی  
 صحبت سی اوٹھایا اور نفس نفیس اپنا باکرایم اموال اور غرائب رغائب جمال  
 عرض کرنا شروع کیا ولیکن یہہ بتوفیق ربانی امتزاج اون پر پھرون ناہید سکرون  
 سے محترز اور محتنب رہتی تھے اور ذیل عصمت اپنا بلوف بی عفا فی آلودہ نکرے  
 تھے جب نزدیک ہوا کہ رشحات فیض سحاب کمرت اوس درہیم کا صدف غرت  
 میں پرویش پاؤ شرف یہود شام اور دیران خون آشام نے عہد باندہا کہ  
 کہ میں جاوین اور جب تک روز راحت عمر عبدالمد کو شام کربت تبدیل نہ کریں  
 نہ پھرین اس عزیمت سی روانہ ہوئی اور خوف اشتہار سے شب تا میں قطع  
 منازل کرتے تھے اور ذکور راہ سے مخوف ہو کر آسودہ ہوتے تھے تا آنکہ اسطرح  
 سے کجوالی تک پہنچے اور فرصت کا انتظار کرتے گئے ناگاہ عبدالمد کو ایک روز  
 عبدالمد گاہ میں پا کر بہیات اجتہاد انکی طرف چلے بحسب اتفاق وہیں بن عبدالمد  
 طریدی ہی اوسدن بامر شکار اوس صحرا میں مشغول تھا جب دیکھا کہ ایک جماعت  
 شمشیر ہائی آید اکیچے ہوئے بجانب عبدالمد متوجہ ہیں حمیت عرب انکو مانع ہوئی  
 کہ اوس جہلکہ میں ساتھ چند ملازمون کے کہ ہمراہ تھے قدم بڑا کر انکے دفع برقام  
 نکرے اور بعضے کہتی ہیں کہ اسکا یہ ارادہ تھا کہ انسے درخواست اصلاح کرتے  
 بہر تقدیر اسوقت اسکو ایک گروہ نظر آیا کہ مشابہت بردم دنیا نہ کہتی تھے ابلق  
 کہورون پر سوار اوج سمار ہوا سے متوجہ درخت خاک ہوئی اور جب زمین پر پہنچے  
 یہود پر حملہ کیا اور اون شور بخون نے شکست فاش پائی وہب احمر و اٹھو سے متحد



و شہر گبر میں آیا اور جو کچھ مشاہدہ کیا تھا اپنی منکوچ سے بیان کیا اور اس کے بعد  
عبد المطلب پہنچا تا عرض کرے کہ وہ سب کے ایک کریم ہی جملہ عزت میں چاہتا ہی کہ اس کی  
محبوبہ نقاب عفت کو ساتھ ملگ ازواج عبد اللہ فرزند پتھار کے منسلک کرے  
چنانچہ مادر آمنہ نے صورت واقعہ کو عرض عبد المطلب پہنچایا اور وہ چونکہ غریبی  
صورت اور پاکیزگی طینت کو منہ جانتی ہے مقرر ہو گیا کہ بحسن قبول منطلق کیا  
اور جانبین سے یہ تہدیباً محتاج سورا اور زریب اسباب سرور مشغول ہو کر ایک  
ساعت مسعودین گذرہ مشتری سے اکتساب سعادت کرتے تھے زہرہ کو  
ساتھ مشتری ماہ سیما کے قرین کیا کہ یہ جشن عروسی مکہ شریفہ میں سبب  
ماتم ہو ا کیونکہ قریب دو سو خواتین شیرین لب شکو گفار تھے سوز عشق اور محبت  
مفاہقت عبد اللہ سے خرم زندگانی برباد کیا اور بقیہ اہل شوق کہ جسکی اجل  
موجود میں تاخیر تھی فراق گلزار او سکے سے مثل ہزار داستان لصد زبان  
در در ترحان سرانید گے کرتی تھیں بیعت قتل با خستہ بشمشیر توقدیر نمود  
ورنہ ہیچ ازل پر حرم تو قصیر نبود بد آفرمودات اس مقالہ قصہ  
ظہر شامیہ لکھی بیان اس مجل کا باین تفصیل ہے کہ یہ ایک حکام دیار شام  
کی محذہ تھی سرپردہ عصمت میں کہ عالم دلیری میں ساتھ خورشید خاوری  
کے دعویٰ برابر کرتی بیعت با بیکمان و بیکسیو کند بد بیالای و کردار  
سر و بلند ہو اور یہ دختر عالم و باہرہ جو کہ مہمنون کتب الہی اور صحبت  
ساوی ہی ہی اور فن کیانت کو ہی جانتی تھی بکلی وہ وقت ہی کہ حقیقت  
خاتم الانبیاء صلب ایک ایاتی عبد المطلب سے متصف بصفات ہذا تفصیل  
ہو کہ مشیمہ پاک میں قرار پاوی قاطرہ تصور اسکے کہ شاید نسیم عنایت ملک  
متعال سے شجرہ آمال او سکاساتہ ثمرہ اقیال کے یار و رہو و سے باتفاسیر  
کو کرایم اموال عازم صوبت با صواب کہ مشیر کہ ہوئی اور منزل مقصود کو پہنچے  
اور طالب دیدار فرحت آثار مطلوب اپنی کے ہوئی تا انکہ ایک دن اتفاقاً عبد اللہ  
نشاہ گاہ سے بہرہ روبروی فرود گاہ اسکی سے گزرے ہر گاہ بظرفاطلہ کی  
جال چہانہ آرا اپنے پر پڑی ایک شخص دیکھا کہ خورشید رخسار او سکاحضائر

جس زمانہ زمین ہے اور سوای اس بوسخت طلعتی کے اور علامات کے صحت  
 سابقہ میں مرقوم ہیں اور ہمیں سب موجود ہیں لا جرم ہر اکسیدہ و بدو اس دور  
 عنان اشہب نیز کام انکی بکری اور اتھاس کیا کہ ایک لحظہ تشریف قدم  
 اورانی فرما دیں چنانچہ انہوں نے دست خلق سے اسستہ عاوس بری  
 پیکر کی فسیول کی اور اوسکی مجلس کو بنور حضور اپنی منور کیا ملک شام نے  
 بعد از اقامت لوازم ضیافت نقاب حجاب در میان سے اوٹھا کر کھڑکھڑا  
 خیال میں نخر و نر کہتی ہی طبع حوض پر رکھا اور مضرع حوض کیا کہ کھجور اپنی  
 جالہ کھاحین لاوا انہوں نے جواب دیا کہ انصال ملک اگرچہ موجب مسرت  
 و اہتاج ہی لیکن یہ امر خطیر ہے استیجازت و استصواب عبد المطلب کے من  
 او کھتا بایع فرمان ہوں امکان نہیں رکھتا۔ فاطمہ نے کہا جو کہ مقتضی وقت  
 ہو بتقدیم پہنچایا جائیے بعد ازین ہنگام شام جو انہوں نے بارگاہ فاطمہ سے  
 مراجعت کی اور اپنی گہر میں آئے بمقتضای قضای ربانی آمنہ کے ساتھ شبکو  
 ہم بستر ہوئی اور یہاں اوس شب میں حاملہ بادامانت ہوئیں اور اوس نور  
 جہانتا سے ناصیہ عبد اللہ سے جدا ہو کر شکم آمنہ میں قرار پکڑا **طریق**  
 انجوان کہ سکندر طلبش سے فرمود کہ روزی جان خضر گشت خضر شد خود  
 علی الصبح عبد اللہ عبد المطلب کی خدمت میں گئی ملامت جو کچھ کہ فاطمہ سے سنا  
 تھا بعض بد پر نر گوار پہنچایا اور سبب فوطر غبت امرت زوج میں مبالغہ کیا  
 اور بعد از اجازت پہنچ و مسرور فاطمہ کے پاس گئے اور حدیث و وقت  
 پر در باب مناکحت بیان کی قرۃ العین حاکم شام نے اوس وقت بشرہ عبد اللہ  
 کو جو نور نبوت سی بے ضیاد کہا ایک ہر دسینہ پر درسی کہنچی اور کہا۔  
**خبر** دای حسن احوال تو دیگر شدہ کہ انچہ از اولہ بدی اکنتون نہ  
 بعد از شرایط استفسار جانکہ قصانے اپنا کام کیا تمام اختیار اپنی ہاتھ سی  
 دیکر عبد اللہ سے کہا کہ خداداد نامی نشان و آشکارا گواہ ہی کہ باعث اس تک ملو اور  
 جستجو کا نہ دوسوہ شیطانی تھا اور نہ ہوائی نفسانی بلکہ مقصد و مصلحت تیرنی  
 مصاحبت اوس عاقد قندی کی تھی کہ محب فلک لا فلاک سی تا مرکز خاک

نساک جو کہ ہی خیر و شر اور خشک و تر ہے وہاں ہر چیز اور مضمین خود سے  
 بطریق اولیٰ کے انکو لباس و جو پہنا یا ہی اور میں ہر چند تیرے واسطے باقاعدہ  
 حسرت و الم اپنی دیار کو جاتی ہوں لیکن روزگار فرخندہ آثار تیرا ہمیشہ طرب  
 غری میں گذران ہو جو القصہ اسنے بعد اظہار باقی الضمیر اور اشارت  
 بطلوع خورشید قبلک میر عبد اللہ کو دلا رکھا اور گردش ایام سے باخبر  
 پریشان بجا بے شام ہر گئی اور اپنی وطن میں پہنچ کر باقی ایام حیات بآسائش  
 گزارنے اور مثل اسکی حکایات ام قاتل خواہر و زہد بن نوفل سے اور ایک  
 روایت سے رقیقہ و قمر نوفل یا قیلہ یا بیلہ حدیث کہ اولاد علمائے نصارا میں  
 سے ہی منقول ہے اور بعضوں نے وجہ تطبیق ان روایات مختلف میں  
 یوں کہی ہے کہ عرض لغزش مجموع ان سب عورتوں سے ہوا تھا اور قبیل از  
 انفصال حقیقت محمد بن عبد اللہ امور عجیبہ و غریبہ مشاہدہ ہوتے تھے کہ کتب  
 سیرا و نیز اطلق ہن اور کہتی ہن آمنہ دامن تربیت و ہب بن عبد اللہ  
 میں روزگار گزارتی تھیں کہ عبد المطلب نے انکو بابر عبد اللہ کے خواستگاری  
 کی اور ایلد بنت و ہب کو اپنی واسطے خطبہ فرمایا اور دو نوع عقد ایک محلی میں  
 منعقد ہوئی اور سید الشہداء حمزہ بائد سے وجود میں آئی اور نام الانبیاء  
 آمنہ سے متولد ہوا اور روایت صحیح پیش از ولادت رسول اللہ عبد اللہ  
 دپار شام میں گئی اور ہنگام مراجعت اکثر کہتے ہن کہ بروقت توجہ اوس  
 جانب کے اور بعض کا یہ عقیدہ کہ جب خراہرہ نیکو مدینہ میں پہنچے وہاں نام  
 اللہات بہدم تو ایم بنیان قصہ وجود انکے مشغول ہوا اور اوسرا  
 میں کہ بار النبیائیکہ موسوم تھی مدفون ہوئے مدت عمر انکی پچیس سال  
 اور ایک روایت سے تیس برس اور احوال عبد المطلب کا اہل تحقیق  
 نے یوں لکھا ہی اور انکی وجہ تسمیہ میں اسطرح بیان کیا ہی کہ جب یہ پیدا  
 ہوئی تو انکے سر میں سفید بال تھے۔ اور بعضی کہتے ہن کہ ایک سفید بال سے  
 زیادہ نہ تھا اور شیب یعنی سفیدی ہی اس جہت سے یہ شیبہ موسوم ہوئی اور  
 پس از انکہ سین تیز پہنچے اہل قوم سب اتفاق کثرت محامد انکو شیبہ الحمر کہتے

کہ حمد و ثنا کرتے تھے خلائق ان کے افعال نیک پر اور بیچھے کہتی ہیں کہ نام  
 الحاکم عامر تھا۔ صاحب ہوا یہ لڑنیک کہتا ہی کہ یہ قول ابن قتیبہ کا ہی ہو اور محمد  
 شیرازی ہی اس امر پر متفق ہی اور کہتے انکی ابو اجمارث یا سم بزرگترین اولاد کہ  
 حارث تھا اور بعض نے سبب شہتار الحاکم یہ مطلب یہ لکھا ہی کہ باب انکے  
 ہاشم بعضی اسفار میں مدینہ میں پہنچی سلمیٰ بنت عمر دین لبید بنی التجار سے ہی  
 عقد نکاح میں لاکر بعد از ولادت شبثہ الحکمید بجانب شام گئی اور اوس دیار میں  
 مریم ہو کر فرشتہ نازانی پر پہلور کیا اور حضرت وطن مالوف سی اس عالم غربت  
 و کربت میں کہا بیعت سفر گزیدیم و بیکست جہد قریب مدگر بجلد یہ ہم حال سلمیٰ را  
 اور وقت نزاع عینی بہائی مطلب بن عبد مناف سی فرمایا اذیر لک الحمد الذی  
 فی یثرب یعنی خناج مرحمت و شفقت حال نیدہ پر کہ مدینہ میں رکھتا ہی مسبوط  
 رکھنا اور قول چھوڑ اس باب میں یہ ہی کہ بعد از فوت ہاشم چند مدت کے  
 بعد ایک شخص کا قریش میں سے مدینہ میں گذر ہوا وہاں اوسنے ایک طفل لرگوں  
 میں دیکھا کہ تیر لگارا ہی اور کہتا جاتا ہی انا ابن الہاشم اوس شخص نے  
 مدینہ سے مکہ میں آکر حرم کعبہ میں مطلب سے کہا کہ برادر زادہ تیرا میں نے دیکھا ہی  
 کہ تیرا نذاری مصروف تھا اور آثار رشد و صلاح صفوہ حال اوسکے پر لایح  
 و پیدا ہی لیکن علامات فقر و پریشانی اوسمیں اس قدر مشاہدہ کین کہ سبب  
 پریشانی خاطر ہوا مطلب نے قسم کھائی کہ میں گہر نہیں جائیگا جب تک مدینہ میں سے  
 اپنی بہتی کو نہ لے آؤں گا اور یہ شخص نے کہا ابھی اسی وقت میرا اونٹ حاضر و  
 موجود ہی خناجہ مطلب اوسکے ناقہ پر سوار ہو کر بے توقف مدینہ کو گئے اور بے  
 اطلاع اوسکی والدہ اور فراتینوں کے شبثہ الحکم کو اپنی ساتھ سوار کر کے  
 کہ میں لے آئے اور بنا برا اسکے کہ عبدالمطلب جامہ کہنہ اور فرسودہ اور جرک آلودہ  
 پہنی ہوئی تھی جو کوئی راہ میں دیکھتا تھا یا حمال بندہ و مملوک کے پوچھتا تھا  
 کہ یہ کمدن کون شخص ہے مطلب در جواب کہتی تھے کہ یہ غلام ہے العقصہ  
 جب مطلب اپنی گہر میں پہنچے جامہ فاخرہ انکو پہنایا اور مجلس قریش میں لاکر  
 کیفیت حال اور جائے اپنے سے مدینہ میں بطریق استیصال سب کو مطلع کیا

اور سب اسکے گمراہ میں لہوؤں نے آہوں سے کہا تھا کہ یہ عبد ہی شبیبہ لکھ  
نہ عبد المطلب نہت بائی اور روضۃ الاحباب میں مرقوم ہے کہ انکی  
صغیر سنی میں انکے باب ہاشم نے وفات پائی اور مطلب انکے چچانے انکو  
پرورش اور تربیت کیا اور دستور عرب تھا کہ جو کوئی کسی یتیم کو پرورش  
کرتا تھا اس یتیم کو اسکا غلام کہتے تھے اور لکھا ہی کہ عبد المطلب  
بجلائ قدر اور صلاحات گفتار اور محاسن افعال اپنی زمانہ میں عدیل نہ  
رہتے تھے اس واسطے سلاطین عرب و عجم کے نزدیک نہایت موقر و محترم  
تھے اور بہت سے اعمال خیرا سے صادر ہوئے از انجملہ ایک حضور جاہ زرم  
اور کیفیت مفصل اسکی اسطرح ہے کہ زمان نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام  
میں میں قدم حضرت اسمعیلؑ سے آب زرم نے حرم حرم میں محبت  
ظہور پایا تھا چنانچہ تشریح و بسط قصہ حضرت ابراہیمؑ میں بیان ہو چکا لیکن  
جس قدر کہ لائق اس مقام کے ہی لکھا جاتا ہی کہ بعضے مردم قبیلہ جرم نے  
پس نکام عبور حوالی کہ بعد از تفحص جریان آب پر اطلاع پائی اور وہاں  
جا کر بدر یافت سیر آبے جدید از ہجوم جانوران مردود اس مقام پر گیا  
کہ جہاں چشمہ زرم جاری تھا اور باجارت ہاجرہ مشروطا بن شریک  
متصرف اس بانی پر برسیل تھیک ہون قیام پذیر ہوئی چنانچہ دست اسمعیل  
میں انہوہ خلائق وہاں فراہم ہوئی۔ منقول ہی کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام  
نے قوم جہنم میں نشوونما کرانے و صلت کیا اور بعد از چند گاہ حضرت  
ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تباہی خانہ کعبہ میں اشتغال کیا جب تک کہ حضرت  
اسمعیل علیہ السلام زندہ رہی ایات مکہ اور پیشوائی قبیلہ اور تولیت خانہ کعبہ  
انکے ساتھ متعلق رہی اور جب منزل فانی سے بعالم جاودانی خوانان ہوئے  
انکی حکومت نے اولاد ثابت پر توار پایا اور بعد از نقل ثابت بدار سرور جو کہ  
اولاد اسکی صغیر السن تھی منصب ایالت بن مضامن بن عمرو بدرادر فرزند  
اسمعیل پر منتقل ہوئی اور اعقاب ثابت کہ ہجرت ترغیب اسکی میں بفرار بال  
زندگانی کرتے رہے بعد انقضای ایام حیات مضامن اور اولاد اسکی



بطحا بعد بطحا سریر فرماندہ ہی پر شکن ہوئے مگر اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام  
 باوجود حقیت امر حکومت میں اور باوصف شوکت و کثرت بباد حقوق تربیت  
 مضامین امور ریاست میں انکے ساتھ نزاع و خصومت نہ کرتے تھے ہر گاہ ہجوم اولاد  
 اسماعیل اس مرتبہ کو پہنچا کہ فضائی مخصوصہ مکہ منظم میں کجائیش نہ ہی ناجار حرم سے  
 باہر گئی اور اطراف دیار عرب میں توطن کیا پس از جلا وطنی انکی ایک مدت  
 کے بعد قبیلہ جرہم اور احفاد مضامین مکہ میں طرح ظلم و فساد اور جور و بیداد  
 کی ڈالی اور دست تصرف منذورات خانہ کعبہ میں کواطراف و جوارب  
 بلاد سے آتا تھا دراز کیا اور خیانت کرنی اوقات بیت اللہ میں شروع کی  
 اور اثر نفدی انکا بمقیم و مسافر پہنچے لگا اذلال و اشراف قبایل نے کہ  
 نواحی مکہ اور حوالی جرہم میں اقامت رکھتی تھے ہر چند اوس جماعت کو  
 سرزنش کی مفید نہ پڑی آخر الامریں بکر بن عبد مناف بن کنانہ فی کہ اولاد  
 اسماعیل علیہ السلام ہی تھا ایک سفیر مع فرقہ شجاعان عرب قوم جرہم کے پاس  
 پہنچا خلاصہ پیغام یہ کہ ہم قبل ازین بنا بر حسن معاش اور ملا حظہ صلۃ الرحم  
 در باب حکومت کہ بحسب ارث و استحقاق ہو کو پہنچا ہی مضامینہ کرتے تھے تھے  
 اوس طریق مستقیم آباد اجداد سی منحرف ہو کر جور و اعتساف کہ سب دھما  
 میں اور کل ذائب میں اور ہر جگہ مذموم ہی تخصیص مکہ شریفہ میں اپنا شمار  
 کیا ہی اب بہتر اور مناسب یہہی کہ دیار تہام سے نکل کر جان چاہو توطن  
 اختیار کرو قوم جرہم نے اولیٰ عذر کیا اور ہر دستور سابق اپنی افعال ناسبتہ  
 براڑی رہی بلکہ بھنگ پیش آئی جب ملاحظہ کیا کہ مقاومت بنو نکر انکی جد کے  
 ساتھ ہی طالب صلح ہوئی اور بعد از آمد و شد سفیر اس امر پر اقرار کیا  
 کہ سب قوم جرہم سرحد مکہ سے باہر نکل جاوے سرداران قبیلہ عمرو بن حارث  
 کو ہنگام وداع حکومت حمد و امنیکر ہوا اور حواسود کو رکن سے اوکتر اور  
 صورت آہو برہ طلا کہ ایک نے ملوک عجم میں سے برہم یہ خانہ کعبہ میں بھیجی  
 مہ چند دستہ سلاح کے کعبہ میں سے نکال کر چاہ زرم میں بدقوی کیے اور اسکو  
 مسدود کیا اور سطح زمین ہموار بنا دیا کہ چشمہ آب زمزم مثل آب حیوان نظر ہی

غائب ہوا اور تازمان عبد المطلب اسی دھیرہ پر خاک تیرہ سے انباشتہ رہا اور  
 جو کہ اوس گروہ میں سے کہ جسکے وقت میں اسناد جاہ ہوا تھا کوئی زندہ نہ رہا  
 بلکہ جذبت اور نیرگز گئی تو مردم عہد عبد المطلب کو نام ہی اوسکا معلوم نہ تھا مقام  
 کا تو کیا کہہ ہی نہیں سکتے جب قریب ہوا کہ چشمہ ہایت محمدی علیہ السلام کا  
 آماں لشکان بادیدہ غواہیت کو سیراب کرے عبد المطلب نے خواب میں دیکھا کہ کوئی  
 قابل کہنای بر زمزم کے کنہہ کرنے میں مشغول ہو عبد المطلب نے اوس شخص  
 سے پوچھا کہ زمزم کے کیا معنی ہیں اتنی میں انکی انگہ کھل گئی اور یہ خواب  
 سے اوتہ کر بچاندیش میں غوطہ زن ہوئے کہ آیا مقصود حضرت زمزم سے کیا ہے  
 تا آنکہ دوبارہ خواب میں ایک شخص نے اسے کہا کہ زمزم ایک خاک پر آب  
 ہی کہ برکت قدم جبرئیل سے ہو کر آجھرا سمیع علیہ السلام اور اس کے اتباع کارا  
 ہی عبد المطلب بیدار ہوئی اور کہا ابی یہ خواب مجھ پر کشوف زباہر مشہ  
 غیبی نے قیبری بار خواب میں علامات موضع ایک کو مشروٹا اسے بیان کیا  
 تفصیل اسن اجمال کی یہ کہ عبد المطلب ہی کہا کہ موضع جاہ زمزم قریب مدینہ  
 قریش ہی کہ اوسکو اساف و ناکہ کہتی ہیں اور کل جب ایک کلاغ لمون  
 ساپتہ ایسے رنگوں کے آوے اور منقار زمین پر مارے اور وہاں آشیانہ نور  
 ظاہر ہوو اوس مقام کو کنہہ کہنا چاہیے دوسری روز علی الصبح عبد المطلب  
 محل مجہود پر گئے اور منظر لطیفہ غیبی رہے کہ ناگاہ ایک کلاغ ویسی ہی رنگ  
 و صورت کا ظاہر ہوا اور جس طرح سے کہ خواب میں دیکھا تھا اوسنے اون  
 دو بتوں کے نزدیک منقار سے زمین کھودی اور وہاں آشیانہ مورچہ ظاہر  
 ہوا عبد المطلب نے اپنی فرزند کے ساتھ کہ اوس زمانہ میں وہی ایک بیٹا تھا جاہ  
 کنہہ کرنے میں مصروف ہوئے اور ہر چند قریش نے منازعت کی اور یہ مخالفت  
 پیش آئے کہ جاہ متصل اصنام حضرت بنو نے باوی کچھ موثر ہو اور تائید ابی عبد المطلب  
 ہی اوس قوم پر غالب آئی اور اوس دن انہوں نے نذر کی کہ بعد از حصول ثمرہ مقصود  
 بستان مطلوب سے اگر حضرت و ابی بی منت دس سپر بچو کہ امت فرماوے  
 تو ایک کو او میں سے موافقت اپنی جہ خلیل الرحمن کے اوسکی راہ میں قربان کروں

القصہ بعد از جد و جہد بسیار چاہ قدیم ظاہر و نمودار ہوا اور جو کچھ سسر دار قبیلہ  
جرم نے وہاں دفن کیا تھا انکے ہاتھ آباقریش نے اس حال پر مطلع ہو کر انسی  
کہا کہ اس عطیہ لازجہد میں سے ہماری حقیت مقرر کرو کس واسطے کہ ہمیں سنا کر  
کہ منافع اس چاہ کے زمان سابق میں ہمارے اور تمہارے جد بزرگوار اسمعیل  
پیغمبر کے ساتھ تعلق رکھتے تھے انہوں نے اس امر سے انکار کیا اور کہا یہ چاہ  
وقت بیت الحرام ہی اور یہہہ دقتہ بینے اپنی قوت یا زوسی نکالا ہی اس دولت  
خداداد کا کوئی حق نہیں ہی الا عذر مقبول افراط طمع نفانی سے او کو مقبول  
نہوا اور انہوں نے طلب مال میں اس مرتبہ خصوصیت کی کہ ہم بہ نزاع متوجہ ہوا  
اور آخر کار اس طور پر قرار پایا کہ اس مال کو کاہنہ بنت سعد بن ہام کے  
باس کہ حدود شام میں وارد ہی لیجاوین تا وہ انکے درمیان برستی حکم فرماو  
کواسطے کہ اوس زمانہ میں حیکو کوئی مشکل درپیش آئی تھی وہ اوسکی رائے  
دور بین پر عرض کرتا تھا اور جو وہ تجویز کرتی تھی فرط اعتقاد سے بخوشی  
مان لیتا تھا بنا برین عبدالمطلب اور تمامی صنادرید قریش نے اوس طرف  
توجہ کی اکثر منازل اوس راہ میں کہ آب و کاہنہ تھا عبدالمطلب مانند معدہ  
کہ سستہ کہ آب و مان سے خالی ہو وے طی مسافت کہ تہہ اکدن تشنگی  
انپر اور انکے اتباع پر غالب ہوئی یہہ بقدر طاقت و توان صبر کیا کئی اور جب  
کار باضطراب پہنچا منازعون سے قہری آب چاہا اوہوں نے آبروی موت  
خاک پر گرا کر جواب سرد یا خلاصہ جواب اونچا یہہ کہ اگر ہم تجکو پانی دیوین شاید کہ  
بیابان میں تیری طرح عذاب تشنگی میں مبتلا ہووین انکو اس جواب تلخ نسی تلف  
جان شیرین یقین ہوا ناگزیر چاہا کہ مراجعت بوطن کرین جب اپنا ناقہ اوٹھایا  
دیکھا کہ دریائی رحمت ایزدی موج میں آیا اور زیر قدم شتر خیمہ آب خوشکوار  
کہ لطافت و غدویت میں آبجیات اور دریائی فرات پر طعنہ زن تھا ظاہر ہوا  
عبدالمطلب نے شکر ملک و باب ادا کیا تا انکو مجموع ظروف اپنی اوس پانی سی کہ قطرہ  
اونہیں سے لو لوی آید ارعمان پر توجہ رکھتا تھا ملو کئی اور مخالفہ نسی کہا کہ اپنا پانی  
جو حارت آفتاب سی گرم ہو گیا ہی گرا دو لور کس چشمہ سے کہ بغایت سرد اور



نارہ ہی بقدر احتیاج پہر لو فریش نے جب یہ صورت برای العین مشاہدہ کی آئندہ  
 آنکھوں میں نہ آئے اور کہنا آفریندہ آب و خاک اور پروردگار انجم و افلاک نے کہ  
 حاکم عادل ہی ہمارا اور تیرے درمیان میں حکم فرمایا اب ہمارے ساتھ کچھ صورت  
 اور نتائج نہیں ہیں اب الٹا محسوس ہے کہ ہمارے باکرام اپنے مساوت فرمائی  
 کہ آئندہ سلوک ہمارا غلط محبت و انقیاد تمہارے ہوگا اور جو پہلے غلطی  
 کہ ہم نے نسبت تمہارے وقوع میں آئی ہی معاف فرماؤ عبد المطلب نے اوس سفر  
 خیریت اثر سی بخوشی و تحریر مراجعت کی اور نظر خلائق میں جاہ و شرف اعلیٰ نسبت  
 بزمان سابق مضاعف ہوا اور امر حکومت و ایالت مکہ بہ تجدید انبر مقرر ہوا  
 اور بعضے کہتے ہیں کہ جب جاہ زمزم ظاہر ہوا آہو برہ طلا اور اسلحہ کے حادث  
 بن عمرو جہمی نے اوس مقام میں دھن کیا تھا نصف عبد المطلب میں آئے  
 اور قریش نے اپنا حصہ طلب کیا عبد المطلب نے در جواب کہا باوجود اس امر کے کہ حضر  
 جاہ زمزم میں تہی میری مدد کی بلکہ تمہاری طرف سے ممانعت تھی اس باب میں  
 تم سے صادر ہو مینی بچہ ملاحظہ خاطر اس باب میں بمقتضی قرعہ کہ انکے درمیان  
 میں متعارف تھا عمل کیا قریش نے اس معنی پر راضی ہو کر اموال کو دو قسم کیا  
 آہو برہ کو بچہ ملاحظہ خاطر اسلحہ عبد المطلب حوالہ ہوئے انہوں نے  
 بنا برزیت آہو برہ کو بستر سابق خانہ کعبہ کے دروازی پر لٹا دیا کہ وہ بفرال  
 کعبہ مشہور ہوئے اور اسلحہ کو بیچ کر احتیاج ضروری میں صرف کیا چنانچہ ایک رات  
 تک وہاں وہ صورت طلانی لٹکی رہی تا آنکہ ایک شب باتفاق ابو لہب وہ دونو  
 آہو برہ لیکر تجارت کے ماہیہ بیچنے والے چنانچہ نہ قصیدہ مشروحا اپنی مقام میں بد کوڑا  
 پہر حال جب اولاد عبد المطلب نے مرتبہ احادی تجاویز کیا اور بعد عشرات پہنچے  
 انہوں نے چاہا کہ بوفائی نہ مشغول ہو وین اور قرعہ ڈال کر ایک فرزند انبی و لاؤ  
 میں سے قربان کریں جس طرح کہ عرب کی اوس زمانہ میں عادت تھی بعد از استرضاء  
 فرزند ان کے درمیان قرعہ ڈالا چنانچہ قرعہ نام عبد اللہ پڑا اب اپنے قصہ قربان  
 اٹھا کیا اور یہ فرزند سعادتمند بھی اس امر پر راضی ہوا لیکن بنی مخزوم کہ خوشیاں  
 مادر عبد اللہ ہی عبد المطلب کو اس حرکت سے مانع آئی اور عبد المطلب نے صورت

و انھو مفصلہ راہی مشکل کشائی کا ہندو شجاع نام پر کہ شیوہ کہاں تہ میں در انحال  
 عدیل و نظیر او مسکانہ تہا موقوف رکھا اور جب اوس سے یہ ماجرا کہا اوسنے  
 جواب دیا کہ یہ ایک آدمی کی تہا رہی قوم میں کیا ہی عبدالمطلب نے کہا دسنا  
 شتر شجاع نے کہا دس اونٹوں اور فرزند کے درمیان میں قرعہ ڈالو اگر قرعہ  
 اونٹوں پر پڑے فہا والا دس دس اونٹ کھو پر قرعہ ڈالو اور دیکھو مصرع  
 تا خود فلک از پردہ چہ آردیرون بہ عبدالمطلب نے بموجب فرمودہ اوسکے عمل کیا  
 اول قرعہ بنام عبد اللہ نکلا تا انکہ تعداد شتر سو عدد تک پہنچی اوسوقت نام  
 اونٹوں کے برآمد ہوا اور عبد اللہ نے اوس مہلک سے نجات پائی اور حملہ اتفاقاً  
 سی بہ ہی کہ دیت احرار شریعت حضرت احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم میں اسقدر  
 دیت انسان مقرر ہوئی اور منجملہ غرائب سی بہ ہی کہ تفسیر عزیزی اور شواہد تنویر  
 اور روضۃ الصفا وغیرہ کتب معتبرہ میں لکھا ہی کہ جب ابرہہ ولایت یمن پرستول  
 ہوا اوسنی ارادہ تخریب رہایائی کہ مخطیہ کیا اور موسم حج میں جو انکو ادائی بنایک  
 میں مصروف دیکھا اسکو محبت جاہلیت مذہب دا منکر حال ہوئی اور عظیم  
 خانہ کعبہ پر جسہ لیگیا چنانچہ اسکی رائی ست تربیت عنکبوت ہے ہی اسپر مقتضی  
 ہوئی کہ برابر خانہ کعبہ ایک کینا بناوے تاکوئی شخص لطواف زیارت خانہ کعبہ  
 ترک نہ ہوئی اور اوسی خانہ فواحداث کی پرستش کیا کرے بنا بران بنایان مہمانی  
 ولایت اپنی طلب کر کے حکم کیا کہ جلد شہر صفا میں تعمیر کریں انہوں نے بغایت تکلف  
 و ترہین پر مشتبہ کہ دیدہ سپہر برین نے روی زمین پروسی بنا کم دیکھی ہو نا ئی اور  
 نقاشان شیرین کار نے سقف و حصار اوس عمارت رفیع کو بہ نقوش غریب اور  
 صور بیع آراستہ کیا اور بعد ازاں تمام اوس عمارت کے عرضداشت بپایہ سر  
 نجاشی ملک حبشہ ارسال کی کیونکہ اوس زمانہ میں حکام دیار یمن تابع ملوک حبشہ  
 ہی۔ مضمون عرضداشت یہ کہ میں نے ایک ایسا کینہ بنایا ہی تا مطاف حجاج وزوا  
 صد و درجہ اور جایی واثق کہ مشوبات اوسکے بجاہل و اجیل روزگار فرخندہ آثار  
 بادشاہ کو متواصل ہووے۔ نجاشی نے ہی یہ امر پسند کیا اور مجاز اوسکی  
 تعظیم پر گردانا چنانچہ ابرہہ نے خلائق کو پرستش کینہ پر کہ اوسکا قلنس نام

کہا تھا کہ موت تمام شراعت کی اور اطراف بلاد سی طوائف عباد بعضے بنا برقعہ  
بادشاہ اور برحق جہت تفریح بجا لینا ایسی خانہ رز کار کے صنایع میں آئی اور حسب  
یہ خبر بلاد عرب میں شایع ہوئی بغیر نامی کہ بنی کنانہ میں سے تھا اسکو تعصب بنی  
در انگیزہ حال ہوا اوسنے محافظان کینہ سے بہہا نہ اسکے کہ مینی نذر کی ہی کہ ایک  
رات اور دن اس مقام متبرک میں بیادیت قیام کر دن اجازت شب باقی حاصل  
کی اور نگاہ بانوں نے اسکو تمام شب نہتا اوس کینہ میں چھوڑ کر دروازہ مقفل کر دیا  
اور اپنی گہر چلے گئے بغیر نے اوس رات دوائی سہل پیکر بغیر اغ بال درود دیوہ  
اوس گہر کو اپنی بول و براز سے اندودہ و آلودہ کیا اور منتظر فتح الباب ہوا  
ہر گاہ انہوں نے بدستور مہر و سحر گاہ در کینہ و کیا بغیر نے مانند تیر کمان سے  
گرز کی اور وہ لوگ اوس مقام با تو قیر کو آلودہ نجاست دیکھ کر نہایت  
آرزو ہوئے اور ابرہہ بہہ خبر سنکر آشفہ ہوا اور چاہا کہ اس حرکت کے عوض  
میں خانہ کعبہ کی ہشک حرمت کری اسی اندیشہ میں تھا کہ ایک اور نیا گل کہلائی  
ایک قافلہ یا کمانہ حرم میں سے اوس شہر کے متصل شب باش فروکش ہوا  
وقت صبح کہ ارادہ کو چھم تھا او میں سے کینے آگ روشن کی اتفاقاً  
اود ہر کو ہوتا نہ جلی اور اوس گہر کو آگ لگ گئی اور تمام لباس و زور تو کھا  
اور قرش و فروش اوس مکان کا جل گیا اور دہوین نے نقشہاے رنگین  
اوس کے تیرہ و تار کردہ بی مردم قافلہ اس حرکت سی خوفناک ہو کر پھاگے بادشاہ  
بہہ خبر وحشت اثر سنکر کمال غضبناک ہوا اور کہا کہ یہ حرکت مخصوص نتایج  
طبیعت عرب کے ہی لاجرم فرط غضب سی قسم کھائی کہ تو بھی کہ اس سے بدتر  
خانہ کعبہ کو خراب کر دن اور اس پر اپنا عزم مصمم کر کے با حضار شکر حکم دیا اور  
قاصد نجاشی کے پاس بھیج کر صورت حادثہ اور غرمت اپنی سے اعلام کیا اور  
اور نیل سفید کو کہ گویا مجیشم تھا طفر و نصرت سی مسمی بہ محمود یا دشاہ سی طلب کیا  
اور وہ اتنی بنایت سفید و بلند تھا فرد بلون ابرو بصر صبا و رفعت جرح +  
بشکل کوہ و محل زمین و فعل زمان + اور بیاض اوسکی برتہ کہ مشاہدہ اوسکی  
سے نور صر متفرق ہوتا تھا کہ جمعیت اوسکی سر ابرہہ دیدہ من محال معلوم

ہوئی تھی اور رفت اور سکی بدرجہ کہ قوت با مرد آئینہ زانوسی مجاور گری اور  
 نجاشی نے ملتمس یہ یہ بند دل رکھ کر محمود کو مدد دینے پر تیار نہیں دیکر کوہ بیکر عفت  
 منظر روانہ کیا اور من بعد ابرہہ با مردان صف شکن اور پیلان مرد افکن و لاک  
 میں سے متوجہ جانب مکہ ہوا لیکن دو بادشاہ حلیل القدر اس غریت نامدار  
 پر با لشکر گران بقصد مدافعت و محاربہ اس کے روانہ ہوئے چنانچہ بعد از تقاتل طرین  
 جانبین نے یہ تسویہ صفوف قیام کیا اور نایہ جنگ و جدال نے باہر کر اشتعال  
 پایا اور بالآخر ابرہہ غالب آیا اور وہ دو نو بادشاہ جنگال تقدیر اسکی میں  
 دو سنگر ہوئی اور ابرہہ نے بنا بر قتل ان کے حکم دیا ان دونوں نے بنصرع ذرا  
 کہا اگر بادشاہ ہمارے سرخون سی درگزرے مدت عمر شرایط بندگی بتقدیم پہنچا میں گے  
 ابرہہ نے انکا خون بخشا اور حکم دیا کہ انکو باطوق و زنجیر زندہ مجبوس رکھیں اور  
 آپ بولایت حجاز اگر بقیۃ السیف کو ماتحت و تاراج کیا اور مراعی او متواشی اور  
 فواحی و حواشی انکے سب لوٹ لئی چنانچہ اوہیں سے دو سو اونٹ عبدالمطلب کے  
 لوٹی ایک جماعت نے قبائل عرب میں سے جاہل کہ یہ مانعت پیش آوین لیکن جب کہنا  
 کہ تیرہ ہر ہر مراد پر نہیں لگنے کا ناچار سپر معاومت ڈال دی اس آئینہ  
 ابرہہ نے بعد رٹائی حمیر کو بطریق سفیر قریش کے پاس بھیجا محصل رسالت یہ کہ میں  
 اس ولایت میں بجنگ قتال نہیں آیا ہوں بلکہ غرض اندام کعبہ ہی اگر تم ہے  
 بحاربہ مایل ہو ساز و سامان او سکامہیا ہی اور خیاط ہزارہ حمیر کیا اور کہا کہ اگر  
 قریش ازادہ مصالحت رکھیں سرور ان قوم کو لے آنا چنانچہ خیاط نے مکہ میں  
 انکو ابرہہ کا پیغام انکو پہنچایا اور قریش کو در مقام صلح یا کر عبدالمطلب کو اپنی  
 ساتھ لشکر میں لایا انہوں نے بنا بر اوس محبت کے کہ اوں دونوں کے ساتھ رکھتی تھی  
 اونسے ملکر اپنی خبریات میں استعلام کیا اوں دونوں نے کہا کہ ہم صحبت بادشاہ  
 سے دور ہیں لیکن اوسکے مقربو نہیں ایک انیس نامی ہی اگر مصلحت ہو تو تمہاری  
 اوسکے سفارشی کر دیوین تانٹہ فضایل حمیدہ اور ثمال بسندیدہ تمہارا بادشاہ  
 کے کان تک پہنچا دیو عبدالمطلب کے خود طالب اس امر کے تھے کہا بہتر القصد نہیں  
 بموجب سفارشی کہہ درباب علوم رات اور سموماف عبدالمطلب بادشاہ سے

انکے تخریب کر کے رحمت ملاقات ملاقات حاصل کی اور انکو اسکی مجلس میں بیگیا عبد  
المطلب دیند بالا میں نظر شکوہ مند تھی جب نظر ابرہہ پیر پری اور آیات مجد و طلال  
انکی ناصبہ میں مشاہدہ کی سخت پرسی اور ترہنا اور عبد المطلب کو اپنی پہلو میں بٹھایا  
اور بار اسکے کہ زبان عربی کا فہم نہ کہتا تھا ایک ترجمان انکے درمیان پہنچا ہوا اور  
جانبین سے حکایت میں مصروف ہوئی ابرہہ عبد المطلب پر ایسا سبقتہ و فرقتہ  
ہوا کہ اسنے اپنی دلمین قرار دیا کہ اگر درباب خانہ کعبہ شفع ہووین تو اسکی خرابی  
بھی موقوف کرے اور اپنی ملکیت کو بہر جاو لیکن عبد المطلب نے اسوقت اپنی  
اونٹ کو لٹکری اونکو تباراج لیگئی تہ ابرہہ سی طلب کئے اور مطلق ذکر خانہ کعبہ کا  
نکلا ابرہہ انکی اس اٹھاس سے ایسا رنجیدہ ہوا کہ عنان شکیب اسکے ہاتھ سے  
نکل گئی اور برسبیل عتاب عبد المطلب سے کہا کہ تو سپہ اور سرور قریش کا ہی  
اور شرف عرب تخصیص قریش کا وجود خانہ کعبہ سے ہی اور میں آیا ہوں  
صرف واسطے خرابی اس مقام کے اور مٹنی کچھ بھی اس باب میں نہا محض نابار  
و ایسی چند شتر کہ قیمت وہ انکی میزان خرد میں چند ان گران نہیں ہی مبالغہ کیا  
یہ ہمارم جیسے آدمی سے نہایت غریب و بدیع ہی انہوں نے جواب دیا کہ  
ابس گھر کا خداوند توانا اور بیٹا اور دانا ہی کو محافظت اسکی کرنا ہی اور  
جزو احد اسے نگاہ میں رکھتا ہی میں خداوند چند شتر ہوں مونا گنا ہوں خود

ابہرہ سے مانگے اونٹ دلوادہی اور عبد المطلب نے حدیث الحقی اخلاذ زبان پر  
لاکر مراجعت کی اور اشارہ کیا کہ الحرم سے متفرق ہو گئی اور بعضی اطراف کو ہستان  
میں جا چھی اور اب انہوں نے اگر مسجد الحرم میں در کعبہ کو بکڑ لیا اور خطہ بنا جاتا  
اور رفع حاجات اشتغال کیا اور شتر شیران بہ حضال سے پناہ بحضرت  
بادشاہ ذوالجلال چاہی کہ انسانی اس حال میں ناگاہ انکی لگا ہ طبرابیل  
پر پری کہ تعجیل تمام جدہ کی طرف سے کہ متصل بند دریائے شور اور سمت  
عربی مکہ کے واقع تھی حق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب قبیل چلے جاتے  
ہیں اور بعضی کہتے ہیں کہ وہ جانور سبز رنگ تھے اور بعضے روایت



کرتے ہیں کہ سیاہ رنگ باگرد ہنای ہنرتے اور وہاں علیہ میں لکھائی گراون  
 جانوروں کی منقار رزہ تہیں مثال مرغ کے اور پتھی اون کے مانند کٹھن کے اور رزہ  
 شیر پتھریوں جیسے اور بعضے کہتی ہیں کہ وہ جانور سبز تہی با منقار ہے  
 رزہ ہر ایک چمکا ڈرے ہوٹا اور رڈی سی بڑا کہ کسینی ویسی جانور کہی نہ دیکھے  
 ہے اور نفسہ رولانا یعقوب جرنی بن لکھائی کہ چمکا ڈرے جیسے بنے سر اون کا  
 مثل سر مرغ اور کف دست اون کے کئی جیسے اور بعضے کہتے ہیں کہ سفید تہی لیکن  
 جو کہ کلام اللہ مطلق ہی کہات پر کہ ابابیل ہے اس میں شک نہیں کہ یہ جانور غیر  
 چمکا ڈرے جسکو عرف اطلیائین خطاف بنعم خد مجھ اور طاء ہملہ مشدد کہتی  
 ہیں اور عربی اوسکی ابابیل ہی۔ عبد المطلب محمد رویت ابن طہور کے بہ نشاط  
 و سرور بعد از رخ نیاز بدر گاہ ملک کار ساز جانب کوہ حرار ایہی ہو اور اکثر  
 صنادید قریش ان کے گرمین جا کر چپ رہے القصصہ وہ طایر زین بال ہنگام  
 صبح افق شرق سے طالع ہو کر مصوب ولایت نیمروز طیران میں آتے اور فیل  
 گردوں نے جتہ قلع وقع شجرہ روضہ حیات مخالفان خرطوم انتقام وراثت کی صحبت  
 حکم ابرہہ تا یونکو بداس ہائی ملون آکر کتہ کر کے اور محمود کو ب فیلون برقم  
 رکھ کر روان ہو اور لشکر بیان بید سوار ہو کر مثل دریا جھٹان حرکت میں آئے  
 فیل محمود نام نامحمت انجام حوالی بیت الحرام میں دو ترکہرا ہو رہا اور بعضے  
 کہتے ہیں کہ اسنے اوسوقت سمیت خانہ کعبہ سجدہ ہی کیا ہر چند فیلانوں نے حرکت  
 ایال میں حیلہ گری کی مگر اول فیل محمود نے اصلا حرکت کی اور اوسکے نہ بڑھنے اور  
 اوس جگہ پر شری رہنے سے کسی نہ اتنی نے حرکت کی اور سوائی جانت کہ  
 جطرف کو اشارہ کرتے تھے وہ دوڑ جاتی تھے۔ اس اثنا میں لشکر الہی کہ  
 عبارت طیر ابابیل سے تہی پیدا ہوئے اور ہر جانور کے پاس ایک سنگ بگل خشک سی  
 چمچ میں اور دو سنگ دیگر ویسی ہی نو پتھریوں میں کہ ہر سنگ پر اون سنگ کو کھا  
 نام بہ کلک قدرت لکھا ہوا تھا اور کہتی ہیں کہ وہ سنگ زری مور کی دال کے  
 بڑی اور جینی سے چھوٹے تھے جب وہ جانور مجازات شکر ادا کر دیتے تھے انکو سنگ  
 پاران کا حصہ ہوا کہ ہر روز وہ سنگ ادا کرتے تھے

سر آیا اور اسکے سوارح مقعد سے روان ہوا اور مجموع لشکر یان سوار چار ہائیال  
 سواری نمود کے بغیر آئی اور غضب بادشاہی جل ذکرہ گرفتار اعلیٰ ہو کر واصل  
 جہنم ہوئی اور بار بار اگرچہ اس سفر سے بہا گالیکن او نہیں چند روز میں سرخ روج  
 اوسکا بچکا ل غصاب موت گرفتار ہوا اور صورت واقعا اسکی یون لکھی ہے  
 کہ اور روز ہولناک میں بہر اپنی لشکر گاہ سے الگ ہو کر باستعمال تمام بجانب  
 جنت روان ہوا اور ایک طیار وں طیار میں سے طوق ملازمت اوسکا اینجا  
 گردن میں ڈال کر غصب اوس خون گرفتہ کے باہر آیا اور دہانہ میں ایک غصیب  
 ابرہہ پرستولی ہوا چنانچہ دست فضا کہ فحوائی کریمہ **اللہم** یلک اللہ فوقی  
**اللہم** اسپرناطری اوسکی اور ٹکلیوں کے بندہ جدا ہو گئی اور وہ نہ مردہ اور نہ زندہ  
 جنت میں پہنچ کر پایہ سربرخا شتی حاضر ہوا اور سرگشتہ لشکر اور حکایت طیار  
 غیب بادشاہ سے بیان کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سے مقام خیر اور تحب  
 میں تھا کہ ناگاہ اوس جانور نے ابرہہ کے سر پر وہ سنگرنہ چھوڑ دیا اور یہ بھی  
 فی الفور انہی باروشنی طعن ہوا اور کچھ اوسکا حیلہ و مکر کہ **اللہم** ترا مقام نزول  
 عذاب سی اسباب مخلصی پناہ بھاتا ہوا تو نہ بڑا بلکہ باعث مذمت و غوری زیادہ  
 ہوا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے سورہ فیل کے تفصیل فرمایا ہے **اللہم** الکر تکلف  
**فعل** کربک یا کھف **المفیل** طمانندہ کہا توئی ای محمد کہ کیا تیرا رب تیری سننے  
 ساتھ صاحبان فیل کے یعنی ساتھ اور لشکر کے کہ فیل کو اس گاہ کے بارہم  
 خانہ کعبہ کے لاتی تھے **اور** لفظ دیکھنی میں انطرف اشارہ ہی کہ وہاں مطلق اسرار  
 تیری نبوت کا ہی اور منظور دیکھانے اس کرشمہ سے اثبات پیغمبری تری کا ہی گویا  
 ربوبیت الہی کتیری حق میں مبتدل ہی یہ مدعی آسمان پر سے نازل فرمائی اور  
 جو کہ حکمو اتفاق بڑی گاہ بختہ **اللہم** ایست کرکشی کر بجا کوئی ماضیت و تراحت  
 سی درشتی آویگی **اللہم** یجعل کیدکم فی تضلیل **اللہم** یا مکررانا کر  
 اندیشہ کو بچ گرا ہی اور بجا صلے کے یعنی تعمیر خانہ و احداث مقابل خانہ کعبہ کے  
 اور حکم کرنا رعایا کو کہ اوس گاہ کا طواف کرن کہ ایک تیر تیری نیابت قوی ابطال جنت  
 اس خانہ معظم میں لیکن وہ سب راہ گان گئی اور سخت برخت اوٹکو حاصل زیادہ

ہوئی اور ہر جہد عقلا کو ضایع ہونے سے اہل اپنی میں عبرت کافی حاصل ہوتی ہے  
 مگر جو کہ وہ عقل سلیم پر کھنسی ہے واسطے قینہ ان کے عقوبت شد بد آسمان سے  
 انکو نصیب ہوئی چنانچہ فرماتے ہیں **اِنَّ اِلٰہَکُمْ وَارِثُکُمْ طَیْرًا اَبَیْہِیْلَ**  
 اور یہی جانور مرغان پرندہ کو کہ جوق جوق آتے ہیں۔ لفظ ابابیل اصل لغت  
 میں معنی جوق جوق ہی اور واحد اسکا مستعمل نہیں ہی بقیاس معلوم ہوتا ہی کہ وہ  
 اسکا ابیل یا ابول یا ابال ہی اور عرت میں اس لفظ کو اس جانور پر کہ جانوران  
 فیسی لغت اس کے سنگ لہی ہو آئی ہے اطلاق کرتے ہیں اور جو کہ اصحاب فضیل  
 نے قوی ترین حیوانات کو کہ مائی ہی یا برہم خانہ کعبہ قرار دیا تھا تو مستقیم حقیقی  
 نے انکے جواب میں جانوران کو چک ونا تو ان کو بضعف سلاح کہ سنگرزہ  
 خردہ دہی مسلط فرمایا نا لوگ جانیں کہ تباہی الہی اضعف مخلوقات اقوی ہو جو  
 کو زیر کرنے ہیں اور بدون تباہی اس کے قوی ترین مخلوقات کی قوت کچھ کام نہیں  
 آتی **اِنَّ اِلٰہَکُمْ قَرِیْبٌ مِّنْ سَمٰوٰتِہِمْ یَخَاطَبُہُمْ فِیْہِمْ یَیْمٰنٌ** بار تہی ہے وہ جانور نہ کر نہ کو نہ  
 پتھون کے کہ جنس سحیل سے ہے اور سحیل مغرب شکیل ہی یعنی وہ خاک اور مٹی  
 کہ شجر ہو کہ شکل سنگ ہو جاو کہ جسکو ہندی میں کہنگر کہتی ہیں اور جوق جوق نازل  
 کرنے ان جانوروں میں حکمت تھی کیونکہ یہہہ مقدر تھا کہ بعد از سنگ اندازی مزم  
 نہ کر متفرق ہو کر اطراف و جواب فرار کریں گے ناچار جانور ہی متفرق ہو کر گند  
 ہو گین ناود از بسکہ مافوق اس کے پرواز کرینگے تو کوئی انہیں سے کہیں چھپ  
 نہیں سکتی گا اور ناثر ان سنگرزہ ہائی خرد کی اس قدر اون کے بدن میں پیدا  
 ہوئی کہ بیان اس آیت میں ہی **اِنَّ اِلٰہَکُمْ قَرِیْبٌ مِّنْ سَمٰوٰتِہِمْ یَخَاطَبُہُمْ فِیْہِمْ یَیْمٰنٌ**  
 پس گردانات کر نہ کو نہ کاہ خردہ شدہ یعنی مثل اس کاہ کے کہ جسکو وہ  
 کہتے ہیں اور آخرباقی رہتی ہے اور کناہ تفرق اجزائی بدن سے مجدیہ شکل و  
 بدن تمام نما اور یہہہ تا غیر ہی جملہ خوارق عادات سی ہی یا اون سنگرزہ بدن  
 ایک ایسا سبب مخلوق ہوا تھا کہ مجر د پہنچنے کے بدن پر اجزائی جسم پاش  
 پاش ہو جاتے تھے اور نہیں اور خشکی اس درجہ سرایت کرتی تھی کہ تمام ایک و  
 الصاق اعضا بالکلہ ذایل ہوتا تھا اور یہہہ قصہ مٹو نہ تھا مصوبات الہی سے اور مٹن



تھا چند خوارق عادت پر پہلی یہ کہ اون ابھو کا آنا اور قریب مکہ کے جانا اور  
 دوسرے ایسے جانور ساتھ کثرت اور ہجوم کے طرف دریا شور سے کہ بحسب ظاہر  
 جائی بود و باش ہو سکتی تھی اور جبہ اس کے عقد کے ہی اون جانوروں کو کہتے تھے یہ کہا  
 تھے کہ لانا اون سنگریزوں کا کہ معدن ہی اون کا معلوم نہیں جو ہے  
 یہ تاثیر قوی کہ اون گنگریوں میں عطا کی تھی اور اہل تحقیق نے مرقوم کیا ہی کہ وہ  
 حجارہ ایلیل یا بر عبرت و استعجاب اکثر اہل قریش نے رکھ رکھتے تھے اور  
 تازمان نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ بعد وفات اکثر اصحاب  
 کی در سے گزری تھے اور جو کہ مرسوم عرب یہ تھا کہ جس سال میں کوئی واقعہ عظیم  
 ظہور میں آتا تھا ایسی تاریخ اوس سے مقرر کرتے تھے تو اس برس کا نام عرفا عرب  
 میں عام الفیل مشہور ہوا اور جنہو ر اہل مکہ اور تواریخ اس امر پر ہیں کہ سانچہ صحابہ  
 قبل بحین یا چالیس روز پہلے ولادت با سعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا اور حق  
 تعالیٰ نے برکت مقدم حضرت سے بلیہ اصحاب قبل کہ اور انالی اوس مقام سے دفع  
 فرمائی اور جملہ علمائے اس معنی کو داخل علامات نبوت آنحضرت جانتی ہیں اور  
 ایک قول یہ ہے کہ قصہ اصحاب قبل اور ثعلبہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک در میں واقع  
 ہوا اور بعض کہتی ہیں کہ تیس برس بعد ظہور میں آیا اور ایک جماعت کے نزدیک  
 چالیس برس پہلے ولادت حضرت سی یہ حادثہ واقع ہوا تھا لیکن ایک تیسویں قول  
 ضعیف میں مورخوں اول صحیح ہی واسطہ علم ہوا است کرتے ہیں کہ بعد اس  
 واقعہ عظمیٰ کے کہ اصحاب قبل پر نازل ہوا قریش نے قلعہ جبال حراسے ہر چند  
 نظر بجانب آسمان کی اور دیدہ نای دور میں سی شاہدہ طیور کیا کچھ نظر نہ آیا  
 بنا بر این جاہ کہ بیہات اجتماعی اور جانب توجہ کرین اور عبد المطلب نے کہ مبادی احوال  
 و خواہم اعمال ملاحظہ کر چکے تھے بنا بر کسی مصلحت کے لیکن قریش کی اور کہا کہ شاید  
 بعد اکی خیال میں آدمی کہ سکون انکا ستلزم خلیل ہو کہ اونی ضرر ہو لاقی ہو  
 اور یہ جانیں کہ مجھ کو ابرہہ کے ساتھ فی الجملہ معرفت سابق ہی سہ قرین ثواب یوں  
 ہی کہ اول میں جا کہ کیفیت اوضاع معلوم کروں اور خبر تحقیق لاؤں قریش کو رای  
 عبد المطلب مستحسن بڑی یہ تہا اوس شکر گاہ میں گئی اور جو زرقشتہ کہ تھے

ہاتھ کیا انہوں نے ایک مقام پر لڑا عیار سے مصکون نہ ہون کیا اور جب اس  
مہم سے فارغ ہوئے اور واپس پہلے چین ویش کو کما ہی حالات کے مطلع کیا انہوں نے  
فی الفور ہان اگر تمام متروکات اموات لوٹ لیا اور علی اختلاف قدر مراتب تقسیم  
کیا مگر جھڈر کہ عبد المطلب انکی اموال سے متنع ہوئی کسی اور کو ایسا فائدہ نہوا  
چنانچہ اس سبب کثرت مال اور زیادتی منال اور علو شان اور رفعت مکان لگو  
بہت ہوا بعد ازین لکھا ہی کہ جب ابرہہ سیف ذوزن بر کرد و دنیا  
ملوک حمیر و مین سے تہا مستولی ہوا مردم ذوزن کو بنا بر شرف خاندان اوسے  
طرح چشم احترام دیکھتی تھے اور اوس زمانہ میں ایک خاتون ہی نہایت جمیلہ و  
حسینہ کہ اوسکی پیشانی پر داغ کیا جا ہتی تھے ابرہہ یہ مخفی سنکر اوس جمیلہ کا طلب  
ہوا اور حکم دیا کہ ذوزن اوس عورت کو چھوڑ دیوے لہذا ذوزن غصہ ہو کر  
اول بدرگاہ فیصر روم داد خواہ ہوا اور واپسی با یوس ہو کر ثانیاً بخدش شیراز  
رجوع کی اور اسنی ہی بنا بر تباہی و مملکت اور تباہی و وشت اسکی اوار مین  
اہمال کیا کیونکہ یہ مقام دار الملک حبشہ سی مصاخت بعد رکھتا تھا اور نصراغت  
ذوزن اور کیش آتش پرستی نوشیروان مین تفاوت بیش از بیش تہا و بزر اہمہ کا  
مدائن مین رہا اور بعد ازین اسنے بساط زندگانی طلی کی اور سیف ذوزن زان  
حکومت مسروق ابن ابرہہ ہی بعد از فوت اپنی باپ کے زمرہ ملازمین نوشیروانی  
مین متطم ہوا اور آخر الامر اوس شہر یار داد گستر نے اسپر رحم کہا کہ چھ سو نفر  
ارباب شجاعت و جلالت کو کہ ملکافات قصورات مجوس تھے چھوڑ دیا اور ایک  
سالخوردہ کو اپنی سپہ سالار و مین سے پرز نام کہ فن تیر انداز مین عدیم النظر تہا  
انہر امر کیا اور حکم دیا تا بطل رایت سیف ذوزن مین راہ دریاسی کہ مقصد نزدیکتر  
متوجہ حبشہ و مین ہو دین اور غرض نوشیروانکی انکے بھیجنے سے تھے کہ اگر دیار حبشہ  
مین لشکر کو کچھ آسیب عاید ہو تو موجب بلامت و ندامت ہوں اور معذہ ایہ  
گروہ انتقام طلب اپنی کیفر کردار کو پہنچ چنانچہ یہ بموجب فرمودہ بسواری سہا  
راہ دریا سے متوجہ حبشہ ہوئی و لیکن صرف چھ کشتیان ساحل مراد پر پہنچیں  
اور باقی غرق آب فنا ہوئیں — ہر مرزا اور سیف ذوزن نے جہتہ آسائش

اور ام چار روز بعد وہ جہت میں ایک موضع مناسب جیتا گیا اور وہاں فوج دلیرانہ  
 اوس سرزمین کی بھی اوس سرزمین کی طرح ہوئی اور خبرداروں نے احوال درود اس  
 مسکر کا سب سے بادشاہ جیتا بھیجا یا اور اوس سے اس حدیث سے متاثر ہو کر ایک  
 قاصد ہرمز کے پاس بھیجا خلاصہ پیغام یہ کہ اس کو دیکھ یعنی سیف نے جھکو اور  
 تیرے بادشاہ کو فریفتہ کیا اور اگر تو میری سپاہ کی کثرت جانی گا تو مقام  
 اعتدال میں آدیکا اور میں تنگ رکھتا ہوں کہ تیری ساتھ ہمارے کروں اگر تو جانب  
 وطن اپنی پہر چاکو تھڑا اور احوال سے تیری مدد کروں اور اگر اس ملک میں بھلا  
 رہی تو جھکو ہمز تر اس سے کہ لایت عجم میں ہی رکھوں القصد جب قاصد نے  
 ہرمز کے پاس اگر پیغام بھیجا یا اس نے ایک بھیجی کی امان طلب کی اور مسروق نے  
 اوس کو ہلکتی ہی گرا اوس ایک بادشاہ میں بہت میری سیف سے مل گئی اور طے بقضا  
 اوس نے اس کے ہم نے حرب پر قرار پایا اور مسروق نے اپنی بیٹی کو دس ہزار سوار  
 ساتھ دیکو حرب مخالفان بھیجا اور اید ہرمز نے اپنی بیٹی کو دس ہزار سوار کے  
 ساتھ اوس کے مقابلہ اور مقابلہ کو روانہ کیا ہر گاہ دو نو سپاہ ہونین باہر کر  
 تعال ہوا سپاہ عجم نے لشکر حبش کو ایسا تیر مارا کہ کیا کہ حبش اوس کی ہزیم ہوئی اور  
 مسروق امان گیا اور نوح منصورہ نے صاحب ہرمز تعاقب ہزیمت زدگان کر کے  
 اوس کو بھی قتل کیا مسروق اذ وہ ہلاک حالت جگر سے دوسرے روز خود سو ہزار  
 سوارہ کے ساتھ ہرمز کے مقابلہ میں آیا جہاں پہلوان نے بھی پانچ ہزار آدمی میری  
 اور چھ ہزار چچی سے مسروق کا مقابلہ کیا اور ہرمز نے عصاب لیکر اپنی موہن پر بانڈا  
 کہ ہونین اور اکھین اسکی وہب گین اور بنا پر اسکی کہ یہ ضعیف باصرہ رکھتا تھا وہاں  
 کہ مسروق کوٹا ہی اور کس مقام پر ہی اوس کو جھکو دیکھا تو اس کے اہل لشکر نے کہا  
 وہ فیل پر بیٹھا ہوا ہی اور تاج مرصع اوس کے سر پر ہی اور ایک یا قوت خوش رنگ  
 اوس تاج میں لگا ہی کہ اوس کی بشتانی پر آؤ زانی ہی ہرمز نے اوس یا قوت  
 کو دور سے دیکھ کر کہا فیل مرکب بزرگ ہی اسوقت اسکی طرف قصد کرنا چاہئے  
 بعد ایک لمحہ کے مسروق اتنی پر سے اتر کے گھوڑی پر بیٹھا لوگوں نے صورت  
 ۱۰ احمد تیل رکوب کو ظاہر کیا اس نے کہا کہ اس پر بھی مرکب غرور ہے کچھ دیر

اور گرفت کیا جا ہی جب مسروق گہری پر سے اتر کر حجر پر سوار ہوا ہرگز  
 نے کہا حجر بچہ ہی اور وہ مرکب دلت و حقارت ہی اب کھان بھی دو گرفت  
 کا رہی اور کمان لیکر کہا کہ فضلہ اسکا محاذی یا قوت کرد و تائید مرا خطا کرے  
 اور مقارن اس حال کے اپنی خواص سے کہا کہ بعد تیر چوڑنے کے اگر سیاہ چہنہ  
 اپنی مقام پر سے متحرک ہو کر بادشاہ کے گرد آوی تو جاننا کہ تیر نے کام کیا دالائے  
 تمام اور تیر بھگوانا بالکل طیت جو پیکان بوسید انگشت او بد گذر کرد از مہرہ  
 پشت او بد عقاب اجل کہ عبارت تیر چار پر سی آشتیانہ کمان سے پران ہو کر  
 نشانہ پر پہنچا اور دماغ پر غرور بادشاہ کو ہت کیا فروز رخ چشم تو ہر تیر  
 غزہ کا دراست بد درون سینہ نشست آنجا کہ دل بخواست بد مسروق  
 خور سے گر پڑا اور لب کر جیش نے گردلوں کے مجمع کیا سیف ذوزن اور ہر در  
 جب یہ صورت مشاہد کی تیغ انتقام نیام سے کہنچا کر پرہ و ڈے آہ چہنہ نے  
 فرار کیا اور اتنا قالی و جدال ہوا کہ گشتوں کے پشتہ لگ گئی اور درمائی خون  
 مقتولوں سے روان ہوا سیف ذوزن نے مظہر و منصور صنعا میں آنکر قصر  
 عدنان میں کہ دیدہ نظاگی نے زیر گنبد اخضر نظیر اوس عازت رفیع کا نہ کیا تھا  
 سیر سلطنت پر تمکن کیا اور اعیان و اشرف اطراف و اکناف بلاد ہمت  
 ہمت عروس ملک بدر گاہ بادشاہ رفیع المقدار کے متوجہ ہو از آنجلہ  
 صنادیق تیش ہی مثل عبد المطلب بن ہاشم و وہب بن عبد مناف زہری اور  
 امیہ بن النخس اور طلحہ اور قحطہ اور عبد اللہ بن جرعان و خیرہ عازم قصر  
 عثمان ہو کر بعد طی منازل و مراجل شہر صنعا میں پہنچے اور ملاقات بادشاہ  
 کو وجہ ہمت گردانکر حاضر بادشاہ ہوئے حاجت اجازت دستبوس  
 حاصل کر کے اوس جماعت کو موہ گردن ان آفاق کہ دست سینہ پر رکھے  
 گہری تہے حاضر کیا تیش نے محفہ ہدا ماگر رہنے اور عبد المطلب نے اوس  
 محفل میں رخصت طلب کی بادشاہ نے کہا اگر تو آداب عرض مجلس سلطانی سے  
 عہدہ برآ ہو سکے تو مانتہ نہیں ہی عبد المطلب بعبارت مرغوب ہمت جلو کر  
 اسطرح بجالائے کہ آواز تحسین رفا اوس یمن باوج علیہین پہنچے مضمون



اس رباعی کا اہنوں نے ادا کیا رباعی گرجہ پیشت کو دیکھ کر تعریف  
 کر اہلیت باب و مقدار بہ مستقیم خود صرف ہر است بہ چون نہیں کہ آید از  
 کلار بہ جب بادشاہ نے انکے کمال حسب پروتوں بابا اور کیفیت نسبت دریافت کی جب  
 المطلب نے شہزادہ سین سے عرض کیا سیف نے عنایات بادشاہانہ مبذول فرما کر کہا کہ  
 میری خالہ کا بیٹا ہی کیونکہ ماور بادشاہ ہی اشراف قبیلہ بنی التجار سے ہی پر بادشاہ نے  
 انکے آئینے سرور و مہتیج ہو کر انکو دار الضیافت میں بھیجا اور وہاں مہتیج کو حکم  
 دیا کہ محتاج جلد ماکولات و مشروبات سی ایسا سرانجام کرو کہ انکو کچھ حاجت نہ رہی  
 اور تا عرصہ یکماہ نہ اجازت ملاقات دی اور نہ رخصت انصراف عطا کی جب مدت  
 مذکور منقضی ہوئی ایک دن عبد المطلب کو خلوت میں طلب کیا اور بعد از تعہد مقدسات  
 کہا کہ امور مخفی اور قضایا می مخفی نے ہماری مرآت ضمیر پر اترام بابا ہی او سکے  
 اظہار میں وقوف اختیار سی اندیشہ ناک ہوں جو کہ تم مخزن اسرار حکم اور مجمع  
 محاسن شہم اور نظم سر موعود اور اصل اثر مقصود ہو خرد خوردہ دان بچہ بزرگین  
 کرتی کہ یہ حال تم سے پوشیدہ رکھوں پلیت سریت درین سینہ کہ گفتن نتوانم  
 گفتن نتوانم و ہفتن نتوانم بہ اور اس اسرار پر خراہل بصیرت اور ارباب  
 فرانت اطلاع نہیں رکھتی جاہلی کہ اصلاً و مطلقاً و بدوی آشتنا و یکجا نہ اس  
 باب میں کچھ زبان پر نلاؤ بلکہ اپنے سایہ کو بھی اس راز سے محرم نہ کرنا پر بادشاہ  
 نے با انکے اخفا میں مبالغہ کیا اول کار بطریق مجمل بیان فرمایا کہ غفریب عرصہ  
 عجب کے ایک افر عالم شہود پر جلوہ پذیر ہو گا کہ موجب فخر و مبایات اجبار دنیا  
 میں اور سب رفعت درجاء ہوئی غیبی میں ہو گا اور ساکنان ام القریٰ ساتھ  
 زیادتی اختصاص اس مہبت عظمیٰ کے مستثنیٰ ہو دیں گے تخصیص تیرا دودمان  
 شریف اہنوں نے عرض کیا کہ واضح تر ارشاد دینا اصل مدعا مشہود ہو غرض کہ  
 بادشاہ نے عبد المطلب کو مقام طلب توجہ و تفضیل میں پاکر فرمایا ہر گاہ کہ حرم  
 حرم محترم اور کہ مکرم میں وہ یہاں کریم قضای عیب سے بارگاہ شہود جلوہ فرما ہو گا  
 کہ در بیان کثرت او سکے خال ہو اور جن و انس کو بنا بیت او سکے ایک  
 الشہید ہو گا اور بواسطہ ظہور اس صاحب دت کے شرافت بکونایہ و سموات

پہنچا تو کسی عبد المطلب نے کہا اے محمد صومالیہ کہ خزانہ افضال ملک متعال سے مل گئی  
 گواہی اور اس قدر قیمتی کہ موجب سراقہ از می میری اور میری اعتقاد ہی ہو وطن  
 مراجعت کرنا ہوں۔ اگر ہا بے و احترام مجلس عالی ہوتا حقیقت حال سے  
 اس طرح پر استعظام کرنا کہ پہنچ نوع شایبہ شک و شبہ میں ہوتا بادشاہ  
 نے کہا کہ اب وہ وقت ہی کہ ایک نوح منزلت خلیل طلبت موسیٰ قدم عیسیٰ دم  
 محمد اسم حسن رسم تو کہ کرے اور شاید کہ پیدا ہو گیا ہو اور ایک علامات او کی سی  
 یہ کہ بدایت سن میں مان باپ کے جدار ہو اور جد و عم اوس کے کفالت حال غبتہ آل  
 اوس کے اشتغال کرین اور محض عنایت خداوند سے منصب بلند نبوت فائز ہو وی اور  
 باوجود اسکے کہ کہنا نجاتا ہو قلم نسخ صحف سابقہ پر کہنچی خلق کو متابعت شیطان  
 بعبادت رحمان دعوت فرما وی اور طہفات احم پر کہ اوس کے ساتھ مخالفت کرین  
 غالب آوی اور بنو کمکو توڑے اور تیخانوں کو برباد کرے اور حرارت آتش برستان  
 بآب رخ آبدار متابعون اوس کے کے منطفی ہو وے اور اگرچہ مقام محبوبی حضرت  
 ہیمین منان میں ہو لیکن کوئی دقیقہ دقیق عبودیت سی نامرعی چھوڑے عبد  
 المطلب نے کہا کہ امید ہر احم حسن و انہ بہ کہ زبان کو ہر نشان بادشاہ سے بہ معنی  
 اس سے بھی واضح تر ارشاد ہو وین سیف ذوزنن نے کہا کہ رب العزت خداوند  
 کعبہ ہمارے نزدیک صحت کو ہسی ہی کہ جد صحیح اوسکا تو ہی اور جو کچہ کہ عینے  
 تجھے کہا ہی محض حق اور عین صدق جان کیونکہ یہ حدیث کتب الہی اور اخبار  
 سماوی سے کہ ہم ہر شخص بسر جد ادراک اوس کے نہ پہنچی ہمکو معلوم ہوا ہی عبد المطلب  
 نے از سر خضوع پیشانی مسکت و خشوع خاک پر رکھ کر کہ شجرہ تعظیم میں گئے بادشاہ  
 نے کہا سر سجد نیسے اوٹھا اور اس سر کنون سے اگرچہ خبردار ہی تو شرف اعلام  
 اور انی فرما ہونے سے سراوٹھایا اور تقریر کی کہ میرا ایک فرزند تھا عبد اسد نام کہ  
 سمیت گیا ست و فرزندگی باو صفت مردت و مردانگی جمع رکھتا اور نیکو سب سے  
 فرزند و نہیں دوست تر تھا بار اہتمام بانظام حال اوس عزیز کے آئینہ بت و تب  
 بن عبد مناف کو کہ بجلیلہ جمال و عفاف آہستہ نہی اوسکی سلک از دو اجمین  
 لایا و لیکن آمنہ جب حاملہ ہوئی وہ قرۃ العین اور نثرہ نواد میرا عفو ان شب

اور رجحان جوانی میں بساط زندگی گمانی طے کر کے رحمت حیات بجا لیا اور  
 بچکے بدست ازوہ و محنت چھوڑا اور بعد از حدوث ابرم اقدامیہ کے ایک  
 فرزند پیدا ہوا محمود الخضایل ساتھ ان علامات کے کہ بادشاہ نے بیان فرمایا  
 اور محمد موسوم ہوا اس اسم مطابق مسمی ہوئے اب اوسنے سرحد طفولیت سے  
 گذر کر مقام صبی اعتقالات کیا ہی ارباب راست اور اصحاب گیاست آثار بسا  
 اور انوار سعادت بشرہ ہما یون اوسکے سے مشاہدہ کرنے ہیں اور غبار اوس  
 موانست کے کہ بچکے اوسکے ساتھ واقع ہی ایسا جانتا ہوں کہ عہد امہ انکے قید  
 حیات میں ہی عبدالمطلب نے یہاں تک کلام پہنچایا کہ سیف دوزن نے کہا  
 کہ صورت واقعہ یہود سے پوشیدہ بہت رکھنا کیونکہ وہ جماعت اوسکے ساتھ  
 نہایت عداوت رکھتی ہی اور اپنی قوم سے ان یا فومین سے کچھ نہ کہنا اور اوسکے  
 دھڑلے رہنا اور جان اور آگاہ ہو کہ جب محمد علیہ السلام مبعوث ہو گا تو  
 قریش اوسکے ساتھ مخالفت کریں گے اور اوسکے رفع میں بہت فتنہ و فساد  
 اوتھا دیں گے اور آنحضرت بحسب ضرورت کہ سنے خلک قدم بادیہ ہجرت میں ہیں  
 تاکہ اہل مدینہ اوسکی متابعت میں آویں گے اور ہم دین حسین اوس سرزمین میں  
 مقیمیت قبول کریں گے اور اوسوقت میں اگر حیات مستعار پر اعتماد رکھتا تو لشکر تریب  
 دیکر بہ تریب پہنچتا اور انتظار قدم مہمیت لزوم کہنچتا اور نصرت دین حق میں  
 کوشش کرتا اور تاخیر اس امر میں اس سبب ہی کہ غالباً زبان دعوت  
 خجستہ آغاز فوجندہ انجام اوسکا پناؤن **فرد** فرشتہ بیت برین بام لاچند اندود  
 کہ پیش از وی عاشقان کشد یوارہ اور بعد از بشارت صاحب دودمان  
 طہارت اور اتمام وصیت محافظت اس بشارت کے تمامی اشخاص قریش کو کہ  
 دس نفر تھے طلب کیا اور ہر ایک کو بانجام دس غلام اور دس کنیز اور دس  
 برذیمانی اور پانچ رطل طلا اور دس رطل نقرہ اور ایک طرف پر غیر اور تو  
 اونٹ مرزاز کیا اور جتنا ان سب کو انجام کیا تھا اوسکے برابر عبدالمطلب کو دیا  
 اور انیسے التماس کیا کہ سال آئندہ دارالملک صنعا میں اگر تجدید عہد ملاقات  
 کو اشتعال کریں سپہر سبکو و دستکام بجانب مکہ واجب الاحترام رخصت

کیا اور قصای ایزدی سے اوسے سال پین بیخ روح اور بادشاہ حمیدہ فصالح کا  
 لکھا رکھا کہ مین بام صیاد ایل گرفتار ہوا کہ نفس کس سانچہ حیرت افزا کی بنا  
 اس مقام کے نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عبدالمطلب کو مرگ نے امان دی  
 کہ دوبارہ بلاقات بادشاہ جائے الا اس میں شک نہیں کہ انکو بخنان سیف ذی یزن  
 ہی و تون تعبیر خواب کے پیش از ولادت حضرت نبوی علیہ السلام دیکھا تھا زیادہ ہوا اور  
 چونکہ ان اور اقی مین مرہ بعد آخری منامات صادقہ سلک تخریر مین آوین گے ذکر  
 شمرہ حقیقت منام اور اوسکی اقام کا شاید کہ نزدیک خردمند ان صافی ضمیر خندان  
 نامناسب نہ معلوم ہو وی بلکہ واقفونکو وسیلہ زیادتی معرفت اور نوا و آفتین کہ  
 بمقتضای قول مشہور کہ علم شی بہتر از جہل اوست موجب مزید مفاد ہو راجعی  
 اور باب چشمبازی اور بیداری پر تحقیق نہ ہے کہ خواب عبارت ہی باوقوفی  
 عواس ظاہرہ کے مشابہہ محسوسات کے بواسطہ میل کرنے روح حیوانی کے بسوی  
 باطن پس اگر نفس اس حالی مین کسی صورت کو ملاحظہ کرتا ہی تو اوسکو خواب کہتے ہیں  
 اور خواب یعنی ثانی دو قسم پر منقسم ہوتا ہی راست اور دروغ خواب راست  
 وہ ہی کہ جب نفس بشری شواغل حسی سے فراغت پاوے بنا برسا سبب اصلی کے بخلا  
 اعلیٰ اور منتبان عالم بالا اور اتصال روحانیات بعضی صورتون پر کہ مبادی عالمین  
 منقطع ہین مطلع ہو وین جو یہہ قصیدہ نزدیک فرقہ صوفیہ اور جمیع حکما کے مقرر ہوا کہ  
 مجموع صور حوادث عالم کون و قتاد نفوس فلکی مین درسم ہین چنانچہ خیال مین کہ عقب  
 حس مشترک مقدم دماغ ہر بنی نوع انسان کے ہی اور جو کچھ کہ اس حس مین جو اس  
 ظاہر سے پہنچتا ہی تخریون خیال ہو جاتا ہی اور سب صور اشیا و سمین ارتسام پاتے  
 ہین اور جب نفس ناطقہ قوی ہوتا ہی اور متخیلہ ضعیف پس جو اہر شریفہ عالیہ  
 عالم نوم مین نفس بر قابض ہوتے ہین وہ اوسمین کہہ تصرف نہیں کر سکتا اور نہ  
 بصورت دیگر قدرت انتقال رکھتا ہی بلکہ اوسیطرح حافظہ کو تقویض کر دیتا ہی اور  
 تاہم بعد از بیداری اوس نفس کو کہ نفس فلکی سے نفس بشری پر انعکاس پاپای  
 اپنی خیال مین موجود پاتا ہی یہہ خواب ہوتا ہی راست غیر محتاج بہ تعبیر اور  
 اگر متخیلہ ہی قوی ہووے اور اوس صورت مین کہ نفس فلکی سے نفس بشری پر



انکاس پایا جو تصرف کرے اور ہما سہائی مناسب اور ہما کر خیال کر سونہی  
 خواب ہوتا ہی رہا ہے محتاج بہ تعبیر ان مقدمات سے لازم آیا کہ خواب راست  
 ہی دو قسم پر تقسیم پاوے جیسا کہ خواب مطلق منقسم ہی را و ز را ہی اور باہ  
 دانش پر پوشیدہ نہیں کہ روایکی صادق مخصوص بمقتل ان غلامہ شریعت  
 مل ہو تا ہی جب قوت متخیلہ قوی ہو اور نفس ضعیف متخیلہ نفس کو بنا بر عکاس  
 قدیم خواب میں اپنی حرکات تشبیہ اور تشیل اور تالیف اور تفصل سے مشغول  
 کر کے مطالعہ عالم معقول سے اوسکو مانع آوے کہو کہ متخیلہ کا یہ کام ہے  
 کہ جو کچھ شبہا کو باہم تشبیہ دیوے اور شبہاء مفصلہ کو باہم کر ملتسم کر  
 کہی ہووے کا بخاری مقصد کو جدا گردانے اور تصویر نفس اس وجہ پر خالی  
 ہو دی **مصرع** نہ ہی تصور باطل نہ ہی خیال محال نیز اور کہی ہو کہ کوئی  
 خلط اخلاط اربعہ میں سے بہ نہ پرستی ہووے اور متخیلہ بقام مناسب اوس  
 خلط کے مختلف صورتیں نفس کو دکھاوے مثلاً جب خون بدن میں غلبہ پاوے  
 اور اوسکے بخارات رنگین صاعد ہوسکی و مانع ہوں اور نفسی ناطقہ نے بستیاری  
 متخیلہ بیداری میں کسی صورت کا ادراک کیا ہو وہ صورت عالم خواب میں  
 جس مشترک میں منطبع ہو تو خواب میں اشکال سرخ رنگ یا آتش یا غلظت ہووے  
 اور در صورت ازدیاد صفرا صور زرد اور زیادتی بلغم میں دریا و باران اور کھڑا  
 سودا میں تیرگی و سیاہی اور صورتیں ہیب دکھائی دیتے ہیں پس فحاشی  
 ان سطور سے واضح ہو کہ روایکی کا ذہن تین طرح پر ہوتا ہی یعنی ایک تو لب  
 ضعف نفس ناطقہ کہ قوت متخیلہ اوس میں تصرف کرتی ہی اور دوسرا  
 غلبہ اخلاط بدن سے اور تیسرا جو مذکور کا اوقات بیدار میں ہوتے ہیں  
 بسبب فرط توجہ طبع کے وہی امور یا باندک اختلاف دیکھتا ہی **مصرعہ**  
 جو میرد مبتلا میرد جو خیزد مبتلا خیزد یہ حال متخیلہ مناسبات صادقہ مستغنی  
 التبعیر سے ایک خواب عبدالمطلب کا ہی کہ صورت واقعہ اوسکی بیہ ہی کہ  
 ایک ن حجرہ میں مشاغل سے فارغ ہو کر بیہ سونی تہ کہ قلم قضائے انکی لوح  
 خاطر پر ایک سطر عجیب لکھی اور مراتب ضمیر انکاسات ایک صورت بدیع کے

عقش زبر ہوا یہ بادل صیدیم ایک کاہنہ پاس گئے کہ فن تعبیر میں عدم المثال  
 روزگار تھا کاہنہ نے آثار خوف و رعب انکے بشر و پریشاں دہ کر کے پرسان  
 حال ہوا عبدالمطلب نے کہا میں نے ایک خواب دیکھا ہی کہ اوسکی جہانت ہی  
 بریشان خاطر ہوں اور میں نے اس طرح بردیکھا ہی کہ ایک زنجیر سفید میری صلیب سے  
 ظاہر ہی اور اوسکی چار طرف ہیں ایک جانب اوئین سے نریا سی ہو گئی ہے  
 ایک طرف تابہ نری اور ایک سر او سکا طحی بمشرق اور سر دیگر ملصق مغرب  
 ہی اور میں بچشم تعجب او سکو دیکھتا ہوں کہ ناگاہ وہ زنجیر ایک درخت ہندو  
 خرم ہو گیا کہ مشتمل تھا جمیع اثمار پر کہ عالم نباتات میں ہوتے ہیں اوسمیں موجود  
 ہیں اور دو پیر و شتمیر فرخ لقا با صفا اوس درخت کے نیچی کھڑے ہیں اور  
 میں نے اون دو نوٹے نام و نشان اونکا پوچھا ایک نے کہا میرا نام نوح ہی اور دوسرے  
 نے فرمایا کہ میرا اسم ابراہیم خلیل ہے پھر مجھ کو کہا ای عبدالمطلب یہ درخت وہ  
 اصل شریعت ہی کا بابا و اجداد سے تہہ تک پہنچا اور تیری پشت سی ظہور پایا  
 اور قرن بقرن اور صلب بصلب بعد و میثاق انتقال پاتا رہا کاہنہ نے کہا اگر  
 اس میں تو صادق ہی تو ایک شخص تیری نسل سے ظاہر ہو کہ مقیمان صوامع  
 ملکوت اور ساکنان حصائر ناسوت غاشیہ طاعت او سکا اپنی دوش پر ڈالیں  
 اور حلقہ اطاعت او سکا کانہن پہنیں گے اور زنجیر دلیل ہی استحکام تو  
 دین اور کثرت انصار پر اور حلقی او سکے بنی بن ثبات امر اور استحکام کار  
 اوس صاحب سعادت کے جو کہ او سکے ساتھ مخالفت کرے مانند قوم نوح ۴  
 بطوفان عدم اور گرداب فنا گرفتار ہو اور جو کہ او سکی فرمان برداری کرے  
 آتش جہنم او سپر گلستان خلیل ہو اور وہ سعادت مند احیاء و اسم ملت  
 ابراہیمی میں شرط التفات اور حسن اہتمام بجالاوے کہ تا القراض عالم  
 قصور و اہتمام قواعد صبر نبوت اور ارکان امانت او سکی میں راہ نیا و نو  
 راویان اخبار صادقہ روایت کرتے ہیں کہ زمان عبدالمطلب میں غلبہ قریش  
 اوس گروہ پر کہ انکے ساتھ مجادلہ و قتال کے لئے آئے تھے یہ تھا کہ نور  
 نبوت انکے چہرہ پر بشکل مستدیر کہ افضل اشکال ہی ظاہر ہوتا اور از روی

شجرہ کوئی اہل کہین سے کچھ شک نہ کہتا تھا اور جبکہ واقعہ صعب و سخت درپیش  
 آتا ساکنان ام القریٰ دست بہ دعا دہتا کہ اسکو زندہ حضور مجیب الدعوات  
 شفیع کرتے تھے اور وہ ہم و مشکل بطریق سہل کفایت ہوتی ہی مصداق اس  
 مقال کا یہ کہ ایک نویت کہ میں قحط غلام اس پر تہ ہوا کہ مردم تمنایان کی تماشا کی  
 فرادیس و جان مشغول ہوتی تھے و اما حسن قبل طیت جہان قحط سالی شد اندر  
 دمشق و کباران فراموشی کرانہ عشق و اور گاہی خشک سالی اس حد کو  
 پہنچی کہ ہم بھی زبان بیوہ اور یتیم کی آنکھوں میں نہ رہتا تھا اور جب اشتیاقی نان  
 و گوشت سی جان بلب اور دل در فغان آتا صدا یہ قریش اور سرمداران و  
 عبد المطلب کے ساتھ کہ وہ شبیر پر جاتے اور انکو بتضرع و تحقیر و سبیل گردان کر  
 شہم بے منت سی وہ موہبت کہ بالذات واسطہ سبب حیات جہانیاں ہی  
 کرتے اور دعا اس جاست کی باسرخ اوقات قرین اجابت ہوتی اور سبب  
 نزول باران رحمت کشت زار امید ساکنان حرم خرم و نساداب ہوتا اور یہ  
 محض برکت تربیہ زبان ظہور سید المرسلین و خاتم النبیین صلوٰۃ اللہ علیہ  
 الی یوم الدین سے صدہ در پاتا تھا اور لکھا ہی کہ شایع صفت از ہی سے  
 غیب المطلب بوجود دست پس اور چہ دختر ضرور و مستبشر ہوی اول سہ  
 انکے فرزند و بہن کہ بخلعت ہستجو خلع ہوا حارث تھا اور اسنی خرقہ چاہ زمزم میں  
 اپنی پر بزرگو ار کے ساتھ سعی یلتع کی اور ابوسفیان اور مغیرہ اور نوفل جملہ  
 فرزند ان حارث سے تھے اور ابوسفیان سال فتح مکہ میں مسلمان ہوا اور سید  
 عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بابت میں فرمایا کہ ابوسفیان سید جگہ  
 اہل جنت سی ہی اور حالات اور قضایا ی عام انکے آئندہ بطور ہونگے انشاء  
 تعالیٰ اور یہ وہ ابوسفیان نہیں ہی کہ پدر ہماویہ سلطان شام ہی اور  
 دو سہرا ابولہب اور اسکو ابو عقیبہ ہی کہتی تھے اور جگہ سارقان غزال  
 خانہ کعبہ سی ایک یہہ ہی اور باعث زردی اسکا یہہ تھا کہ ایک شب ابولہب  
 قریش کے کہانا کہتا تھا اور کینز کان مغینہ سرود کرتی تھیں جب اسباب  
 طرب تمام ہوا اور نقدی راج تراون دوا ہو برہ طلاس سے کہ غیب المطلب نے

جاہ لازم سے نکالے ہے نظر نہ آئی لاجرم وہ غزال کعبہ چور کر بیچ دے اسے آنفا  
عبد المطلب سدرای اہل عیش کے دروازے پر گزریے اور آواز اداں عورتوں کے  
گانی کی سنی کہ یہ وہ ایات گارہین نہیں کہ مشعل نہیں اس امر پر کہ وہ فعل  
سکھانے صادر ہوا عبد المطلب نے اور اہل قوم کو اس معنی سے آگاہ کیا اور  
اوس گروہ کو بیکر فرما کر حال تنہ اور نادید کی اور فرزند ان ابولہب  
سے جتہ اور عتبہ بن کرمان انکی ام جمیل تھی پہو پہی معاویہ کی اور خواہر ابو  
سفیان کی کہ نحاسی **ایہا حمالۃ الخطیب** اوس کے حال کا بیان تفصیل  
اس مجمل کی اس طرح برہی کہ ام جمیل یعنی زن ابولہب عداوت آنحضرت صلی  
اسد علیہ وآلہ وسلم میں بغایت کوشش کرتی تھی بجدی کہ پشمارے خارستان  
اور درخت میلان سی لاکر ہنگام شب راہ آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم میں  
براگندہ کرتی تا جب وقت صبح دو تھانہ میں سے مسجد الحرام میں جاوین وہاں  
پا پی مبارک کو آزاد پہنچا دیں۔ کہتی ہیں ایک دن اسنی خار کا بار سدر بر رکھا  
اور سن اوس پشمار کی اپنی گلی میں حکم باندھی کہ ناگاہ وہ اسکے سر پر سے  
گر پڑا اور اوس رسی سے اسکا گلا کھٹ گیا اور یہ اس خفگی سے راہی  
دو زخ ہوئی اور اسطرح سے ابولہب ہی تا آخر عمر حضور آنحضرت صلی  
اسد علیہ وآلہ وسلم میں مصرع ہانتک کہ بار بار اسنے بار ہلاک آپ کے قصد کیا  
لیکن محافظت ابی مانع آئی اور سچ تفسیر عزیزی کے تفسیر سورہ بقرہ میں  
کہا ہی کہ جب سورہ شعرا میں **ایہا** **وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ**  
نازل ہوئی یعنی اور در اتوای محمد خوشاوندوں نزدیک اپنی کہ عذاب خدا سے  
**ایہا** **وَاحْضِمْ جَنَاحَكَ لِئَلَّا يَتَّبِعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنْ عَصَوْكَ**  
**فَعَلَ إِيَّائِي بِرَأْسِهِ** **فَمَا تُخَالِفُونَ** یعنی اپنی بازو بچی رکھو اونسکے واسطے جو تیرے  
ساتھ ہوں ایمان واسلے پہر اگر تیری نافرمانی کریں تو کہدے میں الگ ہوں  
تمہارے کام سے لہذا آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف فرما ہو  
اور ہر ایک کو بنی اقارب میں سے آواز دی اور سب جمع ہوئی بعد ازاں  
فرمایا کہ اگر میں کوئی خبر دراز عقل تم سے کہوں اوسکو باور رکھنا مثلاً اگر کہوں



مگر کچھ ار تہار کے ماتحت و تاراج کے واسطے عصب اس پر ہاں ہی ہاں ہی اسکو  
 اسکو باور رکھو کہ اس واسطے کہ تم بسبب شیب مقام استیادگی نہیں جانتی کہ بہار کے  
 چمے کیا ہی اور میں خدا اس کوہ پر سے جو کچھ اہوں دور دور کا بھی نظر آتا ہی پس  
 جو کچھ کہ میں کہوں قابل اعتبار ہی نہیں کہہا درست ہی پر حضرت صلی اللہ علیہ  
 آک وسلم نے فرمایا پس تمکو ڈراتا ہوں خدا سے کہ اگر میری اطاعت نہ کرو گے  
 اور بقرآن شہر یف ایمان ملاؤ گے تو تمہارے عذاب نازل ہو گا اور تمہیں اوس وقت  
 کچھ نہ ہو گا ابولہب کہ نام اسکا عبد القری ہی کہ یہ عم علانی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا تھا اسنے حرف سخت آنحضرت کی جناب میں کہا کہ آیا اسی کا رد  
 بار کے واسطے بکھو بلا یا اور جمع کیا تھا ہلاک ہو جو تو ای محمد یہ سورت احیث  
 کے جواب میں نازل ہوئی **قَالَ اللَّهُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي**  
**لَهَبٍ** یعنی ہلاک ہو جو ہاتھ ابی لہب کے **وَتَبَّتْ** اور ہلاک ہو جو ابولہب  
**مَّا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ** یعنی کچھ فائدہ کیا اس کے مال اور کسے  
 نے اور جو کچھ کہ کسب کیا نام اور جاہ اور اولاد اور اتباع اور یار اور دوست سی  
 اور بعضوں نے اس امر سے مال موردی اور مال مکتبی مراد رکھا ہی اور بعضی فرزند  
 سے مراد لیتے ہیں ہر کیف ہر ایک ان امور میں سے محتمل ہی اب یہاں بی نفعی مال و  
 کمسوبات اسکی کا فرماتے ہیں کہ اگر یہ چیزیں دنیا میں اسکو فی الجملہ نفع کرن گی تو  
 ہی آخرت میں کہ بیشتر محل حاجات اور حاجی استقرار و ثبات ہی اصلاً نفع کریں  
 گی کیونکہ **سَيَصْلَىٰ نَارًا** اشتاب ہی کہ داخل ہو آتش میں یعنی ہر مومن اسکو  
 آگ میں ڈالیں اور انتظار روز قیامت اسکی حق میں نکرین بخلاف اور کافروں کے  
 ذات لہب صاحب شعلہ ہی عظیم کیونکہ کفر اسکا اور دن کے کفر پر زیادتی  
 رکھتا تھا بچتہ قرب قرابت اور کمال اطلاع احوال و عادات رسول صلی اللہ  
 علیہ وآلہ پر اور علاوہ اس کے بنا بر مزید عداوت اس کے اور علاوہ ازین آہا  
 زیادتی عذاب اس کے یہ ہیں کہ اسکی محبوبہ کو سامنی اس کے عذاب میں جلاؤں  
 گے اور اسکو واسطے فرمایا **وَأَمَّا آتُكُم مِّنَ الْخَطْبِ** مراد یہ کہ وہ عورت  
 کہ ہیزم کشی کرتی دنیا میں پشتارہ خاللاتی تھی اور راہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم



پراگندہ کرتی تھی دو زمین مقابل اسکے ڈالی جاو گئی فی حبیبہا گردن اوی  
عورت میں کہ جا کا پتہ اسی قلابہ جو اہر و زبور نہیں ہے سبیل لفظ مشتق  
رسی ہوگی پوست سخت خرماسے کہ اوسکو محکم ثبا ہوگا اور خاصیت اوس رس  
کی یہ ہوگی کہ جب عرق میں تر ہوگی زیادہ تند یعنی ایشہنا پیدا کرگی اور خوب  
خشکی گلوینایت ہوگی اور مطابق اس حرف کے کہ اوسکی شان میں آیا اس طرح  
سے دنیا میں داخل جہنم ہوئی والدہ مسلم سیر اور تواریخ میں مذکور ہی کہ  
دو دختر آنحضرت صلی اللہ علیہ حضرت رقیہ اور ام کلثوم ساتھ دو نو فرزندون  
ابو لہب کے کہ عتبہ اور عتبہ نام رکھتی تھے نامزد ہوئیں تبین ابو لہب نے اپنی  
بیٹھوٹے کہا کہ اگر تم میرے رضا مندی جاہتی ہو اس علاقہ سے دست بردار  
ہو والا نام مرگہ تمہارا سونہ نہیں دیکھنی کا لبر کلان نے کہ عتبہ تبا سکوت  
کیا اور سپرد و م کہ عتبہ تبا ازراہ کمال بیجائی اوس جگہ سے اٹھ کر آنحضرت  
کے پاس آیا اور بے محابا کہا کہ میں تیری دختر کو چھوڑا اور الفاظ ناسزا دہ  
ملعون زبان پر لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بار خدا یا ایک  
کنا اپنی کتوں میں سے اس پر مسلط فرما کہتی ہیں اسکو شام میں ایک شیر نے بہاڑ  
والا اور تیسرا بیٹا عبدالمطلب کا عبدوس ہی کثرت خیر و احسان ہے اسکو  
خجل کہتی ہیں اور اسکے اولاد نہیں ہوئی جو تہا بے رانجا مقوم ہی کہید اور سید  
انشہ حمزہ ایک ماں سے ہیں اور حال مقوم غیر ازین کچھ نہ معلوم ہوا یا نچوان  
ضرار ہی اور یہ جملہ شعرائی مشہورہ عرب سی ہے اور کنیت اسکی ابو طاہر اور  
یہ ہی لاؤد رہا چھٹا زبیر اور یہ ہی جملہ شعرائی عرب سی ہی ساتویں  
ابو طالب اور انکے چار فرزند حضرت علی اور عقیل اور جعفر اور طالب اور  
دو دختر ام ثانی کہ والدہ انکی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہی کہ مومنات  
ہاجر سے ہی اور ذکر ابو طالب اور کیفیت اہتمام انکافیت بجال حضرت خیر  
الانام بالتفصیل عنقریب سمت گذارش پاویگا انشا اللہ تعالیٰ اہمیں  
عبد اللہ ہیں کہ زبیر ترین قوم و قبیلہ تھے و غیر از سید کوئین اسکے کوئی فرزند  
نہ تھا نویں حمزہ کہ سیر ہوانان عرب ہیں اور کنیت انکی ابو عمامہ اور

انکا ایک فرزند تھا عمارہ نام اور ایک دختر سماء نام ابوالمہادی و سون  
عباس کہ گیت انکی ابو الفضل تھی کہ تین برس پہلے عالم الفیل سے متولد ہوئی  
اور بعد ازاں کہ چھ ماہی منزل منازل زندگانی سے طلی کی تھی کہ زمان خلاف حضرت  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں در میان مدینہ کے وفات پائی اور حضرت عثمان نے  
اپنے نماز گزاری اور عباس کے چہرہ فرزند تھے عبداللہ اور فضل اور قسم اور عبد  
اور عبد الرحمن اور ایک دختر ام صفیہ حبشہ نام اور ماہ نام ام فضل  
حارث خواہر بیوہ کہ امہات مومنین سے ہی اور اسامی دختران عبدالمطلب  
یہی صفیہ عاتکہ مضایرہ امیمہ آروی اور یہ سولہ فرزند عبدالمطلب  
کے خواتین متعدد سی پیدا ہوئی تھی اور انکی فرزند بعضی جاہلیت میں اور نبی اسلام  
میں زمرہ اشرف و اعیان انام ہیں انتظام رکھتی تھے چنانچہ چہرہ تن اوغین  
قبل از بعثت فوت ہوئی اور جابر پسر زبان نبوت احمدی میں رہے۔ ایک  
عباس کہ رؤس مشاہیر انکے القاب ہی ایک مزین ہیں اور دوسرا ابولہب کہ  
باتفاق کا قرہی اور تیسرا حمزہ اور چوتھی ابوطالب کہ انکے ایان میں قتل  
ہی کیونکہ بعضے علمای معتزلہ اور کافہ امامیہ کا اعتقاد یہ ہے کہ ایان لائی تھے  
اور جمیع ائمہ اہل سنت و جماعت اس امر پر ہیں کہ تا آخر عمر اپنے اجداد کی ملت  
پر تھے اور دونوطائفہ اپنی اثبات و اعتقاد پر دلائل قائم کرتے ہیں کہ تشریح  
اوسکی لائق اس مختصر کے نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم ولیکن اتفاق ملک کا اس پر  
ہی کہ بی شک و شبہ عبدالمطلب نسبت بحضرت رسالت بناؤ محبت مقرر رکھتی ہے  
اور محبت اور شفقت انکی حضرت پر اس مرتبہ تھی کہ اپنی اولاد صلیبی سے انکو بہتر  
جانشینی اور گاہ گاہ کہتی اور ایما کرتے کہ اس کو دک کو شان عظیم در پیش ہی اور  
غیر بجا بجا سروری اور مدارج نیک اختیری ترقی کرے گا۔ کہتی ہیں کہ  
سایہ خانہ کعبہ پر فرش ہوتا تھا اور اوسپر سادہ واسطے تثبت عبدالمطلب  
اور انکی اولاد کے بچھاتے تھے اور یہ وہاں اور انکی اولاد اوسپر ٹھہرتی اور  
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس فرش پر بالائے آسمان چارہ انو بانگین تمام  
جلوس فرما ہوتے اور اعجام حضرت خیر الانام انکو اس حرکت سے منع کرتے تو

عبدالمطلب انکو اس طاقت سے مانع آئے اور اگر عبدالمطلب خواب میں ہوتے تو بجز آنحضرت کے کوئی بار ادا قدرت نہ کہتا تھا کہ انکو بیدار کرے اور اگر خلوت میں جاتے تو سو ابی حضرت کے وہاں کوئی بار نہ پاتا تھا اور پیوستہ عبدالمطلب حرکات اور سکناات بھی آیات حضرت سے آثار سبادت و بروری مشاہدہ کرتی اور برسبیل تفاخر استناد و یگانہ سے اوسکو تقریر فرماتے اور اخرا یام حیات اپنی بین کفالت آنحضرت کو بابوطالب حوالہ کیا کہتی ہیں جب مرض نے مزاج عبدالمطلب پر استیلا پایا اور طبیعت انکی دفع بیماری قوی سے عاجز آئی اپنی فرزند و نکو جمع کیا اور کہا اب وہ حالت کے ناگزیر مخلوقات ہی نزدیک پہنچی اور ضمیر میں کوئی دغدغہ نہیں ہے غیر اس اندیشہ محمد کے کہ اسکا باپ اور زمان اس جہت سے میری خاطر نہایت پریشان ہی جا ہی کہ تم سب فرزند قبول کرو کہ بعد از فوت میری بہ قہد اسکے قیام کرو۔ ابولہب اور بعضی اخوان نے اگرچہ قبول کیا مگر انکو ملتزم نہ کیا مہذول نہ پڑا جب ابوطالب نے دیکھا کہ مطلوب برادران یا محتاج مقرون نہوا لاجرم بعرض بدر بزرگوں پہنچا کہ رضائی سرور قریش و دیار عرب ہو تو اعلا و شان احمدی اور ارتقاع مکان محمدی اور اہتمام ترتیب غمرۃ الفواد اور سعی ترشح اوسر و جد واد میں حسب مقدور والا مکان بتقدیم پہنچاؤں اور رواں رکھوں کہ غبار ملال احوال و مال اسکے پر پہنچے۔ عبدالمطلب کو یہ ہاتھ اس موافق طبع آیا کہا کہ ہمیشہ سوانح حالات اور حدوث واقعات محمد باوجود صغر سن کے منتشر میرا تھا اب اس امر میں اوسکے ساتھ ہی مشورہ کرتا ہوں دیکھو نہ کہ وہ کیا مصلحت دیتی ہے یہ کلام کر کے بسوی خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے اور کہاتیری دلغ فراق اور سوز ہما جرت کو جہان فانی سے بعالم جاودا سننے لیجا تا ہوں بعد از موت میری اپنے کونسی چچا سے میل رکھتا ہے تا میں اوس سے مراحم حفاظت تیری میں شرائط تاکید بجا لاؤں خواجہ علیہ التجرۃ والسلام اوٹھی اور ابوطالب سے معانقہ کیا اور انکے زانو پر جلوں فرمایا عبدالمطلب نے کہا اچھہ کہ رضا تیری میری اختیار کے موافق ہی مصرع ہرچہ رہہ رضائی تو بہت رضائی پہاں

ہر ابو طالب سے کہا کہ مجھ کو تین ہی سپرد کرنا ہوں چاہی کثیرا یا کم حفظ اور سکی میں  
 لو اہم سبقت بخلاوت لہذا کہ وہ فوراً ہی اور کمال اہتمام تیرے مراعات اور فرزند  
 میں کوئی دقیقہ نامرعی نہ رہے اور آگاہ ہو کہ اندک مدت میں یہ سپرد قوم بلکہ  
 سرور عالم ہو گا اگر اقبال تیرا نسا عدت کرے گا تو زمانہ پھر اس کے کرے گا اور سوت  
 تجھ کو معلوم ہو گا کہ دنیا ترین اہل عالم اسکا میں تھا ابو طالب نے وصیت یہ مصمم  
 قلب سے قبول کی اور اتنے بزرگ عہد و مشاق باہم بعد از وقوع بیان عبد المطلب  
 نے کہا اب ہلکات موت اور تلخی جان کنی میرے اوپر آسان ہوئے اور رسول  
 مبارک حضرت رسول کو چونا شروع کیا اور کہا کہ سب کو اپنی فرزندوں میں سے  
 خوشبو اور خوش روز تجھے دینے نہیں پایا جب وصیت تمام ہوئے نقد زندگی  
 بہ متقاضی اجل سپرد کی۔ مدت عمر انکی ایک سو بیس برس کی تھی حضرت رسول  
 مقبول آئندہ برسی عمر میں اتنے جدا ہوئے اور رعایت کف ابو طالب میں  
 تا زمانہ قرب ہجرت مکہ میں بفرار بال مقیم رہے اور ابو طالب نے تمامت العمر  
 اپنی بو فائی عہد و پیمان قائم کیا۔ یہ تھا حال عبد المطلب کا کہ بقدر حاجت  
 کہا گیا اور ہاشم کہ بہ بزرگوار ان کے تھے نام اور نکاح عروسی اور ہاشم اس  
 جہت کہتے ہیں کہ ہاشم یعنی نان ربزہ کہتے ہیں اور روضۃ الصفا میں قوم  
 ہی کو نام انکا عمران ہی بابر وقت رتبہ کے کہ یہ رکھتی تھے انکو عمران العامی  
 کہتی تھے کہ واسطے کہ یہ سال قحط اور عسرت میں بسوی دیار شام جا کر وہاں سے  
 نان بے اندازہ سستراں کثیر بر لاد حرم میں لاتے اور روز و اونٹ و چکر کر  
 بجاتے اور ناہانے خشک کو شرب بنا کر ہر روز سنس ذقہ تقسیم کرتے اول  
 جسے کہ عرب میں مہاتو نکو بہ ثریہ ضیافت کی یہی تھے اور اسی جہت سے  
 عقبہ ہاشم ہوئی اور یہ ہنساوت میں ضرب المثل اور ضیاحت میں بے بدل  
 اشعہ انوار مصطفوی جین سین انکے سے ایسی درخشان تھی کہ جو کوئی انکو دیکھتا  
 ناب نظر نہ لاتا اور پیشانی زمین پر رکھتا۔ بعضی سلاطین نے اسکا مقلدیت  
 مضاری تھے اس معنی کو اخبار سہادی سے جا کر یہ مصاہرت انکی راغب تھی  
 از انجملہ ہر قل نے ایک قاصد انکے پاس بھیجا اور وہ چھوڑا کہ اپنی شہستان عزت



میں رکھتا تھا اور عرض کی ہاشم نے قبول کر لے التماس اور سکی سے اعوام میں کیا  
آخر الامر بواسطہ اوس سب خواجہ کے مدینہ میں دیکھا تھا اسلئے کہ اشرف قبیلہ تجار سے  
تھے اور بزرگوں عقلی و گیارہ مہلکی جلالہ کنجاہین لای مشروط باین امر کہ وضع حل  
خانہ مسلمی میں ہووے اور بعد از عقد اوس خاتون کو کہ میں بیگے جبکہ وہ سکو  
حل عبد المطلب رہا بار اوس شرط کے کو واقع ہوئی تھی کہ سکو مدینہ میں لایا  
اور جب عبد المطلب پیدا ہوئی ہاشم بجانب شام گئی مقام عرفہ میں کہ توابع  
دمشق سی ہی مریض ہو کر کھگام نزع وصیت کی کہ مکان اسمعیل پیغمبر اور علم اور  
کلید خانہ کعبہ کے باپ سے بیٹی کو منتقل ہوتا آتا ہی عبد المطلب کو تفویض کرین  
اور ابام جانی میں عالم فانی سے انہوں نے رحلت کی اور قرآن کی اوس دہار  
میں معروف و مشہور ہی اور بعضے کہتے ہیں ہاشم پیش از ولادت عبد المطلب  
شام میں گئی اور مرض موت میں مکان اور علم اور کلید اپنی بہائی کو سپرد کیا  
اور اپنی حکومت ہی انکی راہی پر قرار دی پھر دون اشبار مذکورہ نے مطلب سے  
بعد عبد المطلب انتقال پایا اور انکے چار بیٹے تھے اسد کہ پیر مادر امیر المؤمنین علی  
کرم اسد وجہ بن اور فضلہ اور صفی اور عبد المطلب کہ ہماری پیغمبر کے  
جد ہیں اور نام عبد مناف انکے پدر بزرگوار کا میفرہ ہی اوکسیت انکی  
عبد الشمس سے اور مناف نامی ایک صنم تھا اصنام میں سے اور غایت حسن و جمال  
سے کہ یہ رکھتی تھے انکو قبر ہی کہتے تھے اور انکے ہی چار فرزند تھے ہاشم کہ جد عبد اسد  
ہیں اور عبد الشمس کہ جد بنی امیہ ہی۔ اور نوفل کہ جد صیر ابن معطم ہے اور مطلب  
کہ جد اعلیٰ امام شافعی ہی کہ شافعی مطلبی اسی جہت مشہور ہوئی اور حکومت کہ انکے  
باب سی انپر منتقل ہوئی لوک اطراف نے باتحاف عبد مناف مبادرت کی  
اور کہتی ہیں کہ ہاشم اور عبد الشمس توام پیدا ہوئی تھی اور پیشانیان انکی باہرہ کہ کھگام  
ولادت چسپہ تھیں اور روضۃ الاحباب میں مرقوم ہی کہ مشہور اسطرح ہے  
کہ پشنین دونوں کی چسپہ تھیں ہر چند لوگوں نے سعی کی کہ افتراق اخوین حاصل  
ہووے میسر نہوا آخر الامر بجز یک نمشیرہ کیا و لیکن اوس وقت بعضے  
ارباب بصیرت فی بلاغۃ صورت تقریر سیف کہا کہ یہ اس امر کی علامت ہی



کہ اولاد ان دو نو بہا یوں کی اہل ہار مانی الضمیر ابنا آسین بنمیشد اور بہت  
 اپنی باہم حکومت بیخ با نقطہ عہد بنی چنانچہ انجام کار مقتضای العقل  
 بصفت النکاحات اسبطح ہورین آیا اور انکی نسل میں ہی اثر  
 اور سکا باقی رہا بمصد اق اس مقال کے وہ قضای بن کہ در میان حضرت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اہل بیتان اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور  
 سلطان شام معاویہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور زید علیہ السلام واقع  
 ہوئی کہ تفصیل انکی سے کتب سیر مستنون و مشحون ہیں اور قضی بمعنی بید  
 ہی نام انکا زید ہی اور لقب مجمع اور فضاعہ اور انکو قضی اور مجمع اس واسطے  
 کہتی ہیں کہ فریش بعد از برگذ کی سنی انکی سے جمع ہوئی اور صورت واقعہ  
 اسطرح برہی کہ ایک مرتبہ بنی خریفہ کو مکہ سے خارج اور قریش کو جمع کہ کر نازل  
 کو انبر قیمت کیا اور ایک جاعہ کو کہ بزیا دتی شرف اختصاص رکھتے تھے کہ بین  
 جگہ دی اور بعضونکو کہ انسے مرتبہ میں نازل تھے طہر کہ بین حای نقین کے  
 اور زمرہ اول قریش ابا طح اور فرقہ دوم کو طواہر اور وجہ توصیف آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ بطی اس جہت ہی ہے اور قضی انکی کسی سبب  
 کہتے ہیں کہ بعد از فوت پدر اور ملازمت مادر بعد و دشام میں چاند مدت  
 وہاں رحل قامت ڈالاجب انکو قضی یعنی بیابیت قبیلہ اور قوم سے  
 حاصل ہوئی یہ قضی لقب ہوئی بنظر اسکے کہ قضی بنی بعبید یعنی خوزدک اور  
 افتادہ ہی اور یہ دو چھڑی تھے اپنی قوم سے اور وہ مکان کہ قریش نے چکا  
 فیصل قضایائی کلکہ قرار دیا تھا انہوں نے اسکو بنا کیا دار الذوہ مجلس  
 قوم اور جای سخن انکی کو کہتی ہیں۔ ندوہ۔ سنت میں یعنی سخن گفتن اور  
 ندی۔ اور ندوہ بمعنی مجلس ہے لکھا ہی کہ قضی نے ایک دن ایام دیات میں اپنے  
 اہلیت کو جمع کیا اور یہ تقوی اور بربریز کا رمی وصیت کی اور غضب الہی سے  
 ڈرایا اور بعد از تمام بوضیعت اپنی ہر ایک فرزند کو ایک ہم پر نامزد کیا اور نقابت  
 و مالیت کو بعد مناف قرار دیا اور علم اور دریائی خانہ کعبہ بعد الدار اور فادہ کہ عجا  
 ضیافت حجاج ہی بعد القری تقویض فرمایا اور سقایت زرم اور حجامت

کعب اور قلم اختراعات انکی سے ہی اور کلاب کسکات یعنی پھکر کھنک  
 کرنا یا جمع کلب اور کلب یا بفتح یعنی سنگ اور مراد منی کثرت ہیں جسے کہ سباع  
 یا کسک جمع یعنی درندہ نام کرتے ہیں اور داب اعراب تھا کہ اپنی فرزند کی  
 اسطرح نام رکھتے ہیں ایک اعرابی سے پوچھا کہ تم اپنے فرزندوں کے نام کیا  
 بد مثل کلب اور دب کیوں رکھتی ہو اور اپنے غلاموں کو با سمبہای تنگ مانند  
 مرد و ق و راج کسواسطے موسوم کرتے ہو جو اید یا کہ نام کرتے ہیں ہم اپنے  
 فرزندوں کے بنا برتخیز دشمنوں کے اور غلاموں کے اپنی واسطے اور نام کلاب  
 حکیم ای اور بعض کہتی ہیں عروہ اور یہ سرد قدر لیش اور اشراف قبیلہ عدنان  
 تھے اور بعد ازاں کہ دیدہ کلاب بچال قصی روشن ہوئی کہا بشارت ہو جو امی  
 معشر قریش کہ میری فرزند کو شرف حاصل ہوگا بواسطہ صاحب ملت کے  
 کہ انیسے ظہورین آدیگا اور تمہاری اولاد ہی اوس شرف ہی محروم ہوگی جو کہ  
 اوسکی مکانات کہ بگا آثار عاجل و اجل سے سالم رہیگا اور دای اوس  
 شخص پر کہ بہ سبکہ ہی طحیان و عناد اور سرکشی کرے لیکن حقیقت اس کلام  
 کی تا ظہور اسلام مخفی اور پوشیدہ رہیگی اور بعد بروز گوارا کے ہرہ میں  
 آثار النبوت اور مدارج میں لکھای کہ یہ اول وہ شخص ہے کہ جمع کما و م عروہ کنی  
 اور عروہ بفتح عین پہلہ نام روز جمعہ ہی جمع کرتے تھے اس روز میں قریش کو  
 اور خطبہ پڑھتی تھے انرا اور نصیحت کرتے تھے انکو بہ بہت پیغمبر احر الزمان صلی  
 اللہ علیہ وسلم اور آگاہ کرتے تھے انکو کہ وہ اولاد میرے ہیں اور حکم کرتے تھے  
 انکو بمبايعت حضرت خاتم الانبیا اور ایمان لانا ساتھ انکے اور انشا  
 کرتے تھے اسباب میں ارشاد کہ اوینین سے ایک بیت میری لشکر  
 یا لیتنی شاہدا فحیای دعوتہ اذا فرشت تنفی الحق خذلانا  
 اور لکھای کہ قریش جمع امور میں برای دور میں انکی عمل کرت اور انکے فرماں  
 واجب الادغان سے سربازی نہ کرتے تھے اور یہ سراجام اسباب سعنت فقرا  
 و مساکین میں ہمیشہ آمادہ رہتی تھے کہ سبہای فخر بن الوان اطعمہ انکی خوان  
 صیافت پر ہیا رہتا تھا اور بوستہ اپنی اولاد کو انکی بایعالی خیر و احسان

اور طاعت خالق اور رعایت خلاق برتر غیب دینی انہوں نے قرب سفر آخرت  
 اپنی اہلیت کو جمع کیا اور کہا کہ میں نے اپنے ابا و اجداد سے اس طرح سنا ہی  
 کہ ایک پتھر عالی قدر ہماری نسل سے ظاہر ہو گا کہ عرب اطاعت اور سکی سادات  
 جانین کے اور مکر انبیاء اور کسے باندہین کے میری وصیت یہ ہے کہ لطفہ نبوت کو  
 ارحام طہارت میں کہ کفار اور سفہاء سے ہوں تفویض کر کرنا اور مکر معلوم  
 رہے کہ جبکی اصل کریم ہی اور سکا قلب رفیع ہی اور جو کہ کسی کار میں افراط کر گیا  
 و رط عنانین گر گیا اور ہر کہ عواقب امور سے اندیشہ ناک ہو گا مقام عزت  
 میں رہے گا اور کہا عمر بن یحییٰ نے کہ دین ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اجداد ہمارے  
 کو تغیر دیا اور اپنی اولاد کو گمراہ کیا مگر چاہیے کہ جلت خفنی تمسک بکرو کہ  
 میری بات ہے مجھ کو اس طرح وصیت کی تھی اور کہا ہی کہ انہوں نے کلام سے  
 اپنی آخر عمر میں کہا کہ جو منصب سیادت میری ساتھ تعلق رکھتا تھا تو مجھ کو رعایت  
 نہ ہو دستور نہیں طریقہ داینت بمقتضای وصیت اسلاف بہت ملحوظ تھا اور  
 سفہاء قبیلہ کو افعال شنیع سے مانع آتا اور مجالس قوم اجتماع علم سی مزین  
 رکھتا تھا اب میرا ہنگام رحلت نزدیک ہی اور قریب ہی کہ تیری نسل سے ایک شخص  
 ظاہر ہو کہ سروری شرق و غرب عرض بلکہ تمامی ملک و مملکت اور کے ساتھ تعلق  
 ہو گئے اور مجھ کو میری وصیت یہ ہے کہ تو اپنی فرزند کو وصیت کرے تا بفرزند  
 چند بطناً بعد بطن عہد و میثاق لیوے کہ مردان اعیان اور دختران عات کو کہ ہم  
 کفوین وصیت کریں کہ ہر امر میں عقل اور علم کو کار فرماوین کہ فلاح باتا و شخص  
 کہ بمقتضای عقل و علم عمل نہیں کرتا اور مخفی نہ رہی کہ سیر حوادث تیری واسطے  
 یہ ہیں صدق مستلزم غرور شرف اور قہم موجب مجہ و بزرگی اور جو دفرین فروری  
 اور حسن خلق مستوجب محبت خلق خدا غرا سمد ہی دوست وہ کوئی ہو کہ معرفت  
 ایمان رکھی اور دشمن وہ ہی کہ راغب لذات ہو و لا و والد بزرگوار انکے  
 کعب اشرف اور صنادید قریش میں سے تھے اور مرجع الیہ جمیع امور اور  
 والد بزرگوار انکے لوی مرجع اور ملجاء قریش اور حاکم اور مطاع اور مقبول  
 القول تھے اور والد بزرگوار انکے غالب بعضی شدت اور سختی عیش اشرف اور

صنادید قریش سے تھے اور قبائلی عرب مرجع الیہ جمیع امور میں انکو گردانتی تھی  
 اور والد بزرگوار پھر بنی اور اہل ابرج کی ایک جماعت دس ہزار سے  
 کہ انکا لقب قریش ہی اور جب قریش اپنی نسب کو ان سے نسبت کرتے ہیں اور جب کہ  
 فرزند پھر نہیں ہی اور سکو قریشی نہیں کہتی بلکہ کہنا نہ کہتی ہیں اور بعضوں کے نزدیک  
 قریش لقب نصر بن کنانہ ہی اور انکی اولاد کو قریشی کہتی ہیں اور قریش ہی  
 وجہ تسمیہ ان کے ہیں بہ قریش چند وجہ ذکر کرتے ہیں مشہور یہ ہے کہ قریش نام  
 ایک جانور بزرگ کا ہی کہ وہ چھلیاں کھاتا ہی اور اسکو کوئی جانور نہیں کھاتا  
 اور یہ غالب آنا ہی سب جانوروں پر اور غالب نہیں آنا اسبر کوئی جانور اور  
 صراحین بعضے شغرا متقدمین نے اکثر ایات شاہد اس معنی پر انشا کی ہیں۔  
 اور بعضے کہتی ہیں کہ یہ جمع ہوئے حرم میں بعد اسکے کہ متفرق ہوئے تھے  
 قریش بمعنی جمع ہونے اور فراہم گرد آئیے ہی اور بنا براسکے کہ یہ اہل  
 تجارت اور کسب کے تھے قریش بمعنی کسب کرنے اور جمع لانے ہی آیا ہی اور بعضے  
 کہتی ہیں جب خلق حج کے واسطے آئی اس قوم نے نفقش جمال فقر کی اور  
 انکو کچھ دیا کی تو قریش بمعنی نفقش کے ہی اور صراحین لکھا ہی کہ  
 قریش درغلانا اور اقراش سی کرنا بقصد ہی اور انکو ان کے والد نے مرض موت  
 میں وصیت کی کہ ایک صفات نفس رکھی ہے یہ ہی کہ قبل از وقوع مصائب  
 اور کسی پر ہیز کرے جب اختیار کوئی حادثہ لاحق ہو تو عودہ و ثقیل صبر و  
 تحمل کو بکڑے جو کہ میں ابترہ موتی میں ہوں و طیفیہ یہ کہ ہر گاہ خوف اشتغال  
 یا رے فساد اہل فساد کشوں ضمیر ہو جائی ہی کہ اطفال اسکا آبشہ کیسائی عمل میں  
 آوی اور بی صبری اور بیض فکی کیجاوی و لیکن یہ دولت اور سوقت حاصل ہو  
 کہ تعلق اور اطفالی بیات کو اطراف و جوابت بدنی بعید بخانی اور ہر ذیجات  
 کو اہل مات سے تصور کرے اور ہر کمال پر قائل ہو کہ وہ طایف شکر بجا لائے  
 کہ وہ قلیل نہ اوس شیر میں ہی ہے کہ قناعت سی مستطعم ہنود بجا بتخصیص کہ اور وں  
 کے پاس ہو اور والد بزرگوار ان کے مالک ہیں روضۃ الصفا میں لکھا  
 ہی کہ قریش عبارت انسی ہی اور اطلاق لفظ قریش کے بغیر ہر وجہ مناسب



مناسب لکھی ہیں کہ اسی مناسبت سے انکی اولاد کو بھی قریش کہتی ہیں **اول**  
 یہ کہ دریا میں ایک دایہ ہی کہ وہ اب بکری پرستولی ہی اور وہ بقریش  
 منسوب ہی جب نصر بن قریش نے استیلا تمام اکثر قوم عرب پر پایا اور کو قریش  
 کہتی گئے **دوسرے** یہ کہ قریش خود ہی بقریش سے اور بقریش بعضی  
 نصیبش ہی اور جو کہ یہ جو بایں حال مردم کجا بیغنی کرتے اور مر اس اسم رعایت  
 بخالاتے تو بقریش لقب ہوئی **سے** یہ کہ یہ مشتق ہی قریش سے معنی کتب  
 یعنی یہ جو اپنی متعلقوں کو اکثر بہ تجارت بھیجا کرتے تھے لوگ انکو قریش  
 کہتی گئے **چوتھی** یہ کہ وجہ مختار الیہ اور صحیح ہی کہ نزدیک بعضی از اپنی  
 لغت قریش یعنی فراہم کر کے ہی اور نصر نے بنا براسکے کہ اولاد اخصاد تھے  
 اپنی کو جمع کیا اس اسم کے ساتھ لقب ہوئے **اور** والدہ زکوار انکے  
 نصر بن کنیت انکی ابو نصر ہی **دوا** بت کرتے ہیں کہ نصر ایک شہابی  
 مجرمین سمٹتے تھے ایک آواز سنہی کیا ابو نصر یعنی جھکو خیر گردانا در میان ملک  
 ظاہری اور عزت الہی کے کہا کلا یارب، قل اختوت ما یبقی الایہ  
 یعنی ای رب میری تحقیق اختیار کی میں نے وہ چیز کہ باقی رہی دوام اور ہنگام  
 وفات اپنی اولاد کو جمع کیا اور صلاح و انصاف خلق ترغیب اور بخل  
 و حسد سے تریب کی اور سیادت عرب انکی تعلق نسبت را و یہہ مرخ  
 الیہ انکے تھے اور ایک روز انہوں نے قبل از رحلت ختم کو جمع کیا اور کہا  
 کہ تم فرزندوں ہا را ہم اور اسمعیل پیغمبر سے ہو کہ نجد و بزرگی آباد اجدادی تمکو  
 پہنچی پس راست اپنی ملحوظ رکھو اور شکر اسکے کہ سزوری عرب نے تمہارے  
 قرار پایا ہی احکام الہی کے تعظیم کرو اور خالصتہً باعمال صالحہ تقرب  
 ہوؤ ہو اور امور مستلزم دناکت بہت سی اعراض اپنی نفس پر واجب جاؤ  
 اور محو دایم اپنا و پردہ کرو اور جو کہ تم سے قطع کرنے اوکے ساتھ ہم پیوند ہو  
 اعدا کفای شایدہ اپنی سے بواسطہ قلت اموال اعراض نہ کرو کہ مال باطل اور بایل  
 ہی اور والدہ زکوار انکے کہنا تہ بن خرمیہ کیا اکثر صفات نیک قوم عرب میں مشہور  
 ہی اور بالخصوص صفت سخاوت اور وسعت اخلاق ایسی غالب انکی طبیعت



برہی کہ اوقات نگہ سستی میں ہی غفلت و اٹار میں بھر رہے تھے اور یہی حالت طیش و تعب میں کلمہ کر دہ پہنچ جاتی تھی اس کے انکی زبان پر نہ آتا تھا بالکل آخر ایام حیات میں انہوں نے یہی پر حسب عادت آبا کی کرام اپنے وصایا کی حیانت نور محمدی اپنی اکثر اولاد کو کی اور بروقت درود قابض ارواح نقد حیات تفویض اوس کے کیا اور والد اس کے مدد کہ ہیں کہ نام انکا عامر یا عمر ہی اور انکو مدد کہ ہو کہتی ہیں کہ جو عز و شرف انکے ابا و اجداد رکھتے تھے اوسکو انہوں نے دریافت کیا اور متصف اوس کے ہوئے اور بعض کہتی ہیں کہ یہ ایک نیک و خوش کے پیچھے دوڑے اور اوسکو پایا اس واسطے انکا تذکرہ خطاب ہوا اور اس لفظ نے شہرت پائی اور پھر تقدیر پائی ہوا اس کلمہ میں مبالغہ کے واسطے ہی اور یہہ معنی کلام عرب میں متعارف ہیں اور والد بزرگوار انکے الیاس ہیں رہا بیت کرتے ہیں کہ ہر گاہ دیدہ ابوین بعد از یاس بشاہدہ جمال فرخندہ اس کے روشنی پذیر ہوئے لاجرم بالیاس موسوم کسی گئے اور بعد از اکتساب فضایل اور عروج مدارج شرف انائی بنی اسرائیل کو کہ شریعت ابراہیم اور طریق مستقیم سے منحرف ہو گئی تھے اور سالک سالک وادی ضلال تھے باتبع ملت غلیل الرحمن دعوت کی جب وفور دانش اور کمال انکے عرب بر تائیت ہوئے آفاقی اور ادائی نے کرمائیت انکی باندھی اور یہہ مدوح آفاقی عصر ہوئے چنانچہ قصایہ شعرائی عرب انکی مدح میں بہت ہیں اور یہہ اول وہ شخص ہیں کہ بنابر ہدیہ خانہ کعبہ اپنی اونٹ بھیجی اور آخر زندگانی میں بیماری میں انکو عاید ہوئے انکی بی بی نے کہ خذق نام تھا نذر کی کہ عید از موت شو ہر کسی سقفت کے سایہ میں نہ ہی اور اپنی نفس کو کسی کے عقد میں نلاوے اور لباس سکف بھی نہ پہنے غرض کہ بعد از فوت شو ہر خذق نے اپنی وفائی نذر پر قیام کیا اور - رفیائی حیرت اور دادی سرگردانی میں پہرا کی نہ آئے کہ وہ بھی رحیل ملک بھا ہوئی اور انکے والد مصبر بہت تقویت ملت حقنی میں ساعی ہوئی اور شریعت ابراہیمی نے انسی رونق بہت پائی اور اول سب فدائی شتر چہ خانہ کعبہ انہوں نے کیا اور بعضی کہتے ہیں حدائی شتر ہی انکی مختراعت سی ہی اور والد انکی

مزار بن اور کینٹ انکی اور سید ہی اور ابو ابا دہی ہستی ہیں۔ لکھا ہی کہ نزار کا  
 اس واسطے نام رکھا کہ سنگام ولادت انکے والد کے سبکداری میں ہزار شتر قرار  
 کی خلیق نے بدسراف انکو منسوب کیا اور ان کے کہنا ایسی نعمت کے مقابل میں  
 کہ خدا تعالیٰ نے چھوڑا انکی فریاد ہی میں انکا اسکو اندک شمار کرتا ہوں اور  
 انکار الہوت میں لکھا ہی کہ نزار شتر ہی نزار سے کہ معنی اندک ہی مشہور ہی کہ  
 جب نزار پیدا ہوئی لکے باب انکی دو گواہوں میں نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کیا اور کمال سرور و ابھار انکو حاصل ہوا اس آئین اور فقرا کو طعام کھلایا اور  
 کہا یہ سب اس فرزند کی حق میں اندک ہی اسی رعایت ہی نزار انکا نام رکھا  
 کہتی ہیں کہ نزار مال بہت رکھتی تھے اور در حال نزع وصیت کی تھی کہ نقد مضر  
 کو دیون اور قبول رعبہ کو اور عبید آباد کو اور قاضی اموال اور فرزند و نکو اور  
 والد انکے محمد بن اور ماضی اسکے نقل اور ترازو کے ہیں چونکہ جب برتبہ کمال  
 ترازو رو قبی موسود اسلک کے ہوئے اور از سبکداری خندہ روی انکے جن اور  
 انس انگشت تعجب دانہ نہیں بگڑتے تھے کینٹ ابو قضاہ ہی اور انکی آہٹ  
 فرزند ہی از انجلہ مشہور بن قضاہ بن محمد اور ابا بن محمد اور نزار بن محمد  
 اور روایت کرتے ہیں کہ انبائی محمد بغایت شجاع اور دلیر تھی چنانچہ  
 صحاگ ابن محمد با چہل ہزار نفر ایک جماعت کثیر بنی اسرائیل پر کینٹ قلم تحریر  
 تھوڑا انکے سے عاجزی اور کینٹ انکی احاطہ حصار سے اخرون حجرہ گئی اور کینٹ  
 کشش و کشش مفتوح ہوئی اور اموال غنایم اور کھا غارت و تاراج کیا اور  
 بقیۃ السیف ہو کر اس پر وہ سب گریگے بنی اسرائیل نے استغاثہ انکی فریاد  
 کا اپنی پیغمبر وقت سے کیا تا بنی عدنان کے حق میں دعا کرے کہ بلا انہر نازل ہو  
 انکے پیغمبر نے رو بقبلہ ہو کر چاہا کہ بموجب درخواست انکے قیام کرے نا گاہ وحی  
 الہی نازل ہوئی کہ اس طلب سے دست بردار ہو کہ جو خاتم النبیین اور فاضل  
 ترین اولین و آخرین انبیا جملہ اولاد اور احفاد اسکے سے ہو گا دعائی بہ  
 انکے حق میں قبول نہو گی اور محمد بیٹی حدنان کے کہتی ہیں کہ ایک دن عدنان  
 ایک جاتی تنہا جاتے تھے یہودیون نے کہنے عدوت قلبی کہتی تھی انکے عقب

میں جا کر انکو دو پہاڑوں میں کہہ دیا کہ ان کے آسمان پر کیا کیا کچھ ہوگا اگر میرا  
 اور تو جو قلعہ کوہ ہنسی کے دشمنوں سے پہنچ کر انکو ایسا ستایا اور تنگ کیا کہ یہ اور تو  
 ہر گاہ حافظ حقیقی ملتی ہوئے اور مجھ درجی بجناب الہی ایک ہاتھ غیب سے  
 پیدا ہوا اور انکو اوٹھا کر قلعہ کوہ پر لگیا اور ایک آواز ہولناک بکوشش آئی  
 پہنچی کہ سب اس کے خوف سے ہلاک ہو گئی اچھا صل یہ بھی ایک منجہ تہا معجزات  
 بالقدم حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعد ان سے نبی شریف بالار  
 نبین بیان کیا جاتا بروایت صحیحہ کوسا سٹے کہ اہل علم ناسک اوہین اختلاف ہی  
 جیسا کہ حدیث نبوی سے واضح ہے اور ظاہر ابواسط کسی مصلحت کے حکمت الہی  
 ہی اس امر میں مقتضی نزول وحی نبوی اور آنحضرت نے ہی نہیں اس سلسلہ  
 انساب اجداد کا متصل تا بابو البشر تھا ابواسط قلم مشکین رقم نے ہی  
 اس مقام میں سرمہ خاموشی بہ گلو کہنی و لیکن کیت خوشخام قلم مید ان بیان  
 روای صا دقہ اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ میں کہ قبل از ولادت با شہ  
 حضرت خاتم الرسالت مجرود با جود آنحضرت دیکھی تھی شہید بر تعبیر  
 عبر امین جولان پاتا ہی پوشیدہ تر ہی کہ ایک خواب مرثد ابن عبد کلاب  
 ہی افواہ رجال سے مشہور ہے کہ مرثد موصوف کہ مملکت عرب میں ایک  
 بادشاہ دبشان و شوکت تھا ایک رات اسی ایسا خواب ہل دیکھا کہ اسکی  
 ہابت سے مثل میدان سے لڑا اگر بعد از بیداری حقیق خیال کو حالات مفصلہ تمام  
 معرایا بغیر ازین کہ خوف عظیم اسکے خاطر مرستولی تھا لہذا اسنے اپنی ان سے  
 کہ علم کہانت سے کچھ بانصیب شہد اپنی پریشانی سے بیان کیا اور تعبیر کا طالب  
 ہوا اسکی بواسطہ بیان خواب جواب سے عاجز ہو کر تمامی کا ہنار ملا و  
 کو بلایا اور ماجرای گذشتہ انسی بیان کیا سب نے متفق اللفظ ہو کر کہا اگر صورت  
 واقعہ سے ہمو آگاہ کرتے البتہ اسکی تعبیر میں ہم ذہن لگاتے جو کہ خواب  
 بالکل خاموش ہو ای تہاری طرح ہم ہی اس باب میں کچھ کہہ نہیں سکتی پس  
 جو انکشاف اس مطلب کا ضمیر مرثد میں راسخ رہا یہہ ایک روز نگدل ہو کر رسم نگار  
 شہر سے باہر آیا اور صحرا و بیابان میں طواف کرتا تھا کہ ناگاہ نظر اسکی ایک

آہو بڑی آسنی بارادہ شکار او سکے بھی کپور آدالا اور ناو او سکے تعاقب میں  
 ہنگامیا جناح اہل لشکر بہت پیچھے رہ گئی اور بہت کثرت حرکت اور شدت حرارت  
 آفتاب سے بیاب ہو کر مثلانی سایہ ہوا نادرہ وہاں استراحت کر ہی اس آٹنا  
 میں بدامن کوہ اسکا گڑ ہوا اور دو تین گہر کہ وہاں آباد تھے دکھائے دے  
 بہہ اوسط طرف متوجہ ہو کر ایک دروازہ پر اون گہروں کے سوار کھڑا رہا کہ تھا  
 اس حال کے ایک عجزہ ایک گہر میں سے نکلی اور اوسنی عرض کیا طبیعت  
 رواقی منظر چشم من شہیاد قست بہ کرم ناؤ فرود آ کر خانہ خانہ قست بہ مرشد  
 بن کلاب بوجہ کہنی اوس عورت کے وہاں اوترا اور اندرون خانہ جا کر پیش  
 با استراحت تمام آرام لیا اور گرمی شکار گاہ سے آسودہ ہو کر کچھ دیر سو رہا  
 جب بیدار ہوا اور آنکھ کھولی اپنے سرانے ایک دختر پیش دیکھی کہ طراوت  
 رخسار او سکے پشت برین بر طعنہ زن تھے اور نسیم زلف بھینچیں اوسکی ہنسی  
 اری بہت سی حکایت کرتی تھی اوسنی مرشد سے کہا کہ اے شہیار واجد  
 العظیم امید کہ اسباب تفرقہ سی محروس و مصنون رہی اور کچھ آرزوی طعام  
 ہو تو ارشاد ہو کہ مرشد اس سخن سے کہ مسلم اوسکی معرفت کا تھا متہم  
 ہوا کہ مبادا کوئی دشمن چھپر ستولی ہو جاوے اور امج سلطنت سے جھینٹ نہ لے  
 گرا دی لاہوم جو اس کے توافل کر کے بجانب دیگر ملتفت ہوا دختر نے کہا اے بادشاہ  
 ہم کو خاطر اثرت نہیں راہ ندینی بنایا ہی اور طریق اندیشہ مسدود کرو کر تیر  
 بخت بلند تیرا مرتفع ہی رجائی والو ہم عطا یایا ارجمند تیرے محفوظ و متفق  
 ہووین اور بعد اس مقال کے الوان اطعمہ حاضر کیے جب بادشاہ تناول طعام  
 سی فایز ہوا دختر نے ایک قہج شیر خالص کے پینے کے واسطے دیا مرشد  
 کو لطف تقریر اور حسن دلپذیر دختر بہت پسند آیا حتی کہ تمنا ی سناکت اوسکی  
 نے اس کے ضمیر میں رسوخ پایا پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی جو ابد یا کہ غیرا مرشد فی کہا وہ  
 شخص کہ توجہ کو ملک روی زمین خطاب کرتی ہی جانتی ہے کہ کون ہی دختر  
 نے کہا بادشاہ با استقلال نے کہ جمیع کاہنان اور معبران عرب کو بنا پر  
 انکشاف عقدہ ضمیر اپنی کہ جمیع فرمایا تھا اور اوس مشکل کا حل اونسی ہوا

وہ آب ہی تو ہیں۔ مرشد نے کہا اس لقب بہم سے تجھ پر کچھ مشکف ہوا ہی عسیر  
 نے کہا ان خواب میں کہ دیکھا تھا ہول فراوان وجود شہر یار پر تھا اگر حکم ہو  
 توشہ اوہین سے کہوں مرشد استماع اس حدیث سے مسرور و مسنیج ہوا  
 اور اوس کے بیان کا مبالغہ کیا اسنے کہا ای بادشاہ تو نے خواب میں دیکھا  
 ہی کہ بگولے پیدا ہوئے اور باہر گر متعاقب بجانب آسمان منوجہ ہو کر قریب  
 افاق پہنچے اور اوہین سے آگ چلتی تھی اور دہوان اوہین سے نکلتا تھا اور  
 بعد ازیں ایک جوئی آب روان صاف تھی مشاندہ کی اور متعارف اس  
 حال کے ایک آواز سنی کہ خلائق کو اوس پانی پیئے پردعوت کرتی اور کہتی  
 تھی کہ جو کوئی اس پانی میں سے بندریج نجرع کوئے یعنی بیدل ہوئے سیراب  
 ہوئے اور جو کہ بظلم مرتکب شرب ہوئے اور حرص کو اپنا شعار کرے انجام  
 میں خسران و ضلالی اوس کو نصیب ہوگا۔ مرشد نے کہا صورت واقعہ  
 یہی جو تونی بیان کی اب تفسیر خواب صادق کو یہ تعبیر موافق مقصد ہے کہ تعبیر  
 کہنا۔ یاد کی بگولا عبارت بادشاہوں سے ہی اور آتش فشاں مخالفت اور خواہش  
 اکی اور جوئی آب عبارت ہی منہل شربست بیضاسی اور وہ کہ خلق کو پانے  
 پیئے پردعوت کرتا تھا ایک پیغمبر شیع مبعوث ہوئے کہ مردم کو بائعہ شربست  
 دعوت فرمادی جو کہ صاحب اعتدال و انصاف ہو متابعیت اوس کی کرے  
 اور تشنگی بادیہ بچو اس سے خلاصی پاوئے اور جو کہ مرتکب افراط ہو اوس کے  
 ساتھ مخالفت کرے اور غرق جہالت ہوئے مرشد نے سوال کیا کہ یہ پیغمبر صلہ  
 مبعوث ہوگا یا بحرب غفرانے جو اب دیا کہ بغزت فرازندہ آسمان کسم خوریزی  
 کہ خلاف حکم الہی ہو برطرف کرے اور دختران ملک کو مانند کنیزان لیجا کر  
 بردہ بناوے کہ جو کوئی اوس کی مخالفت کرے بدلت و خواری گرفتار ہو  
 پیر مرشد نے کہا خلق کو کس چیز پردعوت فرماو بگا کہا ترخیب بصوم و صلوة  
 و صلہ ارحام و کسر اصنام اور رجوع مخصوص بطرف حضرت ملک العلام  
 دیگا اور احکام اجتناب اور ارتکاب عبادت اوثان اور فرمان دوری  
 ملا ہی و مناہی کر لگا اسنے کہا کوئی فیصلہ من ہوگا جو اب دیا کہ اولاد نصرت



نزار سے اور وہ اپنی قوم سے محاربات کر گیا تا انکہ محکوم حکم قصداً شہم ہو کر  
 ہونے پر پہنچا کہ جب وہ مصروف تادیب قوم اپنی ہو گا نصرت و معاونت  
 اوسکی کون فرما دے گا کہ وہ اشرف کہ دیدہ بصیرت اوسکا بیٹا معرفت روشنی  
 پیر ہو گا القصہ جب جواب و سوال جا نہیں تمام ہوئی مرثداً لبتہ میں گیا کہ  
 خیرا کو کس طرح سے خطبہ فرماوی اور اوسنی یہ امر بفرماست دریافت کیا  
 کہا ای بادشاہ خواہندہ میرا ایک غبور بیباک ہی تم اوسکے ہم بلہ نہو سکو گے  
 بید بات سنکر اسنے سودائی خام دامادی کا چھوڑا اور بسبیل تعجیل سوار ہو کر  
 اپنی سپاہ سے ملحق ہوا اور سوشتیر تختی برسم بدیع خیرا کے پاس پہنچے  
 اور یہ حکایت اوس شاہ عالیجاہ سے برصفحات روزگار یادگار رہی اور  
**ایک خواب** بیحد بن نصری افواہا رجال بے مسموع اور متون کتب میں مکتوب  
 ہی کہ یہ ایک حکام دیار عرب سے میں کا تھا ایک مرتبہ اسی ہی خواب ہوتا کہ  
 دیکھا اور جب اتفاق بروقت بیداری اوسکو فراموش ہوا اسطرح رفع تردد  
 کے اسنے معبران و لاپت اپنی کو جمع کیا اور بے ایک صورت واقعہ اسنے کہے  
 تبخیر خواب سی استعلام جا یا انہوں نے کہا کہ خواب نامعلوم کی کیا تعبیر کریں  
 نے غضبناک ہو کر کہا عرض تربیت تمہاری سے اسوقت تک ہی تھی کہ جو کوئی  
 مشکل و پریش آوی تو اوسکے حل میں اقدام کرو اگر یہ واقعہ ہم رہے گا تو تمکو  
 سیاست کرو گا ایک نے او نہیں سے اوسکو بہ سبطیح اور و شوق نشان دیکر  
 کہا کہ یہ دو شخص دانا ترین روزگار ہیں عجب نہیں ہی کہ حل اس عقدہ بالانحل  
 کا انکے ناخن تدبیر سے ظہور میں آوے بنا بران رجبہ نے اول سطح کا ہن کو  
 طلب کیا اور باقی الضمیر اپنی سے استعلام کیا سطح نے جواب دیا کہ تو فی اسطرحی  
 خواب دیکھا کہ آتش باریک آئی رنگا و سکا مایل لبواد اور تمام خلق میں کو جلا دیا  
 اور بعضی کہتے ہیں سطح نے کہا ای بادشاہ تو نے مشاہدہ کیا ہی کہ ایک چیز  
 سوختہ مانند خاکستر تاریکی سے باہر آئی اور مجموع اہل دیار تیری نے اوسمیں  
 سی کہا یا اور رنجی کہتی ہیں سطح نے کہا کہ اخگر سیاہ تاریکی سے نکلی اور آسما  
 سی زمین تہا معنی میں کو آگ لگی اور تمام صاحبان آسما کی کا سہ سر کو جلا دیا

## باب بیسواں محصل ہے

بالکل جب سطح نے اسکی خواب کو کہہ سطح دیکھا تھا تقریر کیا ربیعہ نے کہا تو نے سچ  
 کہا اب تعبیر اوسکی کیا ہی اسنے قسم کہا کہ کہا کہ حبشہ سے ایک لشکر آئے اور  
 تیری مملکت پر مالک ہووے بادشاہ استماع اس سخن سے پریشان خاطر ہوا  
 اور پوچھا کہ یہ حادثہ میرے زمانہ میں ظہور پاویگا یا بعد میرے اوسنے کہا کہ بہت  
 برس بعد تیرے زمانہ کے سیف ذوزن مین پر مسلط ہوگا پھر ربیعہ نے کہا  
 بادشاہ زندگیا رکے پاس ملک حبشہ پائدار دوام رہیگا یا نہیں جواب دیا بعد  
 ہفتاد و چند سال کے سیف ذی یزن جانب عدن سے آویگا اور مملکت حبشہ  
 پر مسلط ہوگا ربیعہ نے پھر پوچھا کہ حکومت خاندان سیف ذوزن مین دایم  
 رہیگی یا مدت قلیل مین زوال پذیر ہوگی جواب دیا کہ بعد از حکومت سیف  
 ذی یزن باندک فرصت ملک مین ایک پیغمبر عالی قدر پر منتقل ہوگا۔ ربیعہ نے سوال  
 کیا کہ وہ غالباً کونسی قوم مین ہوگا کہا اولاد غالب مین فہر سے اور مملکت اوسپر  
 براستی قرار پکڑگی تا روز قیامت۔ ربیعہ جو کہ ملت حنفیہ سے یکسانہ تھا اور  
 بقیامت ایمان نہ کہتا تھا اسر کلام سے تعجب کیا کہ قیامت ہی کچھ شئی ہے کہ  
 ہوگی سطح نے کہا قیامت ایک دن ہوگا طولانے کہ خالق کائنات سب مخلوق الین  
 و آخرین کو اوس روز جمع فرما کر حساب افعال و اعمال انکا کرے گا نیکو کار پادشاہ  
 کردار نیک جنات عدن مین جاوین گے اور بدکردار بھڑائی بد بھاد رکات جہنم  
 مین گرفتار ہون گے۔ بادشاہ کو تعجب زیادہ ہوا۔ سطح نے کہا سو گند کہا تاہون  
 مین بسرخی آخر روز اور سیاہی اول شب کہ بہشت اور دوزخ حق اور جو کچھ  
 کہا صدق ہی جب سطح جواب و سوال بادشاہ سے فارغ ہوا و شوق کو طلب کیا  
 اور اوسنے ہی خواب بادشاہ کو اس سطح تعبیر کیا کہ باقوال سطح موافق تھا  
 اوس شہہ ہول روز رسماً نیز ہی بیان کیا بادشاہ کو جو ان مواعظ حقہ سے  
 انتباہ کامل حاصل ہوا تو بہت نارویا اور یہ نبوت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ  
 اور سائر حالات اور جزائر ایمان لایا اور اندیشہ ناک ہو کر اپنی اولاد کو بجانب  
 و بادعظم بھیج کر ایک سی اولاد سائن مین سے کہ اوس زمانہ مین بادشاہ تھا  
 سفارش کی شہزاد عجم نے رعایت سفارش اوس جماعت کو کنافرات پر

ایک مقام دلکش میں اونٹن مارا۔ کہتی ہیں نعمان بن منذر فرزند ان ربیعہ میں سے ہی  
 اور صاحب روضۃ الاحباب نے اس خواب کو بہ نظر بن ربیعہ منسوب کیا ہی اور  
 اور جو کہ سطح عجیب الخلقیت اور بغایت جہارت عظیم کہانت میں نہ کہتا تھا چنتا چہ  
 کمال اور اسکا اس خبر بای غیب مذکورہ سے ظاہر ہی اور آئندہ ہی مقام لایق میں  
 مذکور ہوں گے لاجرم تفصیل احوال خاص اس کے کی نظر بصیرت میں مناسب منظور  
 ہوئے جانا چاہیئے کہ اگر باب اخبار نقل کرتے ہیں کہ ولادت سطح کا ہن  
 ایام سبیل عرم میں ہوئی اور اس نے نازمان طلوع کو کعب درخشان حضرت  
 مقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام زندگانی پائی اور عمر اس کی چھ سو برس  
 تک پہنچی۔ بعضی کہتے ہیں عرم نام ایک بند کا ہی کہ طبعیت نے دیار سبا میں بنا  
 کیا تھا اور یہ خبر یہ یقین مقرون ہوئے کہ جتنہ وہ بی منت نے اہل سبا کو منظور  
 نظر غایت فرما کر ماکنین مقبول اور سبائین مرغوب اور اشجار پر انمار اور فوار کہ  
 بی شمار از ان کی تھے اور اپنی رسول مقبول کو اس جماعت پر ارسال کیا لیکن  
 کم قسمتون نہ قدر نسبت آہی بخاک لضاچ نبوی سے اعراض کیا تھا بنا بر این دریا  
 قبر اکی متلاطم ہوا اور سبیل عرم نے پہنچ کر منازل اور موطن اس قوم نامت  
 اندیش کے خواب کیے اور جو کہ عذاب استیلائی آب سے بچی منجلاؤں کے سطح ہی  
 ہی کہ اس دیار سے ہمراہ جماعت مفور کے شہر شام میں متوطن ہو مقبول  
 ہی کہ اسکے اعضا میں کہیں استخوان نہ تھے الا کانہ سر اور ہاتھ اور انگلیاں  
 اور بعضے کہتے ہیں کہ مہنہ او سکا سیتہ میں تھا اور قدرت قیام و قعود پر مطلق  
 نہ کہتا تھا مگر تب کہ یہ اسمین ہونک مارنے تو متحرک ہوتا تھا۔ لکھا ہی ہر گاہ  
 چاہتا کہ کہانت کرے اور امور مخفیہ پر خبر دیوے اسکو مانند مشک پر آب جنبش  
 دیتی اور بان جامہ پیچیدہ مجالس میں لیجاتے اور یہ وہ فرد ہی کہ کہتا تھا  
 ایک نے جنون میں سے کہ زمان مکالمہ حضرت عالم الغیب باموسی علیہ السلام  
 کوہ طور پر استراق سمع کر کر مضیات پر واقع ہوا تھا وہ محکو قضا یا ہی ہنانی  
 سے خبر دیتا ہی اور میں آدمیوں سے کہتا ہوں اور بعضی کہتے ہیں مرقوم  
 ہی کہ جب سطح نے وفات پائی علم کہانت بالکل جاتا رہا لیکن یہ قول مخالف

## باب بیسٹون فصل پہلے

جمہور مورخین ہی اصح اسطرح پر ہی کہ زمان بعثت حضرت خواجہ کائنات سب  
 کا ہن اخبار امور مخفیہ سے ممنوع ہوئی چنانچہ موبد اس مقال کا ذکر ابو عامر نے سب  
 ہی کہ جنوں سے اخبار غیر کاذب اور سکو ہی پہنچتی تھے چنانچہ تفصیل اس محل کی  
 روضۃ الصفا میں لکھا ہی کہ حذیمہ بن ثابت سی منقول ہی کہ ابو عامر راہب نے  
 پیش از ولادت با سعادت حضرت خاتم الرسالت ترک و بت پرستی سے دست  
 بردار ہو کر ملت حضرت ابراہیم علیہ السلام رجوع کی اور بلا سس ہن کر برط  
 پرتا تھا اور اخبار یہود اور عجمی نصاریٰ کے خصوصیات شریعت حضرت عیسیٰ  
 الرحمن پوچھتا تھا تا آنکہ اسکو بعثت نبی آخر الزمان اور احیائی دین ابراہیم  
 خبر دی ابو عامر بعد استماع اس خبر کے پوسکتہ مراح بہتر و بہتر دودمان عبد مناف  
 کیا کرتا تھا۔ اتفاقاً ایک دن محفل سران روس اور خرزج میں بجم اخضر صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم مشغول تھا۔ ابو الہاشم خزانے کے یہاں ہی موجود ہن کے  
 ہتا کہا ای عامر اگر تو اس پیغمبر کو دیکھی گا تو تعریف اور توصیف اوسکی میں خیر  
 مبالغہ کریگا ابو عامر نے کہا میں نے اوسکے اتنی وصف آدمی ہن اور بیرون سے  
 سنے ہن کہ گویا میں اوسکے دیدار فیض آثار سے برای العین مشرف ہوا  
 ہوں اور ہر لمحہ اور ہر لحظہ با سئلہ از شریف طاہری و باطنی محظوظ و مستلذ  
 رہتا ہوں ابو الہاشم نے متعجب ہو کر کہا یہ تو ہو سکتا ہی کہ علمائے اوسکے  
 وصف کتب سماوی سے معلوم کیئے ہوں لیکن استماع اوصاف اوسکے  
 بیرون سے خالی استعجاب و خرابیت سی نہیں ہی خلاصہ مطلب یہ کہ چٹ  
 جنان تو بیان کر۔ ابو عامر نے کہا میں نے ایک مرتبہ سنا کہ ولایت یمن میں  
 ایک شخص شیوہ کہانت میں بی نظیر پیدا ہوا ہی آذروی ملاقات اوسکی  
 در منگیر ضمیر ہوئی شہر حرام یعنی ماہ رجب میں کہ عرب نے شمشیرائی آباد ار  
 نیام میں کی تھیں متوجہ میں ہوا اور چاند فی رات میں اونٹ ڈور اتا ہوا اجلا  
 جاتا تھا کہ خواب نے مجھ پر غلبہ کیا۔ جب بیدار ہوا آپکو بیابان منکر میں دیکھا  
 باطراف نظر کی چند جا دور سے آگ بجو نظر آئی کہ ہر ایک اوغین مثل ستارہ  
 درخشان تھی اون آتش کی طرف روانہ ہوا جب نزدیک پہنچا اوسکے گرد

ایک جماعت مینی دیکھی باصورت ہائی تھیں کہ باسٹھ انسان فی تفاوت کلی رکھتی تھیں  
 اس جہت سی ہر اس عظیم نے میری خاطر پرستیلا پایا اور ایک خوف قوی میرے  
 اونٹ پر غالب آیا تا انکہ شدت دہشت سی وہ بیٹھ گیا اور لرزہ اندام رکب  
 و مرکوب پر طاری ہوا اس حال میں مینے آپکو اونٹ پر سے گرا دیا بعضے اونہیں  
 سے میری طرف دوڑی اور مینے فریاد و غوغا کیا چند کس اور اونہیں سے واسطے  
 ہٹانے اونکے میری طرف آئی اور حمایت میں مصروف ہوئے چار نفر اونہیں  
 سی تخت کھک میری پاس بیٹھ گئے اور ایک نے اون چار میں سے مجھے کہا تو کس  
 قوم میں سے ہی مینے کہا قبیلہ غسان سے کہا کون سے بطن سے مینی کہا بطن  
 قبلہ سے اور قبلہ نام اوس عورت کا ہی کہ روس اور خر ج فرزند اوسکے ہن  
 پوچھنے والے نے کہا نوکیا دیکھتا ہی اوٹھون اور تھکو قتل کروں مینے کہا ہنہن آخر  
 مینے تمہاری ساتھ بناہ اختیار کی ہی جب یہہ کلام مینے کیا مقصود میری سے  
 استفسار کرنے لگے مینے صورت حال ظاہر کی اور کہا ہم اخبار مغیبات میں  
 قول کا ہون پر اعتماد رکھتی ہن کہ وہ تم سے سنتے ہن اور تمہی کہتے ہن اب سولہ  
 تمہاری بعض قصا یا ہی آیتہ بیواسطہ سے پوچھا جاہتا ہون تین شخصوں نے  
 اونہیں سے جو تہی کی طرف اشارہ کیا کہ دانا ترین ہم میں وہ ہی اوس سے سوال  
 کر مینے اپنا مطلب اوس سے پوچھا اوسنے کہا ای ابو عامر ہر آئینہ شتاب  
 کہ آوین شتران باریک میان کہ آدمیوں کو خشک برتھریص کر نیکو جاویں اور  
 الہ فرود آوی ایک شخص پر کہ یعنی ہمار ہر بڑھو کی داغ میں کرے اور خاموش کرے  
 تا مشغون کو برستیکہ ظاہر ہووے وہ شخص کہ شکستہ گردن کشان روم وفارس  
 ہو — ابو عامر کہتا ہی مینے پوچھا کہ یہ شخص بادشاہ ہوگا کہا ہنہن پیغمبر ہوگا  
 بنی ہاشم سی با شرف اور وقار بہر مینے استفسار کیا کہ صفات اوسکی کیا  
 سیاموگی — کہا ورنشان رو ہوگا اور سیاہ قد جنب دیکھی آرام دیکھے اور کہی ہو  
 کہ سبک دیکھی اگر کسی سے آزدہ ہو صبر کرے اور مقام انتقام میں تعجیل روا  
 نہ کرے اور اوسکی چشمان نازنین میں کحل مطبوع ہووے اور ہر نبوت در میان  
 وہ وقت اوسکے مغموم اور ناخواندہ و انور سیندہ ہو ایک دین سخن لاوے



سبکدوش وہ ہوئے کہ پیروی اوسکی کرے اور یہ سبکدوش راست مینی خوشن  
 سے سننے ہیں کہ نویسنده گان اعمال عباد ہیں — ابو عامر کہتا ہی کہ جب یہاں  
 پر پہنچا وہ پیر و شہنشاہ و پٹا اور اون تینوں نفر کے ساتھ روان ہوا اور  
 میرے رو برو سے سب غایب ہو گئے اور میں نے بقیہ شب وہاں بسر کی اور  
 علی الصبح بجانب وطن مراجعت کی اور آخر اس حکایت کو بعضے ارباب  
 سیرت نے یوں لکھا ہی کہ اسنے یا نکہ ایسا ماجرا ٹی گفنت دکھا اور سنا و لیکن  
 سعادت متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی بسبب ثقافت ازلی محروم ہا  
 اور غلبہ حسد سی ایمان نہ لایا بلکہ کفار کو حضرت کے محاربہ پر تھریں کیا گیا تا آنکہ  
 ابو عامر فاسق اشتہار پایا چنانچہ مفصل عنقریب مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ  
 اور ایک طرفہ عجائبات سی یہہ ہی کہ ہشام بن ابی عاص کہتا ہے کہ  
 حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ کو مع ایک قریش کے ہرقل کے پاس سعادت  
 بھیجا تا اوسکو باسلام دعوت کروں جب میں خطہ دمشق میں پایہ سیر حیلہ بن  
 ابہم غسانی کے آخر ملک شام اور باج گذار قیصر تھا پہنچا مثل بادشاہان رفیع مقدر  
 جالس بر سر سلطنت پایا اور اوسنے بعد دریافت خبر و رود ایک مقرب بادشاہی  
 ہمارے پاس بھیجا تا حقیقت حال اور کیفیت رسالت ہماری سے آگہی پاوے  
 ہمنے سو گند کہا ہی کہ ہم کلام نکرین گے مگر شاہ حیلہ سے اور اگر یہ امر میر نہودی گا  
 تو ناکام ہر جاوین گے حیلہ نے ہکو بلا یا اور ہمارے ساتھ کلام کیا اور ہمنے کو  
 باسلام دعوت کی اوسنے قبول کیا اور ہمنے جو دیکھا کہ تمام لباس اوسکیا  
 ہی سبب سیاد پوشی دریافت کیا اوسنے جواب دیا تمہیں کیا نہیں دکھائے  
 دینا کہ میں کیا پہنے ہوئی ہوں میںنے قسم کہا ہی کہ اس لباس کو اپنی جسم  
 پر سے نہ اتاروں گا جب تک کہ ملوحد و دشنام سے جلا وطن نہ کرونگا ہمنے کہا  
 تو نے عجب خیال باطل کیا ہی اگر خدا چاہی تو ہم اس مملکت کو تجھے چین لیتی ہیں  
 بلکہ تیرا ملک ہی اپنے تصرف میں آئے ہیں کیونکہ ہمارے پیغمبر نے اسباب میں  
 بشارت دی ہی حیلہ نے کہا تم نہ وہ لوگ ہو کہ اس ملک کے مالک ہو گے کسوئے خطہ کہ  
 وہ جماعت موعودین کو روزہ رکھیں کے اور رات کو افطار کریں گے ہننے کہا ہمارا

روزہ کی سی طرح پہلی جب یہ سنئے کہ گاہا اسکا موندہ زرد ہو گیا کہا اوٹھو اور اپنا مطلب حاصل کرو اور ایک شخص کو حکم دیا کہ ہیکو ہر قتل کے پاس لیجاو جب قریب دار الملک قیصر پہنچے رفیق شامی نے کہا لایق ادب شناسی نہیں کہ شتر سوار تہہ زمین جاؤ چاہئے کہ بیاہ ہو کہ صورت حال معروض ہنگامہ قیصر کر دینے کہا فرستادگان عرب تغیر مراکب نہیں کرتے بالکل ہم اوٹھوں بر سوار شمشیرین حمایل کئی ہوئے شہر میں آئے جب در قیصر پہنچے اوٹھوں کو بٹھایا اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر زبان پر جاری کیا بخود اسکے غرہ کو شک اور ایک ادب سے مجموع قیصر ماند نخل تر کہ بادند سے حرکت میں آتا ہی لرزے لگا اوس حال میں کہ قیصر اوس دریا میں سے متوجہ رہ گذر تھا یہہہ واقعہ چشم خود اوس نے دیکھا اور ایک شخص کو ہمارے پاس بھیجا کہ اپنی ملت اور جو مدعا کر رہتے ہو عرض کرو ہم نے جواب دیا کہ ہیکو از طرف صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجازت نہیں ہے کہ بخیر قیصر اور سے ادای پیغام کریں۔ قیصر نے یہہہ کلام سنکر رخصت ملاقات دی جب اوسکی مجلس میں آئے ہم نے دیکھا وہ ایک شاہی برٹھا پر اور ایک جماعت قوی ہیکل درپائے تخت استادہ ہی اور بادشاہ معہ مجموع ارکان دولت لباس سخن نہیں ہوئے ہی ہر گاہ چشم قیصر ہم پر ٹری تہقہہ مارا اور ترجمان سے کہا پوچھو ان سے کہ تم نے محبت عادت اپنی ہیکو سلام کیوں کیا ہے کہا جاتا ہے خجیت نہ بر حلال نہیں ہے چنانچہ تمہاری ہم پر قیصر نے کہا خجیت تمہاری نسبت بہ بادشاہ کی طرح ہوتی ہے ہم نے کہا السلام علیک کہا ہر وہ کس طرح جواب دیوے کہا انہیں الفاظ سے ہر پوچھا بزرگترین تمہارا کیا ہی ہم نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر جب یہہہ کلام ہم نے کہا غرہ کو شک دوبارہ حرکت میں آیا ہر قتل نے کہا ہر گاہ تم اپنے گہر میں یہہہ کلمہ کہتے ہو وہاں ہی یہہہ صورت مشاہدہ ہوتی ہی ہم نے کہا وہاں ہر گز یہہہ حالت نہیں دیکھتے کہا کاش ہنگام کہنے اس کلمہ کے گہر تمہارے سر پر گر پڑتے اور ادب ملک میرا رایل ہو جاتا ہے کہا کیوں جواب دیا کہ فوت نیمہ ملک مجھے آسان تر ہی آگیا ہوں نہ فوت مجھ اور دین اوسکے سے۔ شام کہتا ہی ہر قتل نے

## باب بیسواں فصل پہلے

بعد ان حکایات کے پوچھا کہ نماز اور روزہ تمہارا کیونکر رہی ہمنے جسطرح سے کہ واقعہ میں ہی بیان کیا اور سوقت ہلکوا ایک منزل و لکشی میں اتر دیا اور عارات شایستہ عمل میں لایا اور تین دن کے بعد ہلکوا اپنی پاپس بلایا اور چند حکایتیں پوچھیں جب سب کا جواب با صواب پایا تو اسنے ایک صندوق جو بطلکار خانہ دار منگوا یا اور اس کے ہر خانہ میں سے ایک پارہ حریر سیاہ نکالا اور اسکو پھیلایا اس حریر پر ایک مرد کی تصویر سرخ چہرہ فراخ چشم بلند گردن بی محاسن دو گیسوی نافہ رخسار پر پڑی ہوئے کو نہایت اونگے بشرہ سی پیدا ہتی کہا جانتے ہو یہ کی صورت ہی ہمنے کہا نہیں کہا یہ صورت ابو البشر آدم علیہ السلام کی ہی پھر اس طرح ایک اور پارہ سیاہ نکالا کہ اس پر شبیہ ایک مرد سفید باموی مجعد اور چشم سرخ اور سر بزرگ اور بھانے نیکو کشیدہ تھی کہا یہ تصویر نوح نبی کی ہے اسی وضع سے بہت تصویریں دکھائیں اور نام اونکے لئے تاکہ صورت ایک مرد کی نکالی بنایت سفید خوب چشم کشادہ ابرو فراخ پشانی بلند بینی تازہ رو کہا یہ صورت ابراہیم خلیل ہی پھر ایک پارہ حریر پاکیزہ نکالا کہ اس پر صورت بابرکت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بکمال عظمت و جلال مصور تھی کہا جانتے ہو یہ کون ہی ہمنے کہا یہی ہی صورت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اسوقت ہلکوشدت رقت ہوئی اسنے جب یہہ حال مشاہدہ کیا با کرام اسکو اوٹھایا اور پہر بیٹھ کر کہا تمکو خدا کی قسم دیتا ہوں راست بتاؤ کہ یہہ صورت محمد کی ہی ہے ہمنے کہا جذا سو گند اس طرح پر ہی گویا اسکو ہم حاضر دیکھتے ہیں۔ پس تھوڑی دیر تک ہماری طرف دیکھا کیا اور کہانی الواقعہ بہ صورت اوسی پیغمبر عالی قدر کی ہی اس معاینہ سے محض تمہاری آزمائش تھی پھر اور تصویر نکالی ایک مرد گندم گون مشکین موی خوب چشم تیز نظر ترش روی کہ پوستہ دندان سطر لب خشنکین چہرہ تھا کہا یہہ صورت موسیٰ کلیم اللہ کی ہی اور یہ پہاوی شبیہ موسیٰ کے ایک اور صورت اوسیکے مشابہ تھی لیکن لفظ معلوم ہوتا تھا کہ شاید سپر و غن ملا ہی کہا یہہ صورت اسحق علیہ السلام کی ہی

پہر ایک اور صورت ظاہر کی مشابہ باسحق علیہ السلام اور کہا یہ صورت یعقوب کی ہی پہر ایک اور شبیہ دکھائی معتدل القامت سفید پوست مایل بصری لارو خوب درخشان کہ تواضع اوسکے بشرہ سے لایح تھی کہا یہ صورت اسمعیل ۴ جب پھر تہار کی ہے بعد ازیں ایک صورت حسین مشابہ بصورت حضرت آدم علیہ السلام نکالی اور کہا یہ شبیہ یوسف علیہ السلام کی ہی پہر ایک بارہ حریر سفید نکالا کہ اوس صورت پر ایک مرد تہا سرخرو باریک ساق خفۃ چشم بزرگ شکم سیانہ قد باشمیر جمیل کہا یہ صورت داؤد علیہ السلام کی ہی بعد ازیں صورت ایک شخص بزرگ سر گھوڑے پر سوار ہکو دکھائی اور کہا یہ سلیمان ۵ ہی پہر ایک اور شبیہ سفید سیاہ چشم بسیار موی خوش قماش نکالی اور کہا یہ صورت عیسیٰ علیہ السلام ہی القصہ جب ہمیں صورتیں انبیا علیہم السلام مشاہدہ کیں قیصر سے پوچھا کہ یہ صورتیں کسے کہنچیں اور تم نے کس طرح ہم پہنچائیں کیونکہ ہم نے اپنی پیغمبر کی صورت کے مشاہدہ سے قیاس کیا کہ ہر شبیہ صحیح موافق صاحب صورت کے ہی ہر قل نے جواب دیا کہ مسموع ثقات سی ایسا ہوا ہی کہ حضرت آدم ؑ نے دایمب الصور سے مملکت کی کہ اوسکے فرزند ونکی صورتیں کہ بشرف بنوت مشرف ہونگی اونکو دکھا دی باری تعالیٰ نے ایجا بالملئسمہ بمعبرونکی صورتیں اونکو عنایت کیں لہذا بلاد مغرب میں بیج خزانہ آدم ؑ کے محفوظ تھیں تا آنکہ ذوالقرنین نے وہاں پہنچ کر انکو نکالا اور پھر حضرت دانیالؑ کے ہاتھ آئیں اوہونے انکو ان بارہ ہائے حریر پر کہنچا اور با احتیاط تمام خزانہ رکھا بعد اوسکے تصرف ملوک میں آئیں اور آخر کو منتقل ہو کر ہم تک پہنچیں لیکن مجھ کو صحت مشابہت میں انکی تردد تھا اب جو تم نے مطالفت شبیہ پیغمبر آخر الزمان ساتھ اونکی صورت متبرک کے بیان کی مجھ کو وثوق کامل ہوا اور خاطر نے تسکین پائی پہر کہا ای کاش مجھ کو ایستعالے توفیق ارزانی فرماتا کہ دست تصرف مملکت سی کوتاہ کر تامل اور عبودیت کمر شخص کی تم میں سے بتقدیم پہنچاتا — ہشام کہتا ہی کہ ہنگام رخصت انصاف ہر قل نے ہکو بعوططف خودانہ اختصاص دیا جب ہمیں مراجعت کی اور بخدمت حضرت صدیق رضی اللہ

## باب بیوان فصل پہلی

تعالیٰ عنہ پہنچے۔ صورت حال مشرور حامد و من کی حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے اور کہا بیچارہ ہر قل اگر خدا تعالیٰ سے چاہتا کہ کچھ خیر او کو پہنچے دولت اسلام سے فائز ہوتا پھر کہا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب میری صفات کو خوب جانتے ہیں چنانچہ نوبت اور انجیل میں حضرت عزت فی اوس کی خبر دی ہی۔ کعب الاحبار روایت کرتا ہی کہ خلیل الرحمن نے حالت نزع میں اپنی فرزند و نکو جمع کیا پھر ایک روایت سے تابوت سیکھنے اور ایک عبارت سی صندوق منگو آیا اور اوس کو کہو لکرا لینی کہا اس تابوت میں نظر کرو اونکی اولاد نے جب اوس میں نگاہ کی بعد پیغمبران خانہ دیکھے آخر نبوت میں خانہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا یا فوت سرخ سے کہ گویا آنحضرت نماز پڑھتے ہیں اور جانب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انکی پیشانی نورانی پر مرقوم تھا کہ یہ اول وہ شخص ہے کہ اس پیغمبر کی ملت اور متابعت قبول کرے گا اور پیش آنسو و رصلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ ایک شمشیر و شمشیر پر رکھی ہوئی اور حسین میں پر لکھا ہوا کہ یہ بہادر و غمخوار رسول اللہ ہی ہو یہ بتاؤ ربانی اور ایک پہلو میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلج با پھرہ نور آگین اور عقب میں حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصورت تبرک آیات کلام الہی پڑھتے دیکھا اور گرد آنحضرت کے اکابر اصحاب گھڑوں پر سوار کہ ہر ایک کی پیشانی سے انورہ سخاوت پیدا ہو رہی تھی۔ کہا بطناً بعد بطن ابنی نسل میں ہمہ نصیب کرتے رہنا کہ جو کوئی انہیں سے سعادت و وقت بعثت پیغمبر آخر الزمان مہ حاصل کرے اونکو ہمارا اسلام پہنچا دے اور اونکی ملت حنیفہ کو طابعا اور راعیا قبول کرے پوشیدہ ترانی کہ جو تفصیل حلیوں انبیاء علیہ السلام کی اور وجود تصویرات کا یہاں لکھا گیا از روئی کتب تواریخ ہی ورنہ روایات متبرہ علماء سے بہت مختلف ہی اور نیز موافق علیہ اکثر پیغمبروں کے کہ ضمن قصہ اونکے میں لکھا گیا ہی نہیں ہی ظاہر امور خون نے بسبب تعداد روایات نقل اسکی مناسب سمجھی ہوگی اسس فقیر فی بضاعت فی ہی اتباعا لاہل التاریخ تحریر ان حکایات



میں خامہ سائی کی ہی اب عطف عنان تیز گام کیت قلم اس وادی سے کر کے  
 شروع مقصود اصلی کہ عبارت اخبار و آثار ما تقدم میلاد مبارک آن سرور سے  
 ہی کیا جاتا ہی **واضح ہو** کہ از جملہ آثار پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم بموجب اخبار کا ہنن پہہ ہی کہ تخمیناً ہزار برس پہلے آپ کی ولادت  
 باسعدت کے ایک ملوک جبار اوسوقت سی کہ موسوم بہ وریع اور طبق بہ تیج  
 تھا عالم چنان گردی میں وارد دارالملک مکہ ہوا بحسب اتفاق سکنائی ام القری  
 سے کوئی آدمی واسطے استقبال اوس بادشاہ با جاہ و جلال کے نہ آیا اور  
 اصلاً رسم مدارات بجانہ لایارگ سطوت شاہی اؤنکی بے اعتنائی سے حرکت  
 میں آئی اور از روی غایت غضب اپنی ارادہ ویرانی اس ملک اور مہاری  
 خانہ کعبہ کا کیا سفارن اس اندیشہ فاسدہ کے اسکو مرض جہانی مہلک ایسا لاحق  
 حال ہوا کہ قریب برگ پہنچا اس حالت اضطرار میں کسی خدا رسیدہ اسکو  
 مطلع کیا کہ نجات اس بیماری جان گزرا سے بغیر از توبہ ارادہ بدخوابی اسملکت  
 سے امکان نہیں ہی چنانچہ اوسوقت بادشاہ تائب ہوا اور شفا خانہ شافی  
 حقیقی سے کہ خداوند اس بیت الحرام کا ہی نعمت صحت اؤسکو عطا ہوئی چنانچہ  
 بطور ایسی کرامات نمایان کے تعظیم خانہ خدا میں اؤسنے مبالغہ کیا اور ساتھ  
 عدد لباس قیمتی مکلف سی کعبہ کو طے کیا اور اس زمانہ سے لباس اؤسکا  
 درمیان اشرف و ملوک مروج و نموسوم ہوا پس از چند روز کہ بادشاہ مذکور نے  
 ہنضت بطرف یشرب کی قریب چار ہزار صلحان فضیلت و چہار کس از  
 حکمائی باد انشر و حکمت کو سردار اؤنکا شامول نام یہودی تھا خاص مدینہ میں  
 پہنچا اکابر علما و مشاہیر حکمانے بالاتفاق عرض کیا کہ از روئی کتب مقبرہ  
 ہکمو معلوم ہی کہ یہہ مقام دارالہجرت خاتم پیغمبران و مدفن منبرک اوس سرور  
 سروران کا ہوگا ہکمو اجازت دو کہ یہیں رخل اقامت ڈالیں تا شاید ہماری  
 نسل میں سے کوئی شہت والا سعادت زیارت اؤس خلاصہ موجودات سی  
 بہنہ ور ہو اور یہہ عرض کر کے شامول معہ ہمراہیوں کے وہاں رہ گیا بادشاہ  
 نے ہی ایک نامہ شتمل بر کمال ضراعت و انکسار واسطے گڈرائنی خدمت با

## باب حیوان فیصلی پہلی

برکت آنحضرت کے سپرد اونکے کیا اور کہا کہ وصیت کرنا اپنی اولاد کو کہ باحست عاقل  
اسکو رکھیں اور بروقت شرف سعادت ملازمت گزرا میں غرض کہ کس طرح اپنی  
نسل کے عمل میں آیا جسے کہ وہ نامہ تباہی ابویوب انصاری کہ اکبر ان فرزند شامول  
یہودی سے تھا پہنچا اور بواسطت ابوسبلی قبیلہ بنی سلم میں بلاخطہ منہ حضرت  
خاتم الانبیاء گدرا اور اسوقت تین مرتبہ حضرت نے فرمایا **مَنْ جَبَّأَ يَأْخَرُ**  
**الْقَهْلَ يَمُوتُ** یعنی آفرین بہرہ اندیش کو کارنیک اندیش یعنی تیغ — بہر کیف قبل از وجود  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت آثار رازروی اخبار ثابت ہیں کہ یہ مختصر  
لاحق ذکر مجموعہ اونکے نہیں ہی — لہذا اب احوال انتقال نور محمدی صلی اللہ  
شکم آمنہ میں لکھا جاتا ہی روضۃ الاحباب اور مدارج النبیۃ اور دیگر کتب سیر  
میں لکھا ہی کہ تحویل نطفہ زکریہ محمدیہ کی صلبہ امہ سے صدق رحم آمنہ میں  
ایام حج میں درمیان اوسط ایام تشریق شب جمعہ کو ہوئی اس سبب سے امام احمد  
بن حنبل رحمہ شب جمعہ کو فاضلۃ لیلۃ القدر سے کہتے ہیں کہ خیرات اور برکات اور  
کرامات اور سعادت کہ اس رات میں اہل عالم بر فایض اور نازل ہوئے کہی اور  
رات میں تاروز قیامت تازل اور فائز ہوں گے اور یہیں جنت شب میلاد حضرت  
کی بہتر شب قدر سے ہوئی — اخبار میں آیا ہی کہ اس رات کو ملک اور ملکوت  
میں منادی ہوئی کہ تمام عالم کو یا فوار قدر سنو اور فرشتے زمین و آسمان کے  
اخبار رسد و رابطہ یکسر کرین اور حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ علم  
سب نور محمدی لیکر فرشتوں کے ساتھ دنیا میں جائیں اور اوس علم کو بسفٹ  
خانہ کعبہ پر کرا کرین اور ساری دنیا میں خوشخبری دین کہ نور محمدی نے رحم آمنہ  
میں قرار پایا برگزیدہ خالق بہترین امتوں پر سعوت ہو گا خوش نصیب اوس  
امت کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساجد کا پیغمبر ہو اور خازن بہشت کو حکم ہوا کہ  
دروازے فردوس برین کے کھولے اور عالم کو بفواج و رواج معطر کرے اور  
جميع طبقات سموات اور بقاء زمین کو بشارت دی کہ آج رات نور محمدی صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم بشکم بدر میں آیا ہے **ہر وی** کہ جس رات نور محمدی صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم جا کرین بطن والدہ ہوا اوس رات کی صبح کو تمام بت روی زمین

دائر گون ہوئی اور شیاطین صعود آسمان سے ممنوع ہوئے اور تخت بادشاہوں  
 بت پرستی کے اولٹ گئی۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے اوس رات  
 جابر باہون روی زمین کو گویا کیا اور سب نے کہا بخدائی کعبہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی  
 نطفہ اونکا شکم مادر میں آیا اور یہ شخص ہر لچ اہل روی زمین ہی اور بہترین امت پر  
 مبعوث ہوگا اور اس رات وحوش و طیور آپس میں بشارت دینی لگے  
 اور اسطرح اہل دریا ایک دوسرے کو خوشخبری سناتے اور کہتے تھے کہ وہ  
 وقت آیا کہ ابوالقاسم پیدا ہوگا روایت ہے کہ اوس رات تخت  
 ابلیس کے درمیان زمین و آسمان کے ہوا پر معلق تھانگوں سار ہوا اور وہ مردود  
 چالیس رات دن جیل بوقیس پر کالت اضطراب اور غدا ب شدید مبتلا ہو کر۔  
 وادلا کرتا اور دوا مصیبتا کہتا رہتا اور کہتے ہیں کہ شیطان پر ایک فرشتہ  
 موکل تھا اوسکو اوس فرشتہ نے قہر دریا میں غوطہ دیا پھر مونہہ شیطان کا کالا  
 ہو گیا اور جب غم و اندوہ اوس پر زیادہ از حد گذرا اوسکی ذریت نے جمع ہو کر  
 سبب اس الم و مصیبت کا پوچھا شیطان نے کہا کیا پوچھتے ہو ایسی شے  
 خرابی ہوئی کہ ہرگز کہی نہ ہوئی تھی کہا کیا ماجرا ہے تب اسنے حال مفصل بیان کیا کہ  
 آجکی رات آمنہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان سے حاملہ ہوئی عزت  
 دنیا اور آخرت کی اوسکے ساتھ ہی ایسا شخص اب پیدا ہوتا ہے کہ جسکے سبب  
 پرستش لات و منات اور غری اور ہبل کی موقوف ہوگی اور ساری بتوں کو  
 توڑیگا اور سب دینوں کو منسوخ اور شرک اور کفر اور زنا را اور قمار بازی اور  
 شراب خوار کو حرام کریگا اور ہمارا جانا آسمان پر اخبار عینی کے سننے کے واسطے  
 ابھی سے موقوف ہوا ہے اور وقت صعود حکم ہوا ہے کہ شہاب ثاقب یعنی انگار  
 ہم پر ہیکن اور علم کہانت جو ہماری طرف سے عالم میں جاری تھا سب موقوفی  
 آدورفت بالائی آسمان بالکل جاتا رہا اور تمام عالم عدل و انصاف میں معمور  
 اور آئندہ ہمارے اغوا سے ہاتھ ظلم اور جور کا کہ غریبوں پر دراز ہوتا تھا کوتاہ  
 ہوگا اور تمام زمین مساجد اور عبادت حق سے آباد ہوگی اور آثار ایمان اور  
 اسلام سے سب خلعت دل شاد رہیگی اور نیک باتوں کا روز بروز کمال ہوگا اور

## باب بیسواں فصل پہلے

برسے کا مہینہ کا ہر دم زوال ہے۔ کتب مغیرہ مثل روضۃ الاجاب اور مدارج النبوة  
 میں مرقوم ہے کہ جمہور اہل سیر اور تواریخ متفق ہیں اس امر پر کہ حضرت خاتم الرست  
 صلی اللہ علیہ وآلہ ہستی ربیع الاول میں پیدا ہوئے اور بعض علماء ہی اس قول پر  
 دعویٰ اتفاق رکھتے ہیں لیکن بعضے کہتے ہیں کہ ولادت یا سعادت حضرت ۴ کی ماہ  
 مبارک رمضان میں ہوئی ہے اور ذیل اس طائفہ کی یہ ہے کہ علوق لفظ محمدیہ  
 کا رجم آسنہ میں ایام حج میں عشیہ عرفہ یا وسط ایام تشیق میں واقع ہوا اور اتفاقاً  
 اہل سیر و تواریخ ثابت ہے کہ مدت حمل حضرت کی نو مہینی کی پوری تھی بی کم و زیادہ اس  
 حساب کے ماہ نہم رمضان ہوتا ہے مگر اصح ربیع الاول ہے۔ صاحب روضۃ الاجاب  
 نے ان دو قول مختلف میں تطبیق یوں دی ہے کہ کفار نسبی یعنی تاخیر و تقدیم ماہنامہ  
 حرام میں کرتے تھے اور اس پس و پیش سے حج اوقات مختلف میں ہوتا تھا اور  
 تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بموجب احکام شرعی ہمیشہ ایک برس بارہ مہینی کا  
 ہوتا ہے پورا۔ اور شریعت ابراہیمی میں شہرہ کے حرام۔ ذیقعدہ۔ و ذیحجہ  
 و محرم۔ و رجب۔ مقرر تھے اور ان مہینوں میں جنگ و جدال ممنوع تھا تا لوگ  
 واسطے حج و عمرہ کے دور و نزدیک سے بی خوف و خطر آمد و رفت کریں الا کفار نے  
 یہ گمراہی اختیار کی تھی کہ اگر لڑنا اونکو ان ماہنامے ممنوعہ میں منظور ہوتا تو حلیہ  
 کرتے اونکی تبدیل میں یعنی کہہ ہی مقدم کرتے صفر کو محرم پر اور کہہ ہی مؤخر کرتے  
 ذیقعدہ کو ذیحجہ پر چنانچہ خدا تعالیٰ سورہ توبہ میں فرماتا ہے **إِنَّمَا الشَّهْرُ**  
**نَبَأٌ دَقٌّ فِي الْكَفْرِ** یعنی حوا اس کے نہیں کہ آج کے پیچھے کر لینا زیادتی حج کفر ہے  
 یعنی یہ مہینی ہٹا دینا ہی سو برا ہے بابت ہی کفر کہ عہد میں۔ پس نظر برین تقدیم و  
 تاخیر ماہنامہ حرام احتمال ہے کہ سال ولادت حضرت میں حج ماہ جمادی الاخری  
 میں واقع ہوا ہو اس تقدیر پر ربیع الاول میں نو مہینی پوری ہوتے ہیں  
 اور تاریخ میں ہی اختلاف ہی بعضوں نے کہا بارہ مہین ربیع الاول اور بعضوں  
 نے دوسری اور بعضے کہتے ہیں آٹھ مہین اور بعضے دس مہین لیکن قول اول یعنی  
 بارہ مہین اشر و اکثر ہے اور عمل اہل مکہ اب تک اسی تاریخ پر ہی چنانچہ یاد مہین

شب کو موضع ولادت شریف کی کرتے ہیں اور اسی رات کو مولود پڑھتے ہیں اور سب اوصاف اور آداب مولود بجالاتے ہیں یہ بات مدارج النبوت میں مذکور ہے اور روضۃ الاحباب میں لکھا ہے کہ تولد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کا مکہ میں اوس مکان میں ہے کہ مشہور ہے محمد بن یوسف نزار ہی اوس عمارت کی ایک زیارت کرتے ہیں اور اوس مقام کو متبرک جانتے ہیں اور وہ ستر ایک کوچہ میں واقع ہے کہ اوسکو ذوق المولد کہتے ہیں اور وہ کوچہ ایک شعبہ میں ہے کہ مشہور ہے شعبہ بنی ہاشم ہے۔ مدارج النبوة اور روضۃ الاحباب میں منقول ہے کہ عادت اہل مکہ سے ایک زیارت اوس مقام کی اور تعمیل آداب دیگر مثل خواندن مولود وغیرہ ہی پس جو کہ معمول اصاغرد اکابر حرمین شریفین زاد ہما اللہ شرفاً و تعظیماً ہو صحیح و مستند ہے اور روضۃ الاحباب میں لکھا ہے کہ پیش از انکہ آمنہ حاملہ ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریش بلای قحط و خشک سالی میں مبتلا تھے چنانچہ درخت انکے باغوں کے خشک اور چار پائی لاغر ہو گئی تھیں جو وقت یہہ حاملہ ہوئیں مہینہ خوب برس اور زہرین جاری اور درخت سرسبز و شاداب ہوئے حق تعالیٰ نے برکت قدم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر بسیار قریش پر از رانی فرمائی چنانچہ وہ سال بسبب الفتح مشہور ہوا اور آمنہ سے روایت ہے کہ جو وقت یہہ حاملہ ہوئیں تو کچھ نقل اور بوجہ کہ عورتوں کو مدت حمل میں ہوتا ہے انکو اصلاً محسوس نہ تھا اور کچھ آثار حمل معلوم نہ تھے بعد اسکے جب چہہ پہنے گذرے در میان خواب و بیدار کے کوئی شخص مجھے کہتا تھا کہ کون ترسے پیٹ میں ہی اوس سے تو حاملہ ہوئی ہے میں نے کہا میں نہیں جانتی ہوں وہ شخص کہنے لگا کہ تو حاملہ ہوئی ہے سیدہ اور پیغمبر اس امت سے چنانچہ اوس روز سے مجکو یقین ہوا کہ میں حاملہ ہوں اور جب زمانہ ولادت نزدیک آیا وہی شخص بہر نظر آیا اور اوس نے مجھے کہا کہ تو کہہ عس بے اعیذہ یا لصلیٰ الواحد من شر کل حامیہ یعنی پناہ بگرتی ہوں اور سونپتی ہوں میں اوسکو صمد واحد کو شر ہر حامد سے اور محمد نام ہی رکھہ اور نام اسکا توحید میں اور انجیل میں احمد ہی اور قرآن میں



## باب بیسویں مصلحت

محمد اہل آسمان اور زمین کے حمد و ثناء اسکی کریں گے اور آمنہ سے منقول  
 ہے کہ حضرت میری بیٹ میں نے کریمے خواب میں دیکھا کہ ایک نور مجھ سے نکلا کہ  
 تمام عالم اوس کے روشن ہوا اور اسقدر روشنی ہوئی کہ محل بصرہ کے مضافات  
 شہر شام سے بن برائی العین دیکھے اور اہل تاریخ کہتے ہیں کہ سوائے  
 آنحضرت کے آمنہ حاملہ نہیں ہوئیں اور کوئی اور لڑکا اسے سوا حضرت کے  
 پیدا نہیں ہوا۔ محمد بن اسحق سے روایت ہے کہ حضرت انکے بیٹ میں تھے  
 کہ عبد اللہ نے وفات پائی اور بعض کہتے ہیں دو مہینہ کے تھے۔ دارج  
 النبوت میں مرقوم ہے کہ یہ قول اصح اقوال ہے وفات عبد اللہ کی مدینہ میں ہوئی  
 قریش کے ساتھ کہ سے تجارت کو گئی تھے جب شرب میں داخل ہوئے بیمار  
 ہوئے عبد المطلب نے خبر بیماری کی سن کر اپنی فرزند اکبر عمارت کو اس کے لیٹنے کے  
 واسطے مدینہ کو بھیجا اور یہہ اس کے پہنچنے سے پہلے وفات پا چکے تھے۔ عبد اللہ بن  
 عباس سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ نے وفات پائی فرشتوں نے کہا ربنا یمیم ہو  
 پیغمبر اور حبیب تیرا حق تعالیٰ نے فرشتوں کے جواب میں فرمایا میں حافظ اور نصیر  
 اور کفیل اوں کا ہوں درود اور سلام اوں پر بھیجو اور برکات اس کے حق میں  
 جاہو اور دعا کرو۔ مولد بن جوزی محدث نے لکھا ہے کہ جسوقت آمنہ کو درد  
 زدہ پیدا ہوا تنہائی سے کہرا کے خدا کی جانب میں رجوع کی اور کہنی لگی کہ کاش  
 بیٹیاں عبد مناف کی اسوقت میری پاس ہوتیں۔ یہ کہتی ہی نہیں کہ کیا دیکھتی ہیں  
 کہ عورتیں خوبصورت کہ بال انکے سیاہ اور سنخ رخا رہی تھے اسقدر حاضر  
 ہوئیں کہ سارا گہرہ گیا اور وہ عورتیں کہنی لگیں کہ ہم عورین ہیں حق تعالیٰ نے  
 بہشت میں تمہاری خدمت کے واسطے ہمکو بھیجا ہے اور ہم سب تیرے امین اور  
 عثمان بن ابی العاص اپنی ماں فاطمہ بنت عبد اللہ ثقفی سے روایت کرتا ہے کہ  
 جسوقت آمنہ کو آثار وضع حمل ظاہر ہوئے میں ان کے پاس حاضر تھی اتفاقاً وہ وقت  
 نظر کی میں نے طرفہ آسمان کے کیا دیکھتی ہوں کہ تارے میل بجانب زمین کرتے ہیں  
 بہانگہ کہ زمین پر گر پڑیں گے اور روایت ہے کہ تارے ایسے نزدیک ہوئی تھے  
 کہ میں خیال کرتی تھی کہ میرے سر پر گر پڑیں گے اور آمنہ سے روایت ہے کہ وقت

در درہ کے اور قریب زمان ولادت ایک آواز دہشت ناک سنی گئی کہ جسکے  
سننے سے خوف اور ترس نہایت محکو معلوم ہوا پھر دیکھا جیسے ایک مرغ سفید  
پیدا ہوا اور اسنے اپنی بازو میرے پیٹ سے لے وہ خوف اور ترس مجھے دور  
ہوا پھر وہ مرغ ایک جوان نرم اور نازک اور خوش شکل ہو گیا اور اسکے ہاتھ میں  
ایک پیالہ شراب طور کا تھا سفید زیادہ دودھی اسکو میرے ہاتھ میں دیا اور  
کہا کہ بی بی میں نے پیا تو اسکا مزہ میٹھا شہد سے تھا پھر کہا کہ سیر ہو کے پی میں نے اور  
پیا پھر کہا کہ خوب سیر ہو کی بی پھر میں نے خوب سیر ہو کے پیا پھر اسنے میرے  
پیٹ کی طرف ہاتھ پھیلا یا اور اسکو ملنی لگا اور کہنے لگا اظہر یا سید  
المرسلین اظہر یا سید العالمین اظہر یا خاتم النبیین اظہر  
یا دجۃ للعالمین اظہر یا نبی اللہ اظہر یا رسول اللہ اظہر  
یا خیر خلق اللہ اظہر یا نور من نور اللہ بشم اللہ اظہر یا فضل ابن  
عبداللہ وظہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا البدر المینر  
چنانچہ بارہویں تاریخ ربیع الاول کی صبح صادق کے وقت کہ روز شنبہ تھا حضرت  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے

### فصل دوسری

بعض فضائل اور شمایل آنحضرت میں — مدارج النبوة وغیرہ کتابوں معتبرہ  
میں لکھا ہی کہ ولادت باسعادت حضرت علیہ الصلوۃ والتحیہ کی روز دوشنبہ  
وقت صبح صادق قبل از طلوع آفتاب ہوئی اور یہ وقت طلوع غفر تھا غفر  
بفتح غین معجر و سکون فا و رای مہملہ آخر شب میں تین تارے جھوٹے نکلتے ہیں  
سنازل قمر سے اور موائب لدنیہ سے منقول ہی کہ مولد سب پیغمبروں کا ہی  
وقت ہی اور ار باب تنجیم ساعت ولادت حضرت ص کو اسعد ساعات کہتے ہیں  
اور حق یہ ہی کہ حضرت مشرف بزمان نہیں ہیں بلکہ زمان کو شرف آب کی  
ولادت سی ہی اور یہی سبب ہی کہ ولادت شریف حضرت ص کی اون مہینوں  
میں کہ مشہور بکرامت اور برکت ہیں جیسے محرم اور رجب اور رمضان واقع  
ہوئی — اور ایام میں اگرچہ جمیع افضل ہی کہ پیدائش حضرت آدم کی اسی دن میں  
ہی اور اسدن میں بالاتفاق ایک ساعت ہی کہ جو کوئی اوہمیں دعا مانگے قبول ہو

لیکن با این ہمہ کرامت پہر ہی برابری یوم ولادت حضرت کا کہ روز دوشنبہ تھا  
 نہیں کرتا چنانچہ ملاحظہ شرف اور کرامت ولادت شریف اس دن میں روز  
 رکھنا مستحب ہی۔ حدیث میں آیا ہی کہ حضرت دوشنبہ کے دن اکثر روزہ رکھتی  
 تھے اور اسکے سبب جو پوچھا تو فرمایا کہ میں پیدا ہوا ہوں اس دن اور نازل  
 ہوئی وحی مجھ پر اس دن میں۔ علمای کرام نے اس حدیث سے تعین مولد شریف  
 اور بیان فضائل اور سائر آداب کہ معمول اہل حرمین شریفین کا ہی استنباط  
 کی ہے۔ عبداللہ ابن عمر بن عاص سے روایت ہے کہ قویب مکہ کے ایک موضع  
 ہی کہ اوسکو وادی فاطمہ کہتے ہیں اوسمیں ایک راہب تھا کہ نام اوسکا عیص  
 تھا وہ کہتا تھا اہل مکہ سے کہ پیدا ہو گا تم میں ایک مولود مسعود کہ اطاعت کریں گے  
 اوسکی تمام قبایل عرب اور مالک ہو گا وہ عجم کا بھی اور یہی زمانہ اوسکی پیدائش  
 کا ہی اور اوسوقت میں جو لڑکا مکہ میں پیدا ہوتا تھا اوسکے احوال کو پوچھتا تھا۔  
 جس دن حضرت پیدا ہوئے عبدالمطلب اوس راہب کے پاس گئے اور خبر آپ کی  
 ولادت کی بیان کی عیص بولا کہ یہ وہ ہی لڑکا ہی جسکو میں کہتا تھا نام اوسکا کیا  
 رکھا عبدالمطلب نے کہا محمد عیص بولا کہ قسم ہی خدا کی تحقیق جانتا تھا میں تمہارے  
 درمیان وجود اس مولود کا تین خصلتوں سے کہ میں اونکو پہچانتا ہوں۔  
 ایک طلوع اوسکے ستارے کرات میں۔ دوسرے ولادت اوسکی دوشنبہ  
 دن۔ تیسرے نام اوسکا محمد ہے۔ ابونعیم نے حسان بن ثابت سے روایت  
 کی ہے کہ میں وقت ولادت حضرت کے سات یا آٹھ برس کا مدینہ میں تھا سنائی  
 کہ صبح کو ایک یہودی بکارتا تھا اپنی قوم کو قوم نے کہا کیا ہوا ہی تجھ کو کہ فریاد کرتا  
 ہی اور ہکو بلاتا ہی بولا کہ طلع اللہ اللیل نجم نجم یعنی طالع کیا اللہ  
 نے آجکی رات ستارہ احمد کا۔ جب حضرت مدینہ میں تشریف لائے اوسکو یاد  
 کیا پھر حساب لگایا تو وہی رات اپنی ولادت کی تھی کہ اوس یہودی نے خبر دی تھی  
 مدارج النبوت میں مسطور ہی کہ احادیث صحیحہ میں آئے سے روایت ہے کہ یہاں  
 میں نے شب وضع محل میں ایک نور کہ روشن ہوئے اوسکے قصور شام کے  
 اور عبد الرحمن بن عوف اپنی ماں سے کہ شفا اوسکا نام ہی روایت کرتا ہے

## ذکر ولادت آنحضرت ﷺ

کہ جو وقت حضرت پیدا ہوئے میرے ہاتھ میں آئی سنا میں نے کہ گویا کہنا تھا  
 بِرَحْمَتِ اللّٰهِ یعنی رحمت کر کے جگہ اُٹھا اور روشن ہوا مشرق سے مغرب  
 تک کہ دیکھا میں نے قصور شام کو اور اس روشنی میں اور آمنہ سے روایت ہے  
 کہ جب جگہ درودہ پیدا ہوا میں اکیلی گھر میں تھی اور عبد المطلب طے اف خانہ کعبہ  
 میں ایک آواز بلند میری کان میں آئے کہ اوسکے سننے سے مجھ کو خوف معلوم ہوا  
 پھر دیکھا میں نے کہ مرغ سفید اپنی بازو میرے دل پر لٹا ہی گروہ خوف و ترس جاتا رہا  
 پھر دیکھا میں نے نور بلند اور دیکھ میں اپنے پاس عورتیں بلند قامت مانند درخت  
 خرم کے گویا میٹیاں عبد مناف کی بہن ثعلبہ کیا میں نے کہ یہ کہاں سے پیدا ہو میں  
 ایک بولی میں اسبہ جو روضہ فرعون کی ہوں دوسری نے کہا میں مریم بیٹی عمران کی  
 ہوں اور یہ عورتیں جو بہشتی ہیں اور آمنہ سے روایت ہی کہ جب حضرت  
 پیدا ہوئے چار عورتیں آسمان سے اتریں میں انکو دیکھ کر ڈری اور کہا میں نے کہ  
 کون ہو تم کہ کہہ کی سی عورتیں نہیں ہو اوہوں نے کہا کہ اسی آمنہ تم نڈرو اور خوف  
 نکو۔ ایک بولی کہ میں حواء البشیر ہوں۔ دوسری نے کہا میں سارا والدہ  
 اسحق ہوں۔ تیسری بولی کہ میں ہاجرہ مادر اسماعیل ہوں۔ چوتھی کہنے لگی  
 کہ میں استیلا بنت مرادم ہوں حوا کی پاس طبق خونیکا تھا اور سارا کے پاس  
 البریق نقرہ اور اوسمیں آب کوثر اور ہاجرہ کے پاس عطر تھا بہشت کا اور  
 اس کے پاس منیل سبز تھی حضرت کو غسل دیکر آمنہ کی گود میں دیا۔ پھر  
 حضرت نے سجدہ کیا اور کہا یا رَبِّ هَبْ لِيْ اَمْتًا مِّنْ اٰیٰتِكَ رَکْعًا  
 واسطے میرے امت نہریکو آواز آئی حق تعالیٰ کے طرف سے وَهَبْتُكَ اَمْتًا  
 بِاَعْلٰی اَمْنِكَ تجھ میں تیری امت کو سبب بڑی ہمت تیرے اور پھر فرمایا  
 حَقَّ تَعَالٰی لَیْ اَشْهَدُ وَاَنَا مَلَاَئِکَتِیْ اَنْ حَبِیْبَتِیْ لَا یَنْسِیْ اَمْنُکَ غَدًا  
 اَلْوَلَادَةُ فَکَیْفَ یَنْسِیْ اَیُّوْمَ الْفِیْلَةِ گواہ رہو اسی فرشتہ میرے کہ دوست  
 میرا نہ بھولا اپنی امت کو وقت ولادت کے پھر کیونکر بھولے گا اپنی امت کو دن  
 قیامت کے کرت سیر میں آمنہ سے روایت ہی کہ جب حضرت پیدا ہوئے  
 سجدہ کیا اور انکشت استیج آسمان کی طرف اوٹھائی جیسے کوئی عاجزی کرتا ہی۔





مین بیٹھی ہوئی تھی اور گویندہ کہتا تھا کیا خوب کیا خوب مقرر ہوئی محمد تمام  
دنیا پر یہاں تک کہ باقی نہ رہی کوئی مخلوق اہل دنیا سے مگر یہ کہ درائی آپ کے قبضہ  
مین اور سطح اور منقاد آب کا ہو پھر آمنہ کہتی ہیں کہ دیکھا مینی حضرت کو گویا  
ماہ شب چار دہم ہیں اور بوشک اذفر کی آپ کے بدن سے آتی ہی اور کہا جسے  
تین آدمیوں کو ایک کے ہاتھ مین ابرق چاندیکا۔ دوسرے کے ہاتھ مین طشت زرد  
کا۔ تیسرے کے ہاں حریر سفید تھا پھر نکالی ایک انگشتی کہ اوسکے نظارہ  
صفا مین ابصار ناظرین کی خیرہ و حیران ہو دین پھر دہویا حضرت کو سات  
بار اور مہر کی درمیان مشانہ کے اوس انگوہٹی سے اور لیٹا آپ کو اوس حریر مین  
اور لائے اپنی بازو مین اور کہا ایک ساعت پھر مجھ کو سونا اور ایک وایت مین  
آیا ہی کہ اوس طشت زرد کے چار گوشہ تھے ہر گوشہ مین موتی آبدار لگے تھے  
اوس حال مین گویندہ نے کہا یہ دنیا ہی مشرق اور مغرب اور بر و بحر اوس کا دوست  
خدا کے ہر گوشہ سے اسکے جو چاہے سولے۔ حضرت نے ہاتھ بیچ طشت کے  
رکھا عین سے آواز آئی کہ بخدا ہی کعبہ اسنے کعبہ کو اختیار کیا کہ حق تعالیٰ نے اوسکو  
قلہ نماز اور مولہ مبارک اوس کا مقرر کیا۔ حضرت ابن عباس رضی نے فرمایا ہی  
وہ شخص رضوان اور دار و غیب بہشت تھا اور آمنہ سے مروی ہے کہ ایک عت  
کے بعد جب آپ کو پروں کے تلی سے نکالا اور اونکے کا مین چند باتیں کہیں کہ مین  
کچھ شے پھر درمیان دونوں انہوں کے بوسہ دیکر کہا بشارت ہو مجھ کو ای محمد  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علم سب پیغمبر و نجا تجھ کو دیا اور علم اور شجاعت اور سخاوت  
اور سب اخلاق تیرے سب سے زیادہ ہیں اور کچھ ان خزانہ مدد کی تیرے ہاتھ  
مین ہیں اور عیبت اور عظمت تیری آدمیوں کے دل مین اس قدر ڈالی ہے کہ کوئی  
شخص ذکر تیرا نہ سنے گا مگر وہ مغلوب خوف و ترس ہو گا اگرچہ تجھ کو نہ کہی گا  
پھر آمنہ کہتی ہیں بعد اسکے اوس شخص کو مینے دیکھا کہ اوسنے مونہ اپنا حضرت  
کے مونہ پر رکھا جیسے کبوتر اپنی بچہ کو بہراتا ہی اور مین دیکھتی تھی کہ حضرت اپنی  
اذ بکلی سے اشارہ کرتے تھے اور طلب زیادت فرماتے تھے اور علی طلب  
سے منقول ہے کہ مین شب ولادت حضرت کے خانہ کعبہ مین تھا وقت نیم شب

کیا دیکھتا ہوں کہ چاروں گوشہ دیوار خانہ کعبہ کے بمقام ہر ایم مائل ہوئے  
 اور سجدہ کیا اور آواز بکیر اونے بلند ہوئی کہ **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ**  
**رَبُّ فَحَلَّ الْمِصْطَفَى الْهَلَاكُ قَدْ طَهَّرَنِي رَبِّي مِنْ أَتْجَاسِ الْأَضْمَامِ**  
 وَأَرْجَاسِ الْمَشْرِكَاتِ یعنی اندہ اکبر اندہ اکبر پروردگار محمد مصطفیٰ کا تحقیق  
 پاک کیا مجھ کو میرے رب نے ناپاکی بتوں سے اور پلیدی مشرکوں سے اور  
 بت کہ پیرامون خانہ کعبہ تھے بارہ بارہ ہوئے اور کھان ترسب تھوٹکا کہ نام  
 اوس کا ہل تھا مونہہ کے بل گر پڑا اور آواز آئے سے محمد پیدا ہوئے اور  
 صحابہ رحمت اور طشت فردوس سے آیا کہ اونکو دہو دین عبد المطلب کہتے ہیں  
 یہہ جو مینے دیکھا اپنی آنکھوں کو ملنی لگا کہ یہہ خواب ہی یا بیداری جب تامل کیا معلوم  
 ہوا کہ میں جاگتا ہوں اور جو کچھ دیکھا سو بیداری میں دیکھا۔ بعد اسکے یہہ خانہ  
 کعبہ سی متوجہ خانہ آمنہ ہوئے دروازہ بند پایا پکارا کہ ای آمنہ دروازہ کھولو۔  
 انہوں نے کھولا۔ عبد المطلب کہتی ہیں کہ جب دروازہ کھولا پہلے نگاہ میری متوجہ  
 نور محمدی کی آمنہ کے مونہہ پر پڑی اثر اوس نور کا انکے چہرہ میں ندیکھائی طاقت  
 ہوا اور کھپا واعظوں کی آمنہ وہ نور کیا ہوا آمنہ بولی کہ میرے فرزند پیدا ہوا  
 مینے کہا میرے پاس لاؤ کہ اوسکو دیکھوں اور اوسکے جلال باکمال سے مسحور  
 ہوں۔ آمنہ نے جواب دیا کہ ابھی آپ اوسکو ندیکھ سکیں گے اوہوں نے  
 کہا کہ سب آمنہ نے یہہ قصہ کہا کہ جوقت حضرت پیدا ہوئی ایک شخص میرے  
 پاس آیا کہ قبہ اوسکا مانند درخت خرمی کے تھا کہ گاہی کہ اس لرگیو گھر سے  
 باہر نہ نکالنا اور تین دن تک کسی آدمی کو نہ کھانا نہ چکوبہ سنکر غصہ آیا اور تلوار  
 کھینچ کر کہنے لگا کہ اوس فرزند لمبندہ کو جلد کھاؤ نہیں تو تمکو یا آپ کو ہلاک  
 کرتا ہوں۔ جب آمنہ نے یہہ حال میرا دیکھا کہ کبرا کے کہا کہ فلا نے مکان میں ہی  
 جا کے دیکھو مینے قصداوس مکان کا کیا اندر سے ایک شخص نہایت با عظمت  
 و ہیبت ظاہر ہوا کہ اس طرح کا شخص مینے کبھی نہیں دیکھا تھا شمشیر برہنہ اوسکے  
 ہاتھ میں چھپر حملہ کیا اور کہا **تُحْلِلُكَ أُمَّكَ** یعنی رووے تجھ کو نیری مان  
 کہاں آتا ہی۔ مینے جواب دیا کہ گھر میں آتا ہوں اپنی فرزند کے دیکھنی کو وہ شخص بولا

اولیٰ باؤن پہر جا کہ جب تک فرشتے مقرب بارگاہ صدی او کی زیارت میں مشرف  
 ہو لین گے کوئی بنی آدم اوسکو نہ پہنچے گا۔ عبدالمطلب کہتی ہیں کہ اوس وقت لڑکہ  
 میرے بدن پر طاری ہوا اور ہاتھ سے میرے تلو اور گریڑی اور میں یا ہر آ یا کہ تو پیش  
 کو اس حال سے آگاہ کو دن و لیکن ہر چند چاہا کہ اس حال کی تقریر کروں ہر گز طاقت  
 گویا کی نہ تھی کہ اسباب کو بیان کروں۔ القصہ بعد تین دن کے جب حضرت کو دیکھا  
 نہایت خوش ہوا اور اوٹھا کے خانہ کعبہ میں لیگیا اور حق تعالیٰ کی پناہ میں سونپا  
 اور محمد نام رکھا اور دروازہ کعبہ پر کھڑے ہو کر شکر خدا تعالیٰ کا بجالایا پھر انکو  
 وہاں سے لا کر آمنہ کو سپرد کیا اور باب محافظت میں نہایت تاکید کی اور کہا میرے  
 اس فرزند کی بڑی شان ہوگی **مستقول ہے** کہ جب وقت حضرت پیدا ہوئی اثر  
 نجاست مثل خون وغیرہ حضرت کے بدن مٹھ رہا تھا اور مستور بلباس نور تھے  
 کیسکی نظر آب کے ستر عورت پر نہ پڑی اور جب مان کے بیٹ سے زمین پر آئے سجدہ  
 کیا اور یہاں از بلند کہا **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ**  
 اور جب دائی نے قصہ نہلا نکھا کیا حضرت نے کہا غسل دیا گیا ہوں میں اب رحمت  
 سے نہایت نیک نسل کے طاہر اور پیدا ہوا ہوں میں طاہر اور **ورصفیہ حضرت کی**  
 پہو پہی سے روایت ہی کہ حضرت کے تولد کے بعد ایسا نور پیدا ہوا کہ اوسکی روشنی  
 میں کئی چیزیں عجیب و غریب مینی دیکھیں پہلے حضرت نے سجدہ کیا اور اسی امتی کہا  
 دوسرے جوقت پیدا ہوئے حضرت کا نور چراغ کے نور پر غالب تھا تیسرے سینے  
 چاہا کہ آپکو غسل دن غیب سے آواز آئی کہ ہم نے اسکو شستہ اور پاک بھیجا ہے  
**اور** جبوراہل سبر متفق ہیں اسباب پر کہ حضرت مختون اور مقطوع المشیمہ پیدا ہوئی  
 یعنی خستہ کنی ہوئے اور آنول نال کٹی ہوئے اور انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہوا میں مختون اور نہ دیکھا کیسے میرے ستر عورت  
 کہ اور لکھا ہی کہ حکمت اسمین یہہ ہی تھی کہ کوئی مخلوق اس محبوب خدا کی زیب و  
 زینت دینی میں شریک نہ ہو۔ بالجلہ حیرت آیات اور آثار کہ وقت ولادت حضرت  
 کے ظاہر ہوئے زیادہ اوس سے ہیں کہ حیطہ شمار میں آئیں بعضے او میں سے یہہ تھی  
 کہ بعض میں بلبل آئے اور از **اجملہ** اشہر آثار سے یہہ ہی کہ آپکی تولد کے وقت

محل نوشیروان کے ہل گئے اور چودہ لنگوڑی گر پڑے یہ اشارہ اس امر کا تھا کہ  
 اوسکی اولاد میں چودہ آدمیوں کی بادشاہی رہے گی سو وہی ہوا کہ دس برس تک  
 سلسلہ سلطنت اوسکے خاندان میں رہا باقی تازمان خلافت امیر المومنین حضرت  
 عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوسکی اولاد کی بادشاہی رہی اور چودہ تخت نشین سے  
 اوسکی اولاد میں زیادہ ہونے پہ مارج البتوت میں مواہب لہیہ سے منقول ہے  
 اور صاحب روضۃ الاحیاء نے نقل کی ہے کہ تازمان خلافت امیر المومنین حضرت  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمانہ بادشاہی اولاد نوشیروان کا رہا اور از انجملہ  
 یہ ہے کہ دریا چہ ساوہ خشک ہوا اور مہکل ساوہ میں کہ رودخانہ خشک ہزار برس  
 سے تھا اوس سے پانی جاری ہوا اسمین یہ اشارہ تھا کہ انہار کفر کے خشک  
 ہو جائیں گے اور دریا اسلام کے جاری رہیں گے اور از انجملہ یہ ہے کہ لشکر  
 فارس کہ ہزار برس سے گرم تھا آگ اوسکی بجھ گئی اور بازار آتش پرستوں کا سرد ہوا  
 جب ایسی سوانح بر روی کار آئے تو کسی کہ فرمانروای ملک فارس تھا گہرا یا  
 اور نہایت خائف اور ترسان ہوا لیکن از روی حزم و احتیاط کہ لازمہ اسم  
 سلطنت تھا خوف کمونہ ضمیمہ کو کسی سے نہ کہا اتفاقاً وہیں ایام میں قاضی القضاۃ  
 اسکے وقت نے کہ سردار مویہ ان تھا خواب دیکھا کہ شتر تیز کرش غری گھوڑوں کو  
 اپنے پیچھے بہن ہاتھ کے دھڑ سے گزر گئے اور بلاد سے منتشر ہوئے اور مویہ وین نے  
 تعبیر اوسکے خواب کی یہ کہی کہ بلاد عرب میں ایسا حادثہ ہو کہ اوسکے سب سے  
 ملک عجم بہزم اور مغلوب ہو جاوے نوشیروان نے دریافت اس حال کے واسطے  
 اپنی آدمی کاہنوں کے پاس بھیجی خصوصاً بطح کے پاس کہ علم کائنات میں کیا ہے  
 روزگار تھا اور اپنا نظیر و عدیل اس علم میں نہ کہتا تھا اور حال اوس شخص کا نہایت  
 عجیب و غریب تھا کہ سابقہ مذکور ہوا القصصہ کسری نے عبد المسیح کو بطح کے  
 پاس بھیجا جو وقت رسول کسری وہاں پہنچا اوسکو کرات موت میں پایا وقت  
 لاقات بعد عن سلام ابلاغ تخت نوشیروان کیا بطح نے جواب نہ یا عبد المسیح  
 نے جذبیت پرین کہ مشتمل احوال کسری اور اوسکے سوال پر تبین اوسنے جب  
 دن بیون کو سنا جنبش کی اور کہا عبد المسیح آیا ہی بجانب بطح سوار اور پرستار مانده

رفقار کے تحقیق کہ سطح قریب اوسکے ہی کہ قبر میں داخل ہو فرستادہ ملک میں انسان  
 یعنی نو شیروان کا سبب اضطراب اور زلزلہ ایوان اور گر پڑنے کنگروں کے  
 اور اطفای آتشکدہ فارسیوں کے اور خواب قاضی کے کہ دیکھا ہی اونٹ پر کش  
 عربی کوڑوں کو کہنچتی بین یہاں تک کہ وجہ سے گزر گئے۔ اسی عبد المسیح جو  
 کہ پیدا ہوا ملاوت یعنی قرآن پڑھنا اور بظاہر صاحب شفیع عقبی یعنی محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روان ہو رود خانہ سماوہ اور خشک ہو جائے دریا چہ  
 سماوہ اور سرد ہو آتشکدہ فارس بابل مقام فرس اور شام مقام سطح ہو یعنی  
 حکومت فرس کی زمین بابل سے منقطع ہو اور سطح رخت حیات کا سراپہ دنیا  
 سے باہر لجاوے اور علم کہانت زمین شام میں نہ ہے اور جو وہ آدمی حکومت  
 کرین مردون اور عورتوں سے اوسکی نسل میں اور بعد اسکے شدید امور پیدا ہوں  
 غرض کہ جو کچھ آئینہ الا تھا سو آ یا اسکا کچھ علاج نہیں۔ سطح نے یہہ کلام تمام کیا  
 اور گر پڑا اور مر گیا عبد المسیح نے مراجعت کی اور کسری یاس آ کر تمام قصہ بیان کیا  
 اہل تاریخ نے از روی تحقیق لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے مملکت بزدردہ کہ آخر ملک  
 فارس تھا ناہتہ بعد بن وقاص رضہ کے فتح فرمائی اور اوسکو ایک آسیابان  
 نے آخر زمان سلطنت امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مروین  
 قتل کیا **احوال ارضاع شریف** صاحب مدارج النبوت نے اس طرح  
 لکھا ہی کہ پہلے حضرت کو ثوبہ کنیز ابو لہب نے دودہ پلایا اور یہہ کنیز وہی ہے  
 کہ جس نے حضرت کے تولد کی خبر سب سے پہلے ابو لہب کو دی تھی اور اوسے یہہ  
 بات سنکر فرط خوشی سے ثوبہ کو آزاد کر کے حکم دیا تھا کہ حضرت کو دودہ پلا  
 حق تعالیٰ نے بدل اس سرور کے ابو لہب سے روز ولادت کے کہ دو شبہ تھا اس  
 دن کا عذاب قبر اوس سے موقوف کیا لہذا مسلمانوں کو اس مقام سے بڑی  
 سند ہی کہ شب میلاد حضرت کے سرور اور بدل اموال کرنا موجب تخفیف  
 عذاب کا ہو گا یعنی ابو لہب کہ کا فر قطعی تھا اور قرآن سورہ بت اوسکے  
 حال بدآل میں نازل ہی اور کیفیت اوسکی شقاوت کی بمقام اوسکے کہی  
 جاوے گی جب حضرت کے تولد کی خوشی کی باعث تخفیف عذاب شدید میں ملے۔



## باب بیون فصل دوسرے

خوشحال مسلمانوں کا کہ حضرت کی میلاد سے سرور ہو دین اور موافق مقدور  
کے طعام اور نقد اور جنس خرچ کرین لیکن چاہیے کہ مجالس ہو لود شریف کی عات  
اور امور ممنوعہ سے خالی اور پاک ہوں تا موجب حرمان طریقہ اتباع سلف  
سے نہ ہو اور واضح ہو کہ اسلام تو بیہین اختلاف ہی بعضے محدثین اسکو  
صحابیات سے گنتے ہیں اور کتب سیر میں آیا ہی کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم  
برعایت حق رضاعت اسکا اکرام کرتے اور مدینہ سے اس کے واسطے جامد و انعام  
ارسال فرماتے اور وفات اسکی بعد واقعہ خیر کے ہوئی آٹھون سال ہجرت میں  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ فحج میں مکہ کو تشریف لائے پوچھا کہ اس کے  
خویشون میں سے کوئی ہی کسی کو پالیا اور اس تو بیہ نے حمزہ بن عبد المطلب کو  
یہی دودہ پلایا ہی اس جہت سے در بیان آنحضرت اور انجین اخوت رضاعی ثابت  
ہی اور مروی ہی کہ سات دن حضرت نے اول اپنی والدہ شریفہ بے بے آہ  
کا دودہ پیا بعد اسکے چند روز تو بیہ کنیز ابو لہب نے دودہ پلایا بعد اسکے بہہ سجاد  
نضیب حلیمہ سعدیہ کے ہوئی اور قصہ حلیمہ سعدیہ کا کتب سیر پاور مولد میں  
بتفصیل تمام بر آیات متعددہ منقول ہی یہاں بطریق انتخاب روشنہ الاحباب  
اور مراجع النبوت سے نقل کیا جاتا ہی۔ گو کہ کے سرداروں کا یہ معمول تھا  
کہ اپنی اولاد کو دودہ پلانے کے لئے اطراف و جوارب کی دایوں کو سپرد کرتے  
تھے اور اوس میں بہت سے فواید متوقع تھے۔ منجملہ اوس کے یہ کہ اطراف  
کہ میں بسبب صفائی آب و ہوا اور کثرت میوے کے نشوونما کی اطفال بخوبی  
تمام ہوتا تھا اور بر فصاحت و بلاغت قرنی کی زیادہ تر شہر سے مشہور تھی اور  
خاص کہ شریف میں یہ معمول تھا کہ قبیلہ بنی سعد کی عورتیں شیردار ہر سال  
دو بار فصل ربیع و خریف میں شہر مکہ میں آتیں اور وہاں کے سرداروں کے  
اطفال کو بعد تقریر اجرت دودہ پلاتیں اور پرورش کے واسطے اپنی اپنے گھر  
لیجاتیں۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ جب حضرت  
بیدار ہوئے کل کائنات اور سائر مخلوقات حضرت کے دودہ پلانے اور پرورش  
کے واسطے راعی ہوتے تھے اور سب اس رعیت کا یہ تھا کہ بعد بیدار ہونے کے

## ذکر ولادت آنحضرت ص

جب حضرت کو آمد کے پاس سے اڑھائی لجا کر تمام مواضع مشرق اور مغرب میں  
پہرایا اور سوقت ایک منادی حق تعالیٰ کی طرف سے ندا کرتا تھا کہ ای گروہ  
خلایق یہ شخص محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہی خوشحال اور نہایتوں کا کہ اوکو  
دودہ بلاوین اور خوشحال اور نہایتوں کا کہ اوکو پرورش کریں اور خوش  
حال اور نہایتوں کا کہ یہ شخص وہاں رہے جب یہہ ندا مخلوقات نے سنی بیشمار  
آرزو مند دودہ بلائیں اور سائر مخلوقات آرزو مند پرورش کے ہوئے اور ہر ایک  
عالم مخلوقات سے مانند چرند و پرند ابرہوا اور سوا ان کے دعویٰ حقیقت اور الوہیت  
اپنی اپنی کاسبت دوسرے کرتا تھا کہ غیب سے آواز آئی کہ تم سب اس شخص  
اور آرزو سے بازر ہو اور یہہ تمنا کرو کہ یہہ سعادت ازلی حلیمہ سعیدہ کے نصیب  
ہوئی ہے اور اوس بی بی نیکبخت سے بروایت ابن عباس رضہ منقول ہے کہ  
بحسب اتفاق سال ولادت حضرت کے مین ہمارے اہل قبیلہ کمال سختی اور سخت  
مین مبتلا تھے اور بسبب قحط سالی کے تردد اور پریشانی اوقات بسر ہوتی تھی اور  
ایسا ہی حالی ہمارے ناقہ کا تھا کہ بسبب لاغری کے شیر اوکا بالکل خشک ہو گیا  
تھا و لیکن ان سب تکلیفوں پر صبر و شکر کرتی تھی اور نوبت افلاس کی پہان تک  
پہنچی تھی کہ باوجود حمل مجکو تین دن فاقہ رہا تا آنکہ بیٹا پیدا ہوا اور مجکو شدت  
گر سنگی سے یا اثر درد زہ سے ایسی پیہوشی طاری ہوئی کہ زمین و آسمان میں  
تفرقہ دشوار تھا را تو نگو کثرت گریہ طفل اور شدت گر سنگی سے نیند نہ آتی ایک  
رات کمال ضعف اور سستی سے آنکھ میری لگ گئی تو خواب میں کیا دیکھتی ہوں  
کہ ایک آدمی نے مجکو اڑھائی کر جوئی آب مین کہ پانی اوکا دودہ سے سفید تر تھا  
غوطہ دیا اور مجھے کہا کہ اسکو پی کہ دودہ تیرا زیادہ اور خیر و برکت تجکو حاصل  
ہو اور وہ شخص زعیم و تحریص کرتا تھا کہ اور پی پچھدا ای عزوجل کہ  
اوس بانی کا ذالیفہ تھو سے شیرین تر اور خوشگوار تھا اور سوقت اوس شخص  
نے کہا کہ مجکو پہچانتی ہی مینے کہا نہیں وہ بولامین تیرے شکر کی شکل مجھ میں  
کہ حالت مشقت مین کرتی تھی — اسی حلیمہ اب جانب بطحار کہ روان ہو کہ تیرے  
روزی وہاں کشادہ تر ہوگی اور ایک نور روشن وہاں سے اپنی ساتھ لاوگی

## باب پیران فصل دوسرے

مگر اس راز کو سب سی مخفی رکھنا پورا کرنے ایسا بہتہ میرے سینہ پر رکھ کر کہا  
 کشادہ کر بگач حق تعالیٰ تیرا رزق اور جاری کر بگاس شیر۔ پس جب میں بیدار  
 ہوئی اپنا حال اور ہی دیکھا نہ وہ گر سنگی باقی رہی اور نہ خشکی پستانوں میں  
 بلکہ تروتازگی ظاہر و باطن میں پیدا ہوئی اور میرے اہل قبیلے کی جو سختی اور  
 پریشانی میں اوقات گذرتی تھی بعض عورات میرے اصلاح احوال کو دیکھتے  
 دیکھ کر از روی تعجب استغفا کرنے لگیں اور میں جو مامور پکھانہ رانہ تھی بحر سکوت  
 کسی سے کچھ نہ کہا **القصہ** میں اپنے قبیلہ کی عورتوں کے ہمراہ مکہ کو روانہ  
 ہوئی اور جب حوالی بطحان میں پہنچی سنا میں نے کہ ہفت غیب نہ اکر تا ہی کہ خبردار اور  
 آگاہ ہو کہ خدای عزوجل نے برکت مولود قریش سے کہ وہ آفتاب روز اور ماہ تاب  
 شب ہی اس برس کو تپہ آسان و موجب فراغت کیا ہی۔ خوشا وقت اُن  
 چہانیوں کا کہ اوسکو دودہ پلا دین۔ اسی عورات میں سعد کی دودہ اور شتابی  
 کرونا اوس دولت اور سعادت کو پہنچو جو وقت عورتوں نے یہہ ذرہ سنا با اتفاق  
 اپنی شوہروں کے شتاب تر متوجہ حرم مکہ ہوئیں لیکن میری مادہ حرک بہت ضعیف اور  
 لاغر تھی آہستہ سے پہچے چلتی تھی اور ساتھ کی عورتیں آگے آگے جاتی تھیں اور میں  
 اپنی مرکب کو سبب تاکید شوہر ہر چند ہانکتی تھی مگر طاقت نہ کہتا تھا کہ قافلہ سے جا ملے  
 اور اُن کے ساتھ چلے اس حالت میں جب وراست سے یہہ آواز غیبی میری کان میں  
 آئی کہ گویندہ نے کہا **هَيَّا لَكَ يَا حَلِيمَةُ** خوشحال تیرا ای حلیمہ ناگاہ شگاف  
 میانہ دو پہاڑ سے ہوا ایک شخص مجھ پر ظاہر ہوا کہ قداوسکا مانند نخل باسقی تھا اور  
 اوس کے ہاتھ میں ایک جربہ نور کا تھا میرے مرکب کے پیٹ پر بار بار اور کہنا ای حلیمہ حق  
 تعالیٰ نے تجھ کو بشارت دی اسی اور تجھ کو حکم ہوا ہی کہ شیطان اور سرکشوں کو بچے  
 دور کروں چنانچہ اوس وقت میں ہی اپنے شوہر سے کہا کہ تم سنستے ہو جو میں سنستے ہوں  
 شوہر نے کہا نہیں مگر میں تجھ کو ہولناک دیکھتا ہوں کیا ہی۔ میں نے مختصر حال کہا پھر  
 میرے مرکب نے چلتی میں شتابی کی جگہ دوفوسنگ مکہ روانہ مقام کیاسب کو  
 اوس منزل میں میں نے یہہ خواب دیکھا کہ ایک درخت بنبر بہت سی شاخوں و پلے  
 نے میرے سر پر سایہ کیا اور ایک درخت خرما دیکھا کہ انواع و اقسام کے

ہے اور عورتیں بنی سعد کی گرامیر سے جمع ہیں اور کہتی ہیں اسی حلیمہ تو ہماری ملکہ ہے اور اس رخت ہی ایک خرابیری کو دین کر پڑا بیٹے اٹھنا کر کہا لیا زیادہ تر شہدے شیرین تھا اور اس کے ذائقہ کی تلاوت میری ہونہ سے لگتی تھی جب تک حضرت میرے پاس ہی لیکن بیٹے اس واقعہ کو بھی کسی سے ظاہر کیا اور اپنے دل میں کہا کہ حق تم نے جو چاہا ہی بالیقین ظاہر ہوگا۔ بہر کیف جب میں مکہ میں داخل ہوئی دیکھا کہ عورتیں میرے قید کی کچھ سے پہلے وہاں پہنچی تھیں اور ہونہ نے اطفال قبائل اشراف اور مالدار قریش کے سب لیائے بیٹے ہر جہد تلاش کی کوئی لڑکا پایا بہت غناک اور آرزوہ خاطر ہوئی اور وہاں کے مادم ہوئے اسی افسوس میں تھی کہ ناگاہ ایک مرد دیکھا بہت باعظمت و شوکت میں پوچھا یہ کون ہیں کہیں بتایا کہ عبدالمطلب بن اسلم سردار مکہ کے ہیں اور ہونہ نے یاد آواز بلند کہا کہ اوی عورتیں شیرداری سے محترم میں سے کوئی باقی ہی کہ ہمارے لڑکے کو لیوے حلیمہ نے کہا کہ میں اس قید سے باقی ہوں میرا نام پوچھا میں نے کہا حلیمہ تبسم کیا اور کہا تجھے خصلتان سَعْدُو حِلْمٌ فِيمَا عَنِ الدَّهْرِ وَعِزٌّ لَا يَلِي عَيْنٌ خَوْشِ خَوْشِ دَخْلَتَيْنِ نَبِكْ ہن یکجہتی اور بردباری کہ عزت سردی اور عظمت ابدی ہی ہو اور اسی طرف اشارہ ہی جو حدیث میں آیا ہے اَنَا مِنْ قُرَيْشٍ وَاسْتَرْضَعْتُ فِي بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرِ بَنِي قُرَيْشٍ سے ہون اور دودھ پلایا اور بردباری کیا گیا ہون قبیلہ بنی سعد بن بکر میں۔ پھر عبدالمطلب نے کہا اسی حلیمہ میرے پاس ایک لڑکا ہی یتیم کہ نام اس کا محمد ہی میں نے اس کو عورتوں قوم تمہارے کو کہلایا کہنے قبول کیا اور یہی کہا کہ یہ یتیم ہی اسکے دودھ پلای میں کیا نفع ہوگا پھر عبدالمطلب بولے کہ اسی حلیمہ تو شرافت اور بزرگی خاندان رکھتی ہے اس لڑکے کو قبول کرنا اید اسکے سبب سے تجھ کو غنا حاصل ہو میں نے کہا کہ اپنے شوہر سے مشورہ کر کے جواب دوں گی جب اس سے پوچھا حق تعالیٰ نے اس کے دل میں حضرت کی محبت بغیر دیکھے ڈال دی کہ اس نے نہایت خوشی سے تجھ کو اجازت دی اور کہا کہ جلد جا اور اس فرزند لبند کو دودھ پلا اس وقت میں بخوشی تمام عبدالمطلب کے پاس گئی اور کہا کہ اس لڑکے کو لاؤ عبدالمطلب میری رضامندی رضاعت سے

## باب بیون فصل دوسرے

ایسے خوش ہوئے کہ چہرہ اونکا چمکنی لگا اور بولے کہ ای جلیلہ تو رعیت سے اس  
 لڑکے کو یعنی ہی حق تعالیٰ سبح ربیع و شفقت ہے دور کر لگا اور ایک روایت  
 میں آیا ہے کہ انہوں نے سجدہ شکر کیا اور سر اوٹھا کر آسمان کی طرف کہا کہ  
 خداوند اس لڑکی کو باسعادت و کرامت کر بعد اسکے وہ کہے ہوئے اور  
 شتابی سے کہا اھلاً و سھلاً یا حلیمۃ اور میں اونکے ہمراہ آمنہ مادر  
 رسول اس کے گھر میں داخل ہوئی دیکھا میں نے کہ ایک بی بی صاحب جال کہ گویا ماہ  
 فوجین نورانگین کے ساطع تھا بیٹھی بن عبد المطلب نے اونے سب ماجرا بیان کیا  
 انہوں نے بھی مجھ کو دیکھ کر کہا اھلاً و سھلاً یا حلیمۃ پھر ہاتھ میرا پکڑ کر  
 اوس مکان میں لیگین جہاں حضرت شریف رکھتے تھے میں نے دیکھا کہ آپ  
 لیٹے ہوئے ہیں صوف میں کہ سفیدی اوسکی دودھ سے زیادہ اور بوی مشک  
 اوس سے پیدا تھی اور بستر حضرت کا حریر بستر تھا کہ اوس پر ٹھہ کے بل سوتی تھے  
 اور آواز عطیطہ یعنی خرخرکی آتی تھی یہ عادات شریف سے تھا کہ وقت خواب  
 ایسی آواز گلی سے آتی تھی اور تائیکیر سن ہی عادت رہی اور یہ اثر انقراح  
 اور انقراح مجاری دم کا ہی اور خصلت محمودی بالجملہ میں دیکھتی ہی آپ کے حسن  
 اور جمال بالکمال برزخیت ہو گئی اور چاہا کہ حضرت کو بیدار کروں یا پس جا کر سہیت  
 سے ہاتھ اپنا اونکے سینہ مبارک پر رکھا حضرت مسکرائے اور انگبین کہولین  
 اور میری طرف دیکھا اور اونکے انگبین سے ایک نور نکلا کہ صعود کیا اوسنے  
 جانب آسمان پر بیٹھے حضرت کی دو نواکھوں کے درمیان پوسہ دیا اور اپنی گود  
 میں دودھ پلانے کے واسطے لے لیا اور پستان راست حضرت کے موہنے میں ہی  
 حضرت نے دودھ پیا پھر میں نے چاہا کہ پستان چپ دہان شریف میں دون آپ نے  
 اوسکو نہ لیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے  
 ابتداء میں اچھو الہام عدالت کیا تھا کہ حضرت نے برحمت انصاف ایک  
 چھاتی کو اپنی شریک کے واسطے یعنی برادر صناعی کے لیے چھوڑ دیا اور  
 ہمیشہ ہی معمول رہا آپ شیر پستان راست سے سیر ہوتے تھے اور میرا لڑکا  
 شیر پستان حب برکتفا کرتا اور منہ نوٹا محمد سے چاہا کہ حضرت کو انہ مقام



میں لیجاؤں اور اپنی شوہر کو کو دکھلاؤں آمنہ نے ارشاد کیا کہ اسی حلیمہ کے باہر  
 بنانا کہ ابھی مجھ کو تسے بہت باتیں اس فرزند کے حق میں کرنی ہیں اور خزانہ  
 تین رات پہلے سے میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ مجھے کہتے ہیں کہ اپنے فرزند کو دودھ  
 والی عورت قبیلہ بنی سعد سے کہ مستحب باپ و ذویب ہو سوئپ میں نے کہا کہ اسی آیت  
 کسیت میری باپ اور میری شوہر کی ابو ذویب ہی ہی اور خواب تھا کہ راست  
 اور درست ہی ہے بعد اس کلام کے میں حضرت کو شاد شاہ اپنی منزل میں لے  
 آئی جب میرے شوہر نے حضرت کو دیکھا نہایت خوش ہوا اور سجدہ شکر کیا اور  
 کہا کہ ایسے حسن و جمال کا ایک کوئی لڑکا میں نے نہیں دیکھا اور اس کی برکت قدم سے  
 ہماری اونٹنی پر شیردار ہو گئی ہے کل تک ایک قطرہ شیر کا اوٹھ سکتا ہوں  
 میں نہ تھا اب دودھ سے بہر گئیں چنانچہ اس کو ہتھ دوا اور دودھ پیا اور سیراب  
 ہوئے اور غنیمت بہر سوئے اور جو بوجہ کہتی آمنہ کے میں گئی دن متوقف  
 رہی ایک شب کیا دیکھتی ہوں کہ اس پاس آپ کے تمام نور محیط ہی اور ایک مرد  
 سبز پوش حضرت کے سر پر لے کھڑا ہی میں نے اپنے شوہر کو چپکے سے بیدار کر کے  
 کہا کہ اوٹھ اور دیکھ جو میں دیکھتی ہوں شوہر میرا جاگا اور کہنے لگا کہ اسی حلیمہ  
 جاموش رہ اور اپنی راز کو پہنان رکھ کہ جس روز سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہی  
 احبار یہود کو کھانا پینا گوارا اور آرام و قرار نہیں ہے اور ہم اس طفل کے  
 طفیل سے امید و انتظار و کرم حق تعالیٰ کے ہیں **قصہ** میں تین دن  
 یا سات دن تک میں رہی اور ہر روز عجایب کرشمی اور غرائب سامعی دیکھا کی  
 اور اونکو بی بی آمنہ سے اگر کہا کی اور وہ بھی مجھے حکایات عجیب و غریب  
 محل اور وقت تولد کے بیان فرماتیں اور ان اسرار کے پوشیدہ رکھتی نہایت  
 تاکید کرتیں آخر آمنہ نے حضرت کو میرے ساتھ رخصت کیا اور خدا کو سونپا میں  
 اچھو لیکر سب عورتوں کے ساتھ اپنی وطن کو چلی اور حضرت کو اپنی مرکب کے آگے  
 جو دین بٹھا کر روانہ ہوئی اور وہ مرکب جو ضعیف و لا غوتہا بکمال چستی و جلال کی  
 جلتا تھا ہاتھ تک کہ سب ہتھ والوں کے مرکبوں سے آگے رہتا اس چالاک مرکب سے  
 سب عورتیں قبیلہ کی تعجب کے بوجھت تھیں کہ یہ وہی مرکب ہی کہ آنکے وقت

## باب تیسواں فصل دوسرے

طاقت و رفتار اس میں نہایت ہی کم ہوتی کہ ان وہی ہے۔ ایک دن میں سنا کہ وہ کہتا تھا مجھ کو میری شان عظیم ہی اور یہ بھی سنا کہ وہ کہتا تھا زندہ کیا مجھ کو پروردگار میرے لئے اور فریبی اور توانائی میری کو پیرا ہی عورتوں کو غافل ہو نہیں جانتی ہو کہ مجھ پر خاتم النبیین سید المرسلین حبیب رب العالمین سوار ہی اور سوای اسکے اتنا ہی راہ میں دامن اور بائیں طرف سے آواز میں آتی تھیں کہ اسی حلیمہ تیری قوم میں بسبب اس لڑکی کے تیری قدر بزرگ ہوئی۔

ایک دن اسی سفر میں جو گلہ گو سبب پر میرا گذار ہوا بکریان میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ اسی حلیمہ تو جانتی ہے کہ یہ رضیع کون ہی یہ محمد رسول پروردگار زمین و آسمان بہترین فرزندان آدمؑ اور فاضلترین النساء ہے اور ایک روز ناگاہ راہ میں ایک پیر ضعیف کھڑا تھا حضرت کو دیکھ کر کہنے لگا کہ بیشک یہ لڑکا خاتم المرسلین ہی اور جب وادی سدرہ میں پہنچی اوس مقام میں چنے علمائے حبش فروکش تھے اوہوں نے حضرت کو دیکھ کر کہا یہ لڑکا بلاشبہ پیغمبر آخر الزمان ہی اور جب وقت وادی سوزان میں داخل ہوا ایک اور پیر ضعیف حضرت کو دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ لڑکا خاتم الانبیاء ہی اور اس کے پیدائش کی خبر حضرت عیسیٰؑ نے دی ہی اور میں جس منزل میں اؤری اوس مکان کو حق تعالیٰ نے سرسبز کیا پھر جو اپنے قبیلہ میں پہنچی حق تعالیٰ نے حضرت کے قدم کی سعادت سے میری بکریوں اور جانوروں اور مال میں برکت بخشی جب قوم نے یہ حال دیکھا سب اپنی بکریوں کو میری بکریوں کے ساتھ چرانے لگے اور میرے گہرا کر حضرت کے پائی مبارک ہو کر اپنے جانوروں کے حوض میں پانی ڈالتے۔ بہراؤ کی بکریوں نے بھی پی دیے اور موٹے تازے ہو کر دودھ دینے لگیں حلیمہ کہتی ہی کہ حق تعالیٰ نے حضرت کی محبت اس قدر میرے دلمین ڈالی کہ سب کاموں سے غافل ہو کر آپ کی خدمت ہزار جان سے کرنے لگی اور رات دن سوای پرورش حضرت کے اور دھیان نہ کرتی تھی اور یہ بات عجیب بادہ ہوئی کہ حضرت بمقتضائی عادت اطفال اپنے کپڑوں میں پول و غایط نہیں کرتے تھے بستر اور لباس آپ کا تمامی عبت رضاغت میں کہنی پخت

الودہ ہوا ہر روز ایک وقت معین پر بول و غایت سے فراغت کرتے  
 اور گریہ اور بد خلقی نہیں کرتے تھے اور بعد پینی دودھ کے جب میں ارادہ  
 کرتی کہ وہن مبارک کو پاک کروں یا مونہہ کو دھوؤں غیب سے کفالت  
 اس کام کی ہوتی اور اتفاقاً اگر ستر عورت حضرت کا کہی ظاہر ہو جاتا  
 تو آب غصہ فرماتے اور دہانہ لیتی اور بعض روایت میں آیا ہی کہ غیب سے  
 ڈھایا جاتا اور سرعت مذکور کا حال یہ تھا کہ ایک دن میں اس قدر بڑھے کہ اور  
 لڑکے ایک مہینہ میں اور پینے میں اس قدر بالیدگی ہوئی کہ اور لڑکوں کو ایک  
 برس میں چنانچہ دو سہ مہینے حضرت اپنی ماہوں کے زور سے زمین پر چلتی  
 گئے اور تیس مہینے اپنے بائوں سے کھڑے ہو گئی اور چوتھے مہینے ایک بار  
 ہاتھ دیو اور رکھ کر چلے اور پانچویں مہینے بقوت تمام ہرنے چلنے لگے اور  
 پہلے کلام جو حضرت نے فرمایا یہ تھا **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ دَبِ**  
**الْعَلَمِينَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا** اور یہ ہی منہ سے سنا  
 کہ حضرت نصف شب کو کہتی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَدْ وَسَّأْنَا ثَمَنًا الْعَيْنِ**  
**وَالْوَحْمَنِ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ** اور کلام کرنا سا تہ قر کے بیچ مہد  
 کے اور اشارہ کرنا جانب مہتاب اور میل قر او سر جانب کو کہ آب اشارہ کرتے  
 اور ہلانا فرشتوں کا آپ کے مہد کو اور تکلم بوقت تولد معجزات مشہورہ ایام  
 ولادت سے ہی اور حضرت نور منہ کے ہوئے تھے کہ بعضا حجت تمام کلام  
 بلاغت نظام کرتے تھے اور جب چلتی لگے اطفال کو جو کہیلتی اور ہو خوب  
 میں مشغول دیکھتے اونے دور ہوتے اور لڑکوں کی کہیلتی سے منع کرتے اور جو  
 لڑکے ابجو کہیلتی کو کہتے تو آپ فرماتے کہ مجھ کو کہیلتی کے واسطے نہیں پیدا کیا  
 ہی اور عادت شریف سے لڑکین میں تھا کہ جو چیز لیتے سیدہ ماہہ میں لیتے  
 اور جب بولنی لگے تو جو چیز لیتے بسم اللہ کہہ کے ماہہ سے لیتی اور  
 لیکن اتفاق عجیب ہوا کہ حضرت میری گود میں بیٹھے تھے کہ کتنی بکریاں اوپر  
 گھر زمین ایک بکری نے آپ کے پاس اگر سر زمین پر رکھا اور حضرت کے سر کو بوسہ  
 دیا اور چلی گئی اور غریب تربیہ ہی کہ ایک دن حضرت نے مجھے پوچھا کہ امی

## باب بیسواں فصل دوسرے

مادر مہربان کیا سبب ہی کہ بہائی ہمارے دنگو گہرین ہیندین رہتی ہین میں نے کہا  
 بکریاں چرا لیکو جاتے ہین حضرت نے فرمایا ہم بھی بہائیوں کے ساتھ شبانی  
 کرنے صبح کو جاوین کے میں نے بلجاٹا اسکے کہ خاطر شکنی ہو اس بات کو قبول  
 کیا وقت صبح کے حضرت کا موہنہ ہاتھ دہلایا اور بالونین لکھنی کی اور سر پر  
 چشم خدائین لگایا اور کپڑے سفید پہنائے اور ہار مہرہ بھائی کا واسطے  
 محافظت اور دفع چشم زخم کے حضرت کے گلے میں ڈالا حضرت نے فی الفور  
 اوس ہار کو نکال کر پینک دیا اور فرمایا جو میرا حافظ و نگہبان ہے وہ میرے  
 ساتھ ہی ہر حضرت عصا ہاتھ میں لیکر بہائیوں کے ساتھ متوجہ صبح اٹھے اور  
 اور قریب آبادی بکریوں کے چراغے میں مشغول ہوئے دوپہر کے وقت  
 زمرہ بیٹا میرا ڈورتا گرنا پڑتا بدھو اس روتا ہوا گہرین آیا اور گریہ وزاری  
 سے کہنے لگا کہ ای مادر بہائی محمد حجازی کی خبر لے کہ قریب ہی تو اس کو جیتا  
 پائیگی اور کام اوسکا تمام ہو جائیگا میں یہ بات سنکر گہرا گئی اور اوس  
 سے حال مفصل پوچھا اوسنے کہا کہ فحہ ہمارے ساتھ چراگاہ میں تھے  
 کہ ناگاہ دو شخص اونسے پاس آکر اونسکو اوٹھا کر لینگے اور پہاڑ پر لیجا کر لٹایا  
 اور اونکا پیٹ چیرا بہر آگے مجھ کو معلوم نہیں کہ حال کیا گذرا — یہ سنکر  
 میں اور میرا شوہر سخت سرا سیمہ ہوئے اور ترسان اور لرزان حضرت کی  
 طرف دوڑے جب اقان و خیزان حضرت کے پاس پہنچے حضرت کو زندہ  
 پایا اور دیکھا کہ حضرت پہاڑ پر جلوہ فرما اور طرف آسمان کے نگاہ کرتے  
 ہین اور ہرہ مبارک متغیر ہی مجھ کو دیکھ کر تبسم کیا اوسوقت میں دور کر  
 اٹھو لپٹ گئی اور نہایت پیار سے حضرت کے سر و چشم کو بوسہ دیا اور  
 سب ماجرا پوچھا آپ نے فرمایا ای مادر مہربان بہائیوں کے ساتھ  
 میں گہرا تھا کہ ناگاہ دو شخص اور بروایتے تین شخص قباہر ہوئے ہیبت ناک  
 اور سنائیں کہ نام اونکا جبریل اور میکائیل تھا ایک کے ہاتھ میں ابرق  
 نقرہ اور دوسرے کے پاس طشت زمرہ لبریز برف سے تھا وہ مجھ کو بہائیوں کے  
 درمیان سے اوٹھا کر پہاڑ پر لینگے اور ایک نے بلطف و نرمی تکتہ دیا اور میرا سینہ

ثامان شوق کیا اور پھر میرے سب اپنی انگلی سے دیکھا مگر کچھ درد و الم نہیں  
 پایا پھر ہاتھ میرے پیٹ میں داخل کر کے رو دو نکو نکالا اور برف کے پانی  
 سے دھو کے صاف کر کے بجائی خود رکھ دیا پھر دوسرا شخص اٹھا اور  
 اپنی ساہی سے کہنی لگا کر پیٹ جاؤ جو کچھ مجھ کو حکم ہی بجالاؤں اوسنے ہاتھ  
 میرے پیٹ میں ڈالا اور میرے دل کو اپنے مقام سے نکالا اور شوق کیا ایک  
 نکتہ سیاہ خون آلودہ اوس سے نکلا پھر ہینکا اور کہا هَذَا خَطُ الشَّيْطَانِ  
 يَا حَبِيبُ اَللّٰهُ يَعْنِيْ بِهٖ حَصَّةُ شَيْطَانٍ كَا هِيَ تَحْسَبُ اِيْ دَوَسْتَ خَدَّكَ  
 بعد اوسکے میرے دل کو معرفت حق اور یقین صادق اور نور ایمان سے بہر کر اوس  
 مقام میں رکھ دیا اور خانم نور سے مہر کی کہ اوسکی خوشی اور سرور ہنوز اپنی  
 عروق اور مفاصل میں پاتا ہوں۔ پھر ہاتھ میرے سینے کے شکاف پر پھیرا  
 وہ روزن فی الفور بہر گیا اور سینہ میرا جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور خط بائیں  
 سینے سے ناف تک باقی راجحہ انجی انس بن مالک سے کہ حضرت کے  
 خدنگار تھے روایت ہی کہ میں نے اثر سوزن کا سینہ مبارک پر دیکھا ہی اور  
 ایک روایت میں یوں ہی کہ پہلے شکم مبارک کو آب برف سی دھویا بعد اسکے  
 ثب زالہ سے حضرت کے دل نور منزل کو دھو کر سیکھ سے پیرا اور وہ سیکھ ایک  
 چیز تھی مانند زیرہ گلاب کہ اوسکو حضرت کے دل پر پھڑکا بعد اسکے حضرت کو  
 دس شخص امت کے ساتھ تولا حضرت وزن اور مقدار میں اون دس بزرگ  
 آئی اسطرح جسے تولتی تولتی لاکھ آدمیوں کے ساتھ تولا اوپر ہی غالب  
 آئے پھر کہا کہ چوڑو اگر انکو تمام امت کے آدمیوں کے ساتھ تولو گے  
 سب بزرگاب ہوں گے پھر اون سبہوں نے حضرت کی دونوں آنکھوں کو بوسہ  
 دیا اور کہنے لگے وَاجْنِبَاہُ لَا تَحْفَ یعنی ای دوست تو نہ ڈر اور کہا  
 کہ اگر معلوم کرے کیا کیا خوبیاں تیرے واسطے آمادہ ہیں ہر آئینہ آنکھ تیری کھل  
 جاوے پھر اون نے مجھ کو چھو کر آسمان کی طرف پرواز کی اور میں اونکو  
 دیکھتا تھا اور اہل تحقیق نے کہا ہے کہ یہ شوق صدر حضرت کا چار برس  
 کی عمر میں اور ایک بار قریب بخت کے اور ایک مرتبہ شب عہد حج میں واقع ہوا

اور تفصیل اسکی کتب میرا و تفاسیر میں درم ہے القصہ جب حلیمہ  
حضرت کو بہاڑ پر سے لیکر آئیں اور پڑ بانی اور شبانوں کی حال حضرت کا اور  
لوگوں کو معلوم ہوا اوکے شوہر اور قوم کو آدمیوں نے کہا کہ انکو کاہن کے  
پاس لیجئے تا حال دریافت ہو حضرت نے کہا کچھ اندیشہ نہیں الحکمہ میں ایکو  
صحیح اور سالم پاتا ہوں پہر آدمیوں نے سایہ میں بہر کر حلیمہ کو متوہم کیا یہ  
لاچار ہو کر حضرت کو کاہن پاس لیکر آئے اور تمام ماجرا بیان کیا اوسنے کہا کہ یہ  
لوکا اپنا حال آپ بیان کرے حضرت نے تمام قصہ بیان کیا وہ کاہن اپنے  
مقام سے کود کر اٹھا اور حضرت کو زور سے اپنی سینہ سے لگایا اور با و اڑند  
بچارا کہ ای قوم عرب اس رکبکو مار ڈالو اور جگو بھی اسکے ساتھ قتل کرو گا اگر  
اسکو چھوڑ دو گے اور یہہ بعد بلوغ پہنچی گا تو عقلمند و نکو احمق کہی گا اور تمہارے  
دین کو باطل کر یگا اور تمکو ایسے خدا کی طرف بلا یگا کہ تم اوسکے شناسا نہو گے  
اور ایسے دین کی دعوت کر یگا کہ تم اوس دین کے منکر ہو گے۔ حلیمہ نے جو  
بہ باتیں سنیں حضرت کو اوس کاہن سے لیکر کہنی لکین کہ تود یوانہ ہی جو  
ایسی باتیں کرتا ہی اگر میں تیرا یہہ حال و خیال جانتی تو تیرے پاس ہرگز  
نلائی اور توالبتہ اس لایق ہی کہ تجکو کوئی قتل کرے پہر حضرت کو دہان سے  
گہر میں لائیں اور مکہ میں لیجائیکا قصد کیا وقت شب غیب سے آواز آئی کہ مظهر  
خیر و برکت بنی سعد سے جاتا ہی اور ای بطحار مکہ خوشوقت ہو کہ نور و زینت  
نجمین پہر آتا ہی **القصہ** حلیمہ حضرت کو اپنی گہر سے لیکر مکہ کی طرف  
روانہ ہوئیں جب حرم کے متصل پہنچیں حضرت کو دروازہ حرم کے پاس  
بٹھا کر قضای حاجت کو گئیں فراغت کر کے جو آئیں حضرت کو وہاں ندیکہ  
جماعت آدمیوں کی دہان مٹی تھی اونسے پوچھا کہ میرا لڑکا کیا ہوا اون۔  
آدمیوں نے کہا کہ اوس لڑکے کا کیا نام ہی یہہ یولین محمد بن عبد اہد اور میں۔  
اسو اسطیہاں اوسکو لائی تھی کہ اوسکی ماں اور دادا کو سوئے دن اور عہد  
امانت سی فارغ ہوں اب میں کیا کروں۔ بخدای ابراہیم اگر اوسکو نیاؤگی  
تو ایکو ہلاک کرونگی ہر خند حلیمہ نے جب راست ڈھونڈا اور ملاشش کیا



اور ہر ایک سے بوجھتا ہرگز اثر حضرت کا پایا آخو نا امید ہو کر روئے گلین  
 اور واجد اور واولدہ کہہ کر چاروں طرف بیکارستے تھیں یہاں تک کہ عمت  
 مردوں اور عورتوں کی اونکے پاس جمع ہوئی ماکا ہ کیا دیکھتی کہ ایک  
 پیر مرد عضا اسکے ہاتھ میں اونکے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ای زن سعد بنجگو  
 کیا ہو ای کہ ایسا روتی ہی اور جینے اور فریغ کرتی ہی حلیمہ نے کہا کہ محمد بن عبد  
 بن عبدالمطلب کہ اوکو مینے دودہ پلایا تھا یہاں سے گم ہوا اور سراغ اوسکا  
 معلوم نہیں ہوتا وہ پیر مرد بولا کہ ای حلیمہ غم کھامین بجگو بتاتا ہوں اوس  
 شخص کو کہ جانتا ہی کہ وہ لڑکا جس مقام میں ہی اوسکے طفیل سے تیرا لڑکا  
 گم ہوا بجگو ملیگا۔ حلیمہ نے کہا کہ میں تیرے قربان وہ کون شخص ہے اوسکا  
 نام و نشان مجکو بتا اور مجکو اوسکے پاس لیجی اوس پیر مرد نے کہا کہ وہ کھنکھل  
 ہی کہ سب تو نکھار رہی گم ہونیکا سراغ بتانا ہی چنانچہ وہ پیر مرد حلیمہ کا ہاتھ  
 پکڑ کے ہبل کے پاس بیگیا اور اوسنے سات بار طواف اوس بت کا کیا اور  
 بہت سی ثنا اور صفت اوسکی بیان کی بعد اسکے کہا کہ ای بزرگ تیرے احسان  
 قوم قریش پر بہت ہیں یہ عورت قبیلہ بنی سعد سے تیرے پاس آئی ہی اسکا  
 لڑکا محمد بن عبد اللہ گم ہوا ہی اوسکا سراغ اگر ملے تو بہت تمہاری تعظیم و  
 تکریم بجالائے بجز ستمے نام مبارک حضرت کے ہبل اور تمام بت کہ کعبہ میں  
 تھے سترنگون گریڑے اور اونکے اندر سے یہہ آواز آئی کہ ای پیر مرد ہو ہمارا  
 پاس سے دور محمد کا نام یہاں نلے یہہ وہ شخص ہی کہ ہم تجوکو توڑیگا اور  
 عت کفر اور شرک کو باطل کر یگا اور بت برستونکو قتل کر یگا یہہ سنکر  
 وہ پیر مرد وہاں سے باہر آیا اس حال میں کہ لرزہ اوسکے بدن میں تھا  
 اور دانت اوسکے کانٹے تھے اور عضا اوسکے ہاتھ سے گر پڑا جب سمجھیں  
 آیا کہنے لگا کہ ای حلیمہ تیرے لڑکے کا حافظہ خدا ہی اوسکو ضایع نہ کر یگا تو  
 خاطر جمع رکھو بجگو تیرا لڑکا ملیگا جب حلیمہ نے یہہ ماجرا اپنی دلیمن  
 اندیشہ کیا اور سوچا کہ اب اطلاع اس حال کی عبدالمطلب کو ضرور ہی اونسی  
 اس راز کا چھینا مصلحت نہیں حلیمہ عبدالمطلب کے پاس گئی اونہوں نے کہ حلیمہ

## باب بیسویں فصل دوسرے

کو نہایت سراسیمہ اور پریشان حال دیکھا کہ کہہ رہی ہوئی آتی ہے اور محمد اوس کے  
 پاس نہیں ہے مضطر ہو کر کہا کہ تیرا حال کیا ہی اور محمد کہاں ہے اوسنے کہا کہ ای  
 ابو الحارث میں اونکو تمہارے پاس لاتی تھی مگر دروازہ حرم کے پاس بٹھا کر قضا  
 قضائی حاجت کو گئی تھی وہاں سے جو آئی اونکو نہ دیکھا اور جو کہ بعد دھونہ نیلے  
 ہرگز سدرغ نہ ملا لاچار ہو کے آب کی خدمت میں بار بار اطلاع حاضر ہوئی ہوں  
 عبد المطلب اس خبر وحشت اثر کو سنکر کہ وہ صفا پر چڑھے اور قریش کو بکار  
 کر یا آل غالب تمام قریش نے انکی نذاکی اجابت کی اور اونکے پاس جمع ہو کر کوئی  
 لگے کہ ای سید کیا حال تھو درپیش آیا عبد المطلب نے کہا کہ فرزند میرا محمد گم ہو اسی  
 پہر معسر داران قریش سوار ہو کر اعلیٰ سے تا اسفل نکدے ڈھونڈا مگر کہیں نہ پایا  
 تب مضطر ہو کر اندرون مسجد حرم کے گئے اور سات بار طواف خانہ کعبہ کیا آواز  
 سنی کہ ہاتھ غیبی کہتا ہی کہ ای گردہ آدمیوں کے غم کھاناؤ کہ محمد کا خدا ہی کہ اوسکو  
 بچھوڑ گچھا عبد المطلب بولی کہ ای نذاکر نیوالے محمد کہاں ہی ہاتھ نے کہا کہ وادی  
 تہامہ میں درخت کیلے کے تلے بیٹھے ہیں یہ سنکر اوس جانب کو روانہ ہوئے انسانی  
 راہ میں ورقہ بن نوفل بھی ہمراہ ہوئے جب وادی تہامہ میں پہنچے دیکھا کہ حضرت  
 کیلے کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے اوسکے چہرے پر بھی عبد المطلب نے کہا تم کون ہو  
 فرمایا میں محمد بن عبد اسد بن عبد المطلب ہوں انہوں نے کہا کہ میری جان تم پر خدا  
 میں عبد المطلب تمہارا دادا ہوں پہر یہ حضرت کو اپنی آگے سوار کر کے روانہ ہوا  
 اور مکہ میں نائے اور بہت خوشی سے سونا اور اونٹ بہت سی صدقہ کئی اور حلیمہ  
 کے ساتھ بکمال احسان و انعام پیش آئی پھر اوسی وطن کو حضرت کیا اکثر راویان  
 مقبر نے اس قصہ کو اسطرح بر لکھا ہی و لیکن کسی نے کشف اسرار گم گشت کی نہیں  
 کیا عالم العیوب ہی کو خوب معلوم ہی کہ اس میں کیا سر تھا — روضۃ الاحباب  
 میں لکھا ہی کہ شہاب بنت حارث بن عبد العزیٰ بندی میں آئین اصحاب نے لکھا  
 ساتھ بے اعتنائی کی شہانے کہا کہ میں خواہر رضا علی تمہارے بنی کی ہوں کسی نے  
 باور کیا جب حضرت کے پاس آئین اپنے اونسے احوال پوچھا اور بعض علامات سی  
 پہنچا پھر اونکی تعظیم کی اور چشم پر آب ہو کر فرمایا کہ اسنے مان باس کا حالی بیان کرو

شیما سے عرض کی کہ حلیمہ اور ان کے شوہر نے وفات پائی بعد دریافت حال حضرت نے ان کو بخوبی رخصت کیا اور تین غلام اور ایک کنیز اور دو اونٹ اور چند کمران غنایت کنین اور نام اونکا خداوند ارشاد کیا اور لقب شیما باقی رہا لیکن صحیح یہ روایت ہی کہ حلیمہ سعدیہ بعد غزوہ طائف کے اپنے شوہر اور بیٹی کے ساتھ حضرت کی خدمت میں مشرف ہوئیں حضرت نے ان کی بہانیت تعظیم و تکریم کی اور اپنی ردائی مبارک پہنا کر اوپر اونکوٹھایا اور وہ سب مشرف باسلام ہوئے واضح ہو کہ روضۃ الاحباب اور مدارج النبوت میں جو تصویر حلیمہ مبارکہ کی تفصیل مرقوم تھی اوسکا خلاصہ عبارت سلیس رسالہ مصنفہ خلاصۃ المقتن اور سلالۃ المتوہین شاہ سلامت اللہ صاحب میں مسطور تھا حرف بحرف بنظر اختصار اس مقام میں لکھا جاتا ہے اول قد مبارک میانہ تہا نہ بہت بلند و دراز اور نہ قصیر و کوتاہ باوجود اسکے آپ کے قامت رعنا کا یہ معجزہ تھا کہ جب کھڑے ہوتے یا چلتے سب آدمیوں میں آپ کا قد بلند نظر آتا اور کسی کا قد حضرت کے قامت شریف کے برابر نہ ہوتا اور جب مسند ارشاد ہدایت پر جلوہ فرما ہوتے تمام جماعت میں سر مبارک بلند اور اونچا معلوم ہوتا کسی طرح سے غیرت الہی نے آپ کا ہمہ سید انکیا تھا یہاں تک کہ آپ کا سایہ ہی نہ تھا تا شامیہ ہمسری اور برابری کا اوس سے ظاہر ہو اور نہونا سایہ کا دلیل واضح ہی کہ بات پر کہ کسی چیز کو خدا نے آپ کا مثل پیدا کیا ~~دوسرے~~ مبارک بزرگ تھا اور بزرگی دلیل زیادتی عقل اور تیزی فکر کی ہی سبب قوت دماغ کے کہ حامل جو ہر عقل ہی اور ہر ادب بزرگی سر سے کہ حادثہ میں وارد ہی نفی صغیر و حقارت ہی یعنی سر آپ کا چھوٹا اور حقیر نہ تھا نہ یہ معنی کہ بہت بڑا خارج حد اعتدال سے ہو اور یہہ قاعدہ کلیہ تمام اعضای جسم شریف میں محفوظ رہے کہ کمال اعتدال خلقت میں نہ یہ ~~تیسرے~~ موئی مبارک آپ کے سر کے گھونگروالے نہ نرم و فرو ہشتہ یعنی سید ہی تھے کہ اصلا بیچ نہ کہتی ہوں نہ بہت پیچدار اور سخت جیسے حبشیوں کے ہوتے ہیں بلکہ درمیان میں تھے نہ بالکلیہ کھلے ہوئے نہ بہت اینٹھی ہوئے اور آپ کے بال ہمیشہ نور انگین اور چمکتے تھے اور

لبٹین خوشبو یونکی اونسے آتی تھیں اور آپ کے بالوں کا یہ بجزہ تھا کہ جب  
 اونکو دیکھ کر بیمار کو پلاتے فی الفور شفا ہوتی اور درازی موی سر گاہی  
 درمیان گوش اور دوش کے تھی اور گاہی موی شریف کو بدل کرتے یعنی  
 اطراف سر پر چوڑ دیتی اور گاہی فرق فرماتے یعنی بعضے بالوں کو بعضوں سے جدا  
 کرتے اس طرح کہ درمیان میں ایک خط باریک پیدا ہوتا کہ جسکو زبان عربی میں  
 مفرق اور ہندی میں مانگ کہتی ہیں اور یہ مفرق سنت حضرت ابراہیم کی  
 ہی اور دو جانب دو گیسو اور گاہی دو نو طرف چار گیسو چوڑتے تھے چنانچہ حدیث  
 ام ثانی میں آیا ہے کہ جب حضرت مکہ میں تشریف لائے آپ کے چار گیسو چوڑے تھے  
 اور سر کے بال رکھنا سنت اور عادت قدیم عرب کی ہی لیکن چاہی کہ خبر گیرے  
 بالوں کی رکھے یعنی روغن ڈالے اور شانہ کرے اور حضرت بہت کرتی تھے اور جس کے بال  
 زولیدہ و پریشان دیکھتی ناخوش ہوتے اور جسکو دیکھتی کہ روز و شب اپنی بالوں کو  
 بناتا ہی اور خوشبو ڈالتا ہی اور شانہ کرتا ہی یعنی بالوں کے بنانے ستوارنے میں  
 ہمیشہ مشغول رہتا ہی اوس سے بیزار ہوتے تو وسط آب کو پسند تھا اور طق سر  
 مبارک کا سوا ہی چ اور عمر کے ثابت نہیں ہوا چوتھا روئی شریف حضرت کا  
 مرات جمال الہی اور آئینہ انوار نامتناہی تھا صحیحین میں برابرین عاذب کو آیت  
 ہی کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیروا و خوش خوشترین مردم اور  
 حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں آیا ہے نہیں دیکھا میں نے کسی چیز کو بہتر رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث میں اشارہ ہی کہ حسن و خوبی حضرت کے جمال کی  
 غالب اور فائق سب اشیا پر تھی کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں کہ جیسا حسن و خوبی  
 برابر حسن و خوبی حضرت کے ہو اور کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ ایسا چہرہ آپ کا نہ تھا  
 اور تابان تھا کہ گویا آفتاب اوسمین سیر کرتا ہی اور دوسری حدیث میں  
 آیا ہے کہ جب تو دیکھے آپ کے چہرہ کو دیکھی تو کہ گویا آفتاب طلوع کرتا ہی مقصود  
 ان تشبیہ سے بیان روشنی اور اشراق و لمعان زوی مبارک کا ہی اور حدیث  
 بخاری میں وارد ہے کہ پوچھا برابرین عاذب سے کہ تھا روی حضرت کا مانند  
 شمشیر کے کہا نہیں بلکہ تھا مثل قمر کے ظاہر ہی کہ تشبیہ شمشیر میں معنی تیز و بر

## ذکر حضرت ۴

فوت ہوئے تھے اور قمر جامع لمعان و تدویر و نوکابی اس واسطے تشبیہ سے طرف  
قر کے عدول کیا۔ خلاصہ احادیث صحیح میں تشبیہ چہرہ مبارک کی بیشمار متعدد  
واقع ہی لینے آفتاب و مہتاب شمیر و آئینہ ماہ شب چہار دہم پارہ قرآنہ ماہ اور مقصود  
ان تشبیہوں سے برافیت اور لمعان و صفا اور تدویر چہرہ مبارک ہی جانا چاہیے کہ  
تدویر چہرہ مبارک کی نہ ایسی تھی کہ گول مانند دائرہ کے ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ چہرہ  
مبارک فی الجملہ گول تھا اور بہت دراز نہ تھا معلوم ہوا کہ غرض اثبات تدویر سے  
نفی زیادت طول ہی اور تشبیہوں میں غور در کار ہی کہ وجہ شبہ ہر ایک چیز میں علیحدہ  
ہی اور فائدہ اختیار تشابہ مختلفہ میں یہ ہے کہ روی مبارک حضرت کا جامع جمیع  
صفات حسن و جمال تھا اور یہ نہ کہ بسد فیک ہی اور اسی سے تطبیق در میان ایجاد  
مختلفہ کے کہ تشابہ روی شریف میں وارد ہیں حاصل ہوتی ہی اور ایک بات  
اور اس مقام میں قابل سننے اور یاد رکھنے کے ہی کہ یہ سب تشبیہات بطرز شعرا و  
موافق عرف و عادت کے ہیں والا حقیقت میں کوئی چیز دنیا میں مماثل صفات خلقہ  
حضرت کے نہیں ہی کہ واقع میں وجہ تشبیہ اور جامع پیدا کر کے تشبیہ ہیں —  
یا بحکمہ جزہ مبارک نہ بہت پر گوشت اور نہ بہت گول تھا بلکہ بایل تدویر تھا اور  
رنگ چہرہ شریف کا سفید بایل سرخی تھا اور ایسی چمک دمک نور کی آپ کے چہرہ  
میں تھی کہ نگاہ کسی طاق اکسائ نہ کہتی تھی اور چہرہ آپ کا مثل آئینہ صاف  
اور روشن تھا کہ عکس ہر چیز کا اوسمیں معلوم ہوتا بلکہ صفائی اس آئینہ خدا  
نما کی یہاں تک پہنچی تھی کہ صورت نور خدا کی صاف اوسمیں نظر آتی تھی — چنانچہ  
حدیث مکتوبہ نے فقہد رآی الحق یعنی جس شخص نے کہ دیکھا مجھ کو پس تحقیق  
مشاہدہ کیا حق کہ — کاشفت اس رمز کی ہی یا **چوین جین نور آگین** کہ انوار  
خدا سے مالا مال مانند حوصلہ دل عشاق واضح اور کشادہ ہی اور **رکب بن**  
**بالک** سی روایت ہی کہ جب چین آپ کی پیشانی میں بڑتی ایسا دکھائی دیتا کہ کوئے  
نکرا چاند کما ہی اور خوشبو آپ کی پیشانی نور افشان کی مشک و عنبر زعفران گلاب  
بجطر سے زیادہ تھی چنانچہ عورتیں بجای خوشبو اور عوض عطریات کے آپ کی  
پیشانی کے لیے کہہ رہی ہیں اور بالون میں مٹی نہیں منقول ہے کہ ایک عورت

## باب بیون فصل دوسرے

بی مقد و تہی اوسکو بروز نکاح اپنے دختر کے خوشبو مسیر ہوئی حضرت کی خدمت  
 میں آئی اور ایک طرف میں آگئی حسین نور اکین سے چند قطرہ عرق کے لیجا کر اپنی  
 عروس کے بدن میں ملے کئی بہت تک اوسکی اولاد میں ویسی ہی خوشبو آئی رہی  
 ابرو آپ کے قریب یہ پوستگی مثل کمان گویا محراب سجود عارفون اور عاشقون کے  
 تھے اور عبارات احادیث کی اس مقام میں مختلف واقعہ میں بعض اجاد  
 میں ملے ہوئے ابرو اور بعض میں غیر ملے ہوئے وارد ہی وجہ تطبیق ان  
 دو نور وایتونین اس طرح برہی کہ مراد نفی نزدیکی اور غایت پوستگی ہی یعنی  
 نہایت ملے تھے اور نہ بہت جدا تھے ان دونوں اعتبار سے مقرون اور غیر مقرون  
 کہ حدیثونین وارد ہی صحیح ہوا ہی اور اسبواسطے قریب یہ پوستگی کہا گیا  
 کہ دو نور وایتون میں تطبیق ہو جاوے خلاصہ یہ کہ ابرو آپ کے  
 پتلے پتلے ظاہر میں ملے ہوئے نظر آتے اور حقیقت میں جدا تھے اور درمیان  
 دو نور و ابرو کے ایک رگ تھی کہ حالت غضب میں نمود ہوتی اور صورت  
 خدا کے قہر کی اوس سے نظر آتی تھی آنکھیں حضرت کی کہ ہموارہ نظارہ  
 حق میں مشغول تھیں سیاہی اور سپیدی اونکی کمال اعتدال تھی اور دور  
 سرخ اونین خوشنمای کے ساتھ نمودار تھے اور روایات حدیث  
 اس باب میں بھی بہت مختلف وارد ہیں۔ بعض روایات میں عظیم العین  
 آیا ہی یعنی بزرگ چشم اور مراد بزرگی چشم سے نفی خوردنی ہی نہ بہت نہایت  
 بڑی کی بار حدو کے ہوں سابق گذرا کہ کلیہ اعضای جسم شریف میں اعتدال  
 اور توسط ہی اور ایک حدیث میں وارد ہی اشکل العین شکل بضم شین  
 معجزہ سرخی کہ سفیدی میں آنکھ کی ہو اور بعض روایات میں اشکل العین  
 آیا ہی تھلکہ کہ سرخی سیاہی میں ہو۔ شاعر و ن نے معنوقونکی آنکھ کی تعریف  
 میں بزرگس تھلا باندا ہی اور مشہور اشکل العین ہی اشکل وہ چیز ہی کہ اون  
 سرخی اور سپیدی مختلط ہو یا وہ چیز کہ سفیدی اوسکی مایل سرخی ہو اور  
 بعضی روایات میں اوج العین وارد ہی اور اوج بہت سیاہ چشم کو کہتے  
 ہیں اور قاموس میں یعنی فراخ چشم ہی اعتبار کیا ہی اور اشکل العین



بھی آیا ہی یعنی اکہن حضرت کی ایسی تہین کہ گویا سرمہ لگا ہوا ہی اور سرگین  
 چشم مشوقہ کی اکہنہ کی تعریف میں مشہور ہی **یا بھلہ** جو جو صفات چشم محبوبوں  
 میں باندھتے ہیں وہ سب بلا تصنع حضرت کی اکہنہ میں مجتمع تہین اور وجہ تطبیق  
 ان روایات میں باعتبار جامعیت حضرت کی اکہنوں کے سب اوصاف کو ظاہر  
 ہی اور یہ سب بیان حد قد اور شکل اور ہیات حضرت کی اکہنوں کا تھا۔ صفت  
 ابصار میں بخاری نے ابن عباس سے اور یہ سنی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
 کی ہی کہ حضرت تاریکی میں ایسا دیکھتی تھے جیسا روشنی میں یعنی اندھیرے اور آج  
 میں برابر فطر آتا تھا **اور** لکھا ہی کہ حضرت کی فطر ہمیشہ رومی اور پس پشت ہی  
 برابر تھی یعنی آگے اور پیچھے سے برابر دیکھتے تھے چنانچہ حدیث میں آیا ہی کہ حضرت  
 مقہ یوں سے فرماتے کہ سبقت نہ کرو مجھے رکوع اور سجود میں کہ میں نہ کو آگے  
 اور پیچھے سے یکساں دیکھتا ہوں اور حق یہ ہی کہ حضرت کا دل ماحاطہ اور رحمت  
 اور ان میں اس طرح پنہا کہ شش جہت کو حکم ایک جہت کا تھا **اور** روایت  
 صحیح ثابت ہی کہ حضرت ثریا کے تاری گیارہ بارہ دیکھتے تھے اور وقت  
 بنائی مسجد بنہ میں قبلہ کو بچشم خود دیکھ کر سنت قبلہ درست فرمائی اور نظر  
 حضرت کی نبوی زمین زیادہ تر نظر سے نبوی آسمان ہی **اور** جو حدیث میں  
 آیا ہی کہ نگاہ آپ کی بجانب آسمان رہتی تھی مراد اس سے انتظار وحی ہی  
**اور** نبی نگاہ نہ کہنا حالت روزمرہ تھی اور موجب اسکا حیا اور حضور ہی **اور**  
 اکثر نظر حضرت کی ملاحظہ تھا یعنی گوشہ چشم سے دیکھتا اور باعث اسکا نہایت  
 حیا اور غایت وقار ہی الحاصل حضرت کا جو فعل تھا محمود اور محبوب تھا  
**سائقین** بلکہ ایک دراز مثل سائبان بکمال آرائش اور زیبائش تہین اور  
 کلیہ ادب الاشعار یعنی دراز ترکان حضرت کی بلکہ تو کی تعریف میں وارد ہے۔  
**آٹھویں** گوش مبارک نہایت مناسب درجو بصورت تھی اور نکاح بجز یہ تہا کہ دور  
 نزدیک سے برابر سنتے تھے۔ حدیث میں آیا ہی کہ میں دیکھتا ہوں اوس چیز کو کہ تم  
 نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں میں اوس چیز کو کہ تم نہیں سنتے **اور** حدیث میں وارد  
 آئی کہ اکہن حضرت محض صحابہ کرام میں نہایت تھے ناگاہ طرف آسمان نگاہ کر کے

فرمایا کہ اس وقت مینی آسمان کے دروازی کھلی کی آواز سننی اور یہ دروازہ آگے  
 نہیں کھلا تھا اور اس دروازی سے ستر ہزار فرشتے واسطے متابعت نزول  
 سورہ انعام کے اترے اس مقام سے حضرت کی قوت شنوائی اور بینائی  
 دو نو معلوم کیا جائیے۔ واقعی یہی کہ جو قوت شنوائی اور بینائی کی حق تعالیٰ  
 حضرت کو عنایت کی دوسرے شخص کے نصیب نہیں ہوئی اور بیداری اور خواہ  
 میں براہ راست تھے۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اگھنیں میرے  
 سوتی ہیں اور دل میرا جاگتا ہے اسی سبب سے حضرت کا خواب ناقص و ضو نہ تھا  
 نورین مینی مبارک بلند تھی اور اس پر نور کا اوہار تھا جو کوئی بی تامل دیکھتا تھا  
 کہ بہت بلند ہی حالانکہ بہت نہ تھے وہ بلند ی نور کی تھی جو بلند نظر آتی تھی۔  
 سو سو من رخا رہ حضرت کے ترم و نازک بکمال نظارت و لطافت اور نہایت  
 آب و تاب سے رشک گلہائی بہت تھی اور ایسی رخشان اور درخشان نور الہی  
 سے تھی کہ جسکی روشنی چاند کی روشنی پر غالب تھی گیاروین دہن مبارک  
 کشادہ تھا یعنی نہایت تنگ کہ یہ نما ہونہ تھا۔ حدیث جابر میں آیا ہے کہ نہ ہی  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ضلیع الفم یعنی فراخ دہان ککتہ کشادگی دہن پر  
 میں یہ بھی کہ وسعت دہن نزدیک عرب کے مردوں میں مدوح ہی اور تنگی دہن  
 خوبی عورتوں کی ہی اور تنگ دہن کو کہ شہر آشوقون کی تعریف میں اعتبار  
 کرتے ہیں گویا یہ مرد او نکلے نزدیک عورتوں کی حکم میں داخل ہیں باروین  
 لعاب دہن شریف شفا یار اور دوا کی درد دل عاشق زار تھا مہمل اور  
 مشیج معجزات اوسکو کہتی ہیں چنانچہ روز خیر حضرت مرتضیٰ علی کم اللہ وجہہ  
 کی اکھنیں دکھتی تھیں حضرت نے مذاق دہن مبارک سے اونکی اکھنوں میں  
 ڈالا فی القوراچی ہو گئیں اور ایک بار طفلان شیرخوار کو حضرت کی ہتھ  
 میں لائے حضرت نے اپنا آب دہن اونکے مونہ میں ڈالا اس قدر سیراب ہوئے  
 کہ تمام روز دود نہ مانگا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پیاسی تھے حضرت نے  
 زبان شریف اونکی دہن میں رکھی اوہوں نے اوسکو چوسا پیاس جاتی رہی  
 اور تمام روز سیراب رہی اور روز بھیا ایک کنوین تھا کہ کثرت پانی

بہت سے خالی ہو گیا اور پانی اوسمین باقی نہ رہا جب یہ حال حضرت کو درشت  
 ہوا اوس کنوین پر تشریف لائے اور پانی طلب کر کے کلی اپنی دہن مبارک سے  
 اوس کنوین میں ڈالی اور فرمایا ایک ساعت توقف کرو پھر وہ کنوین جو شش میں  
 آیا سب آدمیوں اور جانوروں نے پانی پیاجب تک وہاں مقام رہا پانی کم ہوا  
 اور حضرت کے پاس ایک کنوین میں سے پانی کا ڈول پھر کر لائے آپ نے اوس  
 ڈول سے پانی پیا اور آپ دہن شریف سی اوسمین ڈال پھر اوس ڈول کے پانی کو  
 اوس کنوین میں ڈالا اوس کنوین کے پانی سے بوئی مشک آئی گے اور  
 انس بن مالک کے گھر میں کنوین تھا کہ اوسکا پانی کھاری تھا اوسمین ایک قطرہ  
 آب دہن حضرت کا ڈالا وہ کھاری پانی ایسا میٹھا ہو گیا کہ اوس پانی سے کسی  
 کنوین کا پانی مدینہ میں میٹھا نہ تھا اور اسطرح کے معجزے بہت سے کتب میں  
 مرقوم ہیں **تیسرے** دندان نور افشان کشادہ اور نہایت روشن اور چمکنے  
 والے بوقت کلام گو یا نور ٹپکتا تھا چنانچہ مقلع الاسنان اور مقلع الشنا یا حدیث  
 میں وارد ہے یعنی اگلے دانت آپ کے چہرے اور کشادہ تھے اور حکمت اسمین  
 یہ تھی کہ شعاع تجلیات کہ دل نور منزلت میں جلوہ گر تھی راہ کشادگی و تدان مبارک  
 سے چہرہ شریف پر نور افشان رہے اور حدیث ابن عباس رضی عنہما میں وارد  
 ہے کہ جب حضرت ہونٹ کہہ لکرات کرتے دیکھا جانا کہ کشادگی و نور دانتوں  
 اگلے سے نور نکلتا ہی اور طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے کہ ہونٹ  
 حضرت کے ہر دمان شریف اور احسن اور الطیف سب آدمیوں کے ہونٹوں  
 سے تھے **چودھویں** عادات شریفہ اکثر اوقات میں تبسم تھا تبسم بادی  
 ضحک ہے ہی اور حد ضحک کی یہ ہے کہ دانت خوش ہونے میں ظاہر ہوں  
 اور آواز طبعی ہو اور اگر آواز حالت میں گوش زد ہوا و سکو قہقہہ کہتی ہیں  
 اور اگر آواز اصل بیدار ہو وہ تبسم ہے جسکو ہندی زبان میں مسکرانا بولتی ہیں  
 یا بچلہ خندہ حضرت کا اکثر اوقات اور احوال میں زیادہ تبسم نہ تھا  
 اور کمتر خند ضحک کہ پہنچا ہو لیکن قہقہہ ہرگز ثابت نہیں — حضرت عائشہ  
 صدیقہ رضی کہتی ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا حضرت کو ہنسے اسطرح کہ دیکھیں جاؤ ہیں

## باب بیوان فصل دوسرے

آپ کے لہوات بقیات جمع لغات مفتوح لام ہی یعنی اوس کے بارہ گوشہ کو اعلیٰ  
 حنجرہ میں انصائی دہن سے ہی اور مراد اس حدیث سے نفی قہقہہ کے ہی اور  
 ہمیشہ ہی حضرت کشادہ رو اور خندہ پیشانی۔ یہی تھے ابو ہریرہ رضی اللہ  
 سے روایت کی ہی کہ جب حضرت ہنستے تھے دیوارین روشن ہو جاتیں  
 اور نور و انوار نکلا دیواروں پر ایسا پڑتا جیسے عکس آفتاب پتھر وین  
 گریہ ہی حضرت کا جنس ضحک سی تھا یعنی رونے میں آواز بلند ہوتی فقط آنسو  
 آنکھوں سے حالت گریہ میں گرتے تھے اور سینہ شریف ہی ایک آواز ماندہ خوش  
 دلیک مسی کے مسموع ہوتی اور سب گریہ حضرت کا شفقت اور رحمت امت پر  
 ہی اور اکثر سماع قرآن سے اور احیاناً غار شب میں روتی تھے سولہ  
 صوت شریف احسن اصوات ہی کان احسن الناس صوتا واخلأھم  
 یعنی تھے حضرت بہترین مردم از روی آواز اور شیرین تر آدمیوں کے از روی  
 کلام کے کوئی آدمی ماندہ حضرت کے خوش آواز اور خوش کلام نہ تھا اور اصدق  
 الناس لھجۃ کے آپ کے وصف میں واقع ہی مراد اس سے یہ ہی کہ زبان شریف  
 راست تر اور درست تر زبانوں کے حکم مخارج حروف میں تھے اور صدق لہجہ  
 فصاحت آماہی۔ انس بن مالک سی روایت ہی کہ نہیں پہنچا حق تعالیٰ نے کسی  
 پیغمبر کو مگر خوش رو اور خوش آواز تا آنکہ پہنچا تمہارے پیغمبر کو خوش رو اور  
 خوش آواز زیادہ تر ہے اور آواز مبارک بے تکلف پہنچتی تھی اور اس  
 مقام تک کہ وہاں کیسی آواز پہنچتی نہ تھی خاص کہ خطبہ پڑھنی میں جو غلط نصیحت  
 قوت سے اس قدر آواز بلند ہوتی کہ غور میں اپنی گہروں میں سنتی تھیں اور  
 جب خطبہ پڑھتا میں ایام حج میں سب آدمیوں نے حضرت کی آواز سنتی اپنی  
 منازل میں اور دوزخ دیکھ کر کوئی شخص نہ تھا کہ جس کے کان میں آواز نہ پہنچتی ہو  
 اور وہ جو حدیث میں آیا ہی کہ حضرت متی میں خطبہ پڑھتی تھے اور جناب امیر علیہ السلام  
 اوسکو تعبیر کرتے تھے مراد اس سے تفسیر اور توضیح کلام شریف ہی نہ سنو نا آواز کا  
 ستروین فصاحت لسان اور جوامع کلام اور بدایع بیان اور غرائب  
 حکم حضرت کے بالا عرض ہے ہی کہ ہاتھ فکر و اندیشہ کسی طلیق و ذلیق کا دم من حصرو

اچھائی اور جسکے تک پہنچ کر توفیق اور توصیف آپکی فصاحت و بلاغت کے حیطہ  
 عقل اور تخمین قیاس سے خارج ہی حق تعالیٰ نے کسیکو فصیح و بلیغ تر آپ سے پیدا  
 نہیں کیا۔ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ ہمارے درمیان میں سے باہر نہیں گئے اور کوئی فصیح و بلیغ ہمارے بچپن اور مقام  
 سے نہیں آیا اس قدر فصاحت آپکو کہاں سے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان اسمعیل ۴  
 نحو و مدرس ہو گئی تھی لائے جبریل علیہ السلام میری پاس اوس زبان کو اور میں نے  
 اوس کو یاد کر لیا اور فرمایا اَدِّیْ رَدِّیْ فَاحْسِنْ تَادِیْیَ یعنی ادب کھایا مجھ کو  
 میرے رب نے اور نیک کیا میرے ادب کو۔ علم عربیت کے متعلق علم فصاحت  
 و بلاغت ہی اوس کو ادب کہتی ہیں اور فرمایا پرورش پائی میں نے بنی سعد بن بکر میں  
 کہ قوم حضرت کی مرضہ حلیمہ سعدیہ کی تھی یہ قبیلہ افضح عرب مشہور تھا اور کلام  
 شریف ایسا واضح مفصل معین ہوتا تھا کہ اگر سامع چاہتا جدا آپ کے  
 کلمات کو شمار کر لیا اور مقام احتیاط میں ایک ایک کلمہ تین تین بار فرماتے تا  
 سامع خوب سمجھ لے اور طرزیان ہمیشہ نہ تھا وقت ضرورت باقتضای فہم سامع  
 کلام کو تکرار ارشاد کرتے تھے اور خصائص کلام شریف سی ہی کہ حدیث  
 میں آیا اَوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ یعنی دینی گئی مجھ کو کلمات جامعہ مراد جو امح  
 الکلم سے یہی کہ لفظ تھوڑے اور معنی بہت ہوں۔ علمای حدیث حضرت  
 کے جوامع الکلم میں سے جمع کر کے کتب اور وفات پر موشخ اور مرین کیے ہیں  
 اتھار و پریش ریش مبارک ابنوہ تھی یعنی طول و عرض میں سب طرف سے  
 بہرہ گیری اور خوب گہن کی کمال زیبائش تھی۔ حدیث ابن ابی مالہ میں وارد  
 تھا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَثَّرَ الْحَکْمَۃَ یعنی تھے رسول  
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت الحکمہ۔ مراد کثرت اللہ سے بسیاری ابنوہ موی  
 مبارک اور اندام بالونکھا ہی اور رشخای قاضی عیاض سے منقول ہے کہ آپ  
 ریش مبارک فی سینہ شریف کو بہر لیا تھا اور درازی ریش مبارک میں قد و عرض  
 بہت تھیں سب وظائف انہی میں لکھا ہی کہ ریش مبارک بعد چار انگشت  
 اور چوبیس تہائی از روی صحت کے ہی اس قدر سی کم و زیادہ نہیں ہوتا ہی

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کہتے ہیں کہ اس روایت کی سند باہمی نہیں جاتی اور اسالہ مجید موجب حسن و جمال ہے خصوصاً اس صورت میں کہ انہوہ ہو اور یہ روایت منافی اسکی ہی کہ شفاف قاضی عیاض سے منقول ہوا اور منافی روایت ترمذی کے ہی کہ کتاب مذکور میں مذکور ہی کہ حضرت بیتی تھے اپنی لچہ کو طول اور عرض سے یعنی طول اور عرض سے قصر کر کے ہوا فرماتی تھے **افنیسین** قص شارب یعنی سبالت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو کوئی نہ کا اپنی موچونکو وہ ہم سے نہیں اور صحیحین میں آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا مخالفت کرو مشرکون کی۔ اور ایک روایت میں مجوس کی دراز کرو ڈاڑھو اور پست کرو موچونکو اور مبالغہ کر پست کرنے موچون میں اور رافع نے ابن عمر سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبالغہ کرو قطع اور پست کرنے موچون میں اور چوڑو و ڈاڑھون کو اونکے حال پر راقم الحروف کہتا ہی کہ قصر اور اسالہ مجید میں اختلاف روایات ہی لیکن معمول اکثر شایخ اور اسلاف کا اسالہ معلوم ہوتا ہی اور منقول ہی کہ ریش مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اونکے سینہ کو پر کیا تھا اور اسطرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش مبارک تھی اور حضرت محبوب سجانی کی ہی ریش مبارک طویل و عرض ہتی یہ سب مارج النبوة میں مذکور ہی اور حضرت کے خطاب کرنے میں اقوال علما مختلف ہیں تحقیق یہ ہی کہ آپ نے خطاب نہیں فرمایا۔ کوسٹلہ کہ سفیدی حضرت کے موی مبارک سر اور ریش کی حد خطاب کو نہیں پہنچی تھی تمام سر اور ریش مبارک میں جو ڈاہ یا شترہ یا اٹھارہ بال سفید ہوئی تھی ہر تقدیر نہیں سے کم نہ تھی جب ادا ہاں فرماتے سفیدی یا لونکی پوشیدہ ہو جاتی پھر حاجت خطاب کی نہ تھی اور انس بن مالک سے روایت ہی کہ لچہ شریف میں چند بال سفید تھے اگر جاہتا میں گن لیتا اور سفید راہ کے سر مبارک میں اور خطاب نہیں کیا حضرت نے۔ تاہمین خطاب جو کہتی ہیں کہ کھالا انس نے ماہر شریف کر کے اونکے پاس تھے وہ محضو تھے جو اب اسکا یہ ہی کہ وہ محضو ت



نہ تھے بلکہ مزوج و مخلوط بہ طیب ہی بسبب اختلاط خوشبو کے ایسی دکھائی دیتے  
تھے کہ گویا محضوب ہیں اور احتمال ہی کہ او کو محضوب کیا ہوا اس نے تا حکم ہو جاوے  
اور دیر تک ہیرین اور اس طرح بعض احادیث کہ دلالت خضاب پر کرتے ہیں  
ماول ہیں تحقیق محققین ہی ہے کہ آپ نے خضاب نہیں فرمایا اور موسیٰ مبارک ریش  
وسر کے اس قدر سفید نہ تھے کہ لایق خضاب ہوتے اور حضرت قص شوارب اور  
اظہار روز جمعہ فرماتے تھے اور بعض روایات میں بخشنہ آیا ہی اور کیفیت ناخن  
تراشی میں کچھ ثابت نہیں لیکن اس قدر کہ ابتدا سببہ بینی سے کرتے اور ختم زائغ  
پر اوسی ہاتھ کے فرماتے اور مسواک اور شانہ حضرت سے جدا نہیں ہوتا تھا  
اور جب ادیان کرتے ریش مبارک میں شانہ فرماتے اور آئینہ میں جمال شریف کہ  
مطلع انوار الہی اور منظر اسرار نامتناہی تھا دیکھتے تھے صلی اللہ علیہ وآلہ قدر  
حسنہ و جمالہ بیسویں گردن شریف رشک مینائی بہشت بکمال خوبی اعتدال  
پر رخشان اور درخشان تھی اور اس قدر صفائی اور آب و تاب رکھتی تھی کہ آئینہ  
جبکی صفائی کے روبرو و شرمندہ تھا گویا جانہ کما کر تصویر کا عالم تھا اور  
حدیث ابن ابی ہالہ میں آیا ہی کان عَنقَلُ حَبِیْدٍ دُمْنِیۃٌ فِی صَفَاءِ  
الْفِضَّةِ یعنی تھی گردن آپ کی گردن دمیہ کی صفائی جاندی میں — دمیہ بضم ال  
بت کو کہتی ہیں کہ بنایا ہو عاج سے کذا فی الہدایہ اور صاحب قاموس کہتا ہی  
کہ رخام یعنی سنگ سفیدی اور مقصود تشبیہ سی فقط مبالغہ ہی صفت میں اور  
تخبین میں — اور حاشیہ شمایل وغیرہ میں کہ دمیہ بمعنی غزال یا آہو برہ کہ  
کہا ہی سند او کی کتب لغت میں نہیں ملتی اکیسویں شانہ مبارک اونچی  
اونچی اونچاں اور دونوں کچھ جدا ہی تھی چنانچہ اس کے بیان میں بَعْدَ مَا  
بَیِّنَ الْمُنْکَبِیْنِ وارد ہی یعنی درمیان دو نوشتا فون کے بعد اور مسافت  
تھی اور بعضوں نے بعد بصیغہ تصغیر پڑا ہے اور بعضوں نے او کو  
بعض الصد تصغیر کیا ہی عرض عدد اگرچہ وصف جداگانہ ہی لیکن ان دونوں  
وصفوں میں تلازم ہی یعنی ایک دوسرے کو لازم ہی یا بیسویں بغل شریف  
کمال سفیدی سے ہم رنگ نہ رہتے تھے اور یہ از جملہ عجائبات اور خواص حضرت

ہی کہ اصل سے آمد بیوکی اہل سنت ہی ہوتی ہی — اور بعضوں نے کہا ہی کہ مال  
 ایک نعل میں نہ ہے لیکن اس روایت میں کلام ہے — اور بعض احادیث میں  
 آیا ہی بھی یَنْتَفِئُ الْبَطْنُ کدہ کرتے تھے اپنی نعلوں کے بالوں کو اور حضرت  
 کی نعلوں سے خوشبو مشک کی آتی ہی چنانچہ بعض صحابہ سے روایت ہی کہ آپ  
 نے نعل اپنی ساتھ لایا حضرت کی نعل کا پسینا مینے سو نگہا بوئی مشک اور اس  
 آتی ہی تیسویں سینہ مبارک عریض و چوڑا اور فی الجملہ اوہرا ہوا تھا اور  
 فائدہ اس ترکیب میں یہ ہے کہ سینہ مبارک بھی علوم و معارف اور شمع تجلیات  
 اور معدن اسرار ذات مطلق تھا اس لیے وسعت اور کشادگی مناسب ہوئی  
 کہ وسعت طرف بقدر وسعت مظلوف چاہی چو بیسویں شکم مبارک نہایت  
 ہموار اور صاف برابر سینہ تھا چنانچہ حدیث میں وارد ہی سَوَاءُ الْبَطْنِ  
 وَالصَّدْرِ برابر شکم اور سینہ مراد اس سے ہموار ہی — حدیث ام ہانی میں  
 آیا ہی کہ دیکھا مینے شکم مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گویا تو تھا  
 بالائی یکدگر تہ کیئے ہوئے رکھی ہیں یہ کہنا یکمال ترمی اور صفائی سے ہی مینے  
 شکم مبارک کمال نرم اور صاف تھا اور حدیث ابن ہالد میں آیا ہی —  
 كَيْفَ الْمَسْرُوفِ مِمْ وَ سَكُونِ بَيْنَ مِهْلَةٍ وَ رَأَى مَضْمُومِ بِيْ نَقْطَةٍ وَ يَأْوِ  
 مَوْجِدَةٍ وَ هَبَانِ بَيْنَ كَأَوْبِ سَيِّئَةٍ كَأَنَّهُ مَوْنٌ — یعنی بالوں کا ایک خط مبارک  
 لباً اندامی سینہ سے تاناف و کشکاری نقاش ازل سے کہنیا تھا باقی سینہ  
 اور شکم صاف تھا لہذا حدیث تریف میں آیا ہی عَادَى الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ  
 رَسْوَى ذَلِكَ یعنی سوا اس خط مبارک بالوں کے چھاتی اور پٹ پر کوئی بال  
 نہ تھا چھیسویں پشت مبارک آپ کی گویا نقرہ گداختہ تھی یعنی نہایت سفید اور  
 صاف اور ہموار تھی اور آستخان شانہ مضبوط اور پر گوشت تھی اور دونو شانہ  
 مہر نبوت چنانچہ حدیث میں آیا ہی وَ بَيْنَ كَيْفِكَ خَارَةُ الْمُسْوَرِ  
 وَ هُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ یعنی درمیان دونو شانوں نے مہر نبوت تھی اور آپ  
 خاتم الانبیاء ہیں اور وہ ایک چیز اوہری ہوئی تھی اجزائی بدن شریف ہی رنگ  
 اور صفات و عین مانند بدن کے تھوڑے دوسکے خاتم نبوت کہتے تھے اور یہ مہر نبوت

ایک آیت الہی سے بھی۔ حاکم نے مستدرک میں وہی سے روایت کی ہے  
 کہ بسوٹ ہوا کوئی بغیر گواہ کی علامت نبوت کی دست راست میں نبی الامام  
 بغیر کہ علامت نبوت اس کے درمیان دو نوشتانوں کے تھی اور بعض روایات میں  
 عَنْهُ كَيْفَ الْيُسْرَى اور بعض میں عَنْهُ كَيْفَ الْيُسْرَى اور یہی اور یہی  
 اور یہی دو نور و ایتین مٹانی روایت میں الکفین کہ اشہر روایات ہی نہیں ہیں  
 کو اسطے کہ درمیان دو نوشتانوں کے ہونا مستلزم اسکا نہیں کہ میانہ اور چھین  
 دو نو کے ہو اگر بایں بائیں طرف یاد اہنی طرف شانے کے ہو تب بھی درمیان  
 دو نوشتانوں کے ہونا اوسبہ صادق ہی اور شبہ بہر نبوت میں روایات  
 مختلف ہیں بعضوں نے مانند تکر و محملہ عروس اور بعضوں میں مثل مضہ کنو  
 یا ایک آیا ہی اور ہرنگ بدن شریف صفائی اور نورانیت میں تھی اور  
 اوسبہ چنہ خال اور کئی بال اسطرح سے جمی تھے کہ صورت حروف کی نموداری  
 جیسے کہا جاتا ہی کہ اوسبہ نکھا ہوا تھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ  
 اور بعضوں نے کہا اوسبہ نکھا تھا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ خَبِثَ مَا  
 تَوَجَّهَتْ قَائِلُكَ مَتَّضُونَ یعنی جسطرف تو مشوہہ و شیش قیاب ہی  
 محمد شین نے نکھا ہی کہ بہر نبوت علامت حضرت کی معرفت اور تصدیق کی ہی  
 کہ نہہ وہی پمخیر ہے کہ جسکی بشارت اگلی کتابوں میں ہی اور صیانت اور حفاظت  
 قیام اور طعن و انکار سے ہی جیسے کسی چیز پر مہر کرین تا خلل و فساد وہیں راہ  
 پاوے اور حق یہہ ہی کہ بہر نبوت ایک سر عظیم مخصوص حضرت کی تھی حقیقت حال  
 اوسکی حق تعالیٰ کو معلوم ہی چلیسویں دو ہاتھ آپ کے دراز تھے اور دازی  
 ہاتھ کی کمال جود و عطا اور قوت اور غلبہ پر دلیل صریح ہی۔ کلا بیان چوڑی اور  
 دراز تھیں ہنیدان پر گوشت اور نرم اور نازک پہیلی پہیلی اور خوشبودار تھیں  
 چنانچہ صحیحین میں ابن سیرین کہ کسی روایت ہی مَا مَسَسَتْ دِيْبَا جَةٍ  
 وَلَا حَبْرًا أَلَيْنَ مِنْ كَلِمَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا  
 تَقِصْتُ سِسْمًا وَلَا عَتَبَرًا أَطِيبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی اہتہ نہیں لگایا مینے دیا اور حریر کو کہ نرم زیادہ ہو تھی حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہ سو گھنا میںے مشک اور نہ عنبر کو کہ خوشبودار زیادہ  
 ہو خوشبو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ مروی ہی کہ جب یتیم کے سر پر ہاتھ  
 پیرتے شفقت سی اور سکا سر خوشبودار ہو جاتا اور صحیح مسلم میں روایت  
 ہی کہ مسیح کیا حضرت نے خنارہ جابر بن سمرہ کو جابر کہتا ہی کہ بائی میںے دست  
 مبارک کی سردی اور خوشبو کہ گویا یا ہر لائے ہن اور سکو طہلہ عطار سے اور  
 نزدیک طبرانی اور بیہقی کے آیا ہی وایل بن حجر سے کہ مصافحہ کرتا ہوں میں  
 حضرت سی اور س کر تا ہی میرا بہن حضرت سے پھر سو گھنا ہوں اپنی ہاتھ کہ  
 اور س کے پاتا ہوں خوشبو خوشتر مشک سے اور سعد بن وقاص سے  
 روایت ہی کہ ایک بار حضرت میری عیادت کو تشریف لائی اور رکھا دست  
 مبارک میری پیشانی پر پھر مسیح کیا میرے مونہ کو اور سینہ کو پس ہمیشہ پاتا ہوں میں  
 سردی دست مبارک کی اپنی جگر میں اس ساعت تک۔ مسور بن شداد ہی  
 باپ سے روایت کرتے ہن کہ میں آیا حضرت کے پاس اور س کیا میںے دست مبارک کو  
 تہا نرم زیادہ ابریشم سے اور سرد زیادہ برف سی اور مروی ہی کہ ایک دن  
 حضرت نے قنادہ بن لحيان کے مونہ کو ہاتھ لگایا تہا اور سکا چہرہ اس قدر روشن  
 ہو گیا کہ عکس ہر چیز کا او سین نظر آنے لگا ستائیسویں اور گلیان دست  
 مبارک کی دراز اور بار یک نہایت خوشنما تہن چانچہ اور سکی تفریق میں مروی  
 مسائل الاطراف یعنی کنارے اعضا کے کہ عبارت اور گلیوں ہی دراز  
 اور روان ہی اور بعض روایات میں طویل الاصل جامع وارد ہی نہ مجرہ حضرت  
 کی اور گلیوں کا مشہور ہی کہ چاند کو شوق کیا اور سنگریزوں نے ابکی اور گلیوں میں تسبیح  
 کی اور گہائیوں سے پانی اور بلا چانچہ حدیث میں آیا ہی کہ ابرق میں ایک  
 وضو کی مقدار پانی تہا اور تین سو آدمی اور سوقت حاضر اور نکو حاجت وضو کی  
 ہوئی حضرت نے اور س قدر پانی میں ہاتھ رکھا اور سوقت آگئی گہائیوں میں پانی  
 نکلتا تہا یہاں تک کہ اون سبہوں نے فراغت تمام سے وضو کیا اور جابر سی  
 روایت ہی کہ ایک بار صحابہ کو روضہ حبیبہ میں تشنگی ہوئی اور آپ کی آنکھیں کھل  
 تہی او سین ہوا سا پانی تہا حضرت نے دست مبارک او سین کہا فی الفور پانی نے

## ذکر حضرت مبارک آنحضرت

حضرت نام او تھیں سے مانند چشموں کے جو شہر اس میں پیدا ہوئے اور وہ صوفیہ عالم  
 تھے ہیں اگر ایک ملا کہہ آدمی ہوتے تو بانی کفایت کرتا اور ہم سب بندہ ہو آدمی سے  
 انہما میسورین ساق مبارک کی تعریف میں آیا ہی گان فی ساقہ و حقہ -  
 حضرت بکای حطی باریکی ساق یعنی دو نواسق حضرت میں باریکی تھی اور اور وہی  
 کا نظم تھا کہ جارہ بضم حیم و تشدید میم میان درخت خرما کہ او سکو ششم  
 النخل عربی میں اور گاہا کہ جو کہامندی میں بکتے ہیں بالجلد و نواسق کمال لطیف اور  
 باریک اور کم گوشت تھیں نہ دراز نہ عریض اس سببے رفتار میں سرعت تھی اور  
 چلتی میں قدم رکھتی قوت سی خوب جا کر آگے چلے ہوئے گویا بندہ سے پستی کی  
 طرف اترتے ہیں باوجود اسکے تیز رفتار سبب تک آہستہ و نرم چالی تھے  
 او تیسویں قدم مبارک اور اسکے وصف میں روایات مختلف ہیں خلاصہ  
 یہ کہ قدم شریف دو نودراز اور برگوشت اور اونگلیاں چوٹی کی دراز اور باریک  
 تھیں اور انگشت سبابہ ب اونگلیوں سے دراز تھی اور حضور برگوشت اوپر  
 پانچوں انگشتوں سے گراون پر پانی نہ ٹپرتا اڑیاں چھوٹی کم گوشت تھیں - جابر  
 بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میرے باپ جنگ احد میں تھے ہوئے قرض  
 یہودیوں کے تھے ایک باغ خرما کا اپنی ملک میں چوڑا جب وہ باغ پہلا یہودیوں  
 نے جاہ کہ سارا باغ قرض میں لگا لیں میں نے کہا کہ چند سال کی پہا میں قرض اپنا  
 اور اگر لیں یہودیوں نے مانا آخر یہ قصہ حضرت کے حضور میں آیا آپ نے فرمایا  
 کہ خیرے کاٹ کر خرمن کرو - پھر حضرت اوس باغ میں شریف لائی اور انبار  
 کلان خرمن کے گرد پھر قدم شریف اوس پر رکھا اور فرمایا کہ قرض خواہوں کو  
 بلا کہ خرمن کے لو گئے قرض میں لگا دو - جابر کہتی ہیں کہ میں نے  
 ناپ کر دینی لگا حق تعالیٰ کی قدرت سے تب قرض اونکا اوسے انبار سے  
 ادا ہو گیا اور میں دیکھتا تھا اوس انبار کے طرف گویا اوس میں سے ایک  
 جزا ہی خارج نہیں ہوا - اسی مسلمانوں دیکھو یہ ایک شہد آخر بکت قدم  
 شریف کا ہی اور اس طرح کے معجزے بہت سے کتب سیر میں مرقوم ہیں -  
 اور حضرت نہایت با وقار و مددگار تھے اور اسی انداز سے خراٹاں

## باب بیوان فصل دوسرے

ہوتے اور جب راہ میں چلتی صحابہ کرام کو اپنی آگے روانہ کرتے اور آپ صبح  
 پہنچی چلتی اور حدیث میں وارد ہے کہ حضرت فرماتے کہ پہلے میرا فرشتوں کے  
 لئے چوڑا یعنی آپ کے پس رو فرشتے ہوتے تھے اس واسطے اصحاب کو آگے  
 چلتی کا حکم تھا اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ نہ یکھا میں نے کسی کو شتاب  
 تر راہ چلتی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا نور دیدہ ہوئی تھی زمین  
 آپ کے واسطے اور ہم سب مشقت میں ڈالتی تھے اپنی جان کو اور ڈورتے تھے کہ  
 حضرت کے ساتھ چلیں اور آپ بے تکلف بطور خود چلتی تھے اور اضطراب قیام میں  
 نہیں کرتے تھے یعنی آپ باوصف سرعت رفتار بی رنج اور بدون مشقت چلتی  
 تھے اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور دوہرا اور کھنچا تھا کناروں کے گوشت  
 لٹکانہ تھا چھوٹے جسم شریف پر اتفاق رکھتی ہیں چنانچہ وارد ہے کان  
 أَبْيَضٌ مِثْلِيٍّ اِيعْنِي رَنُكَ سَبَّاحُ حَضْرَتِ كَاسْفِيْدِي مَكِيْنٌ تَهَا - ملاحظہ ایک وصف کر  
 کہ بیان اس کا محیط تحریر سی خارج ہی اس کی کیفیت وجدانی ہی نہ بیانی - بالحدیث رنگ شریف  
 حضرت کا سفیدی خالص تھی کہ ربودگی ترکہتی ہو بلکہ سفیدی ملیح تھی کہ اس کو تفسیر  
 کیا ہی ساتھ بابل بسرخی کے چنانچہ مروی ہے کہ سفیدی رنگ شریف مشرب  
 بحِجْرَت یعنی مختلط بسرخی تھی اور نظر اس اختلاط کی وصف رنگ شریف میں  
 واقع ہی یعنی گندم گون ظاہر ہی کہ اختلاط سفیدی اور سرخی سی گندمی رنگ  
 پیدا ہو سکتا ہی اور اس واسطے بعضوں نے لکھا ہی کہ مراد سمرت سے حرمت  
 ہی کہ مختلط بیاض ہو اور غرض اس بیان سے رفع تعارض میان احادیث  
 خلاصہ رنگ شریف سفید مختلط بسرخی تھا کہ اس کو گندم گون ہی کہا ہی اور  
 حق یہ ہی کہ رنگ بدن میں اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہیں ہی اور نور  
 لون شریف نور ماہ شب چہار دم پر غالب تھی - براہ میں غائب کہتی ہیں  
 کہ میں نے حضرت کو شب ماہ میں حالہ سرخ یعنی دھاری دار پہنی دیکھا بہتر کہتا  
 تھا میں حضرت کو ایک نظر اور جانہ کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم شریف  
 حضرت کا جانہ سے زیادہ روشن نظر آتا تھا اَلصُّلُوَّةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَاعِدٌ اور دستور یہ ہی کہ جو کوئی حاکم اپنی نایب اور



کار زندگی کو سر فراز کرتا ہی تو ایسا معاملہ ہر بانی خاص کا اس کے ساتھ عمل میں لاتا ہے کہ سب آدمی معلوم کریں کہ یہ شخص مخصوص اور صاحب خاص مالک کا ہی اسکا ساختہ پرداختہ بالکلیہ مالک کو منظور و مقبول ہی اور اسکی محبت یا عداوت مالک کی محبت یا عداوت ہی۔ اسبطح پاک پروردگار نے کہ مالک اور حاکم سارے جہان کا ہی اپنی پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوقات سے برسات منتخب اور برگزیدہ کر کے اپنی خاص مہربانیوں کے ساتھ مخصوص کیا تا سب معلوم کریں کہ یہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق کون و مکان اور مالک زمین و آسمان کا ہی یہاں تک کہ اسکی رضامندی خدا کی رضامندی اور اسکی ناخوشی خدا کی ناخوشی ہے اور فضیلتیں حضرت کو جو حق تعالیٰ نے بخشی ہیں دو قسم ہیں ایک قسم وہ کہ اور انبیاء ہی اوہمیں شریک ہیں لیکن آپ کو اور انبیاء سے زیادتی اوسی وصف اور صفت میں ہی علاوہ جو کمال ایک ایک پیغمبر کی ذات میں جدا جدا تھے وہ سب حضرت کی اکیلی ذات جمع صفات میں مجتمع اور یکجا ہوئے فضیلت اس جماع کی انفراد پر جو ہی ظاہر ہی مثلاً بیش جہاں بیش مکانوں میں جدا جدا روشن ہوں اور اوہمیں بیون کہ ایک مکان میں روشن کریں فضیلت اوس مکان کی کہ جہیں بیش چراغ روشن ہیں روشنی میں ان مکانوں پر کہ وہاں ایک ایک چراغ اکیلا روشن ہو معلوم۔ اور متیقن ہی اسبطح حضرت کی ذات با صفات نسبت ذات سارا دنیا کے قیاس کیا جائے چنانچہ خلافت اور ملک اور حسن اور خلعت اور کلام اور عبادت اور شکر جو آدم علیہ السلام اور داؤد اور سلیمان اور یوسف اور ابراہیم اور موسیٰ اور نوح کو جدا جدا دیا گیا یہ سب کمال ذات سرور کائنات میں یکجا فراہم ہوئے اور دوسری قسم وہ کہ مخصوص حضرت کے تھے ہی اور کسی نبی کو اوہمیں شرکت نہیں جیسے انواع و لایات اور محبوبیت مطلق اور اصطفاء اور رویت اور قرب اتم اور شفاعت عظمیٰ اور جہاد اور سوال کے اور کمالات کہ نجائی خود مصرح ہیں اور تفصیل اہل نبوت کی اوہمیں سے رسالہ تحریر نہیں میں مسطور ہی مخصوص حضرت کے ساتھ ہیں اور صفات خلقہ میں جسے آئیں گے

## باب بیوان فصل دوسرے

پچھی سے اور اندھیری اوچالے میں برابر دیکھنا اور بغل شریف کا سفید ہنرنگ بدن صاف ہونا اور جمائی کا تمام عمر میں نہ آنا اور احتلام کا ہونا اور بسینہ کے غبر و مشک کی خوشبو کا آنا اور زمین کا بوقت حاجت <sup>بھٹنا</sup> ٹخا فہ ہونا اور بول و غایط کا غائب ہونا اور اس مکان سے بوی مشک کا آنا اور اثر فضلہ کا نہ میں پر نہ دیکھنا اور ختنہ کری کر اسے اور ناف پریدہ پیدا ہونا اور وقت تولد سجدہ کرنا اور انگشت شہادت بطرف آسمان اوٹھانا اور کلہ ٹپھنا اور کلام کرنا اور دشتو نکا مہد حضرت کو بلانا اور جانہ کا آپ کے ساتھ باتیں کرنا اور بوقت اشارہ آب کی طرف مایل ہونا اور گہواری میں کلام کرنا اور پارہ ابر کا وقت گرمی آفتاب کے ہمیشہ آپ کے سر پر سایہ کرنا اور سایہ رحمت کا ایک طرف متوجہ ہونا اور حضرت کے بدن اور کپڑوں پر کبھی کا شہ ٹپھنا اور جس جانور پر سوار ہونا اس جانور کا نامت سواری بول و براز کرنا اوصاف مہورہ سے ہیں اور یہ برواہات صحیح ثابت ہی کہ حضرت قبر میں زندہ ہیں اور قبر میں نماز پڑھتے ہیں اور حضرت کے مزار مبارک پر ایک ہوتے متعین ہی کہ جو کوئی درود اور سلام آپ پر بھیجتا ہی وہ اس کو آپ کے حضور میں پہنچاتا ہی اور حضرت کے پاس عرض کی جاتے ہیں اعمال اہل امت کے اور آپ ان کے واسطے استغفار کرتے ہیں اور مناقب جلیلہ اور فضایل جمیلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں آپ کی حیات اور بقا کی قسم کہا ہی **لَعَمْرُکَ اَنتُمْ لَکُمُ سَکُونٌ** یعنی تم لوگ اپنے لیے سکون کی قسم حیات تیری کی تحقیق وہ اپنی سستی میں بیٹھے ہوئی ہیں۔ جمہور اہل تفسیر متفق ہیں اس بات پر کہ یہ قسم ہی پروردگار عزوجل ہی بدت حیات اور بقای حضرت علیہ الصلوٰۃ والرحمۃ کے اور یہ غایت عظیم اور نہایت تکریم ہی۔ جیسے عاشق اپنی معشوق کی قسم کہتا ہے اور کہی تیری جان کی قسم۔ اسی مسلمانوں قدر و منزلت اس قسم کی حرمان اسرار کو کہ اس راز و نیاز سے واقف ہیں معلوم ہی کہ اس قسم سی کیا تراوش کرتا ہی ابن عباس سے روایت ہی کہ پیدا۔۔۔ کنیا حق تعالیٰ نے کنیزات کو گرامی تر نہ کیا اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اس کی حیات کی قسم کہا ہی نہ غیر اس کی اور

ذکرِ حلیہ مبارک صلعم

ابو الجوزا کہ اجلہ تابعین سے ہیں کہتے ہیں کہ سو گند کھائی حق تعالیٰ نے کسی کی حیات کی سو اسی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کہ حضرت گرامی تر اور بزرگتر ہیں خلق میں نزدیک حق جل و علی کے **۱۱** قرطبی نے کہا کہ قسم کھنا حق تعالیٰ کا بحیات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان صریح ہی ہمارے واسطے کہ قسم کھانے ہم آپ کی حیات کی **۱۲** اور امام احمد کہتے ہیں کہ اگر کوئی قسم حضرت کی حیات کی نہیں منعقد ہوتی ہے اور اگر کھائی ہو تو کفارہ واجب **۱۳** تا ہی سبب ہونے حضرت کے ایک دو رکعت شہادت کا **۱۴** اور اور معمول اہل مدینہ ہے کہ حضرت کی قسم کھاتے ہیں اور کہتے ہیں بحق اوہم کے کہ پوشیدہ کیا ہی جسکو اس قبر نے اور بحق اس کی قبر کے یعنی قبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم **۱۵** عنان سورہ **۱۶** لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حَلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ یعنی قسم کھانا جو زمین اس شہر کی اور تو حلال ہو نیوالا ہی پنج اس شہر کے + مے جو بات ظاہر ہی زیادہ تر اوس سے تشریف اور تعظیم متصور نہیں کہ مقید کیا حق تعالیٰ نے قسم کو بلکہ کہ بذر حرام اور بلد اس جسکا نام ہی بوقت حلولی اور نزول حضرت کے اوس شہر میں اس جاسے کہتے ہیں کہ شَرْفُ الْمَكَانِ بِالْمَلِكَيْنِ اور وہاں لہذا میں حضرت عمر سے روایت ہے کہ اوہوں نے عرض کی حضرت کی خدمت میں کہ بَايَ اَنْتَ وَ اُخِي پہنچی فضیلت آپ کی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کو کہ قسم کھائی خدا نے آپ کی حیات کی نہ حیات سائر انبیاء کی اور پہنچی فضیلت آپ کی با پس خدا کے اس حد کو کہ سو گند کھائی آپ کی خاک پاک کی اور کھا **۱۷** لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ یعنی قسم کھانا بلد کی کہ عبارت زمین سے ہی کہ اوس پر جلتی ہیں قسم کھانا خاک پاک ہی اور یہ قسم ایک سر کنون اور راز مکتوم ہی کہ نظر کو تہ میون کی اوس کے ادراک سے قاصر ہی جو صاف ہیں اور پاک نظر واقف انداز رازہ نیاز عاشق و معشوق ہیں وہی ان باتوں کی کیفیت اور اہمیت پاتے ہیں یہ جو کچھ مذکور ہوا ارج البتہ میں مسطور ہی اور منجملہ حضائیں حضرت کے یہ ہی کہ عالم ارواح میں اول آپ پیدا ہوئے اور پہلی السنت برکم کیا نہیں ہیں پروردگار تمہارا ہے کے جواب میں **۱۸** بَلَا اَنْ اَنْتَ

کہا اور سیر معراج مخصوص آپ کے ساتھ تھی اور سواری براق بھی مخصوص ایگی تھی اور  
 ادب پر آسمانوں کے چانا اور حد قات قیاسین آواز کی کوہنچا اور دیدار الہی سے شرف  
 ہونا خلاصہ بکا ہی اور زشتو نکا فوج و حشم ہونا اور آپ کے ساتھ ہو کر کافرونی  
 لڑنا مخصوص حضرت ہی اور شوق قمر اور ایسے معجزے عجیب و غریب جو آپ سے  
 ظاہر ہوئے ہیں کسی اور پیغمبر سے ظاہر نہیں ہوئے اور پہلے قر سے سدا دہنا  
 اور پہلے قیامت میں بیہوشی کے افادہ پانا اور سواری براق اور ستر ہزار  
 فرشتوں کا جلو میں ہونا اور جانب راست عرش کی سر پڑھنا اور مقام  
 محمود سے مشرف ہونا اور لو الھم کانا ہتہ میں دینا اور حضرت آدم اور تمام  
 آدمی ذریعہ کا اوس لوا کے سایہ میں ہونا اور سب انبیا کا ساتھ اپنی امتوں کے  
 آپ کے پس منظر ہونا اور پہلے دیدار خدا آپ کے شروع ہونا اور شفاعت عظمیٰ مخصوص  
 ہونا اور پہلے بل صراط سے گزرنا اور حضرت فاطمہ ایگی صاحبزادی کا صراط پر آنا  
 اور سب خلق کو حکم انگین بند کر لینی کا ہونا اور پہلے دروازہ بہشت کو آچکا ہونا  
 اور دن قیامت کے مرتبہ وسیلہ شرف ہونا یہ سب مخصوص حضرت کے ساتھ ہی  
 اور مرتبہ وسیلہ کا نہایت بلند ہی کہ سوا آپ کے اور کسی پیغمبر کو نہیں ہوا اور حقیقت  
 اجمالی اس مرتبہ کی یہ ہے کہ حضرت قیامت کے دن حق تعالیٰ طرف سے بزرگ و زیر کے  
 بادشاہ کی طرف سے ہونگے اور بالجلد بعد خدا کے سب مخلوقات سے افضل اور  
 اشرف اور اکمل اور اکرم ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور  
 عنایت اور معراج اور کمالات اور معجزات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور  
 شمایل ستودہ اور فضائل محمودہ حضرت علیہ السلام کے زیادہ از حد اور بشمار میں مقدور  
 بشر ہیں ہی کہ سب کو احاطہ کرے اور معجزات حضرت کے جو کتب احادیث و سیرت  
 قلم بند ہیں جو شہد ہزار ہیں مسلمانوں کو لازم ہی کہ موافق اور شاہد حضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے عمل میں لاکر ہمیشہ ذکر خیر آپ کا کیا کریں اور مدام درود و سلام  
 میں مشغول رہیں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔

**فصل تیسری** اخلاق عظیمہ اور صفات کریمہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے بیان میں چنانچہ ہے کہ خلق بضم حاسیرت باطن کو کہتے ہیں جیسے کہ خلق

خلق بفتح فاصورت ظاہر کو اور قاسوس میں ساتھ دونوں پیشون اور جزم کے  
 بمعنی سنجیدہ اور طبع کے نگہا ہی اور خلق کے معنی عقلا کے نزدیک ایک ملک ہی کہ سب  
 اوسکے افعال بہولت اور آسانی صادر ہوں اور اسکا بیان کتب معقولات میں کیا  
 گیا ہی اور اختلاف اقوال اس میں ہے کہ خلق غریزی ہی کہ حق تعالیٰ نے ہر شخص کو  
 اوس پر پیدا کیا ہی یا کتب کہ ہر آدمی تکب و ریاضت حاصل کر سکے قول بعضوں کا  
 یہ ہے کہ غریزی ہی اب ہی مفہوم ہوتا ہی حدیث مرویہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسمت کئی حق تعالیٰ نے  
 درمیان تھارے اخلاق جیسے قسمت کئی ازراق اور فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ  
 پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گیا یقین کرو اوس خبر کو اور اگر بیان کرے کہ فلا نے شخص نے  
 خواہی چوڑھ باورنکر وہ یہ روایت بخاری میں ہی مگر ارسال رسل سے ہی ہے  
 کہ تہذیب اخلاق حاصل ہو اور یہی نتیجہ صحبت علما اور فقر امتیج صحت سید  
 الوری سے اور اعتقاد کرنا چاہیئے کہ مکارم اخلاق و مجاہد صفات صورت  
 اور سیرت اور جمیع کمالات و فضایل و محاسن حاصل ہین تمامہ انبیا و رسل  
 کو لیکن بعض کو بعض پر تفضیل و تفوق ہے **قال اللہ تعالیٰ**  
**مَلَأْتُ الرُّسُلَ فَضْلًا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ** یعنی یہ سب پیغمبر بڑی ہی  
 معنی ایک کو اور دوسرے کے بہ اور یہ بات ہی عقیدے میں داخل ہے کہ کوئی  
 ولی درجہ اور مرتبہ کسی سے نہیں پہنچتا اور شغای قاضی عیاض مالکی میں مطو  
 ہی کہ اخلاق انبیا علیہم السلام کے سب مقطور و مجبول ہین کتب و معمول  
 ہین اور حاصل ہین اول فطرت اور اصل خلقت میں بی مدخلیت کتب و  
 ریاضت کے سبب فضل نامتناہی جل جلالہ اور برگزیدگی کے اور سبب کثرت و  
 قوت و عظمت اور اجتماع مکارم اخلاق و مجاہد صفات کی ثناء کے ذات باری عز  
 و جہ نے اپنی حبیب کے فرقان مجید میں اور فرمایا **إِنَّكَ لَعَلَّ خُلِقَ**  
**عَظِيمٌ** یعنی تحقیق تو ہر آئینہ خلق بڑا کہتا ہی اور فرمایا **إِنَّكَ**  
**وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا** یعنی اور ہی فضل خدا کا جبر بڑا  
 اور خود جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین **بُعِثْتُ لَأَتِمَّ مَكَارِمَ**

اَلْاَخْلَاقُ یعنی اوٹھایا گیا میں تاکہ پورا کروں مکارم اخلاق کو بد اور جہنمات  
ستودہ صفات کا معلم پر کریم اور مودب قرآن عظیم ہو کہ نہ مکر بہ مکارم اخلاق  
و محاسن افعال او سمین جمع ہوں اور حدیث شریف میں آیایں کہ عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہ خلق حضرت سی سوال کی گئیں جواب دیا کَانَ خَلْقُهُ الْقُرْآنُ  
یعنی تھا خلق او سکا قرآن فرد وصف خلق کسی کہ قرآن است بد خلق را  
وصف او چہ اسکان است بد حقیقت وہ ہی کہ کوئی فہم اور کوئی فہم علوم مقام  
اور کہ حال عظیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسا کہ چاہیے اور ہی سو ذات باری تعالیٰ  
ہنیں جانتا اور پہچانتا جیسے تاویل آیات متشابہات قرآنی سوای خدا کے اور کو  
معلوم نہیں پس باعتبار وسعت اور عظمت اخلاق کے بعثت فرمایا حضرت کی طرف کافہ  
ناس بلکہ ملائکہ اور جن و انس کے تمام اہل ای آیات قرآنی سے ثابت ہوتا ہی  
**اللہ** یَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رُسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا یعنی اے لوگو تحقیق  
میں پہنچا ہوا خدا کا ہوں تم سب کی طرف بد اور آیہ لَیْکُنَ لِلْعٰلَمِیْنَ  
نَذِیْرًا یعنی تاکہ ہوں عالم کے لوگوں کو ڈرا بنوالا اور آیہ وَمَا ارْسَلْنَاكَ  
اِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ یعنی اور نہیں پہنچا مجھے نجی گروہ کئی والا سیکوہ اور  
سوای اسکے اکثر آیات و احادیث اس پر دل ہن عقل کامل و علم شامل حضرت  
کا معلوم و ظاہر ہوا اخلاق شریف سی اس واسطے کہ منہج اور منشا اخلاق کا عقل  
کہ اس کے علم و معرفت اور نقوی ہی اور جودت قنط اور اصابت فکر اور  
فطر عواقب امور میں اور مصالح نفس اور مجاہدہ نہوت اور حسنایت اور  
تدبیر اور اقنای فضایل اور تجنب زایل سے حاصل ہوتا ہی اور  
اختلاف کیا ہی لوگوں نے حقیقت عقل میں اور کلام او سمین حد کثرت کو پہنچا  
ہی اور قاموس میں کہا ہی کہ علم صفات اشیا کا حسن و قبح اور کمال و  
نقصان اور نکات اثرات اور نتائج عقل سی اور عقل نام ایک قوت کا ہی کہ سب اور  
منشا او سکا علم ہی اور اگاہی عقل ہیات مجوزہ انسانی کو حرکات و سکنات  
میں کہتی ہیں اور یہ ہی خواص و آثار عقل سے ہی - غرض کہ قول محقق یہ کہ  
عقل نور و حافی ہی کہ بواسطہ اسکے معلوم اور دریافت ہوئی ہیں علوم ضروریہ



و نظریہ اور اپنے اوپر عقل کا نزدیک اجتماع و لہ سے ہی رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے  
یہاں تک کہ کامل ہوتی ہے پس بیرون میں پس کمال علم و عقل حضرت کا اوس مرتبہ  
تھا کہ نہیں پہنچا اوس مرتبہ کو کوئی بشر سوائے حضرت کے اور عقل میں اور فکر  
اکتفاء اوس فاضلہ میں جبران میں اور جو کوئی نتیجہ کرے مجاری احوال  
اور حامد صفات اور محاسن افعال اور مطالع کرے جامع کلام اور حسن بیان  
اور بیانیہ سیر اور سیاست انام اور تفسیر شریعہ اور تاصیل ادب  
جلید اور تفسیر شیم حمیدہ اور علم حضرت کا کتب سادہ اور صحف مثالیہ  
اور سیرام خالیہ اور احوال ایام ماضیہ اور تدبیر حضرت کی عرب کے حق میں  
کہ مثل و خوشن بشارت و صاحب طبع متاخرہ متباعدہ تھے اور مرتبہ چہل  
فدائی و جفا میں بکتا کس قدر تحمل و کفایت جفا اور صبر انداز پر فرمایا کہ رام و متقاد  
ہو کر طریق سلوک راہ خدا اور احراز سعادت عقبی اختیار کیا وہ شخص جانے  
کیا غیر تعلم و مہارت و مہارت کتاب اور سب مطالعہ کتب  
مفہم میں اور جلوس علماء اہل کتاب کے پاس کس درجہ و مرتبہ علم شامل و  
عقل کامل کہتی تھے **اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَ**  
**جَمَالِہٖ** اور صبر سید انبیاء صلوات اللہ علیہ وعلیہم کا ملا و انداز پرست  
نے بہت زیادہ اور سخت تو تھا جبکہ فرمایا ہی **مَا أُؤْخِذُ بِشَيْءٍ مِّثْلُ**  
**مَا أُؤْخِذُ بِتِی** یعنی نہیں سنا باگیا کوئی نبی میرے برابر نہ اور حدیث مرویہ  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں آیا ہے کہ جناب حضرت صدیق اکبر علیہ السلام  
قضیہ مال و مثال اور او کی مثل میں کہیں سے انتقام نفقات تھے واسطے اپنے  
نفس کے مگر اوس صورت میں کہ کوئی شخص مال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھے  
اوس انتقام فرماتے واسطے خدا کے اور سب صبر و ن سے بڑا بہت اور  
صعب تر صبر حضرت کا غزوہ اُحد میں تھا کہ کافر محاربہ و مقاتلہ کرتے تھے اور  
طرح طرح کے اذکار و تکلیف دیتی تھے باوجود اس کے جو صبر میں اس کی شہادت و حجت کے  
یہاں سے معذور کہہ کر اوس کے حق میں دعا فرماتے **اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرَبِّیْ فَاَنْتَ**  
**اَلْاَعُوْذُ بِکُمْ** یعنی یا رب خدا یا رب اہل بیت کہ میرے قوم کو کچھ نہیں جانتی نہ اور

توریت میں لکھا ہی کہ مقابلہ جہل میں علم آپ کا زیادہ ہوتا تھا جب قدر کوئی جہل کرنا  
 آپ علم زیادہ فرماتے۔ چنانچہ ایک یہودی نے بوعده معین آپ کے خرابا خریہ سے  
 اور رسول اسکا حوالہ کر دیا آگے تسلیم خراسا سے اور آباد و تین دن پہلے وعدی کے  
 واسطے یعنی خرمون کے اور تقاضا شد یہ کیا اور دامن قمیص مبارک اور رد ا  
 بکرلی اور نظریہ زندہ سے دیکھ کر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم حق میرا نہیں  
 دیتی اور تم ای اولاد عبد المطلب جلد گر ہو ادا ای حقوق میں پس حضرت عمر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے دشمن خدا میرے سامنے پیغمبر خدا کے حق میں  
 ایسے کلمات کستا خانہ ہے ادا نہ کہتا ہی قسم خدا کی اگر مجھے خوف ہے فرمائی  
 حضرت کا نہوتا جد اگر دیتا سر تیرا اپنی تلوار سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم پیرام و آہستگی دیکھتے تھے اور ازراہ تبسم فرماتے تھے کہ اے عمر  
 تمہیں لایق تھا کہ مجھ کو بحسن ادا اور اس مرد کو بحسن تقاضا امر کرتے پس جاؤ  
 اور ادا کرو حق اسکا اور بیش صاع زیادہ حق سے اسے دو بسبب ڈرانے اور  
 تہدید کے کہ تمہارے جانب سے واقع ہوئے ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موافق حکم  
 پیغمبر خدا کے عمل کیا اور کہا یہودی نے کسب علامات نبوت نبی آخر الزمان کی توبت  
 سے من جاتا تھا مگر یہ دو حصلین کہ اوٹکا اب امتحان کیا جیتے اور عمر رضی اللہ  
 عنہ کہ گواہ گردا کر کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا اور اسلام لایا اور ابی  
 برہہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلعم ہوئے اور ہم بھی حضرت کے ساتھ آئے دیکھا  
 کہ ایک اعرابی نے اگر رد ای مبارک حضرت کی کہنی اور بسبب خشونت جادر کے گردن  
 شریف میں خراشیدگی ظاہر ہوئی اور سوقت حضرت نے طرف اعرابی کے متوجہ  
 ہو کر پوچھا کہ کیا غرض ہے تیری کہا یہ دو نواؤں میرے باردار کرد و آئے  
 فرمایا جب تک تو مجھ کو اس حالت کشش سے نہ نکالے گا اعرابی نے کہا بخدا میں تمہیں  
 نہیں چھوڑنے کا ناوقتی کہ یہ دو نواؤں میں سے باردار نہ ہوں کے پس حضرت  
 نے ایک آدمی کو بلا کر حکم دیا کہ ایک میں خرا اور دوسرے میں جوہر دو اور  
 منہا جوہر حضرت سے ہی درگزر کرنا البیدین الاعظم یہودی سے کہ ایک حادہ  
 کیا تھا اور ایک یہودی یہ خیر سے کہ بکرے کی لاندہ حضرت کو زہر ہر دیا تھا اور

روایت ہی کہ ایک بار حضرت قیلولہ سے بیدار ہو کر کیا دیکھتی ہیں کہ ایک اعرابی  
 تلوار کھینچی سو مبارک پر کھڑا ہی اور یہ بات کہتا ہی کہ اب کون روک اور بچا سکتا  
 ہی آپ کو مجھے فرمایا اللہ پس گر پڑی تلوار اوس کے ہاتھ سے اور پکڑ لیا حضرت نے  
 اوس کا ہاتھ اور ارشاد کیا کہ اب کون شخص مانع اور بچا نہ والا ہی بچکو سرے ہاتھ ہی  
 پس ڈرا وہ شخص اور کانپا اوس وقت بغیر خدا نے ارزاہ امتناع خلق کے اوی  
 عفو فرمایا اور ہر جذب آب جہاد اور سختی کفار و منافقین پر جانب حق تعالیٰ سے  
 مجاز و مامور ہے **اللہ** **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ**  
**وَاعْلِظْ عَلَيْهِمْ** آئی ہی جہاد کر ساتھ کفار کے اور منافقین کے اور سختی کر  
 اوپر ان کے لیکن بسبب محبوبیت ذات شریف کے اخلاق محمودہ پر درگزر فرماتے  
 اور شیوہ منافقین کا حضرت کے ساتھ یہ تھا کہ غیبت میں ساحر و کاہن و  
 مجنون کہش اور جب رو برو آتے تعلق تعریف کرتے دوروی انسان میں یہی  
 جھلکت ہی کہ اکثر نفوس اوس سے متاثر ہوتے ہیں اور مکافات اوس کے میں  
 یہی کے ساتھ پیش آتے ہیں کہ جزاء السَّيِّئَةِ سَيِّئَةً مُّثْلُهَا یعنی بدلہ برائی کا  
 برائی ہی ویسی ہی بد مگر حضرت اوس کے عوض میں عفو و رحمت و استغفار فرماتے  
**یثیت** یہی راہ ہی بہل باشد جزا ہے اگر وہی آئینہ علیٰ من اسکا ہے حدیث  
 بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی کہ ایک مرد نے لمون چاہا  
 آپ باپس آئینا اپنے اذن دیا جب وہ سامنے آیا اور نظر مبارک اوس پر پڑی  
 فرمایا یہ مرد ہی اپنے قبیلہ میں جب اگر بظلمت و مداخلت اوس کے ساتھ  
 فرمائی جب چلا گیا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اوس راز پر آگاہی جا چھی حضرت  
 نے ارشاد کیا کہ میں فحاش اور رذلت خواتین کہ لوگ مجھے اجتناب اور بیم میری  
 غرض آپ کی تالیف قلوب تھی تا سرکشگان تہ ضلالت مستعد خدمت پا کر گت  
 ہو کر محلی باسلام اور محلی با ایمان ہو دین اور تہنہ و سرزنش ہی امت مرحومہ کو  
 سرکشی اور خیر و کبر سے اور امر ہی مدار اور تلطف پر لیکن فرق ہی مدارات  
 اور مدارات میں باعتبار دنیا اور دین کے کہ مدارات امور دنیاوی میں  
 محمود ہی امور دہانت امور دینی میں مذموم بیان تو اصنع فی الارض

تواضع فروتنی بخود و نرم گردنی کردن اور قاموس میں بمعنی تذلل اور ایضاً  
جھکانا اونٹ کا اپنے پیٹ کو تو باؤن او سکی گردن پر رکھیں اور اشتقاق  
او سکا وضع سے کیا ہی کہ بمعنی فرو نهادن کے مستعمل ہے اور صند او سکی کبری  
اور صفت کہ مانا ہی ساتھ تواضع کے لیکن تواضع وسط ہی کبر اور صنت میں  
اور منجملہ تواضع اپنی سے ایک یہ ہے کہ جب منبر کیا حق تعالیٰ نے اونکو دینا  
نبوت ملائکہ اور نبوت عباد کے حضرت نے نبوت عباد اختیار فرمائی اور  
کبھی آپ نے کسی خادم پر غصہ نہیں کیا اور نہ مارا واسطے انتقام نفس اپنی کے  
مگر واسطے دین خدا کے۔ لوگوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی حال خلوت  
سرائی عالی مقام کا پوچھا جواب دیا کہ ذات والا صفات حضرت ہی نرم ترین  
بسام و ضحاک اور کبھی آپ نے پائی مبارک دراز نہیں فرمائی مجلس اپنی اصحاب  
کی میں اور جب کسی اصحاب و اہل نے انکو پکارا جواب میں اوسی لیک فرمایا او  
سکو آپ تالیف کرتے تھے اور اکرام کرتے کہ ہم ہر قوم کو اور اوسی والے  
کرتے اوس قوم پر اور سب ہمیشہ اونکو ازراہ عنایت و التفات نفقہ فرماتے  
اور نصیب و حصہ اونکا دیتے ہرگز کوئی گمان نہ کرتا فضیلت اور مفضولیت ایک کا  
دوسرے پر اور حقیقت کوئی شخص آپ پاس حاضر ہوتا مصابرت فرماتے جب تک  
وہ بیٹھا رہتا آپ بیٹھے رہتے اور جب کوئی سرگوشی چاہتا آپ سے سر مبارک  
جھکا دیتے جب تک وہ عرض حال اپنے سے خارج نہوتا سر مبارک بلند فرماتے  
اور سب سی تباہ روی اور کثادہ بٹانی پیش آتے اور زانوئی مبارک اپنا  
کیسے زانو سے بڑا کر نیٹھتے اور ابنس بن مالک کہتی ہیں کہ میں دس سال  
برس خدمت آپ کی میں مشغول رہا گا ہی آپ نے ات کہنا اور فرمایا کہ یہہ  
کیون کہا اور وہ کیون کیا اور اکرام کرتے جو کوئی آپ پاس آتا اور پچھا  
دیتی کچرا اپنا واسطے اوسکے اکثر اوقات اور تکہ سر مبارک ازراہ کرمست  
رحمت فرماتے۔ اور کبھی واسطے خاطر آبنوا لیکے نماز کو تخفیف کرتے اور  
استغفار او سکی حاجت کا فرماتے اور جب فارغ ہوتے اوس حاجت سے  
پہلے نماز کو تشہیت لجاتے اور عبادت کرتے مساکین کی اور رعایا

فرمانے ساتھ فراق کے اور راجابت کرتے دعوتِ غلام کی اور بیٹے اصحاب  
میں بکرا اور بیٹے اخیر مجلس میں اور سوار ہوتے حمار پر اور ردیف و حلف  
اپنی دوسرے کو سوار کر لیتے اور روایت ہی قیس بن سعد انصاری سے کہ  
اکابر انصار میں تھا کہ ایک دن حضرت میرے گھر تشریف لائے تھے بوقتِ راحت  
سعد میرا آپ واسطے سواری آنے کے حمار لایا آپ اس پر سوار ہوئی سعد نے  
مجھے کہا کہ اے قیس آگے جا حضرت نے مجھے فرمایا کہ سوار ہونے میں نے الٹا کر کیا  
پچھتاؤ ادب آپ نے فرمایا سوار ہونے یا اولٹا ہر جا ۱۱۱ ایک روایت میں  
آیا ہی کہ یوں فرمایا سوار ہو میرے آگے کہ تو مالک اس دابہ کا ہی اور صاحب  
دابہ اہلی ہی آگے بیٹھنے میں ۱۱۱ اس طرح ایک سوار جاتا تھا اچکودیکھ کر نچی اوتا  
ادب آپ سوار ہوتے اور اس صحابی کو آگے اپنی بٹھایا ۱۱۱ عجیب و غریب تر  
اوس کے یہی کہ محبِ طبری نے مختصر ایسر میں نقل کے ہی کہ ایک دن حضرت حمار بے  
پلمات پر سوار طرف مسجد قبا کے تشریف لے جاتے تھے اور ابو ہریرہؓ حضرت  
کی رکاب میں ساتھ تھے فرمایا تجھی اپنے ساتھ سوار کر لون میں نے عرض کیا جو شی  
آپ کی فرمایا سوار ہو پس ارادہ کیا ابو ہریرہؓ نے سوار ہونے کا سوار  
ہو سکا آپ کے لپٹ گیا دو نوڑ میں پر گر پڑے۔ اس طرح دوسری مرتبہ اتفاق  
ہوا تیسری مرتبہ بہر آپ نے ہی فرمایا کہ سوار ہو میں نے قسم کہا کی خدا کی کہ جسے  
برسالت مشرف کیا ہی تمہیں تیسری مرتبہ مجھی آپ کو گرا کر انا منظور نہیں ۱۱۱  
طبری میں یہی مذکور ہی کہ جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں  
تھے امر کیا یاروں کو واسطے اصلاح ایک بکر کی پس اوٹھا ایک اصحاب میں سے  
اوز کہا اسی میں فوج کرو لگا دوسرے نے کہا میں پاک کرو لگتا تیرے نے کہا پکانا  
اسکا جھیر لازم ہی آپ نے کہا لکڑیاں لانا ڈھیرا ہی صحابہ نے عرض کی کیا ہم  
ابس کام کو کھائیں نہیں کرتے آپ نے فرمایا البتہ تم کفایت کرتے ہو لیکن  
مجھی خوش نہیں آتا کہ میں تمہارا ہو کر تم سے جدا بیٹھوں اور اس کام میں  
سبب ہوں تمہارا شریک ہوں ایسے بندے سے خدا ہی ناخوش ہوتا ہی اتفاقاً  
ایک مرتبہ فقیر نے ہوش مبارک کا ڈٹ گیا تھا ایک صحابی نے عرض کی کہ میں

## باب بیون فصل تیسرے

اوسی درست کرد و گام بھی عنایت کیجی آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات مجھی ناگوار  
 ہی کہ ازراہ امتیاز میں الگ بیٹھوں اور کسی سے کام خدمت لون ایک مرتبہ الچی  
 نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف سے مائی تہ آپ بذات خود واسطے خدمت کے مستعد  
 ہوئی صحابہ نے خواہش کی کہ میں اجازت ہو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ ان  
 لوگوں نے خدمت و تکریم ہمارے یاروں کی بہت سی کی تھی میں چاہتا ہوں کہ مکافات  
 اوسکی بذات خود بجا لاؤں غرض کہ اکثر کام آپ بذات خود کرتے تھے مثل دودھ  
 دہنی کیرون اور سیٹے کپڑوں اور کھانسن دینے اونٹ اپنی کو اور اوسی باند  
 کرنا اور خادم کے ساتھ کھانا بجانا اور خیر کرنا اوسکے ساتھ اور مدد کرنا بذات  
 میں اور سودا اپنا آپ خرید لانا بازار سے اور سونا اوسکے بہت کام کہی  
 بذات خود اور کہی بغیر خود اور کہی مشارکت غیر کیا کرتے تھے اور مواہب  
 میں کہا ہی کہ صدور ایسی کام کا حضرت سے کہی کہی ظہور میں آتا تھا غلام خادم  
 آپ کے اکثر یہ کام سرانجام دیتی تھے پوشیدین سراویل کہ  
 جسے تنہا کہتے ہیں اوسمیں اختلاف ہی ابن قیم جوزی کتاب الہدی میں لکھتا  
 ہی کہ خرید کرنا سراویل کا دلالت کرتا ہی اس بات پر کو شاید چنی ہو مگر یہ  
 روایت ضعیف ہی اور اس پر یہ رخصتے آپ سے مقدمہ سراویل میں  
 سوال کیا کہ رات دن اور سفر و حضر میں عادت شریف استعمال سراویل کی  
 ہی یا نہیں جواب دیا کہ نعم یعنی ہاں اور ابن حبان و طبرانی و عقیلی ہی اس  
 حدیث کو باسناد ضعیف لائے ہیں لیکن مدار اوس حدیث کا اوپر یوسف بن  
 زیاد واسطے کے ہی اور وہ راوی بہت ضعیف ہی اور کہا ہی امیر المؤمنین  
 عثمان رضی اللہ عنہ کو جس دن شہید کیا پانچو میں اونکے سراویل تھے اور تحقیق  
 اس کلام کے شرح سفر السعادت میں بہت کی گئی ہی جسے منظور ہو وہاں  
 دیکھ لے اور بہت ایک کی جلال باکمال میں بدرجہ غایت تھی کہ بڑے بڑے  
 متور و دلیر و نگار وقت حضوری نہرہ آب ہوتا تھا و لیکن باوجود اسکے تو وضع  
 اور خلق اس مرتبہ تھا کہ محض ملاحظہ آثار عرب و ہر اس حضرت تکمال التفات  
 نکسین فرماتی تھے چنانچہ لکھا ہی کہ ایک روز ایک شخص آپ پاس آیا مجھ کو نظر حال



## ذکر حضرت صلعم

بکمال کے مارے ڈر کے کانپنے لگا آپ نے دلاسا دیا اور کہا کاسب اور درست میں بادشاہ نہیں ایک عورت قریشہ کا بیٹا ہوں اور حضرت کے پاس ایک عورت کہ اس کی عقل میں فورا تھا آئی اور کہا مجھے تم سے ایک حاجت ہی حضرت نے فرمایا ہے جس کو چہ مدینہ میں کہ چاہے تو بیٹھوں اور تیری قضائی حاجت کروں پس بیٹھ کر حضرت اس عورت پاس جب تک کہ وہ اپنی غرض حاجت سے فارغ ہوئے اور روایت بخاری میں آیا ہی کہ کنیزان مدینہ آئی تھیں حضرت کے پاس اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر واسطے غرض حاجت اپنی کے جہان جاہتیں لیجا تیں آپ انکار فرماتے اور آپ بسبب کمال تو وضع کے ہر بیوہ و مسکین اور آزاد لونڈی کے ساتھ جن جگہ کہ وہ لیجاتی گو باہر مدینہ کے ہوسٹلے جاتے اور ناخوش اور نارضا مند حاجت مند کو نفرماتے اور عادت تھی کہ اکثر ساکنان اہل مدینہ اپنی ظروف و آوند بانی سے بہرہ کر واسطے بیارون کے آپ کی خدمت میں لایا کرتے اور حضرت پاس خاطر عین موسم سرما میں ہر ایک ظرف بانی میں جدا جدا ہاتھ ڈالتے تادل شکنی کیسی ہو گو کہ افراط سردی سے گزند مست مبارک کو پہنچے اور حسن معاشرت ازواج مطہرات یکے ساتھ بہت رعایت فرماتے تھے۔ لڑکیاں انصار کی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اگر کہیلا کرتیں تھیں اور لے لیتے استخوان گوشت ہاتھ عائشہ صدیقہ سے اور تناول فرماتے اور حسب طرت اور ظرف میں کہ عائشہ کہاتیں اوسی طرف سے اوسی طرف میں آپ نوش فرماتے حالانکہ عائشہ حالت حیض میں ہوتیں اور ب اوقات صواک اپنے ہاتھ سے دیتے تا عائشہ اپنی لباب دہن سے اوسے نہم کر دینیں پس ناسٹہ دہن مبارک میں لیکر صواک فرماتے یہ نہایت محبت اور تواضع پر دلالت ہی اور رنجہ فرماتے کنار عائشہ میں اور بوسہ لیتے لہذا کھا حالت صوم اسے میں اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رخسار اپنے دو شہابی مبارک حضرت پر رکھ لیتیں اور پس پشت حضرت کی اوٹ میں تماشا بازی جثہ کا دیکھتیں اتفاقاً ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ عنہا سن تھیں حضرت نے ازراہ ملاحظت اون کے ساتھ مسابقت فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا آگے نکل گئیں اور بار دیگر کہ اوسے زمانہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب وقت دار ہو گئی تھیں

دوبارہ مسابقت فرمائی حضرت آگے نکل گئے اور فرمایا اب ہم تم برابر ہوئے  
 اور ایک مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز خانہ عایشہ ہوئے  
 تھے کہ ام سلمہ نے کچھ طعام بھیجا۔ عایشہ رضی اللہ عنہ نے ایک ہاتھ مارا کہ  
 وہ طعام بگڑ گیا اور کاسہ ٹوٹ گیا حضرت نے کچھ نفرمایا اور کاسہ دوسرا  
 گہر عایشہ رضہ کے لیکر اور ایک روایت میں آیا ہی کہ کھانا بھی اونکے گہر  
 سے لیا اور بعض کہتے ہیں اوسے پیالہ کے ٹکڑے جمع کئے اور کھانا زمین سے  
 اوٹھایا اور خادم کو دیا اور فرمایا حاضران مجلس سے ازراہ اعتدال کے کہ  
 ام المؤمنین نے غیرت و بی تاملی کے اور اس حدیث میں دلیل ہے اور مجبول  
 و مخلوق ہونے عورتوں کی بید انشی پر مردوں کو چاہئے کہ بوقت انارت  
 انکے غیظ و غیرت کے صبر کریں اور مواخذہ سے درگزرین اس واسطے کہ ہر  
 شخص بوقت غلبہ غصہ کے محبوب العقل اور مغلوب الفہم ہو جاتا ہی۔ حدیث  
 میں آیا ہی کہ ایک مرتبہ سودہ رضی اللہ عنہا نے شور یا حضرت کے واسطے  
 بھیجا تھا عایشہ صدیقہ رضہ نے بتکرار سودہ کے کہا کہ اول تم کھالو سودہ نے ٹانا  
 عایشہ رضہ نے کہا نہیں مومنہ تمہارا اس شور بے سے آلودہ کر دوں گے غرض  
 کہ عایشہ نے اونکے مومنہ پر شور یا ڈال کر تمام مومنہ سودہ کا آلودہ کر دیا  
 حضرت دیکھ کر اٹھیں اور فرمایا تم ہی عایشہ کا مومنہ شور بے آلودہ کر دو  
 یہ تھا معاملہ حضرت کے ازواج مطہرات کے ساتھ کہ کبھی مواخذہ اور معافیہ  
 فرماتے غیرت و مزاج پر آپس میں اور سیرت حضرت کی ساتھ اہل و عیال و  
 اصحاب و فقرا و مساکین و ایتام و اراہل و اصفیات و زوار کے اس غایت کمال کو  
 پہنچی تھی کہ فوق او کی مقدور کسی بشر کا نہ تھا اور تمام اخلاق و اعمال حضرت  
 کے دال اور معجزات اور علامات نبو کے تھے اور معاملہ مباحثت و مباحثت  
 و مخالطت و محاربت و مزاج کا کہ اصحاب کے ساتھ وقوع میں آتا تھا محض معصود  
 و لہجوی اور خوش خوئی تھی۔ درمیان مزاج و ملاعبہ حضرت کے ہزاروں  
 برکات و آثار مضمر تھے ایک بار آنحضرت غسل خانے میں تھے کہ زینب بنت ام سلمہ  
 کہ ربیہ حضرت کی بہن آئیں بطریق مزاج حضرت نے مومنہ پر اونکے پانی چھڑکا

## ذکر حضرت صلعم

اوسکی برکت سی آبروی جوانی اور رونق بڑا ہے تک قائم رہی اور شیر ہوئی اور  
 اور محمود بن ربیع کہ صفار صبیہ سے تھے پانچ برس کا بسن اوکھا تھا کہ آپ اوسکے  
 گہر میں نشتر لائی اور محمود گئے گہر میں ایک کنواں تھا دولہا میں اوسکے کچھ پانی  
 باقی تھا حضرت نے دہن مبارک میں لیکر از روی خوش طبعی کے مونہ پر محمود کے  
 ڈال دیا اوسکی برکت سی ایسا حافظہ حاصل ہوا کہ وہ قصہ یاد رکھا اسی سبب سے  
 وہ صحابہ میں گنی جاتے ہیں اور اوسکی حدیث بخاری میں مذکور ہے اور ایک  
 بات تو واضح حضرت کی یہ تھی کہ کبھی طعام کو عیب نغماتے کہ شور ہی یا ترش یا  
 کم نمک ہی یا غلیظ یا رفیق اگر خوش آتا تناول فرماتے اور نہ چھوڑ دیتے اس  
 مقام سے ثابت ہوتا ہی کہ نام رکھنا اور برا کہنا اور عیب لگانا طعام میں خطا  
 اور خلاف سنت ہی اگر یہ نسبت بچانے والے عیب کرے کہ کیا برا بکا یا ہیفت  
 بیاضایع اور برباد کیا یہ کہنا روا ہی لیکن اس میں خاطر شکنی بکا بنوالے کی ہوتی  
 ہی اولی یہ ہی کہ نہ کہے اور غایت تو واضح حضرت سے یہ ہی کہ کبھی دنیا کو  
 زبان مبارک سے برا کہتے ہر جہہ کہ امانت و تحفہ و ذمت اوسکی زبان خلق سے  
 بسا اوقات بیاختہ زبان پر آجاتی ہی اور ارشاد کرتے تھے کہ دنیا کو شہ  
 دشنام مذکور خوش در کب ہی واسطے مومن کے پہنچاتی ہی اوسکو ساتھ خبر  
 کے اور نجات دیتی ہی شریک اور ایسا ہی منع فرمانے سے دہر سے کہ حدیث  
 قدسی اوسپر الہی لا تسبوا اللہ فانا دھش یعنی دشنام اور  
 برا کہو دہر کو کہ خالق دہر کا میں ہوں دہر بے حکم میرے کچھ کر نہیں سکتا۔  
 اور در دولت سرای عالی پر کوئی حاجب و دربان متعین نہ تھا جیسے کہ لوگ  
 و اغنیاء کے دروازوں پر مقرر ہوتے ہیں الا آناد و تلحانہ عالی میں موقوف  
 اذن و اجازت حضرت پر تھا تا میاں اہل و عیال آپکے اوسکے آنے سے اپنی  
 شکل سے باز نہیں اور یہ ہی قول حضرت کا داخل تو وضع میں ہی کہ فرمایا  
 لا تفضلونی علی یونس ابن مئی ولا تحیرونی علی امی سے  
 یعنی بزرگی نہ دو مجھے او پر یونس بن مئی کے اور نہ بہتر گرداؤ مجھے موسیٰ پر  
 اور یہ قول حضرت انا سید ولد آدم یعنی میں سردار اولاد

## باب بیوان فصل میر

آدم کا ہون اور مانند اوسکے اور اقوال دلائل آپ کے فضل پر کہتی ہیں  
 اپنا اور رسل پر اور تحقیق اس بحث کی اوسکے مقام پر آوگی انشا اللہ تعالیٰ  
 اور تواضع سے ہما مبادرت و مباحثت کرنا آپ کا سلام و علیک پر ساتھ ہر  
 وارد کے کہ مبادا وہ تقدم سلام پر کر بیٹھے اور رد سلام ہر شخص کا فرماتے غرض  
 ذات شریف حضرت سراسر رحمت ہی اپنی امت کی حق میں نشانین میں خود  
 و سخی آدو نو کے ایک معنی ہیں یعنی جو ازدی اور کہا ہی کہ سخا صفت غریزی  
 ہی اور مقابل اوسکے شجیع یعنی بخل اور حرص کو وہ بھی جلی ہے لوازم نفس  
 انسانی سے اور اطلاق سخی کا حق تعالیٰ پر جائز نہیں مگر جو ادا کا کہ معنی اوسکے  
 دنیا بی غرض و بی عوض ہی یہہ صفات حق تعالیٰ سے ہی کہ تمام نعم ظاہرہ و باطنہ  
 اور کمالات حسی و عقلی خلایق پر افاضہ فرمائی بعد بار بتعالیٰ کے اجداد الوجودین نزل  
 مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے ہیں اور بعد آپ کے علما - حدیث میں  
 آیا ہی اللہ اَجود جوداً اَنَّمَا اَجودُ بِنَبِيِّ اَدَمَ وَاَجودُ لَهُمْ مِنْ بَعْدِهِ  
 رَجُلٌ عَلِيمٌ فَلْيَسِّرْ لِي یعنی اوسکا نہ جل شانہ سخی تر ہی اور زوی بخشش کے ہیں  
 میں سخی ترین سپردان آدم ہوں اور بعد میرے وہ مرد کہ سیکھا علم میرا پس  
 پہلایا اوسے - یعنی لوگوں کو تعلیم کیا اور سکھایا اور بخاری و مسلم میں ہیں  
 سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کان احسن الناس و  
 اَجود الناس وَاَشجع الناس یعنی تہہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سب  
 لوگوں کے نیکوتر اور سخی تر اور دلاور تر اور شہید اس میں ہے کہ نفس آپ کا  
 شریف ترین نفس نکاح اور مزاج آپ کا عادل ترین مزاجوں کا تھا اور جو شخص ایسا ہو  
 فعل او سکا البتہ بہترین افعال اور شکل اوسکی بہترین اشکال اور خلق او سکا  
 بہترین اخلاق ہو اور کیون نہ ایسا ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع  
 کمالات حسی و روحی اور حاوی خوبی صورت و سیرت تہہ اور مستغنی فانیات  
 سے ساتھ باقیات صالحات کے اور مکتفی بامداد وجود ماسوی اللہ سے اور  
 احادیث صحیحہ میں آیا ہی کہ آپ رد سوال کسی سائل کا فرماتے اور اوسکے جواب  
 میں لفظ لازمان حق ترجمان پر جاری نہوتا اسی صفت کا بیان ہی کہ کئی شاعر

## ذکر آنحضرت صلعم

منظوم کیا ہی بعیت ترقی لا زبان مبارکش برگزینہ مگر در اشدان لا الہ الا اللہ -  
 اور اگر فرضاً و سوفت کچھ حاضر نہوتا سکوت فرمانے اور بقول معروف دلجوئی سے  
 عذر فرماتے صاف انکار نہ کرتے اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہی کہ تکلم بلفظ  
 لا بسبب منع کے عطا سے نہ تھا اور اس سے یہ بھی لازم نہیں آتا کہ بقصد  
 اعتقاد یہی زبان سے نکلا ہو اور اس واسطے مہذرت ایک گروہ میں کہ طلب  
 سواری کو خدمت شریف میں حاضر ہو کر عرض کیا تا جہاد کفار میں شریک ایک  
 ہو دین فرمایا لا اجد ما اھملکم علیہ یعنی نہیں پاتا میں کوئی سواری  
 کہ سوار کروں نہیں اوس پر اور باوجود اسکے اہل تحقیق نے کہا ہی کہ لا  
 اجد ما اھملکم اور لا اھملکم میں فرق ظاہر ہے کہ قول اول  
 یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر کچھ سواری موجود ہوتی تھاری دینی میں دیرینہ نگرانی -  
 اور قول دوسرا صحیح رد و انکار پر دلالت کرتا ہی اگرچہ مقدمہ اشعر میں  
 ہیں کہ آپ سے سواری چاہتے تھے لا اھملکم اونکے جواب میں ارشاد کیا تھا  
 اور بعض روایات میں بقید قسم آیا ہی کہ واللہ لا اھملکم فرمایا  
 محمول اس توجہ پر ہی کہ باوجود علم سائین کے اس باب میں کہ حضرت با پس  
 سواری یا بفعل موجود نہیں گستاخانہ طلب سواری میں مبالغہ کیا اس واسطے  
 تاکید بقسم فرمائی تا طبع سائین کی قطع ہو جاوے پس یہ صورت عموم  
 حدیث ہی مستثنی و مخصوص ہی ایسا ہی مواہب لدنیہ میں مذکور ہی - شیخ  
 عبدالحق قدس سرہ تحقیق اس حدیث میں یہ بیان کرتے ہیں صواب یہ ہی  
 کہ جہاں کلام لا کا زبان شریف بر نفی تجل و خست ہی مید آن عزت حال حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے تجلا و ضغفا کیا کرتے ہیں اور یہ جو  
 آیا ہی ہر شخص جو چیز مانگتا دیا کرتے مراد اثبات جو دہی یعنی دینا ہر چیز کا  
 کہ وہ شخص لایق اوستے ہو اور یہاں اوقات حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 مصلحت وقت یا مصلحت سائین نہ دینی میں نہ دیکھتے تھے جیسے طالب عمل  
 و حکومت کو تا انتظام مسلمانوں اور حال اوستے شخص میں خلل راہ نہا وے  
 اور کہنی منع کرتے تا وہ شخص در باری طبع اور گرداب حرص میں ڈوب

## باب بیسویں فصل تیسرے

۱۲۳

چارے جیسے حکیم بن خزام کہ مقبول درگاہ اور ہمیشہ زادہ خدیجہ کبریٰ سے  
کچھ مانگا نہ دیا اور فرمایا دیتا ہوں لیکن اوسکے ساتھ کہ ورت و کراہت ہوگے  
ایودز کہ زیادہ و کبیر صحابہ تھے طالب عمل ہوئے آپ نے فرمایا کہ تم مرد ضعیف  
ہو طالب عمل نہ ہو اور کسی سے کچھ نہ مانگا کرو یہاں تک کہ اگر تمہارا تازمانہ زمین  
برگرڑے آب اوٹھار۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کوئی چیز کسی جماعت پر بخشش فرما رہی تھے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ  
عنه نے کیسے واسطے کہ اوسکے افلاس پر آگاہ تھے طالب ہو کر عرض کیا  
هُوَ مَوْمِنٌ فِيمَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ یعنی وہ شخص میری دانست میں  
مومن ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں مرتبہ تکرار کی آپ نے  
فرمایا کہ بہت شخص ایسے ہیں کہ میں اوہیں دوست رکھتا ہوں اور نہیں دیتا  
بسطاح حال اوسکے مذہبی میں ہی دوبار برابر قول حضرت عمر رضی اللہ عنه کے  
کہ مَوْمِنٌ کہنا خود اَوْ مَسْلَمٌ فرمایا گویا اس مقام سے مخلوق حضرت کا باخلاق  
الہی معلوم ہوا حق تعالیٰ اپنے بند و نکو دوست رکھتا ہی اور نہیں دیتا باوجود  
عنی اور جوہ کے حطام و بنیوی سے۔ اور یہ تو نکو دشمن و مبغوض رکھتا ہی  
اور ایثار نعم فانیہ اس قدر فرماتا ہی کہ محسوس انسانی روزگار ہوتے ہیں جب طرح  
طبيب مرضی کو روکنا ہی اور منع کرتا ہی استعمال اشیای ضارہ سے اسی  
طرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکیم اپنی امت کے ہیں منع و عطا میں  
اندازہ حکمت رعایت فرماتی تھے۔ بخاری میں یہ حدیث انش ربہ نے  
مروی ہی کہ ایک مرتبہ بہت سال بحرین سے حضرت کے پاس حاضر کیا گیا  
بعد ملاحظہ حکم فرمایا کہ اسی مسجد میں ڈال دو بعد نماز و ان تشریف فرما ہو کر بیٹھے  
جو سامنے آیا اوس سال سے اوسے دیا اور محروم نہ کیا۔ ایشی اس حال میں  
عباس بن عبد المطلب نے بھی اوس سال سے مانگا حضرت نے اونکے کبری  
میں بہت سا ڈال دیا کہ اوٹھانہ سکے عرض کیا یا رسول اللہ کی کو اجازت دو  
کہ یہ مال میرے ساتھ لیکر چلے آئے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا جمہور تم اوٹھا  
سکو لیجاؤ یہ ارشاد واسطے قطع قطع عباسؓ اور تہذیب و تادیب



اونکے تہا پسرا دیا یا حضرت عباس نے اپنی دوش بر اور لے چلے حضرت  
 اونکی طرف دیکھتے تھے اور تعجب فرماتے تھے اونکی حرص پر غرض کہ سب مال  
 مستحقین اور سائلین کو دیدیا یہاں تک کہ ایک درہم باقی نہ رہا اور  
 روایت ابن ابی شیبہ میں آیا ہے کہ وہ لاکھ درہم تھے پیچھے ہوئے علاء بن  
 خفرمی کے خراج بحرین سے اور وہ اول مال تھا کہ لایا گیا تھا حضرت کے  
 پاس اور پھر اتر چھ دو فتح باب کرم حضرت کا روز خیرین زیادہ حد و حصر  
 و قیاس سے تھا ہر شخص کو اعراب سی سو سو اونٹ اور ہزار ہزار بکرمان بن  
 اور مولفۃ القلوب کہ ضعیف الایمان تھے انکو واسطے تالیف ہدایت  
 کے کہ لبیب مدد دنیا کے انکا دین ثابت و قائم رہے سے زیادہ دیا چنانچہ  
 صفوان بن امیہ کہ زمرہ ضعیف الایمانوں سے تھا اوسے سو بکرمان ایک مرتبہ  
 دین اور سود و بارہ اور مغازی و اقدی سے منقول ہے کہ اوس دن  
 صفوان کو ایک وادی پر از شتر و گوسفند عطا فرمایا واسطے ازالہ درد و مرض  
 کفر کے کہ اوسے لاحق تھا اور ابوسفیان اور بٹنی اوسکے ہی اسی قبیل سے  
 تھے۔ لیکن ابوسفیان آیا اور کہا یا رسول اللہ آج کے دن تم قیلہ قریش میں  
 سے زیادہ مالدار ہو اس مال سے ہمیں بھی بہرہ مند کرو یہ سنکر حضرت  
 علیہ السلام متبسم ہوئے اور بلال کو فرمایا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ  
 اسی دو۔ ابوسفیان نے عرض کیا کہ یزید میرا بیٹا ہے وہ بھی امید عطا رکھتا  
 ہی فرمایا سو اونٹ اور چالیس اوقیہ نقرہ اور دو تہر عرض کے کہ دوسرا  
 بیٹا میرا معاویہ ہے وہ بھی امید اپنی حصہ کی رکھتا ہی حکم دیا کہ چالیس اوقیہ  
 نقرہ اور سو اونٹ اوسے ہی دو۔ اوسوقت ابوسفیان یہ بولا کہ میرے  
 مان باپ تمہرے قربان ہوں خدا کی قسم آپ کریم و رحیم ہیں زمان جنگ اور زنا  
 صلح میں خدا تعالیٰ تمہیں جزائی خیر دیوے اور رہبر دینا حضرت کا اہل  
 ہوا زن پر اوسکے قیدی کہ چھ ہزار تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار  
 ہزار بکرمان اور چار ہزار اوقیہ نقرہ اور علی ہذا القیاس فتح حنین میں  
 پانچ لاکھ دینار مواہب لدنیہ سے ثابت ہوتا ہے غرض کہ سخا و کرم حضرت کا

## باب بیوان فصل تیسرے

ایک طرح پر نہ تھا انواع مشتملہ اور انھائے متنوعہ سے سائلین کو مالا مال کرنا  
 فرماتے وقتی بطریق ہبہ و کاہی بطور صدقہ اور کبھی برسبیل قرض و گاہے  
 بطریق ہدیہ جہانچہ اتفاقاً ایک روز کوئی عورت ایک طبق خرمائے ترکہ مرغوب  
 البطح حضرت کا تھا حضور میں لائے آپ نے عوض ہدیہ زر و زیور کہ فتح  
 حنین سے آیا تھا دست مبارک بہر کر او سے دیا غرض کہ ہر حال میں ذات  
 شریف پر تکلیف و رنج ادھڑاتے اور غیر کو راحت و آرام پہنچاتے اکل اور  
 اشرف اور ارفع و اعلیٰ اولاد آدم کے صفات و اخلاق میں ذات مقبول  
 حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے بیان شجاعت  
 و قوت فی الصراح شجاعت پردلی و دلیری نمودن در مخاوف ہد -  
 و فی الشفا فضل قوت غضب و انقیاد و امر عقل را - و فی القاموس شجاع  
 بفتح شین سخت دل تزدردمان - زور شجاعت و قوت و دلاوری و مردانگی  
 حضرت کا اندازہ تحریر اور محیط تقریر سے باہر ہی اکثر محاسن دشوار و سخت  
 میں دلاوردلیر بر اسیمہ و مضطر ہو کر روگردان و غما ہوتے اور حضرت بذات  
 خود مثل کوہ البرز استقلال و استقامت فرماتے دار استعانت و استمداد  
 حق تعالیٰ سے چاہ کر یک مشت خاک اکہین اعدائے دین اور دشمنان اہل کفر  
 خیرہ و تیرہ کرنے کو وہ تاب مقاومت نکلا کر فرار میدان جنگ سی غنیمت  
 جانتے حکایت ہی کہ ایک رات مدینہ میں شور و جہاد سبید کسی  
 چہرہ دشمن سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا سب سے جلد اور آگے  
 او بٹھے اور شمشیر گردن مبارک میں حایل فرمائے اور کہوڑا ابو طلحہ کا کبلی  
 السیر و ننگ کام تھا او سپر سواری فرما کر بجانب آواز قصد و ارادہ کیا اور  
 تشریف لیگئی اور بوقت مراجعت لوگ راہ میں ملے او سے ارشاد کیا  
 کہ اب کچھ قصد نہیں اولٹے چلے آؤ کہتی ہیں وہ کہوڑا ابی طلحہ کا کہت  
 کم قدم اور سست رو تھا بیک سواری حضرت کے ایسا سبک گام اور  
 تیز رو ہو گیا کہ کوئی کہوڑا او سکی جلد و قاری اور سبک خرمی کی برابرے  
 نہ کر سکتا تھا اور یہ امر عجبات حضرت سے تھا اور حقیقت میں جبکہ حضرت

## ذکر حضرت صلعم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوت بخشن اور مدد فرمائیں ہر چند وہ شخص کیسا ہی ضعیف  
 و مست و ناتوان و نامراد ہو برکت زبان حق ترجمان حضرت سی ایسا قوی اور  
 توانا اور کامران و کامگار ہو جاوے کہ کوی ہمہری و برابری او سکی نہ کر سکے  
**بہیت** تو مداد لدہ و دلیری مین بیچہ رویہ خویش خوان و شیر مین —  
 اور حضرت زور باز و اور قوت مین ایسے کتا و بے ہمتا ہے کہ کشتی گران عالم  
 اور پہلوانان بنی آدم آپ کے زور و قوت کے سامنے پش و گس و مور سے کم معلوم  
 ہوتے تھے اور محمد بن اسحاق اپنی کتاب مین لایا ہی کہ مکہ معظمہ مین رکنا نام  
 ایک شخص تھا کہ صنعت مصارعت و کشتی گیری مین عدیم و ہمیم اپنا زکھتا تھا  
 اکثر لوگ ملا و مصارعت واسطے کشتی اور زور آزمائی کے آتے سبکو بست  
 وزیر کرتا ناگاہ ایک دن شعب مین شتاب مکہ سے یہ شخص حضرت کے سامنے آیا  
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای رکنا تو خدا سے نہیں ڈرتا اور دعوت  
 اسلام قبول نہیں کرتا رکنا نے گستاخانہ و بے ادبانہ یہہ کلہ زبان سے کہا  
 کہ اپنی صدق دعوت نبوت پر اگر کوئی گواہ رکھتے ہو تو لاؤ حضرت فی فرمایا  
 کہ تیرے واسطے ہی کافی ہی کہنیں اور تو کشتی اور آویرش باہم کرن اگر  
 مصارعت مین تو مغلوب اور مین غالب آؤن او سوفت تو ایمان لاؤ گنا کہا  
 نعم یعنی ہاں۔ پس فرمایا آپ نے واسطے کشتی کے طیار و آمادہ ہو رکنا  
 ستر کشتی ہوا باوجودیکہ حضرت لباس مبارک بدن شریف پر پہنتی تھی  
 او سبطہ برابر رکنا کے آکر دست سطوت رسالت پیکر کو زمین پر گر ابا کہ  
 وہ معانہ اس حال مذرت اشتمال کے حیران و متعجب ہو گیا اور رہائی اپنی آپ کے  
 دست مبارک ہی جا ہی جانیجہ حضرت نے چھوڑ دیا اور پہر او کے عنقاد  
 استقلال کے واسطے مکر و بہ کر مصارعت باہم کی و لیکن ہر مرتبہ حضرت  
 او سپر غالب آئے آخر الامر او سننے بشاہدہ زور بازو سے نبوت منجیر و مضطر  
 ہو کر کہا۔ عجبتان حضرت کی ہی کہ کوی بشر برابری ساتھ آپ کے کسی امر  
 مین نہیں کر سکتا اور حال اسلام رکنا معلوم نہیں کہ آیا بعد مشاہدہ ایسے  
 اعجاز کے مشرف باسلام ہوا یا ہوا حدیث مین اسی قدر بیان ہے جو کہ گنا

## باب بیون فصل تیسرے

اگر اہل تحقیق سے مروی ہی کہ سوای رکمانہ کے اور زور آوردن اور پہلو ہون  
سے ہی آؤ زرش و کشتی حضرت کی واقع ہوئی ہی چنانچہ ابوالاسد جمعی ایک مرد  
سخت زورمند شاہیز زمانہ سے تھا کہ بوقت استادگی اوسکے پوست گاؤ پر  
اگر دس رو قوی جاتی اوس پوست کو اوسکے زیر پاسے کھینچ کر اوسے حرکت و جنبش  
دیوین ممکن نہ تھا ایک دن اوسنے حضرت کو بلا کر کہا اگر آپ مجھے بزمین لادین ایمان  
لاتا ہوں میں حضرت نے اوسے بوقت بزور قوت ہاشمی اوسے زمین پر ڈالا مگر وہ  
بہ بخت باوجود اسکے ہی دولت ایمان سے بی نصیب رہا اور یہ قصہ ابوالاسد  
کا طوالت رکھتا ہی ہے سبیل اجمال اس مقام پر رکھا گیا ہی ہے کہ حیا حضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیا بدشہم کے معنوں میں مشعل ہی اور  
مادہ اوسکا حیات ہی اور اسی جاسے استعمال حیا کا باران کی جگہ آتا ہی کہ سب  
حیات ہی لیکن وہ مقصور ہی اور یہ محدود - اور خیانت میں یعنی تغیر و انکسار  
استعمال کئی جاتے ہیں کہ عارض ہوتی ہی آدمی کو ترس و قہر اپنی کے اشار  
میسوبہ و مقبوحہ اور یہ اثر ہی حیات قلب کا جبکا دل زندہ ہی خلق و حیا اوپر  
زیادہ ہی اور شرع میں حیا نام ایک خلق کا ہی کہ باعث اوسکے آدمی فعل  
زبون اور تقصیر حق ہر ذی حق کے باز رہے ذات حضرت میں دونو طرح کی  
حیا علی وجہ الکمال موجود تھی حیات قلب اور احناب مکروہات سے سبب  
اسی صفت کے آدمی کو حاصل ہوتا ہے **لَحْيَا وَمِنْ كَلَامِ يَمَانٍ** یعنی حیا  
جز ہی ایمان کا اور بخاری میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے آتا ہی کہ **كَانَ**  
**رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ الْعَدْرَاءِ فِي**  
**خَلْدِهَا** یعنی نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت تر از روی حیا زن و شیرہ  
سے پردہ اپنی میں اور ذکر فی حذرہ کا حدیث شریف میں بحسب عرف و عادت  
کے ہی اور قید اتفاقی ذکر اس تشبیہ کا ابی سعید سے نسبت حضرت خالی نسبت  
کے نہیں اور نہ انقہار باب ادب و تعظیم پر خوش نہیں آتا یہ بقصد مسابغہ  
بیان مقصود میں یہ قید واقع ہوئی ہو اور مشایخ طریقت و واقفان حقیقت  
وہ کسرا سے اہم سے تفسیر حیا میں بہت سی کلمات منقول ہیں بعض اویں

قید تخریب میں پائے جاتے ہیں۔ ذوالنون مصری صریحاً کہہ رہے ہیں کہ حیا  
وجود خوف و ہیبت ہی دل انسان میں یا وحشت و ذمات بسبب پیش پہنچانے  
امور ناشائستہ بجناب باری عزاسمہ کے اور کہا اے الْحَبِيبُ يَنْطَلِقُ وَالْحَيَاءُ  
لَيْسَ بِكَ وَالْخَوْفُ يَقْلِقُ یعنی محبت گویا کرتی ہی محب کو بہت ناوید محب  
کے اور حیا خاموش کرتی ہی بشہود تقصیر ادای حقوق محبوب میں اور خوف  
مضطرب و بے آرام رکھتا ہی عتاب و عقاب محبوب کے۔ یہی بن محاذ رضا کہتے  
ہیں جو کوئی شرم رکھتا ہی خدا سے طاعت و عبادت میں حیا رکھتا ہی اوس کے  
خدا معصیت و تعذیب میں اور صدور حیا کہی باعث کرم ہوتا ہی جیسے کہ حیا  
آپ کی ایک قوم سے طعام و لیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا میں کہ وہ لوگ حاضر  
تھے اور بسبب درازی قعود اوس کے حضرت بہت متاثر ہوئے لیکن بمقتضا  
حیا کہ مجبور ذات شریف تھی کچھ نفرمایا حق تعالیٰ نے اندامی حضرت اوس  
قوم کو متنبہ فرما کر کہا **اَللّٰہُ** **فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَاَلَا مَسْنٰنِیْنَ**  
**اَلْحَدِیْثُ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُوْذٰی النِّبِیِّ فَلَیْسَ بِکُمْ مِّنْکُمْ**  
**وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحِیْیْ مِّنْ الْحَیِّ** یعنی پس کھانا کھا چکو پس منتشر و براگدہ  
ہو اور نہ بیٹھو آرام و چین سے باہم باتیں کر نیکیو یہ فعل تمہارا اندام تباہی پیغمبر کو  
پس وہ حیا کرتا ہی ہے اور خدا نہیں شرماتا پس سے۔ آدمی کو لازم ہی  
کہ ہر دم غیوب نفس اپنے سے آگاہ و مطلع رہے اور جو بات کہ انسان کو اپنی  
حق میں بری معلوم ہو دوسرے کے حق میں روا و پسند نہ کی اور ہمیشہ معایب خلق  
سے چشم پوشی و تعافل کرتا رہی۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک مرد  
حضرت یونس آیا کا اثر صفرت و زردی اوس کے کپڑوں پر اسقدر طہا ہر تھا کہ زعفرانی  
ہو گئی تھے آہستہ دیکھ کر کچھ نفرمایا جب وہ چلا گیا ارشاد کیا کہ اس شخص سے کہدو  
کو یہ کپڑے دھو ڈالے اور ایک روایت میں یہہ آیا ہی کہ اوتا رڈالے ایسی  
بابت مومنہ پر کسیکے مجلس میں نفرماتے کہ ہم چشموں میں نخل و شرمندہ ہو و  
اور روایت معشر نے کہا ہی کہ حیا حضرت کی ذات میں برتبہ کمال ہی گاہی  
کسیکے ناظم و حیرت شہر کر ہی و نصیحت نفرماتے اور نام لیکر منع کرتے بلکہ

## باب میون فصل تیسرے

بکلام حاملہ و عبارت شاملہ بنا بر متعاری کتاب مناسبتی بعضی اوقات اس طرح قرار دے  
 کہ دای بر حال اون قوموں اور گروہوں کے کہ سطوت غضب اتنی سے نہیں  
 دھرتے اور مرتکب افعال مہنہ کے ہوتے ہیں اور غرض اس ارشاد کنایہ سے  
 یہی تھی کہ کوئی مرتکب ملا ہی اپنی ہچکچہوں میں شرمندہ و نجل نہوےے جابجہ  
 صحیح بخاری میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت قاحش یعنی کلام  
 نامشروع اور الفاظ مکروہہ بالطبع اور مخش یعنی مختلف ایسی الفاظ زبان  
 مبارک پر نکالتے تھے اور اسواق و بازار و غنیمت آواز بلند مفرماتے اور بہت  
 ذات مبارک اگر کوئی جیدی و بدگوئی و بدزبانی پیش آتا عضو درگدہ فرماتے  
 ایسی ہی کلام حکایت کئی کی گئی ہیں تو ریت میں روایت عبد اللہ بن سلام اور  
 عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے — قلم پریدہ زبان کو کیا طاقت کہ احاطہ علم  
 و حیا حضرت کا قریب سے اس سے پر لکھ سکے کہ کاتب تقدیر پہلے ہی لوح  
 محفوظ میں کلک قدرت سے لکھ چکا ہی اب کیا کسی سے بیان اوسکا ہو سکے صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان شفقت و رافت و رحمت میرزا ان میں  
 رافت و رحمت اور مہربان تمہیات شفقت ذات سید المرسلین شفیع المبین  
 کہ **اللہ** وَمَا ارْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ یعنی نہیں بھیجا  
 مجھے مگر رحمت واسطے تمام عالم کے اور قَلَقَدْ جَاءَكَ رَسُولًا  
 مِّنْ اَنْفُسِكَ ۚ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ  
 رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ یعنی آیا تمہاری باپس پیغمبر تمہاری جنس سے بہت دشواری  
 اوسپردہ چیز کہ رنج میں ڈالی تمہیں اور نہایت حرص رکھتا ہی ہدایت مومنین  
 پر اور نکال مہربان اور رحمت رکھتا ہی تم پر ایسا کہتی ہیں کہ معنی رحمت کی محبت  
 و مہربانی کرنا ہی اور معنی رافت بہت بخشنا اور مہربان ہونا — امور سہلہ  
 و مخففہ حضرت کے اپنی امت کے حق میں حد و احصا کا باہر میں منجملہ اوسکے  
 احکام و شرائع میں اور ترک فرمانا آپ کا بعض افعال شریف کو دوام و التزم  
 سے کہ مبادا سیری امت پر فرض نہو جاوے جیسے ترک ابر مسواک واسطے ہر  
 نماز کے اور ترک امر یا غیر نماز عشا اور منع صوم وصال سے اور مانند اوسکے

اور درخواست کرنا حق تعالیٰ سے کہ سب ولعن اور زبون کہنا کسی کا آن سرور  
صلی اللہ علیہ وسلم کو باعث رحمت الہی اور موجب قرب نامتناہی جناب قدس  
کبریائی میں ہووے آپ کا یہاں تک رفیق القلب ہے اگر سننے آواز گریہ کسی  
لڑکے کی کرمان اوسکی نماز میں شریک جماعت ہوتی سبک فرماتے قرأت  
حال تصفح آپ کا اس مرتبہ تھا کہ جب قریش حد تک نہ پہنچے گزر کر لگے ایذا دینی جبریل  
علیہ السلام باہر ملک العلام آئے اور کہا کہ فرشتہ موکل جبال کو امر از دستعال  
پہنچا ہی کہ بخدمت سید الکوین حاضر ہو اور کہہ اگر حکم آپ کا ہو جیل الاخشین کو  
کہ مخطیہ اون دونو بہار وین آبا د ہی اس قوم پر ڈال دوں تا سب ہلاک  
ہو جاوین۔ حضرت نے فرمایا میں نہیں چاہتا ہلاکت انکی بلکہ حق تعالیٰ سے یہ  
امید رکھتا ہوں کہ پیدا کرے اصلاہ ابائیکے سے ایسی اولاد کہ عبادت کریں  
خدا کی اور ساتھ اوسکے کسیکو شریک نہ کریں اور یہ قصہ دراز ہی سال دوم  
بعثت میں بالتفصیل بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور روایت میں آیا ہی جبریل  
علیہ السلام نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اگر کہا کہ امر الہی آسمان  
وزمین اور بہار و ن کو صادر ہوا ہی کہ سب انقیاد امر سامی کریں اور جو  
ارشاد ہو بجالائیں اور اعدائی حضرت کو ہلاک کریں۔ حضرت نے فرمایا  
جبکہ حق تعالیٰ نے صبر و حلم مجھے عطا کیا ہی چاہی کہ طلب عذاب انکی میں تاخیر کروں  
بلکہ درگزر و ن شاید کہ اوسبجائے توفیق توبہ اونکو بخشے اور رجوع پر رحمت کری  
او نیز اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جس دامن خدا کی طرف نبی میں مجھڑ ہوا آسان تر  
کو اختیار کیا یعنی اپنی امت کے حق میں اور مقتضای شفقت و رحمت میں  
یہ بھی داخل ہے کہ حضرت کہنی کہی لوگوں کو پند و نصیحت فرمایا کرتے تھے  
نہ ہر روز بچتہ خوف طالت و کالت سامعین کے یہی روایت کی ہی ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ نے بیان خلق و عہد و وفا و صلہ رحم  
ناشران مناشیر حسن و خلق و عہد و وفا و زدا کران تا شیر صلہ رحم و اہتہا  
سببہ الوری نے ایسی روایت کی ہی کہ جب حضرت پانس کچھ چیز بطریق یہ



## باب بیوان فصل تیری

آئی فرماتے لیجا وہ بہ دوست خدیجہ رضی اللہ عنہا پاس خیاچہ عایشہ صدیقہ رضی  
 اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ مجھی بہ نسبت کسی ازواج مطہرات حضرت کے ایسا  
 رشک نہ آتا تھا جیسا خدیجہ الکبریٰ سی رضی اللہ عنہ پر بیچہ زیادہ یاد کرنے حضرت کے  
 اونکو اور اگر کوئی بکری ذبح کیجاتی بھیجتی گوشت اوسکا اون عورتوں کو کہ خود  
 و اخلاص من خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں اتفاقاً آئی ایک عورت حضرت پاس  
 کہ آپ اوسکے آنے سے نہایت شادان و فرحان ہوئے اور بہت مستغفر حال اوس  
 عورت کے ہوئے جب وہ چلی گئی فرمایا یہ عورت ہماری پاس آتی ہی زمانہ  
 خدیجہ رضی اللہ عنہا میں اور تکلم بکلام تربیت و موعظت انعام حسن العہد  
 من الایمان یعنی خوبی و فارغہ خبرا مان ہی ہوئی اور حال حضرت کی  
 شفقت و رافت کا اولاد امجاد سے حیطہ تحریر سے باہر ہی اکثر اوقات حضرت  
 مشغول بیمار ہوتے کہ امامہ بنت زینب دوش مبارک پر سوار ہوتیں جب حضرت  
 سجدی میں جاتے پہل جاتیں پھر سوار ہوتیں یہ حال محبت و رافت آپکا تھا اولاد  
 امجد کے ساتھ اور ایک مرتبہ اب اتفاق ہوا کہ بنڈیان ہوا زن میں شیمانیت حلیمہ  
 کہ بہن رضاعی حضرت کی تھی کہ آپکو تربیت کیا تھا خیاچہ ابن اشیر نے اوسکی صحابیات  
 میں ذکر کیا ہی اور اپنی ما کے ساتھ بشراف اسلام مشرف ہوئی تھی آئی اور  
 اپنی کو جتایا حضرت نے ردای مبارک اپنی اوسکے واسطے پہنادی اور ارشاد  
 کیا اگر خوش آدی یہاں رہ کر م و محبوب تاہرہ مذکور نہیں تجھے مال یا اپنی  
 قوم میں چلی جا اوسنے جانا قوم میں اختیار کیا حضرت کچھ متعرض و مانع نہوے  
 اور ابو الطیفیل نے کہا دیکھا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اوس زمانہ  
 میں لگاتار آپ کے پاس ایک عورت آئی آپ نے اوسکے واسطے ردای اپنی پہنادی  
 وہ اوسپر بیٹھی میں نے حضرت سی پوچھا یہ کون ہی فرمایا میری ماشرہ ابوالبہ نے  
 استعاب میں کہا ہی کہ وہ حلیمہ تھی اور بعضوں نے کہا ہی کہ شیرہ پیغمبر علیہ السلام  
 کی آٹھ عورتیں تھیں یہ کوئی ایک اونہیں میں سے تھی اور عمر بن العاص کے  
 بوقت آنی پدر و مادر و برادر رضاعی کے درباب بطردا اور اظہار محبت ہی روا  
 آئی ہی اور بیجا کرتے تھے حضرت واسطے نویبہ مولاء ابوالبہ کے کثیرہ

حضرت کی یہی قسم خوراک و پوشاک سے جب مرگئی پوچھا کوئی اس کا قراتی باقی  
 ہی کہا کوئی نہیں اور حدیث خدیجہ رضی اللہ عنہا میں آیا ہی کہ حضرت کو کہا  
 أَبَشِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُخَيِّرُكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَقْضِي الرِّحْمَ وَتَحِلُّ الْكُلَّ  
 وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ  
 یعنی خوش ہو اہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں قسم خدا کی کہ نہ رسوا کرے  
 تجھی خدا سے اعلیٰ ہمیشہ تحقیق قول تاتا ہی رحم کو — یعنی حقوق رشتہ داروں کے  
 ادا کرتا ہی اور اوٹھاتا ہی گرانی و ریخ لوگوں ناتوان کا اور پیدا کرتا ہی نابیدا کو  
 اعنی معیشت اور مہمانی کرتا ہی مہمان کی اور مدد کرتا ہی اوپر سختیوں اور حادثوں  
 حق کے مانند ادائی حق قرض و مال اور تقویت ضعیف اور مثل اس کے بیان  
 عدل و امانت و عفت و صدق حاملان اقبال اخبار اور  
 ناقلان علامات و آثار حال عدل و امانت و عفت و صدق شفیع گناہ گاران  
 آشفہ روزگار و واسطہ آفرینش زمین با تمکین و گنبد دار سے یوں خبر دے  
 ہیں کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت امانت دار اور بڑی عادل اور  
 نہایت پارسا اور برتر تہ راست گو مردم تھے کہ دشمن بچکانہ سب مقرر تھے  
 کہ صفات ستودہ میں حضرت اپنا عدیل نہ کہتے تھے اور پیش از نبوت آپ کو  
 موسوم بہ محمد الامین کرتے تھے یعنی امانت دار ابن اسحاق وجہ تسمیہ بامین یہ  
 بیان کرتا ہی کہ جمع کئی گئے حضرت میں اخلاق پسندیدہ اور عادات برگزیدہ —  
 اور بیان تفسیر قول سبحانہ تعالیٰ مَطَاحٍ نَشْأَ امْلِیْنَ ۝ میں یعنی فرمان برداری  
 کئی گئے ملکوت آسمانوں میں امانت دار بہ اکثر مفسرین یہ کہتے ہیں کہ مراد محمد صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں چنانچہ قصہ اوٹھانے حجر اسود کا اسپردال ہی کہ قریش  
 باہم چار قبیلے تھے ہر ایک بوقت بنائی کعبہ معظمہ کہتے حجر اسود میں باہم تنازع  
 و اختلاف کرتے تھے آخر الامر سے اس بات پر اتفاق کیا کہ اول جو شخص  
 آوے اور اس باب میں حکم کرے ہم راضی ہیں ناگاہ جناب سرور دنیا شریف  
 لائے بسنے کہا یہ محمد امین ہیں جو کچھ یہ فرمان میں ہم سب منقاد و تابع ہیں حضرت  
 نے ایک جادو طلب کی اور حجر اسود او میں رکھا اور جادوؤں گونہ جادو کے

## باب بیسواں فصل تیسرے

ہر ایک رئیس قبیلہ قریش کے ہاتھ میں دینی اور حجر اسود آب اوٹھا کر جہان مقام رکھنی کا تہار کہا وقوع اس واقعہ کا پیش از نبوت سال نو کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا میں ہوا تھا۔ اکثر وقایع پیش از زمان اسلام سے قریش حضرت کو اپنا حکم کرتے تھے چنانچہ یہ قول حضرت کا **وَاللّٰهُ اِنِّیْ لَا مِیْنَ فِی السَّمٰوٰتِ اَمِیْنٌ فِی الْاَرْضِ** یعنی قسم بخدا کہ تحقیق میں ہر آئینہ امانت دار ہوں۔ آسمان میں اور امانت دار ہوں زمین میں اسپردال ہی اور روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ابو جہل ملعون بسا اوقات یہہ سخن زیادہ دنا معقول و ناموزون آپ کی شان میں کہا کرتا تھا کہ ہم لوگ تمہاری تکذیب نہیں کرتے اور تمہیں چھوٹا نہیں جانتے بلکہ تم راست گو ہو الا دین کہ تم لائی ہو وہ نامرضہ و ناپسندیدہ ہمارا ہی حق سبحانہ جل شانہ نے اس آیت میں تسفی و دلا سادل سرور انبیا کو فرمایا اور کہا کہ تم عنکین و طول ہوا **اِیْہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یُکَذِّبُوْنَکُمْ وَلٰکِنْ الظّٰلِمِیْنَ بَاٰیٰتِ اللّٰهِ یُحْجِذُوْنَہَا** یعنی وہ کفار تحقیق بھی نہیں جھٹلاتی لیکن یہہ تمکار بہ نشانیہا فی حد الکفار کرتے ہیں چنانچہ مثل مشہور ہی ضعیف الغلام **اِنَّمَا اَنْتَ الْمُوَلّٰی** یعنی مارنا غلام کا امانت مولیٰ کی ہی۔ نیز اس تکذیب آیات کی جو کتاب ہی چھپ چھوڑی **اِیْہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یُکَذِّبُوْنَکُمْ وَلٰکِنْ الظّٰلِمِیْنَ بَاٰیٰتِ اللّٰهِ یُحْجِذُوْنَہَا** ذکر فی **وَمَنْ یُّکَذِّبْ بِحُجَّتِ الْحَدِیْثِ** قیامت میں حال تکذیب معلوم ہو جاوے گا۔ لائی ہیں کہ اخس بن ثیرق نے ابو جہل علیہ اللعنة والعداب الی یوم الحساب روز بد ملاقات کی اور بعد ملاقات کہا کہ یا ابا الحکم اس وقت یہاں میرے اور میرے سوا اور کوئی نہیں سچ کہہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعویٰ رسالت میں راست گو ہیں یا نہیں۔ ابو جہل نے کہا وابد صادق و راست گو ہیں اور سوال کیا ہر قل نے ابوسفیان سے اس حدیث میں کہ پوچھا ہی احوال و اوصاف حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دلیل پکڑی ہی اس کے ساتھ نبوت حضرت پر کہا یہہ حال بد حال تم لوگو کھا تھا کہ دعویٰ نبوت و ابلاغ رسالت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا بناتی تھے اور متہم بد روغ بیفروغ کرتے تھے ابوسفیان نے کہا وابد وہ سچی تھے ہر قل نے کہا کیونکر ہو سکتا ہی کہ ساتھ خلق کے راست گو اور خالق پر دروغ و بہتان بند

## ذکر آنحضرت صلعم

اور یہ حدیث ہر قل بہت مفید و سود مند ہی شناخت نشانیوں نبوت حضرت  
 میں کہ اول بخاری کے مذکور ہی اور شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کو کتاب  
 الجہاد میں لکھا ہی اور باب الکتابۃ الی الکفار میں اور اس جلد میں بیان او سکا با  
 ارسال رسل میں مفصل کہا جاوے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اور نصرت الحارث نے کہ  
 ایک کافر تھا اور غشاوہ کفر اپنی دل پر کہتا تھا لیکن بہ نسبت اور کفار کے  
 عاقل و منصف تھا کہ وہ غلیظ و شدید تھے کفر و حق پوشی میں قریش سے کہا کہ  
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خور رسالی اور جوانی سے پیری تک پسندیدہ ترین  
 افعال و صادق ترین اقوال و عظیم ترین امانت دار تم سب میں رہے اور  
 دین حق اور کتاب صادق لائے اب تم اسے سا حرکتی ہو عداوت سنی اللہ  
 وہ ایسا نہیں اور ولید بن مغیرہ کہ روسای کفار قریش سے تھا بار بار قرآن  
 سنا اور روتا اور یہ بات کہتا کہ بالیقین یہ کلام بشر و ساختہ مردم نہیں ہی  
 اس کلام میں وہ شیرینی و دل چسپی ہی کہ اور میں نہیں اِنَّ لَّکُمْ لَحُلَاوَةً وَ  
 حُلَاوَةً یعنی تحقیق واسطے اس کے البتہ شیرینی اور خوبی ہی اور حارث  
 بن عامر ایک مشرکین سے تھا کہ لوگوں کے روبرو حضرت کو برا کہتا اور تکذیب  
 کرتا اور جب تھا ہوتا یہ بات کہتا کہ اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں لائق  
 تکذیب نہیں یہ معاملہ کفار و منافقین کا حضرت کے ساتھ تھا اور مشرک اور  
 اہل کتاب یہود و نصاریٰ سے خوب بہ یقین حال رسالت حضرت سی مطلع تھے  
 اِنَّ یَعْرِضُونَ لَکُمَا یَعْرِضُونَ اَنْبَاءَ کُمْ یعنی پہچانتے تھے آنسو و علی اس  
 علیہ وسلم کو جیسے پہچانتے تھے اپنی بیٹوں کو اور پشت بہ پشت منتظر پیغمبر آخر الزماں  
 رہتے تھے اور بوقت پہنچنے وقت موعود کے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے کہ بوقت  
 پانے زمانہ ختم الانبیاء کے ہمہ عرض کرنا کہ مرثدہ آمد آمد حضرت میں اور اشتیاق  
 جال باکمال میں ہمنے اپنی جان دی ہم کو مصدقین کے جانکر سلام ہمارا قبول  
 فرماؤ اور حدیث میں آیا ہی کہ عفت و بارسائی ذات ستودہ صفاتین  
 اسم تہی کہ دست مبارک آنحضرت نے اچانا تھا کسی عورت اجنبیہ کا  
 مس نہیں کیا ابوالعباس میرد کی بیٹو اوّل علم نحو سے ہی کہتا ہی کہ کسریٰ ایام

## باب بیوان فصل تیسرے

ملکوت میں اوقات شبانہ روزی اس طرح بر قسمت کی تھی کہ روز باد و ہوائی خشک  
 واسطے خواب و آسائش کے اور روز ابر واسطے صید و شکار اور روز مطر و باران  
 واسطے شراب نوشی اور روز آفتاب واسطے انجلیج خلق باوجودیکہ کسے دانا  
 بتدیروسیاست دنیا نہ تھا اور دین ہی نہ کہتا تھا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے تجزیہ فرمایا تھا ہر ایام اسبوع کو تین چیز پر ایک واسطے عبادت خدا  
 اور دوسرا واسطے اہل و عیال اور تیسرا خاص واسطے اپنے کہ اوسی قسمت  
 فرمایا تھا ایک واسطے ذات شریف اور دوسرا واسطے حوائج اہل حاجت کے اشارہ  
 اسکا آخر باب حلیہ شریف میں گزرا ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ابو جعفر  
 طبری نے روایت کی ہی کہ حضرت سے قصد عمل اہل جاہلیت وقوع میں نہیں آیا  
 بجز دوبارہ۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ غلام راعی غنم کہ ساتھ حضرت کے  
 بکرین چراتا تھا ایک رات اوس سے کہا کہ اس غلہ غنم کو دیکھتا رہ تا میں مکہ  
 معظمہ میں جا کر مثل جو انان دیگر قصہ دکھانی کہوں اور سنوں حضرت یا ہر کھلے  
 اور اتفاقاً وارد ایک گھر کے خانہ کعبہ سے ہوئے اور سنا کہ وہاں لوگ بسبب  
 تقریب شادی عروسی بازی کرتے تھے اور دف و مزامیر بجا رہی تھے آپ بارادہ  
 سماع بیٹھے کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے حفاظت اپنی حبیب کی فرمائی اور غافل آیا  
 کر دیا کہ بوقت دوپہر حضرت بیدار و ہشیار ہوئے اور وہاں سے پرے اور  
 سماع و جلوس فرمایا اور دوبارہ ہی ایسا ہی اتفاق ہوا تھا کہ حضرت بجا  
 و توفیق الہی اوس سے باز رہے اور قصد و ارادہ اعمال اہل جاہلیت کا تقرب  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان وقار و تودہ وصمت و  
 مروت و حسن ہدی بنیان صفات وقار و تودہ وصمت  
 و مروت و حسن ہدی سلطان چار بالشر اصطفیٰ برگزیدہ ملک اعلیٰ اکمل  
 و افضل انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح زیب بیان فرمایا  
 ہیں وقار بفتح و اور زانت و استسکی تودہ بضم تا و فتح ہمزہ و دال ہمزہ  
 یہی معنی رکھتا ہی صمت بفتح صاد خاموش شدن مروت بمعنی  
 و انسایت ہدی بفتح ہا و سکون دال سیرت و راہ و روش ایہات

ذکر آنحضرت صلعم

رسول امین محرم کردگار	کز کشته بنیاد کون استوار	وجودش جهان اکلید آمدہ
جهان از پی او پدید آمدہ	یلوح کمالش معانی فزون	بمعنی دوحرف از ان کاف و فون
ہمہ ہستی عالمش زبردست	کہ ہست از پی او شدہ ہرچہ	چراغ جهان ذات پر نور او

خط شریع طہرائی منشور او : حدیث میں آیا ہی کہ وقار حضرت کا سب سے زیادہ ہوا  
مجلس میں کہی ہاتھ ہلانا پاؤں دراز کرنا عادت شریف نہ تھی اور نشست حضرت  
کی اکثر بوضع احتبائی یعنی سرین پر بیٹھنا زانو او ٹہا کر اور پشت و ساقین ملا کر  
گاہی بجامہ مثل فوطہ درداو گاہی بدست اور کہی نشست چار زانو ہی فرمائی  
ہی اور بوضع قرقصا ہی نشست حضرت کا اتفاق ہوا ہی قرقصا بضم قاف  
وسکون را و ضم فا و صا و ہملہ ممدود و مقصور کی یہ تفسیر کی ہی کہ بطور احتبائی  
کہ انقاد کر او سکا گدرا اور یہہ جلسہ اعاب و غریبا گاہی اور حدیث قیلہ بعض  
قاف وسکون تختانیہ بنت مخرمہ میں آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو  
میںے بجلت قرقصا متخمس بیٹھا دیکھا کہ خوف و ترس سے میں بیتاب و طاقت ہو کر  
کانشی لگی اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کثیر السکوت تھی بے حاجت بحکم نفر ہاتھ  
اور لا یعنی اور یہودہ گو سے اعراض - اور کلام حضرت فضیل تھا یعنی رشتہ  
برواریہ کم نہ زیاد اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ آپ  
ایسا کلام و چیز و مختصر فرماتے کہ اگر کوئی چاہتا ہر کلمہ جدا جدا لگن لیتا اور  
حدیث ابن ابی الدین آیا ہی کہ حضرت کا سکوت منحصر چار چیز پر تھا : علم و  
حذر و تقدیر و تفکر اور ضحک حضرت تبسم تھا و علی ہذا القیاس ضحک  
اصحاب سبب توقیر و تعظیم و اقتدا و اتباع حضرت کے اور مجلس شریف ہمیشہ  
آراستہ بحکم و حیا و خیر و امانت تھی کوئی آواز بلند نہ کرتا اور نہ اگرہ کلمات فیجہ  
اجتناب کرتا اور جب حضرت در ریز موعظ و نصیاح ہوتے سامعین اسے  
سراٹکنندہ و سرنگون ہوتے کہ گویا اونٹ کے سروں پر جانور پرندے بیٹھے ہیں اگر سر  
سربلند کریں ابھی اوڑھا دیں اور قاضی عیاض صاحب شفا نے یہ حال صحابہ  
بمقیدہ و مخصوص بوقت تکلم حضرت کیا ہی اور اور دن نے اپنی کتابوں میں مطلق  
اور نزد دستہ حدیث میں آیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت کے روبرو

## باب بیان فصل سیر

سنگیرہ موہنہ میں ڈال کر بیٹھے تادم نہ مار سکیں اور رفا شریف باوقار  
 بی اضطراب و کسل ملالت نہی اور یہی ہی داخل موت ہی کہ آپ منع کرتے  
 تھے نفع یعنی پہونکنی کہانے پینے کی چیز کو پہونک سے اور حکم کرتے ہر کھانہ کو  
 کو کہ طعام آگے سے کھاوے داین یا نین او بر سے کھاوے اور سواک  
 اور پاک کرنے اور پاک رکھنے براجم یعنی بندہ بانی انگشتان حکم فرماتے اور  
 سیرت و خصلت حضرت کی بہترین سیرتوں اور خصلتوں کے تھے اور حدیث  
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں آیا ہے حَیْرُ الْحَدِیْثِ کَلَامُ اللّٰهِ وَخَيْرُ  
 الْهَدٰی هَدٰی حَمَلٍ یعنی بہترین سخن کلام اللہ ہے اور بہترین سیرت  
 سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب حضرت ختم الانبیاء دست  
 رکھتی تھے خوشبو اور اس کے استعمال کو اور ترغیب فرماتے اور دُکھ اور  
 یہ کلام معجز نظام ارشاد کرتے حُبِّ اِلٰی مِنْ دُنْیَا کُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ  
 وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ یعنی دوست کی گئی ہی میری طرف  
 تمہاری دنیا سے عورتیں اور خوشبو کہ حق تعالیٰ نے محبوب و مرغوب کر دی ہیں  
 نہ میں یا اختیار خود انہیں محبوب و دوست رکھتا ہوں اور کیا گیا ہی قرار و  
 آرام یا سردی و خشکی میری آنکھ کے نماز میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 شادی و مسرت و خوشدلی و روشنی چشم کہ نماز میں پاتے تھے کسی اور عبادت  
 میں کسی وقت ایسا ذوق و شہود نہ پاتے اور حدیث میں فی الصَّلَاةِ فرمایا  
 الصَّلَاةُ اسوایطے کہ سرور و آرام و ذوق شہود مصلی کا نماز میں فقط بیضا  
 حضرت حق جل و علی حاصل ہی گا نَفَّ تَرَاہُ یعنی گویا مصلی حق سبحانہ تعالیٰ  
 کو دیکھتا ہی نہ بنفس نماز یا بحصول ثواب و جزای ثواب ہر چند نماز ہی منجملہ  
 نعم جلیلہ حق تعالیٰ ہے ہی لیکن بوقت مشاہدہ جمال محبوب آرام و التفات  
 بغیر نہیں ہوتا پس نماز اور چیز ہی اور مشاہدہ حق اور بیان زہد  
 راوی حدیث باقرہ حضرات حمیدہ و احاد خلال پستہ دیدہ زہد اوس نصیح لسان  
 فصیح جان خوشنادر خدا واسطہ آفرینش عرض و سہا سے فن سیرت میں  
 بقلم تحقیق اور صفحہ تدقیق کے یوں لکھا ہی کہ زہد یعنی بے رشتہی دنیا سے



## ذکر آنحضرت صلی علیہ وسلم

حضرت کو اس حدیث کی بکرات و مراتب زبان حق ترجمان سے دعائی اللہ فیکم  
 اجعل رزق آل محمد قویاً یعنی بار خدا یا گردان اور مقرر رزق آل محمد کا قوت  
 اعنی اندک کہ بسبب اوسکے علاوہ جان قائم رہے نکلنے سے اور باوجود  
 انکشاف قوت و قناعت بکفاف لایموت بجا جت قوت عیال رزہ مبارک کہ منجملہ  
 اسلحہ جنگ و دفاع ہی ایک یہودی پاس گریہ کر دی تھی کہ بسبب زہد و سخا و انبار  
 اتفاق انفق ایک کا وقت وفات تک میسر نہوا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
 عنہا کہتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک اس پہنچی سرای یوسفین  
 رہے کہی تین دن متواتر روٹی گہون کی سیر ہو کر تناول فرمائی اور بعض  
 روایات میں نان جو بھی آیا ہی اور روایت دوسرے میں آیا ہی کہ ایک بار  
 جبریل علیہ السلام نے بفرمان ملک اعلام نازل ہو کر آپ کی خدمت میں جناب  
 پروردگار عالم سے بعد ابلاغ سلام و مسرت و ہیبت السلام بہ عرض کیا کہ اگر  
 خوشنودی و رضامندی میرے حبیب کی ہو تو ان پہاڑوں کو ٹوٹیکا کر دوں چنانچہ  
 آپ بخول و نقل فرماوین خدمت میں حاضر رہیں یہہ پیام آزمائش فرجام حضرت  
 سنکر ساکت و خاموش و سرنگون ایک ساعت تک رہی بعد ازاں لسان را  
 بیان سے یہہ تحکم فرمایا کہ دنیا گہراؤس شخص کا ہی کہ جسے گہر نہیں اور مال اوسکا کہ  
 جسی مال نہیں جمع کرنا ہی دنیا کو وہ کہ اوسے عقل و انتباہ نہیں پس کہا جبریل  
 علیہ السلام نے حضرت سے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت رکھی مہین خدا قول  
 ثابت پر اور حضرت عائشہ صدیقہ سے آیا ہی کہ ہم آل محمد کہی ایسا اتفاق  
 ہوتا کہ مدت ایک مہینہ تک آگ دیکدان میں نہ ڈالتے فقط خوراک ہماری خیمہ  
 اور پانی تھا اور عبد الرحمن بن عوف سی روایت ہی کہ ایک مرتبہ خوان  
 بڑا بہرا ہو اٹھانے کا عبد الرحمن پاس لائے یہہ اوسے دیکھ کر بہت روکے  
 اور کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اوسکے بہانگت قانون سے  
 جان بلب ہوتے کہ روٹی جو کی ہی میسر نہ آتی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے  
 کہا کہ حضرت اور آپ کے اہل اکثر ایتین برابر ہو کے سو رہتی تھے اور طعام  
 شبانگاہ میسر نہ تھا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت فاقہ کو

## باب بیون فصل تیسرے

بہت دوست رکھتی تھے کبھی کسی روبرو شکایت نہ فرماتے فاقہ و اگر کسی سے  
 کہ تمام شب آرام رہتے اور صبح اوس شب کی روزہ رکھتی کوئی مانع نہوتا۔ اگر  
 آپ جناب آپ سے طلب و درخواست فرماتے عنایت کرتا تمام خزانے زمین اور  
 میوے اور فراخ و کشادہ کرتا زندگانی حضرت کی لیکن میں بزرگ شفقت و  
 مہربانی یہ حال عشرت مال دیکھ کر رویا کرتی اور کہتی دُوحیٰ فِیْ ذٰلِکَ یَا سُوْدَ  
 اللہ یعنی میری جان تمہارے قربان ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ  
 قوت دنیائی دینہ سے اختیار فرماتے۔ در جواب زبان صدق بیان سے ارشاد  
 کرتے کہ مجھی زخارف دنیائی فانیہ سے کچھ طمع و رغبت نہیں اور میرے پاس  
 پیغمبر الوالعزم دنیا سے یکسوئی و بی رغبتی کرتے رہے ہیں نظر با فروزی ثواب  
 و عطا و بزرگی نزدیک حق و علی کے پس بھی شرم آتی ہی کہ تن آسانی دنیا  
 میں کروں اور نعم باقیہ سے محروم اور اپنی بہائیوں سے تنہا و جدا رہوں میرے  
 نزدیک کوئی خیر فائق و بہتر اس سے نہیں کہ اپنی بہائیوں سے ملوں۔ ایک بہت  
 اس بات پر نہ گذرا تھا کہ حضرت نے وفات پائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور  
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نوشک زیر اٹھنے فی حضرت کہ چہر  
 بوقت شب استراحت فرماتے ایک چیز لیٹ فرماتے آگہ نہی اور حفصہ  
 رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ فرش خانہ رسول خدا پلاس تھا بوقت خواب ہم آوے  
 دو تہ حضرت کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے ایک ات ایسا اتفاق ہوا کہ ہتے آوے  
 چار تہ کر دیا جب صبح ہوئی آپ نے پوچھا کہ آج میرے نیچے کیا بچھایا تھا عرض کی  
 کہ وہی فرش قدیم کہ بچھایا کرتی تھی فرمایا کہ اوسے بجال تخت چوڑ دو اور کچھ  
 اوس میں تکلیف نہ کرو کہ نرمی اوسکی نے نماز شب سی بھی باز رکھا اور گاہ گاہ  
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر پر کہ بافتہ برگ حرام سے تھے خواب اشترا  
 فرمایا ہی کہ نقش نشان اوسکے پہلوی شریف میں تاثیر کرتے تھے عرض کہ حال  
 زہد و بی رغبتی حضرت کا دنیا و مافیہا سے کتب مطولہ میں ملو و مشحون ہی ہیں حضرت  
 گنجائش بیان اوسکا نہیں رکھتا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جمال بیان  
 خوف و خشیت و سختی طاعت و شدت عبادت

## ذکر آنحضرت صلعم

ارباب سیر باخبر نے لغت خوف و خشیت و وصف طاعت و عبادت اوس خیر البشر کو سلک تقریر میں یوں منظم کیا ہی **ایبات** ای تو بہر مرتبہ عالی مقام مرتبہ ہائی ہمہ تست از تو اوم صبح با و اراد تو رخشان شدہ کفر بارشاد تو ایمان شدہ طاعت تو بر ہمہ با فرض عین پیروی امر تو بر جملہ دین مایہ معرفت از خوان شدہ آیت این مرتبہ در شان شدہ نہ فلک از قدر تو ارادتہ ماہ شب قدر تو ناگاہ شدہ خوف و خشیت و طاعت و عبادت حضرت کی بقدر علم و معرفت آپ کے ساتھ پروردگار تعالیٰ و تقدس کے ہی فی الحقیقت جو کوئی دانائے اور شناسا تر خدای عز و جل ہوتا ہی بڑا خائف و سجدہ ہی خباہت حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی **اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ** یعنی سوائے اسکے نہیں کہ خوف و خشیت اللہ کی اوسکے بند و منین سے علما کو حاصل ہی حدیث بخاری میں آیا ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت فرماتے تھے اگر تمہیں عرفان و علم و ترس و خوف جب قدر کہ مجھی ہر آن و ہر لحظہ موجود رہتا ہی حاصل ہو تو کبھی ضحک و خندہ سے واقف نہ ہو اور ہمیشہ حالت گریہ و بکائین گرفتار رہا کرو **اور حدیث** **رُذِيْ مِنْ اَيَّاهِيْ** کہ دیکھا ہو منین جو تم نہیں دیکھتے اور ستا ہو منین جو تم نہیں سنتے **اور فرمایا اَطْلَبِ السَّمَاءَ وَحَقِّ لَهَا اَنْ يَّاْظُرَ لَيْفِيْ** اور زکرتا ہی آسمان اور سزاوار ہی اوس سے کہ آواز کرے **اطيط آواز پلان و نالیدن شتر کو** کہتے ہیں اور آواز کرنا آسمان کا بھٹ کثرت و افزونی اوس چیز کے کہ اوس میں ہی ملائکہ اور گوائی و ثقل اون کے سے اور یہ کنایہ و اشارہ بیان کثرت سی ہے اگرچہ وہ ان آواز ہوا **اور فرمایا ہی نہیں ہی آسمان میں جابئی چار انگشت** کہ جب ملائکہ سے خالی ہو مگر خدا تعالیٰ کو سجدہ کر رہے ہیں **اور ایک روایت** میں آیا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے سوال کیا کہ کس چیز کا معائنہ حضرت کو ہوتا ہی فرمایا بہشت و دوزخ کا کہ **عَلَّمَ الْيَقِيْنَ** اور عین الیقین دو نوج جمع کر دی ہیں حق تعالیٰ نے میرے واسطے ساتھ خشیت قلبیہ و استحضار عظمت الہیہ کے کہ نہ تھا اور کسی کو سوائے میرے **عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں ایکرات** حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ خواب میں بیدار ہوئے اور مسواک وضو کیا

## باب بیون فصل میرے

اور واسطے نماز کے قیام فرمایا پس میں ہی باقیہ آپ کے کہرا ہوا آپ نے قرات  
سورہ بقرہ شروع فرمائی جہاں آیت رحمت آتی وہاں حق تعالیٰ سے طلب در خواست  
رحمت فرماتے اور جب آیہ وعید عذاب پر گزرتے لغو و پناہ حضرت باری  
عز و جہ سے مانگتی عذاب و عقوبت سے پس درنگ رکوع میں مثل قیام فرماتے  
اور بعد از فراغ رکوع قیام مثل رکوع عمل میں لاتے بعد ازاں سجدہ اور پشت میں  
السجدتین مانند اوسکے اور یہی حال رکعت ثانی کا کہ کہی سورہ آل عمران اور گاہ  
سورہ ناس اور وقتی سورہ مائدہ تلاوت فرماتے اور کہی تکرار ایک آیہ تمام  
شب قیام کرتے اور روی ہی کہ وہ آیت یہ تھی **اَلَا اَنْتَ بِهٖمْ**  
**فَاَنْتُمْ عِبَادُكَ** **وَ اِنْ تَعْرِضْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ** ط  
یعنی اگر عذاب کرے تو انکو پس یہ بندے تیرے ہیں اور اگر بخش دی تو خاص انکو پس تو  
غالب استوار کا حکمت والا ہی۔ اور مقصود تکرار اس آیت سے عرض حال امت اطلب  
در خواست مغفرت اور آمرزش تھا اور آیہ کہ نماز میں شکم مبارک سی کہی  
جوش دیک می اور گاہی آواز آسیا کی سی آیا کرتی تھی اور حدیث ابن  
ابی ہالہ میں آیا ہی کہ حضرت پر طریان و درد و غم پیایی ہوتا تھا اور اثر دھام اندو  
والم متواتر اور آرام و آسائش کم اور آپ نے فرمایا ہی کہ میں دن میں ستر  
مرتبہ اور ایک روایت میں ہی کہ سو بار واسطے است کے حق تعالیٰ سے استغفار  
کرتا ہوں غرض کہ یہ بھی خالی غم و محنت و اندوہ سے نہیں اور رسالہ مرج  
البحرین میں وجوہ اور یہی بیان کئی گئے ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے  
روایت ہی کہ میں نے طریقہ و حال حضرت سی سوال و استفسار کیا فرمایا **اَلْمَعْرِفَةُ**  
**رَأْسُ مَالِي وَالْعَقْلُ أَصْلُ دِينِي وَالْحُبُّ أَسَاسِي وَالشَّوْقُ مَرْكَبِي**  
**وَذَكَرُ اللَّهِ أَيْسَرِي وَالثَّقَاةُ كُنْزِي وَالْحُزْنُ رَفِيقِي وَالْعِلْمُ سِلَاحِي**  
**وَالصَّبْرُ رَدَائِي وَالرِّضَاءُ غَنِيمَتِي وَالْفَقْرُ فَخْرِي وَالْهَدْيُ**  
**خَرَفَتِي وَالْيَقِينُ قُوَّتِي وَالصَّدْقُ شَفِيعَتِي وَالطَّاعَةُ حُسْنِي**  
**وَالْجِهَادُ خَلِيقِي وَقُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ وَثَمَرَةُ قَوَادِي فِي**  
**الدُّرُودِ وَتَحْيِي لَا تَحِيلُ أَهْمَتِي وَشَوْقِي إِلَى رَبِّي** یعنی معرفت خداوند

## ذکر آنحضرت صلعم

اصل و سرمایہ مال میرے مال کا ہی اور عقل بڑ میرے دین کی اور دوست  
 خدا بنیاد میرے اور شوق بقائے خدا سواری میرے اور ذکر خدا دوست  
 و ہمدم میرا اور اعطاء و توکل خدا پر خزانہ میرا اور اندوہ رفیق و مصاحب  
 میرا اور علم ہتیار و حربہ میرا اور صبر چادر میرے اور خوشنودی خدا مال  
 غنیمت میری کا اور احتیاج بخدا بزرگی میرے اور بی رغبتی و ترک دنیا پیشہ  
 اور کارگیری میرے اور یقین قوت میرا اور راستی شفاعت کریموائے  
 میری اور بندگی نبوی و جمال میرا اور جہاد راہ خدا میں سیرت و نحو میرے  
 اور خشکی اور آرام میری چشم کا نماز میں ہی اور حاصل و میوہ دل میری کا  
 یاد گاری خدا میں ہی اور غم و اندوہ میرا واسطے امت اپنی کے ہی اور  
 شوق میرا طرف پروردگار اپنے کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان  
 صفات حضرت کہ قرآن شریف میں مذکور ہی  
 حوران طوایر صفات اوس صدر صفحہ راستی و صفا ہر سپہ رفیق و حیا  
 نقطہ دائرہ اصطیض محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قرآن صدق بایں  
 اور خالق النش و جان مبینی و مخبر و نگاہی بون حیطہ تحریر میں لائے ہیں  
 کہ ایک حدیث مرویہ عطا سے کہ جامع اکثر فضایل حضرت کو ہی صحیح  
 بخاری میں لایا ہی اور کہا کہ وصف کئی گئے حضرت بعض صفات کہ قرآن  
 میں مذکور ہی **یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا**  
**وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحَرِّزًا لِلَّهِ الْمُتَّيِّنِينَ** یعنی آگاہ ہوا ہی پیغمبر  
 برستی کہ بھیجے تجھ کو گواہ اور بشارت دہی والا اور ڈرا نیوالا اور ناہ  
 واسطے ناخواندوں کے **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ**  
**الْمُتَوَكِّلُ لَيْسَ يَفْظُ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا سَخَابٌ فِي الْأَسْوَاقِ**  
**لَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ وَلَا يَكُنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ**  
**ادْفَعِ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةِ وَلَا يَقْبِضْهُ اللَّهُ حَتَّى**  
**يَقِيمَ بِالسَّيِّئَةِ الْعَوَجَاءُ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**فَاجْعَلْ رِسُولَ اللَّهِ وَنَفْسَهُ بِأَعْيُنِنَا غَمِيًّا فَإِذَا أَنَا صَلُّا**

وَقُلُوبًا غَافِلًا یعنی توبندہ میرا اور فرستادہ میرا ہی اور نام رکھا ہے تیرا  
 مشکوک کہ نہیں درشت خواہ اور سخت کو اور نہ آواز بلند کر نیو لایا باز روں میں  
 نہیں دور کرتا بدی کو ساتھ پی کے ولیکن درگزر کرتا ہی اور بحثنا ہی دفع کر  
 ساتھ حسن سیرت کے کردہ پسندیدہ تر ہی بدی کو اور نہیں مارتا او سے خدا  
 تا اینکه راست کرتا ہی ساتھ او کے امت کی کجی کو تا آنکہ کہیں وہ کلیہ توحید  
 اور اقرار رسالت اور کہوتا ہی اور روشن کرتا ہی بسبب او کے انہیں  
 اندہی اور کان پھرے او دل غافل و پوشیدہ اور بعض طرق اس  
 حدیث میں یہ زیادہ آیا ہی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اُسْدُ دِیْکُلٍ  
 جَمِیلٌ وَاَھِبْ لَہٗ کُلَّ خَلْقٍ کَرِیْمٍ وَاَجْعَلِ السَّکِیْنَةَ لِبَاسَہٗ  
 وَالتَّزْشِعَادَہٗ وَالتَّقْوٰی ضَمِیْرَہٗ وَالحِکْمَۃَ مَعْقُولَہٗ وَالضَّدَّ  
 وَالْوَفَا طَبِیْعَۃَہٗ وَالْعَفْوَ وَالْمَعْرُوفَ خَلْقَہٗ وَالْعَدَلَ  
 سُلُوکَہٗ وَالْحَقَّ شَرِیْعَۃَہٗ وَالْهُدٰی اِمَامَۃَہٗ وَالْاِسْلَامَ مِلَّتَہٗ  
 وَاحْمَدُ اسْمُہٗ اَھْدٰی بِہٖ بَعْدَ الضَّلٰلَۃِ وَاعْلَمُ بِہٖ بَعْدَ الْجَمَالِۃِ  
 وَارْقَمُ بِہٖ بَعْدَ الْجَمَالِۃِ وَاسْمٰی بِہٖ بَعْدَ النُّکْرَۃِ وَاکْثَرُہٗ الْفِکْلَۃُ  
 وَاعْنٰی بِہٖ بَعْدَ الْعِیْلَۃِ وَاُقْلٰتُ بِہٖ بَیْنَ قُلُوبٍ مُّخْتَلِفَۃٍ وَ  
 اَھْوَاءٍ مُّتَشَتِّبَۃٍ وَاُمِّ مُّتَفَرِّقَۃٍ وَاجْعَلْ اُمَّتَہٗ خَیْرَ اُمَّتٍ  
 اُخْرِجْتَ لِلنَّاسِ رَاسًا کَھَارًا ودرست کردار کرتا ہوں میں او سے ساتھ ہر  
 خوبی کے اور بحثنا ہوں میں واسطے او کے ہر خوبی نیک اور گردانتا ہوں میں  
 آرام و آہستگی کو پوشش او کی اور نیکی کو علامت او کی اور گردانتا ہوں میں  
 پرہیز گاری کو بہانی دل او کی اور گردانتا ہوں میں حکمت کو معقول او کی  
 اور گردانتا ہوں میں راستی اور وفاء و عہد کو طبیعت او کی اور گردانتا ہوں میں  
 عفو و نکوئی کو خصلت او کی اور گردانتا ہوں میں عدل و انصاف سیرت و  
 خصلت او کی اور حق شریعت او کی اور ہدایت اور رہنمائی پیشوا  
 اور اسلام دین او کا اور احمد نام او کا ہی راہ راست دکھاتا ہوں میں  
 او کے پیچھے گمراہی کے اور دانا کرتا ہوں میں ساتھ او کے بیچ نادانی کے اور

بلکہ کرتا ہوں ساتھ اس کے ایسی ہی کرنے کے اور بلند و بالا ایسی تاہوں اور  
 شناسا کرتا ہوں سبب اس کے جماعت ناشناسا کو اور بہت کرتا ہوں  
 اوکو بعد کمی کے اور غنی دے نیاز کرتا ہوں سبب اس کے بعد فقر و احتیاج  
 کے اور تالیف کرتا ہوں سبب اس کے دلون مختلفہ میں اور خواہشوں  
 اور عقول پر آگاہ میں اور گروہوں متفرقہ میں اور گردا تاہوں سبب اس کے  
 امت کو بہترین اس امت کی کہ کھائے گئے ہیں واسطے لوگوں کے مصلی  
 اسد علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ وامتہ اجمعین **فضل و شرف حضرت**  
**کہ آیات قرآنی ثابت ہی** موسسان قواعد مہذبہ شروع  
 واصول اور شہید ان معادہ معقول و منقول رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین  
 فضل و شرف جناب رسالت سلطان مسند قرب کا کہ آیات بنیات  
 فرقانی نسبت بامت ثابت ہو اہی اسطرح قرطاس ست اساس کے اوپر  
 بقیمہ تحریر لائے ہیں **نظم** پایہ این کار بعد ارتت بہ کار کنی نیست  
 ہمیں کار قت بہ لائق این کار ترا دیدہ اند بہ زانکہ زاول تو بخشیدہ اند  
 ہر کہ عطا بخش کر م خود بہ ہر کم خویش سب جو بود بہ تو سب رحمت چون شہ  
 چون غم امت نخوری چون شہی نمی المواہب **وَإِذْ آتَيْنَا مَا آتَيْنَا**  
**مِنْ الْخَصَالِ الْخَبِيرَةِ فَقَدْ اجْتَمَعَ فِيهِ مَا كَانَتْ مُتَفَرِّقًا**  
**فِيهِمْ فَيَكُونُ أَفْضَلَ مِنْهُمْ وَيَأْتِي دَعْوَتَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ**  
**فِي التَّوْحِيدِ وَالْعِبَادَةِ وَصَلَّتْ إِلَى الْكَثْرَةِ وَالْعَالَمِ جَلَّالِ**  
**سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ فَظَهَرَ أَنَّ اتِّقَاعَ أَهْلِ الدُّنْيَا دَعْوَتَهُ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلَ مِنْ اتِّقَاعِ سَائِرِ الْأَمْمِ**  
**دَعْوَةِ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ فَوَجِبَ أَنْ يَكُونَ أَفْضَلُ مِنْ سَائِرِ**  
**الْأَنْبِيَاءِ** انہی یعنی جو وقت لائے حضرت تمام وہ چیز کہ لائے اسے  
 یعنی سارے انبیا حضرتوں سے وہ سے پس تحقیق جمع ہوئی حضرت میں وہ چیز  
 کہ نہی جدا جدا ان انبیا میں پس ہوئی حضرت افضل ان کے اور  
 دوسرا سبب یہ ہے کہ دعوت حضرت کی توحید و عبادت میں پہنچی



## باب بیان فضل نبی

اکثر شہروں عالم تک برعکس سارے نبیوں کے پس ظاہر ہوا یہ کہ ہاں دنیا والوں کا ساتھ دعوت حضرت کے بدرجہ کمال تھا فائدہ ساری امتوں کے ساتھ تمام انبیاء کے پس واجب ہوا ہونا آپ کا افضل سب انبیاء سے آخر ہوا قول صاحب مواہب کا **اول** اون آیات سے کہ حضرت کی رحمت و شفقت بحال امت خیر و بشارت دیتی ہیں یہ آیت ہی **الْاٰیٰتُ لَقَدْ جَاۤءَکُمْ رَّسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَیْکُمْ یَاْمُوْثٍ مِّنْ دَوْفٍ رَّحِيْمٌ** یعنی یہ تحقیق آیا تھا کہ با پس ایک پیغمبر تمہیں میں سے کہ پہچانتے ہو تم مکان و محل و صدق امانت او کی کہ کہی تم میں متہم کذب و دروغ نہیں ہوا اور پہچانتے ہوا یا و اہیات او کی کہ سب ارفع و اشرف و افضل قوم عرب ہیں اور ظاہر و مظهر ہوئی ہیں کہ اونہیں زنا اور نقصان اور زبونی جاہلیت نہ تھی جیسے کہ فرمایا **خَرَجْتُ مِنْ اَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ اِلٰی اَصْلَابِ الظَّاهِرَاتِ** یعنی باہر آ یا میں پشتوں پاک سے طرف رحمون پاک کے۔ اسی جگہ سے شرف ذات و محامد صفات و عظام اخلاق و محاسن افعال حضرت کے ظاہر و باہر ہوئے ہیں اور جایی دوسری فرمایا **لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِہِمْ** یعنی ہر آیت تحقیق مت و احسان رکھا حق تعالیٰ نے مومنوں پر بسبب برا کیلئے کرنے رسول کے اونہیں کی جنس سے پس پیغمبر رسول مقبول کا اونکی جنس و قوم سے داخل و اقرب ہی تائیس و تصدیق و ایمان و اتباع و امتنان میں اور فرمایا **لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِہِمْ** یعنی وہ ایسا خدا شک و الہی کہ مبعوث و برا کیلئے کیا ناخواندگان عرب میں پیغمبر اونکی جنس سے اور فرمایا **لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِہِمْ** یعنی جیسے کہ پہچانتے ہیں کہ حق تعالیٰ بے غیب اپنی عجز و قصور و مخلوقات کا معرفت و طاعت میں جانا اور چاہا کہ تعلیم معرفت اپنی سے اونہیں خبر دار کرنے پس پیدا و مبعوث کیا اونہیں کی جنس سے ایسا پیغمبر کہ مخلع و مخلت

صفت رحمت ورافت کیا اپنی صفات میں سے - اور سفیر صادق القول کہ  
 او سکی اطاعت و فرمان برداری اپنی اطاعت و خوشنودی فرمائی کہ **آیہ**  
**مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ** یعنی جس شخص نے فرمان برداری  
 رسول مقبول کی اختیار کی پس تحقیق اطاعت حکم خدا بجا لایا **آیہ** **وَمَا**  
**أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ** یعنی نہیں بھیجا ہم نے تجھے مگر رحمت  
 واسطے عالموں کے تمام ہوا المحض و محصل کلام امام علیہ السلام کا پس ذات بہت  
 و ارشاد سمات حضرت مظهر و مصدر رحمت شامل ورافت کاملہ ہی عموماً اگر  
 کوئی از راہ انکار و عناد و استکبار گرفتار و پابند شد تفاوت و ضلالت و حرمان  
 و خذلان رہا اور ظلم و جفا اپنی جان پر گوارا کیا آپ کا ارسال کرد واسطے رحمت  
 کے ہی اوسمین کچھ نقصان و زیان نہیں راہ باتا جیسے کہ آفتاب واسطے انار  
 واضاعت و روشنائی عالم کے مخلوق ہی اگر کوئی شخص پردہ غلت و غشاوہ  
 حیرت اپنی موہنے پر کھینچ لے اور اوس نور سراپا پلور سے بسبب علت کوری و  
 ضعف بنیای مستیز و مستر شد ہو ذات آفتاب میں کچھ قصور و فتور نہیں آتا  
 فرد گرنہ بیزد و زشت پر چشم بد چشم آفتاب را چگناہ - اور توجیہ  
 آیت مقدمہ سے تقریرایت چاہیے **بہما آیہ** **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ**  
**وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ** یعنی نہیں پیدا کیئے ہم نے جن و انس کو واسطے  
 عرفان و شناخت اپنی کے پس ترکیب ہر واحد کا افراد فریقین سے اور صورت  
 مستحقہ و مستعدہ للعبادۃ و العرفان فرمائی اور عقل کامل اور ادراک  
 شامل کہ مانع غلبہ شہوت و ثوران غضب سی ہو عطا کیا گو بسوسہ شیطانی و ہوا  
 نفسانی مورد عذاب و عقاب رحمانی ہو جاوین - پس ذات رفیع الدرجات  
 حضرت رحمت ہی واسطے مؤمنوں کے بالفعل اور سایر الناس کے بالقوہ یا واسطے  
 مؤمنوں کے رحمت بہدایت اور منافقوں اور کافروں کے امان قتل و تہیب  
 اور تعجیل عذاب دنیوی سے اور **ابن عباس رضی اللہ عنہ** سے روایت ہی کہ  
 ورسالت حضرت رحمت ہی واسطے مؤمنوں اور کافروں کے ورود وقوع عذاب  
 سے کہ احم کہ بڑا سبب ناسی بد او سکی ہلاک ہو گئے ہیں اور بعض علما بحصول

## باب بیرون فصل تیسرے

رحمت بوجود ذات سید المرسلین سائر اجزا و ابعاض عالم میں بہتے ہیں چنانچہ خاک طاہر و مطہر ہوئی اور پانی طوفان سے باز رکھا گیا اور ہوا ہلاک کفار سے اور آتش جلانے صدقات سی باز رہی اور آسمان صعود شیاطین اور استراق سمع سے حال ام سابقہ کا یہ تھا کہ قربانیان اور صدقات اپنے زیر آسمان رکھتے ایک آگ آسمان سے آتی اور جلا دیتی کہ یہ علامت و نشان قبول صدقہ و قربانی تھا پس اس واسطے کہ ذات حضرت رافت و رحمت ہی اپنی امت کے حق میں نور نام و سراج منیر فرمایا کہ بواسطہ حضرت وصول الی اللہ حاصل ہوا اور یہ تنویر حال با کمال او کے البصار و بصائر منور و روشن اور فرمایا **اِيَّاكَ قَدْ جَاءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ** ط یعنی بتحقیق تمہارے پاس خدا کی طرف سے آیا نور اور کتاب روشن اور فرمایا **اِيَّاكَ نَايِظُهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا** و **وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ يٰۤاٰدِثًا** و **سِرَاجًا مُّبِينًا** ط یعنی اے پیغمبر پرست کہ بننے بھیجا تجھی گواہ اور نذر دہ بھیجیانیوالا اور ڈرانوالا اور بکار نیوالا خدا کی طرف حکم خدا اور چراغ روشن ہو اور اگر کوئی کہے کہ تشبیہ ذات شریف یہ سراج فرمائی با قباب و مہتاب کیون نہ ارشاد کی کہا جاوے کہ دو سبب سے ایک یہ کہ وجود عنصری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارضی ہی سماوی نہیں اور دوسرے یہ کہ ایک چراغ سے چراغهای بیشمار روشن ہو سکتے ہیں بخلاف شمس و قمر کے **ہیت** یک چراغ است درین خانہ کہ از پر تو آن ہو ہر کجائی نگرے انجمنی ساختہ اند بہ اور اگر سراج سے مراد آفتاب لیون تو ہی بعید نہیں کہ حق تعالیٰ نے سراج فرمایا ہی **اِيَّاكَ وَجَعَلَ فِيْهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُّبِينًا** ط یعنی اور گردانا حق تعالیٰ نے آسمان میں آفتاب و ماہ کو روشن پس جبکہ آفتاب عالم اجسام میں نور بخشتا ہی اور اخذ نور میں محتاج بغیر نہیں ایسی ذات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسطرح اگر تشبیہ ذات شریف بہ ماہ دیجاوے راست آتی ہی کہ ماہ بجز آفتاب محتاج اخذ نور میں دوسرے کا نہیں ہا نہ اسیکے آنرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استفادہ نور

ذات باری تعالیٰ سے حاصل کرتے ہیں اور نفوس انسانیہ پر ایسا فرماتے ہیں اور  
تشبیہ ذات مقدس نبوی میں ساتھ نور کے عجب تلخ ہی کہ حق جل و علی فرماتا ہی  
**اللہ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ** گویا آسمان و زمین کو ان دو اور  
بین بحر و آبی ساری و طاری نہیں کہہ ہی ہے سر و جود و حیات و جمال کمال  
اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام منظر اتم اور واسطہ ظهور اور اس نور کے ہیں  
اور تفسیر مثل نور الایہ میں مفسرین یوں بیان فرماتے ہیں کہ مثل ایمان  
قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانند مشکوٰۃ ہی کہ او سمین مصباح ہی مشکوٰۃ  
صدر شریف حضرت ہی اور زجاجہ مثال قلب آنحضرت و مصباح نور معرفت  
و ایمان کہ آپ کے قلب شریف میں ہی اسطرح مواہب میں ہی ساتھ زیادتی  
تحقیق بیان کے اور **اللہ تَشْرِیْحُ لِّلْكَ صَدَدٌ لِّكَ** یعنی کیا کہو کیا  
ہم نے تیرے واسطے سینہ تیرا کہ شرح صدر نعمت عظیم اور امتنان جسیم ہے  
اور شرح صدر کے توسیع و تفتیح و تفتیح صدر مبارک ہی واسطے جمع مینا  
مناجات حق و دعوت خلق بار از انوار سعادت و علوم و توحید و معرفت و ہدایت  
اسرار و از ال ضیق جہل و کفر و اعراض حق سے اور لگا و دل کا غیر کے شہ  
اور آسانی و حی اور اوٹھانا اعباء رسالت و ابلاغ اور فرمایا **اللہ وَوَضَعْنَا**  
**عَنَّا وَرَزَقَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ** یعنی اور دور کیا ہمتیہ تہمتیہ بوجہ تیرا  
وہ کہ شکستہ و گران کرتا ہی پشت تیری بہ اعظم و ارفع سبب انشراح صدر ایک نور  
ہی بندہ کہ پوچھیں کہ تانبہ و درخشان کرتا ہی او کو جیسے کہ فرمایا ہی وَاِذَا  
**اَدْخَلَ التُّورُ الْقُلُوبَ انْفَتَحَ وَانْشَرَحَ** یعنی او جبکہ نور داخل ہوتا ہی دل میں  
کہو لیتا ہی دل کو بہ اور عمدہ سبب انفتاح و انشراح صدر کا پاک ہونا دل کا صفات  
ذمیدہ و زلیلہ سے پس اتم و اکمل و اعلیٰ اس صفت میں حضرت سید الثقلین صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور متابعان و پیروان حضرت ہی اس سے نصیب و بہرہ  
رکھتی ہیں بقدر محبت و متابعت اور بیان شکر و اس سخن کا کتاب سفر السعۃ  
اور بعض سائل فارسیہ میں شرح کیا گیا ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے **اللہ**  
**وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ** اور بلند کیا ہمنے نام اور آواز تیرا دنیا و آخرت

## باب سیوان فصل تیسرے

میں ساتھ نبوت و شفاعت کے اور مقرون و متصل کیا، جسے اپنی نام کے ساتھ نام تیرا کلمہ اسلام و اذان و نماز میں ایسا کوئی غازی و تشبہی و خطیب نہیں کہ آشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ ہے اور حدیث ابی سعید خدری میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام نے میرے پاس اگر کہا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ کچھ بلند ہی اپنے نام کی تھو معلوم ہے جسے کہا اللہ اعلم یعنی اسد خوب جانتا ہے کہ اس سبب اذ اذ کی ذکر تک معنی یعنی جو وقت کہ میں یاد کیا جاتا ہوں یاد کیا جاتا ہے تو میرے ساتھ یہ پس گویا ذکر حضرت کا ذکر خدا اور اطاعت حضرت کی اطاعت خدا ہی **ایک** و من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی جس شخص نے اطاعت و انقیاد حکم رسول مقبول کیا پس تحقیق فرمان برداری اور بجا آوری امر الہی عمل میں لایا پس اتباع و پیروی سنت سید المرسلین کی باعث ہی محبت رب العالمین : باسماں نظر و فہم فکر دیکھنا چاہیے کہ کس قدر اعزاز و تکریم الہی دربارہ حضرت رسالت مبدول و مقرون ہی کہ جا بجا بوقت نہ اختتام الانبیاء کو ساتھ وصف **ایک** یا ایہا النبی یا ایہا الرسول موصوف فرمایا ہے اور اور اپنا ساتھ نام ہے یا آدم یا نوح یا موسیٰ یا عیسیٰ نہ اکئی گئے اور نہ ای **ایک** یا ایہا المرسل یا ایہا المذکرین انما رحمت و ملاحظت و مہربانی ارباب ذوق بر طاہر و باہر ہے ۔ حلیہ میں ابو نعیم نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب حضرت علیہ السلام نے ارض ہند میں نزول فرمایا متوحش و متفکر ہوئے حضرت جبریل علیہ السلام بتلقین و تعلیم اذان نازل ہوئے اور کہا اسد اگر دوبار اور اشہدان لا الہ الا اسد دوبار اور اشہدان محمد را رسول اسد دوبار کہو الخیر پس برکت اس نام کے توحش و تفکر آدم علیہ السلام کا زایل و دور ہو گیا اور اسم سامی حضرت کا عرش اور ہر آسمان پر مکتوب و مرقوم ہی او بہرشت میں کوئی حور و قصور اور شجر و برگ و بار تر میں کلمہ طیب سے خالی نہیں اور ہزار ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ زبانی حضرت کی سنائیے کہ فرماتے تھے جب مجھے شب معراج عروج آسمانی اور تقرب بزدانی حاصل ہوا کسی آسمان پر نگہ نہ آنے

مگر اس پر نام اپنا محمد رسول اللہ لکھا دیکھا میں نے اور اشتقاق کیا حتیٰ سبحانہ  
 نے اسم کریم حضرت کا اپنی ناموں میں سے جیسا کہ حسان بن ثابت قصیدہ حبیبہ  
 اپنی میں بیان کرنا ہی مصرع **فَلَوْلَا الْعَرْشُ مَحْمُودٌ وَهَذَا الْحَجَلُ** کا یعنی سر صاحب  
 عرش اعنی حق سبحانہ کا نام محمود ہی اور یہہ ہمارا صاحب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 اور حق سبحانہ نے اسما حسنیٰ اپنی سے حضرت کو شتر ناموں کے ساتھ یاد فرمایا ہی  
 کہ ذکر اسکا بیان اسما شریفہ میں آویگا انشا اللہ تعالیٰ جانا چاہیے کہ باری غواہ نے  
 نام اپنے حبیب کے ساتھ قسم بالانواع شتیٰ قرآن مجید و فرقان حمید میں یاد فرمائی ہیں  
 از انجملہ ایک **اللّٰہُ لَیْسَ وَالْقُرْآنُ الْحَکِیْمُ** ہی مواہب لدنیہ میں کہ کتاب  
 بہت معجزت سیر حضرت خیر البشر سے ہی یوں لکھا ہی کہ ذکر حروف تہجی کا اوایل  
 سور قرانی میں خالی فائدہ و حکمت سی نہیں لیکن علم و ادراک انسان اسکی کنہ و بارے  
 کو نہیں جانتا مگر جب کہولہ اللہ تعالیٰ اسکا بہید - اور مفسرین سے معافی لیں  
 میں چند اقوال منقول ہیں ایک اوغین سے یہہ کہ لیس معنی یا ان ہی لغت  
 بنی طی میں اور یہہ قول ابن عباس **و حسن و عکرہ و وضحاک و سعید بن جبیر**  
**رضی اللہ عنہم** کا ہی اور بعضے کہتے ہیں لغت حبشہ میں اور بعض لغت کلب  
 میں اور ابن الحنفیہ اور ضحاک نے معنی لیس کے یا محمد کہی ہیں اور ابوالحباب  
 نے یارجل اور قنادہ نے کہا وہ اسم ہی اسما قرآن سے اور ابی بکر و راق  
 سی منقول ہی یا **سَيِّدِنَا الْبَشِيرُ** اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سی مروی  
 ہی کہ حق تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا سید کہ خطاب فرمایا کہ ہمیں  
 تعظیم و تجلیل بہت ہی اور طلحہ بن عباس سے روایت ہی کہ لیس ہی کہ قسم یاد فرما  
 حق تعالیٰ نے اس کے ساتھ آپ کے اسما کی اور کعب رضی اللہ عنہ سی منقول ہے  
 کہ دو ہزار برس پہلے خلق آسمانوں اور زمین سے حق سبحانہ نے قسم یاد فرمائی  
 ہی یا **حَمْدُكَ لِمَنْ أَرْسَلْتَنِي** بہر فرمایا **وَالْقُرْآنُ الْحَکِیْمُ إِنَّكَ لَمِنْ**  
**الرَّسُلَانِ** اور یہہ رد ہی اوپر کفار کے کہ وہ کہتی ہے **لَسْتَ مِنْ رُسُلَانِ**  
 یعنی نہیں تو فرستادہ خدا جس قسم کہا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں **إِنَّهُ**  
**لَمِنْ الرَّسُلَانِ** یعنی ہر رستی وہ ہر آئینہ پیچون فرستادہ سے ہی علی صراط

## باب بیسواں فصل تیسرے

مُسْتَقِيم یعنی اوپر راہ سیدھی کے۔ کہ اوسمین کچی اور عدول حق کے نہیں  
 غرض کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں رسالت کسی نبی کی اپنے اذنی سے قسم یاد نہیں  
 فرمائی مگر ساتھ اسم مبارک حضرت کے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر ہوا کلام مبارک  
 مواہب کا اور کہیں ساتھ مدت حیوۃ و عرصہ و بلد کے جیسے کہ کَعْمُ لَکَ  
 اَنْتُمْ لَفِیْ سَکْرَتٍ یَّحْمِلُ یَعْمُؤُونَ یعنی سو گند زندگانی تیری اسی مجھ پرستی  
 وہ کفار مگر ابھی اپنی میں سرگردان و پریشان ہوتے ہیں۔ جہور اہل تفسیر کے  
 نزدیک یہ نہایت تعظیم و تشریف ہی جیسے کہ محب سر و حیات محبوب کے سو گند کہتا  
 ہی۔ ابن عباس کہتی ہیں کہ پروردگار نے پیدا نہیں کی کوئی ذات گرامی تر نزد  
 اپنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ سو گند کہا ہی اوسکی حیات کے ساتھ نہ ساتھ  
 غیر اوس کے اور اے لا اَقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حَلَّ بِهَذَا  
 الْبَلَدِ یعنی سو گند کہتا ہوں میں اس شہر کے کہ تو حلول کرینو الا ہی اس شہر کا  
 زیادہ شرف رتبہ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ مقید کیا قسم کو ساتھ  
 بلد کے کہ بلد حرام و بلد امین نام اوسکا ہی اور مغز و مکرم ہی خدا کے نزدیک تو  
 نزول و حلول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اوسمین اے وَاِلٰی وَاَوْلٰدِکَ  
 یعنی سو گند کہتا ہوں میں باب اور بیٹے کی۔ بعضوں کے نزدیک مراد والد کے  
 حضرت آدم علیہ السلام اور ما والد سے ذریت آدم کہ اوسمین حضرت ہی داخل ہیں  
 اور بعض کے نزدیک والد سے مقصود حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام  
 ہیں اور ما والد سے مطلوب حضرت سید المرسلین۔ مواہب لدنیہ میں حضرت  
 عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کو کہا یَا بَنِیْ اَنْتَ وَاَرْحَمٰی یَا رَسُوْلَ اللہ یعنی پدر و مادر من فدائی تو  
 باد یا رسول اللہ تحقیق پہنچی ہے فضیلت آپ کے اس مرتبہ کمال کو کہ حق تعالیٰ  
 ساتھ اے لا اَقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ کے سو گند یاد فرماتا ہی تمام ہوا قول  
 صاحب مواہب کا اور کہا اللہ تعالیٰ نے اے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ  
 لَفِیْ خُسْرٍ یعنی سو گند عصر کے بدستیکہ انسان ہر آئینہ زیان کاری میں ہے  
 اختلاف اقوال ہے تفسیر عصر میں بقول بعض عصر کے مراد ہر ہی فی الصبح



عصر روزگار عصران شب و روز اور دہر ہی شمول ان معانی پر رہتا ہی کہ اوہین  
 اعاجیب حوادث و وقایع کہ زبان بیان و حصہ احصا اونکے سے قاصر ہے  
 اور بزرگی دیا گیا ہی ساتھ بزرگی کے لَاسْتَبِقُوا اللَّهَ فَإِنَّا اللَّهُ وَمَا يَشُوعُ  
 سب و دشنام نہ و دہر کو کہ میں خالق دہر ہوں اور دہر میں واقع ہوتے  
 ہیں منافع و مضار و صحت و سقم و آفات و مخاطر و حاصل ہوتے ہیں  
 برکات و کمالات اسمین اور ضایع ہونا عمر اور بیکار نشینی و کاہلی کب کمال  
 میں اور اصلاح حال تصدیق و ایمان رسول رب مقال کے ساتھ اور تکذیب  
 و ناگردیدگی رسول مقبول کی موجب زیانکار ہوں اور رسوائی و نکاح اسوئے  
 فرمایا **إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ خَسِرَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا**  
**الصَّالِحَاتِ** یعنی بد رستیکہ انسان البتہ زیانکاری میں ہے مگر جو کہ یقین و  
 باور لاوے خدا و رسول پر اور کام کسی نیک و ستودہ - پس سو گندہ یاد  
 کی حق تعالیٰ نے بزبان خیر البشر و العصرین اور بحکان لا اقسام میں اور بحیات  
 خیر البریات لبرکات میں اور اتم الف اشارہ ساتھ اسم اللہ کے ہی اور  
 لام ساتھ جبریل علیہ السلام کے اور مہم ساتھ محمد صلی اللہ علیہ کے اور ق میں  
 ساتھ فوت قلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور علی بن ابی طالب و آلہ کے  
 کہ ہوئی معنی سقط کرنیکے آیا ہی اور اتم تشریح اور والحق اور  
**إِنَّهُ وَمَا أَزْدَكَ مَا الظَّارِقُ الْيَوْمِ الْثَانِي** ہر ایک میں  
 جا بجا قسم بہ نجوم و غیرہ یاد فرمائی اور برات و تریہ حضرت صلوٰۃ اللہ علیہ  
 کے قول اعدا سے اور **إِنَّهُ سَوْءٌ نَّاسٌ وَآلَهُمْ** سورہ ن و آلہ و ما یسطرون  
 میں قسم کہا ہی حق تعالیٰ نے اوپر نفی جنون حضرت کے اور ثبوت اجر غیر  
 مسنون یعنی غیر مقطوع کا خاص حضرت کو اوپر تھلون مشقون اور صبر اوپر  
 بلاؤں اور جفاؤں اور ابلاغ رسالت کے اور باوجود وقوع ایسے امور مولد و  
 موزیہ کے اثبات و استقرار اوپر خلق عظیم کے یہ بخصایض ذات شریف  
 سی ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ مراد ساتھ ن کے  
 دوات ہی کہ قسم یاد کی ساتھ دوات قلم کے اور جو کچھ کہ وہ کتابت و تطہیر

## باب بیسواں فصل تیسرے

دوات ہی کہ قسم یاد کی ساتھ دوات و قلم کے اور جو کچھ کہ وہ کتابت و تسمیہ کرتی ہیں اور بقول بعض نون ایک لوح ہی فورے کہ ملا کہ امر الہی کو اس پر لکھتے ہیں مقدرات کوئی سے اور یہ قلم نمونہ اوس قلم اعلیٰ کا ہی اور نشان ہی نشان یون الہی سے کہ بسبب اوس کے احکام شرایع و دین و ملت و علوم عالیہ اور وحی الہی اور بندگان اور اخبار پیشینشان اور اونکی باتیں اور کتابیں اور صحیفہ آسمانی مرقوم ہوتے ہیں اور امور دین و دنیا کہ متعلق مباد و معاش ہیں بذریعہ اسی قلم کے استقامت و استقرار پذیر ہوتے ہیں اور حسب کشاف نے سچ تفسیر سورہ اقرآ بیان عَلَّمَ بِالْقَلَمِ میں لکھا ہی کہ دقائق حکمت الہی اور لطف تدبیرات غیر متناہی اور نعت رسالت پناہی اور تفسیر کتاب اسد اور شرح احادیث رسول اسد اور مقالات اولیا اور مواعد دین مبین اور مضامین شرح متین اور قبلیح ملت بیگانہ لکھنا اور ثبت کرنا کام ہی قلم رستی رقم کا ہی تا مزید یقین و تقویہ و تکمیل ایمان اور رواج و نصارت کلشن دین ہووے اور لوگ کلام فضول اور عنذیات نفس نامعقول اور خیالات و اوہام نامقبول کہ اپنی زعم فاسد میں اوہنیں حقایق و معارف کہتے ہیں اور موجب ہدایت انام اور باعث تقویت اسلام سمجھتے ہیں اجتناب کریں۔ الغرض کہ اکثر سور و آیات قرآنی آپ کی تعظیم و تکریم کے اوپر دال و شاہد ہیں چنانچہ بزرگترین چیزوں اور بلند ترین نعمتوں غیر متناہی حق تعالیٰ سے **اِیْمٰنٌ وَ اِلْحٰسَیْہُ وَ اَللَّیْلِ اِذَا سَجَیْہُ** ہی یعنی سو گند ستارہ وقت چاشت اور سنگام شب کے جب ڈھابے ساتھ تاریکی و سیاہی اپنی کے۔ قسم کہا ہی حق سبحانہ نے ساتھ دن اور رات کے کہ دونوں محل ظہور آیات و نعمات کے باوقات خود ہیں اور خبر دی احوال رفت و محبت اشمال اپنی حبیب کے سے دنیا و آخرت میں اور فرمایا مَا وَدَّ عَلَکَ رَبُّکَ وَمَا قَالِیٰ یعنی نہیں چھوڑا تجھے رب تیری نے اور نہ دشمن کہا تجھے بعد برگزیدگی اپنی کے۔ مواہب میں لکھا ہی کہ سو گند یاد کی حق تعالیٰ نے ساتھ دو آیتوں عظیمہ کے کہ دلالت کرتی ہیں اوپر ربوبیت و وحدانیت

و حکمت و رحمت کے اور وہ دو نورات و دن ہیں اور تفسیر کیا ہی نہیں  
 وَالضُّحٰی ساتھ روی شریف اور وَاللَّیْلِ کو ساتھ موئی منفی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے اور اس میں کچھ استبعاد و دوری نہیں یہاں تک کہ کہا دشمنوں  
 حضرت کے نے کہ محمد علیہ السلام کو اس کے رب نے پہنچا دیا پس سو گند باد فرمائی  
 حضور بہار کی ساتھ بعد طلعت و تاریکی لیل کے اور حضور و روشنی و وحی کے  
 بعد بند اور رک جانے و وحی کے ساتھ کسی سبب کے اسباب سے یا کسی مصلحت کے  
 مصلح سے کہ خدا اُس سے خوب جانتا ہی۔ عبارت مواہب تمام ہوئی **۱۱**  
 وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰی یعنی ہر آئینہ درجی آخرت کے اور  
 نعمتیں و ان کی شفاعت و مقام محمود ہی بہتر و بلند تر ہیں نعمتوں دنیا سے کہ دنیا  
 جائی نگہی گنجائی اور سہائی اور نعمتوں عظیمہ کی نہیں رکھتی اور نہایت امر  
 تیر کی ہدایت بہتر و برتر ہی واسطے ہونے تیر کے ہر ساعت ترقی مراتب  
 کمال دنیا و آخرت میں اور مواہب میں منقول ہی کہ **۱۲** وَلَسَوْفَ  
 يُعْطِيكَ ذٰلِكَ فَتَرْضٰی ہر آئینہ عنقریب تجھی دیگا رب تیرا یہاں تک کہ  
 راضی ہو دے تو۔ یہ آیہ دلالت کرتی ہی اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب  
 کو جو مرضی و محبوب او کا ہی عطا کرے گا اور باتیں کہ جہاں افراد بہتان کرتے  
 ہیں کہ رضا و خوشنودی حضرت کی دخول امتی اپنے سے دوزخ میں نہیں یا نہیں  
 راضی ہونیکے حضرت کہ کوئی میری امت میں سے دوزخ میں جاوے پس یہ  
 بات غرور و بازی ابلیس پر لبیک ہی اس واسطے کہ خوشنودی و رضامندی  
 حضرت کی سچ خوشنودی حق تعالیٰ کے ہی اور سبحانہ تعالیٰ کفار و عصات جو  
 کہ مستحق نار ہیں او میں داخل کرے گا مگر یہ کہ مراد عدم خوشنودی و رضامندی  
 سے یہ ہی کہ بعد اذن شفاعت حضرت امتی کو دوزخ میں نہیں پہنچائے پس  
 پروردگار تبارک و تعالیٰ اذن دے گا حضرت کو پس آپ شفاعت فرماوین گے  
 جسکی شفاعت مثبت ایزدی تقاضا کر کی اور جس کے حق میں مرضی و اذن خدا کا  
 بناوین گے شفاعت فرمائیں گے انتہی اور پوشیدہ رہے کہ مراجعت میں  
 لکھا ہی کہ حدیث شفاعت میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت

## باب میوان فصل تیسرے

عصا بترب فرماوین گے جبیکہ طوائف زانیوں اور گروہ سارقوں اور  
 جماعہ شاربون کے مثلاً پس ایسے لوگ رہ جاوین گے کہ اونکی ذات میں خیر و نیکی  
 جزوہ ایمان ماجبہ ایقان نہیں پس پروردگار جل فرماوے گا کہ یہ لوگ میرے  
 خاصوں کے ہیں میں انکی شفاعت و بخشش کروں گا پس کمالے جاوین گے آتش  
 و فرخ سے ساتھ آفرزش پروردگار اور شفاعت سیدہ الابرار صلی اللہ علیہ والہ  
 وسلم کے اور یہ بات معلوم ہی کہ بدون اذن و رضامندی خدا شفاعت نہوگی  
 مگر یہ کہ حق تعالیٰ نے وعدہ رضائی حبیب فرمایا ہی اور خدا لابی وعدہ کو خلاف  
 نکرے گا **۱۱** **اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْلُفُ الْوَعْدَ** اور مراد اوس قایل کے  
 آتی سے آتش دوزخین دوام و ہمیشگی اور مقرر یہ بات ہی کہ گناہگار ہمیشہ  
 دوزخین نہ رہیں گے جبیکہ قول خواجہ حافظ شیرازی سے ظاہر ہوتا ہی طیت  
 نصیب است بہشت ای خدا شناسن و یہ کہ سختی کرامت گناہ گارانندہ  
 اور اوس وایت میں دو عبارتین آئی ہیں ایک وہ کہ حضرت راضی خوشنود  
 ہونے کیسے آئیے دوزخین اپنی امت میں سے دوسرے یہ کہ راضی ہوں گے  
 حضرت کہ میری امت ہمیشہ دوزخین رہے۔ پس سمجھہ تو ساتھ باریکی نظر اس  
 نکتہ کو۔ اب تتمہ و بقیہ اس سورہ میں وہ نعمتین کہ ابتدای حال حضرت میں  
 کنایہ رعایت اپنی میں بعد یتیم ہو جانیکے مبذول رہیں بیان کیا اور بعض کہتی  
 ہیں کہ مراد در یتیم ہی۔ یعنی پایا ذات شریف کو بے نظیر و عدیل و ربطہ جہل  
 و ضلالت سی کہ اہل کفر اوس پر قایم و مستقر تھے لکن لکھ مقام رہنمائی پہنچایا  
 اور ساتھ بخشش مال و گنج قناعت و غنائی الہی کے غنی کیا اور فرمایا **۱۲**  
**اَلَمْ يَخْلُكْ يَتِيْمًا فَاَوْحٰی وَّوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰی وَّوَجَدَكَ**  
**عَائِلًا فَاَعْتٰی** یعنی کیا نیا یا تنہی بے پردہ پس جگہ دی تجھے اور پایا تنہی راہ  
 بھولا ہوا اور پایا تنہی مفلس تنگ دست پس غنی و مالدار کیا تجھی نامعلوم و مفہوم  
 ہو وے کہ در حال یتیمی و بی کسی محروم و مایوس ٹھوڑا بعد اختصاص مبرتہ نبوت  
 و رسالت کیونکر عاقل و بیکار چھوڑے گا **۱۳** **فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تُفْسِدْ**  
**وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** کا یعنی میں یتیم

اوسکو دنیا و جہانمکتا ہو پس اوسکو نہ چہرگ اور جو احسان ہی تیرے رب کا بیان  
 کر + اسواسطے کہ اظہار نعمت اور اوسکا بار بار زبان پر لانا موجب شکر گزاری  
 منعم کا ہی اور پہنچانا احکام شرع اور تعلیم و ہدایت خلق منجملہ حدیث نعمت سے  
 ہی اور جو فضل و شرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیات سورہ البخ  
 سے ثابت و متحقق ہوتا ہی ممکن نہیں عدد و احصا اوسکا اور مستعذر ہی و اصول مکہ  
 حقیقت اوسکی۔ اولیٰ کہا ناقص کا ساتھ و البخ کے کہ مراد اوس سے جس بخوم  
 ہی یا اثر یا کہ اطلاق اسم نجم اوسپر غالب ہی یا بیانات انعش یا قرآن کہ بخا  
 بخا یعنی تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہی یا محمد مصطفیٰ کہ شب معراج آسمان سے بھی آئے  
 اور اترے یا قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منشرح بانوار اور منقطع از اعیا  
 ہی کہ اترے آسمان قدس سے اور زمین انس کے بنا بر ثبات و قیام حضرت کے  
 اوپر طریقہ راہ نمائی کے اور پاک ہونا آب کا گرا ہی اور ہوا رفتاری سے  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مراد ساتھ **اللہ** وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ  
**اِنَّ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحٰی** یعنی نہیں بات کہتا خواہش نفس کے مگر وحی کہ نازل  
 اور یہ بھی جاتی ہی اوسکی طرف قرآن ہی اور اگر ب کلام و حدیث حضرت  
 کی کہ وحی خفی ہے مراد کہیں سوا ی دو تین موضع کے کہ اوہیں مستثنیٰ کہیں  
 کہ قضیہ اسارے بدر اور قضیہ باریہ قطیہ اور تابیر نخل اوہیں میں سے  
 ہی درست ہی اور مواہب لدنیہ میں کہا ہی کہ بہ بہتر ہی مراد کہیں قرآن سے  
 اسواسطے کہ قرآن و حدیث دو نو وحی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے **اللہ**  
**وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ** یعنی ماہ تباری اور تیرے کتاب و حکمت  
 مقصود کتاب کے قرآن اور اد حکمت سی سنت جبکہ افزاعی نے حسان من  
 عطیہ سی نقل کی ہی کہ نزول جبریل علیہ السلام کا حضرت کے اوپر واسطے تعلیم سنت کے  
 ویسا ہی تھا جیسے واسطے تعلیم قرآن کے اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ لفظ و گویا ہی  
 حضرت مخصوص بقرآن نہیں بلکہ اجتہاد آب کا بھی داخل وحی خفی ہے اور  
 مناشیہ تعظیم و تکریم الہی اور اعلیٰ شان و اظہار فضل و کرامت و رفع قدر  
 حضرت رسالت بنیادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہہ آیت ہی **اللہ** اِنَّ اللہَ

وَمَلَأْتَهُ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ  
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی بدستی و راستی خدا تعالی و تمام فرشتگان حق تعالی  
درود بھیجتے ہیں پیغمبر علیہ السلام کے اور برای گروہ مؤمنان درود و سلام بھیجو اور سب  
اور درود تمہاری اور فرشتوں کی ہی ہے کہ دعا کرو اور جاہو پروردگار سے کہ  
درود بھیجے اور رحمت کرے اور انکے اوپر تہین اتنی قوت و قدرت کہان کہ حضرت  
کی رفعت شان و رفعت مکان کے موافق درود بھیج سکو کہ اندازہ ارسال درود  
بقدر شناخت قدر و مرتبہ آپ کے ہی اور اوس مرتبہ کو حق تعالیٰ خوب جانتا ہی  
اور بھیجتا ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا نَحْنُ وَ تَرْضٰی اَنْ تُصَلِّيَ  
عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِي اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی  
مُحَمَّدٍ صَلَوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَ هُوَ لَهَا اَهْلٌ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ  
یعنی اے بار خدا یا رحمت نازل کر اور محمد علیہ السلام کے جیسے کہ تو دوست کہتا  
اور جانتا ہی ہے کہ رحمت بھیجی جاوے اور سب اور رحمت نازل کر اور سب جیسی کہ سزاوار  
و لایق ہی کہ رحمت بھیجی جاوے اور سب اور رحمت نازل کر اور محمد  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تو اوس کے واسطے لایق ہی اور محمد علیہ السلام اوس  
رحمت کے سزاوار ہی اور برکت دی اور سلامت رکھہ نقایص دنیوی و اخروی  
سے۔ پس جمع کیا حق تعالیٰ نے عالم علوی و سفلی کو اور پرتنا و دعا حضرت کے  
اور اظہار کیا ذکر اوسکا اولین و آخرین میں۔ اور نشیور اگر گزہ کسی منافق اوسکے  
آفاق میں شرقاً و غرباً دریا و صحرا اور آسمان اور عرش و کرسی لوح و قلم میں  
اور دالی محبت اوسکی مؤمنوں کے دلون میں جیسے کہ راحت و لذت پاتے ہیں روئے زمین  
اونکی اوسکے ذکر سے اور خوش ہوتے ہیں ساتھ اوسکے سینے اوسکے ذکر سے۔  
اشباح اونکی اور مست ہوتی ہیں اوسکی یاد سے دل اونکے اور اوسکے ذکر سے زبان  
اونکی ملتد و خوش ہوتی ہیں گو یا پروردگار نے کہا کہ عالم وجود کو باقیع و بیرونی  
تیریکے ہر دیا میں کوئی نماز فرض خالی سنت سی نہیں سب لوگ ادائی فرض میں  
میرا حکم بجالاتے ہیں اور سنت میں تیرا امر پس در حقیقت دو ذمہ ساتھ حکم میرے  
اور امر تیرے ہیں در حقیقت تیری طاعت میرا طاعت ہے اور تیری طاعت میری

میری سیت سے تمام مفسرین اور واعظین تفسیر معانی قرآن کہ تیری شان میں نازل ہوا  
 ہی کرتے ہیں اور غلط و ضعیف پہنچاتے ہیں اور سب ملوک و سلاطین و فقرا و  
 مساکین تیرے آستانہ ملائک آستانہ کے اوپر حاضر ہو کر درود و سلام عرض کرتے  
 ہیں اور صبح و شام روضہ منورہ تیرے روضہ دو بہان ہوتے ہیں اور سب  
 امیدوار تیری شفاعت کے ہیں شرف و مرتبہ تیرا تا ابد الابدین باقی و دائم ہے  
 الحمد للہ رب العالمین **بیان سورہ فتح میں اتم نعم و اکمل کمال جاہ و جلال**  
 اور کرامات و برکات کہ درگاہ رب العزت سے حضرت کے اوپر وارد و فایض ہیں  
 سورہ فتح ہی کہ پروردگار تقدس و تعالیٰ اوسمین خطبہ فتح و ثنا آب بیان فرماتا  
 ہے **اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَنُفِثَ عَنْكَ اللَّهُ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا** یعنی کہو لا اوطا ہر  
 کیا تیرے واسطے کنائش ظاہر تا بخشے تیرے لئے پروردگار تیرا اگلے اور پچھلے گناہ  
 تیرے اور پورا اور تمام کرے تجھ پر نعمت اپنی اور راہ دکھاوے تجھے راہ سید  
 اور یاری دیوے تجھے یاری دینا غالب و قوی — جانا چاہیے کہ فتوح صوری  
 و معنوی کہ جناب عزت و کبریا سے حضرت خیر الوری کے اوپر فایض ہیں غیر منہای  
 ایک اومنین سے فتح بلاد و تسخیر عباد و حصول غنائم و تقویت دین و تکثر  
 امت اور شیوع احکام اسلام ہے اور سب اعظم اور بڑے فتوحات سے فتح  
 کہ مغلطہ ہی کہ بعد حصول اوسکے تمام قبایل عرب اور طوائف انام جوق جوق اور فوج  
 فوج دین خدا میں آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ عالم قدس  
 ہوئے اس سورہ میں وعدہ و بشارت ہی ساتھ حصول اوس فتح کے کہ سب  
 تحقیق و وقوع کے تعبیر ماضی کی گئی اور فتح مبین یعنی پیدا ہوید اک ظاہر و باہر  
 عزت و شوکت اوسکی دین متین میں اور یعنی پیدا ہوید اک سندہ ہی آیا ہے  
 یعنی ظاہر کہ نیا لا عزت و شوکت و غلبہ دین اسلام کا — روضۃ الصفا میں  
 یوں لکھا کہ زمرہ اہل تفسیر نے کہا ہی کہ مراد فتح مبین سے حدیبیہ ہے کہ یہہ  
 صلح مقدمہ فتوحات کثیرہ تھی اس واسطے کہ بعد از صلح حرا لگ سعادۃ مند



## باب بیسویں فصل تیسرے

و ارادت مند ایمان اپنا سبب غلبہ و شوکت و ایزدای کفار کے پوشیدہ رکھتی تھے  
مطلق العنان ہوئے اور مشرکوں کے ساتھ مباحثہ اور مناظرہ بکار لیجی کر آیات  
بینات اور پیر پڑھنے لگے اور اوس سبب سے ایک جماعت کثیر تر گشتوں یادید  
صلالت و عوایت سے ساتھ راہ سلوک و ہدایت کے فائز ہوئے اور اوہین دنوں  
میں فتح خیبر کے معطیات فتوح اسلام سے ہی ظاہر ہوئی اور مفسرین نے فتح مبین  
عبارت فتح مکہ سے رکھی ہے و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم آخر ہوئی عبارت صاحب  
روضة الصفا کی اور آرزو شد گناہوں حضرت کی کہ آیہ سابقہ میں مذکور ہے  
بہت قول ہیں۔ بعض کہتے ہیں مراد گناہوں سے ایک چیز ہی کہ ایام جاہلیت  
میں پیش از نبوت واقع ہوئی۔ امام سبکی رحمۃ اللہ کے نزدیک یہ قول مرد  
ہی اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہلیت میں اوپر پیش از نبوت  
و بعد از نبوت معصوم و پاک ہیں اور مجاہد نے کہا مراد ما تقدم سے قضیہ ماریہ  
قطبیہ او ما آخر سے ارادہ قضیہ زینب بنت جحش ہے کہ اول جبالہ کھلج زید بن  
حارث میں تھی پس ازان بشف فرماش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف  
ہوئی اور سبکی نے کہا یہ قول ہی باطل ہے اس واسطے قضیہ ماریہ اور زن  
میں اصلاً و مطلقاً گناہ نہ تھا اور جسے اعتقاد گناہ کیا خطا کی جارہے۔ زنجری  
نے کثاف میں لکھا ہے اور قاضی بیضاوی بھی اوسکی تابع ہوا ہے کہ ما تقدم  
مراد جمیع لغز نہائی گذشتہ ہیں کہ محل عتاب کیا اور امام سبکی رحمۃ اللہ  
علیہ کہتے ہیں کہ یہ قول بھی مردود ہے بکثرت ثبوت عصمت انبیاء صلوات اللہ  
علیہم اجمعین کے اور تحقیق اجماع امت دال ہے اوپر عصمت انبیاء کے تبلیغ  
امر حق میں اور اوسکے سوا اکبار و صغیر و ذلیلہ کہ خط کرے انکا مرتبہ اور ہمیشگی  
سے اوپر صغیر کے یہہ چارون قسم عصمت مجمع علیہ ہیں۔ اور جو صغیر کہ خط  
مرتبہ انبیاء نہیں کرتے اوس میں اختلاف کیا ہے معتزلہ اور غیر معتزلہ سے بہت  
طرف جواز کی گئے ہیں اور بعض کے نزدیک مختار منع ہی اس واسطے کہ ہم لوگ  
ماورساتہ ائمہ اذانکے ہیں جو کہ اونسے قول و فعل صادر ہو۔ پس کیونکر  
واقع ہوا و نسی وہ چہر کہ ناشایستہ و نابالستہ ہو اور ہم ائمہ اذانکے امر کی

## ذکر آنحضرت صلعم

جاوین اور خشویہ کو بخود و تنجاس سے اوپر حضرات انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین کے جواز صدور گناہ میں مطلقاً اگر نسبت اس قول کی او کی طرف صحیح ہی پس وہ جوہننے ذکر کیا ہی اجماع سے ساتھ اس کے عجوج ہیں۔ اور مجوزین صغائر کو جب کوئی دلیل نہیں رکھتی بجز آیہ ما تقدم یا مثل اوس کے اور تحقیق ظاہر ہوا جواب اوسکا اور حسب حاجت نے کہ صدور صغائر غیر ذیلہ تجویز کیا ہی ابن عطیہ نے اوسمیں اختلاف کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا وقوع ہوا ہی یا نہیں قول صحیح ہی ہی کہ وقوع نہیں ہوا اور سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ بلا شک و شبہ وقوع نہیں ہوا اور خلاف اس قول کے کیونکر خیال کیا جاوے حالانکہ —  
**اَللّٰهُ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى صَفَتْ اَوْسَمٰى**  
 ہی یعنی نہیں کہتا خواہش اپنی سے نہیں قول اوسکا مگر وحی اور فضل اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے قطعاً اور یقیناً اتباع واقفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر تہوڑے اور بہت اور چھوٹے اور بڑی میں معلوم ہوتا ہی ورنہ جو کوئی احوال صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضرت کے ساتھ تامل کرے اور وہ جو پہچانتی اور دیکھتی تھے حال شریف حضرت کا اول سے آخر تک شرم رکھی خدای عز و جل سے کہ ایسی بات زبان سے نکالے یا خطرہ کرے مثل ان خطرات و اہیہ کے اور یہ کلام مجمل ہے بیان اوسکا یہ ہی کہ سلاطین و خوافین کا قاعدہ ہی کہ بوقت تکویم و تشریف غیث بعض بندائی خاص اپنی کے کہتے ہیں کہ ہمیں پہلے پچھلے تیرے گناہ بخشے اور اونسے ہمیں مواخذہ نہیں باوجودیکہ گناہے اوس بندہ سے صدور خطا و گناہ آگے بھی نہیں ہوا لیکن ازراہ کرم و محبت بحال اپنے بندوں کے یہہ کلام کہا کرتے ہیں **فَاَقْبِمْ بِاللّٰهِ وَالتَّوْفِیْقُ** یعنی پس سجدہ تو اور اللہ کے ہاتھ توفیق ہے۔ اور قول بعض محققین کا یہہ ہی کہ مغفرت کنایہ ہی عصمت سی پس معنی آیہ **لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ** مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ لِيَعْصِمَكَ اللّٰهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمْرِكَ **وَقِيَمًا تَاَخَّرَ** یعنی چاہیے کہ مجا ذلے تجھے خدا تعالیٰ اول عمر اور آخر عمر میں اس میں نہایت حسد و قہر ہی اس لیے بلوائے اسالیب بلاغت و آراستہ

## باب بیوان فصل تیسرے

گناہی اور اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حق تعالیٰ اپنے حبیب کو گناہی  
 کہ تو معذور ہی مآخذ گناہ نہیں کو بفرض محال گناہ ہوا اور بعضوں نے کہا  
 ارادہ کیا بخشنا گناہ واقع اور غیر واقع کا اور بقول بعض وہ گناہ کہ بہو و  
 غفلت و تاویل ہوں اسی حکایت کیا ہی طبری نے اور اس قول کو اختیار کیا ہی  
 قشیری نے اور کہا گیا ہی پہلے گناہ تیرے باپ آدم علیہ السلام کے اور  
 اور پہلے تیری امت کے گناہوں سے اسی حکایت کیا ہی نمرقندی نے ابن عطا  
 سے اور بقول بعض امت مرادی اور بعض کے نزدیک گناہ سی مراد  
 ترک اولیٰ ہی اور ترک اولیٰ گناہ نہیں ہی ان واسطے کہ اولیٰ اور او کا مقابل  
 مشترک ہیں اباحت فعل میں قول ابن عباس سے یہاں تک عبارت مواہب ہی  
 اور کیا کیا گیا ہی ساتھ لفظ مغفرت و توبہ و عفو کے تحقیقات عذاب کے  
 جیسکہ عَلِمَ اَنَّ كُنْ تَحْضُوهُ قَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَؤْا مَا تَسْمَعُونَ  
 میں یعنی جانا خدانے کہ ہرگز تم طاقت قیام تمام شب نہیں رکھ سکو گے پس  
 تمبر رجوع برحمت کیا پس پڑھو جبکہ آسان و میسر ہو قرآن سے اور یہی  
 مغفیر نے کہا ہی کہ جس جگہ پروردگار نے قرآن میں ذکر توبہ و غفران آئیا  
 فرمایا ہی ذکر ذلت و خطا کہ اولے صادر و واقع ہوئے ہیں بیان کی ہی جیسے  
 کہ قصہ آدم علیہ السلام میں فرمایا وَعَصَىٰ اٰدَمُ رَبَّهُۥٓۤ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لَا تَاۡمُرُكَ اَنۡ  
 نے اپنی رب کی۔ اور شان نوح علیہ السلام میں آیہ اِذۡنَاۤ اَعْطٰكَ اَنۡ  
 تَكُوْنُ مِنَ اَۡلِیَّہِیْنَ یعنی بد رستی میں بچے نصیحت کرتا ہوں یہ کہ ہو  
 تو نادانوں سے۔ اور قصہ یونس علیہ السلام میں قَطَنَ اَنۡ كُنۡ یَّقْدَرُ  
 عَلَیْكَ یعنی گمان کیا یونس نے یہ کہ ہرگز نہ قادر ہو نگئی ہم او پر اور  
 داؤد علیہ السلام کو کہا وَكَآلَتۡسَبۡحِ اَہْلُوۡكَ یعنی پیروی اور فرمان برداری  
 مت کر تو خواہش نفس کے اور قصہ موسیٰ علیہ السلام میں فرمایا فَاَوۡفَاۤءُ  
 موافق یعنی پس مکارا او سے موسیٰ نے اور شان ہموالکان سید المرسلین  
 خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فتح کو مقدم رکھا اور بعد از ان ذکر غفران  
 ذنوب گذشتہ و آئندہ فرمایا اور ذنب یعنی گناہ کو مستور و مخفی رکھا اور شیخاغر

## ذکر آنحضرت صلیع

الدین عبدالسلام نے اپنی کتاب میں کہ نہایت اسکول فیما بین من یفضل الرسول  
 کہا ہی کہ تفضل دی ہی خدای عزوجل نے اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کو سارے انبیاء علیہم السلام کے اوپر بوجہ کثیرہ اور انخای عہدہ کے ایک  
 اوعین سے بہتر ہی کہ بعفو و آمرزش گناہوں لکے پچھلے حضرت کے خبر دی ہی اور  
 منقول و منقول نہیں کہ ایزد متعال نے خبر دی ہو ایک سیکو انبیاء علیہم السلام سے ہند  
 اسکے بلکہ ظاہر یہ ہی کہ خبر نہیں دی اور اسی جاسے معلوم ہوتا ہی کہ جوقوت اسے  
 شفاعت طلب کتیا و لگی ذکر اپنی خطا و گناہ کریں گے اور اس کے ڈر سے اقدام شفا  
 پر نہر سکین گے اور جوقوت خلافت مضطرہ و مضطرہ حضرت شفیع المذنبین سے  
 استشفاع چاہیں گے آپ فرماوین گے کہ یہ کام میرا ہی اور بیان او سکایہ ہی  
 کہ حق سبحانہ نے پہلے ثابت کی واسطے حضرت کے فتح مبین بعد اس کے ذکر کیا مغفرت  
 ذنوب کا پس ازان اتمام نعمت و اثبات ہدایت صراط مستقیم و بشارت بضر  
 عزیز پس ان سب یہ معلوم و مفہوم و متیقن ہوا کہ مقصود اثبات ذنوب  
 نہیں بلکہ نفی ذنوب ہی یہ سب جلال اللہ سیوطی نے لکھا ہی **اللہ و یتیم**  
**نعمتہ علیک** یعنی تمام و کمال گردانا اپنی نعمتوں کو چہرے اہل تحقیق پر  
 پوشیدہ نہ رہی کہ تمامی فضایل و کمالات و کرامات و برکات اس کلمہ میں  
 داخل و شامل ہیں اور جو کچھ کہ ذکر خیال کیا جاوے خصوصیات و عموماً  
 نعم سے محاسب اندیشہ و مقابلس فکر عدد اس کے احصا سے عاجز و قاصر ہی  
 اور زبان قال و حال ذکر بیان سے گنگ و لال بغیہ اجمال ممکن و تفصیل  
 متنع قال الشاعر **فان فضل رسول اللہ لیس لہ**  
**حد فیریب عنہ ناطق بقم** فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کو نہیں ہی حد کہ فصاحت کری اور سے کوئی بولنی والا ساتھ مونہہ کے **اللہ**  
**قل لو کان الیحم مداد الکلمت ربی لتقد الی مقبل ان تقف**  
**کلمات ربی ولو جئنا مثلاً مکداً** یعنی کہ ای محمد صلی  
 علیہ وآلہ وسلم اگر ہووے پانی دریا کا سا ہی واسطے لکھنے کلمات میرے  
 رب کے ہر آئینہ آخر و تمام ہووے پانی دریا کا آگے اس سے کہ آخر ہو ورنہ تا بین میر

## باب بیون فصل سیر

رب کی اگر جلال وین ہم مانند اوس آب دریا کے دریا دوسرا واسطے اوسکی مدد کے  
**اللہ** وَلَوْ اَنْ مَّاءِ الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامُ وَالْجُرَيْدِ ۚ  
 مِنْ تَعْدِهِ سَبْعَةَ اجْحَامٍ مَا نَفَقْتُ كَاَمَّتِ اللّٰهُ یعنی اور جو درخت  
 کہ زمین میں ہیں قلم ہووین اور بانی دریا کا اونکی سیاہی اور بعد ازان مدد  
 کریں اوسکوسات دریا نہ تمام ہووین باتین خدا کی - مراد ان کلمات ہی نزدیک  
 اہل تحقیق کے فضائل و کمالات و حقائق و معارف ہیں کہ حضرت ذی الجلال  
 والا کرام نے اوپر خاصان درگاہ اپنی کے انبیاء و اصفیاء سید انبیاء  
 محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے اوپر افاضہ کیے ہیں والا صفات حق اور شیون  
 مطلق تمثیل و تمظیر سے کہ مبنی تفسیر سے اور مشعر تہجد یہ ہیں منزہ و مقدس  
 اور بعد از شمول و نعیم نعمت کے سب نعمتوں و نیوی و اخروی کو تخصیص نعمت ہے  
 صراط مستقیم کہ اصل اصول نعم اور شمر فوز و فلاح انام اور منجیح صلاح عالم  
 و انتظام کارخانہ وجود ہی اور علت غائی نعمت و ارسال کی ذکر فرمائی اور کہا  
**اللہ** وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَيَضْرُكُ اللّٰهُ نَصْرًا  
 عِزِّ نِزَاطٍ یعنی ہدایت کرے گا تجکو خدا راہ سید ہی اور نصرت و یاری دیگا تجھی  
 یاری دینا غالب و بزرگ ہے ابن عطار رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ جمع کی گئین حضرت  
 کے واسطے اس سورہ میں نعمتیں مقدمہ کہ فتح مبین نشانوں اجابت سے  
 ہیں اور مغفرت علامتوں محبت سی اور تمام نعمت آثار اختصاص کے  
 اور ہدایت مقامات ولایت سی پس مغفرت جمیع نقایص و عیوب کی تیرہ  
 حضرت کی ہی اور تمام نعمت ابلاغ آب گاہی بدرجہ کاملہ اور ہدایت دعوت ہی  
 بنا ہوا اور بلند کی شان حضرت کی ایسی چیز کے ساتھ کہ مرتبہ قرب میں فوق  
 اوس کے کوئی مرتبہ و مقام نہیں اور فرمایا **اللہ** اِنَّ الَّذِيْنَ يَبْتَغِيْنَكَ  
 اِنَّمَا يَبْتَغِيْنَكَ اللّٰهُ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ یعنی تحقیق وہ لوگ کہ  
 بیعت کرتے ہیں تیرے ساتھ اس کے سوا نہیں کہ بیعت کرتے ہیں ساتھ خدا کے  
 خدا کا ہاتھ اونکے ہاتھ پر ہی اور فرمایا **اللہ** وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُوْلَ  
 فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ یعنی جس نے اطاعت و فرمان برداری اور پیروی رسول

مقبول کی حاصل کی پس تحقیق انقیاد حکم خدا تعالیٰ بجا لایا کہ اگرچہ باصطلاح اہل  
 عربیت قبیل مجاز سے ہی یہہ لیکن اہل حقیقت جانین کہ یہہ کیا رمزی واسلہ اسلم  
 ازان بعد منت رکھی حضرت اور مومنوں کے اوپر ساتھ انزال اور اتارنے سیکنے  
 و طمانیت و آرام و یقین کے کہ خلاصہ نعمتوں کا ہی اور مرج و ثنا اصحاب کامل  
 النصاب فرمائی ساتھ فضیلت و معیت صلیہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ نتیجہ محبت  
 کا ہی اور آپس میں ایثار و اتفاق اور شدت و سختی کفار ناہنجار بہ کردار کے  
 اوپر کہ انتظام کارخانہ دین و ملت ساتھ اس کے منوط و مربوط ہی اور ساتھ اسی  
 صفت کے ماصدق **مُحَمَّدٌ وَ مَحَبَّتُهُ** کے ہوئی یعنی دوست رکھتا ہی اوہنیں  
 خدا اور دوست رکھتی ہیں وہ خدا کو اور منقبت **اللہ** **أَذِلَّةً عَلَى الْمُؤْمِنِينَ**  
**آخِرَةَ عَلَى الْكَافِرِينَ** کے موصوف یعنی فروتنی کر تھو الے مومنوں کی اوپر  
 اور غلبہ و سختی کر تھو الے کافروں پر اور وعدہ کیا ان کے ساتھ مغفرت و اجر  
 عظیم کا دنیا و آخرت میں اور یہہ سب موجب امتنان و فضل و شرف آنحضرت  
 صلیہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی **جَانَا** چاہیے کہ تمام فضایل و کرامات و برکات  
 کہ حضرت کے اوپر درگاہ خالق اکبر سے فایض ہوئے ہیں اس کلمہ میں کہ جوامع  
 الکلم سے ہی داخل ہیں **اللہ** **إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ** یعنی عطا کیا ہمیں  
 تجھے ای محمد کوثر کہ مراد ساتھ اس کے خیر کثیر ہی دنیا و آخرت میں اور یہہ کلمہ تھا  
 اس اختصار و ایجاد کے مضمین اظہار و ابراز اس راز کا ہی کہ اگر تمام عالم و عار  
 عالم شرح و بیان اس کلمہ کا کرین استفادہ استقصا و اسکا نکر سکیں۔ انا  
 اعطیناک الکوثر یعنی ہمتے دیتی تجھے منافق متکاثرہ کہ ہر ایک اوہنیں سے اعظم  
 و اکبر ہی تمام ملک دنیا سے اور جو دین ہمتے تجھے یہہ نعمتیں پس مشغول طاعت  
 و عبادت ہماری کا ہو اور کہتے بدگو یوں اور حاسد و ن سے پاک و ہر اس  
 مت کہہ اور عبادت و تقسم ہوتی ہی ایک مالی دوسری دینی بدنی اشارہ ہی  
**فَضِّلْ لَكَ وَافْتَحْ** کے اور ذکر انا اعطیناک ساتھ لفظ ماضی نہ لفظ  
 مستقبل کہ استطیک ہی دلالت رکھتا ہی کہ اعطا حاصل ہوئی ہے پیش از  
 وجود عصری حضرت صلیہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے کہ کہہ آپ نے گفت

نَبِيًّا وَاَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ یعنی میں نبی تھا حالانکہ آدم درمیان روح و بدن کے تھا x گویا کہا کہ ای محمد علیہ السلام ہم نے ہمایا کئی تیرے واسطے ساری اسباب خیر و سعادت پیش از دخول تیری کے دائرہ وجود میں پس کیونکہ جہل و معطل چھوڑیں گے ہم تجھے بعد از وجود اور یہ فضل عظیم اور عطای عظیم جہت بندگی و فرمان برداری کے نہیں دی بلکہ بجز احسان و امتنان بیوجوب سب کے اور بھی معنی اجتیا یعنی برگزیدگی کے ہیں اگر کہیں کہ سب انبیا اور لوگ جو کچھ رکھتی ہیں پہلے وجود عنصری سے او نہیں دیا اور بخشا ہی اس میں کیا فضل حضرت کا پایا گیا۔ جواب اسکا یہ ہے کہ نبوت و کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم ارواح میں ظاہر کئی تھے کہ ارواح انبیا اوس سے استفادہ و استفادہ کرتی تھی جیسے کہ حدیث سابقہ سے مفہوم و معلوم ہوتا ہے اور نبوت انبیا دیگر کی علم الہی میں تھی وجود خارجی میں نہ تھی۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ مراد کوثر سی ایک نہر ہی جنت میں کہ وصف اسکا احادیث میں آیا ہے اور سبب کثرت واردوں کے وہ نہر موسوم بکوثر ہوئی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اثنای سیر بہشت ایک نہر میں دیکھی کہ ہر طرف اوس کے کتبہ میں درج جو سی اور کل اوس کے مشکاذ فرمیںے جبریل علیہ السلام سے سوال کیا یہ کیا ہے کہا یہ کوثر ہے کہ پروردگار تعالیٰ شانہ نے نہیں عنایت کی ہے۔ رواہ البخاری اور مشہور سلف میں بھی تفسیر ہی اور حدیث میں بھی یہی تفسیر واقع ہوئی ہے اور بعض مفسرین نے کوثر سے مراد اولاد طیبہ اس واسطے کہ یہ سورہ رد قول اوس شخص میں نازل ہوا ہے کہ حضرت کو طعن کرتا تھا بعد از اولاد اور اتر کہتا تھا حق تعالیٰ نے کہا کہ ہم نے کہا کہ ہم نے تجھے ایسی اولاد امجاد عطا فرمائی کہ قیامت باقی و دائم ہے اور بعض مفسرین کا یہ قول ہے کہ مقصود کوثر سے خیر کثیر ہے اور کوثر لغت میں مصدر ہے یعنی کثرت اور عین المعانی میں کہا ہے کہ کوثر اوپر وزن فاعل کے ہی کثرت سے جیسے کہ نوافل نفل سے کہ مقابلہ رد قول مدعی واقع ہوا ہے **انہی اراک** شانک ہو لا یترو یعنی جو کوئی بھی عیب کرنا ہی اور فی مثل کہتا ہے



## ذکر انحضرت صلیم

انجام کار ابتر وہی ہے اور ابتر اسے کہتی ہیں جسکے مثل نہ ہو اور کثاف  
 میں کہا ہی کوثر فعل ہے کثرت و مبالغہ پر دلالت کرتا ہی یعنی بہت بہت \*  
 نقل ہی کہ ایک اعرابی کا بیٹا سفر سے آیا تھا لوگوں نے پوچھا کہ حال تیرا  
 پھر آیا کہا جائے یا لگوئیے آ یا ساتھ خیر کثیر کے - حضرت ابن عباس رضی اللہ  
 عنہ سے روایت ہے کہ وہ تفسیر کوثر کو خیر کثیر کے ساتھ کہتے تھے سعید بن جبیر نے  
 اسے پوچھا کہ لوگ یوں کہتی ہیں کہ کوثر ایک ندی ہی بہت میں کہا وہ یہی منجملہ  
 خیر کثیر ہی معنی وہ ہیں کہ جسے تجھے دے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیکی دونوں  
 سرای بی غایت و نہایت کہ کوئی ایسا رما تقدم مثل اس کے نہیں دیا گیا سو اتیرے  
 اور دینی والا اسکا میں ہوں کہ پروردگار جہانیاں و اہلے امتنان ہوں قصداً  
 لربک یعنی پس عبادت و پرستش اپنی پروردگار کی بجائے کہ عزیز کیا تھی ساتھ  
 اپنی عطاؤں کے اور نوازا اور نگاہ رکھانت خلق سے برنگس تیری قوم کے کجیات  
 غیر خدا کرتے ہیں و انحراف یعنی اور زنج کروا سطر اس کے اور بنام اس کے  
 برخلاف اس قوم کے کہ بنام بتوں کے ذبح کرتے ہیں اِنَّ شَانِئَكَ یعنی  
 بد رستی و راستی تیرا دشمن کہ تجھے دشمن رکھے تیری قوم سے ھو اَکْثَرُ قَوْمٍ  
 یعنی وہی ہی بی نسل و بی برکت قیامت تک جو کوئی پیدا ہو گا مومنوں کب  
 اولاد معنوی و اعقاب تیرے ہیں تیرا ذکر مرفوع و بلند ہی اور مبارک زبان ہر  
 عالم ذکر کے انفرادی دہر تک ابتدا بنام خدا کرتے ہیں منشی و دوبارہ تیرے  
 نام کے ساتھ اور آخرت میں ایسی نعمتوں کے ساتھ سرفراز و سر بلند کریں کہ احاطہ  
 وصف و بیان سے باہر ہی تجہہ جیسے گواہ کہنا لایق نہیں ابتر ترا عیب کرنا  
 ہی دنیا و آخرت میں کہ کوئی نام اسکا نہیں لیتا مگر ساتھ لعنت و نفرین کے  
 ابو بکر بن عباس نے کہا کہ مراد کوثر سے کثرت ہی اور حسن بصری نے قرآن  
 مراد رکھا ہی اور عکرمہ نے نبوت اور مغیرہ نے اسلام اور حسین بن  
 بن فضیل نے تفسیر و آسانی قرآن و تخفیف شرایع مراد رکھا ہی اور بعض نے  
 شفاعت اور بعض نے معجزات اور بعض نے نبوت و قرآن و ذکر عظیم و نصر  
 براعدا ارادہ کیا ہی اور بعض نے علماء و ورثۃ الانبیاء

## باب بیوان فصل تیسرے

یعنی عالم وارث پیغمبروں کے ہیں روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد  
اور ترمذی نے اور بقول بعض کوثر سے مراد علم ہی بقرینہ ذکر فصل لربک  
پہچنے اور سکے کہ نتیجہ و ثمرہ علم کا عبادت ہی اور کوئی چیز کثرت و بسطت صفت علم کو  
نہیں پہنچ سکتی اور بعضوں کے نزدیک کوثر حسن خلق ہی ثواب ہی کہ کوثر  
مخصوص کسی چیز کے ساتھ نہیں بلکہ شامل تمام صفات و کمالات کو ہی وصل  
بیان میں ان چیزوں کے کہ دلالت رکھتی ہیں اور پر غایت فضل و کرامت آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہونے آپ کے نبی الانبیاء ہونا انبیاء صلواۃ اللہ علیہم  
اجمعین کا حضرت امتیون سے یہ آیہ کریمہ ہی **وَاِذَا خَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ  
الْبَنِيّينَ مِمَّا آتَيْنٰكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ  
لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ اَلَا اَقْرَبُ مِنْهُ وَاحِدٌ مِّنْ عَلٰى ذِكْمٍ  
اِصْرِيْ قَالُوْا اَقْرَبُ نَا قَالَ فَاَشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ  
فَمَنْ تَوَلٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ** یعنی یاد کرا ہی محمد  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو وقت کہ لیا اللہ تعالیٰ نے عہد و پیمان بیون کا کہ ہر آئینہ  
جو چیز میں دی تمہیں کتاب و حکمت سی پہر اسے تمہارے پاس ایسا رسول کہ تصدیق  
کرنیوالا ہو اس چیز کو کہ تمہاری پاس ہی ہر آئینہ ایمان لاؤ اس کے ساتھ اور ہر آئینہ  
مدد و یاری دو اس کو کہا خدا تعالیٰ نے کیا اقرار کیا تم نے اور کیا تم نے اوپر اس کے عہد  
و پیمان میرا کہا انہوں نے اقرار کیا تم نے کہا حق تعالیٰ نے پس گواہ رہو تم اور میں ہی  
تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں پہر جو کوئی اولٹا پہرے اس سے پیچھے پس وہ لوگ  
فاسقون سے ہیں x جہو مفسرین اتفاق رکھتے ہیں کہ مراد ساتھ رسول کے محمد صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہر سال ہر ایک نبی اور ان کی امتوں سے عہد و  
میشاق لے لیا تھا کہ جب زمانہ پیغمبر آخر الزمان ادراک پائے چاہیے کہ او کی تصدیق  
و اتباع بجالاؤ۔ اور اس دین و پیغمبر کو سچا جانو اور نصرت و مدد اس کی کرو  
**اور آیہ** **مَنْ تَوَلٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ**  
نسبت بائم ہی پس لینا میثاق کا انبیاء سے اور تاکید و تشدید و بڑا قوی و داخل ہی  
مقصود میں — امام سیکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اس آیت میں اشارہ ہی آنحضرت

### آلہ دکر آنحضرت صلی علیہ وسلم

صلی علیہ وآلہ وسلم پر تقدیر حیات انبیاء کے اوتنے زمانہ میں مرسل ہیں طرف او کی  
پس رسالت و نبوت حضرت کی عام و شامل ہی تمام خلق کو از زمان آدم تا روز قیامت  
اور انبیاء اور ان کی امتیں ساری امت حضرت کی ہیں اور یہی جاہ سے ظاہر ہوتا  
ہی کہ آخرت میں آدم اور ان کے سوا سارے نبی حضرت کے ہو وین گے جیسے کہا  
اَدَمُ وَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لُؤْكَثٰی یعنی حضرت آدم اور ان کے سوا انبیاء و  
سب نبی جہنمی میرے ہوں گے اور اگر فرضاً انبیاء علیہم السلام آپ کے زمانے  
میں ہوتے یا حضرت ان کے وقت میں سب حضرت پر ایمان لاتے اور ان کی نصرت  
و یاری کرتے اور اس واسطے فرمایا لَوْ كَانَ مُوسٰی حَيًّا مَا وَسَعَهُ اِلَّا  
اِتَّبَاعِي یعنی اگر ہوتا موسیٰ علیہ السلام زندہ نہ گنجائش تھی اسے مگر میری پیروی  
بجھت لینی مشاق کے اور اس واسطے عیسیٰ علی نبیاء و علیہم السلام آپ ہی کی  
شریعت کے اوپر آخر زمان میں نزول فرما وین گے باوجودیکہ وہ نبی کریم ہیں اور  
اپنی نبوت پر باقی ہیں اس سے کچھ نقصان نہیں ہوا اور اس طرح تمام انبیاء بقرض  
وجود او کی زمانہ حضرت میں با فرض وجود باوجود آپ کا ان کے زمانہ میں ثابت و مستمر  
ہیں اوپر رسالت و نبوت اپنی کے امتوں اپنی پر اور آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم  
نبی ہیں ان کے اوپر او پر رسول ہیں طرف ان کے پس نبوت حضرت کی اعم و اشل  
و اعظم ہے یہ مقام تامل و فکر ہی تا کوئی یہ گمان نہ لیجاوے کہ اس جگہ نفی نبوت  
سائر انبیاء علیہم السلام کی ہی ایسا ہی کہا ہی صاحب ہوا یہ لدنیہ نے ساتھ زیادہ  
تحقیق و تفصیل کے اور شیخ عبدالحق قدس سرہ صاحب مدارج النبوت نے  
کہا ہی یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ظاہر آید اخذ مشاق ہی انبیاء سے بقرینہ ظاہر  
قول حق تعالیٰ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ کی اور  
تبیح حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور ابن عباس رضی  
اللہ عنہ سے ظاہر ہی کہ مراد اخذ مشاق سے یہی موافقت و توثیق عہد یا قصد  
نصرت ہو کہ سب کے وجود میں آیا اور بہت شخص پیش از وجود حضرت  
یا آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم ایمان لائے ہیں بلکہ تمام خلق سالف کہ سباع  
خبر نبوت و فضایل و کمالات حضرت صلی علیہ وآلہ وسلم زمان سابق میں مشرف

## باب بیسواں فصل تیسرا

ہوئی تہیہ اور اس قدر کافی و کافی ہی بچ ہونے انبیا اور ان کی امتوں کے حکم  
امت حضرت علیہ السلام کی اور ہونا آپ کا رسول بہ نسبت ان کی اور انبیا  
علیہم السلام خود شب اسری مسجد اقصیٰ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
ساتھ جمع ہوئے اور آپ نے امامت کی سب سے اقدہ الہیہ اور وقت میں ایمان لایا  
اور اتفاق امت ہی اس پر کہ حیات و بقایا انبیاء حیات دنیاوی ہی اور  
اگرچہ درمیان مشاق لینے انبیا علیہم السلام کے اپنی امتوں سے ایمان حضرت  
کے ہی فضل و شرف آپ کا ہی کہ اور ویکو نہ تھا لیکن درمیان مشاق لینے  
حق تعالیٰ کے انبیا سے اس پر اعزاز و اعظم و اکبر ہی پس سمجھتے تو اور اس کے ساتھ  
توفیق ہی **وَصَلَّى** قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ  
عَلَى بَعْضٍ یعنی یہ جماعت ہی انبیا کہ تفضیل دی ہم نے بعض کو اور بعض کے  
وقالَ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ یعنی اور کہا ہر آئینہ  
تحقیق تفضیل دی ہم نے بعض انبیا کو بعض کے اور یہ دو نو آئینہ تفضیل  
اور دلیل ساطع ہیں اور تفاوت مراتب و مدارج انبیا و رسل کے اور  
ہی اور قول معتزلہ کے کہ قابل تفضیل نہیں اور سب کو متساوی و برابر جانتے  
ہیں - پس ایک قوم یہ کہتی ہی کہ آدم پہلے ابوت افضل ہیں اور یہ قول  
فاسد ہی اس واسطے کہ یہاں سخن تفضیل من حیث النبوت میں ہی نہ من حیث  
الابت میں با اوقات بیابا پر تفضیل و رفعت رکھتا ہی کمالات میں اگرچہ  
باپ کو باعتبار ابوت بیٹی پر تفوق ہے اور ایک قوم یہ کہتی ہی کہ سکوت  
و خاموشی اس مقام میں اولیٰ اور اس پر ہی لیکن بعد از نطق نص قرآنی تفصیل  
بعض کے بعض کے اور پر اور جائی صمت و سکوت حسن و محمود نہیں اور فرمایا  
اللہ تعالیٰ نے مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ اور بعض پیغمبروں سے وہ ہیں کہ  
کلام کیا حق تعالیٰ نے ان کے ساتھ مفسرون نے کہا ہی کہ مراد اس سے موسیٰ  
علیہ السلام ہیں کہ حق سبحانہ نے یہ واسطہ اون سے کلام کیا پس یہ آیت نہیں  
ہی اور تخصیص موسیٰ علیہ السلام کی کہ کلام کیا حق سبحانہ نے ان کے ساتھ یہ واسطہ  
اور حالانکہ ثابت و متحقق ہو ہی کلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

## گزشتہ صفحہ

باری العالمین شبِ چراغِ حیاتِ نبویؐ کی طرف سے کلامِ موسیٰ علیہ السلام کا بوجہ خاص ہوئے اور بسبب اسی وجہ کے خاص ہی اطلاقِ کلیم اور سپر جیسی کہتے ہیں کلامِ نقی سنا یا ہر جہت سے سنا اور جسوقت آنحضرتؐ فوق العرش جلوہ افروز ہوئے اور اس جگہ پہنچے کہ منہای علومِ خلائی ہی اور کوئی نیا نہیں پہنچا پس کلام اور اورائے کلام درجات و کمالات سے جو کچھ کہ آپ کو حاصل ہوا نسبت اور ونکے اعلیٰ و اتم و اکمل ہی چنانچہ اشارہ فرمایا حق تبارک و تعالیٰ نے ساتھ اس قولِ اپنی کے وَرَقَ بَعْضُهُمْ دَرَجَاتٍ یعنی اور بلند کسی بعضوں کے درجی ہد با تفاق مفسرین کے مراد اس بعض سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ اس ابہام میں نہایت تعظیمِ فضل و بلند قدر اونکی ہے کہ عارف و ماہرِ اسالیب کلام عربیہ اوسی خوب جانتے ہیں اور علمائے کہا ہی کہ تفصیلِ انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین کی تین وجہ سے ہوتی ہی یا باعتبارِ معجزات یا باعتبارِ امت یا ذات - پس آیات و معجزات حضرت کے اظہر و اقویٰ و ابہر ہیں اور امت آپکی ازکی و اعلم و اکثر اور ذاتِ شریف مخصوص برات علیہ و مناقبِ شنیۃ کلام و خلعت و رویت اور سوا اوسکے لطایف و تحف سی اور رشک نہیں کہ جناب رسالت مآب باعتبارِ مراتب و مناقب گمانہ کے انبیاء سابقہ سے تربت و شرف رکھتی ہیں - حدیثِ شفاعت میں دیکھنا چاہیے کہ محکمہ محشر میں تمامِ خلایق استدعائی شفاعت کے واسطے آدمؑ نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ و عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کر التماسِ شفاعت کریں گے اور ہر ایک بعجز و ناتوانی اپنی کے تحمل اس بارِ عظیم سے اعتراف و اقرار کریں گے اور کہیں گے یہ کام ہمارا نہیں پس سب لوگ مضطرب و مضطرب آپ کے پاس مایوس ہو کر حاضر ہونگے حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین فرماویں گے کہ اَللّٰهُ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی کے یہ کام میرا ہی پس بارگاہِ غوثِ مین جاویں گے اے آخر الحدیث اور فرمایا اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ یعنی میں سردارِ اولادِ آدم کا ہوں وَاَنَا اَکْبَرُ وَلَدِ اٰدَمَ یعنی میں بزرگترین ہوں اولادِ آدم کا وَاَنَا سَيِّدُ الْکٰنِیْنَ

## باب بیون اصل میر

یَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی اور میں ہوں سردار نبی نوع انسان کا دن قیامت کے اور  
 اولی استدلال ساتھ حدیث و معنی دُونَہ تحت لَوَائِی کی ہی کہ ترجمہ اوسکا  
 اوپر گزرا اور بعض نے استدلال ساتھ آیہ کریمہ کے کیا ہی اِلَیْہَا کُتِّمُ  
 خَيْرُكُمْ مِّنْ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تھے تم بہترین امت علم الہی میں کیا ہر  
 لائے گئے واسطے ہدایت لوگوں کے شک نہیں ہی کہ خیریت امت بحسب کمال  
 اونکے ہی دین میں اور یہہ تابع کمال پیغمبر کے ہی کہ اوسکے تابع و پیرو ہیں اور  
 امام فخر رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیہ کے ساتھ استدلال کیا ہی کہ حق تعالیٰ  
 نے وصف کیا انبیاء علیہم السلام کو باوصاف حمیدہ کے پس از ان محمد صلی اللہ علیہ  
 و آلہ وسلم کو کہا **اِلَیْہَا اُولَئِكَ الَّذِیْنَ هُدٰی اللّٰهُ فَبِحَدِّ یُحْمُ**  
**اُقْتَدِیْ** یعنی انبیاء یا تقدم ایسی ہیں کہ ہدایت کی او نہیں اللہ نے پس پیروی  
 اونکی ہدایت کی کر۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو باقتدای تمامہ انبیاء  
 سابقہ امر کیا اور بجا آوری امر خدا واجب اور جب بجا لای حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ  
 وسلم پیروی بحججہ اون چیزوں کے کہ انبیاء ہی گئے ہیں حصایل و کمال سے پس  
 بتحقیق جمع ہو میں حضرت میں وہ چیزیں کہ ہر ایک نبی میں متفرق تھیں پس بالاول  
 فضیلت حضرت کی اور انبیاء کے اوپر ثابت و متحقق ہوئی اور یہہ استدلال لطف  
 ہی اول نظر میں ایسا آتا ہی کہ آنحضرت باقتدای اتباع انبیاء امر کی گئے پس فضیل  
 ہوئے لیکن مراد اس جگہ اقتداسے موافقت ہی بسبب اسکے کہ انبیاء پہلی حضرت  
 سے تھے اسی سبب لفظ اقتدای اطلاق کیا گیا جبیکہ با اتباع ملت ابراہیم  
 امر کی گئے **اور** ایک وجہ اور افضلیت حضرت کی یہہ ہی کہ دعوت آپ کی  
 اکثر بلاد و امصار عالم میں بہ نسبت سایر انبیاء زیادہ ساری و جاری ہی پس  
 انتفاع اہل دنیا کا بدعوت حضرت علیہ السلام اکثر و اکمل و اشمل ہوا انتفاع  
 ساری امم سے بدعوت سارے انبیاء و ان کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ  
 وسلم سارے انبیاء و ان سے افضل و اکرم ہوئے ساتھ دلیل خیر النّاس  
**مَنْ یَنْفَعُ النَّاسَ** یعنی بہترین آدمیون کا وہ ہی کہ نفع پہنچا دے لوگوں کو  
 لیکن وہ جو قرآن مجید میں واقع ہوا ہی **اِلَیْہَا لَا تَفَرِّقُوا بَیْنَ اَحَدٍ**

مِنْهُمْ یعنی تفریق و جدائی نہیں کرتے ہم درمیان کسی ایک کے جماعت انبیاء سے  
 اور حدیث صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے لَا تَفْضُلُوا  
 عَلَيَّ الْكُتُبَاءَ یعنی نہ فضیلت دو بھی اوپر انبیاء کے — اور ایک روایت میں ہی  
 لَا تَفْضُلُوا بَيْنَ الْكُتُبَاءَ یعنی تفضیل نہ دو درمیان انبیاء کے کہ ایک کو دوسرے  
 بہتر کہو اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے لَا تَخْتَرُوا بَيْنَ الْكُتُبَاءَ  
 روایت کی ہے یعنی فیما بین انبیاء ایک کو دوسری سے بہتر مت پکڑو اور سچ حدیث  
 ابن عباس کے کہ مسلم نے روایت کی ہے آیا ہی کہ نہیں لائق بندگی کہی میں بہتر تونس  
 بن متی سے ہوں اور حدیث ابو ہریرہ میں بروایت شحین یعنی بخاری و مسلم  
 کے آیا ہی کہ جو کوئی کہے میں بہتر تونس بن متی سے ہوں پس تحقیق وہ جھوٹا ہی جواب  
 دیا ہی علمائے کرام بقول عز وجل **لَا تَفْضِلُوا بَيْنَهُمْ تَفْرِيقُ**  
 ایمان میں ہی کہ بعض پر ایمان لاوین اور بعض پر نہ لاوین جبکہ فرمایا **لَا تَفْضِلُوا**  
**الَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَبَيْنَهُمْ أَنْ يَفْرَقُوا بَيْنَ**  
**اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَبِقَوْلِهِمْ تَوْمِنُ بَعْضٌ وَنَكْفُرُ بَعْضٌ** ط یعنی بدستی و  
 راستی جو لوگ کفر کرتے ہیں ساتھ خدا کے اور اوس کے رسولوں کے اور جانتی ہیں  
 یہ کہ تفریق کریں اللہ اور پیغمبروں اوس کے مین اور کہتی ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے  
 ہیں اور بعض پر نہیں — اس سے معلوم ہوا کہ ایمان لانا بعض انبیاء کے اور پر اور  
 انکار کرنا بعض کے ساتھ حقیقت میں تہذیب انبیاء کی ہی از جہت اتحاد کلمہ  
 اسلام کے اور اسی پر حمل کیا ہی بعض علمائے قول حق تعالیٰ کو **لَا تَفْضِلُوا** **وَأَنْ**  
**يَكْذِبُوا قَوْلَ كَذِبٍ رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ** یعنی اور اگر جھٹلاتے ہیں تجھے  
 کافر پس تحقیق جھٹلائی گئے پیغمبر پہلے تجھے اور تسویہ و برائی پیغمبروں میں سچ  
 ایمان کے منافات نہیں رکھتے اس میں کہ بعض بعض سے افضل ہووین اور  
 جواب دیا گیا ہی احادیث سی بوجہ متعددہ بعضوں نے کہا ہی کہ نبی تفضیل و تخریر  
 سے پیش از آنے وھی کے حضرت پر کہ تم سید انبیاء اور افضل بشر و سید ولد  
 آدم ہو لیکن قایل کو واجب ہی کہ اثبات کرے تقدیم کو تاریخ اور بعضوں  
 نے کہا ہی کہ تفضیل اس جہ سے کرے جس سے تنقیص و اہانت مفضول پر فاضل لازم



## باب بیسواں فصل تیسرے

آوے واسد اعلم اور بعض نے کہا ہی کہ تفضیل اصل نبوت میں حد واحد پر ہیں  
 ورسالت میں ہی اس واسطے کہ انبیاء اصل نبوت تفاضل نہیں درمیان اونکے  
 بلکہ تفاضل مامورزایدہ ہی جیسے کہ بعضے رسل ہیں اور بعضے اولوا الغرم اور یہہ  
 بات خالی تھا سے نہیں تفضیل اسکی وہ ہی کہ بعض نے کہا ہی کہ تفضیل کرتے  
 ہیں ہم جبکہ بلند کیا ہی رب الغرت نے درجہ بخصایص قرب اور بعض نے  
 کہا ہی کہ ہم اعتقاد کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے تفضیل دی ہی بعض انبیاء کو بعض  
 کے اوپر علی الاجمال اور باز رکھتی ہیں اپنی تین تفضیل بآراؤ عقول سے بلکہ  
 بحکم کتاب اسد اور احادیث رسول اسد کرتے ہیں ہم جیسے کہ مذکور ہوا دلائل  
 سیفتیہ **مسئلہ** فضل بشر کا ملک پر کہ جمہور اہل سنت و جماعت  
 اوپر ہیں مشہور و معروف ہی باین تفضیل کہ خواص بشر کہ انبیاء علیہم السلام  
 ہیں افضل ہیں خواص ملائکہ سے کہ جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل  
 و حمزہ و جبرائیل و مقربان و کروبیان و روحانیان ہیں ایسا ہی تفسیر کیا  
 ہی مواہب لدنیہ میں اور عبارت عقاید یہہ ہی **وَدُسِّلُ الْبَشَرِ أَفْضَلُ**  
**مِنْ رُسُلِ الْمَلَائِكَةِ** یعنی پیغمبر کہ بشر ہیں افضل ہیں اون پیغمبروں کے  
 کہ ملائکہ ہیں اور شعب الایمان میں اس پر تفسیر کی ہی اور جو قول کہ متقین  
 و متاخرین نے نقل کیا ہی وہ یہہ ہی کہ رسل بشر افضل ہیں رسل ملائکہ سے اور  
 اولیاء بشر افضل ہیں اولیاء ملائکہ سے انتہی اعنی تمام ہوا قول شعب الایمان  
 والیکا اور قید جمہور اہل سنت و جماعت کی اس واسطے لگائی ہی کہ بعضی اشاعرہ  
 طرف تفضیل ملائکہ کے گئے ہیں اور قول مختار قاضی ابوبکر اقلانی کہ عمدہ  
 اہل مذہب اشاعرہ اور شاگرد شیخ ابوالحسن اشعری کا ہی یہی ہے اور ابو  
 عبد اسد جلیبی ہی اسے طریف کیا ہی اور کلام امام غزالی سے بعض مواضع میں  
 ایسا ہی سمجھا جاتا ہی اور بعض کا قول یہہ ہی کہ ملائکہ من حیث التجرد والقرّب  
 افضل ہیں اور بشر حیث کثرت ثواب افضل ہیں اور مراد اہل سنت کے  
 ساتھ فضیلت کی کثرت ثواب ہی جیسے کہ پیغمبر کے یار و نین اور شیخ تاج  
 الدین سبکی نے کہ اعظم علماء مذہب شافعیہ کا ہی اور علم میں پایہ بلند رکھتا ہی

## ذکر آنحضرت صلعم

یون کہا ہی کہ اگر کسی شخص کو مدت عمر اپنی میں مسئلہ افضلیت منظور و معلوم نہ ہو  
 لافیا و لا اثباتاً اسید وار ہوئین کہ قیامت میں سسول نہو دے اور ظاہر ایہہ  
 بابت مسئلہ فضیلت ملک و بشر میں معلوم ہوتی ہی اور دلیلین طرفین کی کتابوں  
 کلام میں مذکور ہیں اور ملائکہ ہی باہم تفاضل رکھتے ہیں سب میں افضل  
 جبریل علیہ السلام ہیں کہ اوہنیں روح الامین و منظر علم و حامل وحی کہتے ہیں اور  
 اور تین فرشتے دوسرے کہ میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہیں سب ملائکہ ہی افضل  
 ہیں اور ورائی انکے گروہ ملائکہ ہیں فاضل و مفضول ہیں۔ جانا چاہیے کہ رسل  
 انبیاء سے افضل ہیں اور رسل میں ہی باہم تفاضل حاصل ہی لیکن سب میں ہمارے  
 پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہیں کہ وہ سید المرسلین خاتم النبیین  
 افضل الخلائق اجمعین ہیں اور اوکئی آل و اصحاب و اتباع کہ راہ نمایان راہ  
 حق اور زندہ کرناوالے علوم دین کے ہیں اور عدد انبیاء میں ہی اختلاف ہی  
 اور مشہور اس باب میں حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ ہی نزدیک ابن مردویہ کے چنانچہ  
 سوال کئی گئے رسول خدا عدد انبیاء سے فرمایا چوبیس ہزار پیر عدد مرسلین سنی فرمایا  
 تین سو تیرہ اور انبیاء کہ قرآن میں مذکور ہیں نام اوکے یہ ہیں آدم علیہ السلام  
 ادریس علیہ السلام۔ نوح علیہ السلام۔ صالح علیہ السلام۔ ہود علیہ السلام  
 ابراہیم علیہ السلام۔ لوط علیہ السلام۔ اسمعیل علیہ السلام۔ اسحاق علیہ  
 السلام۔ یعقوب علیہ السلام۔ یوسف علیہ السلام۔ ایوب علیہ السلام  
 شعیب علیہ السلام۔ موسیٰ علیہ السلام۔ ہارون علیہ السلام۔ یونس علیہ السلام  
 داؤد علیہ السلام۔ سلیمان علیہ السلام۔ الیاس علیہ السلام۔ یسع علیہ السلام  
 زکریا علیہ السلام۔ یحییٰ علیہ السلام۔ عیسیٰ علیہ السلام۔ اور ذوالکفل  
 علیہ السلام نزدیک اکثر مفسرین کے اور قرآن مجید میں آیا ہی کہ قصہ بعض انبیاء  
 حضرت پر ظاہر کیا ہی اور بعض کا نہیں جبکہ اس آیہ میں مضمون ہوتا ہی اَللّٰہُ  
 مِّنْ قَصَصِنَا عَلَیْكَ الْاٰیٰتِ اس جاسی معلوم ہوتا ہی کہ سارے انبیاء  
 علیہم السلام کا قصہ حضرت کے اور ظاہر نہیں کیا **وصل** اعظم و اعلیٰ اوی  
 چیز کا کہ ظاہر کیا ہی حق سبحانہ تعالیٰ نے کراست و مکاتبت حضرت رسول مقبول صلی

## باب بیسواں فصل تیسرے

امد علیہ وآلہ وسلم کتاب مجید اور فرقان حمید میں قصہ اسری ہی سبحان الذی  
اسری اور النجم میں کہ منطوی و مشتمل ہی او پر عظم قدر و منزلت اور علو و جبر  
و قرب مشاہدہ آیات و عجایب قدرت حق جل و علی سے **منظوم**

احمد و رسول کہ نبشتہ قلم	حمد بہ نام دی و حامیم ہم
البلق ایام بر آخر کہش	غاشیہ فقر و تفاخر کہش
تین کشیدہ قلم انداختہ	فتنہ ز تیغش علم انداختہ
گوئی زمین بردہ بچوگان خود	عرصہ میدانش از ل تا ابہ
نہ فلک از نام محمد مقسیم	ہر دو جهان در خدا مشرقیم
چی سخنش گنج خدا را کلید	گو ہر آن گنج تو کردی بدید
عرہ ماہ از خم ابروی تبت	طرہ شام از شکن موئی تبت
بر تو تو مشعل راہ ہمہ	طل لوائی تو پناہ ہمہ
از عمل خویش نہ ارم امید	بر کرم تست ہزار اعتمید
این ہمہ گستاخی با رگناہ	زان سبب آمد کہ توی غداہ

صلی امد علیہ وآلہ و بارک وسلم و عظم و کرم سے حفظ و عصمت آپ کی ہی اعدا  
خصوصاً مشرکان کہ وہ نہ جیسے کہ فرمایا ہی **اللہ** **قَالَ لَئِنْ عَصَيْتُمْ مِّنَ**  
**النَّاسِ** اور امد ہی فطرت و پاسبانی کرتا ہی تیری شر لوگوں کے سے جہوت یہ  
آیہ نازل ہوئی فاریغ ہوئے کہ اعدا سے **اللہ** **وَ اذْذَمَّ كُوبَكَ الْاَنْبِیَا**  
**كَفَرُوا وَ اٰتٰیْتُوْكَ اَوْ یَقْنُلُوْكَ اَوْ یَحْیٰی جَوْكَ الْاٰیہ** یعنی یاد کرتا ہی  
محمد صلی امد علیہ وآلہ وسلم جہوت مکر کیا تیرے ساتھ کافروں نے ناقد کرین تجھے  
یا قتل کرین تجھے یا نکالین تجھے مکر سے یہ معاملہ ابتدائی ایام ہجرت میں تھا  
جیسکہ قصہ او کا معروف و مشہور ہی اور قول حق تعالیٰ کا **اللہ** **اَلَا**  
**تَنْصَرِفُ فَقَدْ نَضَّیْہُ** یعنی اگر تم نصرت و یاری محمد صلی امد علیہ وآلہ  
وسلم کی نہیں کرتے پس تحقیق مایہ دی او سے حق تعالیٰ نے بچہ دفع اور دور کی  
حق سبحانہ نے حضرت سی اس قصہ میں ایذا مشرکوں کی بعد از یقین او کی ہلاک  
حضرت میں اور اتفاقاً او کا اس امر میں اور اندھا کر دینا او کی آنکھوں کا نزدیک

## دکرا حضرت ام

خروج آجکے اونکے آگے سے اور غفلت اونکی طلب سے غار میں اور باوجود یقین کے  
 روگردانی اوسکی طلب حضرت سی اور ظہور آیات و نزول سکینہ و شہود معیت  
 حق سبحانہ و تعالیٰ اور یہہ اعظم معجزات اور آیات مینات کا ہی کہ اپنی محل  
 میں مذکور ہو وے اور حفظ و عصمت الہی تعالیٰ شانہ میں کہ اپنی حبیب کو  
 یہہ آیہ ہی **اِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْنَنْ اِنَّ اللَّهَ مَعَنَا**  
 یعنی وقتیکہ کہتا تھا پیغمبر اپنی صاحب یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غار  
 میں غم کہا تحقیق اللہ ساتھ ہمارے ہی اور مثل اسکے موسیٰ علیہ السلام سی ہی ظاہر  
 ہوا ہی بوقت برآمد اونکے بنی اسرائیل کے ساتھ اور تعاقب فرعون بنے عون کا  
 اونکے پیچھے لیکن مشہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شہود موسیٰ علیہ السلام  
 میں فرق ہی کہ حضرت کی نظر اول وجود حق تبارک و تعالیٰ برپڑی کہ **اِنَّ اللَّهَ**  
**مَعَنَا** فرمایا اور نظر اول موسیٰ علیہ السلام اپنی نفس پر پھچی اللہ پر کہ **اِنَّ**  
**مَعِيَ رَقِيٍّ** کہا یعنی بد رستی ساتھ میرے میرا پروردگار ہی ہر چند یہہ دونوں اقسام  
 شہود و قرب کے ہیں لیکن اول اتم و اقرب ہی دوسرے کے اول مصداق **مَا**  
**رَأَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَآئِيْهُ اَللّٰهُ قَبْلَهُ** کا ہی یعنی نہیں دیکھی مینے کوئی  
 چیز مگر دیکھا اللہ کو پہلے اسکے اور ثانی ما صدق **مَا رَأَيْتُ شَيْئًا اِلَّا**  
**وَرَّآئِيْ اَللّٰهُ بَعْدَهُ** کا ہی یعنی نہیں دیکھی مینے کوئی چیز مگر دیکھا اللہ کو پیچھے  
 اسکے اول طریقہ جذب کا ہی اور ثانی طریقہ سلوک کا اور کہا اللہ تعالیٰ نے **اِنَّ**  
**وَلَقَدْ اَتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُلُوبُ الْعَظِيْمُ** طیعے تحقیق دیا ہے مینے  
 تجھے ثانی سے اور قرآن عظیم ہر ادب سے ثانی سے سات سورہ دراز کہ مقدم میں سورہ  
 قرآنی کے اوپر کہ اول اول کا اتم ہے اور آخر سورہ انفال یا توبہ کہ دونوں ایک  
 سورہ کے حکم میں ہیں اور مراد قرآن عظیم سے ام القرآن یعنی الحمد ہی یا سبح  
 المثنیٰ ام القرآن کہ سات آیتیں ہیں اے سورہ فاتحہ اور قرآن عظیم  
 باقی قرآن اور تسبیح قرآن کا سات مثنیٰ کے کسی وجہ سے ہی یا بھگت  
 کہ مثنیٰ و مکرر کہی گئی ہیں قصہ اوسکے یا باعتبار اوسکے کہ ثنا کر نیوالا ہی حق تبارک  
 و تعالیٰ کی یا اوس پر ثنا کی گئی ہی ساتھ بلاغت و اعجاز کے اور کہا اللہ تعالیٰ

## باب بیون فصل تیس

نے ایلہ و مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ط  
 یعنی اور ہمیں بھیجا ہے نبی مگر طرف تمام خلق کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا  
 اور فرمایا ایلہ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ط  
 یعنی کہہ دی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدستی میں بھیجا ہوا خدا کا ہون تم سے  
 طرف دیہہ ہی خصایص حضرت سی ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا أَرْسَلْنَا  
 مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُبَيِّنَ لَكُمْ دِينَكُمْ ط یعنی اور نہیں بھیجا ہے کوئی  
 پیغمبر مگر ساتھ زبان اوس کے قوم کے تابیان کرے احکام خدا ساتھ اوس کے پس  
 تخصیص کیا اور رسول کو ساتھ اوس کے قوم کے اور بھیجا حضرت کو طرف کافہ  
 خلق کے جیسے کہ حضرت فرماتے ہیں بُعِثْتُ إِلَى الْأَشْجَلِ وَالْأَحْمَرِ ط یعنی  
 بھیجا گیا میں طرف سیاہ و سرخ کے کہ سیاہ عرب ہیں اور عجم سرخ و سفید  
 اور فرمایا حق تعالیٰ نے ایلہ النَّبِيُّ أَقْبَلُ يَا الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ط  
 وَأَزْوَاجُهُ أَمْثَلُكُمْ ط یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت نزدیک ہیں  
 مومنوں کے ساتھ ذاتوں اولیٰ سے اور ازواج حضرت اولیٰ مائیں ہیں یعنی  
 حکم حضرت کا نافذ و جاری ہی جیسے کہ خواجہ کا اپنی غلام پر اور بعضوں نے  
 کہا ہی کہ اتباع حضرت کے حکم کا اولیٰ ہی اتباع راہ اپنی نفس سے اور یہ معنی اب  
 و جوب اتباع محبت حضرت میں تفصیل واضح و روشن ہو میں انشاء اللہ تعالیٰ  
 اور ازواج مطہرات حضرت کہ مائیں مومنوں کی ہیں حرمت نکاح میں بعد حضرت  
 کے بچہ کرامت و خصوصیت حضرت کے اور بسبب اوس کے کہ یہ ازواج حضرت کی  
 ہیں آخرت میں اور قرآنہ شاذہ میں آیا ہی وَهُوَ أَقْرَبُ إِلَيْكُمْ ط یعنی اور  
 حضرت باب میں خاص مومنوں کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایلہ وَاللَّهُ  
 اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَيْكَ مَا مَلَكَ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ  
 كَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ط یعنی اوتاری اللہ نے اور بڑی کتاب  
 و حکمت اور سکھایا بھی جو چیز کہ تو جانتا تھا اور ہی فضل خدا کا تجھ پر اگر درخت  
 کسی شخص کی اوس کی کنہ کو نہیں پہنچتی اور آیات قرآنی کہ متضمن فضل و کرامت  
 آنحضرت کے اوپر دال ہیں بہت ہیں احاطہ تحریر میں نہیں آسکتی اور حقیقت

## ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

میں سارا قرآن بعد حمد و ثنائی الہی حسین اوصاف و کمالات حضرت رسالت پر ہی  
 ہی اس کے بیان میں درازی کلام بہت ہوتی ہی اس واسطے چند آیات بطور مختصار  
 لکھی گئیں **وصل** پنج بیان دور کرنے شبہات کے بعض آیات بہت  
 و موہبات قرآنی سے کہ بادی النظر میں زینع و نادانی مشعرہ تنقیص و اخطا ط  
 درجہ اس حبیب ربانی کے ہیں اور حقیقت میں قبیل مشابہات سے کہ علمائے  
 معانی لائقہ و تاویلات رائقہ کے ساتھ راجع تھی کیا ہی او نہیں سے ایک  
 یہ قول حق تعالیٰ ہی **ایہا** **وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ** کہ نسبت ضلالت  
 سابقہ حضرت کی طرف اور رفع اور دور کرنا اس کا ساتھ ہدایت کے کرنا ہے  
 جانا چاہئے کہ سارے علمائے اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 پہلے نبوت سے اور نہ پہلی نبوت کے مقصد و موسوم بضلالت و گمراہی ہو  
 ہیں اور اشارت و پیدائش حضرت کی توحید و ایمان و عصمت کے اوپر واقع ہوئی ہی  
 اور اس طرح تمام انبیاء و مرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین اس پر موقوف  
 مجبول ہیں اور کسی اہل اخبار نے نقل نہیں کیا کہ کوئی انبیاء و مرسلین سے کہ ساتھ  
 صفت نبوت و رسالت کے اصطفاء و اجتبا پایا ہی پہلے اس منصب جلیل سے  
 ساتھ کفر و شرک و فسق و ضلالت موصوف و معروف ہوا ہو اور مستند اس باب  
 میں نقل ہی البتہ اختلاف اس میں ہی کہ آیا نبیہ عقلاً جائز ہی یا نہیں — فرقہ  
 معتزلہ اس طرف گئی ہیں کہ عقلاً جائز نہیں کہ یہ بات موجب تبعید اور باعث نفرت ہی  
 اور نزدیک اہل سنت و جماعت کے جائز ہی کہ حق تعالیٰ ایک شخص کو جاہ  
 ضلالت و گمراہی سے نکال کر اور بذروہ ہدایت پہنچا کر مرتبہ نبوت و رسالت پہنچا  
 لیکن نقل و دلیل معی اس پر پائی نہیں گئی اس واسطے کہ سب انبیاء پیش از نبوت  
 جہل و کفر و شکیک بہ نسبت باری اور فسق و معاصی سے کہ موجب نفرت  
 و نقص کا ہی معصوم و مبرا رہی ہیں اور بعد از نبوت کیا اس سے مطلقاً اور صغیر  
 سے عہد او ہٹوا و نسیاناً اور استدانت و استمرار غلط و غفلت پر حجت  
 رضا و غضب و وجد و ہزل اس چیز میں کہ تعلق بہ تشریع ملت و تبلیغ امت  
 رکھی مصنون و محروس ہیں سیاسیہ انبیاء و افضل رسل صلوات اللہ و سلامہ

## باب بیوان فصل تیسرے

علیہ و علیہم اجمعین کہ عصمت انکی سب سی اتم اور اکمل اور ربہ اعلیٰ وارفع ہے اور جو کوئی بہ نسبت حضرت کے ساتھ چیزنا پسندیدہ اور سودا دیکے دم مارے گوئی ضلالت و گمراہی میں پڑے اس واسطے کہ ذات حمیدہ صفات حضرت کی اول سے پاک و آراستہ و پیراستہ مخلوق ہوئی ہی ماہتہ گئی عیب و نقصان کو بہ امان غرت و جلال حضرت کے مجال وصول نہیں طیت بہ تعلیم و آداب اور چہ حاجت کہ او خود ز آغاز آمد موبد جانا چاہیے کہ یہاں ادب و قاعدہ ہی کہ بعضہ اصفیائی اہل تحقیق نے ذکر کیا ہی کہ شناخت و رعایت اسکی جو حل اشغال اور سبب سلامت حال ہی اور وہ یہہ ہی کہ اگر حیات ربوبیت سی کوئی خطاب و عتاب و سطوت و سلطنت و استغنا و استعلا واقع ہوا بہ نسبت حضرت کے **إِنَّكَ لَا تَهْدِي أَوَّلَ وَلِيَّكَ عَمَلًا** اور **وَلَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ** اور **تَزِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا** یا مانند اس کے یعنی بدرستی تو ای محمد اختیار بہایت نہیں رکھتا اور ہر آئینہ خط و ضایع ہو جاوینگے عمل تیرے اور نہیں واسطے تیرے کوئی خیر امر سے اور چاہتا ہی تو آرایش و زیبائش زندگانی دنیا کی یا جناب نبوت سے عبودیت و انکسار اور افتقار و عجز و مسکنت و جود میں آئی ہی مثل **إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ** و **أَغْضِبْ كَمَا يَغْضِبُ الْعَبْدُ** و **لَا أَعْصِيكُمْ مَا وَرَاءَ هَذَا** و **الْحِذَارِ** و **مَا أَدْرِي مَا يَفْعَلُنِي وَلَا يَكُمُ** یعنی سو اس کے نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند تمہارے اور غصہ کرتا ہوں میں جبیکہ بندہ غصہ کرتا ہی اور نہیں جانتا میں کہ بچے دیوار کے کیا ہی اور نہیں جانتا میں قیامت کو کیا معاملہ کیا جاوے گا میرے ساتھ اور نہ یہہ کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آوے اور مانند اس کے ہیں نہیں لازم کہ اوسمیں دخل کریں بلکہ او پر حد ادب اور سکوت و شجاعت کے توقف کریں خواجہ کو اختیار ہی کہ اپنی بند یکے ساتھ جو کچھ چاہے سو کرے اور کہی اور استعلا و استیلا ظاہر کرے اور بندہ بہ نسبت اپنی خواجہ کے بندگی و ذوق و عجز و انکسار دکھاوے غیر کو کیا مجال و طاقت و یاراکہ اس مقام راز و نیاز میں دخل کرے اور حد ادب سے باہر آوے کہ یہ مقام با تو ہستے اکثر



ضعیف الایمان اور جاہلون اور نقصان دہ کیا ہی اور اس سے ہی امید توفیق عصمت  
 و مدد کی جانتا جا بیٹے کہ مغیرین نے بیچ تفسیر و تاویل اس **اَللّٰہُ** وَوَجَدَکَ  
 ضَلٰلًا فَنَقَّصْنٰکَ مِنْکَ وَجْہ کثیرہ بیان کی ہیں اول یہ کہ بابا حضرت کو ضلال اور نادان  
 معالم نبوت اور احکام شریعت سی پس ہدایت بہ تعلیم و تلقین فرمائی اور یہ قول  
 ابن عباس اور حسن و ضحاک اور شہر بن خوشف سی مروی ہی اور یہ  
 اس قول کا یہ قول ہی **اَللّٰہُ** مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا اَلِکْتُبُ وَلَا اِلٰہَ اِیْمَانُ  
 یعنی پہلے وحی سے طرز دعوت خلق الی الایمان اور روشن قرات قرآن تجھی حاصل و  
 معلوم نہ تھی اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد ساتھ ایمان کے فرائض و احکام ہیں والا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نزول وحی سے ہی مؤمن تھے ساتھ توحید  
 حق تعالیٰ کے اور کسی بھی فرائض نازل ہوئی کہ علم اوس کا آپکو نہ حاصل تھا یا مراد  
 ایمان تفصیلی ہے بشرایع یا مراد ایمان سے صلوٰۃ ہی جیسے کہ بیچ اس قول سبحانہ  
 و تعالیٰ کے **اَللّٰہُ** مَا کَانَ اللّٰہُ لِيُضَيِّعَ اِیْمَانُکَ کُمْ مراد صلوٰۃ ہی  
 طرف بیت المقدس کے اور حدیث میں آیا ہی کہ حضرت خیر البشر خدا کی توحید  
 کرتے تھے اور بتوں کو برا جانتے تھے اور حج و عمرہ ادا کرتے تھے زمانہ جاہلیت میں —  
 ثانی یہ کہ روایت کی گئی ہی مرفوعاً کہ اتفاقاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک  
 پر تہ اپنے جد امجد عبد المطلب کے پاس سے گم ہوئی تھی چھپن میں حضرت فرماتے ہیں  
 کہ میں ماری ہو کہ کے قریب بہلاکت ہو گیا تھا کہ راہ دکھائی مجھے میرے پروردگار نے  
 ایسا ہی ذکر کیا ہی امام فخر الدین نے اور سیطح ہی مواہب میں اور مشہور یوں  
 ہی کہ حلیمہ شیردہ اپنی اپنے گھر سے حضرت کو نکالتی تھیں تا اہل و عشا یر میں لاکر پو  
 دی راہ میں سے حضرت کہوئی گئے اور ظاہر ا مراد امام کی ہی ہی ہے — ثالث  
 یہ کہ ضلال اس جگہ ضَلَّ الْمَاءُ فِي الْوَلَابِیْنِ سے یہ ہی — یہ کہ بولتی ہیں جبکہ پانی  
 مغلوب و مغرور ہو جاوے دودہ میں مراد یہ کہ تھا مغلوب کفار میں پس قوت و غلبہ  
 عطا کیا تا ظاہر کیا تو نے دین خدا کا — رابع وہ کہ جو درخت جنگلی میں یکہ اور اکیلا ہو  
 اوسے ضالہ محاورہ عرب میں بولتی ہیں گویا حق سبحانہ فرماتا ہی کہ تو ای محمد یگانہ  
 و یکتا و بے ہمتا تھا تو اون شہر و تہن مثل اوس درخت کے کہ وحید و فرد یہی جنگلی میں

## باب بیسواں فصل تیسرے

اور ایمان و توحید تیرا میوہ ہی کہ ہدایت کیا حق تعالیٰ نے خلق کو تیری طرف  
 بہرور ہووے ساتھ تیرے۔ خامس یہ کہ ایسا اوقات سردار و سرگروہ کو  
 مخاطب کرتے ہیں اور مراد اوسے قوم ہوتی ہی یعنی ہمنے تیری قوم کو گمراہ پایا  
 پس ہدایت کیا بسبب تیرے اور شرع تیری کے۔ سادس یہ کہ مراد ضال سے  
 محبت ہی یعنی پایا ہمنے تجھے مستغرق محبت اور طالب معرفت اپنی کا اور وہیہ  
 تسمیہ محبت کا ضال کے ساتھ بہت کم آیا ہی کہ گم ہوتا ہی ہستی و قرار و اختیار  
 اپنی سے لقای محبوب و معشوق میں جیسیکہ یہ دونو آیتیں اس پر دل ہیں۔  
 اِنَّا لَنَزَّلُنَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ یعنی بد رستی کہ ہم دیکھتی ہیں اوس  
 زمین کو گمراہی ظاہر میں اِیہَا وَاِنَّكَ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ الْقَلْبُ يَحْطُ یعنی  
 بتحقیق کہ تو ای یعقوب گمراہی پہلی میں واقع ہی تو اغنی محبت قدیم بہ نسبت یوسف  
 علیہ السلام اور یہی وجہ خاص مروی ہی عطا سے کہ وہ تابعین میں سے ہی۔  
 سیاح وہ کہ پایا تجھے فراموش کنندہ پس یاد دلایا تجھے اور اس توجہ کو حالت  
 لیلۃ المعراج پر حمل کرتے ہیں کہ دہشت و وحشت و ہیبت اوس مقام سے اب  
 سب بھول گئی تھے کہ کیا کہیں اور کیا جاہیں اور کس طرحی پر حمد و ثنائی الہی بحال  
 پس ہدایت کیا اوہنیں حق تعالیٰ نے کیفیت بنا سے اور کہا اَلْاُخْصٰی ثَنَاءً  
 عَلٰیكَ كَمَا اَنْتَ عَلٰی نَفْسِكَ یعنی شمار نہیں کر سکتا میں ثناء و ثنویں  
 کا تیری اوپر تو ویسا ہی ہے کہ ثنا کہنے نے اپنی ذات کو۔ اور شاید کہ بعض کسی  
 اور وقت میں ہی حضرت سی بہو و سنان و قوی میں آیا ہو جیسیکہ خطا اجتہاد  
 میں بعض نے کہا ہی پہر آگاہ کر دیا حق تعالیٰ نے حضرت کو اس پر اور ثابت  
 کر دیا حق و ثواب کے اوپر کہ یہ آریہ کریمہ اوس کے امتحان و احسان میں نازل ہو  
 ثامن مراد وہ ہی کہ پایا تجھے درمیان اہل ضلال کے کہ مطنہ و قوع ظلال اور پربنا  
 و رطہ جہل و اختلال میں اوس سے متصور تھا پس معصوم و محفوظ رکھا اور پس  
 اور ہدایت کے واسطے ایمان ابدا ارشاد افو کی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوس کے  
 ان دونو آیتوں سے اِیہَا وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْكَ یعنی ہر آئینہ و آئینہ  
 تھا کہ فتنہ میں ڈالیں تجھے اور لَقَدْ كَلَّمْنَا رُكْنًا اِلَيْهِمْ یعنی ہر آئینہ و آئینہ

ہنا کہ میل کریتو طرف اونکے یا مثل اسکے اور آیات کہ دالات اسی مطلب پر کہتی  
ہیں۔ تاسع کہ پایا تجھے مخیر بیان لطافت نبی رسولہ یعنی قرآن میں طرف تیرے پس  
ہدایت و رہنمائی اور تشفی اور دل اس فرمایا ساتھ ان آیات کے **ایہا** شہید  
اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ یعنی پس تحقیق ہم پر ہی بیان او کا اور فرمایا **وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكَ**  
**الْقُرْآنَ** یعنی اوتارا ہم پر چھپڑ کر اور یہ وجہ مروی ہی جنید رضی اللہ عنہ سی عاشر  
مروی ہی حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے کہ میں نے کسی وقت و حال میں قصد و ارادہ عمل اہل جاہلیت کا نہیں  
کیا الا دو مرتبہ کہ ہر مرتبہ باز رکھا حق تعالیٰ نے اپنے حول و قوت و فضل سے میرے  
تین ماوس سے اور حایل اور ساتر ہوئی عصمت و ہدایت او کی مجھ میں اور اوں  
عمل میں تا ار کتاب او سے عمل سے باز رہا میں پہر مکرم و مشرف کیا مجھے حق تعالیٰ  
نے ساتھ رسالت اپنی کے اور نہ کورا اعمال جاہلیت کا کہ حضرت بجائیت الہی  
اونکے ارتکاب سے باز رہی او پر بالتفصیل بیان ہو چکا ہی اس واسطے یہاں تکرار  
لا طایل ہی **وصل** اور آیات موہمہ میں سے ایک یہہ آیہ ہی **ایہا**  
**وَوَصَّيْنَاكَ بِالنَّفْسِ الْكَافِرَةِ** یعنی اور اوتارا اور  
انکسور کہا ہننے تجھ سے بوجہ تیرا کہ باعث سنگینی بیٹہ تیر کا تھا۔ کہ ظاہر میں تو ہم  
اثبات بارگناہ کہ سب شکست پشت طاقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی  
معلوم ہوتا ہی اسکے ازالہ میں علما و مفسرین نے بہت سی وجوہ و اقوال لکھی اور  
بیان کیئے ہیں کہ اونکے کہنے سے بسط کلام ہوتا ہی ایک او میں سے کہی جاتی ہی  
کہ مراد و زرسے گناہ امت ہیں کہ دایم دل رؤف و رحیم حضرت شفیع المذنبین  
مغموم و مخزون رہا کرتا تھا پس مطمئن و مستمال فرمایا خاطر اراقت نظر ہر حضرت کو  
دنیا و آخرت میں آیہ سابقہ اور آیات لاحقہ کے ساتھ اور فرمایا **ایہا**  
**وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ** یعنی نہیں منظور الہی کہ عذاب  
کرے او کو دنیا میں باوجود ہونے تیر کے او میں اور فرمایا بوعده قبول  
شفاعت آخرت میں **ایہا** **وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ كَبُكَ فَتَرْضَىٰ**  
یعنی قریب ہی کہد پوے تجھے پروردگار تیرا پس اضی و خوشنود ہو و یگا تو

## باب سیون فصل تیری

اور قول سبحانہ تعالیٰ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا  
 تَأَخَّرَ یعنی چاہیے کہ بخشے اسد تیرے واسطے اگلے گناہ تیرے سے اور پچھلے  
 یہہ آیت عمدہ اور اشرہی اس مطلب میں لیکن تاویلین اسکی علما نے ذکر کیں  
 ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مراد ذنوب سے بر تقدیر وقوع  
 اور فرض امکان عقل ہیں نہ از روی وجود فعل اور بعضوں نے کہا ہی کہ  
 مراد وقوع و صدور ذنوب بہو غفلت اور یہی تاویل طبری نے حکایت کی  
 اور قشیری نے اختیار کی ہے اور بعض نے کہا ہی کہ مراد ما تقدم سے خطیہ  
 آدم علیہ السلام اور ما تخر سے ذنوب امت ہی حکایت کیا ہی سمرقندی نے۔  
 اور قول بعض کا یہہ ہی کہ مراد ساتھ ذنوب کے ترک اولی ہی اور ترک اولی حقیقت  
 میں گناہ ہیں ہی اس واسطے کہ اولی اور اسکا مقابل دو نو شریک ہیں اجت  
 میں قول محقق اور سلم اس باب میں یہہ ہی کہ یہہ کلمہ تشریف و تکریم کا ہی ہے  
 اوسکے کہ اس جگہ کوئی گناہ ہووے اور تمام تحقیق اس کلام کی ذکر فضل  
 حضرت کے میں آیات قرآنی گذرے ہی فليطاعوا الله واما ان دیکھ لے  
 اور اے یٰٰ اَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِيعُوا الْكُفْرَ  
 وَالْمُنَافِقِينَ یعنی ای نبی پر میرا اور ڈر خدا سے اور اطاعت و فرمان برداری  
 کفار و منافقین کی مت کر کہ وہ کہ موہم امکان عدم تقویٰ اور وجود اطاعت  
 بمقتضای صیغہ امر و نہی ظاہر یہہ ہی کہ مراد استقامت اور بر تقویٰ کے اور عدم  
 اطاعت کے ہی اور بعض نے کہا ہی کہ ظاہر میں خطاب ساتھ نبی کے ہی اور  
 مراد امت ہی اس واسطے فرمایا اے اے اِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا  
 یعنی بد رستی اللہ تمہارے عملوں پر خبردار ہی \* اور نہ کہا با تعمل عجیب نادان اور  
 نا فہموں سے کہ اس آیت کو ظاہر پر حمل کرتے ہیں اور نسبت توہم نقص اور صدور  
 ذنوب بعلو حجاب رسالت مآب اَعَاذَنَا اللَّهُ مِنْهَا ہم سب کو خدا اوس کے  
 مامون و محفوظ رکھے اور اس قول حق سبحانہ تعالیٰ میں کہ اے اے اِنَّ  
 كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ فَاسْئَلِ الَّذِينَ يَفْقَهُونَ الْاٰيَاتِ  
 مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُنْزِلِينَ

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونُوا مِنَ الْخَسِرِينَ ط  
 اگر ہی تو تک میں اوس چیز سے کہ اوتا راہ منے تیری طرف پس پوچھہ اون لوگوں  
 سے کہ بڑھتے ہیں کتاب مجسی پہلی البتہ تحقیق آیا ہی تیرے پاس راست اور ایک  
 تیرے رب کے پاس یعنی قرآن پس ہنو ویتو ہر آئینہ شک کر نہوا لون سے اور  
 ہر آئینہ ہنو وی تو اون لوگوں میں کہ جھٹلایا و ہنوں نے ہماری نشانیوں کو پس ہوگا  
 تو زبان کا روئے۔ مفسر و ن نے اختلاف کیا ہی کہ مخاطب اس کلام کے ساتھ  
 کون ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اون کے سوا کوئی اور جو کہ مخاطب  
 آنحضرت علیہ السلام مراد لیتی ہیں او ہنوں نے تین وجہ کے اوپر اختلاف  
 کیا ہی اول یہ کہ خطاب اگرچہ طرف حضرت کے ہی لیکن مراد تعریف بغیر ہی  
 جبکہ اس آیت میں **إِنَّا أَنشَرَكُمُ اللَّيْمُونَ عَمَّا كَانُوا** یعنی ہر ایک  
 اگر شریک گردانے تو ہر آئینہ ضایع و نابود ہو جاوین گے عمل تیرے اور  
 جبکہ قول حق سبحانہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے باب میں **إِنَّا أَنشَرَكُمُ اللَّيْمُونَ عَمَّا كَانُوا**  
 یعنی کیا تو ہی نے کہا ہی لوگوں کو کہ بکرو مجھے اور میری مانگو معبود خدا کے سوا  
 غرض کہ اس روش کے کلام بہت مستعمل ہیں جیسے کہ بادشاہ کسی میر کو ایک  
 قوم کے اوپر مسلط کرے اور کہی ایسا ایسا کر اگر ایسا اور ایسا کرے تو تیرے حق  
 میں ایسا کرونگا ظاہر میں خطاب امیر کی طرف ہوتا ہی اور مراد رعیت۔  
 ثانی یہ کہ خدا خوب جانتا ہی کہ اوس کا رسول مقبول شاہک یعنی شک کر نہوا  
 نہیں ہے لیکن بسا اوقات راہ محبت اور پیاد سے باپ اپنی بیٹی کو اور  
 مولیٰ اپنے غلام کو کہتا ہی کہ اگر تو میرا بیٹا اور میرا غلام ہی تو میرا حکم بجالا اور  
 اطاعت میری کر باوجودیکہ یقیناً جانتا ہی کہ یہ میرا بیٹا اور وہ میرا غلام ہی  
 لیکن تشدد و تاکید ایہ بات کہتا ہی اسی طرح حق تعالیٰ تعریف و کنایت  
 فرماتا ہی۔ ثالث کہ مراد اس جگہ ضیق صدر اور تنگدلی ہی انداز و عداوت  
 ہنفا سے یعنی اون کی اندازسانی اور دشمنی پر صبر کر اور پوچھہ اس حال کو پہلی  
 کتاب میں پڑھنی والوں سے اور احوال انبیاء ما تقدم سے کہ کہو نہکر او ہنوں نے

## باب بیسواں فصل تیسرے

صبر کیا اور استقلال رکھا اپنی قوم کی ایذا رسانی اور عداوت راتی کے اوپر پس  
انجام کار تائید سببانی و نصرت یزدانی نے او کی دستگیری فرمائی اور معاذین  
انبیاء کو مخدول و منکوب کر دیا چنانچہ قرآن مصدق و محقق ان قصص کا ہی اسوۂ  
بوقت نزول اس آیت کے حضرت نے فرمایا **لَا اَشْكُ وَلَا اَسْأَلُ** یعنی میں  
شک کرتا ہوں اور نہ میں پوچھتا ہوں۔ ابن عباس کہتی ہیں سو گندہ بخدا اگر آپ نے  
نہ شک کیا اور نہ پوچھا شیخ عبدالحی بن سیف الدین حصہ اللہ بنزید الصدوق بنظر  
وعصمہ عن الشک والتخمين کہتے ہیں کہ یہاں مراد شک سی وہ معنی ظاہری نہیں  
ہیں کہ منافق و مباین تصدیق کے ہو وین بلکہ ایک حالت ہی کہ پیش از معاینہ  
و مشاہدہ کہ موجب اطمینان قلب ہووے حاصل ہوتی ہے اور مروجہ حمل  
خطاب بر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قول حق تعالیٰ کا ہی **اِنَّ**  
**قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِرْكُتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي** الآیہ یعنی کہ اے محمد  
ای لوگو اگر ہو تم شک میں دین میرے سے۔ لیکن قول خدا تعالیٰ کا **اِنَّ** و  
**لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ فَلَا يَكُونُ مِنَ الْغَالِبِينَ** یعنی اگر چاہتا  
خدا ہر آئینہ جمع کرتا سب آدمیوں کو ہدایت کے اوپر پس نہ تو نادانوں سے قاضی  
عیاض نے کہا ہی مراد یہ نہیں کہ نہ نادان باوجودیکہ اگر مشیت الہی تقاضا کرے  
جمع کرے سب لوگوں کو اوپر ہدایت کے اس واسطے کہ اثبات جہل ہی ساتھ ایک صفت  
کے صفات حق تعالیٰ سے اور جہل بصفات الہی جائز نہیں اور انبیاء کے سیما  
اور رسید الوری پس مقصود یہاں وعظ و بند حضرت کی ہی کہ اپنے امور میں شبہ  
بسمات جہال نہ کریں یہہ دلیل اس آیت میں نہیں کہ حضرت میں صفت جہل ہی کہ اس  
سے منع کیا ہی بلکہ امر کیا ہی اوپر التزام صبر کے مخالفت اور اعراض قوم سے  
کہ باہر آنا ثبات و صبر سے عادت و خصلت جاہلون کی ہی اور بعضوں نے  
کہا ہی کہ خطاب امت کو ہی کہ تم جاہلون سے نہو جبیکہ اور مواضع میں کہا ہی اور  
مثل اسکے قرآن میں بہت ہی اور **اِنَّ** ہی قول حق تعالیٰ میں **اِنَّ**  
**وَ اِنْ تَطْعَمُ الْكَثْرَ مِنْ فِی الْاَرْضِ لَیُضِلُّوکَ عَنْ سَبِیلِ اللّٰهِ** یعنی اور  
اگر اطاعت کری تو اکثر اونکی کر زمین میں ہیں یعنی کفار گمراہ کریں گے چھی راہ



## باب بیون فصل تیسرے

کہ اگر مطابق واقع ہوتا البتہ موجب نفرت و تکذیب اونکی کا ہوتا تھا جس حضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حالانکہ وہ حقیقت میں خوب جانتے اور پہنچتے  
تھے احوال صدق نبوت حضرت کا اور ایسا کوئی یہودی نہ تھا کہ وصف آپ کا  
توریت و انجیل میں نہ پڑا تھا اور دینہ طیبہ میں ہوا دریافت سعادت ملازمت  
حضرت اور دیکھنی علامات ظہور اوسکے میں بیٹھے تھے اور ہمیشہ منتظر طلوع  
کوکب دولت پیغمبر آخر الزمان رہتی تھے اور رضاری کہ معادات و مخالفت کرتے  
تھے ساتھ بخت پیغمبر آخر الزمان کے استقحاح و استعمار کرتے تھے اور کہتی  
تھے کہ نزدیک پہنچی ہی وہ وقت کہ سایہ دولت نبی آخر الزمان میں دمار و گلا  
تم مخالفین و معاندین و مکذبین کا نکالین ہم اور اونکے باپ دادا بوقطر و تحال  
اس عالم سے وصیت نامی لکھ کر اپنی اولاد کو دیتی تھے اور یہ بات کہتی تھے کہ  
ہمارا سلام پیغمبر اللہ کو پہنچانا اور کہنا کہ تم تمہارے اشتیاق میں جان دی  
اور با ایمان اس جہان سست بنیان سے کوچ کیا ہمنے قول تعالیٰ یَعْرِضُونَ  
کَمَا یَعْرِضُونَ اَبْنَاءَهُمْ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ یہہ کا فرما حضرت کو پہنچاتی  
ہیں جیسی کہ پہنچاتی ہیں اپنی بیٹوں کو یہ کہ وجود اونکی علم یقینی تھو دی رکھتی ہیں  
بخلاف باپ دادا کے کہ علم اونکا بماع و اخبار حاصل ہی لیکن جب اس نور  
ظہور کیا سابق شقاوت ازلی نے کشان کشان اوہیں حسد و عناد و تکذیب میں  
دالا اور کفر انکار اختیار کیا اور دیدہ و دانستہ براہ کمان حق جاکر تحریف  
و تغیر کتاب اللہ کر دیا اور محبت و یار دون اور حب ریاست و ازون میں  
برک اسفل شقاوت و خسارت و ذلت نیچی گئے اور باوجود تحریف و تغیر ایک  
دلایل نبوت و رسالت اور اعلام شریعت اونکی کتاب میں واضح و لایح ہیں  
اور رسالت ہی کہ نام حضرت کا سریانی زبان میں شفیع اور مشفیع ہی کہ معنی او  
محمد ہیں اس واسطے کہ شفیع اونکی زبان میں بمعنی حمد ہی جب حمد خدا تعالیٰ کی کرتے  
ہیں اور کہتی ہیں شَفِیْعًا لَکُمْ بمعنی الحمد پس جو شفیع بمعنی حمد ہو اشفیع بمعنی  
حمد ہو اور احوال و صفات و علامات و امارات نبوت حضرت اور زبانی  
بعثت و خروج اونکا متیقن و متعین تھا جسین و ز کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



## ذکر آنحضرت صلعم

مدینہ منورہ میں تشریف لائی عبداللہ بن سلام کہ احبار و اشراف یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سے تھا ایمان لایا اور جس روز سے کہ خروج آنحضرت مکہ میں سنا تھا اوسید کے منتظر حصول سعادت لقای شریف تھا بیت مدنی بود کہ مشاق لقای توں لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم اور جب بلقای شریف مشرف ہوا آپ نے پوچھا کہ ابن سلام تو کی ہے عالم اہل یترب نے کہا نعم یعنی ہاں فرمایا میں تجھے سو گند خدا کی دیتا ہوں کہ جسے تو چاہے یہ بھی ہی آیا پاتا ہی تو ذکر و توصیف میری کتاب خدا میں کہا البتہ گواہی دیتا ہوں کہ نور رسول خدا ہی اور خدا ظاہر و غالب کرنیوالا تیرا ہی اور دین تیرا اب دینوں کے اوپر غالب ہی اور پاتا ہوں میں صفت تیری کتاب خدا میں کہ خدا نے بھیجا ہی شاہد اور پراہمت کے بتصدیق و کذب و نجات و ہلاک اونی اور بشارت دینی والا مطیع و نکاحا ہتہ ثواب کے اور ڈرائیوالا عاصی و نکاحا ہتہ عقاب کے اور حرز الامین کہ مراد اوس سے عرب ہیں کہ اکثر خط و کتاب نہیں لکھتی اور تعلیم و تعلیم نہیں جانتے باوجود یکہ جناب حضرت سید الوری پشت و پناہ تمامہ عالم ہیں تخصیص بعرب بچتہ بعثت حضرت کی اونہیں اور قرب و نکاح آپ کے ساتھ دیا بچتہ غلو و انہماک اس قوم کے جہل و قسوت میں اور بعد مقام علم و ہدایت سی ۔ دوسری روایت میں آیا ہی کہ ابن عباس نے کعب سے پوچھا کہ کیونکر پاتا ہی ثلث رسول مقبول کی توحید میں کہا یوں لکھا ہی

فَخَلَّ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ عَبْدَ الْمُحْتَارِ مَوْلَاَهُ مَلَكَةً وَمَحَاجِرَهُ  
بِالْمَدِينَةِ وَمَلَكَةً بِالشَّامِ لَا قَطُّ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا سَخَابٌ  
بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةُ وَلَكِنْ يَعْفُوا وَ  
يَغْفِرُ یعنی محمد بیٹا عبداللہ کا بندہ میرا ہی فخر کہ مولد اوس کا مکہ ہی اور مہاجر ت اوسکی مدینہ اور ملک اوسکا شام نہیں ہی درشت خواہ اور نہ سخت دل اور نہ فریاد بر لائیوالا بازار و زمین اور نہیں جزا دیتا بد کیو ساتھ بدی کے لیکن عفو فرماتا ہی اور درگزر رہا ہی ۔ اور اس روایت میں مرخ امرت جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی ہی کہ فرمایا ہی کہ امت اوسکی شکر گزار

## باب بیسواں فصل تیسرے

ہو گی غم و شادی خوشی و ناخوشی میں یکساں کہنے والے ہر بلندی میں حمد کہنی والے  
 ہرستی میں رعایت کرتے ہیں آفتاب کی نماز میں اور جب پہنچے وقت نماز ادا کرتے  
 ہیں اگرچہ خاک و پتھر ہیں ہو دین ازار باند ہیں نصف ساقون اپنی کے اوپر اور وضو  
 کرین اوپر اطراف اعضا اپنی کے موزن اونگاند کرتا ہی جو آسمان میں لیٹے جای  
 بلند پر صفین اونکی قتال و نماز میں یکساں ہو دین اور اوہین رات میں زمرہ  
 ہو وے مثل زمرہ زبور مراد اس سے اور ادب ہیں اور روایت  
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا  
 جب اترے موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے اوپر توریث اور پڑا اوسے  
 پایا اوسمیں ذکر امت حضرت کا کہا خداوند اپنا ہونمیں الواح میں ذکر اس  
 امت کا کہ وہ آخر و سابق ہیں لیٹے آخر و جو دہین اور سابق فضل میں نہایت  
 کیجانی ہی اونکے واسطے برستہا ہی مہندہ اونکی دعا سے اور کہاتے ہیں غنایم  
 اور یہ خواص اس امت سی ہی کہ آسان کیا گیا کام اونکے اوپر اور حلال  
 ہوئے غنایم اونکے واسطے اور صدقات بخلاف امم سابقہ کے اور جب ارادہ  
 کرتا ہی ایک انہیں سے بدی کا اور نہیں کرتا وہ بدی محظورہ لکھی نہیں جاتی قوت  
 عمل البتہ لکھی جاتی ہی ایک اور جب کرتا ہی ایک نیکی لکھی جاتی ہیں دستا  
 اور دیا گیا ہی اونہیں علم اول و آخر اور مارین گئے مسیح دجال کو اور  
 بعض روایت میں آیا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے الواح توریث سی قریش شتر  
 صفت کی اس امت سی کہ آخر میں آویگا ذکر کین اور کہا ہی خداوند اوہ امت  
 کو میری امت گردان فرمان الہی آیا کہ یا موسیٰ اس امت کو تیری امت کہوں کہ  
 کردن کہ وہ امت میری حبیب کی ہو گی بہرہ عالمی موسیٰ نے کہ یا رب مجھی اوس  
 امت میں گردان پس دئی گئی موسیٰ نزدیک اس کلام کے دو خلعت کہ  
 اے موسیٰ اِنِّیْ اصْطَفٰیْتُکَ عَلَی الْبَنَیِّیْنَ بِرِسَالَاتِیْ وَبِکَلَامِیْ  
 فَخُذْ مَا اَتٰیْتُکَ وَکُنْ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ ط یعنی اے موسیٰ تجھ کو میں نے  
 برگزیدہ و اختیار کیا تجھی سب لوگوں کے اوپر ساتھ رسالت و کلام اپنی کے پس  
 لے اور پکڑ جو چیز کہ دی ہی میں نے تجھی اور ہوش کر گزار و نہیں سی بد پس کہا موسیٰ

لے خداوند اس میں راضی ہوا۔ ساتھ اس کے اور ابو نعیم سالم بن عبد اللہ بن عمر  
بن الخطاب سے روایت کرتا ہے کہ ایک مرد نے کعب احبار سے کہا کہ میں نے دیکھا تھا  
میں کہ گویا لوگ واسطے حساب کے جمع کیے گئے ہیں پس بچاری گئے کئی انبیاء اور آئی  
ہر نبی کے ساتھ امت اس کی اور دیکھی گئے ہر نبی کے واسطے دو نور اور ان کے  
مناہون اور پیروں کے لئی ایک نور کہ جاتا تھا ان کے ساتھ۔ پس بچاری گئے  
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تھا ہر نبی شریف کہ ان کے بدن مبارک میں تھے  
اوس کے ایک نور اور ہر ایک کو ان کے متابعین و منقادین سے دو نور پس  
کعب نے کہا اور وہ نہ جانتا تھا کہ یہ مرد اپنی خواہ سے خبر دیتا ہی ای مرد بھی اس  
حدیث سے کہ خبر دی ہی اوس مرد نے خدا کی قسم یاد کی اور کہا میں نے اپنے  
غواب میں یہ معاملہ دیکھا ہی پس کعب نے کہا سو گندہ خدا کہ جان کعب کی اوس کے  
دست قدرت میں ہی یہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوس کی امت کی  
ہی اوزوہ صفت انبیاء اور ان کی امتوں کی کتاب خدا میں کیا تو نے تورات میں  
بڑا ہی شرف کہتے سابقہ و صحایف سالفہ سب آپ کی فضیلت و بعثت کے اوپر  
مخبر ہیں **وصل** اخبار میں اس سبق علم یہود میں ساتھ صدق اور نبوت حضرت  
سید ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عناد و انکار اور ان اشہار انکار  
کا بعد از ظہور اس دولت پادار کے مردہ لوگ کہ توفیق و ہدایت قرین حال  
اون کے ہوئی اکثرین کہ ہمیشہ ذکر آنحضرت تورات میں درکس کہتی تھے اور  
تکرار کرتے تھے اور وقت خروج و بعثت حضرت یحییٰ کرتے تھے اور کہتی تھے  
کہ خروج اون کا کہ سے اور ہجرت طوف مدینہ کی ہوگی اور جب حضرت مبعوث  
ہوئی ازراہ حسد و عناد یہ بات لگی کہ یہ وہ شخص موعود نہیں ہی کہ جس کے حال  
سے ہم خبر دیتی تھے بلکہ از روی اعراض و اخلاف تحریف لگی کرنے لیکن باوجود  
تحریف و تغیر اب تک دلائل و شواہد اوس کے تورات میں لایح و واضح ہیں —  
ابو عامر راہب ایک شخص تھا قبیلہ اوس سے اور کوئی شخص اوس و خزرج  
میں سے زیادہ تر و صاف راہب کے خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کو نہ تھا۔ حال اوس کا یہ تھا کہ یہود مدینہ کے ساتھ موافقت و مصاحبت رکھتا

۴۰ درانی اولاد کو تعلیم و نصیحت کرتی تھی اور طہارت شریف  
یاد کرتی تھے ۱۲

## ذکر آنحضرت صلعم

تھا اور پوچھا کرتا تھا ان سے باتیں دین کی اور یہود اسی صفات رسول العالمین  
 سے آگاہ و خبردار کرتے تھے اور کہتی تھیں کہ یہ مدینہ دار ہجرت اور سکنا ہی ازلان  
 بعد یہود تیار کیا گیا اور ہونے ہی مثل اس کے خبر دی بہر بطرف شام گیا اور نصاری  
 سے سوال کیا اور ہونے ہی بہ لغت و صفت آنحضرت خبر دی پس باہر آیا اور  
 نکلا و نئے ابو عامر اور ترب اختیار کیا اور بلاس پہنا اور کہا کرتا تھا کہ میں  
 اوپر ملت خفہ اور دین ابراہیم علیہ السلام کے ہوں اور منتظر خروج پیغمبر آخر الزمان  
 کا اور رہا اوقات اسی ابو عامر محمد تولد نے جنیون سی ہی صفات و مشخصات  
 حضرت کے سننے تھے لیکن بوقت طلوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے  
 حال نسبت مال پر رہا اور نفاق و انکار اختیار کیا اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کس چیز کے اوپر تو مبعوث ہو ای آپ نے فرمایا اوپر ملت خفہ کے کہا نہیں بلکہ  
 خلط و امبرش کر دیا تو نے اس کو اس کے غیر کے ساتھ حضرت نے جواب دیا اور  
 فرمایا بلکہ لایا میں اس کو بیضا و نقی پاک و صاف تھی کیا ہوا ای ابو عامر  
 وہ اجبار کہ تجھے خبر دیتی ہے اجبار یہود میری صفات سی کہا تو وہ نہیں ہی کہ جسکی  
 توصیف و تقریر یہود بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا تو جو ہوا ای ابو عامر کہا  
 میں دروغ گو نہیں ہوں تمہارا دعوی دروغ ہی حضرت نے فرمایا خدا دروغ گو و حید  
 و طریہ و غریب مارے بعد از ان رجوع کی ابو عامر نے مکہ میں اور متابعت اختیار  
 کی دین قریش کی اور دین و تربیب کہ پہلے رکھتا تھا چوڑ دیا پس از ان مٹی شام  
 ہوا اور وہاں جا کر غریب و طریہ و وحید ہوا بعد ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے  
 حق میں کی تھی اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم و دانش کچھ کام نہیں آتی بغیر وفق  
 و ہدایت کے **وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ**  
 یعنی اور حق تعالی ہدایت کرتا ہے جیسا چاہی طرف راہ سید ہی کے **بَلِيَّت**

این سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدای بخشنده

اور بیٹا ابن ابی عامر حظلہ کہ اسی عنیل الملائکہ کہتی ہیں بجا از مت خدمت بابرکت حضرت  
 میں حاضر ہوا اور ایمان لایا اور سادات صحابہ سی ہوا اور قصہ اس کے تشہیر کا  
 عنیل مشہور و معروف ہے۔ ابن حبان اپنی صحیح میں اور حاکم مستدرک میں لایا ہیں

## باب بیون فصل سیر

کہ وہ نو کہ خدا تھا بلکہ اوسیدن تزویج کیا تھا اور اپنی زوجہ سے مضاجعت کہ ناگاہ  
آواز شدت حرب و جنگ کفار روز احد میں سنی بیطاقت ہوا اور فرصت غسل  
جنابت نبائی باہر نکلا اور شریک جنگ ہو کر شہید ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کے اوپر مکشوف ہوا کہ فرشتے اوسے غسل دیتی ہیں فرمایا حقیقت حال  
خطہ کیا ہی اور کس سبب اوسے شہد امین کے مخصوص بغسل کیا ہی اور  
روایات میں یون آیا ہی کہ جنب تھا جاؤ اوسکی زوجہ سے پوچھو جو رونی حقیقت  
حال عرض و بیان کر دی اور اسی جگہ سے ہی کہ امام بو حنیفہ رحمہ شہید جنبی کو  
حکم غسل فرماتی تھے اور امام شافعی اور صاحبہ امام صاحب کے ساتھ خلاف  
رکھتی ہیں اور کہتی ہیں وہ غسل کہ جنابت اوسکا موجب تھی پچھتہ خروج دائرہ  
تخلیف سی ساقط ہوا اور وہ غسل کہ سبب موت تھا مسقط اوسکی شہادت ہوئی  
پس اور غسل واجب ہونے اور امام صاحب اسی قصہ خطہ کو دلیل و سند  
لائے ہیں اپنی قول کی اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بعض روایات  
میں آیا ہی کہ وہ جنب تھا اول و اقوی دلیل ہی اوسے روایات

مشکو کہ در ہزار جلد توان نوشت	دیباچہ صحیفہ و مع و ثنائی تو
در ہر طرف کہ عقل کند استراق سمع	ذکر جمیل میشنو د از برای تو
کہ و بیان عالم علوی نمی برند	از سینہ های اہل تو الہامی تو
رضوان بر ہم سرمہ کشد سر سبز تو	در دیدہ های خوش کن خاک کانی تو
نظم دوسرا صفت و ثنائی سید دوسرا میں نظم	
سید وافی علوم و فن لدنی اتقاس	شاہ و ادنی سز برین فی التماس
سعی حی و شبستہ چو کہ شرک از فہم دل	امروہی و نہادہ قصر طریق الاس
راز او در خاتقاہ لی مع اسد بشمار	ناز او در بار گاہ شب الی البقیاس
طبل فضل و دلش در آسمان ہما ترو	در تو واضح در زمین و شت جو سیکرد
گفت حق ای کجہ رحمتی تو از بہر	گفت باران برای عاصیان بقیاس

بکذا فی درج الدر و آثار السنوۃ و مدارج النبوة یون ہی کے درج الدر و آثار  
السنوۃ اور مدارج النبوة میں - اربہ اخبار کہ تورات و انجیل اور زبور اور صحف ابراہیم

## باب بیون فصل تیسرے

و آدم و غیرہ کے صفت و مدح حضرت مین آی ہن نقل کرتے ہن وصل  
 دانشوران عقل بلند اور طالبان سیرا جہند پر مخفی و پوشیدہ نہ رہی کہ بعد از  
 اخبار قرآن صحیح البیان کہ صفات و احوال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم مین ناطق ہی اثبات اس مدعا مین حاجت کسی کتاب لفظ اور  
 دلیل قاطعہ کی نہیں ہے لیکن واسطے الزام و افحام آن کفار معاند شعار کے  
 وار د کرنا اوس کا درکار ہی تا مومنین مومنین کو بھی زیادہ موجب اطمینان  
 و مزید نورانیت ایمان و ایقان ہو سکے۔ جانا چاہیئے کہ توریت مین بعد از  
 حذف و تحریف و تبدیل و خیانتا کہ جانب اون اشقیاء سے وقوع مین آئے  
 یون کہا ہی کہ تجلی کی خدا تعالیٰ نے سینا سی اور چمکا وہ نور ساعیر سے اور  
 آشکارا ہوا فاران سے۔ معلوم کرنا چاہیئے کہ سینا نام ایک پہاڑ کا ہی آوے  
 طور سینا اور طور سنین کہتی ہن تجلی کی حق سبحانہ نے اوس کو یہ اور کلام کیا آوے  
 او پر حبیبی علیہ السلام سے اور ظاہر ہوئی نبوت اور نازل ہوئی انجیل او سیر  
 اور فاران نام عبرانی ہی جبال نبی ہاشم سے کہ مین کہ ایک مین اون مین ہی حضرت  
 یحییٰ فرماتی تھے اور بدو وحی دین ہوا ہی اور وہ تین پہاڑ ہن۔ این اہی قتبہ  
 کہ عدائی امت سی ہن اور ٹوہنے والا کت سالفہ اور مترجم اونکا اعلام النبوة  
 مین لکھتا ہی کہ اسمین کچھ غموض و خفا نہیں کہیکے او پر کہ تامل و تدبیر کری اون مین  
 ثابت ہوا ہی کہ مراد تجلی خدا سینا سی انزال توریت ہی او پر موسیٰ علیہ السلام  
 کے طور سینا مین اور مقصود اشراق حق سبحانہ ساعیر سے انزال انجیل علیہ  
 علیہ السلام کے او پر ہی کہ وہ وہاں سکونت رکھتی تھے ساعیر مین بیچ ارض خلیل  
 کے ایک گاؤن مین کہ اوس ہی ناظرہ کہتی ہن اور وجہ تقسیمہ اس قوم کی یہ نصارت  
 یہ ہی ہی اور ایسا ہی ثابت ہی کہ استقلال او سبحان جلیل فاران سے  
 بانزال قرآن ہو سکے او پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور توریت کی سفر  
 خامس مین آیا ہی کہ خطاب کیا پروردگار عالم نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کہ تیرا  
 پروردگار پیدا کرتا ہی اور پرپار کہتا ہی واسطے نبی اسرائیل کے ایک پیغمبر ترسے  
 ہمایون کے اور ایک روایت مین اون کے ہمایون کے۔ پس اس کلام سے دلالت

## ذکر آنحضرت صلیم

واضح ہی او پر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **۱** بعضیہود کہتی ہیں کہ مراد ساتھ اس نبی موعود کے یوشع بن نون ہی یہ قول باطل ہی اسواسطے کہ یوشع کفو و مثل موسیٰ کا نہ تھا بلکہ خادم او کی حیات میں اور موکہ و موبد او کے دعوت کا پیچھے وفات سے پس ثابت و مستحق ہوا کہ مقصود نبی موعود محمد بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کفو و مماثل موسیٰ علیہ السلام کے تھے نصب دعوت میں اور متحدی بمعجزہ و تشریع احکام و اجزائی شیخ او پر شرایع سابقہ کے اور بہت دلیلین باہر و زاہر ہیں کہ پیغمبر آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ اوسین کچھ شک و شبہ نہیں **۲** اور فرمانا حق سبحانہ کا کہ رکھتا ہو نہیں اپنا کلام او کے مونہ میں دلیل واضح ہی کہ مراد اس کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اسواسطے کہ عرض اوس کے یہم ہی کہ وحی کرتا ہوں میں طرف او کے کلام نہ صحف و الواح اسواسطے کہ وہ امی ہی لکھ پڑھ نہیں جانتا **۳** وہ جو ذکر کیا ہی ابن ظفر نے کہ ناقص قول یوحنا ہی کہ وہ حواریوں سے ہی انجیل میں مسیح سی یون لاتا ہی کہ مسیح نے کہا کہ طلب کرتا ہو نہیں اپنی باپ کے کہ دی تھیں فارقلیط دوسرا کہ نایت و قائم رہی تمہارے ساتھ ایتھک وہ روح حق ہی تعلیم کریگا تھیں ہر چیز **۴** اور کہا پس جانو لا ہی کنایہ کیا اپنی ذات سی اور آتا ہی بعد او کی فارقلیط زندہ کریگا اسرار کو واسطے تمہارے اور تغیر دیگا ہر چیز کو اور گواہی دیگا میری واسطے جبہ یکہ میں گواہی دیتا ہوں واسطے اوس کے اور لاتا ہوں میں تمہاری واسطے امثال اور وہ لاو گیگا تاویل او کی کہ مراد بناویل قرآن ہی کہ متحمل تاویلات و معانی بہت کا ہی بخلاف اور کہ ابون کے پس اگر مجھی دوست رکھتی ہو جاؤ کہو اور نگاہ رکھو میری وصیت اور میں مانگتا ہوں اپنی باپ کے کہ دیوی تھیں۔ فارقلیط دوسرا کہ ہوو تمہاری ساتھ انقراض دہر تک اور اختلاف کیا ہی نصاریٰ نے فارقلیط میں بعضیہ کہتی ہیں یعنی حامی ہی اور بعضی مخلص پس مخلص رسول ہی کہ آتا ہی واسطے خلاص عالم کے اور یہ تفسیر موافق ہماری غرض کے ہی اسواسطے کہ ہر نبی خلاص کنندہ امت کا ہی کفر و شرک سی اور اسی بات پر شاہد ہی قول مسیح کا انجیل میں کہ آتا میرا واسطے خلاصی عالم کے ہی **۵** اور رجحانیت

## باب بیسواں فصل تیسرا

ہوا کہ مسیح نے اپنی کو فارقلیط کہا اور باب سی و سرافا قلیط طلب کیا پس  
 مشارکت لفظی و معنوی حاصل ہوئی۔ اور اگر فارقلیط بمعنی حامد ہو تو پھر کوئی لفظ  
 قریب تر ہی ساتھ احمد و محمد ہی اس لفظ سی اور اطلاق لفظ پر کا بہ نسبت باہر  
 غرضہ محرفات اہل کتاب کے ہی اور اشارہ ہی ساتھ پروردگار سبحانہ و تعالیٰ  
 کے اس واسطے کہ یہ لفظ تعظیمی ہے کہ خطاب کرتے ہیں ساتھ اوس کے معلم کو کہ استاد  
 علم اوس کے حاصل کرتے ہیں نہ معنی حقیقی بلکہ اور ہمیشہ عادت بنی اسرائیل  
 اور بنی عیص کی تھی کہ کہتے تھے **نَحْنُ اَبْنَاءُ اللّٰهِ** یعنی ہم بیٹے خدا کے ہیں اپنی سوا  
 و فہم تدبیر کے اور یہ جو مسیح نے کہا کہ بھیجا ہی اوسے میرا باب بنام میرے  
 کے اشارت ہی بشہادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کے حق میں ساتھ  
 صدق و رسالت کے کہ متضمن ہی اوس کے قرآن مجید و تنزیہ اوس کی ہے کہ اقرا  
 وہبتان کیا گیا ہی اوس کے حق میں اور دوسرے ترجمہ انجیل میں آیا ہی کہ کہا  
 مسیح نے نہیں آتا فارقلیط جب تک کہ بجا و نہیں اور جبکہ وہ اوسے توبیخ و تشہیر  
 کرے عالم کو اور تخطیہ کے اور نہیں کہتا وہ کلام اپنی طرف سی بنا کر اور خبر دیتا  
 ہی بحوادث آئندہ اور دوسرے روایت میں آیا ہی کہ نہیں کہتا وہ اپنی نفس کے  
 بلکہ تحکم کرتا ہی جو کچھ سنتا ہی خدا کی طرف سی بوجی جیسکہ فرمایا ہی اوس کے حق  
 میں **وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ** یعنی  
 اور نہیں کہتا خواہش نفس سے وہ کہنا اوس کا مگر بوجی کہ وحی کیا گیا ہی طرف  
 اوس کے اور کہا ہی کہ کہی نبی تجید و تقدیس نہیں کی باب مسیح میں جیسی کہ حضرت  
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہی کہ وصف کیا اوسے برسات اور پاک  
 و مبرا کیا اوسے اور اوس کی ماکونیت ظن فاسد اوس کی امت سے پس یہ تمام  
 صفات حضرت کی ہیں کہ مسیح نے خبر دی ہے اور کون ہی جسے توبیخ کیا ہی  
 علمای بنی اسرائیل کو اور برکمان حق کے اور تحریف کلم کے اونکی مواضع سی اور  
 یح دین سے ساتھ متن قلیل کے اور انجیل میں حق تعالیٰ نے وحی کیا عیسے  
 علیہ السلام کو کہ تصدیق کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اپنی امت کو آگاہ  
 کر کہ جو کوی او نہیں سے اور اک زمان حضرت کا کرے ایمان لاوے اوس پر ہی



بکر بتول یہ جان لے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتا آدم و ہشتاد و دو تاج  
کو میں پیدا کرتا اور جب میں عرش کو ایجاد و پیدا کیا مضطرب تھا قرار کرتا  
تھا پس عرش کے اوپر بکھڑا میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ساکن  
ہوا اور قرار پکڑا اور مواہب لدنیہ میں یہ بھی اور ابن عباس سے روایت  
ہی کہ جب جبار و نصرائی ملازمت حضرت میں آیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور  
اسلام لایا کہا سو گندہ بجا کہ بھیجا ہی تجھے حق تحقیق پائی میں نے وصف و تعریف  
تیری انجیل میں اور بشارت دی ہی تیرے ساتھ ابن بتول نے اور یہ بھی  
دلائل النبوة میں ابوامامہ باہلی سے اور وہ ہشام بن العاص اموی سے لایا ہی کہ بھیجا  
گیا میں اور ایک شخص و صراط ہر قل قیصر روم کے تا اوسی دعوت باسلام  
کرین ہم پس ایک رات ہر قل نے ہمیں اپنی پاس بلایا اور ایک صندوق زر  
اندودہ کہ اوسمین بہت خانہ چھوٹے چھوٹے تھے منگاکر کہو لا کہ اوسمین تصویریں  
آدم سے تاحمد مصطفیٰ تک سب انبیاء علیہم السلام کی موجود تھیں ہکو ہر ایک تصویر  
دکھلا کر پوچھا کہ آیا اس تصویر کو جانتی ہو ہم نے جواب دیا کہ نہیں جس وقت تصویر  
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دکھائی اور کہا اسے پہچانتے ہو ہم نے کہا ہاں  
یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں پس ردنا کیا ہمتی اور اڑھا ہر قل  
واسطے تقطیع شبیہ حضرت کے اور بیٹھا اور کہا کیا ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں  
ہم نے کہا ہاں اس شبیہ کو کہ تو فی دکھایا گو یا زیارت حضرت مشرف ہوا تو پس  
ایک ساعت اوس صورت کو بغور دیکھا اور کہا و اللہ یہ آخر نبوت ہی اس  
صندوق میں تصاویر انبیاء علیہم السلام ہیں اور سوائے اونس کے کہا ہمتی کہاں سے  
تجھے یہ حاصل ہوئی ہیں کہا آدم علیہ السلام نے جناب باری غراسمہ سنی درخواست  
کی تھی جو انبیاء علیہم السلام کہ اوسکی اولاد میں ہونگی اوکو بھی دکھلا پس ہمیں حق  
تعالیٰ نے صورتیں اوکی آدم کے پاس اور تھیں یہ صورتیں خزانہ آدم میں جہاں  
کہ سوچ جھتا ہی پس نکالا اوکو ذوالقرنین نے اور سونپا دانیال کو بیان  
و ذکر شریف در زبور وہ جو جو الیسویں فرور زبور میں حق تعالیٰ  
نے یہ پیغمبر آخر الزمان خطاب کیا اور فرمایا یہ ہی فاضلت النعمۃ منی

## باب بیون فصل تیسرے

شَفِّتِكَ بَعْنِي بِكَتِي هِيَ نِعْمَتٌ دُنْيَا وَآخِرَتٌ دُونُ هَوْنُونِ تِيرِي سَيِّئٌ مِنْ أَجَلِ  
 ذَلِكَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ إِلَى الْأَيْدِ اِسِي سَبِي بِرَكَتِ دِي اِسْمُهُ تِيرِي  
 واسطے ایتک تَقْلَدَ اَيْتُهَا الْجَبَّارُ الشَّيْفُ حَامِلِ كَرَامَتِ بزرگ شگفتہ بند  
 ابني شمشیر کو فَاكِ شَرَّ اَيْتُكَ وَشَنِّتِكَ مَقْرُونَةُ بَهْلِيَّتِ بِمِثْلِكَ  
 یعنی پس بد رستیکہ تیری شمشیر عین اور حکمتیں ملی ہوئی ہیں ساتھ بزرگی اور درو  
 داہنی ہاتھ تیرے وَسَيِّئًا مَكَ مَسْتَوْفَا اور تیر تیری تیر کی گئے ہیں وَ  
 جَمِيعُ الْاَلَمِ خَيْرٌ مِنْ خَيْرِكَ اور ساری امتیں اور تمام عالم موہنے کے بل گری  
 میں بچی تیرے غرض کہ مراد اس زبور میں نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 ہی کہ فیضانِ نعمت ششیرین کلامی اور برکت ایتک اور تَقْلَدَ سَيْفُ کہ عادتاً  
 عربی ہی اور آنحضرت عربی ہیں اور کسی امت میں بحرِ عرب شمشیر کو اپنے  
 گردنوں میں حایل نہیں کرتے اور حضرت صاحبِ شریعت و سنت ہیں کہ ظلمت  
 کفر ساتھ سیفِ اسلام کے دور کر دی ۱۰ زبور میں آیا ہی کہ داؤد علی  
 نبینا و علیہ السلام نے برگزیدہ وزاری پنجاب حضرت بابری عرض کیا کہ یارب جلد بھیج  
 ظاہر و پیداکر نیوالے سنت کو تا لوگ جانین کہ مسیح بشروی اور یہ دعایہ داؤد  
 پیش از وجود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح علیہ السلام کی ہی ہوا  
 وہ ہی کہ خداوند احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج تا لوگوں کو تباہ و آوارا  
 کرے کہ مسیح بشروی نہ آکر مراد داؤد کی بہہ ہی کہ لوگ بابِ مسیح میں دعویٰ  
 الوہیت کریں گے ۱۱ رزقِ داؤد علیہ السلام ہی آیا ہی کہ آنحضرت کو حق  
 تعالیٰ نے برگزیدہ کیا ہی ساتھ راستی و درستی کردار و گفتار کے اور دیا ہی کہ  
 طہر و نضر او پر اعدا کے اور اسکی امت کو برگزیدہ کیا ساتھ کرامت کے  
 تسبیح کرتے ہیں حق تعالیٰ کو اپنی خواب گاہ میں اور تکبیر کہتے ہیں ساتھ آوازوں  
 بلند کے اونکے ہاتھوں میں شمشیر تیز ہیں واسطے انتقام و شہنوں خدا کے  
 امتوں کے کہ عبادت نہیں کرتے اسکی اور قید و بند کرتے ہیں بادشاہ اون  
 ساتھ قید و کنی اور اونکے اشراف کو ساتھ طوقوں کے اور زبور میں آیا  
 ہی کہ خدا تعالیٰ نے صہون کے مراد اوس کے مکہ ہی ظاہر کیا ہی تاجِ مصلح محمد

## دکرا حضرت صلعم

کہ مقصود تاج سی ریاست و امامت رکھی ہی اور محمود سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم اور دوسرے فرماورین آپ ہی کہ وہ مالک ہوتا ہی اور جو د و بخشش کرتا  
 ہی دریا سی دریا تک اور انہار سی انقطاع ارض تک پہنچتے ہیں اہل جزائر  
 آگے اوسکے بڑا نوی ادب کے اور چاٹتے ہیں دشمن اوسکے خاک کو ساتھ زبان  
 کے آتی ہیں لوگ ساتھ ہمیشہ نون اور خواصون اپنی کے اور عجبہ کرتے ہیں اور سر  
 زمین پر رہتے ہیں اور فروتنی ظاہر کرتے ہیں اوسکے روبرو ساتھ فرمان برداری  
 و گردن نہی کے خلاص کرتے ہیں اندوہ و ستم دیدہ کو اوس شخص سے کہ قوی و زبردست  
 ہی اوس کے اور رہائی دیتی ہی ایسے ضعیف کو کہ اوس کا کوئی نصیب و باری نہ  
 نہیں ہی اور مہربانی کرتی ہی ضعیفون اور مسکینون پر اور درویشی جاتی ہی اور  
 اوسکے اور دعا کیجاتی ہی ہر وقت اور ہمیشہ رہتا ہی ذکر اوس کا ابد تک x  
**وصل** جیسی کہ کتب ثلث تورات و انجیل و زبور میں وصف آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتا ہے زبور ہی صحف اور انبیاء میں ہی مسطور و مرقوم  
 ہی حتی کہ پنج صحیفہ حضرت آدم ابوالانیا کے نقل کیا ہی کہ پروردگار تعالیٰ وقتہ  
 نے دجی بھی طرف آدم علیہ السلام کے کہ میں ہوں خدا ہی مکہ اور اہل مکہ کہ میرے  
 ہمسایہ ہیں اور زائر اور جانیوالے کعبہ کے میرے مہمان اور کشف عنایت و حمایت  
 اور سایہ حفظ و رعایت میری میں ہیں معہر و آباد کرو میں وہ خانہ ساتھ اہل  
 آسمان و زمین کے آدین وہاں گروہ گروہ پریشان بالی عبار آکودہ آواز نکالنی  
 والے بیک کہنی والے اور اشک آنکھوں سے گرا نیوالے اور جو کوئی زیارت  
 اوس گھر کے آوے اور مقصود اوسکا بجز زیارت خانہ کعبہ اور رضا و خوشنودی  
 میری کی کہ صاحب خانہ ہوں ہنودے آیا ہنودے کہ گویا میرے زیارت  
 کی اور میرا مہمان ہوا سزاوار و لایق میرے کرم کے وہ ہی کہ اوسے مکرم کرو  
 میں اور محروم و بختور و ن اور کام اوس گھر کا ایک پیغمبر کو سونپ دوں تیرے  
 فرزندوں کے کہ اوسی ابراہیم کہیں اور صحف ابراہیم میں آپ ہی کہ ابراہیم  
 تیری دعا شان اسماعیل تیرے فرزند میں میں قبول کی اوس پرانہ اوسکی نسل  
 پر برکات فایض کروں میں اور اس کے ایک فرزند پیدا کروں بہت معظم و مکرم

## باب بیرون فصل تیس

کہ نام اوسکا محمدؐ ہو دے اور عہدہ قدر اور برگزیدہ ہو دے اور امت اوسکی  
 بہتر سب امتوں سے اور کتاب حقوق میں کہ ایک پیغمبر ہے معاصر دانیال  
 پیغمبر منقول ہی کہ کہا لاتا ہی اللہ تعالیٰ جبال مکہ معظمہ سے احمد کو کہ بروہوتی ہی زمین  
 اوسکی تعریف و توصیف سی اور مالک ہوتا ہی سب زمین و گردنوں کا اور  
 کتاب میں یہ بھی آیا ہی کہ ہر آئینہ منیر و روشن ہوتا ہی آسمان بہائی محمدؐ سے  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکی روشنی سے اور نہایت کو پہنچا ہی کام دین نبوت  
 کا اوسکے زمانہ نبوت میں جب کہ قرآن شریف میں آیا ہی اَکْمَلْتُ لَکُمْ  
 دِیْنَکُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ پس پورا کیا میں تمہارے واسطے  
 دین تمہارا اور تمام کین تمہارے نعمتیں — وہب بن منیہ سے منقول ہی کہ مینی  
 کتب قدیمہ میں پڑا ہی کہ خدا تعالیٰ و تقدس اپنی عزت و جلال کی سو گند یاد کرتا  
 ہی کہ بیچون میں جبال عرب پر ایک نور کہ بہر دے مابین مشرق و مغرب کو اور  
 پیدا کروں میں اولاد اسماعیل سے پیغمبر عربی امی کہ ایمان لاوین اوسپرست تباری  
 آسمان کے اور روئید گیان زمین کی اور میری ربوبیت اور اوسکی رسالت پر  
 سب ایمان لاوین اور اپنے دین ابائی سے نزار سہون اور ہاگین اور موسیٰ  
 علیہ السلام نے کہا کہ پاکی تجہ خدا اور تیرے ناموں کو بہ تحقیق گرامی رکھا تو نے  
 اس پیغمبر کو کہا انتقام کہیچون گامین اوسکے دشمنوں سے دنیا و آخرت میں ظاہر  
 و غالب کروں گا اوسکی دعوت ہر دعوت کے اوپر اور خوار و ذلیل کر دوں گا اوسکے  
 مخالفین شریعت کو اوسی بعد از تربیت کیا میں نے اور واسطے عدل و داد کے پراگندہ  
 کیا میں نے قسم بغزت ابئی کے کہ خلاص کروں میں بسبب اوسکے استوں کو آتش  
 دوزخ سے آغاز کیا میں نے دنیا کو ساتھ ابراہیمؑ کے اور ختم کیا میں نے ساتھ محمدؐ  
 کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جو کوئی پاوے اوسے اور ایمان تلاوے اوسپر  
 اور اوسکی شریعت میں نہ آوے پس وہ خدا سے بیزار ہی **صل**  
 اور صحف اشعیا پیغمبر علیہ السلام میں آنحضرتؐ کا مذکور ہی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی  
 کہ وہ بندہ محبوب میرا ہی کہ شاد و خرم ہی ساتھ اوسکے دل میرا بندہ مخفی رہی  
 خور سندی میری نفس کی افاصد کرتا ہوں اوسپر روح اپنی اور پہنچا ہوں جی

## باب بیون فصل تیسرے

سپر ظاہر ہوتا ہی لو پر امتون کے عدل ایسا بندہ کہ خندہ نہیں کرتا سنی نہیں جاتا  
 آواز کی باز اور نہیں بیٹا کرتا ہی اکہنیں اندہ ہو کی شنوا کرتا ہی کان بہرے  
 زندہ کرتا ہی دلون مرد و گکو۔ دو نہیں او سے جو کی کو نہیں دیا احمد کہ حد کرتا ہی بر  
 حد تازہ و توصیف و مغلوب نہیں کیا جائیگا میل و رغبت نہیں کرتا ہی ہوا نفس  
 خوار نہیں رکھتا صاحبین کو اور سوائے اسکے بہت تریف و توصیف آب کی  
 نہ کو رہی اور یہ بھی آیا ہی ای محمد میں خدا ہون کہ عظیم و وسیع و قوی کیا فیض  
 تجبی بحق اور کیا میں نور امتون کا تاو اگر کے اکہنیں کو روئی اور خلاصی بخشے تو  
 اسپر ان نفس اور عقیدان ہو او ہو س کو تار کیون چہل سے طرف نور ایمان کے  
 اور یہی اوسی صحیفہ اشعیا میں آیا ہی کہ کہا مجھے پروردگار نے اوہ اور دیکھ  
 اور خبر دی جو کہ دیکھتا ہی تو پس اوہا میں اور دیکھا میں نے دو سوار سانی سے  
 آتے ہیں ایک سوار چار اور دوسرا سوار چیل کہتا ہی ایک دوسرے کو گرا بابل  
 اور وہاں کے بت کہ تراشی ہے۔ ابن قتیبہ کہ علما ہی متنب اور متفحص اور منصف کہت  
 سماویہ کا کہتا ہی کہ مراد صاحب ہمارے سیح بن مریم ہیں باتفاق ہمارے اور رضاری کے  
 پس کیون نہ مراد صاحب چہل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو میں اسو اسلے کہ سقوط  
 جابل اور وہاں کے بتو لگا او پر ہاتھ ہماری پیچھے کے نہ او پر ہاتھ سیح کے اور  
 کہا ابن قتیبہ نے کہ کتاب اشعیا میں ذکر کہ دیت و حجر اسود کا ہی جسے بوسہ دیتی  
 ہیں اور کہا پروردگار نے کہ کو کہ خوش ہوائی عاقر اور نطق کہ بے سیح کہ تیری اہل  
 بہت ہو وہی میرے اہل سے مراد اپنی اہل سے اہل بیت المقدس کہ ہی ہیں نبی  
 اسرائیل و حاج سی کہ عار کہ بہت ہو دین او نہیں سی اور تشبیہ کہ بزن عاقر اسو اسلے  
 کیا کہ نہ تھا او سمین پہلے مگر اسماعیل کہ او سپر کتاب نہیں نازل ہوئی بخلاف  
 بیت المقدس کہ کہ انبیاء وہاں بہت اور محیط و حی تہی۔ حاصل کلام صفات انھ  
 و احوال شریف کتبہ مقدمہ میں بہت ہی کہ او سمین کچھ خفا و اشتباہ نہیں یہ  
 نسخہ و جزوہ حامل او کا نہیں ہو سکتا ہر چند اعدای دین و متنب شیاطین نے  
 نام بیچا شریعت مصطفوی اپنی کتابوں سی تغیر و تحریف کر دیا ہی باوجود او کے  
 دلائل و شواہد او کے ظاہر و باطن ہیں **اللہ یزیدون لی طوفان نور اللہ**۔

## باب بیسٹون فصل تیسرے

يَا قَاهِهِمُ وَاللّٰهُ مُبْتَلٰمٌ نُّوْرِهِمْ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۝۱۰۱  
 کہ چھاوین اپنے موہون کو پہونک سی خدا کے نور کو حالانکہ خدا تمام کرنے والا ہے اور  
 گاہی اگرچہ مکروہ رکبین کا فرض ہے اللہ علی سید الاولین والآخرین نام الاسبغیا  
 والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین **وصل** مجمل معلوم ہوا کہ ذکر  
 شریف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ معاویہ بن مذکور  
 و مسطور ہی اور اہل کتاب کو اسکا علم قطعی حاصل تھا لیکن براہِ حد و عباد  
 وغلبہ شقاوت و خسارت جانکر اسکا شمار و استجاد کرتے تھے اور تحریف و  
 تغیر دیتے تھے پس اگر اس پر بعض حکایات دروایات کہ متضمن او پر قبیلین و  
 تفضیل اس کے ہی لائی جاوین مناسب ہی اگرچہ تطویل کلام ہوتا ہی لیکن ذکر اسکا  
 موجب فزید علم و یقین ارباب دین اور ذوق و نشاط مجاہد سید المرسلین کا  
 ہوتا ہی سو ذکر اس کے سے بچا جائے گدنا **صرح** کہ ہرچہ گیزد سخن دوست خوشتر است  
 ابو سعید خدری اپنے باب مالک بن سنان کہ شہدائی احد سے ہیں ناقل ہیں  
 کہ کہا آیا میں نبی عبد الانہل پاس ایک دن واسطے بیٹھنے کے تا حدیث کروں  
 میں اور تھے ہم اس ایام میں صلح کرنوا لے یہود کے ساتھ پس سنائے یوشع  
 یہودی کو کہ کہتا تھا نزدیک پہنچا ہی زمانہ خروج اوس پیغمبر کا کہ نام اوس کا  
 احمد ہی حرم سے اور ہجرت گاہ اوسکی مدینہ ہی پس آیا میں اپنی قوم کی طرف  
 متوجہ قول یوشع سے پس سنائے ایک مرد کو ابی قوم سے کہ کہتا تھا تھا یوشع  
 قلیل اس قول کا بہین بلکہ تمام یہود شرب ہی کہتے ہیں وہاں سے باہر نکلا میں تا بنی  
 قریظہ پاس جاؤں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ساری تہذیب اکو اخضر ت کر رہی ہیں اور  
 زیر باطانی کہ دوسا ہی یہودی کہا ہی کہ ستارہ سرخ بہین طلوع کرتا مگر خروج و ظہور  
 اوس پیغمبر کے کہ نام اوسکا احمد ہی اور اب زمانہ خروج اوسکا عنقریب آیا ہی  
 اور یہ شہر مدینہ جائی ہجرت اوسکا ہی۔ ابو سعید خدری کہتا ہی کہ بوقت  
 قدم رسول خدا کے مدینہ منورہ میں قول زیر یہودی سے خبردار کیا میں نے فرمایا  
 کیا خوب ہوتا اگر زیر شرف اسلام مشرف ہوتا کہ تمام روئے ہود اور ساری  
 اوس کے تابع اسلام لاتے اور رفادہ سے روایت ہی کہ کہا کرتے تھے یہود

## ذکر آنحضرت صلعم

خدا و انبی امی کو کہ ذکر اوس کا توریت میں ہم پستے ہیں مبعوث فرماتا خدا اب  
 کری کفار کو اور قتل کرے آرزو او کی یہ تھی کہ وہ نبی او کی جنس سے ہو نبی  
 اسرائیل میں سے جو مبعوث ہوئی او کی غیر سے حسد لیگئے اور کفر و انکار کیا رویت  
 ہی سعد بن زید سے کہ نکلا اوس کا باب زید بن عمرو طلب جستجوی دین میں پس  
 آیا ایک راہب کے پاس کہ سل میں تھا اور زید کو کہا کہ کہا لسی آیا ہی تو کہا  
 میت ابراہیم سی کہا کس چیز کا تو طالب ہی سینے کہا دین کا کہا راہب نے اوٹا  
 بہر جا قریب ہی کہ جبکا تو طالب ہی تیری ہی من میں ظاہر ہو وے اور  
 یہ زید بن عمرو بن نفیل موجد ان جاہلیت سی ہی کہ ذبیحہ مشر کو نکا کھاتا تھا اسکا  
 ذکر صحیح بخاری میں ہی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ خدا تعالیٰ  
 نے برا کھینچے کیا اپنی پیغمبر کو واسطے بہشتی کرنے ایک شخص کے اور قصہ اوس کا  
 یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن کنسہ میں تشریف لائے  
 ایک یہودی کو دیکھا کہ توریت اپنی قوم پر پڑھ رہا ہی جب او پر مقام صفت پیغمبر  
 آخر الزمان کے پہنچا خاموش ہوا پڑھنے سے اتفاقا گوشہ کنسہ میں ایک بیمار  
 پڑا تھا اوسنے پوچھا کہ واسطے باز رہا تو پڑھنے سی پس رویا مثل رونے لڑا کیکے  
 اور آیا یہودی پاس اور لے لیا نسخہ توریت اور پڑھ ہی صفت آنحضرت اور  
 کہا یہ ہی صفت تیری اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْتَ لِرَسُوْلٍ  
 اللّٰهِ اسی کلمہ پر جان دی پس فرمایا حضرت فی اپنے یار و نکو کہ تیاری پیغمبر کرو  
 اپنی بہائی کی اور رہے یہودی قرطبہ و نظیر و فدک و خیبر کہ باقی تھے صفت آنحضرت  
 اپنی پاس پیش از بر اکیچنے ہو نیکے اور کہتی تھے کہ مدینہ اوسکا دارا حرت ہی جب  
 حضرت متولد ہوئی کہا آج کی رات طلوع کو کب اقبال ولادت با سعادت  
 آجکا ہو اسی اور حبقوق مبعوث ہوئی کا فر ہو گئی اور منخ اور باز نہ کہا او نہیں  
 ایمان سے مگر بغی و حسد و عناد نے اور ہشام بن عروہ نے اپنی باپ سی  
 اور اوسنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت کی ہی کہ مکہ میں ایک  
 یہودی آ رہا تھا جب شب ولادت تھی وہ یہودی ایک مجلس میں مجالس قریش  
 سی ٹکھاتا تھا کہا آیا آج کی رات تمہاری بیچ میں کوئی لڑکا وجود میں آیا ہی کہا ہم

## باب میان فصل تیسرے

نہیں جانتے کہا دیکھو اور دریافت کرو ای مشرق و لیش اور تحقیق کہ میری کس  
 خبر کو کہ پیدا ہوا ہی آج رات پیغمبر اسامت کا احمد درمیان دو نوشتا نو  
 اسکے کے ایک علامت ہی کہ اوسین بال ہین لوگوں کی زبانی معلوم ہے  
 بن عبد المطلب کے گہرات کو ایک لڑکا پیدا ہوا ہی اوس کا نام محمد رکھا ہی پس  
 اگر یہودی کو خبر دی اوسنے کہا مجھے پس لیکن اوس نے اسے پاس دیکھا  
 یہودی نے علامت کو پشت مبارک میں اور یہودی نے اسے روبرو واجب ہوشین آیا  
 پوچھا سبب یہوشی کا کہا اب نبوت ہی اس میں اسے اور کتاب اوس کے  
 ہاتھ سے گئی یہہ ایسا مولود ہی کہ اس میں مار لگا اور ہلاک کر لگا اب نبوت ع  
 میں آئی تم خوش ہو ای مشرق و لیش اور خبردار ہو خدا کی قسم تمہارا غلبہ و  
 سلطنت ہو گا مشرق سے مغرب تک اور اس طرح ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید  
 رضی اللہ عنہما سے روایتین مولد شریف اور دعوی نبوت زبانی یہود و راہبون  
 کے باخار شستی ثابت و متحقق ہین اور جبرین معطل سے روایت ہی کہ بوقت  
 پہنچنے حق تعالیٰ کے ابھی پیغمبر کو اور ظاہر و ہویا ہونا اوس کے امر کا مکہ میں اتفاقاً بچا  
 شام میں ہی جاتا تھا جب بصرہ میں پہونچا میرے پاس ایک جماعت نصاریٰ آئی  
 اور کہا تو مکان حرم سے ہی مینے کہا ہاں پوچھا پہنچتا ہی تو صورت اس پیغمبر کے  
 جسے دعوی نبوت کیا ہی تم میں سے مینے جواب دیا کہ پہنچتا ہو مین پس میرا  
 ہاتھ بکڑ کر اپنی دیر میں لیگئے اور کہا نظر کر آیا ان صورت و تائیل میں سے اوس  
 مرد دعوی نبوت کی کہ تم میں پیدا ہوا ہی کونسے صورت ہی پس نگاہ کی مینے اور  
 صورت حضرت کی اون صورتوں میں نہیکہی بعد ازاں لائے مجھے ایک اور دیر  
 بڑی میں کہ وہاں ہی نقاد ویر کثیرہ نسبت دیرا ولی تہین پس کہا دیکھ آیا یا تا ہی  
 تو صورت اوسکی اس جگہ پس نگاہ کی مینے دیکھی صورت و صفت آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ دو نوزانو حضرت کے پکڑے ہوئے  
 ہین کہا صفت حضرت پہنچانی مینے کہا الیہ پہر کہا یہ شخص کہ دو نوزانو بکڑی ہی  
 اسے ہی پہچانا کہا مینے ہاں یہہ مایہ و خلیفہ اوس کا ہی بعد اوس کے مینی کہا مجھی یہہ  
 خوف ہی کہ مبادا قریش اسے مار ڈالین کہا خدا کی قسم اس میں نہ مار سکین گئے وہ



در آنحضرت صلعم

خبر آخر الزمان ہی غالب کر گیا اور سے خدا تعالیٰ کے اوپر۔ سفید منہ حبشی بن  
آخر یہودی سے کہ انہماک المؤمنین میں روایت ہے کہ بوقت قدوم آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم اور نزول اونکے قبائیل گیا میرا باپ جسے بن اخطب مذکور اور میرا  
چچا ابویسر نے اخطب بجگاہ تاریکی شب میں حضرت یاس اور نہ آئی یہاں تک کہ پہنچان  
شام ہو گیا حدیث میں نقل و کسل و غم و اندوہ اگر گھبراؤں پڑ رہے اور میرے محبوب  
ترین اولاد اتنی نزدیک اور اس عبادت مملکت اور نیا پس گئی یہاں تک کہ زیر  
بار غم و اندوہ شکست و خون تھے کہ ملا و مطلقاً میری طرف متوجہ و شفقت نہوی  
آسانی اس حال میں چھاٹے میرے باپ سنی پوچھا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِرَبِّکَ مُحَمَّدٍ وَآلِ  
عَمْرٍو اَنْ تُقَاتِلَ لَنَا حَتّٰی لَا یَبْقَیَ مِنْ دُوْنِنَا شَیْءٌ فَرَضَ عَلَیْکَ مَا یُرِیْکَ  
نَعْمَ وَاللّٰهُ هُوَ یَقْدِرُ عَلَیْکَ مَا یُقَدِّرُ عَلَیْکَ مَا یُقَدِّرُ عَلَیْکَ مَا یُقَدِّرُ عَلَیْکَ  
کہا قسم بخدا ایضا وہی ہے پوچھا کہ یہ نسبت اوسکے قوائیں دلین کیا پاتا می محبت  
یا عدوت۔ جوابد یا کہ عدوت واسطہ جب تک میں زندہ ہوں عدوت کا نہیں  
رہنے کا پس دنوشقی ازلی بعد ادت آنحضرت گرفتار وبال و نکال ابدی ہوئے  
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ اور بعض نے ان اشقیاء جہنم ما اسے حیلہ و نفاق کو وسیلہ  
جمع و اخذ خطام دنیاوی اور صیانت حیات خانی سمجھ کر بدرک اسفل السافلین گئے  
اور بعض علماء و احباب یہود کہ سابقا رحمت ازلی نے ناصیہ اقبال اونکے بر حرف  
سعادت کہا تھا طوط دین اسلام کے مبارزت کی اور احراز دولت سعادت حاصل  
کیا جیسے کہ عبد اللہ بن سلام اور امثال اوسکے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مخزن حق کہ  
جزو عالم و غالب کثیر المال تھا ہمیشہ منتظر تھا جب روز جنگ احد ہوا کہا ای  
معشر یہو و مجذاتم جانتے ہو کہ نصرت و یاری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تم پر  
واجب و حق ہی پس حاصل کرو اس سعادت کو کہا کج نوع البیت ہی یعنی دوڑ  
شنبه ہی خرین بنے کہا کہ کچھ مانع نہیں پس مسلح ہو کر آپ نکلا اور ایمان لایا اور  
شہید ہوا اور وصیت کیا کہ اگر میں مارا جاؤں اس جنگ میں سارا مال میرا واسطے  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی جو کچھ چاہی کرے جسے چاہی دیوے پس مارا گیا وہ  
رضی اللہ عنہ پس وہ مال حضرت کے قبضہ میں آیا اکثر صدقات اوس مال سے فرماتے

تھے اور قصہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا حضرت کی طلب میں ساتھ سے خمر  
 بشت میں سو برس تک اور ایک روایت میں زیادہ اوسے اور پہنا موہنے  
 مقصود کا مشہور ہی غرض کہ بہت اخبار اس میں مشہور ہیں کہ عذاب القلار  
 یکنی **وصل** ذکر فضائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہ مشترک  
 ہیں درمیان حضرت اور ورائی حضرت اور انہیں اور فضائل و کمالات مخصوصہ  
 کہ اوس میں کوئی سہیم و شریک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا و آخرت  
 میں نہیں جانا چاہی کہ حق جل و علاہ جو اسے نھوئیں مختلف پیدا کی ہیں بعضی بیک  
 مرتبہ صفا اور غایت ہے و بہا میں اور بعضے متوسط اور بعضی غایت کہ درت  
 و نہایت رجات میں اور ہر قسم میں مراتب و درجات متفاوت نفوس انبیا علیہم  
 السلام سارے صاف و جید تراور بدن اوں کی ہی با کثر نقصان اور سلیم و عیب  
 سے نسبت لیا یہ نفوس بشدی کے اور باوجودیکہ سب دائرہ کمال میں داخل اور  
 اپنی غیر سی فاضل و کامل ہیں لیکن اوں میں ہی تفاضل و تفاوت حاصل ہے  
 اور رسیدنا اور شفیقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصح و اعدل و از  
 میں اور اتم و اسلم بدن میں ۔ اور اصفی و اذکی روحین اور اکمل و اعلیٰ  
 خلق میں اور الطیف و اشرف نور میں اور کچھ خلاف نہیں کہ حضرت افضل  
 البشر اور سید ولد آدم اور افضل الناس منزلت میں اور اعلیٰ الناس درجہ میں  
 اور جو کچھ اور انبیا کو حاصل تھا اگر کو بھی مثل اوں کے یا زیادہ اور سے حاصل اور  
 وہ جو آنحضرت کو حاصل اوں میں ہی حاصل ۔ آدم علیہ السلام دینی گئی یہ تفصیلت  
 کہ حق تعالیٰ نے پیدا کیا اوں میں ساتھ قدرت اپنے کے اور ففتح روح اوں میں کیا  
 اور ہماری پیغمبر علیہ السلام دینی گئے یہ کمال کہ متولی شریع صدر اوں کا ہوا  
 خود ذات باری عزاسمہ اور رکھا اوں میں ایمان و حکمت پس متولی ہوا آدم سے  
 خلق و جودی کا اور ہماری پیغمبر سے خلق نبوی کا اور سجود ملائکہ آدم کو کہ حقیقت  
 میں وہ سجدہ با بداع نور محمدی کو تھا جو ہر روح میں اور ظاہر کرنا اوس نور کا جو  
 شریف میں اور تشریف و تکریم حضرت بشرت **ایہا** **اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ**  
**يُصَلُّونَ عَلٰی النَّبِیِّ** یعنی بد رستی خدا اور اوں کے فرشتے درود بھیجتے ہیں

## ذکر آنحضرت صلعم

اور نبی کریم - اتم و اجمع ہی تشریف آدم سے بسجود ملائکہ اس واسطے کہ حق تعالیٰ  
 ساتھ ملائکہ شریک سجود نہ تھا کہ یہ حق تعالیٰ پر جائز نہیں اور صلوٰۃ و سلام  
 میں شریک بلکہ ہم فرشتوں پر اور سجود ملائکہ میں تعظیم و تشریف ایک مرتبہ  
 اور صلوٰۃ و سلام میں افاضہ انوار رحمت و اسرار قدس دائم و مستمر و متحد ہی  
 جمیع ازمتہ میں اور مؤمن ہی اشتراک میں مامور ہیں اور فضیلت تسلیم  
 اسماء آدم کو اسکا بیان دیلمی نے مسند دوس میں حدیث ابو رافع سے یوں  
 کیا ہی کہ حضرت کی امت ماوٹین میں آپ پر تشاکی گئی ہی اور سب کے نام تعلیم  
 کر دی تھے پس جبیکہ آدم کو تعلیم اسما فرمائی ایسی ہی حضرت کو ساتھ زیادتی  
 ذوات و اسمیات کے اور شک نہیں کہ رتبہ اسمیات رتبہ اسماء زیادہ ہی بہان  
 دو نوموجود اور اور علیہ السلام کے حق میں فرمایا **اَللّٰهُمَّ زَكِّهِمْ**  
**مَكَانًا عَلِيًّا** یعنی اوٹھایا اور دیا مٹنے او سے مکان بلند اور حضرت  
 کو مشرف و مقرب معراج فرمایا کہ یہ مرتبہ کسی اور کو بجز حضرت نہیں عطا فرمایا  
 اور رُوح علیہ السلام اور جو شخص کا او کے او پر ایمان لائے تھے طوفان غرق سے  
 نجات بخشی اور حضرت کی امت کو عذاب نازل کئی گئے آسمان سے **قَالَ**  
**اَللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا كَانَ اَللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ**  
 یعنی اور نہیں اسہ کہ عذاب کرے او نہیں حالانکہ ہو تو او میں موجود - امام محمد  
 رازی اپنی تفسیر میں لائی ہیں کہ اگر آدم حق تعالیٰ کا نوح کو یہ تھا کہ نگاہ رکھا سفینہ  
 اونکا بانی بر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اوس سے عظیم تر جہاں  
 روایت کی گئی ہی کہ تھے آنحضرت ایک دن کہ انہ تب پر اور بیٹھا تھا عکرمہ بن ابی  
 جہل اوس جگہ پس کہا عکرمہ نے اگر تو دعویٰ نبوت میں سچا ہی تو بلا اس  
 پتھر کو کہ دوسرے کناری پر ہی پانی کے تاشنا کرے اور نہ ڈوبی اور اس طرف  
 جلا آوے پس اشارہ فرمایا آنحضرت نے تا منقطع ہوا حجر اپنی مکان سے اور  
 سباحت و شناوری کی اور آگے حضرت کے آکر کھڑا ہوا اور شہادت دی  
 آپ کی رسالت و نبوت کی او پر پس فرمایا حضرت نے آیا خاطر جمع ہوئی تیرے  
 اسی حکمہ کہ اس پتھر کو کہو تا بیع کرے جہان سے آیا ہی پس شتا کی سنگ نہ

اور گیا جس جگہ کہ تھا۔ پس شتا کرنا سنگ کا اور نہ ڈوبنا اور کاپانی میں  
عظیم تر و غریب تر ہی۔ قائم رہنے کشتی سے پانی کے اوپر اور نہ ڈوبنا اور  
کہ خاصیت جو یہی اور برورد و سلام ہوتا نارغزودی کا ابراہیم صلی اللہ علیہ  
وسلامہ کے اوپر اس سے عجیب و غریب نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
اور نار حرب کفار کا اظفا و خاموش ہونا **كَلِمَاتُ الْاِسْلَامِ** **كَلِمَاتُ الْاِسْلَامِ**  
**كَلِمَاتُ الْاِسْلَامِ** **كَلِمَاتُ الْاِسْلَامِ** **كَلِمَاتُ الْاِسْلَامِ** **كَلِمَاتُ الْاِسْلَامِ**  
جس وقت افروختہ کرتے کفار آتش واسطے کے سرد کرتا ادا سے بروردگار  
ابراہیم جب چاہتے کہ سرد کر دینے میں ساتھ نار کفر کے پس ایا و الخار لایا اللہ  
جبار و قہار مگر یہ کہ نام کے اپنا نور اور سرد کرے نار شرور اور لبوی واسطے  
محمد کے سرور و ظهور **وَيَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا**  
**الْكُفْرُونَ** یعنی اور انکار کرتا ہی خدا مگر یہ کہ پورا کرے اپنا نور اور  
اگرچہ مکروہ جانین کافر۔ اور نہ کو رہی کہ شب ہواج آنحضرت صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم در یابی آتش پر گزرے کہ حکما اوسے کرہ نار کبھی ہن اور سلامت  
و محفوظ رہے اوسے اور روایت کیا ہی ناسی نے کہ محمد بن حاطب نے کہا  
کہ ایام طفولیت میں میرے اوپر دیگ جو شان آن پڑی تھی اور تمام پوست  
میرے بدن کا سوخت ہو گیا پس لے گیا مجھی میرا اب حضرت کے پاس اور ڈالا  
آپ نے میرے بدن پر کہ جل گیا تھا آب دہن مبارک اور کہا **إِذْ هَبْنَا نَسْفَافًا**  
**دَبَّ النَّاسِ** یعنی لیجا اور دور کر بیمار کو ای بروردگار آدمیوں کے پس  
شفا پائی میں گویا کوئی آفت بھی پہنچی تھی اور وہ کہ ابراہیم علیہ السلام  
کو ساتھ خلعت ممتاز کیا حضرت کو ساتھ مقام محبوبیت کہ مقام محبت  
بالا تر مقام خلعت سی ہی اور اختصاص ساتھ شفاعت عام برگزیدہ کیا اور  
بعض کہتی ہن کہ آنحضرت جامع مقام خلعت و محبت ہن اور خلعت حضرت کی  
ارفع و اکمل و افضل و اعلیٰ خلعت ابراہیم سے ہی اور تحقیق اس کلام کے آخر  
بیان تخصیص آنحضرت بفضائل آخرت میں آویگی انشا اللہ تعالیٰ اور  
ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کہ کبر اصنام موصوف ہن کہ ساتھ تیر کے بتوں کو

اتور اسیدنا مولانا مولی الثقلین نے اصنام مضبوط دیوارائی کعبہ کو بار بار ایک  
 کیے۔ اور یہ نہیں مگر ساتھ قوت ربانہ اور قدرت الہیہ کے اور کہا **ایک**  
 جاء الشیطان وزهق الباطل یعنی آیا حق اور گیا باطل اور یہ ابراہیم  
 علیہ السلام کو ساتھ بنابر بیت الحرام شرف حاصل ہوا حضرت کو ساتھ وضع  
 حجر اسود کے اور مقام میں جیسے کہ قصیدہ بنار قریش میں مذکور ہے اور جو موسیٰ  
 علیہ السلام کو عصا دیا گیا۔ سائب بن جانا تھا لیکن اس کے نطق نہ تھا ہمارے  
 حضرت کی حیدائی میں رونا و فریاد چو بختوں کا کہ مسجد میں تھا زیادہ فضل و بزرگی  
 دیکھتا ہی کہ قصداً کا باب معجزات میں آویں اسے امام خزرازی نے اپنی تفسیر  
 میں بیان کیا ہے کہ ایک دن ابوہل لعین نے چاہا کہ حضرت کو بضر سنگ مجروح و  
 خستہ کرے کیا دیکھتا ہی کہ کتفین شیرین کے اوپر دو اثر دہی ہیں مارے ڈر کے  
 بہاگیا اور روشنی یہ بیضار موسیٰ کو اس کے نور سے چشم بیندہ خیرہ ہوتی تھی  
 ذات حضرت سے قدم تک تو رہی تھی کہ دیدہ حیرت جمال بالکمال حضرت میں خیرہ  
 ہوتا تھا اور مثل ماہ و آفتاب تابان و درخشان اگر نقاب و حجاب شیری میں وہ نور  
 احمدی ستور و محجوب ہوتا کیا تاب و طاقت کسی میں کہ بنظر حسن و ادراک  
 او دہر نظر کرتا اور قتادہ بن النعمان نے کہ صحابہ کرام سے ہیں ایک رات نماز  
 عشا حضرت کے ساتھ ادا کی اوس رات تاریکی ابر و باران بہت تھا حضرت نے  
 شاخ خرما اونکے ہاتھ میں دی اور فرمایا اسی لیجاؤ روشنی بجھتی گے آگے سے  
 اور پیچھے سے بمقدار دشن گز اور جب گہر میں آؤ وہ مار سیاہ معلوم ہوگا آؤ  
 مار گریا ہر ڈال دینا رواہ ابو نعیم اور صحیح بخاری اور کتابوں میں مذکور ہے  
 کہ عباد بن بشر اور اسید بن خصیر شب تاریک میں بلا زمست شریف آئے  
 اور ہر ایک کے ہاتھ میں عصا تھا پس روشن ہوا عصا کے ہاتھ میں ایک کے اون دو  
 سے تھا کہ اوسکی روشنی میں قطع مسافت راہ و قوعین آیا اور جب ابوسے  
 عصا کے دوسرے شخص کے ہاتھ میں تھا روشن ہوا اور بخاری تاریخ میں اور  
 بیہقی اور ابو نعیم حمزہ اسلمی سے لائی ہیں کہ تھے ہم حضرت کے ساتھ ایک سفر  
 میں پس متفرق و جدا ہوئی ہم رات اندھیری میں روشن ہوئیں میری اونکلیاں

## باب بیون فصل تیسرے

اسب اوس و شنائی میں جمع ہوئی اور ایک کوئی ہلاک نہ ہوا اور انجلیا اور  
 روشن تہین اور حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک  
 صحابی کو واسطے دعوت اوسکی قوم کے بھیجا تھا اوسنے ایک نشان دیکھا جو  
 اوسے پس حضرت فی انگشت شریف اوسکی دونوں آنکھوں میں ماریا اوس جگہ سے  
 ایک سفیدی اور نور پیدا ہوا پس اوس صحابی نے عہد کیا کہ میں خوف ہی کہ لوگ  
 برص خیال نہ کریں پس نقل کیا اوسے حضرت نے یہ ماریا ہی اوسکے کے اور یہ  
 حدیثیں دلیل ہیں حضرت کی نورانیت اور اسراریت نورانیت حضرت خادمان  
 درگاہ میں اور شکافہ دریا کا واسطے موسیٰ علیہ السلام کے اور شوق  
 القمر اوس سے زیادہ تر ہی کہ وہ تصرف عالم ارض میں ہی اور یہ تصرف عالم  
 سما میں اور فرق ان دونوں ظاہر ہی والفرق بیکہ نما واضع اور بہت روا  
 میں آیا ہی کہ درمیان آسمان و زمین کے ایک دریا ہی کہ نام اوسکا مکشوف ہی  
 اور دریائی زمین اوسکی نسبت حکم ایک قطرہ کا رکھتا ہی نسبت ساتھ بحر  
 محیط کے اب دریا منفلو و شکافہ ہو واسطے حضرت کے شب معراج میں اور  
 یہ امر بہت بڑا ہی انضلاق بحر سے واسطے موسیٰ علیہ السلام کے اور وہ جو  
 موسیٰ علیہ السلام کو بھڑھ مار حجر سے اور بہنا چشمونگا اوس سنگ سی دیا گیا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انفجار آب اصابع مبارک سے اور یہ  
 اوس کے ابلغ و اکمل ہی اس واسطے کہ سنگ جس زمین سے ہی کہ باہر آتے  
 ہیں اوس سے چشمین بخلاف روان ہونے چشمون کے گوشت و پوست سی  
 اور وہ جو فرمایا حق تعالیٰ نے وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا یعنی اور  
 کلام کیا حق تعالیٰ نے موسیٰ کے ساتھ کلام کرنا۔ مشرف ہوئی حضرت ہمارے  
 اوس سے زیادہ شب اسدی میں دونوں کے ساتھ اور یہی مقام مناجات حضرت فوق  
 سموات علی و سدرۃ المنتہی ہے اور مقام مناجات موسیٰ علیہ السلام طور سینا اور  
 وہ جو دی گئی ہارون علیہ السلام کو فصاحت لسانی جبیکہ آیا ہی وَآخِیْ هَارُونَ  
 هُوَ أَفْضَلُ مِنِّیْ لِسَانًا یعنی میرا ہائی ہارون وہ فصیح تر ہی مجھ سے از روی  
 زبان کے۔ عطا ہوئی ہمارے حضرت کو ایسی فصاحت و بلاغت کہ بالآراء سے

## ذکر آنحضرت صلعم

انہوں نے اس کی متصور نہیں اور فصاحت و باریک غایت اور اس کی عبرانی میں اور بلی  
 زبان انہی پر افصح ہی اس میں واسطے موسیٰ علیہ السلام نے افصح میں کہا نہ افصح  
 مطلق اور ان موسیٰ علیہ السلام میں لکنت تھی جیسے کہ قصہ اور سکا مشہور ہی اور  
 یوسف علیہ السلام کہ کہ بشر حسن ثبوت رکھتی ہیں ہماری حضرت تمام حسن و جمال  
 و صباحت و لمعان و جلال اور وہ نہیں نہ تھا اور یہ تعبیر رویا و تاویل منام کہ حضرت  
 یوسف علیہ السلام کو عنایت ہو اور اس کے تین چیزیں منقول و معلوم ہیں ایک  
 اونٹن سے دیکھنا کہ ایک وشمس و قمر کہ کہ کنندہ واسطے اپنے - دوسرا رویا  
 یا صاحبی السجین کا - تیسرا خواب بادشاہ کا اور حضرت کے فضائل و شرافت اس  
 باب میں زیادہ از حد و عدد ہیں جو کوئی تصنیف اخبار و متبع آثار کرے اسی بخوبی معلوم  
 ہو دے اور وہ جو داؤد علیہ السلام کو دیا گیا تھا تین حدید کہ بوقت مسح نرم  
 ہو جاتا تھا اور چوب خشک اونکے ہاتھ میں سبز اور برگ آور ہوتی تھی - شام  
 ام مقید کہ بہت دلی و نزار و خشک ہو گئی تھے ببرکت دست مبارک شہر کی  
 بستانون سے جاری و بریزان ہوا زیادہ مجرای عادت سی بہہ بھی گویا ایک طرکی  
 سخت چیز کا نرم کرنا ہی اور آپ کے واسطے ہی سنگ سخت نرم ہو گیا ہی -  
 حافظ ابو نعیم نے روایت کی ہی کہ جب حضرت یاقوت غار جوی اور سر مبارک  
 فرو کیا طرف سنگ کے تابہان کرین اپنی جسم شریف کو پس نرم کیا حق تعالیٰ  
 نے سنگ کو تالائی سر مبارک غار میں اور استوداع حاصل کیا ساتھ سنگ  
 سخت کے پس نرم ہوا واسطے حضرت کے اور اثر کیا بازوی شریف نے اونٹن  
 اور ہوا صحرہ بیت المقدس مثل خیر کہ باندہ اونکے ساتھ اپنا دابہ اور  
 تسبیح کی جبال نے داؤد کے ساتھ اور تسبیح کی سنگ نی دست شریف حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور وہ جو دیا گیا سلیمان علیہ السلام کو کلام طیر  
 اور تیغ شیطا طین و ریج و ملک کہ نہیں دیا گیا بعد اونکے کہ سیکو دیا گیا ہمارے  
 سید و سلطان پیغمبر آخر الزمان کو مانند اس کے اور زیادہ اور سپر اما کلام طیر کہ  
 فرمایا وَعَلِمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ یعنی اور سکھائی گئے ہم گویا بی جان و روئی  
 سخن کیا حضرت کے ساتھ سنگ نے اور تسبیح کی اور ہاتھ آپ کے حصی نے کہ جادوی

## باب بیسواں فضائل نبویہ

اور یہ اعلیٰ و اعلیٰ و غریب ہی کلام طبر سے اور کلام کیا حضرت کے ساتھ ذرا  
 سمونہ نے اور کلام کیا آہونے اور سخایت کی بعیر نے جب کہ  
 آویگا اور روایت کیا گیا ہی کہ ایک طاہر آیا اور گرد سر مبارک پہرا اور کچھ  
 سخن کہا اپنے فرمایا کہ ستایا ہی کہینے تم میں سے اس طاہر کہہتے ہو کہ جو ان کے  
 چاہی کہ پھیری اور اسکی طرف ہی اس کے اور رقم کلام کہ حضرت کے  
 مشہور ہی اور ریح کی لچانی ہی تخت سب سے اس جس جگہ کہ وہ ارادہ کرتی تھے  
 اقطار زمین سے حضرت کو براق غبار سے وہاں کہ شریف ترین سے بلکہ تیز تر برق  
 خاطیف سی کہ لیکھا حضرت کو دشمن سے غمش تک ایک ساعت میں اور سخن  
 کی گئی واسطے سلیمان علیہ السلام کے زمین تا دیکھا خارق و معارب ارض اور  
 ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طی کئی گئے اور گرد لائی گئی واسطے ان کے زمین  
 تا دیکھا مشرق ارض اور اسکی معارب کو اور رتخیر شیا طین کہ حدیث صحیح  
 میں آیا ہی کہ سامنی آیا حضرت کے شیطان نماز کے اندر پس قدرت عطا  
 فرمائی اللہ تعالیٰ نے حضرت کو اس کے اوپر اور چاہا کہ اوسی باندہ دین ساتھ ایک  
 ستون کے ستونوں مسجد سے کہ بازی کرین اس کے ساتھ لڑکے کوچہ کے اور  
 وہ جو دینی گئے عیسیٰ علیہ السلام ابراہیم و ابرص و احیاء موتی - دینی گئے،  
 ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رو کی آکھنہ ابو قتادہ کی کہ باہر نکل پڑی تھے  
 پس ہو گئی بہتر اوس سے کہ بیشتر ہی اور روایت کی گئی ہی زن معاذ بن غفرا  
 برص رکھتی تھی پس سخایت اس امر کی حضرت پاس لائے حضرت فی جواب دستی  
 مسح اوس پر فرمایا پس اور کیا حق تعالیٰ نے برص اوس کا نقل کیا اسے مواہب  
 لدنیہ میں لکام فخر سے اور یہ بھی نے دلائل السنۃ میں قصہ ایک مرد کا نقل کیا  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں ایمان لاتا ہوں اگر زندہ  
 ہو جاوی یہ میری بیٹی مردہ پس جناب محمد مصطفیٰؐ اسکی قبر پر تشریف لائی اور  
 کہڑے ہوئے اور زندہ کی یا فلاں اسکی قبر سے آواز آئی لیکر وسعد یک یا رسول اللہ  
 الحمد للہ احیاء موتی جناب آمنہ و رسی بمواضع متعددہ واقع ہوا ہی کہ باب منجرات  
 میں آویگا غرض کہ وہ جو فضائل و کمالات و معجزات تمام انبیاء و رسل میں تھے وہ



## ذکر آنحضرت صلیم

ذات شریف میں موجود ہی بلیت خوبی و شمایل حرکات و سکنات  
 انجہ جو ہمہ دارند تو تنہا داری **و وصل** بہ فضایل و معجزات کہ مذکور  
 ہوئے مشک کہ تھے در میان اور انبیا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کے لیکن و فضایل کہ مخصوص بذات شریف ہیں اور اوہین فضایل  
 بنوی کہتی ہیں خارج حد۔ حصہ سے ہیں لیکن وہ جو قید و ضبط میں محصور ہیں  
 مذکور ہوتے ہیں۔ حضایل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قسم ہیں  
 ایک قبیل احکام شرع سے اور دوسرے قسم صفات اور احوال و معجزات سے  
 اور بعضون نے کہا ہے کہ تکلم قسم احکام میں اور نجات کرنا دوسرے بیفایہ ہی  
 اور متعلق نہیں ہی اب اس کے ساتھ کوئی حکم وہ ایک امر ہی کہ گدرا اور صواب  
 یہ ہی کہ فایہ او سپر مرتب ہی اول علم کمال ہی کہ اتباع و اقتدا اور اس کے متوف  
 ہی جب تک کہ بخانا جاوے عمل او سپر نہیں کیا جاتا پھر یہ قسم چار قسم ہے  
 قسم پہلی وہ جو مخصوص آپ کے ساتھ ہی واجبات سے اور حکمت او سمین زیاد  
 قرب و درجات ہی جیسا کہ وجوب نماز ضعی میں پنج ایک قول کے اور صواب  
 اس کے خلاف ہی اور قول عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مَا رَأَيْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ سَبِّحَةَ  
 الضُّحَى مَحْمُولَ اِسى نماز پر ہی یعنی نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو تسبیح کرتے تسبیح ضعی اور جب تک نماز تہجد حضرت کے اور  
 فرض ہی اور بعضون نے کہا کہ امت کے اوپر ہی فرض ہی پس رفوع ہو گئی  
 اول سے جیسے مسواک اور حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت مامور ہوئے تھے  
 واسطے ہر نماز کے جب شاق و دشوار آیا او نیر مامور ہوئے بمسواک واسطے ہر  
 نماز کے اور حدیث میں اوہی شان مسواک میں آئی ہیں کہ دلالت اوہی وجوب  
 قطعی پر نہیں اور قسم دوسری خصالیہ آنحضرت حرمت میں یعنی احکام  
 کہ حضرت پر حرام ہیں اس کے غیر پر حرام نہیں جیسے کہ تحريم زکوٰۃ اور تحريم صوم  
 اور قول صحیح و مشہور کہ مخصوص بقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے انا لانا کُل الصَّدَقۃ یعنی ہم نہیں کھاتے صدقہ۔ روایت  
 اسی مسلم نے پس بعضوں کے نزدیک امتناع اکل سے بہت حرمت ہے  
 اور بعضوں کے نزدیک تنزہ سے بہر حال امتناع اکل صدقہ سے بڑا ہے  
 ہو خواہ تنزہا حضایص حضرت جیسے کہ تحریم زکوٰۃ آل و عیال حضرت پر  
 اور جیسا کہ کہنا جائز کر یہ الراحمہ کا مانہ سیر و پیازہ کے ساتھ حدیث میں آیا ہے  
 اور جیسے کہ تحریم نکاح کتابیہ اس واسطے کہ ان کے بہرات حضرت اہبات  
 المؤمنین ہیں اور زوجات حضرت بہشتیہ۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 اعز و اشرف ہیں اس واسطے کہ ان کے لئے نفقہ پاک اپنا رحم کا فرہ میں اور  
 جیسے کہ تحریم نکاح استمسک لیکن یہ یعنی کینہ کر دانا جائز ہی باتفاق قسم  
 تیسری وہ کہ مخصوص ہی آنحضرت کے ساتھ مباحات سی جیسے کہ نہ ٹوٹنا و ضو کا تہہ  
 نوم کے اور بعضوں نے کہا ہے یہ حکم عام ہی سب انبیاء علیہم السلام کو اور  
 جیسے کہ اباحت صلوٰۃ بعد العصر اور جواز نماز و تراویح پر راحلہ کے باوجود و وجوب  
 و حر اور نماز جنازہ اوپر غائب کے نزدیک خفیہ کے اور شافعی کے نزدیک عام  
 ہی ساری امت کو اور صوم الوصال کہ تحقیق اس کی باب الصیام میں آدگی  
 اثنا اللہ تعالیٰ اور اباحت نظر باجنیات اور جواز خلوت باجنیہ اور  
 اس جگہ کلام ہی کہ اس کے محل میں نہ کور ہو گا اور نکاح زیادہ چار عورتوں  
 سے اور اس طرح اور انبیاء کو اور نو سے زیادہ ہزاری پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کو اس میں خلاف ہی اور جواز نکاح بلفظ سبہ جانب زن سے کہ بخشی ایک عورت  
 اپنی نفس کو اور نہ طلب کرے بغیر ولی و شہود کے نسبت با آنحضرت نہ اون کے  
 غیر کے اور آنحضرت کو جائز تھا کہ تزویج کر دین کسی عورت کو ساتھ کسی مرد کے  
 بدون اذن اس کے اور اس کے اولیا کے اور نکاح زن بی رضای زن  
 اور اگر رغبت فرماتے حضرت طرف نکاح ایک کے بشوہر نہیں رکھتی لازم ہوتا  
 تھا اس عورت کے اوپر اجابت اس کی اور حرام ہوتی تھی دوسرے پر جو ہستکاری  
 اس زن کی اور اگر شوہر دار ہوتی واجب ہوتا شوہر بطلاق دینا اس سے  
 اور اس جگہ امتحان ایمان اس شخص کا تھا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ذکر آنحضرت صلعم

عَلَيْهِ وَالْآلِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ لَكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ  
 اِهْ وَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ یعنی مومن نہیں ہوتا ایک تم میں سے  
 یہاں تک کہ مومن محبوب تر طرف اس کے اور اس کی ذلت اور اہل اور اولاد اس کی اور  
 سب آدمیوں سے اور اس واسطے واجب تھا اور اس مرد کے کہ احتیاج  
 رکھتا ہو طرف طعام شراب کے صرف کرے اسی صورت احتیاج میں حضرت کی  
 اور پر اور خدا کرنا اپنی نفس را آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قَاتِلِ النَّبِيِّ  
 اَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْغَيْبِ اس تحقیق نبی بہتر ہی مومنین کو اس کی ذاتوں  
 سے اور صدق اس کا قصہ زید و زینب کا ہی اصل اس قصہ کا یہ ہی کہ  
 حق تعالیٰ نے تزویج کیا زینب کو پیش خود حضرت کے ساتھ اور دالی کراہیت اس کی دل  
 زید میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرتے تھے اس کے اظہار سے تا ضعیف  
 الایمان و رطب ہلاک میں نہ پڑیں پس وحی نازل ہوئی جانب حق تعالیٰ سے کہ تو خدا سے  
 ڈر اور خلافت اس کے ارکے نہ کر لو گھن سے خوف و ترس بقاء نہ ہی پس تزویج فرمایا  
 آنحضرت نے اور اپنی گھر میں لائے اور بعض مفسرون اور ارباب سیر کو اس مقام  
 میں کلام ہی کہ نہیں لائق منصب نبوت اور اہل تحقیق نے اسی زلات مفسرین سے  
 شمار کیا ہی اور قصہ یوسف علیہ السلام کا ساتھ زن عزیز یعنی زلیخا کے اور  
 قصہ داؤد علیہ السلام کا ساتھ زن اوریا کے اور مقرر کرنا عشق کا بجائی ہر حبیبیکہ  
 مقدمہ صفیہ میں واقع ہوا اور وجوب نفقہ زوجات میں حضرت کی اور اختلاف  
 ہی - نووی نے کہا اصح وجوب ہی اور واجب نہ تھا حضرت پر رعایت قسم  
 درمیان زنان نزدیک اکثر علماء اور حنفیہ ہی اس طرف گئی ہیں اور وہ جو حضرت  
 نسبت ازواج رعایت فرماتے تھے بطریق تفصیل تھا نہ بسبب وجوب اور  
 حلال ہونا حضرت پر جمع درمیان زن و عہد و خالہ کے دو وجہ ہیں نہ ہمیشہ و مادر  
 و دختر میں کہ یہ درست نہیں اور اہل تحقیق نے کہا ہی کہ مرجع ان سب حضرات کا  
 اس طرف ہی کہ نکاح آپ کے حق میں حکم ہے رکھتا تھا - یعنی کنیز کی اس واسطے  
 کہ سب مرد و عورت حکم داہ و غلام حضرت میں تھے اور مباح تھا حضرت کو کہ  
 لین مال غنیمت سی بیش از قیمت جو چاہیں لوٹے و نمشیر و غیرہ سی اور مباح تھا

## باب بیون فصل تیسرے

حضرت کو قتال مکہ میں اور دخول مکہ میں بی احرام کے تحقیق اور تفصیل سے  
 باب فتح میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور حضایہ حضرت سی تہا کرم کرین  
 ساتھ علم اپنی کے اور حکم کرین اپنے واسطے اور اولاد اپنی اور گواہی  
 دیوین واسطے نفس اپنی کے اور ولد اپنی کے اور رشتہ میں بوس کا قربت  
 و رحمت اور مباح تھا خاص حضرت کو کہ قسمت کرین ابضی پیش از فتح کہ  
 مالک اہلک نے مالک کر دیا تھا حضرت کو تمام رضی و ممالک کا۔ کہا لام غرا  
 رحمۃ اللہ علیہ نے جبکہ حضرت کو اختیارات ارض جنت حاصل ہو و پس  
 قسمت ارض دنیا بطریق اولیٰ سے اللہ علیہ وآلہ وسلم وصل اور  
 حضایہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قبیل احکام سے نہیں بلکہ قبیل  
 صفات و احوال سے ہیں لا تعد ولا تحصى ہیں خصوصاً صفات و احوال باطن  
 کہ علم کسی فرد انسانی کا اوسکی کنہ کو نہیں پہونچتی اور مذکور ان بعض صفات کا  
 ظاہر ہی کہ علمانے اونکا شمار کیا ہی اور معجزات ساری اسی قبیل سی ہیں کہ کسی  
 ایک انبیاء علیہم السلام سے ظاہر نہیں ہوئے لیکن اونکے واسطے جدا بابت وضع  
 کیا گیا ازجہت عظمت و کثرت اونکی اور فضیلت اعلیٰ و اکمل حضرت کی وہ ہی کہ  
 پروردگار تعالیٰ نے اونکی روح پیشتر ارواح خلایق سے پیدا کی اور ارواح سائر  
 مخلوقات کی اونکی روح مبارک سے منشعب کین اور سبکو آپ کے نور سے پیدا کیا  
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی تھے اور آدم ہنوز درمیان روح و جبہ  
 جبیکہ روایت کیا ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عالم ارواح  
 میں ہی فیض بارواح انبیاء روح سید الوری سے پہنچا تھا اور جبکہ کہ آفتاب  
 روح حضرت پردہ غیب میں تھا گو اکب ثواب حضرات انبیاء کہ مستور نور  
 حضرت میں تھے ظہور کیا اور جب آفتاب عالم تاب نبوت حضرت فی ظہور  
 کیا ب محو و مخفی ہوئے بعینہ جیسے رات میں یا وقت طلوع آفتاب کے اور  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا میں اول انبیاء پیدائش میں  
 ہوں اور آخر اونکا بعثت میں اور فضایل عظیمہ حضرت کے سی وہ ہی کہ جو کلم  
 الکلم عطا کی گئے کہ مراد اونے کلمات مختصر شامل و حاوی معانی کثیرہ کو اور

## ذکر آنحضرت صلعم

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول اوس شخص کے ہیں کہ لیا گیا اوس کے پیش  
روز اس میں اور کہنی قول ملی میں اوس روز جیسا کہ آیا حدیث میں اور  
عالم و آدم سے واسطے ان کے پیدا کیا گیا کہ مقصود اصلی پیدائش عالم سے وجود  
حضرت ہی اور لکھا گیا اسم مبارک حضرت کا اور پر عرش اور ابو جنت  
و ماہیہا کے اور لیا ہی۔ انے عہد انیا سے آپ کے باب میں کہ بوقت بعثت  
حضرت کے اون پر ایمان لا دین اور تائید اون کی کرنی جیسا کہ سابق گذرا  
اور واقع ہوین اخبار و تبشیر بوجود حضرت کتب سالفہ میں اور تب  
شریف میں تا زمان آدم علیہ السلام سفاح یعنی زنا بیکہ ہند جاہلیت میں عاد  
ہی جیسا کہ حدیث میں آیا ہی کہ برگزیدہ کیا حق تعالیٰ نے کنانہ کو اولاد اسمعیل  
سے اور برگزیدہ کیا قریش کو کنانہ سے اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی  
ہاشم سے حضرت کو پس برگزیدہ اور بہتر و بہتر سے حضرت ہو وین صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بوقت ولادت شریف سارے بیت سرگون پڑے  
اور جنون نے اشعار پڑھے اور پیدا ہوئے شکم آمنہ سے مخمور و لطیف  
بی چرک و ناف بریدہ ولادت کے وقت اور رافع نظر طوف آسمان -  
اور رافع انگشت شہادت اور دیکھا مانے اوسے کہ ایک نور اوسے  
خارج ہوا کہ سبب اوس نور کے کو شک شام کے روشن ہوئے اور  
تحرک تھا مہد مبارک ساتھ تحرک ملا کہ کے اور کلام کیا مہد میں اور  
لکھا ہی سخن کرنا قر کا ساتھ حضرت کے اور میل کرنا جطوف کہ حضرت اشارہ  
کرتے تھے اور سایہ کرنا حضرت کے اوپر ایر کا تمازت آفتاب میں او یہ  
از ہمیشہ نہ تھا بلکہ اوقات متعددہ میں واقع ہوا ہی - اول زمان صغیر میں  
کہ ہمراہ اپنی عم ابوطالب کے سفر میں نکلے تھے اور بخیر ارادے آپ کو پہنچا نا -  
اور بعضوں نے اسے واسطے سایہ نہ کہنے ابر کو جدا خضایں میں ذکر کیا  
ہی اور شوق صدر شریف ہی کہ صحاح میں آیا ہی اور وقوع اوس کا  
جائز بار اتفاق ہوا ہی - اول اوس وقت کہ صغیر السن تھے بنی سعد میں -  
دوسرے دست بر سکی عمر میں - تیسرے قریب بعثت کے - چوتھی شب

## باب بیون فصل شہر

معاہدین اور قشاروں جبریلؑ کا حضرت کو ابتدائی وحی میں اور صرف  
 کرنا وجود مبارک میں اسی ہی حضایہ کے شمار کیا ہی اور یہاں کہ کسی  
 ایک کو انبیا سے پہلے نہیں ہوا اور تفصیل میں معانی کے دیکھے مواضع و  
 مواقع میں آوگی اور حق تعالیٰ نے ہر عضو آنحضرتؐ کو قرآن میں ذکر کیا  
 ہی قلب کو اس اپنی قول میں **إِلَهِكَ تَبَارَكَ** **لَوْحِ الْإَمِينِ عَلِي**  
**قَلْبِكَ** یعنی نازل کیا جبریلؑ میں سے **لَوْحِ الْإَمِينِ** دل پر اور رسان کو  
**إِلَهِكَ فَإِنَّمَا يَسْكُنُ فَاذْكُرْ بِلَدِكَ** یعنی پس سوار اسکے نہیں کہ آن  
 کیا مجھے قرآن کو توڑی زبان پر **إِلَهِكَ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ** یعنی اور  
 نہیں نطق کرنا اپنی خواہش سے اور برسر ہاتھ **إِلَهِكَ مَا ذَاغَ**  
**الْبَصَرُ وَمَا طَعَىٰ** یعنی کئی وسیلہ کیا بصر نے اور نہ تجاوز اور روی  
 مبارک کو ساتھ **إِلَهِكَ قَدْ زَيَّنَّا قَلْبَكَ وَجِهَكَ فِي السَّمَاءِ** کے  
 خفیق دیکھتے ہیں ہم روگردانی تیری طرف آسمان کے۔ واسطے انتظار وحی کے  
 اور عنق کو ساتھ **إِلَهِكَ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ**  
 کے یعنی اور نہ بند کر اپنے ہاتھ کو انفاق سے اور مصدر و ظہر مبارک کو ساتھ  
**إِلَهِكَ الْكَشْحَ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنكَ وَزْرَكَ**  
**الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ** کے یعنی کیا نہ کہولا ہم نے سینہ تیرا اور اتارا  
 ہم نے تجھے بوجہ تیرا وہ کہ توڑی او سنی پشت تیری۔ اور یہہ دلالت رکھتا  
 ہی کمال محبت و عنایت حق جل و علی پر حضرت کو اور رکھلا حق تعالیٰ نے اپنا  
 اسم محمود ہی احمد و محمد سے کہ پہلے اس سے اس اسم کے ساتھ کوئی استیہ  
 نہیں کیا گیا اور رکھلاتا پلاتا تھا آپ کو حق تعالیٰ طعام و شراب پشت سے  
 کہ ذکر او کا صوم وصال میں آویگا انشاء تعالیٰ اور دیکھتے تھے حضرت  
 پیچھے سے جیسے دیکھتے تھے آگے سے اور شب و تاریکی میں جبیکہ دن اور  
 روشنی میں اور ذکر او کا حلیہ شریف میں گذرا ہی اور ربوبت حضرت  
 سنگ پر چلتے نشان دو نو پای مبارک کا او سمین پڑ جاتا جبیکہ مقام  
 ابراہیم میں متواتر ہی اور راثر رفیقین شیر نفین کا سنگ مکہ میں مشہور ہی

اور مافریغہ شریف کا مسجد نبی معاقہ میں مدینہ میں واقع ہی اور  
آب دہن میں شیرین کر دیا تھا آب شور کو اور کفایت کرتا تھا طفل شیر  
خوارہ کو جب کہ بچہ جلد میں گذرا اور بغلین حضرت کی سفید تہین بال  
نہ کہتی تہین بعضوں نے کہا ہی بہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ ابطن شیر بغلین میں راجح  
کر یہ تہی بلکہ لطیف و طبعی ہو جب تک نہایت ہوا ہی صحیح میں اور  
آواز حضرت کی دور رس تھی کہ وہ سکی آواز نہ پہنچتی تھی اور رگس بدن  
مبارک پر نہ بیٹھتی تھے اور سپیش یعنی جور اس مبارک میں نہ پڑتی تھے  
اور حضرت کو اتفاق احتلام نہیں ہوا ہرگز اور ایسی ہی اور انبیا کو روایت  
کیا ہی اسی طبعانی نے اور بعض علما نے انزال تجویز رکھا ہی کہ شاید بچہ  
غلبہ مار کے ہوتا ہو نہ خواب شیطانی کے اور تہا عرق شریف خوشبودار  
زیادہ مشک سے اور سایہ حضرت کا زمین پر نہ پڑتا تھا کہ محل کثافت و  
نجاست ہی اور نہیں دیکھا گیا سایہ حضرت کا آفتاب و ماہ تاب میں -  
ایا ہی بیان ہی علما سے لیکن مقام استعجاب و استغراب ہی کہ کہنے نے ذکر  
چراغ نہیں کیا اور حدیث طویل میں کہ پڑھنا اور سکا بعد از نماز شب آیا ہی  
اور بعض مشایخ درمیان سنت فجر کے بڑھتے ہیں درخواست کیا ہی حضرت نے  
خدا سے کہ سایر اعضا آپ کے میں فور بخشنے اور اس حدیث کے آخر میں فرمایا  
قَالَ جَعَلَنِي تَوَكُّلاً اَيْتَمَ تَمَامَ جِسْمِ مِرَانُورٍ كَرَدَ لَيْسَ اَنْحَضَرَتْ جِبْ نُوْرٍ مَوْوِدِنِ  
نُوْرٍ كَا سَايَ تَهِيْنِ مَوْتَا اَوْ رَجَبِ مَشْنِ فَرَمَاتِے دَر اَز قَدَوْنِ كِے سَاہَتِے اَوْنِ سَبِ  
مِنْ دَر اَز مَعْلُوْمِ مَوْتِے اَوْ رَگَسِ جَا مِ مَبَارَكِ پَر نہ بیٹھتی تھی ذکر کیا اسے  
فخر رازی نے لیس اذام شریف پر نہ بیٹھا رگس کا بطریق اولی ہو سکے اور کاٹا  
اور جو ساہنیں خون حضرت کا پش نے اور نہیں ستایا چون نے یہی ہی  
بجبارت تو م کی اور مواد عدم وجود قفل ہی اور یہ کہ بعض احادیث میں  
آیا ہی کہ كَانَ يَقْلِي تَوْبَةً اَيْتَمَ تَمَامَ جِسْمِ مِرَانُورٍ كَرَدَ لَيْسَ اَنْحَضَرَتْ جِبْ نُوْرٍ مَوْوِدِنِ  
کمزور میں سے مراد اس سے حقیقت نہیں ہی اسطرح کہا لوگوں نے  
اور محلہ حضا یص حضرت سی انقطاع کا مہون کا ہی نزدیک مبعث آب کے

## باب بیون فصل ششم

اور حراست و حفاظت آسمانی استراق سمع اور رمی شہاب سے کہہ این  
عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عجوب و معرود نہ کہی جاتے تھے شہاب طین آسمانی  
سے اور آتی تھے آسمانوں میں اور لاتے تھے خبریں اور سکھاتے تھے کہ ان کو  
کہ ان کی ارواح کو ساتھ ارواح خبیثہ جنوں کے علاقہ میں لے جاتے تھے اور وحانی تھا  
اور بسبب اس علاقہ کے اونے کب معلوم کرتے تھے ان کے دشمن اپنی طرف سے  
اوسپر پڑتے تھے جیسا کہ حضرات انبیاء صلی اللہ علیہم وسلم اور اجمعین کو  
ساتھ ارواح طیبہ ملائکہ کے کہ اوس پر پڑتے تھے اور روحی اور اخبار صادقہ  
ہوتی تھے جب حضرت سید الشہداء امام القبلین پیدا ہوئے ممنوع و بحر  
ہوئی اور باز رہی گئیے عروج و دروج سموات سی اور کہہ ای کہ تولد عیسیٰ  
علیہ السلام کے ممنوع ہے میں آسمانوں سے اور ساتھ تولد حضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام آسمانوں سے جو کوئی قصد و ارادہ کرے عروج آسمان  
و استراق سمع کا برمی شہاب کہ شعلہ نار ہی روکا جاتا ہی کہ ہرگز خطا نہیں کرتا  
بعض کو مارتا ہی اور بعض کا مونہہ جلاتا ہی اور بعض کو فاسد و تباہ کرتا ہے  
اعضا و عقل - مہر نے کہا میں نے پوچھا زہری سے کہ آیا رمی شہاب و سقوط  
سجود ایام جاہلیت میں ہی تھا کہا البتہ لیکن تغلیظ و تشدید وقت بعثت حضرت  
سے شروع ہوئی اور ابن قتیبہ نے کہا کہ رحمہم پیش از بعثت حضرت تھا  
لیکن بعد از بعثت شدت کی گئی حراست میں اور بعضوں نے کہا یہی کہ سقوط  
سجود اور رمی شہاب شہابین کو کیا جاتا تھا لیکن ہر عود کرتے تھے اپنی جگہ  
ذکرہ البغوی اور شہاب بیکسی حضرت کو مسجد حرام سے طرف مسجد  
اقصی کے اوپر دروغ ہوئے بجل اعلیٰ اور ظاہر کی گئیں اوسیر آیات کبریٰ  
اور محفوظ رہی گئے نظر سے طرف ماسوی کے اور حاضر کئی گئے واسطے  
حضرت کے انبیاء اور امامت کی اونکی اور ملائکہ کی اور مطلع اور خبردار کیا  
حضرت کو بہشت و دوزخ پر اور بیکسی ایسی جگہ کہ علم و فیاض کس کس کا وہاں  
پر دوزخ کر سکے اور دیکھا پروردگار کو چشم ہر جیسا کہ ذکر مواجین آو گجا اشار  
اللہ تعالیٰ اور جمع کیا حق تعالیٰ نے درمیان رویت و کلام کے اور شرف



## ذکر آنحضرت صلعم

کیا حضرت کو اسی عالم میں برویت جمال اپنی کے کمال کو نبی و ولی کو فضیلت  
 مل و مسیر بہن ہوئی اور ملائکہ ہمراہ حضرت سیر و مشی کرتے تھے پس  
 پیشہ سیکہ آپ فرمایا کرتے تھے صحابہ کرام کو واسطے پیشہ وی کے تالیس  
 پشت ملائکہ کے لیے باقی رہے اور قال کیا ملائکہ نے آپ کے ہمراہ ہو کر غزوہ  
 بدر و حنین میں اس زمانہ رہی گئی حضرت کی کتاب یعنی قرآن تبدیل و تحریف  
 سی ہر چند کسی کی بہت **احدہ** و موطا و قرا مطہ نے تغیر و تبدیل اس کی  
 میں لیکن راہ یاب نہوے اور **اف** اور قادر نہوی اس کے اطفال و نور پر اور  
 تغیر ایک کلمہ کلیہ اس کے کلمات سی اور شک یک حرف میں اس کے حروف  
 سے اور باوجود تو فیروا غی ملاحدہ اور یہود و نصاری کے اوپر تغیر و تبدیل و  
 افساد و ابطال اس کے فرمایا اللہ تعالیٰ ہے **إِنَّمَا أَنزَلْنَا الْقُرْآنَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ**  
 یعنی بہن آنا قرآنیں باطل رو برو اس کے سے اور نہ سچی اس کے سے نازل کیا جو  
 حکمت والے ستودہ بد یہ کتاب عزیز مشتمل ہی اس چیز پر کہ مشتمل ہیں اس پر  
 جمیع کتب اور جامع ہی اخبار قرون سالفہ و احوال امم ماضیہ پر اور ان  
 شرایع و احکام کو نشان او کا ظاہر و پیدائہن اور نہن جانتا اسی ملائکہ  
 اخبار اہل کتاب سے کہ قطع کری عمر عزیز اپنی اس کی تعلیم میں باوجود اس تمام ایجاز  
 و اختصار کے اور سارا کلام صفات اس کتاب عزیز میں معجزات میں او کا  
 انشاء اللہ تعالیٰ اور آسان کیا حفظ اس کا جو کوئی چاہے بخلاف اور امتوں  
 کے کہ انہیں سے ایک کو بھی کتاب اپنی یاد نہ تھی کیا جگہ جم غفیر کی باوجود  
 مرور قرون و سینین کے اوپر اور قرآن میر و آسان ہی سیما اطفال و غلمان  
 کو بہت قریب و قلیل میں اور نازل کیا گیا ہی اوپر سات حروف کے واسطے  
 تسہیل و تیسیر و ترجم و تفضل کے اور تحقیق سبع احرف کی شرح مشکوٰۃ  
 میں کی گئی ہے اور پروردگار تعالیٰ خود شکفل ہو اہی اس کی حراست و حفاظت  
 کا اور یہی سبب ہی اس کی سلامت تحریف و تبدیل و زیادت و نقصان  
 سے محفوظ رہا **إِنَّمَا أَنزَلْنَا الْقُرْآنَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ**

## باب بیسواں فصل تیسرا

یعنی بد رستی ہمیں نے نازل کیا قرآن کو اور تحقیق ہم اس کے واسطے آگاہ ہیں  
ہیں اور حفظ توریت و انجیل کا انبیاء و اخبار پر چھوڑا اسباب سے راہ پاسے  
اور ہمیں تحریف و تبدیل نے اور بعض شافعی نے کہا ہے کہ اس جگہ دلیل قوی  
ہی اوپر ہونے سے ہر سورہ کا سورہ قرآن ہے بچہ اثبات اس کے قرآن  
میں اور نہیں تو لازم آوے زیادتی پس یہ دینی متحقق ہوئی گان نقصان  
بھی مقصور۔ جواب اس کا یہ ہے کہ اس کے واسطے کہ اوپر ہر سورہ کے باجماع  
صحابہ ثابت ہی اور سب ان کے واسطے فصل و جدائی کے درمیان سور کے  
ہی اور یہ داخل تفسیر نہیں ہی کہ موجب شبہ کا ہو و اور مخصوص کیا حق  
تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ فاتحہ کتاب اور آیت الکرسی  
کے اور آمنہ الرسول خزانہ تحت العرش کے سے ہی کہ نہیں دیا گیا کوئی ایک  
پیغمبروں سے مثل اس کے اور حدیث ابن مسعود میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں تم میں سے کوئی گریہ کہ موکل کیا گیا ہی ساتھ اس کے  
قرین اس کا جن سے اور قرین اس کا ملائکہ سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
آپ کے واسطے ہی فرمایا البتہ لیکن اعانت و یاری دی مجھے میرے پروردگار نے  
اس پر پس اسلام لایا اور امر نہیں کرتا مجھے مگر ساتھ خیر کے اور بعضوں نے  
کہا ہی کہ مراد اسلام لانے سے انقیاد و طاعت اور نہ تصرف کرنا آنحضرت کے  
باب میں اور قول اکثر کا یہ ہے کہ مراد حقیقت اسلام ہی اور یہ غیرت نہیں  
خصوصیات آنحضرت ہی اور یہ کہ جائز نہیں آنحضرت پر ذکر کیا ہی اسے  
ماوردی اور حجازی نے مختصر میں اور ایک قوم نے یہ کہا ہی کہ نبیان ہی جائز  
نہیں حکایت کیا ہی یہ قول نووی نے شرح مسلم میں اور سیوطی نے ذکر کیا ہی صاحب  
مواہب لدنیہ میں نے بی تفصیل اور ذکر اختلاف و تفصیل یہ ہے کہ اجماع  
کیا ہی اوپر نہونے نبیان کے اقوال و اخبار میں کہ متعلق بتبلیغ شریع اور  
وحی کے ہیں اور بعضوں نے اخبار میں اختلاف کیا ہی اور نبیان جائز  
کہا ہی یہ قول ضعیف ہی اس واسطے کہ اخبار خلاف واقع کذب ہی اور منقصت  
کہ واجب ہی تنزیہ صاحب عزت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سے

## باب بیان فصل تیسرے

اور یہ جہور علمایہی ہے لیکن نسیان افعال میں جایز ہی اور وقوع او کا  
 ناز میں سب سے سخت کے پہنچا ہی پس چارہ نہیں قابل ہونے سے ساتھ او کے  
 باوجود یکہ فراموش اس مقام میں متضمن حکمت تصور حکم شریعت اور مشتمل پر  
 فائدہ بیان مسئلہ ہے اسباب کے اور ادراک امت کا سعادت اقدار آنحضرت  
 کو اس امر میں اور ابفا حصہ امت اور احکام جبلت کا حضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم میں ساتھ احتمال حصول خاص اور استغراق اوس میں کہ موجب  
 نسیان اس عالم و ماسوی حق ہوتا ہو اور افعال اس اور حرکات جو ارجح اسی  
 عالم سے ہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور خطا اگر مراد ساتھ او کے خطا  
 فی الاجتہاد ہی بعض مواضع میں واقع ہوئی ہی جب تک غریہ لینا اسیران ہر  
 سے لیکن آنحضرت کو خطا پر نہ کہتی تھے بلکہ آگاہ و خبردار کرتے تھے اور ایسا ہی  
 نسیان میں لیکن شک حضرت سی ہرگز واقع نہیں ہوا کہ متردد ہو دین کہ وہ نہ  
 ادا کین ہن باتین اور فرمایا شک شیطان سے ہی اور یہ ہی کہ میت سوال کیا  
 جاتا ہی آنحضرت سی قبر میں اور کہا جاتا ہی کہ کیا کہتا تھا تو حق میں اس مرد کے  
 کہ در میان تمہارے مبعوث ہوا لکھتے جیسا کہ کہا ہی اور اس سے معلوم  
 ہوتا ہی کہ امتین اور انبیاء کی مسؤل نہیں ہوتین اور انبیاء سی قبر میں اور  
 حرام کی گئین ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حضرت سے -  
 قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی وَازْوَاجُهُ اُمَّهَاتُكُمْ فَرَمَا اللہ تعالیٰ نے  
 اور زمان حضرت تمہارے مائین ہن یعنی حرمت میں حکم ماؤں کا رکھتے ہن  
 جنت مکریم و تعظیم آنحضرت کے اور فرمایا اللہ وَمَالُكُمْ اَنْتُمْ  
 تَوَدُّوْنَ وَاَرْسُولَ اللّٰهِ وَلَا اَنْ تَنْكُحُوْا اَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِہٖ اَبْدًا  
 یعنی اور نہیں نکو کہ اذیت دو رسول خدا کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو زمان حضرت  
 کی ساتھ بعد حضرت کے کہی - روضۃ الاحباب میں کہا ہی کہ کہتے ہن  
 طلحہ بن عبد اللہ نے کہا کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سی رحلت فرما  
 فرما دین میں عایشہ صدیقہ کے ساتھ نکاح کروں پس یہ آیت نازل ہو  
 کہ بعضہ کہتا ہوں میں لکھا ہی کہ نہ مرد نہ بی بی کی درباب عایشہ رضی اللہ

ذکر آنحضرت صلعم

عہد کے پس پڑی یہ آیت اوس کے سامنے پس ممنوع ہوا اوس ارادہ سے  
**۱۔** یہ حکم سب ازواج مطہرات کا نہیں غیر خجرات کا ہی جنہوں نے کیا  
 وزینت اوسکی چاہی یا نہ چاہی۔ چاہے پس جن ازواج نے کیا چاہی  
 اور آنحضرت سی جدا پڑیں اوسکی حل میں خلافت ہی۔ امام حسین اور غالی  
 نے حرم کیا ہی ساتھ حل اونکے لیکن وہ ازواج ہیں۔ وفات تک حضرت  
 کے ساتھ تین حرام ہیں غیر حضرت پر اور حضرت پر دو وہبہ ہیں اشہر منہ  
 اور حکم امت امت احرام و اطاعت و محبت و کرم و جواز خلوت و نفقہ و  
 میراث میں **۱۔** یہ وجوہ نہیں کرتا یہ حکم غیر ازواج کے جیسا کہ کہیں  
 بنات حضرت اخوات مومنین ہیں اوپر قول واضح کے اسطرح مواہب لدنیہ  
 میں ہی **اور** حقیقت میں سب حرمت ازواج کا یہ ہی کہ آنحضرت قبر  
 شریف میں حی اور زندہ ہیں اس واسطے کہا ہی کہ عدت وفات اوہ واجب  
 نہیں **وصل** اور اولاد بنات نسبت کیجاتی ہی حضرت کی طرف جیسی کہ  
 آپ نے فرمایا ہی ہر پیکر کی اولاد اوس کے صلب سے ہوئی اور اولاد میری صلب  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے **۱۔** در حدیث شان حسنین رضی اللہ عنہما میں  
 آیا ہی **هَذَا مِنْ ابْنَائِي وَابْنَاتِي لِلَّهِمَّ اِنِّي اُحِبُّهُمَا فَاجْعَلْهُمَا**  
**وَاحِدًا مِّنْ يَّحْيٰى مَعًا** یعنی یہ دو نو دو بیٹے میرے ہیں اور دو بیٹے میری  
 بیٹی کے بار خدا یا بدرستیکہ میں دوست رکھتا ہوں ان دو نو کو پس دوست  
 رکھ تو ان دو نو کو اور دوست رکھ جو ان دو نو کو دوست رکھی **اور** دوسرے  
 حدیث میں آیا ہی **اِنَّ ابْنِي هٰذَا يَنْ رَّجِيحًا نَّكَاحًا مِّنَ اللّٰثِنَا**  
 یعنی بد رستی یہ دو نو فرزند میرے دو رجحان میرے ہیں دنیا سی اور ہی  
 حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت صلعم **عَالٍ وَّآلٍ وَّسَلَمٍ** فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما کو  
 فرماتے تھے بلاؤ میرے پاس میرے دو نو فرزند دو نو کو پس گلے سے لگاتے اور  
 پیار کرتے اوہیں **اور** شان امام حسن میں فرمایا **اِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ**  
 یعنی تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہی **اور** دوسری حدیث میں آیا ہی کہ حضرت  
 امام حسن یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما ایک ان دو نو صا خبر اوس سے بخندہ

## دکرا حضرت صلعم

من حضرت کی پشت مبارک پر سوار ہوا آپ سر مبارک سجدہ سے نہ اٹھایا  
 عدہ دراز کیا پس صحابہ نے سبب درازی سجدہ سی سوال کیا اور کہا مگر وحی  
 تہازی نازل ہوئی یا رسول اللہ فرمایا میرا بیٹا سوار ہوا میرے پر پس ناخوش  
 جانا میں نے کسی کو جب تک وہ اپنی قضائی حاجت کرے اور از آنجلہ یہ ہے  
 کہ ہر نبی و سبب کہ امت منقطع ہی یعنی سود مند نہیں الا نبی و سبب  
 حضرت اور مراد یہ نبی و سبب مقصود یہ سبب زواج اور کسی واسطے تزوج  
 کیا امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے بنت فاطمہؓ سے نکاح بامبداری اتالیقیہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ایک یہ ہے کہ تزویج کیا جاوے اور بنات  
 حضرت کے یعنی اگر کوئی دختر دختران حضرت سی نکاح میں کسی مرد کے ہووے  
 نہیں سزاوارا دس مرد کو کہ او سپرد دوسری زن خواستگاری کرے اور اصل  
 اس باب میں قصہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہی کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے دختر  
 ابو جہل کو کہ مسلمان ہو کر مدینہ میں آئی تھی خواستگاری فرمائی جب یہ خبر فاطمہؓ سے  
 رضی اللہ عنہا نے سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں پس آنحضرت  
 اوٹھی اور اوپر منبر کے تشریف لیگی اور خطبہ پڑھا اور کہا کہ فاطمہ جگر گوشہ میری  
 ہی اور میں روا نہیں رکھتا اور خوش نہیں آتا مجھی کہ ستادین اور فتنہ میں  
 و آئین او سے اور مجھی ایذا دیتا ہی جو کوئی ستا تا ہی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور  
 میں نے ستا ہی کہ علی خواستگاری کرتا ہی دختر ابی جہل کو سو گند بخدا کہ جمع و فراہم  
 نہیں ہوتی دختر رسول خدا اور دختر دشمن خدا ایک مرد کے نکاح میں چاہیے  
 کہ علی طلاق دیوی فاطمہ کو بعد از ان نکاح کرے دختر ابی جہل کو پس علی مرتضیٰ  
 آئے اور غدر جانا اور ترک کیا خواستگاری دختر ابی جہل کو پس آنحضرتؐ  
 نے حرام کیا حضرت علی پر نکاح او پر حضرت فاطمہ کے تادم حیات فاطمہ تک  
 اور فرمایا ای علی میں تجکو دوست رکھتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ آزار دیوی تو  
 فاطمہ کو کہ لازم آوے او سے آزار میرا اور منطوق اس حدیث کا مخصوص  
 بفاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ہی لیکن چونکہ علت ایذا ہی جاری کیجاتی ہی سب  
 بنات میں فتنہ برآو رہیہ کہ اجتہاد و تحریکی جاوے قبلہ محراب مسجد نبوی میں کہ

## باب بیون فصل شمس

مدینہ میں ہی چپ و راست اور روایات میں آیا ہی کہ دور کیا گیا۔ باب رسالہ  
 تھا پس دیکھا حضرت نے کعبہ کو اور بنایا محراب مسامتہ کعبہ کے اور  
 منجملہ خصائص حضرت ہی ایک یہہ ہی کہ جس نے دیکھا حضرت کو خواب میں دیکھا  
 اوسنے حق و راست بی شک و شبہ اس واسطے کہ شایان بصورت شریف  
 متمثل نہیں ہوتا اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا من رآنی فقد  
 رآی الحق یعنی جس نے دیکھا مجھے دیکھا حق و راست مراد ہی کہنا  
 خواب میں اور روایت میں آیا ہی من رآنی فی المنام فقد  
 رآنی یعنی جس نے دیکھا مجھے خواب میں پس تحقیق بھی کہ دیکھا اگر حق تعالیٰ  
 نے شیطان کو قدرت بخشی ہی ہر صورت کہ چاہی متمثل ہووے لیکن قادر  
 نہیں کیا اوسہی کہ بصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہووے  
 اس واسطے کہ آنحضرت منظرہ ایت ہیں اور شیطان منظر ضلالت اور ہدایت  
 و ضلالت میں تضاد ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ فضیلت شامل سارے  
 انبیاء کو ہی کہ شیطان متمثل نہیں ہو سکتا بصورت کسی پیغمبر کے لیکن صاحب  
 مواہب لدنیہ اسی خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لایا ہی اور  
 دیکھنی حضرت رسول مقبول میں یہ شرط نہیں کہ بصورت خاص حضرت شرف  
 بزیارت ہو بلکہ جس صورت میں دیکھا حضرت ہی کہ دیکھا بعضوں نے تریف  
 مراد رکھی ہی اور بعض نے تکبر اور کہتے ہیں کہ جو کوئی ابن سیرین پاس معین  
 خواب کے تھا آتا اور کہتا کہ میں نے خواب میں حضرت کو دیکھا ہی پوچھتا کہ صورت پر  
 میرے سامنے ظاہر کر اگر ایسی صورت بیان کرنا کہ حضرت اوس صورت پر نہ تھی  
 ابن سیرین کہتی کہ تو نے حضرت کو نہیں دیکھا اور سند اس حدیث کی صحیح ہی اس  
 اعلم اور کہینی زبور حضرت عباس کے کہا کہ میں نے حضرت کو خواب میں دیکھا  
 پوچھا کہ صورت پر عرض کیا بصورت حسن بن علی کہا سچ دیکھا تو نے قول جہول  
 محدثین یہہ ہی ہر صورت کہ دیکھی گویا حضرت ہی کہ دیکھا لیکن دیکھنا بصورت  
 خاص اتم و اکمل ہی اور تفاوت حال مرایا ہی جسکا آئینہ خیال صاف تراور  
 بنور اسلام منور تر رویت اوسکی درست تراور کامل تر عرض کہ تحقیق اس مقام

در آنحضرت صلعم

کی بہت تمام دکنال شیخ نے شرح مشکوٰۃ میں لکھی ہی وہاں دیکھنا چاہیے  
 اور بعض آیات میں آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت پاس آکر عرض کیا  
 کہ میرا آپ بڑا بڑا ہے بہت شریف میں حاضر نہیں ہو سکتا لیکن خواب میں  
 شرف بزیارت ہوا ہے کہ جب میں رَاَتِیْ فِی الْمَسَامِ فَسَکَرَانِیْ نے  
 الْیَقْظَۃ یعنی جسے دیکھا مجھی میں عنقریب ہی کہ دیکھی مجھی بیداری میں  
 علما کو رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حالت بیداری میں بعد از وقت  
 شریف اختلاف ہی صاحب مواہب لدنیہ نے اپنے پیشے سے نقل کیا ہی کہ کہا  
 نہیں پہونچا بہن کسی ایک صحابہ و من بعد ہم سے یہ قول صحت کو باوجودیکہ بیچ  
 و اندوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اوپر فوت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
 شدید و سخت ہوا تھا تا مجدی کہ وفات بائی اوسی اندوہ ہنائی میں بعد از حضرت چہ بہن  
 پہچے حالانکہ گھر فاطمہ زہرا کا قریب قبر شریف تھا نقل نہیں کیا اونسے رویت حضرت  
 اس مدت فراق میں لیکن صلی سے حکایتیں اس باب میں — توشیح عری الماری  
 او بہجت النفوس بن ابی جبرہ — اور روضۃ الریاض عقیف یافعی — اور رسالہ  
 شیخ صفی الدین بن ابی منصور اور سوا اسکے اور تصانیف میں اور یہ  
 مواہب میں عبارت ابن ابی جبرہ سے نقل کیا ہی کہ کہا بتحقیق ذکر کیا گیا ہے  
 جامعہ خلف و سلف سی کہ تصدیق کی ساتھ اس حدیث مِّنْ رَّاَتِیْ فِی الْمَسَامِ  
 فَسَکَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃ کے کہ دیکھا او ہونے نے حضرت کو خواب میں  
 پس ازان دیکھا بیداری میں اور حضرت سی پوچھیں وہ چیزیں کہ اوس میں  
 مشوش تھے پس خبر دی او نہیں بکشد کار اور ظاہر کن راہیں کہ اونسے کشود  
 حاصل ہوا اور وہی ہی وقوع میں آیا ہے زیادت و نقصان اور کہا ہی  
 کہ منکر رویت آیا بکلمات اولیا تصدیق رکھتا ہی یا نہیں اگر نہیں رکھتا او  
 بحث نہیں چاہی کرنا جو چیز ہم اثبات کریں وہ تکذیب کریگا اور اگر تصدیق  
 رکھی کہنا چاہیے کہ یہ او نہیں میں سے ہی اس واسطے کہ کشف کیا جاتا ہی اولیا کو  
 بخرق عادات اشیائی غریب عالم علوی و سفلی میں کہ سائر الناس کو اوسط  
 راہ نہیں اور یہی صاحب مواہب نے کہا کہ شیخ ابوالمنصور نے اپنی رسالہ میں

## باب بیسواں فصل شہر

کہا ہی کہتے ہیں شیخ ابو العباس تطلانی ایک مرتبہ آئی حضرت باس سپر  
 حضرت نے اوہیں آخذَ اللہُ بِیَمَیْنِکَ یا اَحْمَدُ یعنی دستِ رعاری  
 خدا تعالیٰ آئی احمد اور کہ شیخ ابو العباس حزان نے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک یار دیکھا میں نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک یار دیکھا میں نے کہ  
 کو کہتے ہیں اور لکھا آنحضرت نے واسطیہ کے واسطیہ کے کہ محمد نام رکھتا تھا  
 ایک فرمان کہا میں نے یار رسول اللہ میرے وہ ہیں کہتے ہیں جیسا میرے یہاں کے  
 لئی لکھا آپ نے فرمایا کہ اوسکو ایک کتاب نام ہی سوائی اسکے اور امام حجۃ الاسلام  
 کتاب المنقذ من الضلال میں کہتے ہیں کہ ارباب غلو شہادہ کرتے ہیں بیداری  
 میں ملائکہ اور ارواح انبیاء کو اور سنتے ہیں اونسے آوازیں اور اقتباس کرتے  
 ہیں اونسے انوار اور استفادہ کرتے ہیں۔ حکایت کیا گیا ہی سید نور  
 الدین رنجی ولد سید صفی الدین اور سید عظیم الدین سے کہ سنا بعض بزرگ  
 میں جواب سلام علیک السلام یا ولدی داخل قبر شریف سے اور مواہب لہب  
 میں اسی قبیل سے حکایات لائے ہیں اور حکایت کرتے ہیں شیخ ابو العباس  
 مرشی سے کہ کہا اگر پوشیدہ ہو جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سلم کا ایک طرفۃ العین میں اپنی کو مسلمانوں سے نہیں شمار کرتا اور یہ  
 محمول اوپر دوام مشاہدہ اور حضور اور رعایت سنن و آداب سلوک مناج  
 حضرت اور طریقہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ فرمایا ہی اَلَا حَسْبُکُمْ  
 اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ یعنی احسان وہ ہی کہ عبادت کری تو خدا  
 کی گویا کہ تو اسے دیکھتا ہی۔ حاصل کلام یہ کہ دیکھنا آنحضرت کا عبادت  
 وفات مثال ہی جیسا کہ خواب میں دیکھا جاتا ہی بیداری میں ہی اور وہ  
 شخص شریف کہ مدینہ منورہ میں قبر مقدسہ میں آسودہ و زندہ ہیں وہی شخص  
 بصورت مثال ایک آن میں ساتھ صورتوں بہت کے متصور ہوتا ہی عوام  
 کو خواب میں اور خواص کو بیداری میں اور مواہب میں کہا ہی جو کہ  
 تصدیق بکرات او لیا کہتا ہی قایل ہی اس بات کا کہ منکشف ہوتا ہی اوپر  
 احوال اشیا عالم علوی و سفلی میں مشکل و شبہ نہیں ہوتی اوسپر کوئی خبر



## ذکر آنحضرت صلع

ابن ابی اوسہ را م غزالی نے کہا ہے کہ جو چیز عوام خواب میں دیکھیں خواص  
 بیدار میں پاویں اور جو کچھ کہ وہ کسب حاصل کریں خواص بوجہ بیت اور  
 جملہ حضائر حضرت سی وہ ہی کہ نام رکھنا ساتھ شریف کے میمون و مبارک  
 و نافع ہی دنیا آخرت میں۔ روایت کیا گیا ہے انس بن مالک سے کہ رسول  
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسا نہ کیجی جاوین کے دوسری درگاہ  
 حق میں اور حکم ہو گا کہ انہیں۔ میں بین لیجاوین وہ دو عرض کریں گے کہ ہم  
 کس سبب تخی و سزاوار بہشت کے ہو۔ حالانکہ ہم سے کوئی عمل استحقاق بہشت  
 کا وقوع میں نہیں آیا رب العزت جل جلالہ فرما دیکھا انہیں بہشت میں لیجاؤ کہ  
 میں نے سو گندہ بنفس خود یاد فرمائی ہے کہ آتش میں نہ آوے جسکا کہ نام احمد و  
 محمد ہی اور علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ کہا کوئی مائدہ  
 نہیں کہ حاضر ہووے اس پر وہ شخص کہ نام اسکا احمد یا محمد ہی مگر یہ کہ  
 کرے خدا تعالیٰ اس منزل کو کہ رکھا گیا ہے وہ مائدہ او سمین ہر روز دو بار  
 روایت کیا اسے ابوالمصور دہلی نے اور آیا ہے کہ اگر جمع ہو ایک قوم  
 واسطے مشوت کے اور او سمین نام کسیکا محمد ہی البتہ برکت ہووے اس  
 مشورت میں اور آیا ہے جسکا نام محمد ہو آنحضرت اسکی شفاعت فرماؤ  
 اور بہشت میں لاوین۔ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ میں نے  
 حضرت غوث الثقلین کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ آگے اونکے بنا برتھیم  
 کے کھڑا ہو گیا حاضران مجلس شریف نے عرض کیا کہ محمد عبدالحق سلام کرتا ہے  
 پس حضرت غوث پاک کھڑے ہوئے اور معانقہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ دوزخ  
 پھر حرام ہی ظاہر ابہ بشارت نتیجہ اس تہیہ بابرکت کامی اور علماء کو حجاز  
 تہیہ باسم مبارک آنحضرت اتفاق ہی اور کفایت میں اختلاف کردہ ابوالقاسم  
 ہی خواہ محمد نام اسکا ہو یا نہ بعضوں نے جمع کرنے سے درمیان نام و کفایت  
 کے منع کیا ہے اور تنہا نام با کفایت کو جائز رکھا ہے اور بہ قول صحیح تروی اور  
 نووی نے کہا کہ اس مسئلہ میں چند مذہب ہیں۔ مذہب شافعی منع مطلق ہے۔  
 اور مالک نے مطلق بجز حکم کیا ہے۔ اور مذہب مالکی یہ کہ جائز ہے اور

کہ جب کا نام محمد نبی اور جو کوئی کہ قابل بہ تجویز مطلق ہے نہ ہوسکتا ہے۔  
 عجبات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہ قول نزدیک ہے۔  
 ہی انتہی اور از انجلہ یہی کہ مستحب ہے غسل و تطیب اسطے قرات  
 حدیث آنحضرت اور چاہی کہ نزدیک ٹرہنی حدیث کے آواز سے لکھا  
 جسے کہ حالت حیات میں جب آپ کلمہ فرمائی تھے **وَلَا تَقَالُوا**  
**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ كَمَا يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُم بِالنَّبِيِّ**  
 ای ایمان والوں بلند کر دو تم اپنی آواز۔ دلو اور آواز پر مہر کے۔ اس واسطے کہ  
 کلام حضرت کہ مروی ہے کہ بعد حضرت کے ورفعت میں مثل کلام آپ کے  
 ہی کہ سنا جاتا ہی لفظ شریف حضرت سی اور چاہی کہ بڑا جاوے اور مکان  
 عالی مرفع کے۔ روایت ہی مطرف سی کہ جب لوگ مالک رحمۃ اللہ علیہ پاس  
 آتے باہر بھیجتی کنیز کو اور کہلا بھیجتی کہ تم کیا جانتی ہو حدیث یا سائل اگر کہتی  
 سائل جلد باہر آتے گھر سے اور تعلیم سائل کرتے اور غیر اس روایت میں آیا  
 ہی کہ کہی بھیجتی اندر سے جواب سائل کا اور اگر کہتی کہ ہم فوائد و طالب حدیث  
 ہیں غسل خانہ میں جاتے پس غسل کرتے اور جاہر سفید ہنسی اور عامہ سفید سر پر کہتی  
 اور طلیسان ہنسی اور تطیب کرتے اور رکھی جاتی کہ سی پس یا ہر آتی اور ٹہنسی  
 او سر اور تیجہر بود کرتے اور تحدیث کرتے بختووع دو قار اور نہ ہنسی کو سی پر  
 مگر وقت تحدیث میں اور کہتے ہیں کہ امام مالک نے یہہ روشن سعید بن لمیب  
 سے اخذ کی تھی اور تحقیق کر وہ رکھا ہی قادی اور مالک اور جامعہ نے  
 تحدیث او پر غیر طہارت کے اور تھا اعش کہ جب بی وضو ہوتا نیم کرتا  
 اور شک نہیں کہ احرام و تعظیم و توقیر آنحضرت بعد از وفات نزدیک ذکر  
 حضرت و سماع حدیث و سماع اسم مبارک و سیرت حضرت لازم میں لازم تھا  
 اور چاہیے کہ وقت قرات حدیث واسطے آنے کیسے تعظیم کرے کہ اس میں  
 قلت ادب اور قلت احرام اور قطع حدیث حضرت کا ہی واسطے غیر کے خصوصاً  
 واسطے فاسقون کے اور بدعتیوں کے اور تھے کہ قطع حدیث کرتے تھے اور نہ  
 حرکت اگر کوئی ضرر و آفت لاحق ابدان ان کے ہوتی صبر کرتے و سنی بکرت



مکت ہیں اور جو کوئی ایسے پیچھے ہی انکے مرتبہ کو نہیں پہنچتا اور قول بعض  
محدثین کا یہ ہے کہ خیریت و افضلیت مخصوص اون صحابہ کے ساتھ ہی کہ انہوں نے  
در از ثقی صحبت اونکی اور بہت تھا استفادہ و استفادہ اونکا حضرت سے  
لیکن فتح را دل ہی اور حق یہ ہے کہ فضل و رت حضرت خصوصاً ان عیالی اور  
یقین کے مخصوص صحابہ ہی کہ اور کوئی نہیں رکھتا اور انہوں نے کہ فضل آخرت  
میں وارد ہی حیثیت دوسری سے ہیں کہ ایمان بالانوار ہی جیسے کہ یونون بالغیب  
میں ساتھ اس وجہ کے تفہیم کیا ہی واسطہ اور رضا بصل حضرت سی ایک یہ  
ہی کہ نمازی خطاب کرتا ہی **سَلَامٌ عَلَى السَّلَامِ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ**  
**السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى قَلْبِي** سبب آنحضرت نماز  
پہری موند ہماری طرف کیا اور فرمایا **السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ** کہہا واسطے کہ خدا خود  
سلام ہی یعنی سالم تقاضی و تحادف سی اور سلامتی بخشنے والا بندوں کا بس  
سلام او سب پر کہ موسم خوف و احتیاج ہی بجا ہی اور کچھ معنی نہیں رکھتا اور جب  
تم نماز میں ٹھو کہو **الْحَيَاتُ لِلَّهِ وَالضَّلَوَاتُ وَالطَّيَّاتُ السَّلَامُ**  
**عَلَيْكَ أَنْهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ**  
**وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ** ط جو وقت مصلی نے یہ کہا بھی ہر عید صالح کو کہ  
آسمان و زمین میں ہی الحدیث و پس اس جگہ تخصیص واقع ہوئی ساتھ سلام کے  
آنحضرت پر علی الخصوص اور اور دن پر علی العموم اور رکمانی نے شرح صحیح بخاری  
میں کہا ہی کہ صحابہ بعد از فوت حضرت السلام علی النبی کہتے تھے نہ بصیغہ خطاب  
واسطہ سلم اور از انجملہ یہ ہے کہ جسے حضرت بکارین اجابت کرے اگرچہ نماز میں  
ہو اور شاہد اس حدیث کا سعید بن المعلی ہی کہ کہا در حالت نماز مجھی آنحضرت صلی  
اسد علیہ وآلہ وسلم نے بکارا میں جواب نہ دیا آپ نے فرمایا کیا نہیں کہا خدا تعالیٰ نے  
**اسْتَجِبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ** یعنی جواب دے خدا اور  
رسول کو جو وقت بکارین نہیں اس واسطے کہ زندہ کرنا ہی نہیں پس اجابت دعوت فرض  
ہی گناہگار ہوتا ہی تارک او سکا تا مل اسمین ہی کہ آیا نماز باطل ہوتی ہی یا نہیں قول  
صاحب مواہب یہ ہے کہ تصریح کیا ہی ایک جماعت نے شافعیہ وغیرہ سی کہ باطل نہیں

اور قبول بعض باطل ہوتا ہی لیکن حدیث سی کو کسی چیز معلوم نہیں ہوتی اسلئے علم  
 اور انجیل ہے کہ دروغ کہنا حضرت پر مثل دروغ کہنی کے ہی غیر ادنیٰ پر اور جو کوئی  
 دروغ باند سم آنحضرت پر قبول نکلیا وہ روایت اوس سے کہی اگرچہ توبہ کرے جیسا  
 کہ ذکر کیا ہی جماعہ زہدین نے اور سعید بن الجریج سے روایت ہی کہ ایک مرتبہ حضرت  
 کے اوپر دروغ کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ابن ابیطالب  
 اور زبیر رضی اللہ عنہما کو اور فرمایا "یا وائس شخص کو مار ڈالو" اور شیخ محمد جوینی  
 پر امام الحرمین اس طرف گئی ہیں کہ تعدیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر  
 کفر ہی لیکن ائمہ حدیث نے اس کی موافقت اس قول میں نہیں کی اور حق وہ ہی دروغ  
 باندہا حضرت پر فاحشہ عظیمہ اور موبقہ کبیرہ ہی لیکن کافر نہیں ہوتا صاحب اوسکا  
 تا استحلال نہ کرے اور توبہ اگر صحیح ہو اور آثار اوسکے عیان ہو وین مقبول ہی اور  
 نہیں شہادت و روایت میں اور از انجیل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 اور جمیع انبیاء علیہم السلام گناہوں صغیرہ و کبیرہ سے معصوم ہیں خواہ عمدہ خواہ  
 بہوا مذہب فخریہ ہی ہے اور کتب کلامیہ میں تفصیل اسکے ہی لیکن حق ہی اجمال  
 ہی اور از انجیل یہ کہ حضرت اور جمیع انبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم وعلیہم اجمعین  
 برجنون اور اغار طویل جائز نہیں اور تمینہ کیا ہی سبکی نے اسپر کہ اغار انبیاء کا  
 مخالفت اغار اور نہ کی ہی اور علیہ اوجاع سے ہی اوپر جو اس ظاہرہ کے نہ اوپر  
 قلب کے اس واسطے کہ وارد ہوا ہی کہ آنکھیں انبیاء کی خواب کرتی ہیں نہ دل اور جب  
 بخواب نہ آتے انکی دلون کی خواب سے کہ سبکتر اغار سے ہی کی گئی پس اغار سے بطریق  
 اولیٰ اور سب ہی سبکے نے کہا ہی کہ انبیاء پر کوری جائز نہیں کہ یہ نقص ہے اور  
 اعمی نہیں ہوا کوئی پیغمبر ہرگز اور وہ جو مذکور ہوا ہی شعیب سے ثابت نہیں ہوا اور  
 یعقوب علیہ السلام کی بصیرت ایک پردہ حاصل ہوا تھا بابت شہادت خزن لیکن  
 مرتفع ہو گیا اور امام فخر رازی نے تفسیر قول حق سبحانہ وائضحت  
 عَمَّاہُ مِنَ الْخُرْنِ مین یعنی اور سفید ہو گئیں دونو آنکھیں اوسکی غم سے کہا ہی  
 کہ غالب ہوا یعقوب علیہ السلام پر کجا کہ سب اوسکی سفیدی معلوم ہوتی ہی اور  
 دلیل صحت اس قول پر یہ کہ تاثر خزن علیہ کیا ہیں ہی نہ حصول غمی مین بعد از ان کہا

## باب بیون فصل تیسرے

گناہی کہ اختلاف کیا ہی بعض کہتی ہیں کہ یعقوب علیہ السلام اندھ ہی ہو گیا ہے  
 بالکل پس کیا حق تعالیٰ نے اونہیں بصیرت عروج وقت القای فیض یوسف علیہ السلام  
 کے اور بعض کہتے ہیں کہ بصراؤ کی کثرت یگا سے ضعیف رہی ہی بوقت  
 القای پر ہن یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے مونہہ برقوی و تیز ہوئی  
 بصراؤ کی اور نقصان جاتا رہا اور قصہ علمی شعبہ علیہ السلام کا مشہور ہے  
 حکم ساتھ عدم ثبوت اس کے حکم ہی اور صحیح باب یعقوب مین علمی ہی  
 اس واسطے فرمایا **قَالَ لَمْ يَصْنَعْ** اس نے پس ہو گیا مینا اور مقاتل نے  
 کہا ہی کہ مدت چہرہ برس تک یعقوب علیہ السلام نابینا رہے تا بغیض یوسف  
 علیہ السلام انکشاف بصیر حاصل ہوا اور از انجلیہ یہ ہی کہ جو کوی دشنام  
 گوئی یا تنقیض جناب آنحضرت کرے ساتھ کسی وجہ کے وجہ سے بصر یا بینا  
 واجب ہی قتل اس کا اس قول مین اتفاق ہی اختلاف اس مین ہی کہ یہ قتل  
 بطریق حد ہی بالفعل مارنا جائیے طلب توبہ نہیں جائیے یا بچتہ ردت کہ توبہ  
 جائیے طلب کرنا اگر توبہ بجا لایا عفو کریں لیکن مختار قول اول ہی اور یہ اس  
 صورت مین ہی کہ مسلمان ہووے اگر کافر ہی اور اسلام لایا در گذر کریں  
 اور یہ بحث آخر کتاب مین تفصیل آو گیا انشاء اللہ تعالیٰ اور جملہ خصائص  
 حضرت سی یہ ہی کہ جبریل علیہ السلام بفرمان ملک العلام تین مرتبہ مرض حضرت  
 مین واسطے عیادت و پرستش کے آئی اور مواہب مین مذکور ہی کہ نماز ادا  
 کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فوج فوج مسلمانوں نے بی امام اور بی دعا  
 جنازہ کے کہ مشہور ہی ذکر کیا اس روایت کو یہی احمد ابن محمد وغیرہا نے  
 اور مدون ہوئے حضرت بعد تین دن وفات سی اور پچھا یا گیا واسطے آنحضرت  
 لحد مین قطبہ کہ پچھاتی تہیے نجی آ کے اور یہ دونو امر جائز نہیں غیر آنحضرت کے  
 واسطے انتہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ قطبہ شقران نے کہ موالی آنحضرت  
 کے تہا پچھا دیا تہا بے علم و اطلاع صحابہ کے تا کوی اور بعد از حضرت نجی اپنی  
 نہ پچھاوے کہ اس کے حق مین مکروہ ہی اور زمین مظلم و تاریک ہوئی  
 بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا کہ محل اس کے مین آو گیا

اور از انجمله یہی کہ زمین جسد مبارک حضرت و دیگر انبیاء کو نہیں کہائی اسطرح  
مواہب میں ہی مرقوم ہی اور بعض اولیاء اسد سی ہی نقل کرتے ہیں جیسے  
کہ قبر شیخ علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد چودہ برس کے کسی تقریب سی کہولی تھی بدن  
و کفن باقی تھا یہاں تقریب یہی کہ لوگ جانتے تھے کہ برادر زادہ انکے کو کہ  
جو ان صالح تھا اونکی قبر میں دفن کریں چنانچہ مکہ معظمہ میں عادت ہی کہ اموات  
کو تبرکات قبر زرگون میں دفن کرتے ہیں اور ظاہر وہ ہی کہ کنہا ناز میں گاہ  
شریف کو کنہا یہی حیات سی اور یہ محض ص با حضرت اور حضرات انبیاء ہی  
اور رضا یں حضرت سی یہی کہ میراث مال حضرت میں جاری نہیں ہوتی  
بجہت باقی رہنے ترک حضرت کے اونکی ملک میں اور بعض نے کہا ہی کہ وہ مال  
صدقہ ہو جاتا ہی اور یہی قول صواب ہی جیسا کہ حدیث میں آیا ہی مائتہ کساء  
صدقہ لایعنی متروکہ ہمارا صدقہ ہی صرف کیا جاوے جس مصارف میں کہ  
آنحضرت صرف فرماتے تھے اہل عیال و فرزندان و فقراء و وصایا اور مصالح  
مسلمین میں اپنی حیات میں اور صباح ہی حضرت کو وصیت کرنا جمیع مال اپنی  
کے اور غیر کو جائز نہیں مگر ثلث اور اسطرح حکم ساری انبیاء کا ہی کہ اونکی اموال  
میں ارث نہیں ہوتی اور اس طریق پر جواب دیا جاتا ہی قول حق تعالیٰ  
وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوُدَ یعنی میراث لیگا سلیمان داؤد سے اور  
قول حق سبحانہ سی رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا یعنی  
یعنی ای رب میرے بخش مجھ اپنی پاس سے کوئی ولی کہ میراث لیجاوے مجھے  
برادر ارث سے نبوت و علم ہی بکذا فی المواہب والندایج اور از انجمله  
یہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں اپنی قبر میں اور اسطرح سارے  
انبیاء علیہم السلام اور آنحضرت نماز پڑھتے ہیں اپنی قبر میں باذان و  
اقامت اور رکعت کیا ابن زبائدر نے اور ابی النجار نے کہ اذان ترک کی  
گئی ایام حرہ میں تین دن اور باہر گئے لوگ اور سعید ابن المسیب مسجد میں  
تھا کہتا ہی سعید کہ متوجش ہو امین جب وقت ظہر ہوا نزد یک قبر شریف  
کے گیا میں آواز اذان سنی میںے اور غار ظہر میںے ادا کی بستر سنی میںے

بجہت باقی رہنے ترک حضرت کے اونکی ملک میں اور بعض نے کہا ہی کہ وہ مال صدقہ ہو جاتا ہی اور یہی قول صواب ہی جیسا کہ حدیث میں آیا ہی مائتہ کساء صدقہ لایعنی متروکہ ہمارا صدقہ ہی صرف کیا جاوے جس مصارف میں کہ آنحضرت صرف فرماتے تھے اہل عیال و فرزندان و فقراء و وصایا اور مصالح مسلمین میں اپنی حیات میں اور صباح ہی حضرت کو وصیت کرنا جمیع مال اپنی کے اور غیر کو جائز نہیں مگر ثلث اور اسطرح حکم ساری انبیاء کا ہی کہ اونکی اموال میں ارث نہیں ہوتی اور اس طریق پر جواب دیا جاتا ہی قول حق تعالیٰ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوُدَ یعنی میراث لیگا سلیمان داؤد سے اور قول حق سبحانہ سی رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا یعنی ای رب میرے بخش مجھ اپنی پاس سے کوئی ولی کہ میراث لیجاوے مجھے برادر ارث سے نبوت و علم ہی بکذا فی المواہب والندایج اور از انجمله یہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں اپنی قبر میں اور اسطرح سارے انبیاء علیہم السلام اور آنحضرت نماز پڑھتے ہیں اپنی قبر میں باذان و اقامت اور رکعت کیا ابن زبائدر نے اور ابی النجار نے کہ اذان ترک کی گئی ایام حرہ میں تین دن اور باہر گئے لوگ اور سعید ابن المسیب مسجد میں تھا کہتا ہی سعید کہ متوجش ہو امین جب وقت ظہر ہوا نزد یک قبر شریف کے گیا میں آواز اذان سنی میںے اور غار ظہر میںے ادا کی بستر سنی میںے

## باب بیوان فصل تیسرے

اذان و اقامت قبرین واسطے ہر نماز کے تاکر گزرتے تین دن رات اور اگر لوگ اور عود کیا موزنون نے پس کسی مینے اذان اونکی جیسیکہ سننے پر غریبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آخر ہوا قول صاحب مواہب اور مداریک علیہ السلام جانا چاہیے کہ بعد از اتفاق حیات پیغمبرین اختلاف کیا ہی زندہ قبرین میں با نہیں جائی معین میں بلکہ جس جگہ خدا جا ہی بہشت یا آسمان یا عرش یا او جگہ میں کہ مقبہ بجای معین ہوں بعضے کہتی ہیں کہ بعضے جسد شریف قبر میں رکھا اور اسی خروج پر دلیل نہیں رکھتے ہم پس ظاہر یہ ہے کہ اسی بقعہ میں ہوا اور اگر کہیں یہ بقعہ تنگ ہی مناسب نہیں جس جسد شریف اوسین جواب اوسکا یہ ہے کہ حدیث میں آیا ہی کہ صحت و فراخی کیچاتی ہی قبر مومن میں ستر در ستر کیا جگہ قبر شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ صحت اوسکی دائرہ قیاس سے باہر ہی اور اگر کہیں کہ فردوس اعلیٰ الہی و اسطیٰ تمکین و استقرار آنحضرت کے بقعہ قبر سے جواب اوسکا یہ ہے کہ کوی بہشت بہتر و شریف قبر شریف سی نہیں اگر حضرت اوس جگہ ہو وین۔ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہی اگر اس بقعہ کو کہ ضم اعضائ شریفہ حضرت کیا ہی تمام اماکن و مواضع پر تفصیل و ترجیح دیوین حتی کہ کعبہ معظمہ اور عرش مجید پر نہیں جانتا میں کسی مومن کو کہ توقف کرے اوسین اور حدیث ثبوت سوانح کو آنحضرت نے فرمایا دیکھا میں نے موسیٰ کو کہ نماز ادا کرتا تھا اپنی قبر میں ہو یہ اس قول کا ہی اور حدیث دیکھا انیا کاشب معراج میں آسمان پر اور حدیث دوسری کہ دیکھا میں نے موسیٰ کو کہ ساتھ ستر زار بنی اسرائیل کے چ من آتے تھے اور تلبیہ کہتی تھے ناظر اطلاق مکان میں ہی اور اگر کہیں قرآن مجید ناطق ہی ہوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَأَنْتُمْ مَبْتُؤُنَ** یعنی بد رستی کہ تو مرینوالا ہی اور یہ سب مرینوالی اور فرمایا آنحضرت نے **إِنِّي رَجُلٌ مُّقْبِرٌ** یعنی بد رستی کہ میں ایک مرد مقبوض ہوں اور صدق اکبر رضی نے فرمایا **فَإِنْ حُفَّتْ أَعْقُلُ مَا تَسْتَفْتُونَ** پس بد رستی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق فوت ہوئی اور اجماع است ماسی پر



## ذکر آنحضرت صلیع

۱۔ جواب او سکا یہ کہ حضرت نے دردموت چکھا بعد ازان زندہ کیا انہیں حق تعالیٰ نے جبیکہ حدیث میں آیا ہے کہ میں گرامی تر ہوں خدا کے نزدیک چھوڑے بھی قبر میں رہے اور پر جالبین کے اور یہی حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے اگر مادہ دنیا کو زمین پر پس آنحضرت زندہ ہیں بحیات جسمانی دنیاوی کے ساتھ اس بدن کے کہ حیات شریف میں رکھتی تھے اور یہ اکل ہی حیات تھا جسے کہ روحانی اخروی ہی اور حق تعالیٰ قادر ہی کے نگاہ رکھے ارواح کو بی ابدان ولیکن نقل وارد ہوئی ہی بوجہ دار و اح ابدان میں جیسا کہ مونا موسیٰ علیہ السلام کا نماز گزارندہ قبر میں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جیسے دنیا میں جتنا بطعام و شراب و غیر ذلک صفات اجسام سے مشابہہ و محسوس تھا وہاں کا معاملہ بھی مقیس علیہ ای بر ہو سکے بلکہ اوہنیں عالم برنج میں اور احکام ہووین اور احتیاج بطعام و شراب اور امثال او سکے امر عادی ہی اور وہاں کا حال بر خلاف عادت ہووے اور ہو سکنا ہی کہ برواج و تسلیم اور ماند او سکے اور اوق روحانی سے ہووے جیسا کہ شان خہدائین واقع ہوا ہی یوم القیامہ فی حیات یعنی روزی دی جاتے ہیں او اس حال میں کہ خوش و خرم ہیں اور اگر بطعام بہشت سی مراد ہو تو یہی عجب نہیں جبیکہ حدیث میں آیا ہے یطعمونی و یسقی فی یعنی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ لیکن علم و ادراک و سماع انبیاء میں شک نہیں بلکہ سائر اموات میں تصریح کیا ہی اسے علما نے ایسا ہی پایا جاتا ہی مواہب و مدارج میں اور احادیث میں آیا ہے کہ حج ادا کرتے ہیں اور تلبیہ کہتی ہیں اور ذکر و تسبیح کرتے ہیں اور کوئی مقرر من اعراض کرے کہ آخرت دار عمل نہیں اور وہاں تکلیف نہیں یہ اعمال کو واسطے کرتے ہیں جواب اعراض یہ ہے کہ عالم برنج پر احکام دنیا جاری ہیں استکسار اعمال و زیادت اجور سے اور گاہی حاصل ہوتا ہی عمل بے تکلیف اور براہ تہذیب و ذوق و شوق کے جیسے کہ نوافل و قطوعات کا حال ہی اور اسبواسطے بہشت میں تسبیح پڑھتے ہیں اور قرآن خوانی اور یہ جملہ حضایع حضرت سی بہ ہی کہ معین و مقرر روضہ مبارک حضرت بر ایک فرشتہ ہی کہ پہنچاتا ہی صلوٰۃ و سلام طرف زایر سے روایت کیا ہی

اس حدیث کو احمد اور نسائی اور حاکم سے اور تصحیح کیا ہی اور کسے حاکم نے یہ حدیث  
لفظ کے اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْاَرْضِ يُبْلِغُوْنَكَ  
اَمَّتِي السَّلَامَ یعنی بدست واسطے خدا کے فرشتے ہیں کہ یہ لے ہیں زمین میں  
پہنچاتے ہیں مجھے میری امت کی طرف سے سلام اور ان جملہ وہی کہ عرض  
کیے جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعمال امت کے اور استغفار  
فرماتے ہیں حاصل اوسکے لئے اور روایت کیا ابن المبارک نے سعید ابن ابی  
سے کہ کوئی دن نہیں مگر یہ کہ عرض کیے جاتے ہیں حضرت پر اعمال امت کے صبح  
و شام بس پہنچاتے ہیں انکو حضرت ساتھ نشانوں اونکے کے اور اعمال اونکے  
اور بعض روایت میں یوں آیا ہی کہ عرض کیے جاتے ہیں حضرت پر اعمال امت  
کے جو اونہیں بہن انکو میں سر دپوشش کرتا ہوں اور وہ چونک ہیں عرض کرتا  
ہوں بدرگاہ رب العزت اور مراد ستر سے عرض نکرنا گناہوں کا ہو گا گوہر است  
ابھی جاری ہی اوسپر کہ اعمال بعد از عرض ثبت ہوتے ہیں اور جو عرض نہیں کیا  
جاتے محو و ساقط ہوتے ہیں درجہ اعتبار سے فافہم و باللہ التوفیق  
اور مدارج میں ہے کہ حدیث کتب الاخبار میں آیا ہی کہ ہر گاہ و بیگاہ ستر  
ہزار فرشتے قبر شریف پر نازل ہوتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اور مارتے  
ہیں بازو اپنی اور جب آپ مبعوث ہوتے ہیں قبر سے باہر آتا ہی درمیان  
ان فرشتوں کے اور لیجاتے ہیں آنحضرت کو بدرگاہ رب العزت اور  
انرا جملہ وہ ہی کہ منبر آنحضرت کہ مسجد شریف میں ہے بالا عرض حضرت کے  
ہی اور ایک گروہ اس طرف گئی ہے کہ یہ اخبار ہی اوس منبر سے کا و ستر  
واسطے حضرت کے بنا کر میں نہ یہ منبر کہ مسجد شریف میں ہی اور یہ قول نہایت  
بعید ہی سیاق لفظ حدیث سی کہ فرمایا ہی باین حجرہ میرے اور منبر میرے  
ایک باغ ہی باغون جنت کے سے اور منبر میرا اوپر جو منبر کے ہی ظاہر و مشاہد  
اس کلام سے وہی منبر ہی کہ واسطے تجدید و روضہ مقدسہ کے مذکور ہی سیاحی  
مذکور ہی تاریخ دینہ میں اور صاحب مواہب نے کہا ہی کہ اختلاف نہیں کیا کسی  
ایک نے علماء سے سچ اسکے کہ یہ مشمول اوپر ظاہر کے ہی اور یہ حق ہی اور محسوس

## ذکر آنحضرت صلعم

و موسیٰ اور قدرت شامل ہی سب چیز کو اور جس چیز کی خبر وہی ہی مخبر صادق نے اور  
 غیب کے ان اوسپر واجب ہی اور راز انجملہ وہ ہی کہ میان منبر اور قبر شریف  
 حضرت کے اسی روضہ ہی ریاض جنت سے روایت کیا اسی بخاری نے ساتھ  
 لفظ مَا بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ وَمِنْ بَيْنِهِمَا کے یعنی در میان میرے گہراور میرے منبر کے  
 اس جگہ تکم کیا ہی بعض نے کہا ہی کہ مراد تشبیہ بقعہ شریفہ ہی بروضہ جنت  
 نزول رحمت اور حصول سعادت اور بعض نے کہا ہی کہ طاعت و عبادت اس  
 مقام میں موصل الی الجنة ہی اور یہ دو قول ضعیف ہیں اور بعد اس واسطے  
 کہ تشبیہ ریاض جنت و نزول رحمت و ایصال خیر بروضہ بہشت اور ترتب  
 ثواب اوسپر شامل تمام مساعد اور کل بقاء خیر کو ہی اور مخصوص ساتھ اس  
 مسجد شریف و منبر شریف کے نہیں اور اگر گھر محل اور رحمت خاص اور روضہ  
 مخصوص کے جنت سی کرین یہہ ہی خالی بعد سے نہیں اور تکلیف سی اور  
 اور حق وہ ہی کہ کلام محمول اور حقیقت ظاہرہ اپنی کے ہی کہ ما بین حجرہ آنحضرت  
 و منبر شریف ایک روضہ ہی ریاض جنت سی باعتبار اس معنی کے کہ فردائی  
 قیامت او سے بہشت برین میں نقل کرین اور مانند سایر بقیع ارض خالی و اسکا  
 گھرین جیسا کہ ابن فرعون اور ابن جوزی نے امام مالک سے نقل کیا ہی اور اتفاق  
 جماعہ علما کو اس کے ساتھ منضم کیا ہی اور شیخ ابن حجر عسقلانی اور اکثر  
 علماء حدیث نے اس قول کو ترجیح دیا ہی اور ابن ابی جرہ کہ کیا یہ علماء  
 مالکیہ سے ہی فرمایا ہی کہ احتمال رکھے کہ عین یہہ بقعہ شریفہ روضہ ریاض جنت  
 سے ہووے کہ اس جگہ سے دار دنیا میں پہنچا ہو جیسا کہ شان حجر اسود اور  
 مقام ابوابینہم میں واقع ہی اور بعد از قیام قیامت ہی مقام اصلی اوسکی  
 لیجاوین اور نزول رحمت و استحقاق جنت لازم مرتب فضل اور علو  
 مرتب اس مقام کو ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ آتا  
 ہوں میں باب جنت کے تین دن قیامت کے اور استحقاق کرتا ہوں میں پس  
 کہتا ہی خازن جنت یَا اَمْرُتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ رَاْحِدًا قَبْلَكَ  
 یعنی ساتھ تیرے ام کہتا گیا میں کہ کہوں میں دروازہ بہشت واسطے کسی ایک

## باب بیون فصل تیسرے

پہلے جیسے اور جائز ہی کہ ب بک بین واسطے قسم کے ہو وی اور یہ منی  
 احسن والدہن اور از انجملہ وہ ہی کہ محذور ہو دین حضرت سوا  
 کے اور کسوت خلعت دیا جاوے اعظم و انفس حل حیت سے حدیث  
 میں آیا ہی کہ حشر کی جاوین لوگ قیامت کے دن پس ہوئیں اور میری امت  
 مقام بلند پر اور پہناوی نجی میرا پروردگار حلال سزا اور ایستادہ ہوں حضرت  
 اوپر آستان کری کے بنین کھڑا ہوتا وہاں کوئی ایسی مقام میں کہ رشک لجاوین  
 اوسپر اولین و آخرین اور از انجملہ یہ ہی کہ دیا جاوے اوہنیں مقام  
 محمود مجاہد نے کہ ایہ تفسیر ہے ہی کہا کہ مراد مقام محمودی جلوس حضرت  
 کا ہی اوپر عرش کے اور عبد اللہ بن سلام سے منقول ہی جلوس اوپر کر سی  
 کے اور تفسیر بیضاوی میں کہا ہی کہ ایسا مقام کہ شرف اوسکی کری جو کوئی  
 وہاں کھڑا ہی اور جو کوئی او سے پہچانے اور یہ مطلق ہی ہر تمام میں کہ متضمن  
 ہی کہ امت کو اور مشہور یہ ہی کہ وہ مقام شفاعت ہی لھکن ایف  
 المواہیب اور از انجملہ یہ ہی کہ دیا جاوے حضرت کو لو ارحد قیامت  
 کے دن اور حضرت آدم علیہ السلام اور اسوائی اونسکے نیچے اوس لواء کے  
 ہو دین اور عطا کیا جاوی وسیلہ کا علی درجہ ہی بہشت میں وہ ہی مخصوص  
 با حضرت ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ فرمایا اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ  
 يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَبَيِّدُنِي  
 لَوَاءِ الْحَمْدِ وَلَا فَحْشٍ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اَدَمُ فَمَنْ  
 سِوَاهُ اِلَّا هُوَ تَحْتَ لَوَاءِي يَعْنِي مَن ہوں سید اولاد آدم قیامت  
 کے دن اور میں ہوں کریم ترین پہلون اور پچھلون کا اور میرے ہاتھ میں ہے  
 نشان حمد اور نہیں فخر اور نہیں کوئی نبی اوس دن آدم اور خیر اوسکے گروہ  
 نیچے نشان میرے ہی اور از انجملہ وہ کہ مخصوص کیا آنحضرت کو حق تعالیٰ  
 نے ساتھ کوثر کے کہ سیدان کرتے ہیں اوس میں درو یا قوت اور بانی اوکا  
 بہت شیریں ہی شہد سے اور بہت سفید ہی دودہ سے اور ایک  
 روایت میں آیا ہی کہ بہت سفید ہی برف سی اور کوزی او کے ستارے

## ذکر آنحضرت صلی علیہ وسلم

بادہ اور بعضوں نے کہا ہی کہ ہر پیغمبر کے لئے آخرت میں ایک عوض  
 ہوئے اور قدرت و فضل و مرتبت اوسکے اور کوثر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے عظیم تر اور شریف تر ہی اور ازاجلہ وہ ہی کہ جو چیز انبیاء  
 ماسبق کو بعد از سوال عطا فرمائی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے زوال  
 ارزانی رکھا۔ ابراہیم خلیل اللہ نے کہا وَلَا تَحْزَنْنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ط  
 یعنی رسوا کر مجھے دن بعثت کے اور آنحضرت کی شان اور اونکی است  
 حق میں فرمایا يَوْمَ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ  
 الايتا یعنی دن ہی کہ نہیں رسوا کرنا اللہ نبی کو اور جو کہ ایمان لائے اوسکے  
 ساتھ آخر آیت تک اور موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے کہا رَبِّ اشْرَحْ  
 لِي صَدْرِي یعنی اے رب میرے کہول میرے لئے سینہ میرا اور شاہین  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا ہی اَلَمْ تَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ  
 یعنی کیا نہیں کہولا ہننے ترے لئے سینہ تیرا اور او میں سے یہ ہی کہ حق  
 تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بمقام محبت برگزیدہ کیا اور  
 ابراہیم علیہ السلام کو بمقام خلعت اور مقام محبت بالاتر مقام خلعت سی ہے  
 کہ اول ذکر اوسر کا گذرا اور آخر میں ہی کلام اوسکے بیان میں آویگا اور  
 بعضے عارفین نے علماء سے فرق میں درمیان خلیل وحبیب کے ایک کلام لطیف  
 کہا ہی کہ خلیل خلعت سی ہی بمعنی حاجت اور ابراہیم علیہ السلام محتاج و مفقر  
 تھا طرف خدا کے اسی جہت سی اوسے خلیل مکرر اور حبیب فعیل ہی  
 بمعنی فاعل یا مفعول پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من وجہ محب  
 ہیں اور من وجہ محبوب بی وساطت عرض کے اور بعض نے کہا ہے  
 کہ خلیل کا فعل برضای حق ہوتا ہی اور فعل حبیب برضا و خوشنودی  
 حبیب اور خلیل گا ہی شتابی نہیں کرتا واسطے لقای محبوب کے جیسے  
 کہ بوقت آنے ملک الموت کے ابراہیم علیہ السلام پاس قبض روح کے  
 لئے توقف کیا ابراہیم علیہ السلام نے اور کہا پروردگار سے پوچھ جو اوکا  
 حکم ہو بلا توقف بجالا اور آنحضرت نے فرمایا احْزَنْتُ الْفَقْرَ

الاعلیٰ یعنی اختیار کیا میں نے رفیق اعلیٰ کو اور از انجملہ وہ ہی کہ نماز ائمہ حضرت  
 کہ بیٹہ کراد فرماتے ثواب او سکا برابر ثواب ابنا دہ نماز کے تھا بخلاف اور  
 کے کہ فرمایا مَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ يُضْفُفُ آخِرُ النَّاسِ یعنی جو کو  
 بیٹہ کر نماز پڑھے او سکے لئے ثواب ادب بابت قائم کے ہی اگرچہ ظاہر اس  
 حدیث کا عام ہی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ساتھ مخصوص ہیں  
 اور منجملہ مضامین یہ ہے کہ جیسا حضرت روبرو سی دیکھتی وہاں ہی چھ سے اور  
 جیسا تاریکی میں دیکھتے وہاں ہی روشنائی میں اور کلام اس کے تحقیق میں ذکر  
 بصر شریف میں پہلے گد راہی یونین می مواہب و آثار النبوت میں اور  
 اور از انجملہ یہ ہے کہ جو کچھ دنیا میں ہے زمان آدم تا نوحہ اولیٰ تک سب حضرت  
 پر منکشف و ہویہ اگر دیا تا سب اول سے آخر تک معلوم ہووے اور حضرت  
 نے ہی بارون اپنے کو بعض اون احوال سے مطلع و آگاہ فرمایا اور  
 بعض صلحا ر اہل فضل سے سنا گیا ہی کہ بعض عارفون نے ایک کتاب لکھی  
 ہی اور اوس میں اثبات کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام  
 علوم اتہی تعلیم و معلوم کروادے تھے ایک ہی مرتبہ اور یہ بات بظاہر ظہور  
 بہت دلیلوں کے ہی تا قایل ہو سکے نہ کیا قصد کیا ہو واسلہ علم و فضل  
 فضائل و خصائص امت مرحومہ محمدیہ ہی بشمار ہیں اور یہ ہی راجع طرف  
 فضائل آنحضرت کے ہی کہ ایسی امت اور ایسی پیرو رکھتی ہیں جس کے فضائل  
 آنحضرت داخل امت میں ہیں کہ ایسا پیغمبر رکھتی ہیں اور منبع اور مرقہ ی  
 ساتھ ایسی ذات کامل الصفات کے ہیں جانا چاہیے کہ جب پیدا کیا ہو گا  
 قائل و تقدس نے اور برابر از و اظہار کیا عنہم لطیف نبوی صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم کو عالم عیان میں نہایت احکام و ایقان کے ساتھ متوجہ  
 و ظاہر ہوئے عنایت ربانیہ ساتھ امت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و  
 سلم کے اگرچہ جن و انس ساری امت حضرت کی ہیں بہت خصوصیت  
 و قابلیت کے کہ انکو ہے ظہور کیا اور دوسرے جائے ظہور کیا اور فرمایا  
 اَیُّهَا کُنْتُمْ خَیْرًا مَّا اُخْرِجْتُ لِلنَّاسِ یعنی تھے تم

بہترین گشت گھسائے واسطے لوگوں کے اور یہ خطاب ہو واسطہ ساتھ  
 اوایل اس امت کے ہی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور  
 سابقان اور مقرران درگاہ ہین اور ان صفات میں کہ **ابھی** تَامُرُونَ  
 بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی امر کرتے ہو تم ساتھ  
 معروف کے اور منع کرتے ہو منکر سے بد و حقیقت سبب اور شرط  
 خیریت میں اتم و اکمل و اسبق ہین اور ساتھ فضل صحبت رسول مقبول  
 اور مشاہدہ جمال جہان آراے حضرت اور اقتباس و استفادہ انوار  
 و آثار اونکے ہو واسطہ مخصوص ہین اور اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ اول اس  
 امت کا افضل ہے مابعد اپنی سے کہ اس باب میں شائع سے ترتیب  
 بھی واقع ہوئی ہے کہ قَرَأَ بِحَبْرٍ الْقُرْآنَ قَرَأْنِي الَّذِيْنَ آتَانِيهِمْ  
 ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ یعنی بہترین اہل زمانہ  
 ہم زمانہ میرے ہین کہ میں اونہیں ہوں بستر وہ کہ متصل ہین اونکے ساتھ  
 پہرہ کہ پیوستہ ہین ساتھ اونکے - مشہور یہ تین مرتبہ ہین صحابہ تابعین  
 و تبع تابعین اور ایک حدیث صحیح بخاری سے مرتبہ جو تھا ہی معلوم ہوا ہی  
 کہ اونہیں اتباع نبی کہتی ہین ثُمَّ يَفْقِشُوا الْكِذْبُ یعنی ہر ظاہر و آشکارا  
 ہو گا جھوٹ بد وہ ضبط و ربط دین اور صدق و تقویٰ و یقین کو اوایل  
 میں تہا زما اور ایک جماعت صحابہ سے وہ ہی کہ ایک لحظہ بدیدار شریف  
 حضرت مشرف ہوئی اور ایمان لائے اور چلی گئے اور ساتھ کار و بار اپنی  
 کے مشغول ہوئی اور ساتھ امتداد صحبت اور طول خدمت کے استفادہ اور  
 استفادہ حاصل کیا جو لوگ کہ ساتھ تفصیل صحابہ رضوان اللہ علیہم کے مطلق  
 قابل ہین کہتے ہین کہ اونہیں ہی کمال حاصل ہی کہ موجب افضلیت ہی من  
 بعد ہم سے اور معلوم نہیں ہوتا کہ مقصود اس طائفہ کا کیا ہی اگر چاہتے  
 ہین کہ برکت و رویت و مشاہدہ آنحضرت تمام کمالات حاصل ہوتی ہین  
 جیسا کہ متاخرین کہتی تھے پس یہ محل توقف ہی اور مستلزم عدم تفاضل و  
 تفاوت کو ہی درمیان صحابہ کے اور خلاف واقع ہی - باجائے ہین کہ وہی

## باب میون فصل تیسرے

رویت و مشاہدہ آنحضرت فضیلت ہی کراکمل و اتم ہے سب فضایل و کمالات  
سے اور کوئی فضیلت اس کے ساتھ برابر نہیں کرتی اور حاصل کلام  
صحابہ **رَمِنَ حَيْثُ الظُّلُمَةِ** اگرچہ مدت قلیل ہو سکی ہو افضل ہیں  
میں دراپنے سے اور جماعہ اصولیین اخلاق اسم صحبت کا ہی مخصوص  
رہتے ہیں ساتھ جماعہ اولی کے اور یہ خلاف مذہب محدثین کے ہی کہ صحبت  
میں ساتھ رویت و ملاقات ایک بار کے اکتفا کرتے ہیں اور پہلی ہی تھوڑا  
سا اس باب میں مذکور ہوا ہی اور چاہیے کہ بعد ہی بتقریب مذکور ہو اور  
فضایل و خصائص اس امت کے علی الاطلاق بیشمار ہیں اور اخبار و آثار  
اوسمیں بہت وارد ہی ہوا و ان سب فضایل میں ہونی امت محمد میں جیسکے  
حضرت **صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** خاتم الانبیا اور جامع فضایل و کمالات جمع انبیا  
کے ہیں اور مکارم اخلاق و محامد صفات حضرت پر مہی ہوئی امت آپ کی  
خاتم الامم ہی اور مخصوص ہی ساتھ کمال دین اور اتمام نعمت کے کہ **اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي** یعنی آج کے دن  
کامل کیا میں تمہارے دین تمہارا اور تمام کین تمہاری نعمتیں اپنی اور صفتیں  
اس امت کی کتب سابقہ میں مذکور ہیں جیسکے ذکر ان کے پیغمبر کا اور ان کے  
رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت **صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** نے کہا میں  
علیہ السلام نے ای رب آیا کوئی ہی امتوں میں گرامی نرا امت میری سے کہ سایہ  
کیا تو نے اوپر ساتھ غام کے اور نازل کیا اوپر من و سلوی پس فرمایا خدای  
تعالی نے یا موسیٰ نہیں جانا تو نے کہ فضل امت محمد **صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** کا  
امتوں پر مانند فضل میرے سب مخلوقات پر کہا موسیٰ نے یا رب دکھا مجھی وہ  
امت کہا نہ کہی گا تو اوہ نہیں لیکن ستواتا ہوں تجھے کلام او کا پس ندا کی حق  
تعالی نے اوہ نہیں پس جواب دیا ہے **بَلَّغْ أَوَّلَ كَلِمَتِكَ اللَّهُمَّ كَلِمَتَكَ**  
اور حالانکہ وہ اصحاب ابا اور ارحام اہل بیت میں تھے پس فرمایا حق سبحانہ نے  
**صَلَوَاتِي عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي وَ عَفْوِي سَبَقَ عَذَابِي**  
یعنی درود و رحمت میری تم پر اور رحمت میری نے سبقت کی میرے غضب پر اور عفو



اسی نے نبی کی میرے عذاب بر آو جو کوئی پاوی مجھے اس حالت میں کہ گواہی  
 دینا ہی لا الہ الا اللہ فقلت سئل اللہ تجتہا ہونین گناہ او سکی  
 فرمایا حضرت نے پس جاہی سجا نہ نے کہ منت رکھے مجھ پر اس نعمت کی ساتھ  
 کہا وَمَا كُنْتُ بِجَانِبِ الظُّورِ اِذَا نَادَيْتُهُ یعنی نہ تھا تو ای محمد یعنی نشا  
 عنصری میں وقتی کہ ندا کیا ہوتے تیری امت کو تا سنوا وین ہم موسیٰ کو کلام او نکا  
 روایت کیا اس حدیث کو قنادہ نے اور زیادہ کہا یہ کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے  
 یارب کیا عجب نیک ہی آو زامت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھی دوبارہ  
 سنوا اور ابو نعیم نے حلیہ میں انس سے روایت کیا اور کہا کہ فرمایا رسول  
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وحی نازل کی حق تعالیٰ نے موسیٰ پیغمبر نبی اسرائیل  
 پر کہ جو کوئی مجھے پاوے او اس حال میں کہ منکر ہی ساتھ احمد کے لاؤن میں او کو  
 آتش و زخین کہا موسیٰ نے یارب احمد کون ہی خدا تعالیٰ نے کہا احمد وہ  
 شخص ہے کہ پیدا ہونین کیا میں نے کسی پیدا ایش کو گرامی تراپنے نزدیک او سے  
 کہا ہی میں نے نام او سرکا اپنی نام کے ساتھ عرش پر پہلے اس سے کہ پیدا کرونین  
 آسمان وزمین اور جنت حرام ہی تمامہ خلق پر جب تک آوین حضرت اور او کی  
 امت پس اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ امت حضرت کو یہ بیعت حضرت پہلی  
 اور انبیا سے بیعت میں لاوین اور کیا عجب کہ جو بہمان عزیز ہی او سکی طفیلی  
 ہی عزیز ہووین۔ مگر وہ کہ مراد خلق سے غیر انبیا ہووین اگرچہ کہا ہی جمیع  
 خلق ای پر یہ کہ امت فاضل تر انبیا سے ہووے یا برابر ساتھ اون کے پس  
 حاشا وکلا اس واسطے کہ کوئی ولی مرتبہ نبی کو نہیں پہنچتا کہا موسیٰ نے اور کون لوگ  
 ہیں امت محمد اور کیا ہی صفات او کی پس ذکر کیا حق تعالیٰ نے صفات او کی  
 پس کہا موسیٰ نے خداوند ا مجھے نبی او س امت کا گردان فرمایا خدا تعالیٰ نے  
 نبی او س امت کا او نہیں کی جس سے ہوگا پس کہا موسیٰ نے خداوند ا  
 گردان مجھی امت او س نبی کی اور بعضون نے کہا ہی کہ وضو ہی نہیں  
 اس امت سی ہی نسبت باجمہ سالفہ اگرچہ اون کے پیغمبر و نکو بہ صفت حاصل ہی  
 اور استدلال کیا اس پر ساتھ اس حدیث کے اِن اُمَّتِي يَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عُرَّ الْمُحَلِّينَ مِنْ اَثَارِ الْوُضُوْءِ یعنی امت بری بکاری جاوگی دن قیامت کے  
 سفید و سفید دست و پانٹا بنوں وضو سے کہ یہ خزار وضو مخصوص ساتھ  
 اونکے ہو اور فتح الباری میں قصہ سارا میں ساتھ اوس قہار کے کہ پگڑا  
 اوسے بظلم و تعدی کہا ہی کہ جب چاہا اوس کا فرنے قربت بارہ - سارا  
 اوٹھی اور وضو کیا اور نماز ادا کی اور ایک روایت مسلم میں ابو ہریرہ سے  
 آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سب یہی کہ نہیں غیر  
 ہمارے کہ اور ظاہر حدیث احمد سے ہی کہ مشکوٰۃ میں صحیح کتاب الطہارت  
 کے لایا ہی - ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی اور مجموعہ صلوٰۃ خمس ہے خصایص اس  
 امت سی ہی کہ امت سابقہ میں چار نمازین تھیں سوا عشا کے پیغمبر چارے اول  
 گزاردہ غشا ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت نے  
 فرمایا تاخیر کو نماز عشا کی اس واسطے کہ نہیں تفصیل عطا ہوئی ہی ساتھ اس نماز کے  
 سا برام پر اور نہیں ادا کیا اس نماز کو کہنے پہلے تم سے اور اذان و اقامت ہی  
 خصایص اس امت سی ہی اور سبب یہی کسی امت پر نازل نہیں ہوئے پہلے  
 اس سے مگر سلیمان علیہ السلام پر اور آئین کو خصایص امت محمدیہ رکھا ہے  
 اور حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا  
 یہود حسد نہیں لیجاتے اور یہمارے کسی چیز پر حسد کہ حسد لیجاتے ہیں اور  
 جمعہ کے اور ہدایت کیا بلکہ خدا تعالیٰ نے اوپر کہنے آمین کے چھ امام کے  
 اور خصایص اس امت سی ہی رکوع نماز میں - روایت ہی علی مرتضیٰ  
 رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پہلی وہ نماز کہ رکوع کیا ہمنے اوسمین نماز عصر تھی پس  
 کہلہمنے یا رسول اللہ کیا ہی یہ رکوع کہ ہرگز نہیں کیا تھے اور آٹھ دن کیا  
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ اسکے امر کیا گیا میں  
 اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ اوایل ہجری دین میں ہی رکوع نہ تھا  
 جیسا کہ نماز یہود و نصاریٰ میں پچھے اوس سے حکم ہوا اور واقع میں انتقال  
 قیام سے برکوع اور رکوع سے بسجود اور تدریج اوسمین داخل ہے حد و ہش  
 حضور اور وجود حشوع میں و لیکن اس جگہ اشکال لازم آتا ہی کہ قول حق سبحانہ

تعالے یا مَرَّیْہَ اِقْنِیْ لِرَبِّکَ وَاسْجُدْ لِیْ وَارْکُوعٍ مَعَ الرَّاکِعِیْنَ  
 یعنی اے میری قوم! تیرے رب کے لیے اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع  
 کر نبیوں کے بد دلائل رکھنا ہی اوپر وجود رکوع کے اہم سابقہ میں اور  
 کہتے ہیں کہ مراد بقنوت ادا میں طاعت ہی اور معنی طاعت و قیام و خشوع ہی  
 مستعمل ہے اور رضایں اس امت سے وہ ہیں کہ صفوف اذنی نماز و قتال  
 میں مانند صفوف ملائکہ کے ہیں قدر و منزلت اور قرب درگاہ میں اور  
 رضایں اس امت سے نخبہ سلام اور جمیع اور ساعت جمیع ہی کہ جو چیز اس ساعت  
 میں حق تعالیٰ سے جاہن حاصل ہو سکے۔ اور اس مقام میں اقوال ہیں  
 قریب جالبس کے کہ شرح سفر السعادت میں وہ اقوال با تطبیق منقول  
 ہیں اور صحیح ترین اور نین سے دو قول ہیں کہ وہ ساعت بعد از خروج امام  
 ہی خطبہ کے لئی فراغ نماز تک اور قول دوسرا آخر ساعت میں روز جمعہ  
 سے اور از انجملہ یہ ہے کہ اول شب رمضان سے کہ ہوتی ہی نظر کرتا ہے  
 حق سبحانہ طرف اوں کے نظر غایت اور جو شخص کہ نظر کرے خدا ابتعالے  
 طرف اوں کے نظر غایت خدا بن کرے اسی کہی اور رزیت دینا ہی  
 اور آراستہ کرتا ہی بہشت کو اس بہینہ میں اور کرتا ہی بوی قسم  
 صائم خوشبو اپنی نزدیک بوی مشک سی اور استغفار کرتے ہیں وہ  
 صائین کے ملائکہ ہر شب بوقت افطار اور جب آخر شب رمضان سے  
 ہوتی ہی بخشش ہی سب روزہ داروں کو اور دی گئیں اس امت کو شہر  
 رمضان میں پانچ فصلتین کہ بہین دی گئیں امت کسی پیغمبر کو اور رزق  
 و زندان میں کئی جاتے ہیں مردہ شیطاں اور از انجملہ اسباب  
 مسح اور تعجیل افطار اور ایاحت اکل و شرب و جماع رات میں کہ ناجائز و  
 حرام تھا اون لوگوں پر کہ پہلے عیسے تھے بعد از خواب اور ایسا ہی ہم پر ہی ابتدا  
 اسلام میں بعد از ان مسخ ہوا اور از انجملہ شب قدر ہی اور روایات  
 میں آیا ہی کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا کہ ہزار بہینہ راہ خدا میں ٹوٹا تھا  
 اور سلاخ بد سے کھنوسے تھے۔ صحابہ نے کہا کہے طاقت ہی ہم میں سے

کہ ایک کر سکے پس نازل ہوئی سورہ قدر کہ شب قدر بہتر ہزار راہ سے ہی اور قیام  
اس ایک رات میں فاضلتر جہاد سے ہی راہ خدا میں ہزار ہینی باقی کلام  
تحقیق اس مقام میں اپنے محل میں آویگا اور اختلاف کیا ہی کہ صیام رمضان  
خصایص اس امت سی ہی امام سابقہ ہی شہد یک اس خطاب میں ہن اور  
انہ کہ کہہ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم  
یعنی فرض کیا گیا تیر روزہ جیسکہ فرض کیا گیا اور ہر اون لوگون کے  
کہ پہلے تھے تہہ کہ مراد صیام ماہ رمضان ہن ظاہر یہ ہی کہ امام سابقہ پر  
ہی کتب تہی اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی صیام  
رمضان امام سابقہ پر کتب تہہ جیسکہ ہم پر اور اسناد اس حدیث میں یک  
مرد مجہول ہے اور اگر کہیں ہم کہ مراد مطلق صیام ہن نہ قدر اور وقت اونکا  
پس شبہ واقع اور مطلق صوم کے ہی اور قول مجہور ہی ہے اور خصایص  
اس امت سی استرجاع اونکا ہی وقت مصیبت کے کہ مستوجب و مستجاب صلوة  
و رحمت ہی پروردگار تعالیٰ سے اور سبب ابتدا کا ہی خاص اونکو اور  
سعد بن جبیر سے روایت ہی کہ کہا تحقیق دیا گیا ہی اس امت کو نزدیک  
مصیبت کے وہ کہ نہیں دیا گیا انبیا کو مانند او کے اور وہ قول **وَقُلْ**  
**اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ** ط یعنی نزدیک مصیبت کے اور اگر دیا جاتا  
انبیا کو دیا جاتا یعقوب علیہ السلام کو وقتی کہہ آیا **اَسْتَفْعِيْ اَعْلٰی یُّوْسُفَ**  
اور یہ رستی کہا یعقوب نے **فَصَدَّرْتُمْنِیْ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ** اور یہ معنی آ  
ہی اور قول یعقوب یا **اَسْتَفْعِيْ اَعْلٰی یُّوْسُفَ** منافق او سکا بہن اور  
از انجملہ وہ ہی کہ خدا پہنچالی نے اوٹھایا اس امت سی اصر و اخلال کہ امام سابقہ  
کے اوپر تہا مثل تعین قصاص عمد و خطا میں اور قطعہ اعضا و خا طہ او قطع  
موضع نجاست اور مارنا نفس کا تو یہ میں اور تہہ نبی اسرائیل کہ کرتے تھے  
گناہ رات میں اور کہا باقی تہہ صبح کو اپنی گہر کے دروازہ پر کہ کفارہ تہہ  
گناہ کا یہ ہی کہ نکالی تو دونو آنکھیں اپنی پس نکال ڈالتے اور مروی ہے  
ابن عباس سے کہ کیا جو کچھ کہتا اور نبی اسرائیل کے شہادہ و مکارہ سنی او تارا

میسر  
نسخہ

اعمال  
نسخہ

حق تعالیٰ نے اس امت سے اور از انجلیہ یہی کہ خدا تعالیٰ نے رفع کیا ہی اس  
 امت سے اور از انجلیہ یہی کہ خدا تعالیٰ نے رفع کیا ہی اس امت سے اور  
 بظاہر و سریان اور جس چیز پر کہ اکراہ کیا جاوے اور حدیث نفس کہ اس کے  
 خاطر اور دوسو سہ کہین اور ہے بنی اسرائیل کہ لیا نایا خطا مرتکب کسی چیز  
 کے ہوتے اور سیوقت عقوبت اس گناہ کی اور نہ ہوتی اور پرانہ از دہ او بن  
 گناہ کے طعام و شراب کے اور تحقیق فرمایا ہی آنحضرت صلی علیہ وآلہ  
 وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی رَفَعَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاۃَ وَالْاِسْتِیۡۤانَ  
 وَمَا اسْتَکْرَھُوۡا عَلَیْکَ یعنی بدستیکہ اوٹھایا اس تعالیٰ نے اس امت  
 میرے خطا اور فراموشی اور وہ چیز کہ اکراہ کی جاوین اور سیرہ روایت  
 کیا اسے احمد اور ابن جان اور حاکم اور ابن ماجہ نے اور خصائص کاملہ اس  
 امت سے وہ ہی کہ شریعت انکی اکمل ہی جمیع شرایع مقدمہ سے اور بہ ظاہر  
 و واضح ہی محتاج بیان نہیں اور چونکہ آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم  
 مبعوث بن واسطے پورا کرنے مکارم اخلاق و محامد افعال کے لاجرم دین  
 اور شریعت اوکی اتم و اکمل ادیان و شرایع ہووے اور یہ شریعت غرا  
 جامع بنی میان جلال و جلال و قہر و لطف غایت مرتبہ توسط و اعتدال میں  
 نظر بشریت موسیٰ علیہ السلام کرنا چاہیے کہ کیا تکالیف شاقہ او سمین تھی  
 قتل نفوس و تحريم طبیبات و تحیل عقوبات اور تحیل اغلال و بارکندان اور  
 اظہار آثار قہر و جلال اور رہے موسیٰ علیہ السلام اعظم و اشد خلق اسے  
 بیست و غضب و بطش میں کہ خلق اسے اوکی طرف دیکھ نہ سکتی تھی سچی  
 لائی بن کہ جسدن سے موسیٰ علیہ السلام بشرف تکلم و تجلی مخصوص ہوئے برقع و  
 مبارک پر کہتی تھے تا تاب قہر و جلال او کے سے لوگ بیاب نہون اور نفوس  
 اوکی امت کے ہی شدید و غلیظ و معوج کہ سوای تکالیف غلیظہ اور احکام  
 شدیدہ اصلاح و استقامت نہیں قبول کرتے تھے جبیکہ حق تعالیٰ فرماتا  
 اَللّٰہُ ثُمَّ قَسَبْتُ قُلُوۡبَکُمْ مِّنۡۢ بَعْدِ ذٰلِکَ فِیۡہِیۡ  
 کَاۡتِحَآرَۃٌ اَوْ اَشَدُّ قَسُوۡۃً ط یعنی پھر سخت ہو گئی دل تمہاری اس کے

## باب بیسویں فصل تیسرے

یہ بھی پسند و دل بانہر سنگ کے ہیں یا سخت تر سختی میں اور رہے  
 علیہ السلام منظر صرف جمال و لطیف و احسان جیسے کہ تھے موسیٰ علیہ السلام  
 منظر محض جلال و قہر و سطوت لیکن ہمارے پیغمبر صلوات اللہ علیہ منظر کمال  
 اور جامع میان جلال و جمال تھے قوت عدل و شدت و لین و رافت و  
 رحمت میں اور شریعت اور انکی اکمل شرایع اور امت اور انکی اکمل امت اور  
 احوال انکی اکمل احوال اور مقامات انکی ارفع مقامات اور اسباب  
 آیا ہی کہ شریعت حضرت غایت توسط و اعتدال اور نہایت جامعیت  
 و کمال میں تھی کہی وارد ہوا الزام و ایجاب اور کہی مذہب و استحباب  
 موضع شدت میں شدید اور جائی لہنت میں نرم کسی جگہ شمشیر راستے  
 اور کہیں عطا کرتے کہی عدل کرتے اور کہی فضل اور کبوقت **اِنَّہٗ**  
**اِذَا رَاَ سَیِّئَةً سَیِّئَةً مِّثْلَہَا** یعنی بد لایہی کا بدی ہی مثل او کے  
 کرتے تھے اور بہ عدل ہی **اِنَّہٗ** اور گاہی **اِنَّہٗ** فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ  
 فَاجْرُہٗ عَلٰی اللّٰہِ یعنی پس جس نے بخشا اور اصلاح کیا پس اجر اس کا  
 اور خدا کے ہی اور یہہ فضل ہی **اِنَّہٗ** اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ  
 یعنی بد رستی حق تعالیٰ نہیں کرتا ظالموں کو تحریم ظلم ہی **اِنَّہٗ** قَاتِ  
**عَاقِبَتُہُمْ فَاَقْبُوا بِمِثْلِ مَا عُوْفِیْتُمْ بِہٖ** یعنی اور اگر عذاب کرو تم  
 پس عذاب کرو مانند او کے کہ عذاب کئی گونے تم ساتھ او کے ہی ایجاب  
 اور یہی تحریم ظلم ہی **اِنَّہٗ** وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَکُمْ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ  
 یعنی اور ہر آئینہ اگر صبر کرو تم البتہ وہ بہتری واسطے صبر کرو نوالوں کے قینیہ  
 ہی اور پر فضل کے اور رضا اصل امت سی وہ ہی کہ مجتمع نہیں ہوتی اور  
 ضلالت کے اور یہہ حدیث مشہور ہی یا سائید کثیرہ اور واسطے او کے ہیں  
 شواہد عدیدہ اور حدیث میں آیا ہی کہ سوال کیا میں پروردگار اپنی سے  
 کہ جمع ہوں و سے میری امت او پر گمراہی کے پس سوال میرا بھی دیا اور یہہ دلیل  
 ہی اور بر حجیت اجماع اور اجماع حجت ہی اور اختلاف او نکاح حجت اور اختلاف  
 اہم سابقہ کا عذاب تھا اور حدیث میں آیا ہی اِخْتِلَافٌ اَصْحَابِیْ

## ادکر آنحضرت

لکھو رَحْمَةً یعنی اختلاف میرے اصحاب کا تھا رہے لئی رحمت ہی اور مشہور  
اس لفظ کے ساتھ ہی کہ اِخْتِلَافُ اُمَمٍ رَحْمَةً اور بعض نے اس  
حدیث سے اختلاف امت صرف و صناعات میں مراد رکھا ہی کہ موجب تفسیر  
و تسہیل امور دنیا اور انتظام کارخانہ معیشت کا ہی جبیکہ اختلاف علما کا  
مسائل فقہیہ میں سبب ترخیص و توسعہ امر دین کا ہی اور رضایں اس  
امت مرحومہ سے وہ ہی کہ طاعون شہادت و رحمت ہی اس امت کے لئے  
اور اور ارام پر عذاب تھا جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہی الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ  
لَا تُمَتَّى وَ رَحْمَةٌ لَهُمْ وَ رَجَزٌ عَلَى الْكَافِرِ یعنی وہاں شہادت ہی و اس  
امت میرے اور رحمت ہی اون کے لئے اور عذاب ہی اوپر کافروں کے اور فرار  
اوس سے بچ حکم فرار کے نصف ہی جبیکہ حدیث عایشہ رضی اور جابر میں آیا  
ہی بیشک معصیت اور گناہ کبیرہ ہی اور رضایں اس امت سے ہی کہ نزدیک  
گو اہی دو شخص کے امین سے کسی بندے کے حق میں بخیر واجب ہوتی ہی و اس  
اوس بندے کے جنت اور ارام سابقہ میں وقتیکہ گواہی دیں سو آدمی اور  
حدیث میں آیا ہی مَنْ اَثْبَتَ عَلَيْهِ خَيْرٌ وَ جَبَتْ لَهُ الْحَيَّةُ  
وَمَنْ اَثْبَتَ عَلَيْهِ بِئْسَ وَ جَبَتْ لَهُ النَّارُ یعنی جو کوٹنا کر وتم ساتھ  
خیر کے واجب ہوئی اوس کے لئی جنت اور جو کوٹنا کر وتم ساتھ بدی کے واجب  
ہوئی اوس کے لئی آتش و عذاب اور کہا گیا ہی کہ مقبر شہادت اہل عدالت و  
صدق کی ہی کہ بی آبرو شش غرض اور کذب کے ہووے اور رضایں اس  
امت سے ہی کہ عمر میں انکی اقصر اور اعمال انکے اقل نسبت بام سابقہ کے اور داجر  
انکا اکثر اور وافر جیسا کہ حدیث میں آیا ہی کہ حضرت نبی فرمایا کہ داستان تہا ہی  
اور داستان اوکئی کہ پہلے تھے یہی یہود و نصاری سے مانند داستان اوس  
شخص کے ہی کہ لینی تین اجیر ایک صبح سے پیشین تک اور ایک پیشین سے عصر  
اور ایک عصر سے شام تک اور واسطے ہر ایک کے ایک درہم اجرت مقرر کی  
جب وقت دینی مزدوری کا ہو مزدور گہری ہوئے کہ کیونکر و اہو کہ کام  
ہماری متفاوت و مزدوری برابر اوس شخص نے کہا میں نے جو شرط اور دیا

## باب بیون فصل تیسرے

نہیں کیا تھا دیا باقی میرا فضل ہی جسی جاہون دون اول مثال ہو اور  
 ثانی مثال نصاریٰ اور ثالث مثال اس امت مرحومہ کی ہی **اور** چہ حضایں  
 اس امت سی وہ ہی کہ دینی گئی ہیں یہ اسناد کے ساتھ اس کے سلسلہ احادیث  
 نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی ہی اور دور قیامت تک ایسا ہی باقی رہیگا  
 اور یہ خصوصیت فاضلہ اور سنت سینہ ہی کہ اکرام کیا حق تعالیٰ نے اس کے  
 ساتھ اس امت کو اور تشریف و تفضیل دی اوہیں اس کے ساتھ کہ کسی ایک  
 کو ام سابقہ ہی نہیں دیا اور ہی صحیفی انبیاء کے اون کے ہاتھ نہیں اور خلط کیا  
 اس کے ساتھ اپنی اخبار کو کہ لیا ہی اس سے غیر ثقات سی اور نہیں اون کے پاس  
 تمیز و تفرقہ در میان توریت اور انجیل کے اور در میان اس چیز کے کہ لائق  
 کیا اخبار سے **اور** اس امت فاضلہ شریفہ نے اخذ کیا احادیث کو ثقات  
 سی کہ معروف و مشہور تھے اپنی زمانہ میں ساتھ صدق و امانت کے اور اوہوں  
 نے اور ونسی تامنتھی ہوا سلسلہ حضرت تک اور بحث و تفتیش حاصل کی تا  
 پہچانا حفظ و ضبط کو مرثیہ میں اور تمیز و تفرقہ کیا اوہیں کہ اطول تھے مصبات  
 و مجالس اس کی ساتھ شیخ اپنی کے اس شخص سے کہ قصیر و قلیل تھے صحبت  
 اس کی اور لکھا احادیث کو بطریق متعددہ اور ضبط کئی حروف و کلمات  
 اس کے غلط و خطا و زلل و خلل سے اور تہذیب و تنقیح کیا خصوصاً اصحاب  
 صحاح نے کہ عمدہ اوہیں سے بخاری اور مسلم ہیں کہ نیرین آسمان جلالت و  
 عدالت کے ہیں — ابو حاتم رازی نے کہا ہی کہ نہ تھا کسی امت میں اہم سابقہ  
 ہنگام پیدائش آدم علیہ السلام سی علما اور امتین کہ نگاہ رکھیں آثار رسولوں  
 اپنی کو مگر اس امت مرحومہ میں **اور** معرفت تواریخ و انساب ہی حضایں اس  
 امت ہی کہتے ہیں کہ عارف ترین صحابہ بعلم انساب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 ہی **اور** امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائی ہیں کہ وصیت کرنی  
 ہی ساتھ التزام اور حفظ وادین شعر اور لغات عرب کے واسطے معرفت  
 وجوہ تفسیر قرآن اور اس کے اعراک **اور** چہ حضایں گہہ ہی کہ یہ  
 امت مخصوص موفقی ہوئی ساتھ تصنیف کتابوں کے اور یہ اس کام میں مصداق



حدیث کہ میں کو بڑاں طرف سے منہم ظاہر ہے علی الحق حتی یاتی امر  
 اللہ و مجاہدین فی سبیل اللہ و مستکین بسنتہ رسول اللہ یعنی  
 ہمیشہ اوہن سے ہوگی ایک جماعت مدکارا و پر حق کے بہانہ کہ اوی حکم خدا  
 کا اور لڑنے والے راہ خدا میں اور جنگل مارنے والے ساتھ سنت رسول خدا کے  
 اور قرن اول اور مبادی قرن ثانی تک قاعدہ تصنیف درمیان نہ آیا تھا اگرچہ  
 کتابت علم اور جمع احادیث نہ اوپر وجہ تصنیف و ترتیب کے موجود تھا لیکن یہ  
 منہاج بہ تبویب و تفصیل اور وضع و اصطلاح اور تدوین علوم اور تعیین موضوع  
 اور مسائل مسلوک نہ تھا بعد ازاں اس قدر ہوا کہ حد و حصر سے باہر آیا کہ بحر علم  
 علام الغیوب کے احاطہ او سکا نہیں کر سکتا اور خصایص است محمدیہ سے  
 وجود اقطاب و اوتاد و نجاد و ابدال کا ہی اوہن بہ حدیث مرفوعہ میں اس  
 سی آیا ہی کہ ابدال چالیس مرد وزن ہیں جب مرتا ہی ایک اون مرد یازن  
 سی پیدا کرتا ہی حق تعالیٰ بدل او سکا مرد یازن دوسرا اور روایت کیا ہی  
 طہراتی نے اوسط میں ساتھ اس لفظ کے کہ خالی نہیں ہوتی زمین چالیس مرد  
 سی مانند خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ ساتھ اون کی قائم ہی زمین  
 اور ساتھ برکت اون کی برابر ہوتی ہیں لوگ نہیں مرتا ایک کوئی اوہن  
 سے مگر وہ کہ بدل کرتا ہی اللہ تعالیٰ او سکی جگہ دوسرے کو اور تسمیہ ببدال اسی جہت  
 سی ہی اور بعض شیخ عظام نے کہا ہی کہ اس لئے ابدال کہتی ہیں کہ صفات  
 ذمہ اون کی تبدیل بصفات حمیدہ کئی گئے ہیں اور منسلح ہوئی ہیں صفات بشریت  
 سی اور مراد ہوتی ان کے سے مانند خلیل الرحمن کے ہونا اون کا ہی پنج ایک صفت  
 کی صفات کمال سے کہ اخص صفات ہی شریک ساتھ اوں علیہ السلام کے اور  
 یہی معنی ہیں قول او س قوم کے کہ کہتی ہیں کہ ہر ولی او پر قدم نبی کے ہی نہ مثل  
 نبی کے جمیع صفات میں حاشا اور ابن عدی نے کامل میں بیان کیا ہی کہ بیان  
 ان چالیس سے شام میں ہوتے ہیں اور اٹھارہ عراق میں اور جب امر الہی ہوگا  
 کہ سب مقبوض ہو وین قائم ہو وی قیامت اور اسطرح مروی نزدیک امام  
 احمد کے ہند میں اور ابو نعیم حلیہ میں ابن عمر سے مرفوعا لایا ہی کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر میری امت کے ہر قرن میں پانچ سو مرد  
ہیں اور ابدال چالیس ہیں نہ پانچ سو کم ہوتے ہیں نہ چالیس جو وقت کہ ایک  
مرد تباہی دوسرا اسکے بدل آتا ہی اور یہہ مرد تمام روی زمین پر ہوتے ہیں  
اور یہی حلیہ میں ابن مسعود مرفوعا لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا چالیس مرد ہیں میری امت سی کہ دل اونکے اوپر دل ابراہیمؑ  
کے ہیں دفع کرتا ہی خدا تعالیٰ ساتھ برکت اونکی بلا کو خلق سے کہا جاتا ہی  
اونہیں ابدال اور اونہوں نے انہیں پایا یہہ درجہ بسبب نماز و روزہ و صدقہ  
کے۔ پوچھا ابن مسعود نی بسبب یہہ درجہ کس چیز کے سبب پایا فرمایا ساتھ سخا  
و خیر خواہی مسلمانوں کے یعنی نماز و روزہ میں شریک ہیں مسلمانوں کے ساتھ  
لیکن صفت خاص اونکی کہ جس کے سبب یہہ درجہ پایا ہی وہی دو خصوصیتیں ہیں اور  
نقل ہی معروف کرخی رضی اللہ عنہ سی کہ جو کوئی ہر روز کہی **اللّٰهُمَّ ارْحَمْ**  
**اُمَّةً مُّجَدِّدَةً** لکھیں اوسے ابدال سے اور آباہی کہ نشان ابدال وہ ہے  
کہ پیدا نہیں ہوتی اونکے اولاد اور وہ لغزین نہیں کرتے کسی چیز کو اور  
یزید بن ہارون نے کہا کہ ابدال اہل علم ہیں اور امام احمد نے کہا کہ اصحاب  
حدیث اور تاریخ بغداد خطیب میں ایک کتاب سی منقول ہی کہ نقباتیں  
ہیں اور نجاشتہ اور ابدال چالیس اور اخیر سات اور عہد چار اور غوث  
ایک مسکن نقبا مغرب میں ہی اور مسکن نجبا مصر میں اور مسکن ابدال  
شام میں اور اخیر سیاح ہیں زمین میں اور عہد گوشہ ہای زمین میں  
اور مسکن غوث مسکن میں اور جب کہ عارض ہوتا ہی امر عام سی دعا  
و ابہال کرتے ہیں برآمد اوس حاجت کے لی نقبا بعد اذان نجبا بعد اذان  
اجار اونسی بھی عہد اونکی چھ ابدال اگر مستجاب ہونی دعا اون کے فہما نہیں  
تو ابہال کرتے ہیں غوث اور اجابت کی جاتی ہی دعا غوث کی پہلے تمام ہونے  
مسلکت کے اور خصایص اس امت سی وہ ہی کہ داخل ہوتے ہیں قبور میں گناہ  
اور خارج ہوتی ہیں بگناہ پاک کئی جاتے ہیں گناہوں سے باستغفار مومنین کے  
اونکی لئے۔ روایت کیا اسی طیرانی نے اوسط میں حدیث انس سے اور

ساتھ اس حدیث کے استیناس حاصل ہوتا ہی وہ جو بعض علما نے کہا ہی  
 اگرچہ یہ قول شاذ ہی کہ عذاب قبر خواص اس امت سی ہی تا او نہیں پاک و صاف  
 آخرت میں لیجاوین اور پھر عذاب او پر نہ ہو اور از انجملہ وہ ہی کہ پہلے سب اہم  
 سی یہ اپنی قبور سی بعد کافہ ہونے زمین کے باہر آوین اور حدیث میں  
 آیا ہی کہ فرمایا اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْ عَنِّي وَعَنْ اُمَّتِي یعنی میں  
 اول اس شخص کا ہوں کہ کثافتہ ہوتی ہی زمین مجھ سے اور میری امت سے  
 اور از انجملہ وہ ہی کہ یہ موقف میں مکان بلند پر ہووین - حدیث جابر  
 میں آیا ہی کہ انحضرت فی فرمایا ہونگا میں اور میری امت او پر جابی بلند کے نشتر  
 او پر خلاقی کے اور نہیں کوئی مرد مگر یہ کہ دوست رکھتا ہی کہ ہم سے ہووین اور  
 نہیں کوئی ہنبر کہ تکذیب کیا اوسی اسکی امت نے مگر وہ کہ گواہی دوںگا میں  
 اس کے حق میں او پر ابلغ رسالت پروردگار کے اور حدیث دوسری میں  
 آیا ہی کہ فرمایا بس ہونگا میں اور امت میری او پر تل کے اور از انجملہ وہ  
 کہ اون کے واسطے علامت و نشان ہوگا او پر مونہ کے اثر سجود سے قال  
 اللہ تعالیٰ سَيَمَاحُكُمْ فِي وُجُوهِِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُودِ  
 یعنی نشان اون کی اون کے مونہوں پر اثر سجود سے - آیا یہ علامت دنیا میں  
 ہی یا آخرت میں پس دو قول ہیں - ایک وہ کہ یہ سیما دنیا میں ہی اور مراد  
 ساتھ اس کے سمت حسن ہی اور سیما ہی اسلام اور خشوع اور بعضوں نے  
 صفت روائت بیداری سے کہ گمان لیجاوے دیکھنی والا کہ یہ بیمار ہیں حالانکہ  
 بیمار نہیں - قول دوسرا وہ کہ یہ سیما آخرت میں ہوگا کہ مواضع سجود اون کے  
 مونہوں سے روشن و تابان ہوں گے تا امتیاز و شناخت حاصل ہو کہ یہ  
 ساجد تھے دنیا میں اور از انجملہ وہ ہی کہ دینی جاوین اون کے نامہ اعمال دانی  
 ہونے میں روایت کیلاوے احمد و بزرگ نے اور یونہی ہی مواہب و مدارج  
 و آثار النبوت میں اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دنیا نامہ اعمال کا دانی  
 ہونے میں خصایص اس امت مرحومہ سی ہی اور مشکوٰۃ میں ہی حدیث  
 احمد ابی الدرداء سی لایا ہی کہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

## باب بیسویں فصل تیسرے

کہ میں اپنی امت کو پہچانتا ہوں دن قیامت کے میں علامت ہی ایک تجھیل  
 غزہ اور دوسرے ہونا کتاب کا داہنی ہاتھ میں اونکے اور تیسرے سعی کرتی ہی  
 آگے اونکے ذریت اونکی۔ شیخ ابن حجر شریح میں لکھتا ہی کہ ظاہر حدیث  
 اسپر وال ہی کہ دینا کتاب کا داہنی ہاتھ میں خصایص امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم سی ہی اور وہ جو دلالت کرتے ہین اوپر اوسکے آیات و بقیہ احادیث  
 عموم ہی مگر یہ کہ محل کیا جاوی اوسپر کہ دیسی جاتے ہین پہلے اور ونسی اوپر  
 ایسی صفت کے کہ نہیں حاصل اونکے غیر کو ولیکن سعی ذریت ہو سکتا ہی کہ خصایص  
 سی ہو اوسواسطے کہ نہیں باقی جاتی کوئی چیز کہ معارض اوسکے ہواہتی اور  
 از انجملہ وہ ہی کہ نور اونکا دڑتا ہی آگے اونکے اور جانب راست اونکے  
 جیسا کہ منطوق کتاب مجید کا ہی۔ اور امام احمد نے باسناد صحیح اوسی اخراج  
 کیا ہی اور جملہ خصایص اونکے سی وہ ہی کہ وہ جو اونہوں نے سعی و کوشش  
 کی اپنی حیات میں بذات خود اور وہ جو سعی کیا وے واسطے اونکے اور نہ تھا  
 اون لوگوں کے لیے کہ پہلے اونسی تھے مگر وہ چیز کہ سعی کرتے تھے بذات خود  
 ایسا ہی کہا ہی عکرمہ نے اور اس مقام میں اشکال وارد ہوتا ہی ساتھ  
 قول حق سبحانہ و تعالیٰ کے **اِنَّ لِّمَنْ لَّا يَنْفَكُ عَنْ اِلٰہِہٖ اَسْتَعِیْ**  
 یعنی اور بد رستی نہیں واسطے آدمی کے مگر وہ کہ کیا اپنی حیات میں اوسواسطے  
 کہ یہ آیت دلالت رکھتی ہی اسپر کہ آدمی کو نفع نہیں بجز اس بات کے  
 کہ بذات خود سعی کی اور عمل کیا اور جواب اس اشکال سے بچنے وجہ ہی ایک  
 یہ کہ منسوج ہی ساتھ قول حق تعالیٰ کے **اِنَّہٗم ذُرِّیَّتُہُمْ**  
**بِاٰمِنَیْنِ اَحَقُّنَا بِحُرِّ ذُرِّیَّتِہُمْ** یعنی اور تابع ہووین مومنوں کی اولاد  
 اونکے ایمان میں لاحق کوین ہم ساتھ اونکے اولاد اونکی پس کیا جاوے ولد  
 طفل میزان والدین میں اور ہووی فرط واسطے والدین کے اور قبول کرتا ہی  
 حق تعالیٰ شفاعت ابا حق ابنا میں اور شفاعت انبار کی حق ابار میں بدلیل اپنی  
 قول کے **اِنَّہٗم اٰبَاؤُکُمْ وَاَبْنَاؤُکُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَیُّہُمْ اَقْرَبُ**  
**لَکُمْ نَفْعًا** یعنی باب دادا تمہارے اور بیٹی تمہارے کون اونہیں سے

نزدیک تر ہی مہارے واسطے از روی نفع کے — قرظی کے کہا احادیث  
بہت دلالت کرتی ہیں اور اس قول کے اور موشن پہنچا ہی ثواب عمل صالح کا غیر  
اوسکی سے اور بچ صحیح کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہی کہ جو کوئی موی  
وسکے روزہ روزہ رکھی اوسے ولی اوسکا اور فرمایا حضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی حج کرے غیر اپنی سے حج کرے پہلی اپنی  
طرف سے بھی غیر کی طرف سے اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہی  
کہ اعتکاف کیا اور اعتاق اپنے بھائی عبدالرحمن کی طرف سے اور کہا  
سعد بن عبادہ نے کہ مار سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری مان مرگئی آیا  
نصدق کروں میں اوسکی طرف سے فرمایا مان کو تصدقہ فاضلتر ہی فرمایا  
بانی پلائابس بنایا سعد نے ایک چاہ اور کہا یہ واسطے ام سعد کے ہی اول  
عبداللہ بن ابی بکر کی دادی نے نذر کیا تھا کہ پیادہ جاوے طرف مسجد قبا کے  
پس مرگئی اور وفا کر سکی پس فتویٰ دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عبداللہ  
کو کہ جاوے اوسکی طرف سے اور رضیہ بن سے بعض نے کہا ہی کہ مراد انسان  
سی وَأَنْ لِّكُنَّ لِلْإِنْسَانِ أَلَمًا مَّا سَعَىٰ مِّنْ أَوْجَلٍ ہے اور بعض  
نے کہا مراد انسان اس جگہ جی ہی تہمیت اور بعض نے کہا ہی کہ عقبہ بن  
ابی صہیط اور بعض نے کہا ولید بن مغیرہ اور بعض نے کہا ہی کہ یہ اخبار  
ہی شریعہ من قبلہ سے اور دلالت کیا ہی ہماری شریعت نے کائنات کو  
سعی اوسکی اور اوسکے غیر کی دونوں اور صاحب کشف فی کہا ہی کہ  
سعی غیر کیونکر نافع نہیں مینے اوپر سعی نفس اپنی کے ساتھ ہونے اوسکے  
مومن مصدق پس ساتھ اس اعتبار کے ہووے سعی غیر کی بیج حکم سعی نفس  
کے واسطے ہونے اوسکے تابع اور قائم مقام — اور ہی سعی غیر نافع نہیں  
وقتیکہ وہ عمل کرے واسطے نفس اپنی کے ولکن جو نیت کی غیر کے لینی موقوف  
شرع کے وکیل اور قائم مقام اوسکا ہوا انتہی — اسطرح ہی مواہب عجیب  
و آثار النبوت میں اور تحقیق اختلاف کیا ہی علماء نے بیج ثواب قرات  
قرآن کے آیا پہنچا ہی بہت کہ یا نہیں اکثر اوسپر دین کہ نہیں اور مشہور

## باب بیسویں فصل تیری

مذہب شافعی اور مالک اور جامعہ حنفیہ سے یہی اور اکثر شافعیہ اور حنفیہ  
 اسپرین کہ پہنچا ہی اور ساتھ اسیکے قایل ہیں امام احمد بن حنبل بلکہ منقول  
 امام احمد سے وہ ہی کہ میت کو ثواب ہر چیز کا صدقہ اور نماز اور حج و اعتکاف  
 و قرات قرآن و ذکر و غیر ذلک پہنچا ہی ولیکن کہا ہی کہ قرات قرآن قبر کے  
 ماور بعدت ہی اونڈ کر کیا ہی شیخ شمس الدین قسطلانی نے کہ صحیح و وصول  
 ثواب قرات ہی قریب و اجنبی وارث و غیر ارث سی جیسیکہ نافع ہی صدقہ  
 اور دعا و استغفار یا جلع اور امام عبداللہ یا فنی رحمۃ اللہ علیہ نے مکملہ  
 روضۃ الریاحین میں ذکر کیا ہی کہ شیخ عزالدین ابن عبدالسلام کو خواب میں  
 دیکھا کہ کہتے ہیں کہ ہم حکم کرتے تھے دنیا میں کہ ثواب قرات میت کو نہیں پہنچا  
 اب معلوم ہوا کہ پہنچا ہی پڑھو اور ثواب اوسکا پہنچا و اور فتویٰ دیا ہے  
 قاضی حسین نے کہ استیجار واسطے قرات قرآن کے قبر ہی جائز ہی جیسیکہ استیجار  
 اذان و تسلیم قرآن کے لینی۔ اور جا ہی کہ دعا کرے میت کے لینی بعد از قرات  
 اسواسطے کہ لاحق ہوتی ہی اوسی دعا بعد از قرات یا جابت اور اکثر ہی از روی  
 برکت کے اور ذکر کیا ہی شیخ عبدالکریم سالحوسی نے اگر نیت کرے قاری  
 ساتھ قرات اپنی کے کہ ہووے ثواب اوسکا واسطے میت کے نہیں پہنچا و اسکا  
 کیفیت کرنا یہ پیش از تلاوت قرآن عبادت بدن ہی پس غیر سے واقع نہیں  
 ہوتی لیکن اول پڑا بعد ازان کما وہ جو اوسی حاصل ہوا ہی اجر سے واسطے  
 میت کے اور یہ دعا ہی بحصول اوس اجر کے خاص میت کو نفع کرنا ہی میت  
 کو اور کہا ہی کہ موضع قرآن موضع برکت ہی اور نزول رحمت ہی اور میت  
 پیچ حکم زندہ حاضر کے ہی پس امید رکھا جاتا ہی اوسکے لئے نزول رحمت اور  
 حصول برکت و فتنی کہ پیچ قاری ثواب اوسکے لئے اور ذکر کیا ہی صاحب  
 عدہ نے اگر باہر لایا چشمہ یا کہودا کنوان یا لکھا یا درخت یا وقت کیا مصحف  
 حال حیات اپنی میں یا کہین یہ باتیں غیر اوسکے نے بعد از موت اوسکی پہنچا ہی  
 ثواب اوسکا میت کو جیسا کہ وارد ہوا ہی خبر میں اور مخصوص نہیں حکم و وقت  
 مصحف کا بلکہ طحی ساتھ اوسکے ہر وقت اور یہہ قیاس تقاضا کرتا ہی از

اضحیٰ طرف میت سی اسوا سطلے کہ وہ ایک نوع صدقہ سی ہی ولیکن تہذیب میں  
 کہا ہی کہ جائز نہیں اضحیٰ غیر سے بدون اذن و امر اوسکے اور ایسا ہی میت  
 سی مگر اوس حال میں کہ وصیت کیا ہو ساتھ اوسکے اور تحقیق روایت کیا  
 گیا ہی امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ قربانی کرتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے بعد از وفات حضرت کے اور ابی العباس محمد بن  
 اسحق سراج سے آیا ہی کہ کہا تضحیٰ کیا مینے آنحضرت سی شتر اضحیٰ لیکن  
 اہدای ثواب قرأت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں ہی تھے  
 ہم اوسین کو ہی امر و اثر و انکار کیا ہی اوسکا ایک جماعت نے اور کہا ہی کہ  
 نہیں کیا یہ صحابہ نے اور بعض فقہائے متاخرین نے مستحب رکھا ہے  
 اور بعضے اوسے بدعت جانتے ہیں اور کہا ہی کہ آنحضرت غنی ہیں اوس  
 سے اسوا سطلے کہ حضرت کے لینی ثابت ہی اجر ہر شخص کا کہ عمل خیر کیا امت میں  
 سی بی اوسکے کہ نقصان ہو وے اجر عامل سے کچھ چیز۔ امام شافعی نے کہا  
 ہی کہ کوئی خیر نہیں کہ عمل کرتا ہی ایک امت اوسکی سے مگر وہ کہ نبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم اصل ہیں اوسین اور جمیع حسنات مسلمین اور اعمال صالحہ  
 اوسکے صحابہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہیں زیادہ اوسپر کہ عامل  
 کو اجر سے ہی یا مضاعف کہ نہیں جانتا اوسی مگر خدا تعالیٰ اور اسی قبل  
 سے ہی وہ جو شروع ہی نزدیک روبرو کعبہ کہ کہتی ہیں اَللّٰهُمَّ زِدْ  
 هَذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا یعنی اے پروردگار زیادہ کر اس  
 گنہگار کی تشریف و تعظیم۔ یہ سب مذکور ہی مواہب اور مدارج انوار النبوت  
 میں اور اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 اشارہ کیا ہی ساتھ قول اپنی کے مَنْ سَنَّ سَنَةً حَسَنَةً فَلَهُ  
 مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا یعنی نکالی راہ و روش نیک پس اوسکے لئے  
 مانند اجر مگر اوسکے ہی کہ عمل کیا اوسپر بعد از ترغیب و تحریص امت کے  
 اور پرتسن سنہ حسنہ کے بفعل و کمال اپنا اثبات اجر غیر متناہی ہیں  
 خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور رضا یصلر امت سی ہی

کہ یہ بہشت میں آوین پس از سایر ام سے روایت کیا ہی طبرانی نے اوسط  
 میں - حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حرام کیا گیا بہشت اور پرانیا کے جہنم کہ داخل ہون  
 اور حرام کیا گیا امتوں پر جہنم کہ آوے میری امت اور از انجل وہ ہی کہ  
 داخل ہون بہشت میں اونے شتر ہزار بغیر حساب کے روایت کیا اسی بخین  
 نے اور نزدیک یہقی و طبرانی کے آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ وعدہ  
 کیا میرے ساتھ پروردگار میرے نے کہ لاوے امت میری سے شتر ہزار کو  
 بہشت میں بجا ہی سوال کیا میں نے زیادتی کا پس دیا بھی ساتھ ہر ایک کے شتر  
 ہزار شتر ہزار اور حاصل کلام کہ دیا ہی پروردگار تعالیٰ نے اس امت کو  
 وہ جو نہیں دیا اور امتوں کو جیسا کہ دیا ہی اونکے پیغمبر کو وہ جو نہیں دیا اور  
 پیغمبروں کو **وصل** اور احض خضایص اور اشرف فضایل و کمالات  
 اور اہر معجزات و کرامات شریف و تفضیص خدای عز و جل کی آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ فضیلت اسری اور معراج کے ہی کہ کسی  
 شخص کو انبیا و رسل سے ساتھ اوس شریف کے مشرف و مکرم نہیں کیا  
 اور جس جگہ کہ حضرت کو پہنچایا اور جو کچہ کہ حضرت کو دکھا یا کوئی نہیں  
 پہنچا اور نہیں دیکھا **ایہ** **سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْمٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا**  
**یَلْبَسُہُ الْحَرَامَ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی الَّذِیْ بَارَکْنَا**  
**حَمْلَہٗ لِاَوْبَیْہٖ مِنْ اَیْلِیْنَا** یعنی پاک و منزہ ہی وہ کہ لیگیا بندہ ہی ابنی کو  
 رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کہ برکت دیا ہم نے گردا گرد اوسکی  
 تا کہ ہلاوین ہم او سے آیتوں ابنی سے - اسری کہ لیجنا حضرت کا  
 ہی مکہ سے مسجد اقصیٰ تک ثابت کتاب اللہ اور منکر اوسکا کافر ہے  
 اور اوس جگہ سے آسمان پر لیجنا نا کہ معراج نام اوسکا ہی ثابت ہی  
 با حدیث مشہورہ کہ منکر اوسکا مشید اور فاسق و مخدول ہی اور ثبوت  
 جزئیات عجایب و غرایب احوال کا یا خبر احاد ہی کہ منکر اوسکا جاہل و محروم  
 ہی اور صحیح وہ ہی کہ وجود اسری و معراج سب پیداری میں مجسمہ تھا



اور رجبہ رطلہ صیابہ و تابعین و اتباع من بعدہم محدثین و فقہاء و مکملین  
اسپر متفق ہیں اور متوارد ہیں اوسکے ساتھ احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ  
اور بعض یہ کہتی ہیں کہ بروح ہما منام میں اور ایک جماعت اوسپر  
کہ قضیہ متحد تھا ایک وقت میں بیداری میں جب بعد اوقات دیگر میں منام  
و بروح بعض کہ میں تھا اور بعض مدینہ میں اور باوجود اوسکے سب اتفاق  
رکھتے ہیں کہ روایاتی انبیاء وحی ہی کہ راہ نہیں شبہ کو اوسمیں اور بیداری ہی دل  
اوتکا اوسمیں اور پوشیدہ ہی چشم اونکی جیسا کہ پوشیدہ ہوتی ہی چشم وقت  
محضور و مراقبہ میں تا شاغل نہوے کوئی چیز محسوسات سے اور قافضے  
ابو بکر بن العربی نے کہا کہ وقوع اوسکا نوم میں واسطے توطیہ اور تیسیر کے تھا جیسے  
کہ ابتدای نبوت میں روایاتی صادقہ دیکھتے تھے تاہل و آسان ہو اور پراٹھنا  
نقل وحی کا کہ ایک امر عظیم ہی اور عاجز ہیں اوسے قوائی بشریہ اسواسطے  
محتاج اول منام میں واقع ہوئی تا قوت و استعداد وصول اوسکا بیداری  
میں حاصل ہووے بلکہ بعض قائلین اس قول نے کہا ہی کہ وقوع اوسکا منام میں  
پیش از بعثت تھا و اسد اعلم اور بعض عارفین نے کہا ہی کہ آنحضرت کے  
اسرار و معارج بہت تھے اور بعضوں نے چونتیس<sup>۳۷</sup> کہے ہیں ایک اونمیں  
یہ حکم تھا اور یقطہ میں اور باقی بروح منام میں اور ایک قوم کہتی  
ہی کہ اسری مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک یکجہ بیدار ہیں تھا اور معراج  
و ان سے سموات تک بروح سنا<sup>۳۸</sup> اور تحقیق شیخ عبدالحق محدث دہلوی  
بخاری کی درج النبوت میں یہ ہی کہ اشارہ قول حق سبحانہ لَئِنْ يَكْفُرْ  
اَيُّهَا الْمُعْزِجُ ہی یعنی مسجد اقصیٰ لیگئے پہر وہ ان سے سموات لیجا کر آیات  
دکھائی اسواسطے کہ ارادت آیات و ظہور غایت کرامات و معجزات سموات  
میں تہانہ مقصور مسجد اقصیٰ میں اور نیجا<sup>۳۹</sup> مسجد اقصیٰ میں مہدا اوسکا ہے  
اسواسطے ذکر کیا مسجد اقصیٰ کو اور واقع میں اگر معراج منام میں ہوتی  
استبعاد نہ کرتے اوسے کفار اور فتنہ میں نہ پڑتی ضعیف اور مؤمنین اور  
بھی وقوع ان سب وقایع اور قضایا کا خارج حضرا و احصاء غیر متعارف سے

## باب بیوان فصل میسر

ہی نوم میں اور یہی اسری نوم میں اطلاق نہیں کرتی اور جب اسری نقطہ  
میں ہوا معراج کہ پیچھے اوس سے واقع ہوئی یہی بیداری میں ہووے اور کوئی  
دلیل نہیں ہی منام پر بھی اوس سے اور شبہ قائلین کا وقوع معراج  
منام میں کئی چیزیں ہیں ایک قول حق سبحانہ تعالیٰ **وَمَا جَعَلْنَا**  
**الرُّؤْيَى الْاِلٰهِيَّ اَرْبَابًا لِّلنَّاسِ** یعنی اور نہ گردانا ہم نے خواب  
وہ خواب کہ کہلایا ہم نے بھی مگر آزمائش لوگوں کے لئے + بعض مفسرین  
نے اوسکو حمل اور برقصہ معراج کے کیا ہی اور روایا نام رویت کا منام میں  
ہی اور جواب اوسکا وہ ہی کہ یہ رؤیا محمول اور پروردہ یا ہی قضیہ حلیہ یا  
روایا واقعہ پر ہی اور کہا ہی کہ روایا بمعنی رویت بصریہ آیا ہی اور  
استشاد لاتے ہیں ساتھ قول منبئی کے کہ کہا ہی **مَصْرَعٌ وَدُوِّيَاكَ**  
**اَحْلَى فِي الْعُيُونِ مِنَ الْقَمَرِ** یعنی اور رویت اور دیکھنا تیرا شیرین  
تر ہی اکھنوں میں چشم پوشی سے + بعضوں نے کہا ہی کہ تسبیہ رؤیا بہتہ  
وقوع اوس کے رات میں ہی اور وہ کہ حدیث میں آیا ہی کہ فرمایا **فَاسْتَيْقَظْتُ**  
اس جگہ ہی دلیل اور ہونے اسری و معراج کے منام میں نہیں ہی جیسکہ  
واقع ہوا ہی **ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَاَنَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ** یعنی ہو گیا  
میں بیدار حالانکہ میں مسجد حرام میں تھا اور محققین نے کہا ہی کہ مراد -  
باستیقا فاقہ و ہشیاری اور بحال خود آنا ہی اوس حالت سی کہ سخت  
پکڑ لیا تھا حضرت کو مطالعہ عجایب و غرایب ملکوت سمواست وارض اور  
مشاہدہ ملا اعلیٰ نے اور جو وہ دیکھا آیات کبری الہی اور انوار اسرار نامنا  
سے ولیکن تکلم کرنا اور زبان تاویل اور اثبات اوسکی امکان کا بسا اہتہ  
دلائل کلامیہ کے کہولنا اور گرفتار عقل اور حیلہای عقلیہ کا ہونا مقام ایمان  
و عبودیت سی بعید ہی اور ہم مومنین کو کوئی دلیل و راہی قول خدا اور رسول  
خدا کے نہیں جو کچھ کہ او سے سنا ایمان لائے ہم اور بیشک و شبہ دلمین  
ہو گیا اور فرقہ اسی تقلید کہتے ہیں اور اس بات کو نہیں سمجھتی کہ یہ تقلید کس  
شخص کی ہی یہ تقلید ایسی شخص کی ہی کہ ثابت ہی تحقیق اوسکی معجزات یا ہر



## باب بیوان فصل تیسرا

نیم شبان کان سے گردون غلام	کرد بدولت سوی گردون خنم
دلول در عالم بالافتاد	غلغلہ در گنبد مینافتاد
نہ تنق و ہفت خیم خاکستند	ہفت ونہ و خوش بیاہستند
ثابت و سیارہ در ان انتظار	ماندہ ز بیرہ و در وین بقرار
روحہ بر آورده غنبار بخور	ساختہ جاروب ز گیسوی جور
حور برہہ داشتہ چشم سیاہ	کردہ ز دیدہ درم افشان باہ
سدرہ و طوبی سوی بد بختان	سجدہ کنان در شب قہر بختان

**وصل** جان کہ حدیث معراج کو جمع کثیر نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کیا ہی بمرتبہ تواتر معنوی اگرچہ بعض خصوصیات میں روایات مختلف آئی ہیں اور مشہور اوس سے حدیث طویل ہی کہ بخاری اور مسلم اپنی صحیح میں ققادہ سے اور ققادہ السن بن مالک سے اور انس بن مالک مالک بن صعصعہ سے لائے ہیں اور اس حدیث میں ذکر شوق قلب نبوی اور ہونا اوسکا تاب زمرم طشت ذہب میں اور بڑ کرنا بخت و ایمان اور رکھنا اوسکا سینہ شریف میں اور التیام اوسکا واقع ہوا ہی اور شوق صدر شریف چار مرتبہ ہوا - اول عہد طفولیت میں کہ پاس حلیمہ سعدیہ کے تھے - دوسرا دشمن برس کی عمر میں کہ قریب بوقت بلوغ پہنچی تھے - تیسرے نزدیک بعثت کے - چوتھی اس وقت میں کہ وقت اسری تھا - تا بکمال طہارت و صفاستعد و متوجہ دریافت عالم ملکوت کے ہوئے اور پرقیاس و صنو و تطہیر کے کہ پیش از نماز کرین کہ نمونہ معراج کا ہی اور یہ بھی ایک مواضع دقیقہ سے ہی کہ حکما طبعین اس سے انکسار کرتے ہیں اور کہتی ہیں کہ شوق صدر و قلب موت ہی کہ حیات کے ساتھ جمع نہیں ہوتی اور رباب عقل تاویل کرین اور کہیں کہ مراد تطہیر و تطیف باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی لوث حدوث و امکان سے اور راہل ایمان تصدیق کرین بی تاویل و صرف ظاہر سے اور کہیں یہ سب اسباب عادی ہیں اور خدا پر کوئی چیز محال نہیں اور یہ لانا طشت ذہب کا

اور دہونا او سہین ایک نوع مکرم ہی بحسب عرف و عادت کے اور اشارہ ہی  
 کہ حضرت مکرم و معظم بن سب جو عالم بن اور وہ کہ استعمال ذہب شریعت  
 محمدیہ میں حرام ہی اور دار آخرت میں مومنوں کے واسطے خالصا ہو وے  
 بشارہ قول حق تعالیٰ کے **الَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ**  
**الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ** یعنی کہ وہ لوگوں سے جو ایمان لائے  
 زندگانی دنیا میں خالص دن قیامت کے اور قضیہ اسری حقیقت میں عالم آخرت  
 سی ہی یا یہ کہ استعمال و استعمال ذہب بذاتہ حضرت سی حاصل نہیں ہوا  
 بلکہ ملائکہ سے کہ غیر مکلف بن ساتھ اس کے۔ یا یہ کہ احتمال ہی کہ یہ واقعہ پہلے  
 حکم تحریم سے ہو وے اور فی الحقیقت ہی ہی اس واسطے کہ تحریم اس کی مدینہ میں  
 ہوئی ہی بعد قضیہ اسری کے اور حکمت دہونے قلب مقدس میں آب  
 زمزم وہ کہا ہی کہ آب زمزم تقویت کرتا ہی قلب کو پس ہو یا قلب شریف  
 کو تا قوی ہو او پر شاہدہ عالم ملکوت کے اور بعض علما نے استدلال  
 کیا ہی اس پر کہ آب زمزم افضل ہی آب کوثر سے کہ دہو یا گیا قلب مکرم  
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ساتھ افضل میاہ کے اور قول بعض  
 کہ آب زمزم قریب و حاضر تھا اور آب کوثر بعید و غایب نہایت ضعیف ہی  
 اس واسطے کہ قرب و غیبت یہاں معقول نہیں سب برابر ہی و اللہ اعلم  
 بعد ازان لائے جبریل علیہ السلام آپ کے واسطے دابہ سفید کہ نام اس کا براق ہی نیچا  
 حجر سے اور او نیچا حمار سے کہ رکھتا تھا قدم کو باندہ ازہ نظر ایسا ت

آتش از آب تن آسانی تر	اسپی از باد سبکیا ہی تر
آئینہ حور حور و ماہ او	نر تع فردوس چراگاہ او
حور ز چاہ دقش داده آب	طل قصور ششہ ما وانی حوآ
بر سر شب عنبر تری فشانہ	بال و دم خویش جو بر جی فشانہ
دیدہ زمزم شدہ زان عین نم	کرد شہ مکہ و دایع حرم
استروسان شد حجر کہ تیز	از غم مویشی شب مشک بیز
تا حرم قدس مقدس بچاند	بر حرم یکہ جو دامن فشانہ

سنادی عنایت کو کشش جان میں یہ لطیفہ بھیجی تا ہی پس شخصی حال و  
 زمان اور مناسب جہد و کما وان یہی کہ وظیفہ حرفیہ اس روز کا وصف  
 شب معراج میں پڑنا جاوے اور پنج عرض جو ہریان مجامع فضل و فصاحت  
 اور مبصران اقلیم فہم و بلاغت کے پہنچایا جاوے ۱ آرام و قرار شب میں  
 حاصل ہی پ بھت افطار شب میں ہی ت تجلیات آثار شب میں  
 ش ثواب ہزار ماہ شب میں ح جود عاشقان بختیار کے شب میں ح  
 حلاوت طاعت ابرار شب میں ح خزائن عبادت اختیار شب میں د دبیر  
 تسبیح سبحان عالی مقدار شب میں ذ ذوق قرأت مقربان شہرین گفتار کا  
 شب میں ر راحت متعطشان دیدار شب میں ر زمین تسکین و وقار  
 شب میں م سودا و خواب پر خلوت خانہ آکھنوں طالبان انوار کے شب  
 میں ش شرف نزول قرآن گوہر بار شب میں ص صولت و ہیبت جل  
 اسرار شب میں ص ضیاء بواطن بندہ ای تراز گداز شب میں ط طرب  
 را کمان و ساجدان شب بیدار شب میں ط ظہور و شنائی آشنایان  
 باعتبار شب میں ع عشرت مومنان روزہ دار شب میں ع غبطہ  
 مواعدت مشتاقان جمال پروردگار شب میں ف فتح و ظفر جاننازان  
 و فادار شب میں ق قافلہ نافلہ مخدوم مہاجر و انصار شب تہہ ک  
 کفایت کار لوٹ پیغمبر بزرگوار شب میں ہ ہوا ہی لذت سیر و سلوک  
 و اختیار شب میں م معرفت حقایق و مرک معنوی پوشیدہ و آشکار شب  
 میں ن نور روز قیامت اثر بیداری شب سی اوپر رخسار بردبار کے ہو دیکھا  
 و وسیلہ قسم سلطان جبار کے شب میں ف ہیبت دلہائی آشنہ ار  
 مثبتہ بظلمت شب ہی لا لائی تدبیر و تفکر صنایع کردگار شب ہی ی

میں سزا احمد تختار بعالم افقین ارشب میں		
شب بیت چراغ جاودانی	از شعلہ شمع آن جہانے	
شب برق طلسم سیاست	بر چہدہ شاہد معائنے	
در ظلم شب است موسی جان	سر مست مدام لب تیرا نے	

شب است کرشمہ ہناسنے	کر لذت شین شب ہناسنے	با عاشق اشک ریز شب خیز	ای دولت سین سر جانت
<p>اور حدیث میں آیا ہی پس سوار کیا گیا مین اور لیگیا جی جبریل آسمان پر اور ظاہر اس حدیث میں معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت تا آسمان براق پر سوار تھے اور ہوا میں جاتے تھے جیسے کہ زمین پر چلین اور یہی خارق عادات ہی کہ بشر ہوا پر نہیں جاتا اور خصوصاً بوقت سواری چارپایہ پر غرض کہ سب دست قدرت الہی میں ہی اور قدرت مقید نہیں بجزایان عادت اور بعض روایات میں آیا ہی کہ اوس براق کے دو بازو تھے کہ اونکے ساتھ اڑتا تھا اور حکمت یہ بھیجے براق کے تعظیم و تکریم حضرت محبوب رب العالمین کی تھی جیسا کہ محب فحوت کے لئے کہوڑا بھیجے اور اخض خواص کہ محرم و انیس مجلس خاص کا ہی واسطے بلانکی بھیجے اور رات میں کہ زمان خلوت خاص ہی پوشیدہ چشم اغیار سے بلاوی اور حکمت ہونے براق میں بہت تر بغل سے اور بلند تر حارسے نہ اوپر شکل فرس کے اشارہ ہی کہ بلانا سلم و امن میں تھا نہ حرب و خوف میں اور واسطے اظہار معجزہ کے ساتھ وقوع اسراع شدید کے ساتھ دابہ کے کہ موصوف نہیں ہی اوسکے ساتھ عوف و عادت میں اور بعض روایات میں آیا ہی کہ جب حضرت نے پائی مبارک رکاب میں رکھا براق نے سرکشی کی پس جبریل علیہ السلام نے براق کو کہا کہ کیا ہو ابھی کہ سرکشی کرتا ہی تو سوار نہیت ہو ابھی کوئی گرامی تر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس عرق کیا براق نے اور زمین پر بیٹھا اور رام ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی پیٹھ پر بیٹھے اور یہ سخن دلالت کرتا ہی اسپر کہ براق آمادہ تھا واسطے سواری انبیا علیہم السلام کے اور بعض نے کہا ہی کہ ہر نبی کو براق تھا او پر اندازہ قدر و مرتبہ اوسکے جیسا کہ روایات میں آیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام آتی تھے سوار اوپر براق کے بیت المقدس سے مکہ میں واسطے زیارت اسمعیل علیہ السلام کے اور گویا اشارہ جبریل کا بحینس براق کے ہی واندہ اعلم اور</p>			

## باب بیون فصل تیسرے

وجہ استعجاب براق یا اس بہت سی تہی کہ ہرگز کوئی اوس پر سوار نہوا تھا  
یا بہت بعد عہد سے اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ استعجاب براق  
بہت ناز و طرب و افتخار تھا نہ بطریق استبعاد و سرکشی اور کہتی ہیں  
کہ رکاب براق کی جبریلؑ کے ہاتھ میں تھی اور زمام میکائیل کے ہاتھ میں  
اور بعض روایات میں آیا ہی کہ جبریلؑ ردیف آنحضرت تھے اور  
اور شاید کہ اول رکاب میں ہو وین بعد ازان انسانی راہ میں محبت و عنایت  
حضرت نے یہ اقتضا کیا ہو کہ اونہیں ردیف اپنا کر لیا یا پہلے ردیف  
ہوں ازان بعد رعایت طریقہ ادب اور تکریم آنحضرت اتر لئی ہوں واللہ اعلم  
اور روایت میں آیا ہی کہ گزرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ  
علیہ السلام پر کہ نماز ادا کر رہی تھے اپنی قبر میں پس کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ  
كَرَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی گواہی دیتا ہوں میں بدستیکہ تو البتہ رسول اللہ ہی اور جو  
انبیاء زندہ ہیں اپنی قبر میں خدا کے نزدیک تعب کرتے ہیں جیسکے ذکر کرتی ہیں  
اہل جنت جنت میں بی آنکہ مکلف ہوں ساتھ اوسکے۔ بعد ازان گزرے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ میں اور اقوام و طوائف انام کے نیکوں  
اور بدوں سے کہ عالم برزخ و مثال میں ساتھ آثار و ثمرات و افعال احوال اپنے  
کے مشغول و گرفتار ہیں اور ذکر اوس کا طویل رکھتا ہی۔ بعد ازان پہنچے بیت  
المقدس میں اور باندہ براق کو ساتھ حلقہ باب مسجد کے کہ اب اوسی باب محمد  
کہتے ہیں پس آئی مسجد میں اور ادا کین دو رکعت کظاہر ایہی دو رکعت نختہ  
المسجد ہوں اور حاضر ہوئی ملائکہ اور متمثل کی گئیں ارواح انبیاء آدم علیہ  
السلام نے عیسیٰ علیہ السلام تک اور ثنا کہی خدا کے لئی اور دوز و بیہی محمد  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اعتراف و اقرار کیا سب نے ساتھ فصل محمد  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اذان کہی اور تکبیر و اسطے نماز کے اور  
مہتمم کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آنحضرت نے امامت فرمائی اور  
سب انبیاء اور ملائکہ نے آپکا اقتداء کیا اور اختلاف کیا ہی علمائے کربنہ  
نماز نفل تہی یا فرض اور اگر فرض تہی نماز عشا تہی یا صبح اور ظہر اسطے



حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انابت المقدس میں پیش از عروج بآسمان  
 ہووے پس نماز عشا تھی **۱۹** اور پر قول اوس شخص کے کہ کہتا ہے یہ  
 قضیہ بعد از نزول ہی نماز صبح ہووے۔ شیخ کبیر عماد الدین بن کثیر کہ  
 اعظم علماء حدیث و تفسیر سی ہیں کہا ہے کہ نماز ادا کرنا آنحضرت کا اپنا  
 ساتھ پیش از عروج و بعد از ان دونو حال میں تھا اور جب باہر آئے  
 حضرت مسجد سے لائی جبریل ایک طرف خمر اور ایک طرف لبن اور مخیر کیا  
 کہ ان دونو میں سے جسی چاہو اختیار کرو پس اختیار کیا آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لبن کو۔ کہا جبریل نے اختیار فرمایا آپ نے فطرت  
 کو اور مراد فطرت سی اس جگہ دین و اسلام ہی اور استقامت اور سہر  
 اس واسطے کہ شیر اسہل و طیب و طاہر و صالح ہی یعنی والونکو جو کوئے  
 خواب میں دیکھی کہ شیر پیتا ہے بغیر اوسکی وہ ہی کہ علم دین پاوی بخلاف خمر  
 کہ ام الحباثت اور جالب انواع شرعی حال و مال میں اگرچہ اوسوقت میں  
 مباح تھی اسواسطے کہ قضیہ اسری مکہ میں تھا اور تحریم خمر مدینہ میں لیکن انجام کا  
 حکم اوسکا حمت تھا اور حدیث ابن عباس میں دو قرح آئی ہیں ایک  
 لبن سی اور دوسرا غسل سے اور ایک روایت میں تین ادانی لبن  
 و خمر اور ذکر غسل نہیں کیا۔ ایٹان ان ادانی کا متصل وصول بدرہ  
 المنتہی ہی آیا ہی تصریح کیا اسی حافظ عماد بن کثیر نے اور تحقیق ظاہر ہوا  
 اثر شفقت موسی علیہ السلام کا اس امت مرحومہ پر تخفیف صلوٰۃ میں  
 پنجاس سے ساتھ پانچ کے اور کہا ہے کہ یہ رحمت و شفقت موسی  
 علیہ السلام سے اس امت مرحومہ کے اوپر بچتہ اوسکے تھی کہ موسی علیہ  
 السلام نے توریت میں صفات اس امت کی پڑھیں تھیں اور آرزو کی کہ انہیں  
 میری امت گردان جن تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم ہووگی اس آرزو کو قطع کر پس کہا مجھے امت محمد صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم سے گردان **وصل** اذان بعد برداشتہ ہوئی آنحضرت  
 طرقت سدرة المنتہی کے کہ اوسی طرف منتہی ہوتے ہیں اعمال و علوم خلق

## باب بیسواں فصل تیسرے

کے اور اوستی جگہ سے اورتا ہی امر لعلی جاتے ہیں احکام اور اوسیکے نزدیک  
وقوف کرتے ہیں ملائکہ اور سیکو مجال تجا وزو عروج او سے نہیں اور اوسیطرت  
منتهی ہوتا ہی جو کچھ صعود کرتا ہی عالم سفلی سے اور نزول کرتا ہی عالم علوی  
سے اور تجا وز نہیں کیا اوس مقام سے کہینی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم نے اور باز رہی اور جدا ہوئے حضرت سی جبریل علیہ السلام  
حضرت نے فرمایا ای جبریل یہ کیا جگہ باز رہنے اور جدا ہونیکی ہی بدوہ  
جگہ نہیں کہ دوست دوست کو تنہا چھوڑے جبریل علیہ السلام نے کہا  
اگر مقدار سرانگشت نزدیک ہو نہیں سوختہ ہوں میں ماسات

بگفتا و اتر مجال ماساند	باندیم کہ تیروی بال ماساند
اگر یکسر ہوئی بر تیرم	فروع تجلی بسوزد برم

بعض روایات میں آیا ہی کہ آنحضرت نے کہا جبریل علیہ السلام کو اگر نہیں کچھ  
حاجت کہوتا حضرت رب العزت عرض کر دو نہیں جبریل نے کہا حاجت میری  
وہ ہی کہ درخواست و خواہش کرو درگاہ حق سی کہ فراخ کو زمین باز و اپنی پور  
صراط کے قیامت کے دن تا اوسپر امت تہاری گزرے اس روایت سی  
معلوم ہوتا ہی کہ سدرۃ المنتہی آسمان ششم میں ہی ~~اور~~ دوسری روایت میں  
ساتویں آسمان میں ہی ~~اور~~ تطبیق بین الرضایتین یہ ہی برج او کے آسمان  
ششم میں ہی اور شاخین آسمان ہفتم میں ~~اور~~ روایت تیسرے سدرہ کہ یعنی  
کنار ہی مقفوض و موقوف او پر علم شارع کے ہی ~~اور~~ رکبتی ہیں کہ اس درخت  
میں تین طرح کی منفعت ہی ظل مدید و طعم لذیذ جو رایحہ طیبہ اور بمنزلہ ایمان کے  
ہی کہ جمع کرتا ہی قول و نیت و عمل ظل بمنزلہ عمل ہے اور طعم بمنزلیت اور  
رایحہ بمنزلہ قول کہ اقالوا ~~اور~~ ہو سکتا ہی کہ یہ درخت لگایا گیا ہو آسمان  
میں جیسکے لگائے جاتے ہیں زمین میں اور قدرت شامل ہی جیسا کہ اور  
درخت زمین میں لگائی جاتے ہیں یہ درخت ہو امین ہو جیسی سپر فرمائی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہو امین اور ہو سکتا ہی کہ مغروس ہیں ہوتراپ  
میں جیسکے درخت جنت کے اور درخت کی ہی احتمال ہی کہ مغروس نہ ہوں

## ذکر آنحضرت

اور اسے خوب جانتا ہی حقیقت حال کو۔ جانا چاہی کہ سدرۃ المنتہی کے چار نہرین نکلی ہیں دو باطن میں اور دو ظاہر میں۔ دو باطن کی بہشت میں جاتی ہیں اور ظاہر نیل و فوات ہیں اور حدیث ابی ہریرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چار نہرین جنت سی ہیں نیل و فوات و سبحان و حیجان پس بعضے کہتے ہیں کہ ہونا النکا جنت سی یا بمعنی ہی کہ منافع و نعمات ان کے دائم و بشمار ہیں اسے اعلم اور احوال نیل میں جو کہ عجایب و غرائب لکھی ہیں عقل او سمیع حیران ہی اور نہرین مار و لبن و غسل و حمزہ ہیں کہ بہشت میں جاری ہیں جیسا کہ منطوق قرآن عظیم کا ہی اور روایت کی ہی ابن ابی حاتم نے حدیث انس سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان ہفتم پر تشریف لیگی ایک نہر دیکھی اوپر سنگریزوں یا قوت و زمرہ کے جاری ہیں اور ادنیٰ او کی ذہب و فضہ و یا قوت و لولو و زبرجد سے ہیں اور پانی اس کا سفید زیادہ شیرے اور شیرین زیادہ شہد سے اور حدیث ابی سعید میں آیا ہے کہ بہشت میں جاری ہوتا ہی ایک چشمہ کہ اوسے سبیل کہتے ہیں کہ نکلتی ہیں اوس کے دو نہرین ایک کو کوثر کہتے ہیں اور دوسرے کو نہر رحمت اور یہ وہ نہر ہے کہ جس وقت عقبات و فزع سے سیاہ و سوختہ ہو کر نکلیں جب اوس میں پڑیں اوس وقت تر و تازہ ہو وین اور سدرۃ المنتہی کو انوار میں پوشیدہ مانند مٹخ و پروانہ کے طلا سے اوپر ہر ایک کے ایک فرشتہ ہی اور وصف اس مقام کا باہر حد قیاس عقل سے ہی اور اس جگہ ہی آیا ہی کہ واسطے آنحضرت کے اوائی ہیں حمز و لبن و غسل سے پس اختیار فرمایا لبن کو جب کہ بیت المقدس میں معلوم ہوا اور یہاں ہی غار طبری انبیاء کے ساتھ اور امامت کی جیسی کہ بیت المقدس میں۔ بعد ازاں دکھایا گیا حضرت کو بیت المعمور اور اوٹھایا گیا اوس سے پردہ میرے لیے ہی ہی لفظ حدیث کا **فَمَرَّ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ** اور تفسیر کیا اوسے ان معنوں کے ساتھ گود درمیان اوس کے اور بیت المعمور کے عوالم تھے کہ قدرت اوپر ادراک او کی نہ تھی پس اوٹھایا گیا حجاب او پر بلند کیا گیا اور لایا گیا

## باب بیوان فصل ششم

پنج بصر و بصیرت حضرت کے تادیکھا او سے اور بیت المعمور ایک مسجد  
 ہی محاذی کعبہ کے تا اگر فرض کیا جاوے گنا او سکا زمین پر گرے اور کعبہ  
 کے اور کہتے ہیں یہ وہ گہرا ہی کہ بھیجا گیا واسطے آدم علیہ السلام کے  
 بعد از بیوط اور اوٹھایا گیا ازان بعد اوپر آسمان کے اور قدر و مرتبت او کی  
 اوپر آسمان کے مانند خانہ کعبہ کے ہی زمین میں اور طواف کرتے ہیں اوسی اور  
 نماز پڑھتی ہیں وہاں ملائکہ جیسی کہ طواف کرتے ہیں کعبہ کو آدمی اور آتی  
 ہیں بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے کہ نہیں آتے اوسط پھر دوسری  
 مرتبہ اور دوسرے دن پھر ستر ہزار اور آتے ہیں کہ نہیں آتے اس سے پہلے اور  
 یہی حال ہی جس روز سے کہ پیدا کیا ہی اید تک اور یہ دلیل ہی اوپر عظمت  
 قدرت پروردگار تعالیٰ و تقدس کے اور کوی خلق عظیم تر اور بیشتر ملائکہ ہی  
 نہیں اور روایت ہی کہ نہیں آسمانوں اور زمینوں میں جگہ ایک بالشت  
 کی مگر وہ کہ رکھی ہی فرشتوں نے پیشانی اپنی واسطے سجدہ کے اور نہیں کوئی  
 قطرہ دریا سے مگر وہ کہ موکل ہی او سپر فرشتہ اور آیا ہی کہ آسمان  
 میں ایک نہر ہی کہ او سے نہر الحیوة کہتے ہیں آتے ہیں جبرئیل علیہ السلام  
 ہر روز اور نہاتی ہیں اوس نہر میں بہر باہر آتے ہیں اور چھاڑتے ہیں پرو  
 بال اپنی اور جدا ہوتی ہیں اوس سے ستر ہزار قطری اور پیدا کرتا ہی پروردگار  
 تعالیٰ ہر قطرہ سے فرشتہ پس ہی فرشتے ہیں کہ نماز پڑھتی ہیں بیت المعمور  
 میں اور پھر دوبارہ اوسط نہیں آتے۔ اس طرح ہی مواہب اور  
 آثار النبوت میں اور نقل کیا ہی امام فخر الدین رازی نے تفسیر قول  
 حق تعالیٰ میں **وَيَخْلُقُ مَا لَا تَحْكُمُونَ** کا یعنی پیدا کرتا ہی وہ چیز کہ تم  
 نہیں جانتے عطا و مقابل و ضحاک کہ ائمہ تفسیر ہیں روایت کیا ہی  
 ابن عباس سے کہ کہا داہنی عرش کے ایک نہر ہی نور سے بانڈا ازہ ہفت آسمان  
 و ہفت زمین و ہفت دریا کے اوس میں جبرئیل علیہ السلام ہر صبح غسل کرتے  
 ہیں اور زیادہ کرتے ہیں نور بر نور اور جمال بر جمال اپنا اور چھاڑتے ہیں  
 پر اور پیدا کرتا ہی حق تعالیٰ ہر قطرہ سے کہ گرتا ہی اوس کے بر سے کئی ہزار فرشتی

## ذکر آنحضرت

قیامت تک اور روایت کیا گیا ہی کہ اوس جگہ فرشتے ہیں کہ تسبیح کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی اور پیداکرنا ہی حق تعالیٰ ساتھ تسبیح کے فرشتہ **وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** یعنی اور حق تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہی ہے۔ صاحب موائب لہ نہ نے کہا ہی کہ یہ ماعدہ اون فرشتوں کے ہیں کہ واسطے تعبہ کے ہیں اور ماسوا اون ملائک کے کہ موکل اور نباتات اور اوراق اور حفظ اور موکل اور تصویر نبی آدم اور ملائک کہ نازل ہوتے ہیں سحاب میں اور فرشتی کہ کہتی ہیں حسنات لوگوں کے مجموعہ کے دن اور خزانہ جنت اور فرشتی کہ آتی ہیں بتعاقب لیل و نہار تا ضبط کریں اعمال بندوں کے رات دن میں اور ستر ہزار فرشتے کہ اوپر قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آتی ہیں اور محفوظ کرتے ہیں اوسی اور وہ کہ آمین کہیں اوپر قرأت مصلیٰ کے اور وہ کہیں **رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ** اور وہ کہ دعا کرتے ہیں منتظران نماز کو اور وہ کہ لعنت کرتے ہیں عورتوں مہجوران جامہ خواب مرد و نکو اور اوپر ہر ایک کے آسمانوں سی فرشتے ہیں کہ ہر طائفہ کو تسبیح جدا ہی اور آیا ہی کہ ہر فرشتے کو حملہ عرش سی موٹہ ہیں جسہ میں کہ مشتبہ نہیں ہوتی بعض بعض کے ساتھ اور اگر ایک فرشتہ پہلا وہی باز و اپنا دہانک لیوے دنیا کو پرو باز و اپنی سے اور حملہ عرش آہٹ فرشتے ہیں ساتھ اس عظمت و بزرگی کے کہ مسافت نرم گوش سے دوش تک اوکی دو سو برس کی راہ اور ایک روایت سی سات سو برس اور کتاب الفطمتہ میں کہ ابی اشخ کی ہی وہ چیزیں ذکر کی ہیں کہ اعجب العجایب ہیں اور اسی جگہ سے عظمت و کبرائی خالق تعالیٰ کی تصور کرنا چاہی اور آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب صعد کیا میں نے اوپر آسمان ہفتم کے ابراہیم خلیل کو دیکھا میںی کہ لکھ ساتھ بیت المعمور کے کہی بیٹھے ہیں اور پاس اون کے ایک قوم ہی خوش و پس سلام کیا میںی اوپر اور سلام کیا اوہوں نے مجھ پر اور اپنی اہمت کو دو قسم پایا میںی ایک جماعت لباس سفید رکھتی ہیں مثل قراطیس اور ایک گروہ لباس حرکین پس آئی میری ساتھ وہ کہ لباس سفید رکھتی ہیں بیت المعمور میں اور محبوب رہی وہ کہ لباس حرکین

## باب بیسواں فصل تیسرے

رکھتی تھے پس نماز پڑھی سینے بیت المعمور میں اونکے ساتھ کہ لباس سفید رکھتی تھے اور سفیدی جامہ کنایہ حسن اعمال سے ہی اور آیاتی کہ فرمایا کہ نزدیک ابراہیم علیہ السلام کے ایک قوم دیکھی میں سفید و خوش رنگ مانند قراطیس کے اور دوسری کہ اونکے رنگو نہیں تیرگی تھی پس آئی وہ قوم ایک نہر میں اور غسل کیا پس اونکے رنگوں کے کچھ خالص ہوا پھر دوسری نہر میں آئے اور خالص ہو اؤنکی رنگ تمام مثل اوس قوم کے کہ سفید و خوش رنگ تھے پس پوچھا آنحضرتؐ نے وہ سفید و کون لوگ ہیں اور یہ تیرہ رنگ کون اور یہ مرد کہ بیٹھا ہی کون ہی اور یہ نہرین کہ جن میں نہائی کیا ہیں۔ حضرت جبریلؑ نے کہا کہ یہ مرد باپ تمہارا ہی ابراہیم علیہ السلام اور یہ سفید رنگ ایک جماعت ہی کہ نہ عذابا ایمان اپنی کو ساتھ ظلم کے اور یہ تیرہ رنگ ہ لوگ ہیں کہ غلط کیا اعمال صالحہ کو ساتھ اعمال بد کے پس توبہ کی اور رحمت فرمائی تھی تعالیٰ نے اوپر یہ نہرین اول نہر رحمت اور ثانی نہر نعت اور ثالث نہر شراب ظہور بعد از ان بالائے رنگے اور اوس جگہ پہنچے کہ سنی جاتی تھی آواز اقلام کہ کتابت کرتی تھی ساتھ اوسکی فرشتے اقدار الہی کو اگرچہ قصداً و تقدیر الہی قدیم ہی و لیکن کتابت اوسکی حادث اور کتابت لوح محفوظ کی کہ کائنات اوسمیں ثبت ہیں پیش از پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہی وَ جَعَلَ الْقَلَمَ لِمَا هُوَ كَاتِبٌ یَعْنِیْ خَشْک ہوا قلم ساتھ اوس چیز کے کہ ہونیوالی ہی اشارہ ہی ساتھ اوس کے و لیکن یہ کتابت صحف ملائکہ میں مثل فروغ متسخہ کے ہی اصل سے جیسا کہ شب نصف شعبان میں اور دیگر ایام و بیالی میں لکھتے ہیں اور نحو انبیاء اوسمیں جاری ہوتا ہی وَ یَحْیِیْ الْمَوْتِیْنَ مَّا یَشَاءُ وَ یُلْثِمُ یعنی نابود کرتا ہی خدا چاہتا ہی اور ثابت رکھتا ہی۔ عبارت اوس کے ہی جیسا کہ آثار میں آیا ہی اور صاحب مواہب لدنیہ ابن قیم سی نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ اقلام بارہ ہیں اور متفاوت ہیں درجہ اور رتبہ میں اعلیٰ و اجل تسلیم قدر ہی کہ کہا ہی پروردگار جل و علی نے ایہ ان مقادیر خلایق کو جسے کہ سنن ابنی داؤد میں عبادت الصامت سے آیا ہی کہ کہا

## ذکر آنحضرت

سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتی تھیں اَوَّلَ مَا خَلَقَ  
 اللَّهُ الْقَلَمَ یعنی اول چیز کہ پیدا کی خدا تعالیٰ نے قلم ہی۔ کہا قلم کو لکھنا  
 کہا کیا لکھوں کہا لکھہ مقدارِ خلائی قیامت تک پس یہ قلم اول اِقلام ہی اور  
 اجل اوسکا ~~محرر~~ تحقیق کہا ہی بہتوں نے علماء تفسیر سے کہ یہ قلم ہی کہ سوگند  
 کہا ہی ہی حق تعالیٰ نے ساتھ اوسکے۔ ثانی قلم وہی ہی۔ ثالث قلم توفیق  
 من اللہ ورسول۔ رابع قلم طب ابدان کہ حفظ ابدان ساتھ اوسکے متعلق ہی  
 خامس قلم توفیق ملوک اور اوسکے نابون کا کہ اوسکے ساتھ اصلاح کی جاتی ہیں  
 امور ممالک۔ سادس قلم حجاب ہی کہ ضبط کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے مال استخراج  
 و مصروف اور مقدار اوسکی اور یہ قلم ازراق ہی۔ سابع قلم حکم کہ ثابت  
 کی جاتی ہیں ساتھ اوسکے حقوق اور جاری کی جاتی ہیں اوسکے ساتھ قضاء یا  
 ثامن قلم شہادت کہ نگاہ رکھی جاتی ہیں اوسکے ساتھ حقوق۔ ناسخ قلم  
 بغیر آوردہ کا تہج و حنی منام اور تفسیر و تعبیر اوسکی کا ہی۔ غایہ قلم تواریخ عالم  
 اور وقایع عالم۔ حادی عشر قلم لغت اور اوسکی تفصیل کا۔ ثانی عشر قلم  
 جامع آوردہ قلم رد اوپر مبطلین اور دفع شبہات محرفین کے۔ بعد از ان دکہاے  
 گئی حضرت علیؑ و سلم کو بہشت آوردن جبیکہ مذکور ہیں کتاب و  
 سنت میں پس دیکھا بہشت کو کہ منظر رحمت الہی ہے اور دوزخ محل غضب  
 حق تعالیٰ اور کہو لاگاہ بہشت اور بند کیا گیا دوزخ پس غسل فرمایا چشمہ سلویل میں  
 اور ہوئی گئیں آلائشیں کون وحدوث کی ظاہر و باطن حضرت سے اور  
 بعض روایات میں آیا ہی کہ کھڑا کیا آپ کو اوپر ایک درخت کے درختوں بہشت  
 سے کہ نہ تھا بہشت میں کوئی درخت احسن و اطیب اور بس کہا یا میوہ اوسکا  
 ہوا لطف صلب حضرت میں اور جب نیچی آئے زمین پر موافقت فرمائی ساتھ  
 خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پس بار بار ہوئے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور  
 اس جگہ انکال صریح ہی کہ ولادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پیش از نبوت سات  
 برس کچھ ٹھہری اور اس کے بعد از نبوت گروہ کہ التزام کرین کہ آنحضرت  
 کو پیش از نبوت ہی اس کے منام میں ہووے اور یہ حکایت اوس منام

## باب میوان فصل تیسرے

مکی ہی یا آنحضرت کو پیش از نبوت بہشت میں لای ہوں بی اس کے اور یہ  
 واقعہ و مانگاہی و لیکن ذکر اسکا بیچ قضیہ اس کے دست نہودی واسطہ  
 اعلم **وصل** اور جب رویت آیات الہی اور نبوت آنیکی مشہد  
 قرب و حضور میں آخر پہنچی اور سب سی القطاع قبول کیا اور تنہا رہے  
 اور کوئی فرشتہ اور انیس کے ساتھ نہ رہا اور ہنوز حجاب مای نورانی کہ  
 شتر تھے اور ہر حجاب پانچ سو برس کی راد تھا درپیش رہی اور سب حجاب  
 باداد و اعانت حق جل و علی قطع کیے حیرت و دہشت جلال و عزت بکریا  
 پیش آئے اور منادی نے یہ لغت ابی بکر رضہ ندادی کہ **قِفْ يَا مُحَمَّدُ**  
**فَإِنَّ رَبَّكَ يَصْطَلِي** یعنی پھیرا ہی محمدؐ پس بدرستے پروردگار تیرا نماز  
 ادا کرتا ہی۔ حضرت تفکر میں گئی کہ یہ آواز ابی بکر کی کہاں سے آئی اور اُن  
 کے ساتھ اوس آواز کے بابا یا ہر آئے وحشت و تحیر سے کہ حاصل ہوا تھا پس  
 حضرت پروردگار سے ندا آئی **اُدْنُ يَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اُدْنُ يَا اَحْمَدُ**  
**اُدْنُ يَا مُحَمَّدُ** یعنی پاس آ ای بہترین خلائق پاس آ ای احمد پاس آ ای  
 محمدؐ پس نزدیک کیا مجھی اپنے ساتھ میرے پروردگار نے اور اسے ہوا میں  
 کہ فرمایا ہی **ثُمَّ دَنِي فَتَدَلِّي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی**  
 یعنی نزدیک ہوا پس نیچی آیا پس تھا بعد خانہ دو کمان کا یا کمتر۔ اور پوچھا  
 مجھے میرے پروردگار نے کچھ پس میں جواب ندی سکا پس رکھا دست قدرت  
 اپنا درمیان دو شانوں میں کیے بی تکلف و بی تحدید پس باپی میں خنکی او سکی  
 اپنی سینہ میں پس دیا مجھی علم اولین و آخرین۔ اور جمیع انواع علم تعلیم  
 فرمائے۔ ایک علم تھا کہ اوس کے کمان کا مجھے عہد لیا کہ کسی سے کہوں میں اور  
 کوئی شخص طاقت برداشت اوسکی نہ کہے میرے سوا اور ایک علم دوسرا  
 کہ مجھ پر الہام دو کمان اوس کے میں اور ایک علم تھا کہ امر کیا مجھے ساتھ  
 تبلیغ اوس کے بخاص و عام میری امت سے پس کہا آنحضرتؐ فی ای پروردگار  
 میرے متوحش ہوا میں پہلے قدم اپنی سے تیری پاس ناگاہ نہ ابسنی میں تھا  
 لغت کے کہ مشابہ لغت ابی بکر رضہ ہی کہ کہتا ہی **قِفْ فَإِنَّ رَبَّكَ يَصْطَلِي**



## باب بیون فصل تیس

بس تعجب کیا مینی اس سے کہ ابو بکر یہاں کہا مینی ہونچا اور پروردگار بی نیاز  
 ہی نماز ادا کرنے سے حکم ہوا کہ میں نے نیاز ہوں نماز بڑھنے سے واسطے  
 دوسرے کے اور میں کہتا ہوں سَبَقْتُ دَحْمَتِي عَلَى غَضَبِي یعنی پیشی  
 لگی رحمت میری غضب پر میرے بڑے ای محمد یہ آہِ هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ  
 عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لَن تَرٰكُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلٰى التَّوْدِ  
 وَكَانَ يٰ اَلْمُؤْمِنٰٓيْنَ رَحِيْمًا یعنی وہ خدا ایسا ہی کہ رحمت نازل کرتا ہی ہے  
 اور فرشتے اوسکے تاکہ نکلین تمہیں تاریکیوں سے طرف روشنی کے اور ہی  
 اوپر مومنوں کے رحم کرے والا۔ بس صلوات میری رحمت ہی چھپر اور تیرے  
 امت پر اور رسوا میرا چھے آواز یا تیری کی کہ ابی بکر ہی اوس واسطے  
 ہی تا انس پڑے تو اور بجال خود آوے تو اس مقام پر بہت سی ای محمد  
 اور جب جا تا ہا ہننے کہ کلام کرین ہم تیرے بہائی موسیٰ کے ساتھ بس  
 پکڑا اوسے بہت عظیم نے بس پوچھا ہننے اوس سے وَمَا تِلْكَ  
 بِمَعْنٰكَ يٰ اَمُوْسٰی یعنی اور کیا ہی یہہ داہنی ہاتھ میں تیرے ای موسیٰ  
 بس حاصل ہوا موسیٰ کو انس ساتھ ذکر عصا کے اور بجال ہوا۔ ایسی ہی تو  
 ای محمد جا ہننے کہ انس پڑے ساتھ آواز یا اپنی کے کہ وہ انیس تیرا ہی  
 دنیا و آخرت میں پس پیدا کیا ہننے فرشتہ کو اور بصورت ابی بکر کے کہ  
 نہ اکرے تجھے بلغت اوسکے تا زایل ہووے استیجاش تجھے اور لاحق  
 ہووے بہت سی کچھ کہ باز رکھی تجھے سمجھنی اوس چیز کے سے کہ چاہا ہی  
 ہننے تجھے۔ بعد ازاں پوچھا حق تعالیٰ نے کہ کیا ہوئی وہ حاجت جبرئیل  
 کی کہ جتھی جا ہی تھی کہا مینی ای خداوند تو خوب جانتا ہی اوسے۔ فرمایا  
 قبول کی مینے حاجت اوسکی لیکن اوس شخص کے حق میں کہ تجھی دوست  
 رکھے بس پہنچا گیا میرے واسطے رفوف منبر کہ غالب تھا فوراً اسکا اوپر فوراً  
 آفتاب کے پس چکی اوس نور سے میری آنکھ نہ اور کہا گیا میں اوپر اوس  
 رفوف کے اور اوٹھایا گیا میں تا پہنچا میں اوپر عرضش کے بس کہا مینی ایک  
 امر عظیم کہ زبانیں اوس کا وصف نہ کر سکتیں بس نزدیک ہوا وہی ساتھ الہ

قطرہ عرش سے اور پڑا میری زبان پر پس چکھا مینے وہ کہ نہ چکھا کسی چکھے والے  
نے شیریں زیادہ اوس سے اور حاصل ہوئی مجھے خبر اولین اور آخرین کی  
اور روشن کیا دل میرا۔ اور ڈانکی فور عرش نے بصر میری پس دیکھا مینے  
سب چیز کو اپنے دلمین۔ اور دیکھا مینے پیچی سے جیسا کہ دیکھتا ہوں میں آگے  
سے اور رفوف بساط کو کہیں اور اصل میں اوس بساط کو کہیں کہ رفیق  
ہو دیا سے اور اوس کے سوا اور جانا چاہتی کہ یہ دونوں تدلی کہ مذکور ہوئے  
اور تعبیر کیا گیا اوس سے ساتھ قائب قوسکین اودانی کے اور مذکور ہی  
احادیث معراجین غیر دونوں تدلی کے کہ مذکور سورہ والجمین ہی کہ وہ نسبت  
ساتھ رویت اور نزدیکی جبریل کے ہی ساتھ قول برگزیدہ کے اور سابق و  
سابق آیہ کہ یہ ظاہر ہی اوس میں اور بعضے اوپر رویت و قرب حق تعالیٰ  
کے ہی حل کرتے ہیں جیسے کہ کتابوں تفسیر میں مذکور ہی اور تمام ترین کمال  
ادب اور بزرگ داشت جناب ربوبیت اور بنگاہ داشت حد بندگی اور نہایت  
سکون دل اور اطمینان باطن اور بلند ہی ہمت اور موافقت بنائی اور  
بصیرت کا وہ کہ باوجود ظاہر ہونے ان کرامات و آیات کے ساتھ کسی ایک کے  
اوسے توجہ اور التفات نفرمایا اور دیدہ خواہش رعبت نکھولا جیسا کہ حق  
سبحانہ نے فرمایا مَا ذَا غَاغِ الْبَصَرُ وَمَا طَعْنُ یعنی نہ کچھ ہوئی چشم اور نہ حد  
سی گزری جیسے کہ نوکر بارگاہ سلطانی بن بنگاہ داشت آداب کرتے ہیں اور یہ  
کمال ہی کہ سوائے کالترین بشر اور سید و سرور انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین  
کے کسی اور کو میسر نہیں عادت قوس اوس پر ہی کہ جب بمقام مناجات و تحلیم  
پہنچی طالب رویت ہوئے اور یہ ایک نوع سکر و انبساط سے ہی کہ بمقام قرب  
میں قرب یقین رعایت ادب سی دور پڑتا ہی اور سید و سرور جاری صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم جسوقت مقام قرب میں مقیم کئی سگئے اوسکا حق و فابکھا اور باوجود قوت  
التفات کنیا بصر نے بجز اوس چیز کے کہ اقامت ہوئی اوس میں اور ارادہ و  
خواہش ورے اوس کے نفرمایا اسیواسطے مجمع مرادات و مراتب و درجات  
کہ اقصیٰ اور اعلیٰ اوسکا رویت حق ہی اور اقامت فیما اقام اللہ اعلیٰ مقامات

۱۱  
عالی اقامت کرتا تمام اعلیٰ و سطح و شرف ہوتی ہیں جیسے کہ ہم بتھا

## ذکر آنحضرت

اہل صحو اور ارباب تکلمین کا ہی فائز ہوئے اور فرمایا مَا كَذِبَ الْفَوَادُ  
 مَا رَأَىٰ یعنی دروغ بخانا دل نے وہ جو دیکھا آنکہ نے بصرو بصیرت دونو  
 متواطی و متصادق ہوئی جو کچھ کہ چشم دیکھا دل نے اسکی تصدیق میں ارباب  
 کیا سب حق و صحیح تھا پس پہنچے آنحضرت کمال کہ سبقت لیگی اولین و  
 آخرین کے اوپر اور ہوئی مغبوط انبیا و مرسلین کے اور ستقیم ہوئے صراط  
 مستقیم بردیا و آخرت میں **اللَّهُ** ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن  
 يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ یعنی یہ فضل خدا کا ہی دیتا ہے  
 جسے چاہے اور اسے صاحب فضل بزرگ کا ہی۔ اور فرمایا **اللَّهُ** فَأَوْحَىٰ  
 إِلَىٰ الْعَبْدِ مَا أَوْحَىٰ یعنی وحی بھیجی طرف بند یابنی کے جو وحی بھیجی۔  
 تمام علوم و معارف اور حقوق و بشارات و اشارات اور اخبار و آثار اور  
 کرامات و کمالات حیطہ اس اہام میں داخل ہیں اور کثرت و عظمت او کئی ہی  
 کہ مبہم لایا اور بیان کیا اشارہ اس واسطے کہ علم کیسکا بحر علم علام الغیوب  
 اور رسول محبوب کے اوپر محیط نہیں ہوتا مگر وہ جو آنحضرت نے بیان فرمایا وہ  
 جو مقابلہ اور محاذات روح اقدس حضرت سی او بر بواطن بعضہ اکمل اولیا کے  
 کہ بشرف اتباع حضرت کے مستعد اور شرف ہیں چمکا و اسے علم ۝  
**وصل** اور جب جاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مراجعت  
 فرما دین طرف اس عالم کے کہا خداوند اہر قادم کو سفر سی تحفہ ہوتا ہی میرے  
 امت کا تحفہ اس سفر سے کیا ہی فرمایا تبارک و تعالیٰ نے میں اونکے واسطے کافی  
 ہون مدت حیات و مامت اور قبور و نشور میں سب حال میں مدد و معین او کما  
 ہون پس جو شا حال تہارا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بشارت تہاری لیئے  
 و صلی اللہ علی خیر خلق محمد وآلہ و صحبہ اجمعین۔ اور جب رجوع فرمایا آنحضرت نے  
 سری سے اور صحیح ہوئی بیان کیا لوگوں کے روبرو۔ مرتد ہوئی ایک جماعت  
 ضعیف ایمان سے اور دورے بعضی مشرک طرف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے  
 اور کہا کچھ نہیں خبر ہی اپنی یار کی کہ کیا کہتا ہی مجھے آج رات طرف بیت المقدس  
 کے لیگئے کہا ابو بکر نے آیا تحقیق کہتا ہی وہ یہ بات کہا الیہ اور بہ تکرار کہتا ہی

## باب بیوان فصل تیسرے

کہا پس جو کچھ وہ کہتا ہی سچ کہتا ہی ایمان لایا میں ساتھ اس کے کہا تصدیق کرتا ہی تو اس کو کہ شب بیت المقدس کی طرف گیا اور پیش از صبح یہاں آیا کہا بیت المقدس تصدیق کرتا ہوں میں اس سے دور تر میں اس سے اور اگر کہے کہ آسمان پر گیا میں اور پہر آیا میں باور کروں میں کیا جای بیت المقدس پس اس سیدن سے اس کا لقب صدیق ہوا پس آئی ابو بکر رضی اللہ عنہ خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن اور کہا حدیث کرتے ہو تم یا رسول اللہ ساتھ ان کے خبر بیت المقدس فرمایا البتہ کہا وصف بیت المقدس میرے سامنی بیان کرو کہ میں بیان کیا ہوں پس وصف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور کہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول اللہ ہو اور حدیث ام ثانی میں آیا ہی کہ حضرت سی پوچھا بیت المقدس کی در کہتا ہی فرمایا آپ نے کہ میں نہیں گنا تھا اب کہ مرفوع و مکتوف ہوا میرا اوپر گنا میںی اور خبر دی میںی اور ر لائی ہیں کہ آنحضرت نے جو وقت رجوع کیا سفر اس سے سی گزری ایک قافلہ پر قریش سے کہ غلہ اوٹھایا تھا اور اس میں دو غاری تھے ایک سیاہ اور دوسرا سفید اور جب اوٹھانے میں مقابل شتر کے لاتے ڈرتا اور بہا گتا پس گرد لایا اوسی ایک اونہیں سی کہا آنحضرت نے پس سلام کیا میں نے اس کے اوپر کہا کہ یہ آواز محمد کی ہی پس آٹھ قبیل صبح اور خبر دی قوم کو وہ جو دیکھا تھا اور کہا نشانہ اس کا وہ ہی کہ گزرا میں اوپر شتر وں تہا ریکے کہ فلا نی جگہ میں آتے تھے او دگم کیا ایک شتر کو اور لایا اس کے ایک فلانا مرد اور آگے آتا تھا قافلہ کے شتر سیاہ سفید رنگ کہ اوپر اس کے پلاسک سیاہ ہی اور دو غاری فلا نی روز یہاں پہنچتے ہیں جب وہ دن ہوا نہ آئے قوم نے انتظار کیا اور دروازہ گفتگو کا کہو لا قریب نصف تہا تھا کہ قافلہ پہنچا بطرح پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف کیا تھا اور موہنہ میں دشمنوں اور منکروں کے خاک پڑی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روز چار شنبہ قافلہ آو گیا آفتاب نزدیک بغروب پہنچا اور

منہ قافلہ آیا آنحضرت فی دعا فرمائی اور جس کی گافا کے قافلہ گیا  
**وصل** اختلاف کیا ہی اگلے پہلے صحابہ اور تابعین و من بعدہم نے  
 صحیح روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار کو شب معراج میں  
 اور عائشہ صدیقہ رضا اور ایک جماعت صحابہ اور سلف سی جانب نفی میں  
 ہیں اور بخاری حدیث مسروق سے لایا ہے کہ کہا مسروق نے حضرت  
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اسی مادر میری آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے اپنی پروردگار کو بس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے تحقیق میرے  
 بال کھڑے ہو گئی اس بات کہنی تیرے اور کہا جو کوئی حدیث کرے کہ محمد نے  
 دیکھا پروردگار اپنی کو بس تحقیق دروغ کہا بعد ازاں بڑی عائشہ صدیقہ  
 رضی اللہ عنہا نے یہ آیت **لَا تَذْكُرْهُ إِلَّا بَصَآرُ وَهْوَ**  
**يَلْدَاكَ إِلَّا بَصَآرُ وَهْوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ** یعنی نہیں پائے اس سے  
 بینا بیان اور وہ پاتا ہی بینا بیون کو اور وہ لطیف ہی خبردار اور روایت  
 مسلم میں آیا ہے کہ کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا  
 رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَكْثَمَ الْفَرْيَةَ یعنی جو کوئی حدیث کرے بچی کہ بدستی  
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا پروردگار اپنی کو بس اقرار بزرگ کیا  
 اور دروغ اور بدستی مخالفت کی بعض صحابہ نے اس کو اور صحابی جو کہی  
 ایک قول اور مخالفت کرے اس کی غیر اس کا صحابی سے نہیں ہوتا وہ قول  
 حجت باتفاق اور آیہ بین تاویلات میں اور اک احض ہی رویت سے اور  
 لازم نہیں آتا نفی اس کے سے نفی رویت ادراک معرفت حقیقت ہی اور وہ  
 منافی ہی جیسا کہ کوئی قر کو دیکھتا ہی اور ادراک حقیقت اور کہ اس کی نہیں  
 کرتا اور بعض نے کہا ہی کہ ادراک احاطہ ہی اور عدم احاطہ سے عدم  
 رویت لازم نہیں آتی جیسا کہ عدم احاطہ بعلم سے عدم علم لازم نہیں آتا اور  
 منقول ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ابیہا ابن عباس سے کہ آیا دیکھا محمد صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پروردگار کو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نعم  
 اور کہا دی خدا فی خلت ابراہیم علیہ السلام کو اور کلام موسیٰ علیہ السلام کو

### باب بیون فصل تیسرے

اور روایت محمد بن علی علیہ وآلہ وسلم کو اور حسن بصری سے بقول  
 کہ انہوں نے سوگند کھائی اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اپنی رب  
 کو اور انس رضی اللہ عنہ سے ہی آیا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 اپنی پروردگار کو دیکھا اور روایت کیا ہی ابن خزیمہ نے عروۃ الزہیر سے  
 کہ اثبات و جزم کیا ہی ساتھ اس کے کعب احبار اور زہری و معمر اور اویس  
 سوانہ اور ہی ہی قول اشعری کا اور مسلم حدیث ابی ذر سے لایا ہی کہ اس نے  
 پوچھا حضرت سی حال رویت پروردگار کا پس کہا نُؤدُّ اَنتَ اَزٰی یعنی  
 نور ہی کیونکر دیکھوں میں اس سے بد اور یہ حدیث معارض ہی ساتھ حدیث  
 دوسرے کے کہ واقع ہوا ہی رَآیْتُ نُؤُتًا یعنی دیکھا میں نور کو اور  
 امام احمد رح سے ہی اثبات رویت منقول ہی اور اس سے کہ قول عائشہ  
 رضہ کو کس چیز سے دفع کریں ہم کہا بقول پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرما  
 رَآیْتُ رَکَّتَیْنِ یعنی دیکھا میں اپنی رب کو اور قول پیغمبر اکبر ہی قول عائشہ  
 رضی اللہ عنہ سے اور ایک قوم کا یہ قول ہی کہ دیکھا بدل نہ چشم اور مراد  
 ساتھ دیکھنے دل کے نہ علم اور جانا ہی کہ وہ ہمیشہ اوپر وجہ اتم کے حاصل  
 تھا بلکہ مراد وہ ہی کہ حق سبحانہ نے پیدا کیا رویت کو حضرت کے دل میں یہ  
 جیسے چشم میں کہ اقبل پس جانا بدل اور ہی اور دیکھنا بدل اور تطبیق کر  
 ہین ساتھ اس توجیہ کے قول عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما میں اور  
 ظاہر یہ ہی کہ اختلاف رویت چشم میں ہی نہ رویت بدل میں اور دیکھنا بدل  
 چاہی کہ متفق علیہ ہوے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المرجع والمآل اور  
 اس طرح ہی مواہب لدنیہ میں شیخ عبد الحق بن سیف الدین حصّہ  
 اللہ بمرید الصّدق والیقین یعنی خاص کرے اوسی خدا ساتھ  
 زیادتی راستی اور یقین کے کہ کلام علما نظر بدلائل و اخبار و آثار و بیانی  
 کہ نہ کور ہوا لیکن یہ خلیان کرتا ہی کہ معراج اتم مقامات اور اقصی کمالات  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا کہ کوئی انبیاء سے اس جگہ حضرت  
 کے ساتھ شرکت نہ کرتا اور کسی بشر و ملک کو گنجائش اس مقام کی نہ تھی

محبوب ہی کہ اس مقام میں لیکھے اور خلوت خاص میں لائے اور ساتھ  
 اعلیٰ مطالب اور اقصیٰ تار ب دیدار کے مشرف کیا اور آپ اس بات پر  
 راضی ہوئی اگرچہ کمال بندگی اور ادب سطوت کبریائی حق اسکو تقاضا  
 کرتا ہی کہ سوال نکر سکے اور ذوق کلام سے مست ہو کر انبساط نظر ہر کیا  
 اور دیدار نہ طلب کیا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کیا لیکن کمال محبت و محبوبیت  
 کہ حضرت جناب قدس سے رکھتی ہیں کہاں چوڑے اور روا رکھی کہ حجاب  
 درمیان رہی یہ دولت بطلب اہتہ نہیں آتی اور رکھتے ہیں کہ مانع دیدار  
 موسیٰ کو طلب و سوال و انبساط ہوا گا ہی نا خواستہ دیتی ہیں کہ مانع دیدار کو  
 کو طلب و سوال و انبساط ہوا اور اگر چاہیں خواستہ ہی نہ یوں - قول غیب  
 وہ ہی کہ ایک قوم کہتی ہی کہ جب موسیٰ علیہ السلام طلب سے باز رہے اور یہوش  
 ہوئے دیکھا وہ جو دیکھا اور لٹن ترانی جزا شتابی اور بیتابی کی تھی اور تحقیق  
 وہ ہی کہ سب ناکامی موسیٰ علیہ السلام کا وہ تھا کہ ہنوز سید المحبوبین صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم ساتھ دولت دیدار کے مشرف نہیں ہوئے دوسری کیا طاعت  
 کہ طالب رویت ہوئے اور دیکھی اور علما بالتحقیق متفق ہیں اوپر امکان  
 رویت کے دنیا میں اور بعد از امکان کون مانع ہوا اور خود مقام معراج  
 درحقیقت عالم آخرت سی ہی اور جو کچھ عالم آخرت میں دیکھنا اور حاصل کرنا  
 چاہیئے دیکھا اور پایا تا دعوت خلق بحکم عین البیقین کرے جیسا کہ کہا ہی  
**مصرع** از دیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ x واللہ اعلم و وصل  
**معجزات انحضرت میں** کہ دلائل و آیات صحت نبوت او صدق  
 رسالت حضرت کے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **معجزہ** امر خارق عادت  
 ہی کہ ظاہر ہووے اور باہر ہتہ یعنی رسالت کے کہ مقرون ہووے ساتھ  
 تخی کے اور معنی تخی کے برابری کرنا کسی کام میں اور آگے بلانا خصم کو  
 اور غلبہ ڈھونڈنا اور تحقیق یہ ہی کہ معجزہ میں تخی شرط نہیں ہے  
 اتنی معجزات حضرت رسالت سی ظاہر ہوتی تھے کہ تخی اس جگہ نہ تھی  
 مگر وہ کہ کہیں مراد وہ ہی کہ شان اسکی سے تخی ہووے اور اوپر

تقدیر اس قید کے وقوع ماہیہ مدعی رسالت سی کافی ہی اور سخن مشہور  
وہ ہی کہ وہ جو مدعی رسالت سی واقع ہوا اسے معجزہ کہیں اور وہ عجیب  
بنی سے واقع ہووے اگر مقرون بکمال ایمان و تقویٰ اور معرفت و استقامت  
ہووے کہ ولایت عبارت اس سے ہی کرامت ہی اور وہ جو عوام مومنین  
اہل اصلاح سے وقوع پاوے اوسے معونت کہیں اور وہ جو کافرون اور  
فاسقون سے صادر ہووے استدراج کہیں مگر وہ کہ باعث اوپر توبہ اور  
اسلام کے ہووے اور سخن تحقیق معجزی میں علم کلام میں بہت ہی اگر ساتھ  
اوسکے اکتفا کریں ہم اور جو غرض کہ اس جگہ رکھتی ہیں ہم آوین ہم بہتر  
ہی اور تمام انبیاء اور رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین کو معجزات ہیں اور  
کوئی پیغمبر بے معجزہ نہیں اور معجزات ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
اکثر وافر و اقویٰ اور ابہر و ازہر اشد معجزات ہیں اور تعجب معجزات سے  
کلام انہ میں بدلائل و آیات بہت واقع ہوئی ہیں اور دلائل نبوت حضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ اخبار ہیں کہ واقع ہوئی ہیں توریت و انجیل  
اور سائر کتب منزلہ میں ذکر و لغت اور خروج اولکھا ارض عرب سے جیسکے  
تہوڑا اوس سے گذرا اور وہ جو ظاہر ہوا ہی ایام مولد و مبعث میں امور غریبہ  
عجیبہ کہ حاجی آثار کفر اور موہن ارکان شذک ہیں جیسا کہ ذکر اولکھا اونکے  
میں میں تفصیل آویگا جیسے کہ قصہ اصحاب قبل اور خموزار فارس اور  
سقوط شرفات ایوان کسری اور خشک ہونا آب دریا چہ ساوہ از خواب  
موبدان اور سماع ہوا تفت صاخہ بنفوت و صفات آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم اور وہ جو نقل کیا گیا ہی اخبار میں مشہور ہی ظہور عجایب ولادت  
شریف میں اور ایام حضانت میں اور پیچھے اوس سے زمان بخت تک  
اور ظہور و غلبہ و تصرف بعد از بعثت اور حالانکہ نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کو مال کہ استمال کریں وہ قلوب کو اور طمع میں پڑیں لوگ  
اوس مال کی اور نہ قوت کہ غالب و قاہر ہووین ساتھ اوسکے لوگوں پر  
اور نہ اعوان و البضار کہ ساتھ مال و عقل کے مظاہرہ کریں اور دین کے



کہ ظاہر کیا اور بلایا لوگوں کو طرف اس کے حالانکہ سب مجتمع و متفق تھے اور  
 عبادت اصنام اور التزام ازلام ممکن اور عادت جاہلیت سچ عصیت اور  
 حمیت اور تعدادی و تباغض اور فسق و فساد اور سفک دمار اور الفت  
 و غلو اور انہماک وین جاہلیت میں اور عدم اتفاق امر خیر میں اور باز رکھنا  
 ہتا اونکو سور افعال سے نظر طرف عافیت کے اور نہ خوف عقوبت اور ملاحظہ  
 بلاست پس اصلاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احوال و افعال اونکے  
 اور تالیف کئی دل اونکے اور جمع کئے کلمہ اونکے تاکہ متفق ہو میں آ رہے  
 اور مجتمع ہوئی دل اور سب منقاد و مسخر اور یکدل و یک و ہوتی نصرت حضرت  
 میں اور عاشق ہوئے اور طلعت حضرت کے اور چھوڑ دیں بلاد و اوطان و  
 خانمان اور قوم و عشائر اپنی محبت و مودت حضرت میں اور فد کیا جان و  
 مال اپنا نصرت حضرت میں اور قائم کیا اپنی ذات کو مقابلہ سیوف میں  
 بیج اعزاز کلمہ حق کے اور دلائل نبوت حضرت سے وہ ہی کہ تھے اُسے  
 ناخواندہ کہ اصلاح خط و کتابت نہ جانتی تھے اور جاہل و ناخواندہ مولود ہوئے  
 دوس قوم میں کہ سب اُمی و جاہل و ناخواندہ تھے اور ناشی ہوئے درمیان  
 اونکے ایسی بلدی میں کہ نہ تھا اوسمیں کوئی کہ جانے اخبار ماضیہ اور سفر کیا شہر  
 دوسرے میں کہ وہاں کوئی عالم ہووے تا ملازمت اوسکی کرین اور پڑھیں  
 اوسکے آگے اور جانیں اخبار تورات اور احوال اہم ماضیہ اور جاتے رہی تھے  
 عالم ان کتب کے مگر قلیل و نادر پس بحجت و دلیل آپ کے سامنے نہ آ سکے اور  
 عاجز و ساکت ہوتی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اچھا کہا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ  
 نے بلیت یعنی کہ ناکردہ قرآن ورت نہ کتب خانہ چند لکٹ ثبت  
**وصل** اور اونہیں سے قرآن ہی کہ اعظم ترین معجزات ہی تاکہ عاجز  
 ہوئی ہن فصحا معارضہ اونکے سے اور قاصر رہے ہن بلغا اوسکی مثل  
 لانی سے پس نہ لاسکے کوتاہ ترین سورہ مانند اوسکے اگرچہ بعض اونکے بعض  
 کو مجاوں و مددگار ہوئے اور قرآن مشتمل ہی اوپر بہت وجوہ اعجاز کے  
 تاکہ تقریباً ہر ہزار معجزے اوسمیں شمار کیئی ہن اور متعرض ہوا فی قاضی

## باب بیون فصل تیسرے

ابوالفضل عیاض مالکی شفا میں چہرہ ضبط انواع و اقسام اوسکے بکذا ہے  
 شرا لخواہ ۱۹۱۱ ر معارجین مذکور ہی کہ معجزہ دوسرا انشفاق قمری جیسا کہ  
 روایت کیا میرا المؤمنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود اور ابن عباس  
 اور ابن عمر اور انس بن مالک اور حذیفہ الیمان اور جابر بن المعظم نے  
 رضی اللہ عنہم اجمعین کہ ایک جماعت مشرکین حوالی کعبہ میں رسول صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہوئی اور کہا اگر دعوی نبوت میں تم صادق ہو  
 چاند کو آسمان میں دو نیم کرو اور وہ شب چہار دہم تہی ماہ برتبہ کمال کو  
 پہنچا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر آپ کروں ایمان لائے  
 ہو کہا آری ایک روایت میں ہی کہ آنسو رونے دو رکعت نماز ادا فرمائی  
 اور بعد ازاں ہاتھ بدعا بند کیا اور حق تعالیٰ سے درخواست کر کہ سابقہ گشت  
 مسبو اپنی کے اشارہ طرف ماہ کے کیا ماہ دو گزے ہوا آدھا آسمان پر آ  
 اور آدھا پس کوہ بنان ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک کو  
 بلاتے تھے اور فرماتے تھے ای فلان و فلان گواہ رہو ۱۹۱۱ ایک روایت  
 میں وہ کہ آدھا ماہ اوپر پہاڑ قیقان اور آدھا دوسرا اوپر پہاڑ ابو قیس کے کنارے  
 ہوا ۱۹۱۱ ایک روایت وہ کہ دو شوق اوسکے آپس سے ایسی جدا ہوئی کہ کوہ  
 حر اکو درمیان اون دو شوق کے دیکھا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے یہ معجزات اونکو دکھائی کہا محمدؐ نے ماہ پر سحر کیا ہی اور ابو جہل بعین فریاد  
 بر لایا ائیسے مستحکم یعنی یہ سحر ہی کہ سب کو ہنسی اور مراد استمرار سے  
 محموم ہی۔ استمرار جب دوام اور بعضوں نے کہا کہ اگر نسبت سحر کیا ہی  
 لوگون پر سحر کر کے لاجرم جو مسافر کہ آتی تھے پوچھتے تھے وہ کہتی تھے کہ البتہ  
 فلانی رات میں انشفاق قمر ہوا اور ہر نیمہ اوس سے ایک جات گیا اونہوں  
 نے کہا محمدؐ نے ہیر سحر کیا ہی یہ آیت نازل ہوئی **اِنَّ اَقْرَبَ نَبَاتِ**  
**السَّاعَةِ وَالْفُتُوحِ وَالْقُرْطُ وَالْاَيَةُ يُعْرِضُونَ وَيَقُولُوا سِحْرٌ**  
**مُسْتَمْسِكٌ** یعنی نزدیک ہوئی قیامت اور سکافہ ہوا قمر اور اگر دیکھتی تھے کوئی  
 نشانی روگردانی کرتے تھے اور کہتی تھے جادو سب کو ہنسی **نظم**

## ذکر آنحضرت ۱۲

در جرج را ماه قفل ز دست کلید خزان چو در مشت آست	کلید وی انگشت پیمبر است مہ از د اعدا ران انگشت آست
ہم از نور آن بیخترہ شکست	صف بدر شکست روز رمضان

اور صاحب مواہب لایا ہی کہ علامہ ابن سبکی شرح مختصر ابن حاجب میں کہتا ہی کہ صحیح میرے نزدیک وہ ہی کہ انشفاق قرمتواری منصوص علیہ قرآن میں اور بروی ہی صحیحین وغیرہما میں بطریق کثیرہ صحیحہ کہ شک نہیں کیا جاتا تو اتر اور صحت اوسکی میں اور انکار کیا ہی اس معجز کو بعض مستعدہ نی کہ موافق ہن مخالفان ملت کے ساتھ نہ قبول کرنے اجرام علویہ کے خرق و التیام کو اور علما اور متبعان ملت کہتی ہن کہ عقل کو انکار نہیں اوسمین اور شمس و قمر مخلوق خدا ہن کرنا ہی اونہن جو کچہ چاہتا ہی جیسا کہ احوال قیامت میں منصوص میں مذکور ہی **طبیبہ** مواہب لدنیہ میں کہتا ہی کہ وہ جو بعض قصاص ذکر کرتے ہن کہ قمر جب نبی میں در آیا اور یا ہر آیا آستین شریف سی کچہ اصل زہ کچہ جیسا کہ شیخ بدرالدین زرکشی نے اپنی شیخ عمادین کثیر سے نقل کیا واسطہ علم اور رد شمس یعنی ہر پہرنا اوسکا بعد از غروب ہی معجزہ آنحضرت تھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ روایت کیا ہی اسما بنت عمیس نے کہ وحی نازل ہوئی حضرت پر اور سر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنار حضرت علی رضی اللہ عنہ میں تھا پس اتفاق ادا ہی نماز عصر علی بن ابیطالب کو نہواتا لکہ آفتاب نے غروب کیا پس آنحضرت نے پوچھا آیا نماز عصر پڑھی تو نے یا علی کہا نہیں پس کہا آنحضرت نے خداوند ایہ بندہ یرائی طاعت اور تیرے رسول کی طاعت میں تھا پس اوٹا پیرلا اوسپر آفتاب کو کہا اسمار نے دیکھا میں نے آفتاب کو کہ بعد از غروب طلوع کیا اور پڑی شعاع اوسکی جبال وارض پر اور یہ واقعہ صہبائین تھا خیر سے اور تمام کلام اس حدیث کا غزوہ خیبر میں آویگا انشا اللہ تعالیٰ **وصلی** اور ایک معجزہ مشہورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مکر رافع ہو اہی مواطن غدیدہ اور مشاہدہ عظیمہ میں اور روایت کیا گیا ہی طریق

## باب بیوان فصل تیسرے

کثیرہ سے اور نہیں سنایا گیا ہی کسی ایک ابنیا علیہم السلام سے اگرچہ  
 باہر آئی چشمی سنگ سی اوپر پاتہ موسیٰ علیہ السلام کے اور شک نہیں کہ باہر  
 آنا پانی کا اصابع سی ابلغ ہی اور اعجاز میں روان ہونے پانی کے جھری کہ باہر  
 آنا پانی کا اوس سے معبود و معتاد ہی بخلاف باہر آئی کے گوشت و پوست و  
 استخوان سے۔ اور تحقیق روایت کیا ہی اس حدیث کو جامعہ صحابہ سے  
 اور مشہور اوس حدیث انس و جابر و ابن مسعود رضی اللہ عنہم ہی لیکن  
 حدیث انس صحیحین میں واقع ہوئی کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو کہ وقت نماز دیگر قریب آگیا اور لوگ طالب آب ہوئے اور بایا  
 آخر الامر لایا گیا حضرت پاس آب وضو اور رکھا آپ نے دست مبارک اپنا طرف  
 آب میں اور امیر کیا لوگوں کو کہ وضو کریں اوس سے پس دیکھا میں نے پانی کو کہ  
 باہر آتا تھا مانند چشمہ کے میان انگشتان مبارک حضرت سے پس وضو کیا قوم نے  
 تا آخر حدیث کہا ہم نے انس سے تم کتنی لوگ تہی کہا تین سو اور حدیث ابن  
 شاہین میں انس سے روایت ہی کہ گیا تھا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے غزوہ تبوک میں پس کہا مسلمانوں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور  
 اونٹ اور چرواہی ہمارے پیاسی ہیں فرمایا آیا ہی کچھ بچا ہوا پانی سی تھا کہ  
 پاس پس لایا ایک مرد تھوڑا سا پانی بچا ہوا ایک مشک کہنے میں پس فرمایا  
 لاؤ ایک کاسہ اور ڈالا پانی اوس کاسہ میں اور رکھا کف دست مبارک  
 اپنا پانی میں کہا انس نے کہ دیکھا میں نے باہر آنا چشموں کا میان انگشتان حضرت  
 سی پس سیاب کیا ہم نے اپنی شتروں اور چرواہوں کو اور اٹھا رکھا باقی پانی  
 اور حدیث جابر صحیحین میں آئی آئی ہی کہ کہا جابر نے بیٹھی تھے ہم روز  
 حدیبیہ اور آگے حضرت کے رکوہ تھا کہ وضو کرتے تھے اوس سے اور گرد  
 آئے لوگ آپ پاس پوچھا حضرت نے کیا حال رکھتے ہو اور کس واسطے آئی ہو  
 عرض کیا یا رسول اللہ پانی پینی اور وضو کو نہیں رہتی ہم گر ہی پانی کہ آپ  
 پاس دہرا ہی پس رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اپنا رکوہ  
 میں پس جوش مارنا پکڑا پانی نے مانند چشموں کے پس پیا ہم نے پانی اور وضو کیا

## باب بیسواں فصل تیسرا

کہا جابر سے تم کتنی آدمی تھے کہا اگر لاکھ آدمی ہوتے کفایت کرتا ہوں اور تھے ہم پندرہ سو آدمی اور روایت کیا ہی حدیث جابر کو امام احمد و بیہقی اور ابن شاہین نے لیکن حدیث ابن مسعود صحیح میں روایت علیہ سے آئی ہے کہ کہا ابن مسعود نے انتشار اوس حال میں کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ تھا ہمارے پاس پانی پس فرمایا ہونکو حضرت نے کہ طلب کرو کسی پاس کچھ تھوڑا سا پانی ہو پس لائے پانی اور ڈالا حضرت نے پانی کو ایک طرف میں اور رکھا دست مبارک اپنا پانی میں اور اون احادیث کو اگرچہ ایک نے صحابہ سے روایت کیا ہی مثل انس یا جابر کے مثلاً حقیقت میں گویا وہ سب جماعہ کہ حاضر تھے راوی و حاکمی ہیں اور اگر انکار رکھتی سکوت نہ کرتے جب یکجہلت انسانی اور عادت صحابہ تھی اور ساتھ اس نکتہ کے خبر واحد اگر آگے جماعہ صحابہ کے مثلاً روایت کریں اور وہ سکوت کریں حکم اوسکار کہے کہ گویا سب راوی ہیں قد بر۔ صحیح مسلم میں معاذ بن جبل سے غزوہ تبوک میں لایا کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بد رستی تم وقت روشن ہونے دن کے بمشیت ابھی چشمہ تبوک پر آتے ہو پس جو کوئی وہاں آوے چاہی کہ ہاتھ نہ اٹھے اور مساس نہ کرے پانی اوسکا جب تک میں آؤں کہا معاذ نے پس آئی ہم اوس چشمہ پر اور حالانکہ اسے پہلے دو مرد وہاں پہنچے تھے اور چشمہ مثل شمشیر چمکتا تھا اور ٹپکتا اوس سے پانی پس پوچھا آنحضرت نے اون دو مرد سے آیا مساس کیا تم نے اور ڈالا اپنا ہاتھ پانی میں کہا نعم پس زبوں کیا اونہیں اور کہا وہ جو چاہتا تھا جہاں عزوجل نے پس کہو اصحاب نے اپنی ہاتھوں سے چشمہ کو تار جماع کیا اوس سے کچھ پانی اور جدا ہوئی پانی سے ایک ہوا اوس سے آوار بھی مثل آواز صاعقہ پس دہویا آنحضرت نے مونہہ اور دونو ہاتھ اپنے پر ڈالا اوس پانی کو چشمہ میں پس روان ہوا پانی بہت کہ پیا لوگوں نے بعد ازان فرمایا حضرت نے ای معاذ نزدیک ہی اگر دراز ہو تیری حیات دیکھی تو اس جگہ بساتین و عمارات پس ایسا ہی واقع ہوا اور یہ خبر دنیا ہی معجزات حضرت

## باب بیسواں فصل تیسرا

سی ہے اور اخبار بغیبت ایک قسم اوفی وافرہی معجزات سی اور قصہ  
 حدیبیہ میں آیا کہ چودہ سو آدمی تھے اور چاہ اونکا سیراب نہ کرتا تھا پچاس  
 بکریوں کو پس نکالا پانی اوس کا اور چھوڑا اوس میں ایک قطرہ پس بیٹھے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر چاہ کے اور کشیدہ کیا اوس سے  
 ایک ڈول پانی اور وضو کیا اور ڈالا اوس میں لمحاب دہن مبارک اپنا اور  
 دعا کی پس جوش مارا پانی نے اور بلند ہوا پس سیراب ہوئے لوگ اور سیراب  
 ہوئی اونٹ اونکے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نکالا ایک تیراچی کرکشی  
 سی اور ڈالا چاہ میں پس جوش مارا پانی نے تا انکہ سیراب ہو اور حدیث  
 جابر میں جیسا کہ گذرا حدیبیہ میں نکلا چشموں کا میان اصابع سی بھی آیا ہے  
 اور درمیان ان دونوں قضیوں کے مخالفت ہی اور کہا کہ توفیق ہی میان  
 قضیتیں بہ کہ ہر کہام ایک وقت میں تھا پس حدیث جابر تو دیکھو وقت نماز  
 تھی جب حضرت وضو کر چکے اور باقی پانی رکھ دین تھا چاہ میں ڈالا پس یاد ہوا  
 پانی چاہ میں اور حدیث عمر رضی اللہ عنہ میں درباب پیش عسرت آیا ہے کہ لوگوں  
 عطش سے یہاں تک ایذا پہنچی کہ کھڑکرتی تھے اپنی ستر اور فشرہ کرتی اونکے  
 شکنبی لوہر پیتی پس چاہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت وحافو ماوین پس  
 اوٹھائی حضرت فی دو نوٹہ اور ہنوز باز نلای تھے اتوں کو کہ برسامندہ اور  
 ہرے لوگوں نے وہ جو اونکے پاس ظروف و آوند تھے اور کجاوڑ کی اوس  
 منہ نے لشکر کو - لای ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس  
 اپنی طالب تھے ذی الحجاز میں پس کہا ابو طالب نے میں تشنہ ہوں یا ابن ابی اور  
 نہیں میرے پاس پانی پس آنحضرت پہنچی آئے اور مارا قدم اپنا اوپر زمین کے  
 پس باہر آیا پانی اور کہا پی اے عم اور صحیحین میں عمر بن الخطاب لایا ہے  
 کہ تھے ہم ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک خمر بن پس نکالت  
 کی لوگوں نے نزدیک حضرت کے عطش سے پس اترے حضرت اور بلایا دو  
 شخص کو صحابہ سے کہ ایک اوٹھیں سے علی بن ابیطالب تھے کہا جاؤ اور طلب  
 کرو پانی اور آگاہ کرو اتوں کو کہ پاتے ہو تم ایک عورت کو سوار اوپر اونٹ کے

## ذکر آنحضرت

کہ اوسکے ساتھ دو مزادہ ہیں پس روان ہوئے دونو اور سامنی آئے  
اونکے ایک عورت کہ دو مزادہ یاد و سطحیہ رکھتی تھی پانی سے پس لائے  
اوس عورت کو حضرت کے پاس اور اوتارا اوسکی اونٹ سی اور طلب  
کیا حضرت نے ایک آوند اور ڈالا اوسین پانی اور پکارا لوگوں کو کہ آؤ اور پیو  
اور بلاؤ پانی اور وہ عورت کٹری دیکھتی تھی کہ کیا ہوتا ہی۔ رلوی کہتا ہے  
قسم خدا کی پھر چھوڑ دیا اوسکو اور حالانکہ خیال کرتے تھے ہم کہ زیادہ ہی  
پانی اوسکے کہ پہلے تھا پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کرو  
اوس عورت کے واسطے ہر جنس طعام سے کہ ہووے پس جمع کیا صحابہ  
نے اوسکے لئے ترمود قیق و سویق سے اور گردانا اون سبکو ایک کپڑے  
میں اور سوار کیا اوسکو اوسکے شتر پر اور رکھا بار آگے اوسکے اور کہا  
آنحضرت لی جا۔ چانتی ہی تو کہہنے کہ نہیں کیا پانی تیری سے کچھ و لیکن  
خدا نے پانی عنایت کیا ہماکو اپنی قدرت سی پس آئی وہ عورت اپنے  
لوگوں پاس اور کہا بوالعجب پس آیا مجھے دو مرد لیگے پاس ایک مرد کے  
کہ کہا جاتا ہی او سے صائبی پس ایسا کہا اور تمام قصہ بیان کیا اور  
کہا بخدا سو گند یہ مرد یا ساحر ترین مردم ہی یا رسول خدا ہی اور کہا اپنی قوم  
کو آیا ہی تمہیں رغبت طرف اسلام کے احادیث ایسا ہی سواہب مدینہ  
میں اور بعض روایات میں آیا ہی کہ اطاعت کی اوس عورت نے اور  
انہی اسلام میں اور احادیث استقامت اسی باب سی جیسا کہ اپنی محل میں  
بہ کور ہووین **وصل** جیسکہ احادیث تکثیر آب قلیل میں آئی ہیں  
تکثیر طعام بیزین ہی بہت ہیں اور یہہ دونو آخر تربیت اور ولی نعمتے  
سید کائنات کا ہی جیسا کہ بحب زو حانیت مری و مکمل تجلوت ارواح  
کے ہیں عالم جہانیت میں ہی پالنی والے اور غور کش دینی والے ابدان  
و اشباح کے **بیت** شکر فیض تو چین چون کنڈای ابر بہار \* کہ اگر  
خار و گر گل ہمہ پروردہ نسبت \* اور مشہور اس باب میں حدیث جابر  
ہی رضی اللہ عنہ غزوہ خندق میں کہ روایت کیا ہی اوسکو بخاری اور مسلم

نے کہا آیا میں آگے اپنی بی بی کے اور کہا میں نے آیا ہی کچھ ترے پاس طعام سے  
 کہ دیکھا میں نے روئی مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اثر گر سنگی  
 سخت کا پس باہر لائی بی بی ایک انبان کہ اوسمین ایک صاع جو تھے اور  
 ہمارے گھر میں ایک بزغالہ تھا فریہ پس ذبح کیا میں نے اوسنے اور پس اوسنے  
 جو کو اور ڈالا ہمینی گوشت کو دیگ میں اور آیا میں نزدیک حضرت کے اور  
 عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذبح کیا میں نے بزغالہ اور طحی کیا میری جو روئے اندکی  
 شیعہ کہ میرے گھر میں تھے تشریف لاؤ ساتھ چند نفر کے صحابہ ہی حضرت نے  
 فرمایا کہ جا رہے سو تیار کیا ہی آؤ اور بھی فرمایا دیگ کو نہ اوتارنا اور  
 خمیر کو لگا رہ کرنا جب تک کہ میں آؤں پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم ساتھ ہزار آدمی کے اور باہر لائے ہم خمیر اور دیگ حضرت کے روبرو  
 پس ڈالا اوسمین آب دہن مبارک اور دعائی برکت فرمائی اور کہا جو رو  
 میری سے پکاروٹی اور شہریک کہ اپنی ساتھ دوسری عورت کو بجانے  
 میں اور نکالتی جاؤ دیگ سی گوشت کو اور نیچی نہ اوتارو دیگ کو اور نگاہ  
 نکر دو اوسمین پس سو گند بجاؤں ہزار شخص نے کہا یا اوس طعام سے اور متونہ  
 دیگ جو شش میں تھی اور خمیر باقی اور حدیث الشک اوس ہی بخاری  
 و مسلم نے روایت کیا ہی کہ کہا ابو طلحہ نے ام سلیم سی قسم بجا اسنا میںی آواز  
 رسول خدا کو سست پہچانا میں نے اوسمین آنا رجوع آیا ہی تیری پاس کچھ پس  
 کہا باہر لائی ام سلیم قرص چند جو سے اور لپٹا کپڑے میں اور بھی دیا پس لگیا  
 میں پاس آنحضرت کے اور نہی حضرت کے ساتھ لوگ پس آپ نے کہا ہیجا  
 ہی تجھے ابو طلحہ نے کہا میں نے ان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس  
 فرمایا حضرت نے ان لوگوں کو کہ آپ کے ساتھ تھے اوٹھو پس روان ہوئی آنحضرت  
 اوسکے ساتھ اور روان ہوا میں آگے آگے اوسکے تا آیا میں اور آگاہ کیا ابو طلحہ  
 کو کہ آتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ابو طلحہ نے ام سلیم سے  
 کہا ای ام سلیم آئی رسول خدا ساتھ جماعہ مردوں کے اور نہیں ہماری پاس  
 کچھ چیز کہ کھلاوین ہم او نہیں سوار ان چند قرص کے کہ ہمینی بھیجے تھے طواف کی

سخت کا پس باہر لائی بی بی ایک انبان کہ اوسمین ایک صاع جو تھے اور ہمارے گھر میں ایک بزغالہ تھا فرمایا کہ جا رہے سو تیار کیا ہی آؤ اور بھی فرمایا دیگ کو نہ اوتارنا اور خمیر کو لگا رہ کرنا جب تک کہ میں آؤں پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہزار آدمی کے اور باہر لائے ہم خمیر اور دیگ حضرت کے روبرو پس ڈالا اوسمین آب دہن مبارک اور دعائی برکت فرمائی اور کہا جو رو میری سے پکاروٹی اور شہریک کہ اپنی ساتھ دوسری عورت کو بجانے میں اور نکالتی جاؤ دیگ سی گوشت کو اور نیچی نہ اوتارو دیگ کو اور نگاہ نکر دو اوسمین پس سو گند بجاؤں ہزار شخص نے کہا یا اوس طعام سے اور متونہ دیگ جو شش میں تھی اور خمیر باقی اور حدیث الشک اوس ہی بخاری و مسلم نے روایت کیا ہی کہ کہا ابو طلحہ نے ام سلیم سی قسم بجا اسنا میںی آواز رسول خدا کو سست پہچانا میں نے اوسمین آنا رجوع آیا ہی تیری پاس کچھ پس کہا باہر لائی ام سلیم قرص چند جو سے اور لپٹا کپڑے میں اور بھی دیا پس لگیا میں پاس آنحضرت کے اور نہی حضرت کے ساتھ لوگ پس آپ نے کہا ہیجا ہی تجھے ابو طلحہ نے کہا میں نے ان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا حضرت نے ان لوگوں کو کہ آپ کے ساتھ تھے اوٹھو پس روان ہوئی آنحضرت اوسکے ساتھ اور روان ہوا میں آگے آگے اوسکے تا آیا میں اور آگاہ کیا ابو طلحہ کو کہ آتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا ای ام سلیم آئی رسول خدا ساتھ جماعہ مردوں کے اور نہیں ہماری پاس کچھ چیز کہ کھلاوین ہم او نہیں سوار ان چند قرص کے کہ ہمینی بھیجے تھے طواف کی

حدیث الشک اوس ہی بخاری و مسلم نے روایت کیا ہی کہ کہا ابو طلحہ نے ام سلیم سی قسم بجا اسنا میںی آواز رسول خدا کو سست پہچانا میں نے اوسمین آنا رجوع آیا ہی تیری پاس کچھ پس کہا باہر لائی ام سلیم قرص چند جو سے اور لپٹا کپڑے میں اور بھی دیا پس لگیا میں پاس آنحضرت کے اور نہی حضرت کے ساتھ لوگ پس آپ نے کہا ہیجا ہی تجھے ابو طلحہ نے کہا میں نے ان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا حضرت نے ان لوگوں کو کہ آپ کے ساتھ تھے اوٹھو پس روان ہوئی آنحضرت اوسکے ساتھ اور روان ہوا میں آگے آگے اوسکے تا آیا میں اور آگاہ کیا ابو طلحہ کو کہ آتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا ای ام سلیم آئی رسول خدا ساتھ جماعہ مردوں کے اور نہیں ہماری پاس کچھ چیز کہ کھلاوین ہم او نہیں سوار ان چند قرص کے کہ ہمینی بھیجے تھے طواف کی



## ذکر آنحضرت

خدمت میں کہا ام سلیم نے خدا اور رسول اور سکا دانہ تر ہی یعنی جو واقع ہو سکے  
والا ہی گو یا دریافت کیا ام سلیم نے کہ آنار رسول خدا کا ساتھ جماعت کے  
باوجود علم کے ہمارے حال سے خالی از حکمت نہوگا پس گیا ابو طلحہ واسطے  
استقبال کے اور آئی رسول خدا اور کہا ای ام سلیم جو تیری پاس ہی حاضر کر  
وہ جو تیری پاس ہی پس لای ام سلیم وہ روٹیاں کہ یکجہین تھیں پس فرمایا کہ  
توڑی جاوین روٹیاں اور پھوڑا ام سلیم نے اوس طرف کو کہ اوسمین روغن  
تھا اور نان خورش کش کیا اوسے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
اوسمین جو کچھ کہ خدا نے چاہا یعنی دعای برکت بعد از ان کہا کہ بلاؤ دشمن آدمی  
پس لائی اور کہا یا عیٹ بہر کر اور با ہر نکلی بہر فرمایا بلاؤ اور دشمن آدمی  
اور سپینے کہنا یا اور سیر ہوئی شتر یا آتشی شخص شک راوی ہی اور ایک  
روایت میں مسلم سی آتشی بیشک وارد ہوئی ہن اور رہی آیا ہی کہ اپنے تناول  
فرمایا اور اہل بیت ابو طلحہ نے اور باقی رہا پس خردہ اور بعض روایات  
میں آٹہ آٹہ ہی آیا ہی اور ظاہر وہ ہی کہ یہ دوسرے قصہ میں ہی اس واسطے کہ اکثر  
روایات صحیحین میں دشمن کش ہن۔ کذا فی المواہب واللہ اعلم اور حکمت  
جماعت جماعت بلانی میں نہ سبکو ایکبارگی وہ کہا ہی کہ اگر سب یکبارگی آتے  
طعام او کی نظر میں قلیل معلوم ہوتا اور کافی نہ گہا ہی دیتا اور یہ سورطن موجب  
ذباب برکت ہوتا یا جگہ تنگ تھی کجی پیش سبکی اوسمین نہ تھی یا کانہ ایک بنا  
تناول جماعہ گیر کا اوس سے شوار آنا اور موجب ازدحام ہوتا اور روایت  
ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ جب سچ غزوہ تبوک کے آخر غزوات حضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی اگر سنگی لوگوں پر غالب ہوئی عمر رضی اللہ عنہ  
بنے کہنا یا رسول اللہ امر کر لوگوں کو تا بقایائی توشی اپنون کی جمع لاوین اور دعا  
کر و ساتھ برکت سکے اوسمین فرمایا آرسے پس فرمایا تا نطع پھانویں اور  
بقایائی از واد لاوین ایک مشت ارزن لایا اور دوسہ ارونی کے ٹکڑے  
اور اعلیٰ او کھا وہ تھا کہ لایا ایک صاع تمر سے تا گرد آئی نطع پرشی اندک  
پس عافرمای حضرت نے برکت اور فرمایا دلوا بنی طرف میں پس

## عشایب بیوان فصل تیسرے

نہا لشکرین کوئی طرف مگر یہ کہ ہر گیا اور کہا یا ربی اور سیر ہوئی اور  
 ہنوز بقیہ اوس سے رہا تھا اور شکر غزوہ تبوک میں بروایتی ستر ہزار  
 مرد تھے اور جب مشاہدہ کیا حضرت نے یہ حجرہ کہا **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ** ملاقات نکری خدا تعالیٰ سے ساتھ ان  
 دو شہادتوں کے کوئی بندہ کہ باز رکھا جاوے بہشت سی اور ایک  
 روایت میں ہی انس سے کہ آنحضرت زینب کو عوسیٰ بن لاء سے تھے  
 پس بھیجا ام سلیم نے واسطے حضرت کے ایک بڑی کمانہ میں طعام خرما  
 اور روغن و قروت سی کہ تیار کرتے ہیں اور کبھی بجائی قروت سویق  
 بھی ڈالتی ہیں اور کہا انس کو حضرت کے پاس لیجا اور کہہ یا رسول اللہ  
 اسکو میری مان نے آپ کے واسطے بھیجا ہی اور آپ کو سلام کہا ہی اور  
 عذر قلت اس طعام کا عرض کیا ہی پس انس اسکو رو برو آنحضرت کے لایا  
 فرمایا رکہہ اور جا فلان فلان جماعت کہ جب کمانہ لیا بلا لا اور لے آجو کوئی  
 تجھے اتنا ہی راہ میں پیش آوی پس باہر گیا میں اور بلا یا جبکہ کہ حضرت فی نام  
 لیا تھا اور جو کوئی میرے رو برو آیا جب پہرا میں دیکھا کہ گہر لوگوں کے پر ہی  
 پوچھا انس کے کہ کس قدر آدمی ہیں کہا بقدر تین سو کے پس دیکھا مینے کہ کہا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا اوس طعام پر اور  
 کچھ بڑا اور طلب کیا اس دس دس آدمیوں کو اور فرمایا کہا اوسم اللہ کہہ کہ  
 اپنی اپنی آگے سے پس کہا یا اور سیر ہوئی اسی طرح طائفہ طائفہ آتے  
 تھے اور کہاتی تھے تاسے کہا یا پس فرمایا ای انس اٹھا پس اوٹھایا  
 مینے بھی نہیں معلوم کہ وہ طعام رکھتی وقت زیادہ تھا یا اوٹھاتی وقت  
 روایت کیا اسی بخاری اور مسلم نے اور حدیث ابو ایوب میں آیا ہی  
 کہ اوسنے طیار کیا حضرت کے واسطے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر  
 صدیق رضی اللہ عنہ کے طعام بقدر کفایت ان دو نوصاحوین کے پس  
 فرمایا حضرت نے طلب کر تیش آدمی اشراف انصار سی پس طلب کیا ابو ایوب  
 نے اونکو پس کہا یا اونہوں نے اور بچ رہا ہر فرمایا طلب کر تیش آدمی اور اونہیں

کہا یا سب نے اور سچ رہا پھر فرمایا طلب کر شتر آدمی اور اونٹن سے اونٹوں  
نے کہا یا اور یا ہرنہ آیا اونٹن سے کوئی مگر اسلام لایا اور بیعت کی کہا ابو  
ایوب نے کہا یا اس طعام میری سے ایک سواٹنی مرد نے اور اور مروی  
سمہ بن الجندب سی کہہاتے ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ  
کہ نوبت نبوت ہم کہاتی تے صبح سے رات تک دستل کھڑے رہتے تھے  
اور دستل ٹھہرتے تھے اور کہاتے تھے کہا کہ سنی یہ برکت کہاں سے تھی پس  
اشارہ کیا سمہ نے طرف آسمان کے اور کہا یہاں سی تھی روایت کیا  
اس حدیث کو دارمی اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور  
ابو یسیم نے اور حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ میں آیا ہی کہ  
تھی ہم حضرت کے ساتھ ایک سو تیس تن اور خیر کیا گیا ایک صاع طعام کے اور  
کی گئی ایک بکری پس بریان کی گئی جگر و دل اور گردے اور جو پیٹ میں ہوتا  
ہی اور سو گندہ بخدا نہ تھا کوئی ان ایک سو تیس تن سے مگر وہ کہ کاٹا آنحضرت  
نے او سکے واسطے ایک پارہ اوس سے پس کیا اوس شاة سی دو کاسہ بزرگ  
میں اور طعام سی پس کہا یا ہم نے اور باقی رہا وہ جو کانہ میں تھا پس  
اٹھایا ہمینی اوسے اونٹ پر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی  
کہ امر کیا مجھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ طلب کرو تین اہل صفہ  
کو پس ٹھونڈا مینے اونکو اور جمع لایا میں پس رکھا گیا ہمارے آگے ایک کانہ  
طعام پس کہا یا ہم نے جسد رکھا اور فارغ ہوئی ہم اور کانہ دیا ہی پر تھا  
کہ رکھا گیا تھا مگر اتنا کہ اوس میں نشان اصابع تھا اور یہی ابو ہریرہ سی  
روایت ہی کہ میں نہایت گرسنہ تھا ایک نہ شیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
پس آیا فرمایا طلب کرو اہل صفہ کو پس مینے اپنی دلمین کہا یہہ شیر کیا مقدار  
ہی اگر مجھی دیتی تین پیتا اور آسودہ ہوتا لیکن آکے فرمانی اور حکم سی چارہ تین  
پس حکم آنحضرت باہر آیا میں اور یا رفونکو بلایا مینے پس سب آئی اور کہا یا  
اور باقی نہ میری سوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی پس بھی دیا  
بعد از ان آب یا اور فرمایا سَاقِيَ الْعَقْرَ خَوْفَهُمْ یعنی ساقی قوم کا آخر

اور نکاحی اور مروی ہی علی ابن ابیطالب سے کہ جمع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبد المطلب کو کہ چالیس شخص تھے کہ کہانی تھی جدتہ اور پیتی تھے فرق پس تیار کیا حضرت نے ایک پیمانہ طعام سے کہ کہا یا رب نے اور سیر ہو اور باقی رہا جیسا تھا اور طلب کیا ایک قحج پانی سی سب نے پیا اور سیر ہوئی اور ویسا ہی باقی رہا رواہ فی الشفا اور جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ ام مالک انصار یہ بھیجتی تھی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عکہ میں روغن پس آتے فرزند اوس کے اور طلب کرتے نان پخوڑ اور گہر میں اوس کے کچھ ہوتا پس قصد کرتی ام مالک طرف اوس عکہ کے کہ اوس میں روغن حضرت کے واسطے بھیجتی تھی پانی اوس میں روغن پس ہمیشہ ہوتا اوس کو روغن اوس عکہ میں تا ایک دن اوسے پخوڑا پس آئی ام مالک دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بیان کی صورت حال فرمایا حضرت فی پخوڑا توئی اوس عکہ کو اور اگر نہ پخوڑتی اور چھوڑتی بحال خود ہمیشہ ہوتا روغن مہاری لئی اوس عکہ میں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی خدمت کری حضرت سید المرسلین کی اور اتفاق کری محبت انکی میں کچھ چیز برکت دیوی حق تعالیٰ رزق اور مال اوس کے میں اور سب چیزیں رزقنا اللہ محبتہ یعنی نصیب کری ہم سب کو محبت و اتباع سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابی جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ آیا ایک مرد حضرت پاس اور طعام طلب کیا پس دیا اوس کو نیم و سق شیر پس ہمیشہ کہا تا وہ اور جو رو اوسکی اور مہمان اوس کے اوس شیر سے تا وہ کہ پیمانہ کیا اوسے پس آیا وہ آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عرض حال کیا فرمایا اگر پیمانہ مکرنا تو قائم رہتی برکت اوسکی تیری پاس اور کہاتے اوس سے ہمیشہ اور کہا ہی حکمت جاتی رہنی برکت روغن کے وقت افشردن عکہ کے اور معدوم ہونا شیر کا وقت پیمانہ کے وہ ہی کہ پخوڑنا اور پیمانہ کرنا مضاد تسلیم و توکل اور خد کے ہی اور متضمن تدبیر و اخذ بحول و قوت کی پس ہزا دیا گیا قائل

زینہ و بیچ  
سال دوم در آمد  
باشہ و باصطلاح  
نقد ہر کہ پیشتر از  
سال بروی گذشتہ  
باشہ ۱۲ اجزا  
سے فوق پیمانہ اہل  
مہینہ و آن شاذ نہ  
طل است ۱۱ اجزا  
سے کمتر  
عکہ باضم  
کا خف و غن  
و جو ۱۲

سے بقیہ کو  
دیکھو کہ  
مضاد شصت  
مکمل را کوئی

اوسکا ساتھ زوال نعمت کے کہا نووی نے اور مثل اسکی ہی نگاہ کرنا دیکھا اور  
 خیرین درمیان حدیث کثیر طعام کے کہ گذرا اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ  
 کی اور باب قرصہ دار مرنے اوسکے باب عبد اللہ انصاری کے کہ بخاری نے روایت  
 کیا ہی اس باب میں مشہور ہی کہ چھوڑا تھا قرض اور تبدیل کیا واسطے عذرا اپنے  
 باب کے اصل مال کو اور قبول کیا اور نہ تھا تمخیل اوسکے میں کفایت کوئی  
 دین کا پس آیا جابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا تحقیق حضرت  
 جانتی ہیں کہ باب میرا درازا حد نہیں ہوا اور چھوڑا وام بہت اور میں چاہتا  
 ہوں کہ دیکھیں تمہیں عذرا فرمایا جا اور خرمن تمر کو ایک گوشہ میں رکھہ پس  
 کیا بیٹے جطیح حضرت نے امر فرمایا اور بلایا آنحضرت کو جب عذرا نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا لپٹ گئی مجھی جب دیکھا آنحضرت نے اؤ کو پھر ہی  
 گرد خرمن کے کہ کلان تر تھا سب ہی اور بیٹھے اوس پر اور کہا طلب کر اپنے  
 عذرا کو پس کینل کیا اوشکے واسطے تا ادا کیا حق تعالیٰ نے والد میری امانت  
 اوسکی اور میں راضی تھا کہ امانت والد ادا کیجاوے اور کچھ واسطے خواہد  
 کے نہ ہی یہ اور جابر رضی اللہ عنہ کی نوہنیں نہیں کہ اوسکے باب فی چھوڑا  
 تھا غرض کہ خرمن ہی باقی و سالم رہا اور قرض ہی ادا ہوا اور میں دیکھتا تھا  
 اوس خرمن کو کہ اوس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے  
 گویا ایک خرما اوس سے کم نہیں ہوا پس تعجب کیا عذرا نے اور روایت  
 کیا ہی ابو ہریرہ نے کہ ایک بہوک سے سخت عاجز ہوئے پوچھا آنحضرت نے  
 جیسے کچھ چیز کہتا ہی تو یا ابا ہریرہ میں نے عرض کیا البتہ تھوڑی سے خرما کہتا  
 ہوں میں خوشہ دان میں لائے اور نکالے اوس سے ایک مشت خرما اور  
 و عابرکت فرمائی اور طلب کیا دس مثل آدمیوں کو تمام شکر اوس سے  
 سیر ہوا اور کہا مجھی لے جو کچھ لایا تھا تو تر سے اور ڈال ماتہ اپنا خوشہ  
 دان میں اور نکال اوس سے ایک مشت بوقت حاجت اور شہادت کر اوس  
 سے پس لبا میں نے زیادہ اوس سے کہ لایا تھا میں پس کہا یا میں نے اور کہلایا اوس  
 سے ایک دست حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکہ وہ شہید ہو عثمان اور

غارت کیا گیا میرا کہ پس گیا مجھے وہ خرما اور روضۃ الاحباب میں  
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک بیت منقول ہے شعرا للناس قسم وانی  
 فی الیوم ہمان \* تم الحراب و تم الشیخ عثمان یعنی لوگوں کو ایک  
 ہم ہی اور بھی آج دو ہم ہیں \* ہم توشہ دان وہم شیخ عثمان \* واللہ اعلم  
 اور مروی ہے کہ آنحضرت فی عمر بن الخطاب کو امر فرمایا تا انک خرما سی جارتو  
 شتر سوار کو زاد و توشہ ترتیب کیا اور وہ خرما باقی ہے گویا ایک خرما کو شتر  
 سی کم ہوا تھا اور احادیث کثیرہ طعام میں بہت ہیں اور فایق سب میں  
 حکایت غزوہ تبوک ہی کہ بقایای ازواد کو باوجود قلت ایسی برکتیں بخشیں  
 کہ شتر ہزار آدمی اور سب سے سیر ہو اور تمام لشکر نے ظروف پر کئی جیسا کہ گزرا  
 پروردگار تعالیٰ ہم سب کو برکات سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات  
 سی محروم نہ رہی اور فقر و فاقہ کو نعمت ظاہر و باطن آنحضرت سی مجبور کرے  
 حکایت یاد رکھو نہیں کہ بازار مکہ معظمہ زاد اللہ تعظیما و مکرمین ایک ترہ  
 فروش اوپر ترہوں اپنی کے بانی چمکتا تھا اور کہتا تھا یا بکۃ اللہ  
 تعالیٰ و انزل منی شہ لا یرحمہ اللہ صلی علی محمد و علی آل  
 محمد و بارک وسلم ای برکت پیغمبر آتوا اور او تر میرے گھر میں بہتر کج  
 کرتو وصل کلام حیوانات اور اطاعت او کی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو جیسے آدمی مطیع و مسخر و متقاد امر دین و شریعت آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او نہیں سے کہ قرعہ سعادت بنام او کے پڑا اہل ایمان  
 سے ہیں ایسی ہی سائر حیوانات کو کہ مطیع و متقاد امر ارادے الہی کے ہیں  
 بطریق اعجاز اور خرق عادات متقاد و مطیع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
 کیا اسی جگہ سے ہی کہ بعضے ارباب تحقیق اور اہل باطن نے کہا ہی کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافہ خلق حیوانات و نباتات و جمادات سی مبعوث  
 ہیں لیکن ہر وجود ارہ عقل اور تحلیف امر و نہی سے باہر ہیں اولیٰ بیخراطعت  
 و ایمان اور شہادت بصدق رسالت نہ آدمی اور موسوم بمعصیت نہ وہ زمین حبشی  
 آدمی لیکن حیوانات از اخلہ سجود جمل و شکایت او کی ہی طرف آنحضرت صلی

## ذکر آنحضرت ۲

علیہ وآلہ وسلم کے جب میکہ آنس بن مالک رضی اللہ عنہ فی روایت کی ہی کہ خاص  
 ہر ایک کو اہلبیت انصاری ایک شتر تھا پس آئی وہ پاس آنحضرت کے اور  
 عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک اونٹ کہ پہنچتی ہم اوپر اوسکی بانی  
 اب سختی اور سرکشی کرتا ہی ہمپر اور منع کرتا ہی ہکو نشت اپنی سے اور نخل  
 و زرع ہمارے بی آب ہیں پس اوہنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 اصحاب اور گئی طرف اوس شتر کے پس آئی یاغ میں اور کھڑے رہی اور  
 شتر ایک گوشہ میں بیٹھا تھا کہا یا رسول اللہ یہ شتر مانند سگ گزندہ  
 ہو اہی اور ہم خوف کرتے ہیں کہ ذات شریف پر سبدا اگر نہ پہنچے فرمایا  
 مجھی اوس کے کچھ خوف و خطر نہیں پس جب دیکھا شتر نے آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موہنے لایا آپکی طرف اور سجدہ میں گیا آگے حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس بکڑے حضرت نے موسیٰ پشانی اوسکے اور کام  
 میں لائے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس حیوان لا یعقل نے آپکو سجدہ  
 کیا پس ہم سزاوارتر ہیں ساتھ اوسکے فرمایا نہیں سزاوارد لایق آدمی کو کہ  
 سجدہ کرے آدمی کو اور اگر ہوتا امر کرتا میں زن کو کہ سجدہ کرے اپنی شوہر  
 کو بھکت بزرگی حق شوہر اوپر زن کے رواہ احمد والنسائی اور بعض  
 روایات میں آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے اس مقام میں ہنیں مابین آسمان و  
 زمین کو نبی خیر کی میری رسالت کا اوسی علم ہو مگر عصات جن و انس و  
 دوسری خبر میں آیا ہی کہ وہ چاہتی تھے کہ اوسے فوج کوین پس وہ نکاح لایا  
 آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری حدیث میں آیا  
 ہی کہ ایک شتر نے اگر اپنی گردن آگے آنحضرت کے خاک پر رکھی اور فرمایا  
 کی ساتھ اوس آواز کے کہ شتر کہتا ہی پس بکڑے ہوئے اوسکے سپرد  
 اور فرمایا صاحب شتر کو کہ اسی میری ماتہ بیع کر اوسنے کہا یا رسول اللہ نذر  
 و نیک شتر حضرت کی ہی لیکن یہ شتر ایسی گہرا لونگاہی کہ وجہ معیشت  
 بخیر شتر کے اور نہیں رکھتے فرمایا بکڑ و مشکوہ کیا اس شتر نے کثرت عمل  
 اور قلب و علف کا احسان کرو اوسکے ساتھ اور نگاہ رکھو حتیٰ اوسکا اور یہ

## باب بیون فصل شہر

حدیث بطرق متعددہ بالفاظ مختلفہ آئی ہے اور حدیث صحیح ہی اور اس سے  
 آباہی کہ کہا آئی رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما باغمین ایک کے انصار  
 اور تہی او سمین ایک گو سفند پس سجدہ کیا اوسنے حضرت کو کہا ابو بکر نے  
 یا رسول اللہ ہم سنا اور تہین کہ سجدہ کریں ابگو فرمایا آنحضرت نے نہیں نہ اور  
 بشر کو کہ سجدہ کرے بشر کو اچھ بیٹ اور ایک درنہ ایک شتر آنحضرت کے  
 پاس آیا اور شکوہ کیا اپنی قوم کا کہ یہ قوم پیش از ادائی نماز عشا سو رہتی ہے اور  
 میں ڈرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ او پس قوم کو عذاب کرے پس آنحضرت نے اوس قوم  
 کو بلایا اور اس عمل سے منع فرمایا اور عایشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمارے  
 گہر میں ایک بکری تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گہر میں تشریف  
 لاتے یہ بکری ساکن ڈھایت و آرمیدہ ہوتی اور جب باہر تشریف لیجاتے  
 بقرار و پریشان و مضطر ہوتی اور آباہی کہ آنحضرت شتر و نکو قربانی  
 فرماتے پس دفع کرتا ایک دوسرے کو اور نزدیک آتا آتے کے تا پہلے اوسے زچ  
 کریں اور مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک  
 اپنا پشت پر ایک گوسپند کی پیرا کر اوس سے متصل ہوا تھا پستان  
 اوسکی پر شیر ہوئیں حضرت نے شیر دوا اور آب پیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلایا  
 اور قصہ دو شیر شاہ ام معبد کا کہ ختام ہو گئی تھی اور شیر مطلق  
 نہ کہتی تھی مشہور ہے باب ہجرت میں تفصیل بیان ہو گا انشا اللہ تعالیٰ  
 روایت کیا ہے امام احمد نے حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا دوڑا  
 گرگ اوپر ایک بکری کے اور اوسے بکرا پس دیکھا راعی غنم نے اور چڑھایا  
 شاہ کو ذنب سے پس بٹھا گرگ اوپر دم اپنی کے جبیکہ عادت سباع کی  
 ہوتی ہے اور کہا کہ نہیں ڈرتا خدا سی تو اور چہین تا ہی مجھے میرا رزق کہ بھیجا  
 تھا حق تعالیٰ نے میری طرف پس کہا راعی نے و اعجبا لکے کھلم کرتا ہی ساتھ کلام  
 آدمیوں کے پس کہا گرگ نے آیا خبر دون میں تجھے ساتھ عجب تر اس کے محمد  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر دیتا ہی لوگوں کو با حبار سالفہ اور لوگ پاور  
 نہیں کرتے اور نہیں ایمان لاتے اوپر اوس کے پس کہا راعی غنم نہ نہ میں



اور چہوڑا غنم کو ایک گوشہ میں اور آیا نزد یک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی حضرت کو پس ار کیا حضرت فی تا اذان کہیں جب لوگ فراہم آئی کہا راعی کو کہ خبر دے لو گو نکو جو سنا اور دیکھا تو نے اس طرح روایت کیا یہی نے حدیث ابن عمر سے اور ابو نعیم نے حدیث انس سے اور بعض طرق میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ کہا گرگ نے راعی غنم کو حال تیرا عجیب ہی مجھے کہ میں بکرا ہوں اور پر غنم اپنی کے اور ترک کیا تو نے ایسی پیغمبر کو کہ مبعوث نہیں ہوا ہرگز عظیم القدر زیادہ نزدیک خدا کے اور سے بد رستی کشادہ ہوے اور سپرد روازے جنت کے اور مشرف ہوئی بن اہل جنت اور اصحاب اوسکے اور منظر قتال بن بعض ملائکہ اور جو رو غلمان بہشت دیکھتی بن صحابہ اوسکے کو اور مشاقق بن کہ اونسکے ساتھ بہشت میں آوین اور انتظار قتال اونکا رکھتے بن کہ مارے جاوین اور بہشت میں آوین اور کہا ذنب نے راعی کو کہ نہیں حایل درمیان تیرے اور اوسکے گرگ بھی درہ پہاڑ سے جاتا ہی تو اوسکے حضور میں اور ہوتا ہی تو جو خدا اسی کہا راعی نے پس غنم میرے کو کون چراوی کہا ذنب نے میں چرا تا ہوں پس آیا نزد یک حضرت کے اور اسلام لایا اور بچ کیا واسطے ذنب کے ایک شاہ او سمین سے اور مثل اسکے حکایت ابی سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ سے بھی لائے بن کہ ایک گرگ کو دیکھا کہ آہو کو بکرا ہی جب آہو حرم میں آیا اور تعجب کیا پس کہا گرگ فی عجیب تر اس سے وہ ہی کہ محمد بن عبید اللہ پکارتا ہی تھو طرف جنت کے اور پکارتے ہو یتم اوسکو طرف آتش دوزخ کے یدعوکم رالی الجحۃ وتذعونہ اللہ الشار پس ابوسفیان نے صفوان سے کہا سو کند لات وغری کی اگر ذکر کرتا ہی تو یہ حکایت کہ میں چہوڑتا ہی تو زمان مکہ کو بے ردون کے اور بنو جہل اور اصحاب اوسکے سے بھی مثل اہ کے روایت کیا ہی اور اسی باب سے ہی حدیث صلیب یعنی سر و سمار احمد کلام کرنا اوسکا یہ حدیث بھی مشہور ہی اور روایت کیا ہی اوسی بہی نے احادیث کثیرہ میں اور ذکر کیا ہی قاضی غیاض نے شفا میں حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

## باب بیسواں فصل تیسرے

وسلم ایک محفل میں اصحاب اپنی سے ناگاہ آیا ایک عرابی بنی سلیم سے کہ  
 شکار کیا تھا صنب کو اور رکھتا تھا اوسی اپنی استنین میں نالیجاوے منزل لگا اپنی  
 میں اور بریان کرے اور کہا وے پس جب دیکھا عرابی نے ایک جماعت کو  
 کہا کہ یہ کون ہی کہ ساتھ جماعت کے بیٹھا ہی کہا رسول خدا ہیں پس باہر لایا  
 استنین سی صنب کو اور کہا سو کذبہ لات وغری کہ ایمان نہیں لائیکامین تمہر  
 جب تک ایمان لاوے یہ صنب اور ڈالا صنب کو آگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کے پس نہ افرمائی آنحضرت نے صنب کو اور کہا ای صنب جو اب یہ صنب  
 نے ساتھ ایسی زبان روشن کی کہ مناسب قوم تھی لیکر اور سوچیکر کہا اور  
 کہا ای زینت تمام خلق پس فرمایا آنحضرت نے صنب کو کسی عبادت کرتا ہی تو  
 کہا خدا کو کہ آسمان میں ہی عرش اوسکا اور زمین میں ہی سلطنت اوسکی اور  
 دریا میں ہی راہ اوسکی اور جنت میں ہی رحمت اوسکی اور آتش میں ہی عذاب  
 اوسکا فرمایا آنحضرت فی میں کون ہوں کہا رسول رب العالمین خاتم النبیین  
 قَدْ أَفْلَحَ مَنْ صَلََا قَكَ وَخَابَ مَنْ كَذَّبَكَ یعنی بدستنی فیروزی حاصل  
 کی جسے تجھی سچا جانا اور بی ہرہ اور نا امید ہوا رحمت خدا یتقالی سے جسے تجھی  
 جھٹلایا پس اسلام لایا عرابی الحدیث بطولہ اور اشعار بھی نقل کیجی ہیں کہ اس  
 صنب فی آپ کی نعت میں پڑھی اور از انجملہ حدیث غزالہ ہی کہ روایت کیا  
 اوسی ائمہ نے بطریق متعددہ کہ تقویت کرتا ہی بعض اوسکا بعض کو ذکر کیا ہی  
 قاضی عیاض نے شفا میں اور ابو نعیم نے دلائل میں ام سلمہ سے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحرا میں پہرے تھے ناگاہ کسی آواز ایک انف کی  
 تین بار یا رسول اللہ پس اوسطرف دیکھا آنحضرت نے کیا دیکھتی ہیں کہ آہو  
 مادہ بستہ بند میں پڑی ہی اور عرابی نے اوس کی کپڑی میں لپیٹا ہی پس فرمایا  
 آنحضرت فی آہو کو کیا ہی حاجت تیری کہا ضیہ کیا ہی اس عرابی نے بھی اور یہ  
 دو بھی ہیں اس پہاڑ میں رہا کر چھے نا جاؤ ہمیں اور دودہ ہلا کر بہاؤ لٹی چلی آؤن  
 میں فرمایا آنحضرت فی اب ہی کر گئی تو کہ اولٹی چلی آئیگی کہا عذاب کرب چھی خدا  
 تعالیٰ عذاب عشار اگر اولٹی نہ آؤن پس رہا کیا اوسے آنحضرت فی اور گئی اور

## ذکر آنحضرت ۱۵

پہر انکی لہور باندہ او سے آنحضرت نے پس بیدار ہوا اعرابی اور کہا یا رسول  
 اللہ کچھ حاجت رکھتا ہی تو فرمایا حاجت یہہ ہی کہ رہا کر تو اس طبیعت کو پس  
 رہا کیا اعرابی نے او سے پس ڈور تی پٹی صحرا میں خوش خوش اور باہمی کوئی  
 کرتی تھی اور کہتی تھی **اِنَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْتَ مُحَمَّدٌ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ** اور یہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک  
 لشکر میں تھے اور سب لوگ پیاسی ہوئے باوجودیکہ پانی کے اوپر اوٹھے  
 تھے پس آہو مادہ حضرت پاس آئی اور آنحضرت نے او سکا دودہ دو ہر  
 سبکو سیراب کیا کیا نڈازہ تین سو آدمی سکے تھے پس انفع کو کہ مولی  
 حضرت کا تھا فرمایا کہ اسی نگاہ رکھو پس انفع نے اوسے باندہ بیدار کیا  
 کے کیا دیکھتی ہیں کہ چلی گئی فرمایا **اِنَّ الَّذِیْ جَاءَ بِهَا هُوَ الَّذِیْ**  
**ذَهَبَ بِهَا** یعنی بدرستی چلا با تھا او سے وہی او سے لگیا اور  
 از انجلہ وہی کلام حمار روایت کیا ہی ابن ہشاک نے کہ جب فتح کیا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کو حکم کیا ایک حمار نے اور کہا  
 آنحضرت نے نام تیرا کیا ہی کہا میرا نام یزید بن شہاب کہ یہ ایک بی بی پروردگار  
 تعالیٰ نے میری داد کی نسل سے ساہو حمار کہ سوار نہیں ہوا او پر سوا ہی پتھر  
 کے اور میں امیدوار تھا کہ حضرت مجھ پر سوار ہوں اور باقی نہیں رہا نسل جد  
 میری میرے ہوا اور انیاسی بجز حضرت اور کہا کہ تہا میں اس سے پہلی ایک  
 یہودی کے قبضہ میں اور تہا میں عجم کا پنا او سکی سواری میں اور تہا وہ یہودی  
 کہ مجھی شکم سیر کر تا تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ نام تیرا یعفور ہو اور تہا  
 یعفور خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور آنحضرت دروازی پر  
 اوسے پہنچتی تھے کیسے تاخیر کرے اور بلا لائے اوسے پس آیا یعفور او پر دروازہ  
 کے اور کوٹتا در کو ساتھ نہرا پنی کے جب باہر آتا صاحب دار اشارہ کرتا  
 کہ اجابت کر رسول اللہ کو بھی بلاتا ہی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 وفات پائی یعفور او پر سرچاہہ ابوالہیثم بن الیہثم کے آیا اور اپنی کو اس  
 چاہہ میں ڈالا بچہ جنج اور حزن کے او پر فراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## باب بیسواں فصل تیری

کے اور یہی اسی باب سی ہی شجرہ اسد اور تعلق اسکا ساتھ سقینہ کے  
 کہ صحابین لشکر سی دور پڑا اور راہ بھول گیا اور کہنا اسکا کہ میں مولا رسول  
 اسے گاہوں پس راہ بتائی اور پہنچایا اسی شیر نے لشکر میں اور یہہ معجزہ  
 آنحضرت تھا اور فی الحقیقتہ کہ امانت اولیا معجزہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کا ہی اور ابن وہب نے روایت کیا ہی کہ کبوتروں نے مکہ میں اور حضرت  
 کے سایہ کیا روز فتح پس غامی اونکی حق میں ساتھ برکت کے اور تنبیج  
 عکبوت اور تبیض حمام اوپر درغار کے مشورہ ہی اور کہتی ہیں کبوتر حرم کے  
 نسل اون کبوتروں کے سے ہیں کہ غار میں مسکن رکھتی ہیں اور روایت کیا  
 گیا ہی کہ امر کیا آنحضرت نے شجرہ کو بقعہ آدمی کہ روئیدہ ہوا اور پوشیدہ کیا  
 درغار کو ذکرہ فی الشفا اور قاضی خیاض نے کہا کہ احادیث درباب کلام جویا  
 اور اطاعت اونکی خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہیں وہ جو  
 مشہور اور واقع کتب ایہ میں ہیں بیان کین ہمینی وصل جیہا کہ  
 حیوانات سب مطیع و منقاد امر آنحضرت نہی نیات ہی محیط فرمان بردار  
 اور اطاعت میں حاضر تھی اور اسی جگہ سے ہی کلام و سلام شجر اور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اطاعت و شہادت رسالت اکبری - حدیث میں  
 آیا ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 جب وحی پہنچی گئی طرف میرے نہ گذرتا تھا میں کسی سنگ و درخت پر مگر وہ کہ  
 سلام کہتا تھا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اور حضرت علی رضی  
 سے آیا ہی کہ کہا تھا میں ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ میں پس  
 باہر آئی ہم بعض نواحی اسکی میں اثنای راہ میں پیش نہ آیا کہ وہ اور درخت  
 کہ کہتا تھا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رواہ الترمذی اور یہ حال  
 ابتدای وحی میں تھا جیہا کہ حدیث سابق میں گذرایا اور یہی اور زمانوں میں  
 واللہ اعلم اور حاکم مستدرک میں لایا ہی اسناد جیدہ ابن عمر سے کہ کہا  
 تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر میں پیش آیا اور  
 اور جب نزدیک حضرت کے آیا کہہا اسکو خاص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم نے کہاں جاتا ہی تو کہا جاتا ہوں طرحت اہل اپنی کے فرمایا آیا بیچے  
 رعیت ہی طلب خیرین یعنی چاہتا ہی تو کہ نیکی اور سعادت حاصل کری تو وہ اسط  
 اپنی کہا وہ کیا ہی فرمایا شہادت کہ لا اِلهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِکَ لَہُ  
 لَہُ عَمَّا تَشْعُبُونَ اَعْبُدُوْهُ وَاَسْئَلُہُ یَعْنِیٰ نہین کوئی معبود بھی سوا اللہ کے  
 واحد ہی وہ نہین انبار واسطے اوسکے اور بد رستی محمد بندہ اوسکا اور خوستادہ  
 اوسکے گاہی۔ اعرابی نے کہا آیا کوئی اسپر شاہ ہی جو کہتا ہی تو فرمایا معبود رخت  
 میرا شاہ ہی پس بلایا آنحضرت نے اوس درخت کو اور وہ نہ کرانہ وادی پر  
 تھا پس شگاف کرتا تھا زمین کو اور آتا تھا حتی کہ پیش آنحضرت اگر کھڑا ہو اس  
 شہادت چاہی آنحضرت نے اوس سے تین مرتبہ اور گواہی دی اوس درخت  
 نے بعد ازان پہر گیا اپنی جگہ الحدیث اور دارمی نے ہی روایت کیا مانند اسکے  
 ۱۰ روز احد میں کہ کافرون نے رخسار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کو غنم آلودہ کیا اور دند ان شریف میں آزار پہنچایا آنحضرت ایک  
 گوشہ میں بیٹھی تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور حال پوچھا پس مخزون  
 و عکین پایا حضرت کو کہا آیا دوست رکھتا ہی تو کہ کہلاؤن تجھی ایک آیہ  
 کہ موجب تسلی و تشفی خاطر تیری کا ہووے پس دیکھا جبریل نے طرف ایک  
 درخت کے کہ پس وادی تھا کہ طلب کرای محمد اس درخت کو درخت فی مشی کی  
 اور آیا حضرت پاس اوڑ کھڑا رہا کہا جبریل علیہ السلام فی امر کہ کہہ جاوے  
 اپنی جگہ پس مر گیا اور پہر گیا وہ اپنی جگہ پس فرمایا رسول خدا فی حسیب  
 یعنی کفایت ہی تجھی کفایت ہی مجھے + رواہ الدارمی من حدیث انس روایت  
 کیا ہی دارمی نے حدیث انس سے اور بریدہ اسلمی سے آیا ہی کہ سوال  
 کیا ایک اعرابی نے آنحضرت سے معجزہ پس کہا آنحضرت نے ساتھ اعرابی کے  
 کہہ اس درخت کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھی بلاتا ہی پس میل کیا  
 اوس درخت فی راست و جب اور پیش پس اپنی سے اور جدا ہوین گین  
 اوسکی پس آیا اوس حالت میں کہ بارہ کرتا تھا زمین کو اور کہنچتا تھا رگین اپنی  
 اور کھڑا رہا اگے آنحضرت کے اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ

## باب بیوان فصل ششم

کہا اعرابی نے امر کر اس درخت کو کہ جاوے اپنی جگہ پس بیٹھیں رگین اوسکی  
 اپنی جگہ اور ہموار ہوا پس کہا اعرابی نے آنحضرت کو کہ اذن دی بھی تا  
 سجدہ کروں میں اذن نہ یا پس کہا اذن دی تادست و بائی بوسی کروں میں اسکا  
 اذن دیا۔ لائی ہن کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں شب  
 تاریک میں شتر پر سوار متصل درخت کنار کے پہنچی خواب آلودہ وہ سرد  
 و نیم ہوا تا آنحضرت بسلامت درمیان اوسکے سے گزرے اور وہ  
 ویسا ہی منطرح رہا اور معروف بیدار نہ البنی ہوا اور ابن عباس سے  
 آیا ہی کہ کہا ایک اعرابی حضرت پاس آیا اور کہا ساتھ کس چیز کے بھیجنا میں ہم  
 آپکو کہ رسول خدا ہو فرمایا ساتھ اوسکی کہ بکار و زمین اس شاخ خرما کو کہ گواہی  
 دیوی کہ میں رسول خدا ہوں پس بلایا اوس شاخ کو جدا ہوئی وہ درخت ہی  
 اور گری زمین پر پس فرمایا حضرت نبی پر جا اپنی جگہ پرے اور بجای اپنے  
 گئی پس سلام لایا اعرابی رواہ الترمذی و صحیح اور آناد درخت کا نزدیک  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سلام کرنا اور اوٹھا پر جانا اپنی  
 جگہ بہت احادیث میں آیا ہی اور صحیح میں حدیث طویل جابر بن عبد اللہ  
 سی کہ کہا فرود آیا میں ایک صحابی کشادہ میں پس تشریف لیگی حضرت واسطی  
 قضائی حاجت کے اور گیا میں پیچھے حضرت کے ساتھ جہا گل بانی کے پس بھی  
 کوئی چیز سنا نا گاہ دو درخت کنار وادی نظر پرے پس گئے آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ایک درخت کے اور پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون  
 کے اور فرمایا میرا اقتیاد و اطاعت کہ باذن خدائی عزوجل پس منقاد ہوا  
 وہ درخت مثل اقتیاد شتر کہ مہار اوسکی تاک میں ہی پس نزدیک درخت  
 دوسری کے گئے اوسی ہی کہنچ کر لائے اور کہا میرے اوپر چسپیدہ ہو پس چسپیدہ  
 ہوئی اور روایت دوسری میں آیا ہی کہ فرمایا جابر کو کہ اس درخت کو  
 کہ رسول خدا تجھے کہتا ہی کہ ملتی ہو ساتھ صاحب اپنی کے کہ بیٹھوں میں چھی تھار  
 پس گیا میں اور کہا میں نے درخت کو وہ جو رسول خدا نے کہا تھا پس آیا اور ملاؤ  
 دھت ساتھ صاحب اپنی کے اور بیٹھی آنحضرت پیچھے اونکے اور بتا ہر آمین

## ذکر آنحضرت ۴

اور دیکھا میں نے اور بیٹھائیں دور جگہ اور اپنی نفس سے بات کر رہا تھا ناگاہ  
التفات کیا میں نے کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے  
آتے ہیں اور دونوں درخت آپس سے جدا ہو کر ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر کھڑا  
ہیں اور حدیث اسامہ بن زید میں ہی مانتا اسکے آیا ہی کہ کہا مجھے رسول  
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض منہازی اپنی میں آیا دیکھتا ہی تو واسطے  
حاجت رسول خدا کے کوئی مکان کہا میں نے نہیں وادی میں کوئی جگہ خالی آویں  
سی فرمایا دیکھتا ہی تو کوئی درخت فرمایا کوئی سنگ کہا میں نے دیکھتا ہوں نخلات  
مقارب فرمایا حضرت نے جا اور کہہ ان نخلات کو کہ رسول خدا امر کرتا ہی  
تہنیں کہ آؤ واسطے حاجت رسول خدا کے اور احجار سی ہی مانتا اسکے کہہ  
پس گیا میں اور کہا میں سو گندہی اور س خدا کی کہ یہی آنحضرت کو بحق  
دیکھتا میں نخلات کو کہ یا ہم متصل ہوئی اور احجار آپس میں قریب اور  
جب حضرت قضائی حاجت فرما چکے کہا کہہ اونکو کہ جدا ہو وین قرب  
اتصال سے اور امثال ان مجزون کے بہت آئی ہیں **وصل جیسا**  
کہ نباتات کو مطیع و متقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تھا جمادات  
یہی ہی حکم رکھیں سلام کرنے حجر سی اور تکلم کرنے اور سکی سی ساتھ آنحضرت  
کے جیسا کہ گذار کوئی شجر و چمن تھا مگر وہ کہ سلام کرتا تھا چہر اور کہتا تھا  
**اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ** اور ایسی ہی حدیث مذکور اور  
علی مرتضیٰ اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سی ہی حدیث اس باب میں  
گذری اور جا رہے ہی آیا ہی اور ایسی ہی حدیث راہب اور سوقت میں  
کہ تھی حضرت ہمراہ ابوطالب کے ابتدای امر اپنی میں پیش از بحث کہا  
باقی نہ کوئی شجر اور حجر مگر وہ کہ بعدہ کیا حضرت کو اور آویگا انشا اللہ تعالیٰ  
یہ قصہ اپنی محل میں اور جیسا کہ روایت کیا ہی سلم نے حدیث جار میں  
مذکور ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدرستی میں پہنچا تا ہوں  
اور بس سنگ کو مکہ میں کہ سلام کرتا تھا چہر پہلے مبعوث ہوئی میرے  
بدرستی تحقیق میں اور ہی پہنچا تا ہوں اور تو تو کو اختلاف ہی اور

## باب بیوان فصل سیر

حجرین کہ کونسا ہی بعضون نے کہا ہی کہ حجر اسود ہی اور بعضون کے نزدیک  
سوائی اوسکے کوچین کہ اوسی رفاق الحج کہتے ہیں راہ میں خانہ خدیجہ  
رضی اللہ عنہا کے استوار کیا گیا ہی ایک دیوار میں اور لوگ تبرک جانتی  
ہیں لمس اوسکا اور کہتی ہیں یہ وہی سنگ ہی کہ سلام کرتا تھا حضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبوقت گذرتی تھے اوسن اہل کتب شیخ ابن  
حجر کی ہینٹی نے کہا متواتر آیا ہی اہل مکہ سے یہہ حجر کہ رفاق الحج میں ہے  
وہی حجر ہی کہ سلام کرتا تھا اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور  
مقابلہ اوسکے دوسری دیوار میں اثر مرق شریف آنحضرت ہی اور کہتے  
ہیں کہ سنگ و آہن واسطے انبیا کے نرم کیا جاتا ہی اور مکہ معظمہ میں ایک  
جبل میں کہ آنحضرت رضی عنہم کبھی کرتی تھے اثر قدس میں شہ یضین بیان کرتے  
ہیں واللہ اعلم اور صاحب مواہب لدنیہ ابو حفص میانشی سے لایا  
ہی کہ کہا خبر دیتا تھا جی جو کوئی کہ ملاقات کرتا تھا میں ساتھ اوسکی اہل مکہ  
سی کہ یہہ حجر نہ کورو ہی حجر ہی کہ سلام کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے اوپر اور از انجملہ آمین کہنا استمانہ اور در دیواروں کا ہی جبوقت  
دعا فرمائی آنحضرت فی خاص عباس اور اوسکے بیٹوں کے واسطے روایت  
کیا اسی ہتھی نے دلائل میں اور ابن ماجہ نے مختصر کہ کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے خاص عباس بن عبد المطلب کو یا ابا الفضل بخا اپنی گھر سی تو اور  
ترب بیٹی کل جینک آؤنمین تمہاری پاس اسواسطے کہ چھی منے کچھ کام ہی  
پس منتظر ہی تا آنکہ شریف لائی حضرت اون پاس بوقت چاشت  
اور کہا السلام علیکم جواب یا علیکم السلام ورحمۃ اللہ  
ورکاتہ فرمایا کہ نہ صبح کی تمنی کہا صبح کی تمنی بخیر والحمد للہ فرمایا  
ہو آئین اور ملحق ہو ایک دوسرے سی پس وڈائی اوہنیں حضرت نے حادر  
ابنی اور کہا یارب یہہ عم میرا ہی اور صنوہ میریکا اور یہہ ابیت میری تمنی  
پس مجھ بکرا نکوا تش ورحمنی جیسا کہ محبوب کیا معنی اونکو ساتھ کچھ حادر  
کے پس آمین کہا استمانہ اور دیواروں خانہ نے اور کہا آمین آمین آمین اور



ایک مرتبہ عقیل بن ابیطالب سفر میں خدمت آنحضرت میں تھے تشریف ہوئے  
 پس آنحضرت نے اوہنیں ایک کوہ پر کھڑے کر دیا اور کہا کہ اس کوہ کو کہ  
 تجھی بانی دوسے وہ کوہ منکلم ہوا اور کہا پیغمبر خدا سی کہہ کہ جس دن سے یہ آیت  
 نازل ہوئی قَاتِلُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ یعنی  
 پس ڈرو اس آتش سے کہ ہمہ اس کے آدمی اور سنگ ہیں۔ آنارو یا میں  
 ترس خدا سی کہ پانی میرے اجزا میں نرنا اور مشہور اس باب میں حنین جذع  
 ہی اور حدیث حنین جذع جامعہ کثیر صحابہ سے مروی ہی کہ مفید قطع اور  
 یقین ہی اس کے ساتھ مواہب میں تاج الدین سبکی لایا ہی کہ شرح مختصر  
 میں ابن حاجب نے کہا صحیح میرے نزدیک وہ ہی کہ حدیث حنین جذع متواتر  
 ہی روایت کیا ہی علماء حدیث سی بخاری و مسلم وغیرہ نے بطریق کثیر متفقہ  
 خارج حد و حصر احصا سی اور ہو سکے کہ متواتر ایک قوم کے نزدیک غیر متواتر  
 ہو دوسری قوم کے نزدیک اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا ہی کہ حنین  
 جذع اور اشفاق قمر نقل کیا گیا ہی ہر ایک دونوں سے نقل شایع کہ مستفيض  
 ہی قطع و یقین کو نزدیک اس شخص کے کہ مطلع ہی اوپر طرق حدیث کے غیر  
 اسکا کہ مارست زکبی اس کلام میں واسعہ اعلم اور رہتے نے کہا کہ قصہ  
 حنین جذع امور ظاہرہ سے ہی کہ نقل کیا ہی اسے خلفت فی سلف سی اور  
 یہ اکبر آیات اور اہر معجزات سی ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر نبوت ہمار پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور شافعی نے کہا کہ نہیں دیا ہی حق تعالیٰ نے کسی  
 پیغمبر کو وہ جو دیا ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کہا شافعی کو  
 کہ دیا ہی خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو احیاء موتی کہا دیا پیغمبر صلوات  
 اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کو حنین جذع تاسنی گئی آواز اسکی اور یہ اعظم  
 و اکبری احواس سے کچھ اذان شمار کیا ہی علماء حدیث نے صحابہ کو  
 کہ روایت کیا ہی اور روایت و اسانید اور طرق اسکی کہ ذکر آویجا طویل  
 ہی روایت کئی گئے ہیں کہ تھے نبوی مقوف اوپر جذوع نخل کے اور  
 ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش از انکہ بنایا جاوے واسطے اس کے

## باب بیون فصل تیسرے

منبر کھڑے رہتی تھے واسطے خطبہ کے منگی مجذع اور مجذوع سے اور جب  
 بنایا گیا منبر مختار قوت فرمایا اوس خیمہ سے پس سنی گئی اوس مجذوع سے  
 آواز مانتہ آواز ناقہ اور روایت انس میں آیا ہی کہ جنبش و لرزہ  
 آیا مسجد کو اوسکی آواز سی اور بہت بکا کیا لوگوں نے بہت متشابہہ  
 حال غریب اوسکے اور ایک روایت میں آیا ہی کہ شگافہ اور  
 پارہ ہوئی جذع پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا دست مبارک  
 اپنا اوسکی اوپر اور گلی سے لگایا پس تکین و سکوت حاصل ہوا اوسے  
 اور فرمایا آنحضرت فی کہ اس چوبے کر یہ کیا از بہت اوس چیز کے کہ ہم کیا  
 ذکر نہ اسی اور اگر اسے گلی نہ لگاتا میں ہمیشہ یونہی رہتا حال اوسکا روز  
 قیامت تک واسطے اظہار حزن کے اوپر میرے۔ پس امر کیا آنحضرت فی کہ دفن  
 کیا جاوے زیر منبر پس نماز پڑھتی تھے آنحضرت طرف اوسکی اور ایک  
 روایت میں آیا ہی کہ بلایا اوسے آنحضرت فی ابی طرف پس میں پارہ کرنا آیا  
 پس گلی سے لگایا اوسی اور فرمایا ہر جلا جائے مکان کو اور حدیث  
 میں آیا ہی روایت بریدہ کہ فرمایا آنحضرت فی اوس چوب کو اگر چاہی تو سرسبز  
 کر دو زمین تجکو حسن باغبین کہ تو ہی تار و تیدہ ہوں رگ و ریشہ ترے اور کامل ہو  
 خلقت تیری اور تر ہوں شاخین تیری اور پیدا ہو نیوہ تیرا اور اگر چاہی تو سرسبز  
 کر دو زمین تجھی بہشت میں تاکہ اوین دوست خدا کے میوہ تیرا بعد از ان گوشش مبارک  
 بسماعت اوسکے قول کے متوجہ فرمایا کہ کیا کہتی ہی پس فرمایا کہتی ہی سرسبز  
 فرما بھی یا رسول اللہ بہشت میں تاکہ اوین مجھ سے دوست خدا کے اور میں او میں  
 کہنے اور فانی ہوں غرض کہ سنا اس آواز کو جو کہ اوسکے متصل تھا پس فرمایا  
 آنحضرت فی ایسا ہی کیا میں اور فرمایا اختیار کیا اوسنے دار بقا کو اور دار  
 فنا کے اور رہتی حسن بصری رضی اللہ عنہ جب محدث کرتے ساتھ اس  
 حدیث کے کہتی تھے ای بندگان خدا چوب نالہ کرنی ہی شوق پنجمہ واسطے  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سی پس تم زیادہ سزاوار ہو کہ مشتاق لگا لگا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو چیت سننے لگیا ہی کہ وہ منفعتی بہت ہے

## ذکر آنحضرت ۴

یہ زادمی دان کہ در معرفتی نیست \* اور اس حدیث کو بالفاظ مختلفہ روایت کیا ہے جس قدر کہ ذکر کیا ہمیں کافی ہے اور اسی باب سی ہی کلام کرنا آنحضرت کا جیل کے ساتھ اور کلام کرنا جبال کا آپ کے ساتھ - روایت کیا ہے انس کے نقلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر و عمر و عثمان علی رضی اللہ عنہم جیل احد کی طرف کہ کوہ مدینہ ہی اور اس کی شان میں واقع ہوا ہے **احَدٌ جَبَلٌ مُّجَبَّنٌ وَنَحْبُهُ** یعنی احد ایک پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہجو اور ہم دوست رکھتی ہیں اس کو - پس جنبش کی احد فی پس را حضرت نے اوسے پای مبارک اپنا اور کہا ثابت و برجارہ ای احد نہیں پتھر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید رواہ احمد و البخاری و الترمذی و ابو حاتم اور حدیث دوسری میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے آیا کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر جیل تبصر کے کہ جیل مناسی ہی اور آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر اور میں تھا پس جنبش کی جیل نے تا آنکہ گرے اوسے سنگ حنیض میں پس بار آنحضرت نے پای مبارک اپنا اور فرمایا اپنی جگہ ثابت و قائم رہے یا غیر نہیں تیرے پر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید رواہ البخاری و احمد الترمذی و ابو حاتم اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ تھے آنحضرت اوپر حرا کے اور ابتدای وحی میں اوس جگہ مشغول رہتی تھے اور وحی و مان نازل ہوتی تھی اور تھے حضرت کے ساتھ ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم پس بلا صخرہ پس کہا حضرت نے آرمیدہ ہو ای حرا نہیں اوپر تیرے مگر نبی یا صدیق یا شہید اور ایک روایت میں سعد بن ابی وقاص نے کوہی نہ علی رضی اللہ عنہ اور ایک روایت میں تمام عشرہ مبشرہ مذکور ہیں مگر ابو عبیدہ بن الجراح و ابی سلمہ اور ایک روایت میں آیا ہے جب طلب کیا آنحضرت کو قریش نے کہا پھر نے او تر یا رسول اللہ اس واسطے کہ میں ڈر تا ہوں کہ مارین تجھ کو میری پشت پر پس عذاب کرے بھی خدائی عز و جیل پس کہا حرا نے پھر آیا رسول اللہ اور پھر اوپر حرا دو نوگوہ ہیں مکہ میں مقابل آپس میں اور کہا ہے کہ جنبش ان جبال کی نہ جنبش جفہ سے تھی کہ ساتھ

## باب بیوان فصل سیر

قوم موسیٰ علیہ السلام کے واقع ہوئی جسوقت تحریف و تبدیل کلمہ کیا تھا اس واسطے  
 کہ وہ رجفہ غضب تھا اور یہ رجفہ طرب اور اسبواسطے تفصیل فرمایا آنحضرت  
 نے اوپر مقام نبوت اور صدیقیت و شہادت کے کہ موجب سرور و استقرار  
 جبال بن اور اسی باب سے ہی تسبیح حصی اوپر دست مبارک آنحضرت صلی  
 علیہ وآلہ وسلم کے جیسکے روایت کیا ہی الشیخ رضی اللہ عنہ نے کہ لیا آنحضرت  
 نے ایک کف حصی سے پس تسبیح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں اور  
 سنی ہننے آواز تسبیح پس دیا اون حصی کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں  
 اور تسبیح کی بعد ازان ہمارے ہاتھ میں دیا پس تسبیح کی اور قاضی نے شفا  
 میں کہا کہ روایت کیا مثل اسکے ابو ذر نے اور ذکر کیا کہ تسبیح کی کف عمر عثمان  
 رضی اللہ عنہما میں ہی اور حدیث طبرانی میں آیا ہی کہ کہا ابو ذر نے پستر  
 رکھی گئی وہ سنگریزے ہاتھوں ہمارے میں پس تسبیح نہ کی ساتھ کسی ایک کے  
 ایسا ہی لایا ہی اس حدیث کو مواہب لدنیہ میں اور روضۃ الاحباب میں  
 تہذیب ابو شکور سالمی سے نقل کیا ہی کہ کہا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ میں  
 تھے اور اوپر اونکے ہاتھ کے ہی تسبیح کی اور ازاجملہ ہی تسبیح طعام - بخاری  
 نے ابن مسعود سی روایت کیا ہی کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کے طعام کھاتے تھے اور تسبیح طعام سنتے تھے اور جعفر بن محمد باقر  
 بن علی زین العابدین سلام اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہی کہ کہا بیان ہوئے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آئی آپ کے پاس جبریل علیہ السلام ساتھ  
 ایک طبق کے کہ اوسمین انگور و انار تھے پس تناول فرمائے حضرت فی اور تسبیح  
 کی خواگہ نے اوپر دست مبارک کے اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سی  
 کہ پڑ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن منبر پر یہ آیت ایتھا  
 وَمَا قَلَدُوا اللَّهَ حَقَّ قَدَرِهِ یعنی اور نہ جانچا او نہ ہون نے اللہ کو پورا جانچا  
 بعد ازان کہا ثنا کہتا ہی جبار اوپر ذات اپنی کے اور فرماتا ہی اِنَّا الْكِبَارُ اِنَّا الْكِبَارُ  
 اِنَّا الْكِبَارُ اِنَّا الْكِبَارُ یعنی میں ہوں زبردست میں ہوں زبردست میں ہوں  
 زبردست پس منبر تک پہنچنے کے زمین پر کہے حضرت اور اسی حکم میں

تکلم صبیان اور شہادت اونکی ساتھ رسالت حضرت کے۔ روایت ہی معصیبت  
 یحییٰ سی کہ کہا حج کیا میں نے حجۃ الوداع اور آیا میں سرای میں بیچ مکہ کے دیکھا میں نے  
 موسیٰ بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مشاہدہ کیا میں نے حضرت سے  
 ایک مرد عجیب کہ آیا اونکے پاس ایک دراہل یا مہ سی لڑکا لیکر کہ لڑکا اوسکے بدن بیدا  
 ہوا ہی پس کہا اوسکو رسول خدا نے اُنے اُنکے آئین کون ہوں کہا اَنْتَ مُحَمَّدٌ  
 رَسُوْلُ اللّٰهِ تو محمد رسول اللہ ہی + فرمایا حضرت نے صَدَقْتَ بَارَ اللّٰهُ فَکَ  
 یعنی راست گو ہی تو برکت و کرامت فرمائی خدا تعالیٰ تجھیں بعد ازاں اوس لڑکی  
 نے تکلم کیا جوانی تک اور نام رکھا اُمّی اوسکا مبارک الیماہ اور رفتہ بہ رفتہ  
 عظیم سے روایت ہی کہ لای ہن حضرت پاس ایک لڑکے کو کہ جوان ہوا اور ہرگز  
 تکلم نہ کیا آپ نے پوچھا میں کون ہوں کہا رسول اللہ رواہ ابیہقی **وصل**  
 ابراہی ذوی العالیات اور احیای موتے میں یعنی تندرست کرنا بیمار و نکو اور زندہ  
 کرنا مرد و نکو۔ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ایک عورت  
 خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئی اور چوٹے بیٹے اپنی کو ہمراہ لایا  
 اور کہا یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے اور غلبہ کرتا ہی اسی جنون وقت  
 طعام چاشت اور طعام شام کے اور کہہ کرتا ہی ہمہ وقت کو پس مسج فرمایا  
 آپ نے اوسکا سینہ پس قی کی اور باہر آئی اوسکے شکم سے مثل سگ بچہ سیاہ  
 کہ ڈوڑھتی تھے رواہ الدارمی اور رائی حضرت پاس ایک عورت خشم سے  
 اور اوسکے ہمراہ ایک طفل تھا کہ تکلم نہ کرتا تھا پس بانی طلب کیا حضرت نے اور  
 بمضمضہ فرمایا اور ہوئی دونو ہاتھ اپنی اور بلایا بانی لڑکے کو تندرست ہوا  
 فی الفور اور عاقل کہ فاضل ہوئی اوسکی عقل لوگوں کی عقلوں پر اور رہنما  
 روز احد ایک زخم قناتۃ النعمان کی اکٹھہ پر کہ رخسارہ پر نکل پڑی پس باؤنوادہ  
 حضرت پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری زوجہ ہی دوست رکھتا ہو نہیں  
 اوسے ڈرتا ہو نہیں کہ دیکھی مجھے اور اوسکی اکٹھہ میں قیح و زشت آؤں میں  
 پس بڑا حضرت نے اوسکی اکٹھہ کو بہت مبارک اپنی کے اور رکھا بیخول میں اور کہا  
 خداوند اپنا اوسکی چشم کو حلیہ پس تھی وہ اکٹھہ بہترین اور زیارتین اور مینارین

## باب بیسواں فصل تیسری

اوسکی آنکھوں سے درد کرتی تھی جسوقت کہ درد کرتی تھی آنکھہ دوسری اور روایت کیا طبرانی نے اور ابو نعیم نے قادیہ سے کہ کہا تہا میں نگاہ رکھتا تیرو نکو اپنی مونہ پر روی مبارک پیغمبر خدا اسی یعنی اپنی کوسپر آنحضرت کیا تہا میں نے آخر کو تیرجھی پہنچا کہ بیخود میری آنکھہ کا نکل پڑا پس پڑا میں اوسکو تہا سے اور دیکھا میں نے طرف رسول خدا کے جب دیکھا حضرت نے میری چشم کو میری ہاتھ میں روئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہا خداوند آقاؤں نے جیسا کہ نگاہ رکھا مونہ تیرے پیغمبر کا اپنے مونہ کے ساتھ اور پہونچی وقت اوسکی چشم کو پس کر دی یہ چشم اوسکی بہترین چشمان اور روایت کیا گیا ہی کہ ایک شخص گرفتار علت استسقا ہوا تھا حضرت پاس کسکو واسطے استسقا کیا بھیجے پس لیا حضرت فی دست مبارک میں ایک کف خاک سے اور ڈالا اوسمیں باہنی دہن مبارک اپنی سے اور اوس مرسل کو دیا وہ متعجب ہوا اور گمان لیگیا کہ حضرت نے استسقا فرمایا اوسکے ساتھ پس لایا اوسکو نزدیک اوس مریض کے کہ قریب المرگ تھا اور پلا یا پس شفا پائی اور ایک شخص اور تھا کہ دونو آنکھیں اوسکی سفید ہو گئی تھیں یہاں تک کہ کچھ معلوم نہوتا تھا پس دم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونو آنکھوں کو دیکھا ہوا اور اسنی برس کی عمر میں سوئی پر ولیت تھا اور امثال اسکے بہت ہیں اور اور غزوہ خیبر میں پوچھا کہ علی رضہ کہاں ہی عرض کیا کہ سبب در چشم حاضر ہیں پس کسکو بھیج کر بلایا اور رکھا سر او نکھا اپنی بغل میں اور نقل فرمایا دونو آنکھوں اوںکی میں اور دعا کی پس نے الحال درد جاتا رہا گویا کہ کہی نہ تھا اور ہرگز درد کیا چشم علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اور دم فرمایا تین کرات اور حضرت ساق سلمہ بن الاکوع کے روز خیبر پس نے الحال اچھا ہو گیا اور ہرگز درد نہ کیا اور باہی یزید بن معاذین شمشیر لگی تھی پاشتہ باتک جبکہ مارا کعب بن الاشتر کو پس نقل کیا در حال اچھا ہو گیا اور صحیح بخاری میں آیا ہی کہ جب علیہ بن عتیک فی ابورافع یہودی کو مارا شب مہتاب تھی جسوقت باؤ زنبیر پر رکھا سبھا کہ زمین ہی پس گرا اور ٹوٹ گئی ساق اوسکی پس آنحضرت

## ذکر آنحضرت

۳۱۴

پس آیا حضرت نے دست مبارک اپنا اوسکی ساق پر ملا فی الحال شفا پائی  
اور امثال ان حکایات کے نہایت کثرت اور شہرت میں ہیں اور کتب  
حدیث میں مذکور و مسطور۔ لیکن اجائی موتے۔ روایت کیا ہی پہنچی  
نئے دلائل میں کہ آنحضرت نے بلایا ایک مرد کو باسلام پس کہا اوس مرد  
نے میں ایمان نہیں لاتا تیرے اور پر تازہ کرتی بیٹی میری کو کہ مردہ ہی کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھا بھی قبر اوسکی اور ایک روایت میں آیا  
ہی کہ کہا ڈال آیا میں بیٹے کو وادی میں پس فرمایا آنحضرت نے دکھا مجھے  
وہ وادی پس نہ اکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کو خیر کو پس  
جواب دیا اوسنے اور کہا لیکن وعدہ یک پس فرمایا آنحضرت نے آیا تو دوست  
رکھتی ہی کہ جو جو کرے تو دنیا میں کہا نہیں یا رسول اللہ یا میں نے آخرت کو بہتر  
دنیا سے اور ایک روایت میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے کہ باب اور ماں تیرے ایمان لائے میں اگر دست رکھتی ہی راجع  
کردن یہ تھے اوپر اوسکے کہا حاجت نہیں مجھ میں یا بچی یا با خدا کو بہتر اور  
مہربان زیادہ اوسکے یہ حدیث ولالت رکھتی ہے کہ اولاد مشرکین کو عذاب  
نہیں ہی اور رقصہ زندہ کر سب بیٹوں جابر کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم اوسکے گھر پہنچان آئے اوسنے برہ بیل کیا اور سپر بزرگ اوسکے سہ  
ساتھ دیکھنی اس حال کے چوٹے یہاں اپنی کو فریج کیا جوقت ماں اوسکے  
بھی دوڑی وہ کوٹھی پر چڑھ گیا اور اپنی کر زمین پر ڈٹا اور مگر پس نوٹیا  
برعائے حضرت زندہ ہوئے۔ شواہد البتوت میں تفصیل مذکور ہی اور  
ایضا حضرت کا اپنی ابوین کو اور ایمان لانا اور لکھاجب کہ احادیث میں آیا ہی  
ہی اسی قبیل سے ہی و لیکن محدثین کو صحت ان احادیث میں کلام ہی اور  
اور بعضے متاخرین نے انہیں پرانیہ اثبات دیکر درج اعتبار پہنچایا ہی۔  
اور رائے رضے آیا ہی کہ ایک جوان انصار میں سی مر گیا تھا اور اوسکی  
بانہی بڑھا نہ ہی پس تجیز و تکفین کیا تھنے اوس مردہ کو اور تعزیت کی  
یعنی اوس عورت کی کہا اوسنے آیا مر گیا میرا بیٹا لوگوں نے کہا البتہ مر گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## باب بیسواں فضل تبرک

کہا خداوند اوتو جانتا ہی کہ میں نے ہجرت کی ہی طرف تیری اور تیرے پیغمبر کے بارے  
 میں کسی کی یاری اور فریاد رسی کر تو میری ہر شدت و محنت میں پس نہ کہہ مجھ پر  
 بار اس مصیبت کا۔ پس ہم اچس جگہ سے نہ گئی تھے تا دور کیا ہمیں جامعہ موہنہ  
 مردہ سے پس زندہ ہوا اور طعام کہا یا اپنی ماں کے ساتھ۔ روایت کیا اس  
 حدیث کو ابن عدی اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابو نعیم نے اور یہ  
 برکت التجا اور استغاثہ اوسرین کے تھا ساتھ حضرت رسول مقبول صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس بخیرہ حضرت کا ہو وہاں اور ایسا ہی روایت  
 کیا ہی ابو بکر بن الضحاک نے سعید بن المسیب سے کہ ایک مرد انصاری سے مر گیا  
 تھا جب کفن کر چکے اور آئی لوگ اوٹھا چکو تکلم کیا اور کہا محمد رسول اللہ  
 اور ایسا ہی آیا ہی کہ زید بن خارجہ انصاری خزرجی نے کہ بدر اور بیعتہ  
 الیہما میں حاضر ہوا تھا وفات پائی خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں اور تکلم  
 کیا بعد موت کی وہ کلام کہ محفوظ رکھا گیا اوس سے کہا اَحْمَدُ اَحْمَدُ فِي الْكِتَابِ  
 الْاَوَّلِ صِدْقٌ صِدْقٌ اَبُو يَكْرَةَ الصِّدِّيقُ الضَّعِيفُ وَثَقِيفُ  
 اَبُو يَكْرَةَ فِي الْكِتَابِ الْاَوَّلِ صِدْقٌ صِدْقٌ ثُمَّ اَبُو يَكْرَةَ  
 الْقَوِيُّ الْاَمَانِيُّ فِي الْكِتَابِ الْاَوَّلِ صِدْقٌ صِدْقٌ عُمَانُ  
 اَبْنِ عُمَانَ عَلَى مِنْهَا جَهَنَّمُ مَقَّتْ اَرْثَمُ سَبِيلِكُمْ وَبَقِيَتْ  
 سَتَانِ اَنْتَ الْفَتْنُ وَاکْلُ الشَّيْءِ الْاَضْعَفُ وَكَا مَنَ  
 السَّاعَةِ یعنی احمد تعریف و ستائش کیا گیا لوح محفوظ میں راست راست  
 ہی ابو بکر صدیق نانواں ہی اپنی ذات میں زور آور ہی اپنی امر میں لوح محفوظ  
 میں راست راست ہی عمر بن الخطاب قوی اور امین ہی لوح محفوظ میں راست  
 راست ہی عثمان بن عفان اوپر طریق اور راہ او کی کے ہی گزرے ہیں چار سال  
 اور باقی رہی دو سال توین فتنی اور کہا و نے زور آور کمزور کو اور برابہود  
 قیامت ہدایا ہی مذکور ہی جامع الاصول میں۔ اور مواہب لدنیہ میں یون  
 بیان کیا ہی کہ عثمان بن بشیر نے کہا کہ تہا زید بن خارجہ سردار و انصار سے  
 درمیان مشی کے راہ میں راہوں مدینہ سی میان ظہر و عصر موہنہ کے بل گرا اور مر گیا



بہی این زمانہ انصار اور روین اوپر اوسکے اور مرد اوسکے پس بایمال خود  
 تا آنکہ تہا مین المغرب والعشاء سے آواز کہ کہتا تھا خاموش ہو لیں دیکھا لوگوں  
 نے کہ ناگاہ آتی ہی آواز زیر جامہ ہائے کفن سے پس کہو لا موندہ اور سینہ او کا  
 کہتے تھے مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ النَّبِيُّ الْاَمِيْنُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ  
 وَكَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَدَقَ صَدَقَ قَوْلُ  
 اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ  
 یعنی محمد رسول اللہ نبی ہے ناخواندہ خاتم الانبیاء نہیں کوئی نبی بعد اوسکے اور  
 یہ مسطور لوح محفوظ میں پھر راست ہی راست ہی یہ رسول اللہ بن سلام  
 اوپر تیرے ای رسول اللہ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی روایت کیا اوسکے  
 ابو بکر بن الدینانے کتاب من عاش بعد الموت میں انتہی اور روایت کیا  
 گیا ہی عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے کہا تھا میں اوس جماعت میں کر دین  
 کیا تا جوت بن قیس بن شماس کو اور مارا گیا تھا وہ جامہ میں پس نہا منے جسوت  
 داخل کیا منے اوسکو قبر میں کہتا تھا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ  
 عُمَرُ الْمُشْتَبِہُ عُمَانُ ابْنُ عَفَّانَ الْبَرَّ الرَّحِيْمُ یعنی محمد رسول اللہ بن  
 ابوبکر صدیق ہی عمر شہید ہی عثمان ابن عفان نیکو کار بن رحیم پس نگاہ کیا  
 منے اور دیکھا کہ مردہ ہی کذا فی الشفا اور اگر شک کرین اور کہیں کہ  
 شاید زندہ ہوا اور غشی واقع ہوئی ہو اور یہی حضرت کے ہاتھ پر واقع نہیں  
 ہوتا معجزہ اوسی کہیں جواب اوسکا وہ کہ موت ایسا امر نہیں کہ پہنان رہے  
 اور ذکر آنحضرت اور مع اوکئی ناظر ہی اس طرف کی یہ سب برکت و عزت  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا اور اگر کرامت ہی تو یہی معجزہ حضرت  
 کا ہی اور ابو نعیم نے روایت کیا کہ فحج کی تہی جابر نے ایک نشاۃ اور  
 بکائی اور نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لایا پس بلا یا حضرت  
 بنے قوم کو اور فرمایا کہاؤ ولکن ہڈی نہ توڑو بعد ازان جمع فرمایا ہڈیوں کو اور  
 رکھا دست مبارک اپنا اوپر اور حکم فرمایا بکلام ناگاہ اوٹھہ کھڑی ہوئی  
 نشاۃ کان جھڑا کر اپنے اور بعض اکسبل لویا کہ منظر قاربت خدا

## باب بیون فصل تیسرے

جل شانہ کے تھے بشرف متابعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک برتوہ اس خارق عادت سی پڑا کہ ایک مرغ کہا یا اور ہاتھ اور پر <sup>ہاتھ</sup> اوسکے کے رکھا اور نام اسے در رسول کا لیا مرغ اوتھہ کھڑا ہوا اور چلنے لگا پس یہی ہی معجزات آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اور معلوم ہوا کہ تکلم شاة مسمومہ کہ خیر میں ہوا بعض ماوسے خمیل موتی سے رکھتی ہیں اور بعض کہتے ہیں وہ تکلم ہی کہ پید کیا حق تعالیٰ نے شاة میت میں جیسا کہ شجر و حجر میں حروف و اصوات پیدا کرتا ہی پروردگار تعالیٰ اور کھواتا ہی اونسے بی غیر اشکال اور نقل بیماٹ اون کے ۔ اور مذہب شیخ ابو الحسن اور قاضی ابو کبریا قلائی کا یہی ہی <sup>اور</sup> بعض کہتے ہیں کہ بطریق ایجاد حیات کے ہی اوسمین اولاد اور تکلم ثانیہ اور کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے پیدا کیا اوسمین حیات اور شکافہ کیا واسطے اوسکے موٹہ اور زبان اور قدرت دی اور کلام کے اور ظاہر قول ہی و اللہ اعلم **وصل** اور ایک انواع - معجزات اور اقسام اوسکے سے اجابت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور رشفائین کہا ہی کہ یہ باب دعا و اسع ہی جدا اور اجابت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص جماعت کو نفعا و حضا متواتر المعنی اور معلوم ہی ضرورۃ <sup>اور</sup> حدیث حذیفہ بن آیہی کہ تہہ رسول خدا کہ جب دعا کرے تو گے <sup>اور</sup> اور اک کرتی دعا حضرت کی اوسکو تین پشت تک اور اشہر جابر سے اس باب میں دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی انس بن مالک کو کہ دس سال بخدمت حضرت حاضر رہی اور بانواع نعم و کرامات ظاہر و باطن مخصوص ہوئے اور لائی مان اوکلی حضرت پاس اور کہا یا رسول اللہ حاکم جو اسطے انس خادم اپنی کے پس دعا کی آنحضرت ہی اور کہا خداوند از یادہ کر مال اور ولہ اور برکت دی خاص اوسکو جس چیز میں کہ عطا کیا ہی نعمت سی ۔ اور روایت کرتا ہی عکرمہ کہ کہا انس نے سو گند بخدا مال میرا بہت ہی اور اولاد میری زیادہ سوتن سے <sup>اور</sup> ایک وایت میں آیہی کہ کہا بنین جانتا میں کسی شخص کو کہ پہنچا ساتھ رخا اور فراخی عیش

## ذکر آنحضرت ۴

اور خوش زندگانی کے جیسا کہ میں پہنچا اور کہا تحقیق دفن کیا میں نے ساتھ ان دو ماتہ اپنی کے سو من اپنی اولاد سے اور سقط اور ولد و لد نہیں بیان کرتا میں اور آریابی کہ خلیل اوس کے دو بار فرمادی تھے اور راز انجملہ ہی دعا حضرت کی عبد الرحمن بن عوف کے حق میں ساتھ برکت کے وہ رضی اللہ عنہ کہتا تھا اگر اڑھانا میں بالفرض سنگ کو امیدوار ہوں کہ پانا نیچی اوس کے زرا اور کہو لگی اوس کے واسطے دروازے رزق کے اور ہجرت کی تھی فقر میں کہ کچھ چیز نہ کہتا تھا اور صلح کی اوس کی زوجات نے کہ چار تہیں ربع پر کہ حق اونکا من ہی اتنی ہزار پر اور ایک روایت میں لاکھ پر اور ایک روایت میں آیا ہی کہ صلح کیا گیا ساتھ ایک زن کے او عین سے کہ اوس سے طلاق دی تھی حالت مرض میں اوپر اتنی اور چند ہزار کے اور وصیت کی ساتھ پچاس ہزار کے در آمد صدقات عظیمہ کے کہ اپنی حیات میں رکھتا تھا اور آزاد کرتا تھا ایک روز میں تیس گلام اور تصدق کیا ایک مرتبہ کاروان اپنی کو کہ او سمین سات سو شتر تھے اور ہر جنس کا مال ساتھ سامان اوس کے اور باعث اوس کا یہ تھا کہ غایت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اوس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھا میں نے عبد الرحمن بن عوف کو بہشت میں کہ داخل ہوتا تھا مانند کو دک کے پس شکرانہ اس نعمت کے تصدق کیا تمام کاروان اپنا اور رد عاکی آنحضرت نے واسطے معاویہ بن ابی سفیان کے سات مکین کے بلاد میں پس باپی خلافت و امارت اور رد عاکی واسطے عروہ بن ابی الجعد کے پس بیان کرتا ہی عروہ تھا میں کہ کھڑا رہتا تھا میں کناسہ میں کہ نام ایک موضع کا ہی تا ائکہ فائدہ حاصل کرتا چالیس ہزار درہم ایک دن میں اوپر بخاری نے اپنی حدیث میں کہا کہ اگر وہ خاک خرید کرتا او سمین ہی فائدہ ہوتا اور ہاگے ایک مرتبہ ناقہ آنحضرت پس رد عاکی اور آواز دی ناقہ کو پس آئی ایک ہوائی تند اور سونپا آنحضرت کو اور رد عاکی واسطے مادر ابوہریرہ کے باسلام پس مسلمان ہوئی او سینوقت باوجودیکہ برا کہا کرتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور رد عاکی واسطے علی مرتضیٰ کرم

اسد وجہ کے کہ نگاہ رکھی گئے گرمی و سردی سے پس تھے حضرت علی کہ بہت سی  
تھے شتائین ثیاب صیف اور صیف میں ثیاب شتائین اور سردی و گرمی  
حضرت نہ کرتی تھی اور دعا فرمائی قاطعہ ہر اک کے حق میں کہ اگر سنہ -  
ہنودین پس اگر سنہ ہنودین بعد ازان ہرگز اور درخواست کی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیل بن عمرو نے ایک آیت و کرامت واسطے قوم  
اپنی کے پس دعا کی آنحضرت فی اوسکے لئے اور کہا خداوند اجتش اوسی نو پس  
ساطع ہوا اور درمیان ہر دو چشم اوسکے پس کہا یا رسول اللہ در آہوں  
میں کہ لوگ برص خیال نہ کریں پس پھر گیا اور آیا نور بجانب تازیانہ اوسکے اور  
روشن ہوتا تھا تازیانہ اوسکا شب تاریک میں اور نام کیا گیا اوسکا ذوالنور  
اور دعا کی اور پھر حضرت کے پس قحط پڑا اور پھر پس تبریانی طلب کی قریش نے  
حضرت سے اور دعا کی دور ہوا قحط اونکا اور دعا کی اور پھر کسری کے جس وقت  
کہ بارہ کیا کتاب آنحضرت کو کہ بارہ ہو ملک اوسکا پس باقی نہ اوسکے لئی  
کوئی ملک اور باقی نہ ہی فارس کو نہایت اقطار میں تھا اور دعا کی ایک  
شخص پر کہ قطع کی اور حضرت کے نماز کہ قطع کرے حق تعالیٰ اثر اوسکا پس جامدہ  
ہو اوہ شخص اور دیکھا ایک مرد کو کہ بائیں ہاتھ سے کہا تھا فرمایا سید  
ہاتھ سے کہا کہا سید ہاتھ سے نہیں کہا سکتا اور دروغ کہا فرمایا کہی نہ کہا  
سکے گا پس اٹھ اٹھ سکا ہاتھ اپنا سید اور کہا عتبہ بن ابی لہب کو  
خداوند مقرر و موکل کر اوپر اوسکے ایک سگ اپنی سگون میں سی پس  
کہایا اوسی شیرنی اور حدیث دعا کی آنحضرت اور قریش کے کہ کہا سکتے  
اور پر کردن مبارک کے مشہور ہی اور کشتہ ہوئی وہ لوگ غزوہ بدر میں اور  
کچ کرنا حکم بن العاص کا اپنی موہنہ کو اور پوشیدہ کرنا اپنی چشم کو نزدیک  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقصد ہیکم اور استہزا کے اور فرمانا آیت  
ایسا ہی ہو ہی تو پس ایسا ہی تھا جب تک ہوا اور دعا کی اور علم میں تھا  
کے کہ قبول نہ کرے اوسے زمین اور جب اوسی قبر میں رکھتی تھے یا ہر ڈالتی تھی  
زمین چند مرتبہ ایسا ہی اتفاق ہوا آخر الامر کہا اوسی دو طرف دادی میں

اور اوٹھائی دیوار ساتھ تہروں کے اور ایسی ہی دعا کی اور ابن عامر آپ کے  
 یقیناً طریقہ و حیلہ یعنی مرے زندہ شدہ تھا اور اب ہی ہوا  
 اور کہا ہی صاحب شفا کی کہ مثال اسکی بہت ہیں اذازہ حصہ و احاطہ سے  
**وصل** کر امتون اور برکتون آنحضرت میں جس چیز کو کہ لمس و مباشرت  
 فرماتے۔ صحیح میں آیا ہی کہ یا ہر لائین اسبابت الی بکرمہ جبہ طیارہ اور  
 کہا یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہی اور ہم اسی دہوتے ہیں  
 واسطے بیماروں کے اور طلب شفا کرتے ہیں اور رہتے چند اشعار شریف  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلاہ میں خالد بن الولید کے جس جنگ  
 میں حاضر ہوتا فتح اور فیروزی پاتا اور ڈالا آنحضرت کی بقیہ آب و ضوئی  
 سے میر قبا میں بس خشک اور کم ہوا پانی اوسکا ہرگز اور آب دہن مبارک  
 ڈالا ہر مین کہ دار انس میں تھا بس نہ تھا دینہ میں کوئی چاہ شیرین تر  
 پانی اوسکی سے اور گزرے آنحضرت اور ایک چشمہ آب کے اور پوچھا ہم  
 اوسکا کیا ہی کہا نام اوسکا نشان ہی اور پانی اوسکا شور ہی فرمایا بلکہ نام  
 اوسکا نشان ہی اور آب اوسکا خوشش پس خوش ہوا پانی اوسکا اور  
 لایا گیا حضرت پاس ایک لو آب زمزم سے اور ڈالا آب دہن مبارک  
 اپنا اوسمین پس ہوا خوشبو زیادہ مشک سی اور ڈالا آب دہن شریف  
 ایک دلو میں چاہ سے اور ڈالا اوس چاہ میں فاج ہوئی اوس سے بوے  
 مشک و وری زبان شریف اپنی حسنین رضی اللہ عنہما کے دہن میں  
 پس جوسی او ہون نے اور ساکت ہوئے حالانکہ روتی تھے قبل اوسکے عطش  
 کے اور ڈالتی تھے آب دہن مبارک اپنا لڑکوں شیرخوارہ کے  
 موہون میں پس کفایت کرتا اوتکو تائب اور گزر رہی ذکر اوسکا  
 باب حلیہ شریف میں اور راز انجلہ ہی برکت دست مبارک شریف  
 اور لمس اوسکا اور غرس نخل واسطے یہود کے اور نمودینا اوسکا اوسی  
 سبیل قصہ اسلام سلمان فارسی میں کہ مکاتب کیا تھا اوہنیں یہود نے  
 اوپر چالیس اوقیہ کے اور غرس نخل جینک کہ بلند ہوئے اور اوگے

مگر ایک نخل کہ کہہ اور نے تو زبیر کتا تھا اور روایت کیا ہی ابن عبد  
نے کہ وہ غار سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور بخاری نے کہا کہ سیان  
اور شاید وہ نو شریک ہوں اوہین اور اوس ایک نخل کو بھی آنحضرت  
نے قطع فرمایا اور غرس کیا اون نے بھی ٹمردیا اوسی سال میں اور  
دیا حضرت فی مثل بیضہ حاجہ کے ذہب بھی بعد ازان کہ گذارا اوس زبان  
مبارک اپنی پر پس دیا اوسی چالیس اوقیہ اور باقی رہا اوس پاس مثل  
اوس چیز کے کہ دیا تھا اور اوقیہ وزن اربعین کو کہین اور خنس بن  
عقیل کہ ایک صحابہ سے ہیں کہتے ہیں کہ دیا بھی آنحضرت نے شریعت ہونے  
کہ پیا تھا اول اوس سے آپ نے اور پیا میں آخر اوس کو پس ہمیشہ تہا میں  
کہ پاتا تھا سیرابی اوسکی جب نشہ ہوتا میں اور سردی اوسکی جب گرم  
ہوتا تھا میں اور منجملہ برکت حضرت سی ہی شیرین گو سپندون کے  
مثل قصہ شاة ام مہدیہ اور شاة انس اور غنم حلیمہ اپنی مرضہ کے اور  
اونٹنیوں اوسکی میں اور شاة عبد اللہ بن مسعود کہ نہ متصل ہوا تھا اوسکے  
ساتھ نہ اور شاة مقداد اور سوائی اوسکے اور از انجملہ ہی توش دینا  
حضرت کا اصحاب کو مشک آب سی بعد ازانکہ باندہ دیا تھا مہنہ اوسکا  
اور دعا فرمائی جب حاضر ہوا وقت نماز نزل کیا اور کہولا اوسی ناگاہ  
دیکھا کہ اوہین شیر غوش و شیرین ہی اور کھٹ اوسکے مونہ پر اور  
تہہ پیرا حضرت فی اوپر سر بن سعد کے اور عبد البرکت فرمائی پس اسی میں  
عمر اوسکی ہوئی اور منوز جوان تھا اور جوان اس عالم سے گیا۔ شفا  
میں کہتا ہی کہ مثل ان قصص کے بہتوں سے روایت کی ہیں اور  
مسح کیا حضرت نے اوپر سر فیس بن زید جد امی کے اور دعا کی اوسکو  
پس سورس کا ہوا اور تمام سر او کا سفید ہوا تھا الا موضع کف آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جہان دست سیارک گذرا تھا اور باکت کیا  
تھا آنحضرت نے مونہ عاید بن عمر سے کہ مجروح ہوا تھا روز حنین اور دعا فرما  
اوسکے حق میں پس تہا غرہ مثل غرہ قرسن اور نام کیا اوسے اغرا اور

مسح کیا موندہ قبا وہ بن لجان کو پس تھا اوسکے موندہ کو برافقت و لمعان پہاں گد  
 کہ دکھائی دیتا تھا موندہ اوسکے موندہ کے اندر جیسا کہ معلوم ہوتا ہی آئینہ  
 میں اور مسح کیا اس عبد الرحمن بن زید بن الحارث بن الخطاب کا اور  
 وہ قصیدہ تھا اور پیرا اوسکا طویل پس دعا کی اوسکو ساتھ برکت کے پس کہ  
 مردوں کا ہوا طول اور جس اور جمال میں اور برکت پاشیدگی آب  
 سی اور موندہ زینت بنت ام سلمہ کے پہچانا جاتا تھا موندہ کسی عورت میں وہ  
 جہ پہچانا جاتا تھا اوسکے موندہ پر حسن و جمال سے اور کہتی ہیں کہ وہ پاشیدگی  
 آب از روی مزاج اور ہزل تھا تعالیٰ اسد جو حال مزاج و ہزل یہ تھا عزم وجد  
 کو کیا تاخیر ہوگی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عقبہ بن فرقد ایک مرد تھا کہ زبان  
 مقدور کہتا تھا اور وہ متعصب یکہ کفر و شیعہ میں متی تھیں اور عقبہ طیب میں  
 سب پر غالب و فائق ہوتا تھا اور سب اوسکا وہ تھا کہ آنحضرتؐ نے  
 مسح کیا تھا شکم اور پشت اوسکا بچہ عارضہ نملہ کے اور ریدہ ابونا جود  
 و جلالت کا و نس ابی طلحہ میں ساتھ برکت سواری آنحضرتؐ کے ازان بعد  
 کہ بغایت تنگ کام تھا اور ایسا ہوا کہ کوی فرس عاشرات و مجارات  
 اوسکے ساتھ نہ کر سکتا تھا اور ریدہ ابونا سرعت و سبکی کا شہر جابر میں  
 بعد از سستی و ماندگی کے ساتھ برکت خلا نیدن چوکے کہ دست شریف میں  
 تھی ایسا تیز ہوا کہ کوئی زمام اوسکے نروک نہ کر سکتا تھا اور ریدہ بن عبید  
 بجلی رضی اللہ عنہ کہ پشت اس پر نہ بیٹھ سکتا تھا اور آنحضرتؐ نے اور  
 سینہ اوسکے کے مارا پس ہوا فارس ترین عرب اور ثابت ترین اور نجار  
 اور رازانچہ دینا حضرت کا ہی حکاشہ کو بیخ درخت وقت شکستہ ہو  
 اوسکی شمشیر کے روز بدر اور ہو جانا اوسکے ہاتھ میں اوس بیخ کا تیغ  
 بران اور قال کرنا اوسکا ساتھ اوس شمشیر کے ہمیشہ موافق و شاہد  
 میں تا وقتی کہ شہید ہوا قال اہل روت میں اور نام اس سیف کا خون  
 تھا اور ایسا ہی دینا حضرت کا عبید اللہ بن جحش کو روز احد شاخ خرما  
 اور ہو جانا اوسکا ہاتھ اوسکے میں شمشیر اور رنجایت کرنا ابو ہریرہ کا

شہداء و عادیث کو اور امر کرنا اوسکو ساتھ بے پردا کے اور کہنا دست  
سپارک اپنا رد اوسکی مین اور امر کرنا ساتھ ضم رد کے اور حاصل ہونا  
حفظ علم کا ساتھ برکت دست شریف کے مشہور ہی اور انتقال اس  
عالم سے نفاذ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تافیح کیا حق تعالیٰ نے مکہ  
و خیبر اور بحرین اور باقی جزیرہ عرب کو اور ارض من بنامہ اور بیا جزیرہ کو  
محو کس پچ سے اور بعض اطراف شام اور ہدیہ پیشکش بھی حضرت کو  
ہر قتل بادشاہ روم نے اور صاحب مصر و اسکندریہ کے مفوقش ہووے  
اور ملوک عمان اور نجاشی ملک حبشہ نے اور ایمان لایا جب حلت فرمایا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عالم سے اور اختیار کیا حق تعالیٰ نے  
اوسکے واسطے جو کچھ حق تعالیٰ کے نزدیک تھا کرامت سی قیام کیا بامر بعد از  
حضرت خلیفہ راستین اوسکے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پس اصلاح کیا اور  
جمع اور قوی وہ جو متفرق تھا اور پریشان اور ست ہوا بعد از حضرت  
اور ایسی شجاعت و بڑی کار لائے کہ کوئی ایک صحابہ عظام سی مانع نہ ہو سکا  
اوسکو اوسکے باوجود کہ سب رای توقف مارتی تھے خلیفہ اول نے مکر  
ہمت و شجاعت پانہ ہی اور طی کیا جزیرہ عرب کو اور عدل گستری کی اور  
برائیکھنے کیا جویش اسلامیہ کو اور بلاد فارس کے بصری است خالد بن الولید  
کے پس فتح کیا اندک اوسکے اور لشکر دوسرا بصری است ابی عبیدہ بن  
الجراح طرف شام کے اور حبشہ یگر بصری است عمن العاص طرف مصر کے  
اور فتح کیا حبشہ شامی کو ایام خلافت اوسکی مین بصرہ اور دمشق اور  
خالیف اوسکے کو بلاد حوران اور تواج اوسکے سے پس طلب و اختیار  
کیا اوسکو اپنی پاس حق تعالیٰ نے برحمت و منت رکھی اسلام اور اہل اسلام  
پر ساتھ الہام کرنے اور استخلاف عمر فاروق کے اور قیام کیا بامر بعد از خلیفہ  
اول قیام تام قوت سیرت اور تمام و کمال عدل مین اور فتح کئے اوسنے بلاد  
شامیہ بالتمام اور دیار مصر و انہما اور اکثر اقلیم فارس اور کربلا کے  
کو اور خوار کیا اوسی نہایت خوار اور لیانا اقصی مملکت اوسکی اور قسریات



## ذکر آنحضرت ۳

قبضہ شام سے اور ایجاڑ کیا تا قسطنطنیہ اور اتفاق کیا مال او سکاراہ خدا  
 مین در میان مسلمانوں کے جیسا کہ خبر دی تھی اور وعدہ کیا تھا ساتھ اوس کے  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بعد ازاں دولت عثمانیہ ممد  
 ہوئی ممالک اسلامیہ پر اقصائی مشارق ارض اور مغارب اوس کے ملک  
 پس مفتوح ہوئی بلاد مغرب تا اقصی اندلس اور قیران اور ستیہ اوس سحر  
 سے کہ متصل بحر محیط تھے اور ناحیہ شرق سے تا اقصی بلاد چین اور مارا کسری  
 کو اور ہلاک ہوا وہ اور زوال قبول کیا اوس کے ملک نے بالتمام اور مفتوح  
 ہوئی مدین عراق و خراسان و ابوز اور قبال مسلمانوں نے ساتھ ترک کی  
 قتال عظیم اور کیا خارج مشارق و مغارب اور یہ سب بہرکت تلاوت  
 و راست اونکی قرآن عظیم کو اور جمع کرنا امت کو اور حفظ قرآن عظیم کے  
 کفتح اسلام ساتھ قرآن عظیم کے ہی اور تہی ملازمت اور خدمت اوس  
 رضی اللہ عنہ کی قرآن کو عظیم تر اور فتح ہوئی اوس سب بلاد اسلامیہ اکثر وافر  
 بعد ازاں خلیفہ مطلق اور امام برحق حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ ہوئے  
 لیکن لوگوں نے قدر و منزلت اور مرتبت اونکا نہ پہچانا اور براہ خلاف  
 و نزاع اونکے چلے اور کمر اور بر مخالفت اونکے محکم باند ہی پس ہوا وہ جو  
 ہونا تھا فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ یعنی ہم سب واسطے خدا کے  
 ہیں اور ہم اوس کی طرف رجوع کریں گے بد تو رہتی نے کہ علماء فقہ و  
 حدیث اور حنفی المذہب ہی کتاب عقاید میں لکھا ہی کہ مخالفان علی مرتضیٰ  
 تین قسم ہیں۔ ایک جماعت نے اونکو نہ پہچانا اور ایک قوم نے محبت  
 دنیا اختیار کی اور ایک گروہ نے خطا در اجتہاد کی اور کہا ہی کہ حق علی  
 صدیقہ اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم ہیں اسکے سوا ہی اور اعتقاد نہ کرنا چاہیے  
 اور از انجملہ قول حق سبحانہ ہی **اَللّٰهُمَّ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ**  
**يَا هُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلٰى الدِّيْنِ كُلِّهٖ** ولو کہ المشرکوں  
 اور وہ ایسا خدا ہی کہ بھیجی اپنی رسول کو ساتھ ہدایت اور دین راست کے  
 تاکہ غالب گردانی اوسے سب دینوں پر اور اگرچہ ناخوش کہیں مشرک اور یہ

امر ظاہر و عیان ہی کہ دین اسلام جیسا کہ خبر دی ہی غالب و قاطع ہی اور پرب  
 ادیان کے اور راز انجملہ قول حق جل و علا ہی **اَللّٰهُ اِذَا خَلَقَ النَّفْسَ الْوَحِيدَ**  
**وَالْفَسْخَ وَرَكِبَتْ النَّاسَ يَكُونُ فِي دِينِ اللّٰهِ اَوْ فَاِجَابَ يَعْنِي**  
 آمی پیری اور فیروزی خدا کی اور دیکھتا تو نے لوگوں کو کہ داخل ہوتے ہیں خدا کی  
 دین میں فوج فوج پس گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زما بلا دعب  
 میں کوئی موضع کہ نہ آیا او سہین حکم اسلام **وَاللّٰهُ الْحَكِيمُ** اور قسم  
 دوسری اخبار سے کہ واقع ہوئی ہیں احادیث میں از انجملہ روایت ہی  
 حدیفہ بن الیمان کہ کہا خطبہ پڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن  
 پس چوڑی کوئی چیز کہ واقع ہوئی ہی قیامت مگر وہ کہ حدیث فرمایا او کو  
 جس نے یاد رکھا تھا او سے یاد رکھا اور جسے فراموش کرنا تھا او سنے او کو  
 فراموش کیا اور تحقیق جانا ہی او کو یاد رون ہماری نے اور کبھی ظاہر ہو  
 ہی کوئی چیز او سے کہ میں بہوں گیا ہوں او کو پس بکھتا ہوں میں او  
 اور پہچانتا ہوں اور یاد کرتا ہوں جیسے کہ یاد رکھی ایک مرد صورت و شکل  
 مرد غائب کی اپنی سے اور جب دیکھی پہچانے او کو اور کہا حدیفہ نے  
 نہیں جانتا میں کہ فراموش ہوئی ہو یا رون ہماری سے کوئی چیز یادیدہ و  
 دانستہ او سے پہلا دیا ہو بخدا سو گند ترک نظر مایا کچھ فتن آئندہ سے او پر  
 نگر دیدہ ہونیو الون کے تمام گزرنے دنیا تک کہ تین سو مرد آپ کے ہمراہ  
 تھے مگر وہ کہ ذکر فرمایا نام او کھا اور باب او قرب یلہ اونکے کا اور کہا ہی  
 ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ ترک نہیں کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 اتنے سے او سے چیز سے کہ ہلاتا ہی پرندہ باز و اپنے آسمان میں مگر وہ کہ بیان  
 کر دیا ہی ہمارے لئی او سے علم اور روایت کیا ہی مسلم نے حدیث  
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے در باب ذکر دجال کہ یہ یحییٰ بن سلمان دس سو  
 طلیعہ اور میں پہچانتا ہوں نام اونکے یا پون کے پہچانتا ہوں رنگ اونکے  
 افراس کے اور وہ بہترین سو ارون کے ہو دین روی زمین پر اور  
 تحقیق ذکر کیا ہی ایسہ اخبار صحیحہ نے او سے خبر سے کہ بتایا ہی آنحضرت

نے اپنی اصحاب کو اور وعدہ فرمایا اور انکو غلبہ سے اوپر اعدا کے اور فتح  
کہ اور بیت المقدس اور یمن اور شام و عراق اور ظہور امن طریق تا سفر  
کری ایک عورت تنہا چہرہ سی طرف مکہ کے نہیں خوف کرتے مگر خدا سے  
جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور نزول بدینہ میں اور فتح خیبر اور ہاتھ حضرت  
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اور فتح کرنا خدا تعالیٰ کا اور پرامت حضرت کے  
دنیا سے اور قیمت کرنا اور سکا کتوز کسری اور قیصر کو اور ذائب کسے اور  
فارس کا یہاں تک کہ ہون بعد ازان کسری اور نہ قیصر لیکن کسے پس منقطع ہوا  
ملک و سکا بالکلیہ اور بارہ بارہ ہوا جیسا کہ بارہ بارہ کیا ہوا اسنے منشور  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قیصر منہزم ہوا شام سی اور آیا اقصیٰ  
بلاد اسلام میں اور فتح کیے مسلمانوں نے بلاد اوسکے اور ہتھابہ زمانہ خلافت  
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں جیسا کہ آویگا اور خبردار و آگاہ  
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جدو ث فتن و اختلاف ہوا اور  
سلوک سبیل پیشینان ہود و نصاریٰ سی اور افراق امت کا اور بہتر فروغ  
کے اور نجات ایک فرقہ کی اور پچانا اہل تنعم اور اعواف کا امت سی  
فروش اور پہنا حلون کا صباح و مسامین اور رکھنا صفحہ یعنی کاسہ  
کا اور اوٹھانا اور تکلف و تنعم طعامون میں اور پوشش دیوارون کی  
شل پوشش کعبہ کے اور خراش بنا اور خدمت کرنا دختران فارس  
روم کا اور فرمایا جب لوگ ایسا کرین پیدا لاوے خدا تعالیٰ عذاب اور  
جنگ درمیان اونکے اور موکل و معین کرے اونکے بد و نیکو اور اون کے  
نیکون کے اور جاوین نیک درمیان سے بی در پی اور آگاہ و خبردار کیا  
بتقارب زمان اور جلد گزرنا اور سکا نزدیک قرب قیامت کے اور  
اوٹھ جانا علم کا اور موت علما کی اور ظہور فتن اور پیدا ہونا ہرج  
ومرج کا کہ اول اوسکا واقعہ عثمان رضی اللہ عنہ تھا تا واقعہ حرہ تک واقعہ  
حرہ شیعہ شتاج سے ہی کہ زمان یزید و مرید میں واقع ہوا و قلذ کرنا  
فی تاریخ المدینہ یعنی بد رستی یاد کیا ہنسنہ تاریخ مدینہ میں اور خبر

## باب بیوان فصل تیسرے

دی ساتھ واقعہ میلہ کذاب کے اور انداز فرمایا ساتھ ردت او کے  
 اور فرمایا دای اہل عرب کو اوس شہر سے کہ نزدیک پہنچا ہی اور  
 فرمایا پیٹی گئی میرے واسطے زمین اور دکھائی گئے مشارق و مغارب  
 زمین کے اور نزدیک ہی کہ پہنچی ملک میری امت کا وہاں تک کہ پچیدہ  
 ہوا ہی زمین سی اور ایسا ہی دراز ہوا ملک مشرق و مغرب میں مابین ارض  
 ہند کے کہ اقصی مشرق سے تاجر طبعہ تک کہ ورا ہی اوس کے عمارت نہیں  
 ہی اور مالک نہیں ہوئے اوسے کو ی امت امتوں سے اور محمد و  
 دراز نہیں ہوا جنوب اور شمال میں مانند اوس کے اور فرمایا ہمیشہ ہووین  
 اہل غرب غالب اور برحق کے نا انکد بر پا ہووے قیامت اور مراد بابل غرب  
 بعضے غرب رکھتی ہین اس واسطے کہ غرب بغین معجمہ اور سکون را بمعنی دلو  
 ہی اور عرب مخصوص ساتھ بانی دینے بدلو کے ہین کہ اذیل بعض نے مراد  
 بابل غرب اہل دیار مغرب رکھی ہی کہ غلبہ برحق او نہیں زیادہ ہووے اور  
 بعض روایات میں اہل مغرب واقع ہوا اور یہ روایت مقوی اس معنی  
 اخیر کی ہے اور حدیث دوسری میں روایت ابی امامہ سے آیا ہی  
 کہ ہمیشہ ہووے طائفہ امت میری سے غالب برحق اور قاہر براعدائی  
 دین نا انکد آوے او نکو امر خدا یعنی قیامت اور حال انکد وہ اسی حال  
 بر ہووین کہا یا رسول اللہ کہان ہووین وہ فرمایا بیت المحدثس میں۔  
 اور خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ ملک بنی امیہ  
 ولایت معاویہ کے اور فرمایا انکاہ ہو قریب ہی کہ تو والی ہو کا امر امت  
 میریکا اور جب ایسا ہووے قبول کرنیکو نکو ابو عفو و درگزر کردون سے  
 کہا معاویہ نے اوس روز سے امیدوار ہو این کہ مبتلا ہو نکا ساتھ ملک  
 داری کے اور سواہب لدینہ میں بروایت ابن عساکر لایا ہی کہ آنحضرت نے  
 فرمایا مغلوب نہیں ہوتا معاویہ ہرگز اور علی مرتضی رضہ روز صفین کہتی تھے کہ  
 اگر سنتے ہم اس حدیث کو قتال نہ کرتے ہم ساتھ معاویہ کے اور لبنا بنی امیہ  
 کا مال خدا کو دولت دنیا اور فرمایا ساتھ ماورائین عباس کے کہ تیری شکم

میں لڑکا ہی جب پیدا ہوا تو اسے میرے پاس جب پیدا ہوا تو اسکو حضرت  
 پاس لائی پس اذان بھی گوشن است اس کے میں اور اقامت گوشن جب  
 میں اور چکھایا اسے لعاب دہن اپنا اور نام رکھا عبد اللہ اور فرمایا لیجا ابو  
 الخلفا کو اور خزندی ساتھ غالب آنے ترک کے عیب پر اور خزندی ساتھ  
 خروج بنی عباس کے بھائی سیاہ اور بھینا ان کے ملک کا زیادہ اس پر کہ  
 مالک ہوئی اور وہ جو دیکھا اہلبیت آنحضرت نے ان کے ساتھ سے قتل و سختی  
 و پرانگی سے اور خزندی ساتھ قتل علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اور یہ  
 کہ بدبخت ترین قوم وہ کوئی ہی کہ رنگین کرے راس و لہجہ و نکاح ساتھ خون  
 کے اور بائگہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فاسم جنت و نار میں لاتے ہیں دوستوں  
 اپنی کو جنت میں اور دشمنوں کو نار میں اور یہ خیر دہندہ ہی اس چیز پر کہ  
 اور احادیث میں واقع ہوا ہی کہ علی رضی اللہ عنہ حکم نایب رکھتی ہوں روز  
 محشر درپیش حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ ساقی کوثر  
 ان کے باب میں واقع ہوا ہی اور شفا میں کہا ہی کہ دشمن حضرت علی  
 کے خوارج اور ناجیہ اور ایک طائفہ ہی کہ نسبت کی جاتے ہیں طرف ان کے  
 روافض سے اور تکفیر کی ہی افکی اور حدیث دوسری میں منقبت  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ میں واقع ہوا کہ تجھ میں مشابہت ہی عیسیٰ بن  
 مریم کی ساتھ کہ دشمن رکھا اس سے یہود نے تابہتان کیا اسکی مان کو  
 اور دوست رکھا نصاریٰ نے تا فرد لائی انکو اس مرتبہ میں کہ نہیں  
 حاصل انکو اور فرمایا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہلاک ہوتے ہیں اس  
 سبب دو مرد۔ محب مفرط کہ مح کرنا ہی میری وہ جو نہیں مجھ میں اور  
 مبغض کہ باعث ہوتا ہی اسکو بہتان کرنا میرے اوپر عداوت کو۔  
 اور خزندی آنحضرت نے بیہادت عثمان رضی اللہ عنہ در حالت تلاوت  
 فرقان حمید اور فرمایا کہ پڑے خون اسکا اور آریہ شکیفیکم اللہ  
 کے اور فرمایا کہ مارا جاوے مظلوم اور خزندی کہ خدا ایشالی بہنادی عثمان کو  
 پڑا ہن اور وہ چاہن کہ اوکھارین اس کے اور ایک ایت میں آیا کہ فرمایا عثمان

## باب بیون فضل سیر

پہنا تا ہی تجھے خدا تعالیٰ جا ہی کہ نہ اوتاری تو اسے بدن اپنی سے اور خبر دی عنہا کو  
 یہ بہشت اور پر بلا کے کہ پہنچی اوسکو اور فرمایا کہ جیات عمر طہور فتن ہو گا  
 اور خبر دی بمقتل عمر اور کہا وہ مارا جاوے گا شہید اور خبر دی بحارہ زیر  
 ساتھ علی رض کے اور پشیمان ہونا اوسکا اور ساتھ آواز کرنے سگون  
 کے اور بعض ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حواکب میں کہ نام  
 ایک موضع کا ہی میان مکہ اور بصرہ کے گزشتہ ہوتے ہیں گرد اوسکے کشکان  
 بہت اور ظاہر ہونا اس حال کا اور پر عایت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وقت  
 نکلنی اوسکے طرف بصرہ کے واقعہ جمل میں اور خبر دی عمار یاسر کو کہ مارین  
 اوسے فیہ باغیہ پس مارا اوسکو اصحاب معاویہ نے اور خبر نزل دیک ہوا  
 تھی اور عبد اللہ بن زبیر کو کہا وائی لوگو نکو تھسے اور وائی بجکو لوگوں سے  
 پس تھا امر اوسکا ساتھ حجاج کے وہ جو تھا اور کہا ابن عباس کو کہ  
 کم کرتا ہی تو اپنی بصرہ اور پھر پیری جاتی ہی طرف تیری روز وفات تیری  
 ولہ قصہ اور خبر دی ساتھ شہادت زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب  
 اور عبد اللہ بن رواحہ اور فتح کرنا خالد کا قتال میں غزوہ موتہ میں کہ مسافت  
 یکماہ ہی جیسا کہ بیان اوسکا مجمل آویگا اور قرآن کہ آنحضرت فی خبر دی کہ  
 وہ اہل ناری ہی اور واقعہ خبر میں اتنا لڑا کہ لوگ حیران رہی اور شاید  
 کہ باطن بعض صحابہ میں خبر دینے آنحضرت میں شک تی راہ پائی ہو آخر سخت  
 زخم کھائی اور بیتاب ہوا اور اپنی سین اپنے است سی آب مارا پس خبر  
 حضرت کو پہنچائی فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ  
 اور فرمایا آنحضرت فی درمیان جماعت کے کہ او نہیں ابو ہریرہ اور ثمرہ بن  
 جذب اور خدیفہ تھے وہ کہ آخر جو مرے تم میں سے آتش میں جا ہے مرنا  
 یعنی آتش دنیا اور تھا آخر او نکا ثمرہ کہ پرو خرف ہوا تھا آتش فروختہ  
 کی تھی نا گرم ہووے پس جلا اوسمیں اور خبر دی آنحضرت نے غزوہ میں  
 کہ خطلہ کو ملا کہ غسل دیتی ہیں فرمایا اوسکے زوجہ سی پوچھو کہ حقیقت حال کیا  
 ہی کہا جب تھا جبے تا کہ کار آنحضرت پر سخت ہی فرصت غسل کی نہ پائیے

## ذکر آنحضرت ص

اور مارا گیا ابوسعید خدری کہتا ہی پایا مینی سر او سکا کہ اوس سے پانی پکنا تھا  
 اور خدری کہ قبیلہ ثقیفہ کہ اب و سفاک ہوگا پس پائی گئے دو شخص ان  
 دو صفت کے ساتھ کہ اب - مختار ابن عبیدہ کو کہیں اور سفاک - حجاج بن یوسف  
 اور قصہ مختار کا مشہور ہی اور فرمایا امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق میں کہ یہ  
 فرزند میرا سید و سردار ہی اور قریب ہی کہ صلح دیوے خدا تعالیٰ بسبب  
 اوسکے در میان دو گروہ کے مسلمانوں سے اور مصداق اسکا صلح کرنا حضرت  
 امام برحق کا ساتھ معاویہ کے جیسا کہ مشہور ہی اور خدری فاطمہ زہرا رضی  
 عنہا کو کہ تم پہلے سب اہلیت ہی میرے پاس پہچو گی پس وفات پائی بعد اٹھ  
 یا چھ مہینے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور فرمایا زود ترین  
 ازواج کا لحوق میں ساتھ میرے وہ کہ ہاتھ اوسکے دراز ہو وین کہ مراد  
 ساتھ اوسکے زمین رضہ تین کہ ہاتھ اونکے کار و بار اور تصدق میں دراز  
 تھے الحدیث اور خدری ساتھ قتل امام حسین علیہ السلام کے طفت میں  
 اور نشان دیا کہ قاتل اوسکا کلب ایقع کہ نام اوسکا شمر ہی ہوگا اور  
 باہر لانے دست مبارک میں خاک متضجع و مرقد اونکے کی اور مو اہم بلدیہ  
 میں لایا ہی جب قتل کیا اشقیای جہنم ماوانے حسین علیہ السلام جگہ گوشہ  
 رسول اللہ کو بھیجا اوہنوں نے برا کو طرف یزید مرید کے پس شروع کی اوہنوں  
 نے تحقیر و کذب سر مبارک کی ناگاہ نکلا او نہر دیوار سے ایک ہاتھ کہ اوس  
 پس قلم تھا حدید سے اور لکھی سطر شعر **أَرْجُوا أُمَّةً قَتَلَتْ حُسَيْنًا**  
**شَفَاعَةُ أَجَلِهِ يَوْمَ الْحِسَابِ** کیا امید رکھتی ہی وہ امت کہ قاتل حسین  
 شفاعت جدا مجد اوسکی کی دن قیامت کے بد پس ہاگے اور پھوڑا سر مبارک  
 کو اور خدری کہ خلافت بعد از حضرت تیس برس رہی اور بعد از ان بادشاہ  
 اور ایک روایت میں بادشاہ گزندہ اور خدری حال اویس قرنی سے  
 اور نشان دیا وں امرا کا کہ تاخیر کرین نماز کو اوسکے وقت سی اور فرمایا  
 قریب ہی کہ پیدا ہو وین میری امت میں تیس جال کہ اب او تین سے چار  
 عمر تین ہوگی اور وہ سب دروغ کہتی ہن او پر خدا اور رسول خدا کے آخر

اونکا دجال کذاب یعنی وہ کہ آخر زمان میں نکلے اور ایک روایت میں  
 آیا کہ سب دعوی نبوت کرین اور فرمایا نزدیک ہی کہ بہت ہو دین <sup>میان</sup>  
 تمہارے عجم کہاتے ہیں تمہارے سچ میں اور مارتے ہیں گردن تمہاری اور  
 برپائین ہوتی قیامت تا آنکہ ہنگام ہی لوگوں کو ساتھ عصا اپنی کے قحطان  
 سے یعنی بادشاہ اور حاکم ہووے تمہارے پر اور فرمایا **خَوُّوْا** کہ  
**قَرْنِیْ نَحْمُ الدِّیْنَ یَلُوْا نَحْمُ الدِّیْنَ یَلُوْا نَحْمُ الدِّیْنَ یَلُوْا نَحْمُ الدِّیْنَ** یعنی بہترین تمہارے  
 ہر زمان میرے ہیں بستر وہ لوگ کہ متصل اور نزدیک اونکی ہیں پھر وہ کہ اونسی  
 ملحق و متصل ہیں۔ مراد صحابہ اور تابعین اور اتباع تابعین ہیں اور ایک  
 روایت بخاری سے تا چار مرتبہ آیا ہی بطریق شک بعد ازان ظاہر و فاش  
 ہووے کہ بے دروغ اور ایک روایت میں آیا ہی کہ آتی ہیں ایک گروہ کہ  
 گواہی دیتی ہیں بغیر طلب گواہی کے اور خیانت کرتی ہیں اور امانت نہیں اختیار  
 کرتے اور مذ کرتے ہیں اور وفا نہیں کرتے اور فرمایا نہیں آتا کوئی زمانہ  
 گروہ کہ زمانہ سپین اوس سے بدتر ہی اور اوس کو نقص کیا ہی ساتھ زمانہ عمر  
 بن عبد العزیز کے کہ بعد از جماعہ سابقہ بنی مروان سے آیا اور جواب دہی  
 کہ یہ حکم باعتبار اخل کے ہی اور فرمایا ہلاک امت میر کا اوپر ہاتھ کو دکون  
 کے ہوگا قریش سی اور ابو ہریرہ کہ راوی اس حدیث کے ہیں کہتے تھے اگر  
 جاہو عنن ذکر کرون اونکو نام بنام اور کہتی تھے ابو ہریرہ **زَمَّ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ**  
**مِنْ اَمَّارَةِ السَّیِّئِیْنَ** یعنی پناہ چاہتا ہوں عنین ساتھ خدا کے امیری  
 و سرداری سال ششم سی۔ پس گزرے وہ رضی اللہ عنہ اس عالم سی پیش  
 از سال ششم کے کہ بادشاہی یزید عتید کی اوسمین تھی اور خردی آنحضرت  
 نے بظہور قدریہ اور مرجیہ و رافضیہ و خوارج کے اور فرمایا در باب خوارج  
 کہ وہ خروج کرتے ہیں اوپر بہترین فرقہ کے اور مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 اور اصحاب اونکے ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین اور فرمایا علامت اونکی  
 ایک مرد سیاہ رنگ کہ اوسکو ذوالشہید کہیں ایک بازو اوسکا مانند پستان  
 زن ہی کہ ہٹا اور حرکت کرتا ہی اور سیاہ اونکا تخلیق راس ہووے اور مارا



اونکو امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے اور حدیث دوسری میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اگر پاؤں میں اونکو ماروں میں مانند عاد و ثمود کے اور خبر دی ساتھ سب آخر اس امت کے اول امت کو جیسا کہ رخصہ کرتے ہیں اور خبر دی ساتھ قلت انصار کے تا کہ وہ میں باندازہ ملح کے طعام میں اور ہمیشہ ہو وے امر انکا متفرق تا انکہ باقی ہنوی واسطے اونکے جماعت اور ہنویں اوپر اونکے بگزیدگی اور اختیار کرنا امر اور ولایت کا اور لوگوں کو ولایت و حکومت و رعایت میں کہ ساتھ اور وں کے کرین اور اونکے ساتھ نکرین اور یہ زمان معاویہ میں تھا اور خبر دی کہ آخر زمانہ میں مردم از اول اور راع غنم اور برہنہ تن اور برہنہ بال تپاول کرین عمارتوں میں اور جہنی داہ دہ کو یعنی بی بی اجنبی کو کنایہ ہی کثرت سری سے اور خبر دی کہ بعد ازین قریش و اخرا جنگ نکرین ساتھ آنحضرت کے اور وہ غزاکرین ساتھ اونکے اور یہ غزوہ خندق میں فرمایا کہ بعد ازین کا فہمیر خڑہ کر نہ آوین اور ایسا ہی واقع ہوا اور اور خبر دی ساتھ وقوع موتان کے بعد از فتح بیت المقدس اور مراد ساتھ اوسکے وبا اور طاعون ہی اور اکثر استعمال موتان کا موت مواشی میں ہی اور ظاہر امر اد طاعون عمو اس کے کہ زمان امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ میں پڑی تھی کہتے ہیں کہ تین روز میں شتر ہزار آدمی مرے واللہ اعلم اور وعدہ کیا بسکونت بصرہ اور خبر دی کہ صحابہ جنگ کرتے ہیں بحرین اور بیہشتی ہیں جیسا کہ ملوک بیہشتی ہیں کہا ہی کہ وقوع اوسکا امارت مجاہدہ میں تھا در زمان خلافت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ اور خبر دی کہ اگر ہو وے دین معلق بہ ثریا پاوین اوسکو لوگ ابنای فارس سے اور اکثر لوگ اسی حمل اوپر سلمان فارسی اور امثال اوسکے کرین اور بعضی اوپر امام ابو حنیفہ رح اور امثال اوسکے کہ اصل ابنای فارس سے ہیں فرود لاوین اور ایک روایت میں رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ آیا ہے واللہ اعلم اور خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ عالم مدینہ کے ایک جماعت علمائے اوپر اوسکے ہیں کہ مواد ساتھ اوسکے امام مالک ہیں اور ایک کہیں کہ مراد وجود

نیز آمد ۱۶  
داود بن  
نصیر  
نیز آمد ۱۶  
نیز آمد ۱۶

عالم ہی کہ مدینہ میں ہووے اور سوای اوسکے اوسن نامہ میں دوسرا ہونو کجیا  
 کہ سوق حدیث اوسپر دلالت رکھی اور یہ زمانہ اخیر میں ہر گاہ اور خبر دی  
 بعالم قریش ابن مسعود سے آیا ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 لَا تَسْتَبُوا قُرَيْشًا فَإِنَّ عَلَيْهِمْ مَلَاكًا طَبَاقَ الْأَرْضِ یعنی دشنام  
 نہ دو قریش کو پس رستی عالم قریش پڑ کر تا ہی طبقوں زمین کو از روی علم کے  
 اور امام احمد وغیرہ اوسپر ہیں کہ مراد ساتھ اوسکے امام شافعی ہیں رحم  
 اور جوز قانی حدیث انس سے لایا ہی کہ یَكُونُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ يُقَالُ  
 لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي یعنی ہو دیکھا میری امت میں ایک  
 مرد کہا جاتا ہی اوسے ابو حنیفہ وہ چراغ ہی میری امت کا۔۔۔ تنزیہ الشریعہ  
 میں کہا اسناد اس حدیث میں احمد جو بیاری ہی اور راوی اوسکا مامون  
 سلمی ہے اور ایک نے ان دو سے وضع کیا اس حدیث کو اور صاحب  
 سفر السعادت کہتا ہی کہ در باب فضایل شافعی اور ابو حنیفہ اور اونکی مذمت  
 میں کوئی چیز صحیح نہیں اور جو کچھ اس باب میں ہی موضوع اور منقری ہی واسطہ  
 اعلم اور خبر دی کہ ہمیشہ ہو گا ایک طایفہ امت میری سے غالب اور پر  
 حق کے بہانگ کہ آوے امر خدا یعنی قیامت اور خبر دی کہ خدا تعالیٰ برائے  
 کرتا ہی اس امت میں اوپر سر بر سر کے ایسا شخص کہ تجدید کرتا ہی دین کو  
 اور خبر دی نہ باب الامثال فالامثال اور حاکم نے روایت کیا بلفظ الخیر  
 فالخیر کے اور تصحیح کیا اوسکو اور بعض غزوات میں ایک ہو اچلی تہذیب  
 چلی ہی یہ ہو اچھت موت ایک منافق سے کہ مدینہ میں سوای اور جب پہنچی  
 ایسا ہی پایا اور خبر دی حال ایک مرد سی کہ خیانت کی غنیمت میں ایک بہرہ  
 کی مہرون یہودی پس پایا گیا جائی سکونت اوسکی میں اور ایسی ہی خیر  
 کلیم ایک مرد نے پس خبر دی اور پائی گئی وہ اوسکی متاع میں اور اتفاقاً  
 ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گم ہوئی تھے پس خبر دی کہ وہ  
 وادی میں ہی اور لپٹی ہی ہمارا اوسکی شاخ درخت میں اور خبر دی کہ  
 کتاب حاطبہ کہ اہل کہ کو کہا تھا اور نشان دیا کہ ایک زن ایسی اور ایسی

خلائی وادی میں اوس کتاب کو لینی جاتی ہی پس گئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
 اور ایک دو آدمی اور چچے اوس سڑن کے اور پایا اوسی جگہ کہ نشان دیا تھا  
 اور قصہ اوسکا مذکور و مسطور ہی کتب احادیث و تفسیر میں اور سبب نزول  
 سورہ ممتحنہ کا ہی قصہ ہی اور فرمایا خاص سعد ابی وقاص کو اوس وقت  
 میں کہ آرزوی موت کی اوسنے شاید کہ تو بہت باقی ہی اور زندہ رہی تا نفع  
 پاوے ساتھ تیرے ایک قوم میں سلمان اور زیان پاوے دوسری قوم یعنی کافر  
 اور بشارت دی اوسی بطول عمر اور تہا وہ رضی اللہ عنہ آخر عشرہ مبشرہ کا موت  
 میں اور مواضع خمس و خمین یا سبع و خمین میں اور بعضوں نے کہا ثمان  
 و خمین میں اور خبر دی کہ مارا جاوے ابی بن خلف اور ہاتھ میرے کے  
 اور کہا عقبہ بن ابی لہب کے حق میں کہ کہا وے اوسی کلب اللہ پس کہا یا اوس  
 ایک شیر نے اور خبر دی مواضع ہلاک اہل یدر سے اور تعین کیا موضع  
 پر ایک کو اور خبر دی موت نجاشی جس دن کہ وہ موا اور وہ حبشہ میں تھا  
 اور تشریف لائی مصلے پر اور غار ادا فرمائی اوپر اوسکے ساتھ چار بکیر کے  
 اور خبر دی فیروز دہلی کو جس وقت آیا برسات جانب کسری سے ساتھ موت  
 کسری کے اوسیدان پس جب تحقیق کیا فیروز نے قصہ کو اسلام لایا اور خبر دی  
 اباذر کو ساتھ نکال دینی لوگوں کے اوسکوہ ینہ سی اور دیکھا اوسے ایک دن سوتا  
 مسجد میں کہا کیا ہووے حال تیرا ای اباذر وقتیکہ نکالا جاوے اس مسجد سے  
 کہا سکونت کرو ینیں مسجد حرام میں فرمایا جب وہ نسی ہی نکالا جاوے تو کیا  
 کرے تو الحدیث اور خبر دی ہزنگانی ابوذر کے تھا اور مرنا اوسکا تھا  
 اور قصہ ابوذر اور جانا اوسکا زبدہ میں کہ جگہ اوسکی ہتی اور جانا اوسکا  
 عالم سے مشہور و مذکور ہی کتب سیر میں انشا اللہ تعالیٰ آخر کتاب میں  
 آویگا ذکر ابوذر میں اور فرمایا سہ اوقہ کو کیا حال ہووے تیرا جس وقت  
 کہ پہنی تو دوسوار کسے کو پس جب آیا مال و اموال کسری زمان خلافت  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں گنگن ہی اوسمیں تھے پس پہناے حضرت عمر  
 رضی اللہ عنہ نے سراقہ کو وہ سوار یعنی واسطے قصہ حق خبر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے کہا شکر خدا کا کہ او تارا او سکو ہاتھ کسری سے اور پہنایا  
 سداقہ کو اور خبر دی ساتھ بنا ہونے ایک شہر کے میان دجلہ اور جیل  
 کے کہ مراد ساتھ او کے بغدادی اور فرمایا پیدا ہو گا اس امت میں آپ  
 شخص کہ اوسی ولید کہین کے اور وہ بدتر ہی اس امت میں فرعون ہی اپنی قوم  
 کے حق میں اور خبر دی کہ قیام قیامت نہیں ہوتا انا انکہ قتال کریں دو گرو  
 کہ دعوی ہر دو کا ایک ہی یعنی دو تو مسلمان بن کہا ہی کہ مراد اس کے  
 واقعہ صفین ہی اور قاضی ابو بکر بن العربی نے کہا کہ یہ اول امر ہی  
 کہ ناگاہ اسلام میں آیا اور قرطبی نے کہا اول حادثہ کہ پڑا اسلام میں  
 بعد از وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قتل عمر رضی اللہ عنہ ہی اور  
 ساتھ موت آنحضرت کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقطع ہوئی وحی اور  
 ظاہر ہوا ارتداد عرب وغیر ذلک اور ساتھ موت عمر رضی اللہ عنہ کے پہنچی گئی  
 تیغ فتنہ اور ماری گئی عثمان پس بقضا و قدر الہی جو ہونا تھا سو ہوا اور  
 سہیل بن عمرو کہ اشراعت قریش اور خطیب اونکا تھا اور سب آنحضرت  
 اور صحابہ کی کرتا تھا جب قید ہوا روز بدر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے دانت توڑ ڈالوں میں پس فرمایا آنحضرت  
 نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہ قائم ہو وی یہ شخص ایسے مقام میں کہ شاد کرے  
 تجکو وہ ای عمر رضی اللہ عنہ اور ایسا ہی ہوا کہ وہ بعد از اسلام مکہ میں تھا  
 پس خبر موت آنحضرت اور خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ پہنچی پس خطیب پڑھا اور سب  
 وقوی کیے دل مسلمانوں کے اور روشن کین بشارت ہوئی اور کہا  
 ثابت بن قیس بن شماس کو لعیش حمید اؤ تقتل شہید ا  
 یعنی جی گاتو ستودہ اور مارا جاویگا تو تہید پس مارا گیا روز جنگ  
 مسیلہ کذاب یمامہ میں اور کہا خالد کو جو وقت کہ بھی اوسی او پر  
 اگڈز کے بدر سیکہ پاویگا تو او سے کشاکش کرتا ہی گاتو کو اور جو کچھ  
 خبر دی آنحضرت نے اسرار و بواطن لوگوں سے اور مطلع ہوئی او پر  
 او کے اسرار منافقین اور مؤمنین سی ہی واقع ہوا حلیات آنحضرت میں اور

تاریخ  
 پیغمبر  
 صلی اللہ  
 علیہ وآلہ  
 وسلم

بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں تک کہ کہتی تھیں لوگ آپس میں واسد اگر بنو وے حضرت کے پاس کوئی کہ خبر دیوے او کو دیتی ہیں سنگریزی بطی کے اور اعلام کیا آنحضرت فی سابعہ او سن سحر کے کہ کیا تھا آپ کے اوپر لبید بن عاصم یہودی نے اشعار آنحضرت میں کہ وقت شانہ کرنے کے گری تھے آوند شکوفہ نخل تر میں سچ چاہہ ذروان کے اور پایا گیا ساتھ اوسے صفت کے اور نکالا گیا اور خبر دی ساتھ کہا جانے کرم کے صحیفہ کو کہ کہا تھا قریش نے بنی ہاشم کو مگر خدا کے نام پس پایا گیا ویا ہی کہ آپ نے فرمایا تھا اور وصف کرنا آنحضرت کا بیت المقدس کو حقیقت کہ تکذیب کی قریش نے اوسکی لیلۃ الاسری میں او پہنچا او کے قافلہ کا ذکر معراج میں گذرا اور خبر دی بطور صفات قبیلہ کے امت میں آخر زمانہ میں رفع امانت اور قرآن اور شیوع خیانت و حد اقران اور قلت رجال و کثرت نسوان اور خبر دی با فزونی مال اور وقوع فتن و ملاحم و زلازل اور ظہور نار حجاز اور قصہ اوسکا تاریخ مدینہ میں نہ کور ہی اور اخبار اشراط ساعت و حشر و نشر اور باقی احوال آخرت اور احوال قیامت سی ایک باب بڑا ہی کہ کتاب جدا چاہتا ہی اور وقوع اوسکا منتظر و متوقع ہی اور جس قدر ذکر کیا گیا کافی ہی ظہور معجزہ اور صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصل اور ایک باب ظہور معجزات عظیمہ آنحضرت سی حفظ عصمت الہی عز اسمہ و جل جلالہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شرم دم اور کید اندای دین سے قال اللہ تعالیٰ وَاللّٰهُ يُعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور خدا نگہ رکھتا ہی تجھے لوگوں سے اے محمد و اَصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا یعنی اور صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنی کے پس بد رستی تو انکھنوں ہماری میں ہی یعنی حفظ و حراست ہماری میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمد اَنَا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ یعنی بد رستی ہم کافی ہیں تجھے استہزا اور سخر یہ کرنیوالوں سے کہ گردانتی ہیں ساتھ خدا کے معبود دوسرا

تمام  
بہ تفصیل  
ملاحظہ فرمائی  
کاملاً

اور فرمایا **وَاذْكُرْكَ الَّذِي كَفَرُوا بِالْاٰیٰتِ** یعنی ہر گاہ  
 مکر کرتے ہیں تیریساتھ کافر لوگ ۔ اور تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کہ حراست و پاسبانی فرماتی تھے نفس نفیس اپنی کو اور صحابہ رضوان اللہ علیہم  
 تانازل ہوئی یہ آیہ **وَاللّٰهُ يَعْصِيكَ مِنَ النَّاسِ** پس باہر لایا کہ  
 مبارک اپنا خیمہ سے اور کہا اون لوگوں سے کہ پاسبانی آپکی کرتے تھے  
 اسی لوگوں کو بہرہ اور جاؤ کہ حراست میری کی پروردگار غزوہ جل میرے اور  
 احتیاج پھوڑی میری تمہاری ساتھ اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر میں بچے ایک درخت کے نزول فرمایا تھا  
 اور عادت شریف ایسی تھی کہ جب نزول واقع ہوتا کسی منزل میں اختیاء  
 کرتے صحابہ حضرت کے لپی کوئی درخت کہ قیلوہ فرماتے اس کے سایہ میں  
 پس آیا ایک اعرابی اور کپنجی شمشیر اپنی اور کہا کون ہی کہ باز رکھی تھی مجھے  
 فرمایا اللہ پس کانیا اعرابی اور گرگری شمشیر اس کے ہاتھ سے اور مارا سر  
 اپنی کو ساتھ شمشیر کے تار وان ہوا داغ اسکا پس نازل ہوئی یہ روایت  
 اور تحقیق روایت کیا گیا ہی یہ قصہ حدیث صحیح میں کہ آنحضرت نے عفو کیا  
 اور اعرابی کو اور گیا طرف اپنی قوم کے اور کہا آیا ہونین تمہارے پاس آگے  
 بہترین مردم سی اور رہی حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت نی لی لی شمشیر اس کے  
 ہاتھ سے اور کہا تھی کون بچاؤے میرے ہاتھ سے اور ٹانگ دیا اسکو اور  
 آیا مثل اس حکایت کے غزوہ بدر میں کہ جب اڑی تھی حضرت صحابہ سی واسطے  
 قضائی حاجت کے پس گیا بچے حضرت کے ایک منافقین سے اور ذکر کیا  
 مثل اس کے غزوہ غطفان میں اور آیا ہی کہ اسلام لا باوہ مرد اور جب رجوع  
 کیا اپنی قوم کی طرف باوجودیکہ وہ سب میں اشجع اور سید تھا کہا کیا ہوا انکو  
 تو کہتا تھا کہ ہلاک کرونگا میں اسکو اور ہو سکتا تھا کیوں جرات نہی تو نے  
 کہا دیکھا میں نے ایک مرد سفید رو بلند قامت کہ مارا اسنے میری سینه پر کہ  
 گرامین او پر پشت اپنی کے اور گرگری شمشیر میری ہاتھ سے اور بر زمین کے پس  
 چٹا میں نے کہ وہ فرشتہ ہی اور اسلام لایا میں اور ایک روایت میں آیا ہی

کہ آیا شمشیر پہنچی اور پھر آنحضرت کے اور کھڑار ہا پس کہا حضرت فی خدا وندا  
کفایت کر مجھے شہر اوسکے سے جس طور کہ چاہی تو پس گراموہنہ کے بل لبیب  
درد کے کہ پیدا ہوا اوسکی مکرمین اور اسی جگہ نازل ہوا ہی قول تھا سبحانہ  
**اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْذُ بِكَ مِنَ الْاِسْخَرِیَّةِ اَذْهَبْ قَوْمًا اَنْ یَّتَبَسُّطُوا عَلَیْکُمْ اَللّٰهُمَّ**  
**اَذْهَبْ قَوْمًا اَنْ یَّتَبَسُّطُوا عَلَیْکُمْ اَللّٰهُمَّ** یعنی اے ایمان والو! یاد  
کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے جب ارادہ کیا قوم نے کہ دراز کرین طرف  
تمہارے ہاتھ اپنے بد اور خطاب مومنوں کی طرف اوس جہت سی ہی کہ نفع  
اور ضرر اور یہ راجع بحقیقت اوسکی طرف ہی اور لائی ہن کہ جب سورہ  
**تَبَّتْ یَدَا اَبْنِیْ لَهَبٍ** نازل ہوئی زن ابی لہب کہ ام جمیل بنت حرب خواہر  
ابی سفیان تھی کہ حثالة الحطب اوسکی شان میں ہی آئی تا پغمبر خدا کو  
انڈا دیوے اور دشنام دی اور ابو بکر صدیق رضہ خدمت میں حاضر تھے دیکھا  
کہ ام جمیل آتی ہی کہا یا رسول اللہ وہ عورت نہایت بی حیا اور بی ادب اور  
بد زبان ہی اگر یہاں سے آپ اوٹھ کر پڑے رہیں بہتر ہی آنحضرت تی کہا وہ  
مجھی نزدیک کی پس ام جمیل آئی اور کہا ای ابو بکر صاحب تیری نے میری اچھو  
کہی ہے کہا صاحب میرا شعر نہیں کہتا اور دھو نہیں کرتا پس وہ زن خائب و  
خاسر ہو گئی اور آنحضرت کو کہ اوسی جگہ بیٹھے تھے نہ دیکھا اور آنحضرت نے  
فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا تا مجھی ساتھ بازو اپنی کے ڈھانکا۔  
اور محمد بن اسحاق نے ذکر کیا ہی کہ ہاتھ میں اوس زن کے سنگ تھا کھائی  
ابو بکر اگر دیکھتی میں محمد کو مارتی یہ سنگ اوسکے موہنہ پر اور ذکر کیا شفا  
میں کہ ایک مرد بنی المصفرہ سی آیا تا آنحضرت کو مار ڈالی پس کور ہو میں اوسکی  
انگٹیں سنیں باتیں اب کی اور گیا طرف قوم اپنی کے اور نہ دیکھا حضرت کو  
اور نہ دیکھا اور نہ پہنچا تا قریش نے آنحضرت کو ابتدای قصہ ہجرت میں کہ  
آنحضرت بدرون خانہ سے نکلے اور اوسنی باتیں کیں اور گزرے اور انہوں  
نے اوسکو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے نہ پہنچتے اور خاک اوسکے سر پر ڈال کر  
نکل آتا ہی اسر باب سی ہے چنانچہ اپنے محل میں بیان اوسکا آویجا تھا

## باب بیوان فصل تیسرے

اللہ تعالیٰ اور نہ کہنا اور نہ پہچانا غار ہجرت میں ہی قریب اس عمار  
 کے ہی اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا وعدہ کیا میں نے اور  
 اتفاق ساتھ ابو جہیم کے بن خذیفہ ایک رات اور قتل رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے پس آئی ہم منزل آنحضرت میں پس سنا ہم نے اونکو کہ  
 اقتحاج کیا اور پڑا **إِنَّكَ لَمَّا لَحِقَ قَتْلُكَ مَا لَحِقَ قَتْلُكَ وَمَا**  
**أَذْرَاكَ مَا لَحِقَ قَتْلُكَ تَأْتِي فَهَلْ تَرَى مِنْ بَاقِيَةٍ ط** پس  
 ابو جہیم نے اوپر بازو عمر کے مارا اور کہا نجات دی ہکو پس فرار کیا دونو  
 نے اور بہاگے اور تہی یہ حکایت مقدمات اسلام عمر سے اور قصہ سلام  
 عمر رضی اللہ عنہ عجائب و احسن قصص ہے جیسا کہ محل اس کے میں کور  
 ہو گا انشا اللہ تعالیٰ اور قصہ سراقہ بن مالک بن جشم وقت ہجرت  
 کہ اہل مکہ نے اسکو طلب آنحضرت اور پکڑنے آپ کے مقرر کیا تھا اور پہچنا  
 اسکا آنحضرت پاس اور دہنس جانا پاؤں اس کے گہوڑے کا زمین میں  
 اور ٹکنا بد عائی آنحضرت اور پہنا اسکا مشہور ہی اور خبر دیگر میں آیا  
 ہی کہ ایک اعلیٰ نے پہچانا آنحضرت ص اور ابو بکر کو اور ڈراتا خداوی فروش  
 کو جب مکہ میں پہچا ہوا گیا کہ کہا کرے اور کیا کہی اور بھلا دیا گیا اسکو جس  
 ارادی نکلا اور باہر آیا تھا تاہر گیا اپنی جگہ۔ ابن اسحاق وغیرہ نے روایت  
 کیا ہی کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تھے ابو جہل لعین  
 نے ایک سنگ لیا اور ملا عین دیکھتی تھے چاہا کہ حضرت پڑا لے پس لپٹ  
 گیا سنگ اس کے ہاتھ سے اور خشک ہوئی دونو ہاتھ گردن تک اور بہا  
 بطریق قہقری اور حضرت سی دعا چاہی کہ عفو فرماؤں پس کہل گئی دو تو  
 ہاتھ اور بار دیگر ابو جہل نے ایک شتر دیکھا بہت بڑا کہ ہرگز بزرگی میں  
 مثل اس کے نہ دیکھا تھا پس قصد کیا اس شتر نے کہ کہا جاوے اسکو دمایا  
 آنحضرت نے کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے ساتھ اس صورت کے ظاہر ہوئی  
 اگر نزدیک آتا کہا جاتے اسکو یا اور یا کرتے آنحضرت بھی دیو کے بیٹھے  
 ایک نے اشتیاسی سنگ پتیا اوٹھ لیا اور چاہا کہ بالائی منبر مبارک ڈالے



پس اوٹھے آنحضرت اور بجانب مدینہ پہرے اور روایت کیا ابوہریرہ نے  
کہ ابو جہل نے وعدہ کیا قریش سے اگر دیکھوں میں مجھے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز  
میں پامال کروں تو میں اس کو پس بقصد نماز آنحضرت تشریف لائی اور اس  
شفی کو آگاہ کیا اور جب وہ نزدیک پہنچا بہاگا ڈرتا ہوا اور بچاتا ہوا اپنی کو  
ساتھ دو نو ہاتھوں کے پس پوچھا کہا جب پاس گیا میں دیکھا میں نے ایک خندق  
پر آتش کو گرہا ہو عین اوسمیں اور دیکھا میں نے ہل عظیم اور آواز اجنہ کہ  
پر کیا ہی زمین کو فرمایا آنحضرت فی وہ ملاکہ تھے اگر نزدیک آتا لیجائے اعضا  
اوسکے اور پارہ پارہ کرتے اور نازل ہوا **كَذَٰلِكَ اَنَّا لَا نَشَانُ لِيَطْغَىٰ اَبْغَىٰ**  
**حَقَابِ رَسْتِ اَنَسَانِ** ہر آئینہ سرکشی اور نافرمانی کرتا ہی اس قول تک **اَرَاَيْتَ**  
**الَّذِي يَنْهَىٰ عِبَدَهُ اِذَا صَلَّوْا** تا آخر یعنی آیا دیکھا تو نے منع کرتا ہی بندہ  
کو جب نماز ادا کری اور روایت کیا ہی کہ شیبہ بن عثمان حجازی کہ قوم اوسکے  
دریان بیت اسہ تھی اور کلیہ کعبہ اوسکے ہاتھ تھی اوس سے پہلے کہ بشارت اسلام  
مشرف ہو سے روز حنین میں حضرت پاس بھیجا اور حمزہ بن عبد المطلب نے  
باپ اور چچا اوسکی حضرت نے مارا تھا کہا آجکے دن کینہ اپنا محمد سے لیتا  
ہوں میں کہ باپ اور چچا میر کو مارا ہی پس جب درہم ہو سکے لوگ اوٹھائی  
اپنی شمشیر بارادہ مارنے حضرت کے کہتا ہی جب نزدیک ہوا میں آنحضرت  
سی بلند ہوا میری طرف زبانہ آتش عظیم سے سیرع و شتاب مبرق سی  
پس بہاگامیں اوسکے آگے سے اور جب دیکھا مجھے آنحضرت نے بکارا او  
کہا دست مبارک اپنا میری سینہ پر اور حالانکہ حضرت دشمن ترین مردم تھے  
میرے نزدیک پس نہ اوٹھایا ہاتھ کو گروہ کہ حضرت محبوب ترین خلق ہوسے  
طرف میری فرمایا پاس آقبال کرد شمشون رسول خدا کے ساتھ پس آیا میں  
آگے آنحضرت کے در حالیکہ مارتا تھا میں شمشیر اور اگر بالفرض اوسوقت میر  
رو برو باپ میرا آتا مارتا میں اوسے ساتھ شمشیر کے حضور رسول اللہ صلی اللہ  
وآلہ وسلم کے اور فضال بن عمر سے روایت ہی کہ کہا چاہا میں نے قتل آنحضرت  
سال فتح میں اور آنحضرت طواف میں تھے جب پاس آیا میں حضرت کی کہا ہی

## باب بیسواں فصل تیسرے

فضلاہ اپنی دلمین کیا یا تین کر رہا ہی تو ارادہ رکھتا ہی تو کہ ماری رسولؐ بخدا  
 میں نے کہا لا یعنی نہیں یا رسول اللہ پس خندہ فرمایا آنحضرتؐ نے اور استغفار  
 کیا میرے واسطے اور رکھا ہاتھ اپنا میرے سینہ پر پس آرام پایا میرے دل نے  
 پس سو گند بخدا کہ نہ اوٹھایا ہاتھ تا پیدا کیا خدا تعالیٰ نے کسی چیز کو محبوب تر  
 میرے نزدیک حضرت سی اور شاہیر اخبار سے اس باب میں خبر عام  
 بن الطفیل اور اردین قیس ہنگامی کی ہی کہ اوترے آپ کے پاس اور کہا  
 عمار نے اربہ کو میں مشغول رکھتا ہوں آپ سے روی محمد پس بار او سپر  
 شمشیر اپنی پس ندیکھا عام نے اربہ کو تا کام کرے پس کہا کیا ہوا تجھے  
 کہ کام کیا تو نے کہا بخدا سو گند کہ قصد کیا میں نے کہ مارون او سکو مگر وہ  
 کہ پایا میں نے تجکو در میان اپنی اور حضرت کے چاہتا ہی تو کہ مارون میں بھی  
 اور عصمت حق عزوجل سے ہی نکاہد امت حبیب اپنی کی کہ بہت یہود  
 اور کائنات نے آگاہ و خبردار کیا قریش کو اور ڈرایا اونکی ساتھ او سکے  
 اور معین کیا حضرت کو بغلبہ و سطوت او پر اونکے اور ہکایا اونکو او پر  
 قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بچایا او سے حق سبحانہ تعالیٰ  
 نے تا پہنچی امر باری تعالیٰ او کے باب میں **یُرِيدُونَ أَن  
 يُطْفِقُوا دُورَ اللَّهِ يَأْخُذُ بِهِمْ وَيُؤَيِّدُ اللَّهُ إِلَهُكُمْ نَزَّاهُ**  
**وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ** ۱۷ یعنی ارادہ کرتے ہیں کہ چھادین نور خدا  
 کو ساتھ ہاتھ اپنی کے اور نہیں چاہتا اللہ مگر یہ کہ تمام کرے نور اپنا ہر چند  
 مکروہ رکھیں او سے کافر **صل** اور معجزات باہرہ اور آیات  
 میں علوم و معارف سی ہی کہ جمع کیا حق تعالیٰ نے ذات جامع الکمالات  
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور مخصوص کیا اونکو او کے ساتھ  
 کہ مشتمل ہیں اور تمام مصالح دنیا و دین کے اور معرفت اونکی ساتھ امور  
 شریع اور قواعد دین اور سیاست عباد کی اور احوال و اخبار اعم بقیۃ  
 اور قرون ماضیہ کا زمانہ آمد علیہ السلام سے اپنی وقت تک اور حفظ شریع  
 اور کتب اور سیرا و نکاح اور صفات اعیان اور اختلاف آراء اور مذاہب

## ذکر آنحضرت

۳۴۲  
اونکے کا اور معرفت مدد اور اعمار اونکا اور حکم حکما اونکے کا اور محبت کفار  
ہر امت کی اور معارضہ ہر فرقی کا اہل کتب سی ساتھ اوس چیز کے کہ اون  
کتا بون میں تھا اور اعلام باسہ ار اور مخفیات علوم و اخبار ساتھ اوس  
چیز کے کہ پوشیدہ کرتے تھے اور تغیر دیتے تھے اوسے اور احتوا اور لغت  
عرب اور غریب الفاظ فرق کے اور احاطہ ساتھ صنوب فصاحت اور  
حفظ حکمتوں کا اور بیان امثال صحیحہ اور حکمون بیت کا بچہ آسانی فہم معض  
کے اور بیان کرنا اوسکے مشکلات کا بآد وجود اشتغال شریعت غرائی حضرت  
کے اوپر محاسن اخلاق اور محمد آداب اور قواعد و اصول کے حفظ انفس  
و اعراض و اموال میں کہ مستحسن نزدیک ارباب عقول کے حتیٰ کہ نزدیک  
کفار و جہال اور ملاحدہ کے کہ عقل سلیم اور انصاف رکھتے ہوں مگر مانہ  
مخدول اور مخالف نامعقول اور تکلم بجماع کلم محتوی اوپر صنوف علوم اور  
فنون معارف کے مثل طب اور تعبیر خواب اور فرائض و حساب اور سوائے  
اسکے علوم سے کہ نہیں جانتا بعض اوسکے کو مگر جسے کہ مہارت کی درس و  
تدریس کو اور عکوف کیا اوپر کتب کے اور مجالست کی اوسکے اہل کی ساتھ  
اور ریاضت کی اوسمین اور آنحضرت نے نہ لکھا اور نہ پڑھا اور نہ صحبت کہی  
ساتھ کسی بکھی پڑھے کے اور نہ پیدا ہوئے قوم اہل علم میں اور نہ باہر تھے  
اور سفر کیا اوسکی طلب میں اور غایت معارف عرب علم انساب اور اخبار  
اوایل اور شعرو بیان ہی اور حصول اوسکا ہی موقوف ہی اوپر سیکنے اور  
اخذ کرنے کے اوستاد سے اور اشتغال ساتھ طلب مباحثہ اور تکرار کے او  
مجالست ساتھ اہل اوس قن کے اور بہ قن ایک قطرہ ہی بحر علم اور ایک  
نقطہ ہی کتاب فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دلدار دلائل  
نبوت اور علامات رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دلدار دلائل  
واجبار اور علماء اہل کتاب سے آپکی صفت اور آپکی امت کی صفت میں  
اور اسماء اور علامات اوسکی جیسا کہ حلب شریف اور خاتم نبوت اور  
امثال اوسکے اور اور وقوع اوسکا اشعار موصوفین متقدمین مثل تبع اور

اخوان  
سرور و  
سرفراز  
کردن

اعرف  
باکمال  
و انصاف

حکومت  
بجانب  
مردان  
و جوانان  
و کرم  
و شرف

انکے  
بالفهم  
ببین  
موصوفین  
دراز  
کران  
سعدین

بن ساعدہ اور سیف بن ذی یزن وغیرہ کے اور تعریف کیا ام حضرت کو  
 زید بن عمرو بن تغیل نے کہ او کو موجد جاہلیت کہیں اور ورقہ بن نوفل نے کہ  
 منفرد کرتا تھا اور وقوع ذکر شریف حضرت کا کتب سالغہ میں اور اعتراف  
 علماء یہود کا ساتھ اوس کے گروہ کہ راہ حد و عناد کیے اور بالتفصیل ابواب  
 سابقہ میں تبیین و تفصیل بیان کی گئی اور وہ جو سنا گیا ہوا تھا جن سے  
 اور ظاہر ہوا اور پر السنہ اصنام اور ذبایح اوثان اور اجواف طیور کے اور دیکھا  
 گیا کتاب سے اسم شریف اور شہادت رسالت حضرت احبار و قبور میں محفوظ  
 قدیم اور اسلام لانا جس نے کہ مشاہدہ کیا او کو مذکور و مسطور ہی اور سوائے  
 اوس کے اور آیات و علامات کہ وقت ولادت شریف اور وفات میں  
 اور اسفار و غزوات میں ظاہر و ہویدا ہوئیں محل و مقام اوس کے میں مذکور  
 ہوئے انشاء اللہ اور رجبہ خصایص و کرامات و آیات آنحضرت  
 سی ہی اخبار و شتون اور جن سے اور ادب العزت کی ایک ساتھ  
 ملائیک کے اور طاعت جن اور دیکھنا اکثر صحابہ کا او کو حبیب کہ غزوہ بدر میں  
 اور سوائے اوس کے ظاہر ہوا اور ایک اونہیں سے دیکھنا صورتوں جبریل  
 علیہ السلام کا ہی کہ واسطے بیان معنی اسلام و ایمان و احسان کے آئی ہیں۔  
 اور یہ بھی دیکھنا ابن عباس اور اسامہ نے جبریل علیہ السلام کو حضرت  
 پائے صورت و خیمہ کلبی میں اور دیکھا سعد نے او پر بین و یار آنحضرت  
 کے جبریل اور میکائیل علیہم السلام کو صورت دو مرد میں کہ او پر او کی لباس  
 سفید ہی اور دیکھا بعضوں نے اونہیں سے ہاتھ ملائیک کا اپنی افراس کو  
 روز بدر اور بعضوں نے کٹنا مسہ کا فرو کھا دیکھا اور صنادید کو نہ دیکھا  
 اور دیکھا ابوسفیان بن الحارث نے عروہ بن سعید جامہ کو او پر افراس  
 ابلق کے درمیان زمین و آسمان کے اور رضافہ کرتے تھے ملائیک عمران  
 بن الحصین کو کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں اور دیکھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے ساتھ حمزہ کے جبریل علیہ السلام کو کعبہ میں پس پہنچش گڑھ  
 حمزہ اور دیکھا عبد بن مسعود نے ایک جن کو نبیۃ الجن میں اور سنا

کلام او نکلا اور یہ سب معجزات آنحضرت سی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جب مار گئی معصب بن عمر روز احد لیا روایت ایک فرشتہ نے کہ اوپر صورت اونکی کے تھا پس نہ اکی آنحضرت نے اور فرمایا آگے آئی معصب کہا میں معصب نہیں ہوں پس جانا آنحضرت نے کہ وہ ایک ملک ہے ملائکہ سے اور ذکر کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ آیا ایک پر کہ اوسکے ساتھ میں ایک عصا تھا اور سلام کیا اور حضرت کے اور جواب دیا حضرت نے اوسکے سلام کا اور فرمایا یہ آواز جن ہی پوچھا تو کون ہی کہا میں یامہ بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں اور ملاقات کی میں نے نوح کے ساتھ اور جو پیغمبر کے بعد اونکے ہوا اور تعلیم کیا اوسے ایک سورہ قرآن سے اور دیکھا ابو ہریرہ نے شیطان کو کہ تین روز اگر طعام صدقہ فطر سے کہ حوالہ اوسکے تھا پھر آیا اور تعلیم کی ابو ہریرہ کو آیت انکرسی اور ذکر کیا ہی اقدی نے کہ دیکھا خالد نے نزدیک ہم عمرے کے ایک زن سیاہ کو کہ نکلی اوسکے درمیان سے پر ہنہ پریشان ہو پس دوبارہ کیا اوسکو ساتھ شمشیر انبی کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ یہ عزے تھی اور حدیث ارادہ کرنے ایک شیطان کی شیطا طین سے تاقطع کرے نماز آنحضرت اور چاہنا آپ کا کہ باتہ ہیں اوسے ساتھ ستون مسجد کے اور یاد آنا دعائی سلیمان علیہ السلام کا کہ مقدمہ شیخ جن میں کی تھی اور چھوڑ دینا اوسکے شیطان کو مشہور ہی حاصل وہ جو ظاہر ہوا معجزات اور آیات سی وقت ولادت اور بعد اوسکے حین رضاع میں اور صغر سن میں وقت بعثت تک اور طہور غور نبوت اور تمام زمان عمر شریف غیر اوس خیر کے کہ ذکر کیا گیا وقت وفات تک خارج حدود و خصر اور احصا سے ہی بخواسہ خدا کچھ اوسکے محل اوسکے میں تہ کو رہو گناہش اللہ تعالیٰ — کہا قاضی ابو الفضل عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق لایا میں اسباب میں ایک چیز معجزات واضحہ اور چلہ علامات مقنعہ سے کہ اوس میں کفایت ولی نیازی

## باب بیوان فصل ششم

ہی زیادت سی اور بحقیقت معجزات ہماری پیغمبر کے اظہر و اوضح معجزات رسل  
 اور اکثر و ادوار ان کے ہیں لیکن اکثر اوس جہت سی کہ کوئی پیغمبر معجزہ نہیں  
 لایا مگر مثل اوس کے یا ابلغ اوس سے سید ہماری سے ظاہر ہوا اور ایک  
 وجہ اکثریت سی وہ ہی کہ قرآن عظیم تمامہ معجزہ ہی اور اقل اوس چیز کا کہ واقع  
 ہوتا ہی ساتھ اوس کے اعجاز بعضہ ائمہ کے نزدیک انا اعطینک الکونین  
 ہی یا کوئی آیت کہ باندازہ اوس کے ہی پھر اعجاز قرآن جیسا کہ سابقہ گذرا ساتھ  
 دو وجہ کے ہی ایک بطریق فصاحت و بلاغت اور دوسرے بطریق نظم و قافیہ  
 پس ہر چیز میں ان دو سے معجزہ ہی پس مضاعف ہوئی عدد اس وجہ سے  
 پھر اوس میں اور وجہ ہیں اعجاز سے خبر دیتا ساتھ علوم غیب کے اور وضوح  
 معجزات آنحضرت اوس جہت سی ہی کہ اکثر معجزات رسل کے بعد ہم اہل زمانہ  
 ان کے ہوتے تھے اور اوپر اندازہ اوس فن کے کہ وہ قرن اوس پر مشتمل تھا  
 اور جو زمانہ موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ ایسے معجزہ کے کہ مشابہہ اوس چیز کا  
 تھا کہ دعویٰ کرتے تھے اہل اوس زمانہ کے قدرت کو اوپر اوس کے پس لائے  
 موسیٰ علیہ السلام ایسی چیز کہ خارق و انکی عادت کی تھی اور نہ تھی انکی قدرت  
 میں اور باطل کیا سحر و کھا اور زمانہ عیسیٰ علیہ السلام میں صفت طہارت  
 قدر و مرتبہ رکھتی تھی اور اہل اوس زمانہ کے اوس میں تفاخر کرتے تھے  
 پس لائے عیسیٰ علیہ السلام وہ امر کہ قادر نہ تھے وہ اوس پر اور لائے  
 ایسی چیز کہ گمان اوس کے ایتان کا نہ رکھتی تھے احیائی موتی سے اور ابراہی  
 اکہ اور ابرص بے معالجہ طب اور ایسی ہی معجزات اور انبیاء علیہم السلام کے  
 پس بھی خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور سب معارف عرب  
 اور علوم ان کے چار تھے بلاغت و شعر اور خبر و کہانت پس نازل کیا گیا  
 حضرت پر قرآن کہ خارق ان چار کا ہی کہ مشتمل ہے اوپر فصاحت و ایجاز  
 و بلاغت کے کہ خارج ہی منط کلام ان کے سے اور نظم غریب اور اسلوب  
 عجیب کہ راہ نہائی کسی منظوم میں ساتھ اوس کے اور نجاتا اسالیب اوزان  
 میں نہیج اوس کا اور اوپر اخبار کے کو این حوادث و اسرار اور خطایا و ضماہر کہ پائی

کہی جب کہ جزدی ہی اور اعتراف و اقرار کیا اعدائے ساتھ صحت و صدق  
 اوسکے اور ابطال کیا کہانت کو کہ کہی ایک بات دہل میں سے راست ہوتی  
 تھی اور باقی کاذب اور جڑ سے اوکھاڑا اوسکو ساتھ منع شیاطین کے کہ  
 الفا کرتے تھے اوپر اخبار ساتھ رجم شہب اور رمد نجوم کے اور رجزدی  
 قرون سالفہ اور اہم نالکہ اور حوادث ماضیہ سے اوپر ایسی وجہ کے کہ عاجز  
 آیا جو کوئی کہ اوس علم میں متفرع اور مستفرد تھا بعض اون وجہ سے بعد  
 از ان زمانہ معجزہ جامد ان وجہ کو ثابت و باقی تار و زقیامت ہر امت  
 پر کائی اور نظر کرے اوسمین اور تامل کرین اوسکے وجہ اعجاز میں پس  
 کوئی عصر اور زمانہ نہیں کہ رتا کہ صدق اون اخبار اوسمین ظاہر ہوتا ہی پس  
 مستجد ہوتا ہی ایمان اور مستظاہر ہوتا ہی بران اور مشاہدہ کو تاثیر ہی زیادت  
 ایقان میں اور نفس اشہ ہی طمانیت اوسکی ساتھ عین الیقین کے علم الیقین سے  
 ہر حجتہ مخاہنین اور یقین ہر صورت میں حاصل ہے اور تمام معجزات رسل  
 علیہم السلام کے منقرض ہوئے ساتھ انقراض اونکے اور معدوم ہوئے ساتھ  
 عدم ازمان اونکے اور معجزہ ہمارے حضرت کا مضحک و منقطع نہیں ہوتا اور  
 مستجد ہیں آیات اوسکے **وصل** جان کہ مواہب لانیہ میں بعد از مقصد  
 سابع کہ کتاب اپنی بن وجوب محبت اور اتباع سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم اور محبت آل و اصحاب اور قرائت و عشرت حضرتین اور حکم صلوات  
 و سلام اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا اس مقصد نامن طب  
 و تعبیر رویا اور اخبار بمعینات جن اور حقیقت میں تمام افعال مستقیمہ اور  
 اعمال توحید اور معارف و محاسن ادب و شیم اور بدایع حکم اور جوامع  
 حکم آنحضرت کے اور قواعد و میراث نام خارج طاقت بشر اور حیطہ عادت  
 سب ہی مقتصد ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرستی فرماتے تھے  
 اور نزدیک اونکے جاتے تھے اور بیٹھتے متصل بیمار کے اور ہاتھ  
 رکھتی اوپر پشانی کے اور کہی اوپر جیکہ درد کے اور پوچھتی حال اوسکا  
 کہ کیہ کرتی ہی اور کہتے تھے بسم اللہ اور یہ بھی ایک نوع ہی طب سے اور

## باب بیون فصل سیر

علاج ہی باد خال سرور دل بیمار میں اور تصرف کرنا اوسکے باطن میں طبیعت  
 کہ قدم بخند بارہ پر سیدن ما بعد خوش طبعی است میا تا ہمہ بیمار شویم -  
 اور تفریح نفس مریض اور تطیب اوسکے قلب کا اور ادخال سرور کو تاثر  
 عجیب ہی حصول شفا اور تخفیف علت میں اس واسطے کہ ارواح و قوی  
 قوت پکڑتے ہیں اوسکے اور مساعدت کرتے ہیں طبیعت کو دفع مودی  
 میں خصوصاً اعزہ اور کبرا اور احیا سے اور اسی جگہ سے ہی **لِفْشَاءُ**  
**الْخَلِيلِ شِفَاءُ الْعَلِيلِ** یعنی دیکھنا اور ملاقات دوست کی تندرستی  
 ہی بیمار کی + ایک غلام تھا یہود سے کہ خدمت کرتا تھا آنحضرت صلی علیہ  
 وآلہ وسلم کی ناگاہ بیمار ہوا پس آنحضرت واسطے عیادت کے تشریف لائے  
 اور بیٹھی اوسکے پاس اور عرض کیا او پر اوسکے اسلام پس مسلمان ہوا اور  
 فرمایا آنحضرت صلی علیہ وسلم نے **اَكْبَلُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْقَذَهُ مِنْ النَّارِ**  
 یعنی شکر و سپاس اوس خدا کو کہ نکالا اوسے آتش و نزع سے - جابر نے  
 کہا بیمار ہوا میں اور یہ ہوش میں آئی آنحضرت اور وضو کیا اور دالآب  
 وضو اپنا مچھر پس ہوشیار ہوا میں - اور ایک روایت میں آیا ہی  
 کہ دم کیا میرے موہنے پر پس صحت پائی میں نے بحال اور نہ پایا  
**عُقُوْدُ وَالْمَرِيضُ** یعنی عیادت اور پوچھو مریض کو اور بعض نے تشنا  
 کیا ہی اوس سے رہ اور دتیل اور درد دندان اوس روایت سے کہ کہی  
 لایا ہی اور صحیح خلاف اوسکے ہی اور یہی یہ حکم مطلق ہی ہر زمان  
 میں اور بعض نے کہا ہی کہ عیادت بعد تین روز کے ہی اور فعل آنحضرت  
 صلی علیہ وآلہ وسلم سے یہی ایسا ہی روایت کیا ہی اور ترک عیادت  
 روز شنبہ خلاف سنت ہی اور اصل اوسکی ایک طبیب یہودی سے  
 ہی کہ ایک بادشاہ بیمار ہوا اور امہ کیا اوسکو ساتھ التزام خدمت کے  
 اور چاہا یہودی نے کہ برآوی واسطے عیادت روز سبت کے افر کیا  
 کہ بیمار پر روز شنبہ کو آنا چاہیے بعد ازان شایع ہوا لوگوں میں -  
 اور بعضوں نے کہا ہی کہ عیادت مستحب ہی شبتا میں رات کو اور صیف





اور اس جگہ محلِ خلیجان ہی اگر کوئی کہے کہ اکثر عاصی کو نایم بوقتِ صبح دیکھتے ہیں ہم کہ اوروں سے مزوق و منعم زیادہ ہیں جواب اسکا وہی کہ یہ وعیدِ مومنوں اور مصدقوں کے حق میں ہے پس اس جگہ خوفِ اسکا کہ بیخِ ایمان زمینِ حال اونکے سے اوپر لگئی ہے یا بہمت دینا حق تعالیٰ کا عاصی کو مگر اور استدراج ہی اور ظلمت و وحشت کہ دلمین ارتکابِ معصیت کے پائی جاتی ہی مقطوع اور محسوس ہے اور یہی ظلمت و سواد اور ہونہ کے سرایت کرتا ہی اور یہی فرعِ ایمان ہے اور سستیِ قلب و بدن ہی آثارِ معاصی سے ہی اور نیز معصیت سببِ کوتاہی عمر ہے جیسا کہ طاعت سببِ زیادتی اور اسکا اور بعضے اوسکو حمل اور زوالِ برکت کے کرن اور موجبِ دل و ف و عقل اور زوالِ نعم اور حلولِ نقم اور جیسے کہ صحت بدن ساتھ حفظِ قوت اور رحمہ اور استغراغ موادِ فاسدہ اور اخلاطِ ردیہ کے ہی حالِ قلب کا یہی ایسا ہی ہے اور اصلاحِ اوسکی بتوبہ اور رحمہ اور اجتنابِ نواہی سے اور حدیث میں بروایت الش آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دلالت کروغین تمہیں اوپر درد اور دوا تمہاری کے درد تمہارا ذنوب ہیں اور استغفار و توبہ پس ظاہر ہوا کہ معرفتِ طبِ قلوب اور معالجہ اوسکا چاہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اور وہ بواسطہ وحی کے اور طبِ اجساد غائبانہ راجع بخبرہ اور گاہی بوحی ہی ہوتا ہی جیسے کہ رخصتِ افطار سفر و مرض میں اور شریعتِ تیمم خوفِ مرض اور امثال اوسکے میں ظاہر ہویدا ہے اور یہی وہ معالجی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہیں ظاہر یہم ہی کہ بوحی ہووین اور اگر بخبرہ اور قیاس ہوں مستبعد نہیں اور تجویزِ علاج میں اثباتِ اسباب ہی اور وہ منافی توکل نہیں جیسا کہ دفعِ جوع و عطش باکل و شرب اور دلیل اوپر حواذہ اوہی کے حال سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی باوجودیکہ ایسی توکل کے تدوہی اور مباشرتِ اسباب فرماتے تھے اور فرمایا نہیں یہی چاہی حق تعالیٰ نے

کوئی درد مگر ساتھ اس کے دوا اسکی بھی پہنچی ہے اور ایک روایت میں  
لفظ شفا وارد ہوا ہی الاموت کہ وہ مرض مقدر ہی اور بعض احادیث  
میں امر ہی پداوات اور اشارہ ہی کہ نظرہ اوات میں اور حکم الہی اور  
تقدیر کے رکھنا چاہئے اور دو اکو علت شفا نہ سمجھنا چاہئے اور اتفاق  
بھی اس پر کہ امر برای وجوب نہیں اور ملا بہت سبب باعتماد اور تقدیر  
الہی کے منافی اور مضاد توکل نہیں کرے کہی ترک اسباب کرتے ہیں  
واسطے تحقیق حال نفس اور تحصیل مقام توکل کے اور اسطیقت ہی اشارہ  
قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَمِنَ  
سَعُونَ الْفَاسِقِينَ غَيْرِ حِسَابٍ هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ  
وَلَا يَنْتَظِرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ یعنی داخل ہوتی ہیں  
سیری امت سی بہت میں ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہیں کہ تعویذ  
وافسون نہیں کرتے اور نہ فال بسم بھال و کفار اور اوپر پروردگار انہی کے  
اعتماد توکل کرتے ہیں اور روایت دوسری میں لَا يَتَوَكَّلُونَ  
بھی زیادہ کیا ہی یعنی اور داغ نہیں کرتے اور رکھا ہے کہ مراد وہ ہی  
کہ یہ افعال بطریق اعتقاد اور اعتماد علیہ نہیں کرتے اور مواہب  
لدنیہ میں حارث محاسبی رحمہ سے باب ہَلْ يَتَدَاوَرُ الْمُتَوَكِّلُ  
مِنْ نَقْلِ كِبَاہِیْ كَمَا مَنَافِیْ تَوَكَّلَ مِنْ اَزْجَمَتْ وَجُودِ اَوْسْ كَلِمَاتِ اَلْمُتَوَكِّلِ  
صَلَّى اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس کہا گیا حارث رضی اللہ عنہ کو کہ خبر میں آیا  
ہی کہ فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنِ اسْتَرْقَى وَاسْتَرْقَى  
بِرَبِّهِ كَمَنْ التَّوَكَّلَ یعنی جس نے تعویذ وافسون کیا اور داغ پیرا ہوا  
توکل سے پس جواب دیا کہ مراد برابرت اوس توکل سے کہ حدیث صحابہ  
میں یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَلْآخِرَہِ مِمَّنْ ذَکُورٌ ہُوَ اور کہا بعض توکل بعض سے فضل  
ہی انتہی یعنی تمام ہوا کلام حارث کا اور رہتہ میں کلمہ ہستی کہ مراد  
برابرت توکل سے اوسوقت ہی کہ رقیۃ کرے برقرار مکر وہ شریعہ اور  
مخالفت اوس کے اور اکتوی کرے اوس حال میں کہ رعیت اوسکی متعلق

## باب بیسواں فصل تیسرے

بوجود شفا کے لی میں ہووے اور یقین کرے ساتھ اس کے اور معرض ہو  
فعل الہی سے اور غافل ہو اس کے شفا اس کی طرف سے ہی میل  
جواز استرقا بقراءت اور فاختہ کتاب کے جیسا کہ آدیکایان اس کا  
اور تحقیق اس باب میں وہ ہی کہ اسباب تین قسم ہیں ایک اسباب  
یقینیہ کہ رعایت اونکی حکم الہی اور تقدیر ربانی واجب ہی جیسا کہ مضغ  
لحمہ اور بلع اس کا مکمل میں اور رکھنا کو ذہ کا مہونہ میں اور مرض اس کا  
شراب میں پس ترک اس کا داخل توکل ہووے بلکہ موجب اثم ہی۔ دوسرے  
اسباب ظنیہ کہ حکم تجربہ صحیحہ مدخلیت اس کی ثابت و متحقق ہوئی ہے  
مثل استعمال ہویہ حادہ اور بارہ کے شخین و تبرید مزاجین اور ملا  
اس قسم کی منافی توکل نہیں مگر واسطے تحقیق حال نفس کے اور تحصیل مقام  
توکل کہ بعض نے اس قوم سے کہا ہی اور باوجود اس کے فتویٰ شریعت  
میں محل عتاب ہوئی ہیں۔ تیسری اسباب وہمہ کہ ایسی نہیں اور از کتاب  
اور استعمال اس کا منافی توکل ہی باتفاق اور علاج آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجساد کو تین طرح برہتا۔ ایک ساتھ ادویہ طبیہ کے  
کہ عبارت ہی اجزائی حیوانی نباتی جادی سے۔ دوسرا بادویہ الہیہ  
روحانیہ کہ ادعیہ اور اذکار اور آیات قرآنی ہیں۔ تیسرا ساتھ ادویہ  
مرکہ کے ان دو قسم سی اور جانا چاہی کہ کوئی شفا اعظم و انفع و اعظم  
قرآن سے نہیں اور جیسا کہ فرمایا **وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ**  
**مَا هُوَ شِفَاءٌ لِّرَحْمَةٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ** یعنی اور اوتارے ہیں ہم  
قرآن سے جو چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہی واسطے ایمان والوں کے۔  
اور قرآن تمام شفا ہی امراض روحانی سے اس واسطے کہ امراض روحانی  
اعتقادات فاسدہ اور اخلاق ذمہ اور اعمال قبیحہ ہیں اور قرآن مشتمل  
ہی اوپر دلائل و احشیہ قطعیہ کے اور اسباب عقاید حقہ اور بیان اور  
ارشاد اخلاق فاضلہ اور اعمال محمودہ کے اور ہونا اس کا شفا  
امراض جسمانی سے بچت اس کے ہی کہ تبرک و تین ساتھ قرات اس کے نافع ہی

بہت امراض و علل سے اور مزیل اور دافع ہی خاص اونکو اور جو پڑھنا  
اور پھونکنا افسونوں مجھولہ کا کہ معانی اونکے مفہوم نہیں اور وار دہن جانب  
اہل فسق و فجور سے کہ ثابت ہی بحسن بصیرت و کثافت اونکی جب آثار  
عجیبہ طلب منافع اور دفع مفاسد میں ظہور کرتے ہیں پس قرآن عظیم سے کہ  
مشتمل ہی اوپر ذکر جلال اور کبریائی الہی اور ذات و صفات اوس تقدس  
و تعالیٰ کی اور ثابت ہوا ہی جانب ایسی شرف سے کہ ثابت ہوئی ہی صفا  
اور نزاہت اور عظمت اور کمال اوسکا بصران اور معجزات قاہرہ کیونکر ہو سکے  
اور فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی نہ ڈھونڈی شفا  
ساتھ قرآن کے اوسی خدا تعالیٰ شفا نہ دے گی ہرگز اور آیا ہی کہ فاتحہ الکتاب  
دوا ہی ہر درد کو اور رقیہ لدینہ اور مجنون اور معوقہ کا بغاثہ الکتاب ایک  
ارٹا بیت و مقرر ہی احادیث میں اور حدیث امیر المؤمنین علی بن ابی طالب  
رضی اللہ عنہ میں مرفوعا واقع ہوا ہی کہ حَتِّدُ الدَّاءِ الْقُرْآنُ یعنی  
بہترین دوا قرآن ہی اور ربضاوی نے تفسیر قول حق سبحانہ **الْاٰیٰتِ**  
**وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَاءً مَّشْقًّیً وَرَحْمَةً مِّنْ اٰیٰتِ شَفَا**  
کا ذکر کیا ہی اور چلبی نے حاشیہ اپنی میں اون آیات کو تعین کیا ہی  
اور کتب مغبرہ میں مثل مواہب لدنیہ وغیرہ کے ایک حکایت درباب  
ان آیات کے امام طریقت ابوالقاسم قشیری سے لائی ہیں کہ بیمار ہوا  
تہا لڑکا اوس کا بیماری سخت سے تا مشرف بر موت ہوا اور شدید ہوا  
امرا و سکا کہا دیکھا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں  
اور شکایت کی میں نے پاس آنحضرت کے حال و لد اپنی سے فرمایا آنحضرت  
نے اَیْنَ اَنْتَ مِنْ اٰیٰتِ الشِّفَا یعنی کہاں ہی تو غافل آیات  
شفا سے - اور کیوں نہیں تمک گرتا ہی تو ساتھ اوسکے اور شفا نہیں  
ڈھونڈتا تو اوسکے ساتھ بس بیدار ہوا میں اور فکر کیا میں اوسمیں ناگاہ  
پایا میں نے اون آیات کو جبہ جگہ کتاب خدائی عزوجل میں اول آیہ **وَلَشَفَّیْ**  
**صُلْدَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ** یعنی اور شفا دیتا ہی سینوں

## باب میوان حاصل تیر

مؤمنین کو دوسرا **ایہ** وَ شِفَاءُ لِمَا فِي الصُّلُورِ ۝ یعنی اور  
 شفا ہی واسطے اوسر جز کے کہ سینوں میں ہے۔ تیسرا **ایہ** ۝  
 يَخْرُجُ مِنْ بَطْنِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءُ لِلنَّاسِ  
 یعنی نکلے گا ہی شکون اون کہیوں سے شراب رنگا رنگ کہ اوس میں شفا  
 ہی واسطے لوگوں کے۔ چوتھے **ایہ** ۝ وَ نَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا  
 هُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ اور نازل کرتے ہیں ہم قرآن سے  
 وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہی مومنوں کے لیے۔ پانچویں **ایہ** ۝ وَ إِذَا  
 مَرَضْتُمْ فَهُوَ يُشْفِيكُمْ ۝ یعنی اور جب بیمار ہوتا ہو زمین پس وہ شفا  
 دیتا ہی مجھے۔ چھٹی **ایہ** ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي أَمَّنَّا هَٰذَا فِي شِفَاءٍ  
 یعنی کہہ دے محمد وہ ایمان والوں کی لیے ہدایت اور شفا ہی۔ کہا پس لکھائی  
 ان آیات کو اور گھولا اونکو پانی میں اور بلایا میں اوس لڑکی کو پس شفا ہو  
 اوس وقت گویا کہ بند اوس کے پانچویں کہل گئے اور شیخ تاج الدین سبکی  
 نے کہ اعظم علماء شافعی ہی نقل کیا ہی کہ کہا پایا میں اکثر مشائخین کو کہ لکھتے  
 تھے یہ آیات طلب عافیت بیمار کے لیے لیکن یہاں ایک سخن کو چنانہ اور  
 دریافت کرنا چاہیے کہ آیات اور اذکار اور ادعیہ کہ رقیہ کہا جاتا ہی اونکے  
 ساتھ اور استشفاء نفع اور شفا اونکی ذلت میں ہی و لیکن صلاحیت  
 محل قبول اوسکا اور قوت ہمت فاعل اور تاثیر اوسکی شرط ہی اہم  
 اور جب تخلف کرے شفا۔ پس یا ہمت صنعت تاثیر فاعل کے ہو گا یا  
 بسبب عدم قبول محل یا کوئی اور مانع قوی ہی کہ یا وجود قوت فاعل اور  
 صلاحیت محل کے حاجب و عاجز وصول اثر اور ظہور تاثیر سے آیا اور  
 علی ہذا القیاس ادویہ جب یہ میں ہی پیدا ہو پیدائی کہ عدم تاثیر اوسکے  
 کا ہی ہمت عدم قبول طبیعت سی ہے اوس دو کو اور کہی ہمت وجود مانع  
 کے وصول اثر دوا سے ساتھ اوسکے بحسب قبول کے ہو گا ایسا ہی طلب  
 بسوی رقا اور تعاویذ کو بقبول تام اور ہمت قوی کے نفس فاعل سے تاثیر  
 کرتا ہی از الہ علت میں اور یہی حال ہی دعا کا از الہ مکارہ اور دفع بلا یا

اور حصول مطلوب میں لیکن کما ہی تخلف اثر اوس دعا کا یا بہت ضعف  
اوس دعا کے اپنی حد ذات میں جب یک دعا ہو کہ دوست نہیں رکھتا اوی  
خدا تعالیٰ اس بہت سی کہ اوس میں تجاوز ہی حد حقانیت اور انصاف سی بہت  
ضعف قلب داعی اور عدم اقبال اوس کا اور پر جناب حق تعالیٰ و تقدس کے  
یا عدم حضور و جمعیت قلب وقت دعا کے یا حصول کسی اور مانع کے مثل  
اکل حرام اور عروض ظلمت لہو کا قلب داعی پر وقت دعا کے یا سبب غفلت  
اور سہو ہو گا اور حدیث میں آیا ہی کہ حق تعالیٰ قبول نہیں کرتا دعا کو قلب  
لایہی اور سببی غافل سے اور دعا عدد و بلا ہی مدافعہ اور معالجہ کرتے ہیں  
اوس کو اور دفع کرتے ہیں بعد از نزول یا تخفیف کرتے ہیں اوس میں اور دعا  
سلاح مومن ہے اگر یا حضور قلب اور جمعیت کلیہ ہووے اور مطلوب کے اور  
مصارف ہووے اوقات اجابت کو ساتھ خشوع اور خضوع اور انکسار و  
ذل اور تضرع و طہارت اور رفع یدین اور ابتدا بجمہ و صلوٰۃ اور بعد توبہ و استغفار  
اور صدق و الحاح اور تعلق اور توسل یا سمار اور صفات الہی کے اور توجہ  
صادق ساتھ حضرت رسالت نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تمام شروط  
اور آداب اوس کے اور مثال رمی گئے کہ تیر راست اور کمان درست اور زور  
باز و بکمال اور ہدایت مقابل اور قابل اور صالح اوس کے ہووے اور حجت  
و مانع وصول درمیان ہووے اور علم ساتھ صفت تیر اندازی کے اور  
تمام شرائط اور آداب اوس کے سے حاصل ہووے۔ لیکن استشفاء  
بمعوذات وغیرہ کے اسماء الہیہ سے ہی قسم طب روحانی سے ہی اگر جاری  
ہووے اور لسان ابرار کے ساتھ توجہ تام اور بہت تمام کے لیکن جو وجود  
اس نوع کا عزیز و نادر ہی لوگ ہاتھ ساتھ طب جسمانی کے مار کہ اوس سے  
غافل بیٹھے ہیں اور مراد ساتھ معوذات کے کہ حدیث میں وارد ہوئی  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دم کرتے تھے نفس کریم اپنی کو ساتھ  
معوذات کے اور مراد ساتھ اوس کے قل اعوذ برب الفلق اور قل  
اعوذ برب الناس اور بعضوں نے قل ہو اللہ احد اور قل یا

ایہا الکافرون ہی مراد رکھی ہی یا جس جگہ کہ قرآن میں متضمن استعاذہ واقع ہوئے ہیں مثل اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَاعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّخْضَرُّوْنَ ۝ اور یہ سب قرآن سے ہیں اور اس باب میں کہ سخن کرتے ہیں ہم عام تر اوس سے ملو ہی اور اذکار اور ادعیہ باب استعاذہ میں بہت وارد ہیں اور تحقیق اجماع کیا ہی علمائے اوپر جواز رقیہ کے نزدیک اجماع تین شرط کے ایک وہ کہ بکلام خدا اور اسماء اور صفات حق تعالیٰ کے ہووے اور بزبان عربی یا اور زبان ہو کہ جانتا ہو معنی اوس کے اور اعتقاد اوس کا کہ موثر حقیقی خدای عزاسمہ ہی اور تاثیر رقی کی ساتھ تقدیر اوس کے ای جیسا کہ حدیث میں آیا ہی کہ پوچھا لو گوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہ رقا اور حرز اور اسباب دیگر کہ ہم کرتے ہیں تیسرے کرتے ہیں تقدیر خدائی جل شانہ کو فرمایا یہ ہی تقدیر الہی سے ہی اور حدیث مسلم میں عوف بن مالک سی آیا ہی کہ رقیہ کرتے تھے ہم زمان جاہلیت میں پس کہا مئی رسول اللہ کیا فرماتے ہو اس باب میں فرمایا عرض کرو رقیوں اپنی کو میرے اوپر اگر اوس میں شرک نہ ہووے کرو کچھ پاک نہیں اور جابر سے روایت ہی کہ نبی کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رقا ہی پس آئے بعض صحابہ سے اور کہا یا رسول اللہ ہماری پاس رقیہ تھا کہ واسطے نفع عقرب کرتے تھے ہم اور عرض کیا اوس رقیہ کو حضرت پر فرمایا کچھ پاک نہیں کرو اور فرمایا جو کوی نفع پہنچا سکے اپنی بہانیکو پہنچا دے اور رشک کیا ہی ایک قوم نے ساتھ اس عھوم کے اور تجویز کیا ہی رقیہ کو کہ مجرب ہووے منقعت اوس کی اگرچہ معلوم نہوں معنی اوس کی ولیکن احتیاط اوس میں ہی کہ بغیر معلوم المعنی مکرین مبادا کہ متضمن شرک کو ہووے اور یہ غیر ماثور ہی اور نہیں توجہ کہ ماثور ہووے جیسا کہ رقیہ حرہ عقرب میں آیا ہی بِسْمِ اللّٰهِ شَبَّہٗ قُرْآنِیۃً مِّمْلَکَۃً تَحْرُقُ طَآجِرَہٗ کَافِیۃً اور تحقیق معلوم ہوا حدیث عوف بن مالک سی کہ ہر رقیہ کہ متضمن ہووے شرک کو چاہیہ نہیں اور ایسی ہی دعوات و اسماء زبان سریانی و عبرانی کہ معلوم

انضم  
وہ رقیہ



بنین معالی اوسکے نہ پڑنا چاہیے اور حکایت مشایخ میں مای بن کہ ایک شخص  
 دعا پڑھتا تھا شخص دوسرا اوس جگہ حاضر تھا کہا کیا ہوا اس مرد کو کہ دشنام  
 دینا ہی خدا اور رسول کو اتفاقاً مضمون اون کلمات کا یہ تھا آوردہ شخص نااہل  
 پڑھتا تھا یا مگر بعض کلمات ہووین کہ ثقات سی معلوم ہو اپڑھتا اونکا اور  
 مشایخ سے متوازی آیا ہی جیسا کہ حرز یحییٰ میں کہ اوسی سفی کہتے ہن اور  
 ماندا اوسکے پڑھتے ہن واسد اعلم اور حدیث ابی داؤد اور ابن ماجہ میں آیا  
 ہی اور تصحیح کیا ہی اوسکو حاکم نے ابن مسعود سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے فرمایا تھا اور تمام اور تو کہ شرک ہی۔ تمام جمع قیمہ ہے  
 آوردہ حرزہ یا قلادہ ہی کہ گردن میں لٹکاویں اور اوسکو باہلیت میں واسطے  
 دفع آفات کے کرتے تھے اور تو کہ بکسر مشنۃ اور فتح واو اور لام ایک  
 چیز ہی کہ عورتین واسطے جلب محبت مردون کے کرن اور یہ ایک نوع ہی  
 سحر سے اور دعا و حزب اور رقبہ کہ بارہ پر لکھین کہ اوسے تعویذ کہہن اور  
 گردن اور بازو میں باندھن بعضے علما اوسی ہی منع کرتے ہن ولیکن حدیث  
 عبد اللہ بن عمر سے اوسکی ایک سند ہی کہ آنحضرت فی اوسکو واسطے دفع  
 فزع اور وحشت اور بخوابی کے یہ کلمات سکھائی تھے کہ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ  
 اللّٰهِ الثَّامَةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ  
 هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَاِنْ يَحْضُرُونَ ۛ یعنی پناہ لیجاتا ہونین ستار  
 کلمون خدا کے کہ پورے ہن غضب اوسکے سے اور عذاب اوسکے سے اور  
 بدی بندون اوسکے سے اور بہکانے اور دوسواکس شیاطین سے اور یہ  
 کہ حاضر ہووین میرے پاس یا پس وہ رضی اللہ عنہ تلقین کرتے تھے اون  
 لوگوں کو کہ عاقل ہے اولاد اونکی سے اور وہ کہ عاقل نہ تھے لکھتی تھے بارہ  
 کاغذ وغیرہ پر اور ڈالتی تھے اوسکے گلی میں اور لفظ تعویذ کہ احادیث  
 میں واقع ہوا ہی مثل تعویذ الطفل اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الثَّامَةِ الْحَمْدُ اور  
 تعویذات النبی جیسا کہ ذکر اونکا آویگا بمعنی استعاذہ او طلب پناہ کے ہن  
 شر سے ساتھ خدای عزوجل کے اور زمین زن عبد اللہ بن مسعود بیان کرتی

## باب میوان فصل میر

ہن کہ دیکھا عبد اللہ نے میری گردن میں رشتہ کو پوچھا یہ کیا ہی کہا میں نے یہ  
ایک خط ہی کہ افسون کیا گیا ہی میرے واسطے او سمین پس لیا او سے عبد  
نے اور بارہ کیا اور کہا ای آل عبد اللہ تم بے نیاز ہو شد کہ سے اور  
محتاج نہیں او کے سنا میں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے  
کہ رقا اور تمائم اور تولہ شرک ہی کہا میں نے کو واسطے یہ ارشاد فرماتے  
ہو تم ہی میرے انگنہ کہ باہر نکلی پڑتی ہی غایت درد سے اور نکلتی تھے  
چیڑ اور اشک پس گیا میں پاس ایک یہود کے پس پڑا او سپر یہود  
نے ایک افسون اور درد جاتا رہا اور آرام پایا میں نے کہا عبد اللہ نے وہ  
درد کہ تیری انگنہ میں تھا عمل شیطان تھا کہ تیرے انگنہ میں نصرت کرتا تھا  
اور جب پڑی گئی او سپر افسون باز رکھا او کو اور لازم تھا او پر تیرے  
کہ کہتا توجیہ کہ رسول خدا کہتی تھے اِذْ هَبِ الْبَاسَ دَبِ النَّاسِ  
وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ لَا شِفَاءَ  
لَا يُعَادِرُ سَقْمًا یعنی دور کر سختی کو ای پروردگار آدمیوں کے اور  
شفادی تو شفادینی والا ہی نہیں شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ پھوڑے  
بیمار کیو۔ روایت کیا او سے ابو داؤد نے اور کہا ہی کہ ان رقا اور افسون کو  
شرک سی اس واسطے شمار کیا ہی کہ اہل جاہلیت اعتقاد موثریت او کا رکھتی  
تھے اور بنام غیر خدا کرتے تھے پس وہ جو بنام خدا اور او کے کلام کے  
ہو وے او کے حکم میں ہو وے اور کیونکہ داخل ہو وے حال انگہ وارد  
ہوئی بن او سمین احادیث اور اخبار صحیحہ صحیحہ اور بعض نے کہا ہی  
کہ تھے اون رقا سے ہی کہ پڑھتی ہیں اہل غزایم اور مدعیان شجر جن  
اور لاتے ہیں ساتھ امور مشتبہہ مرکبہ کے حق و باطل سے اور جمع کرتی  
ہیں ساتھ ذکر خدا اور اسماء لوتھالی کے اسماء شیطانیہ اور استغاثت  
و پناہ طلب کرتے ہیں ساتھ اون کے اور کہتی ہیں جن از چست علاقہ  
عداوت کے کہ بالطبع ساتھ انسان کے رکھتی ہیں ساتھ شیطانیہ کے دوست  
ہیں اور جب پڑی جاوین غزایم با اسماء شیطانیہ حاجت کرتے ہیں او

اور باہر جاتے ہیں اپنی جگہ سے اور بالجلد اجماع رکھتی ہیں علماء امت  
 اوپر کراہت رقا بغیر کتاب اللہ اور اسما اور صفات اوسکی اور  
 جانا چاہیے کہ حاصل مقام وہ ہے کہ قرطبی کی مشاہیر علماء فقہ اور حدیث  
 ہی کہ کہا رقا تین قسم میں بھی ایک وہ کہ رقیہ کیا جاتا تھا ساتھ اوسکی جاہلیت  
 میں اور معلوم نہیں مفسر اوسکے پس واجب ہی اجتناب اس قسم سے مبادا  
 کہ اوس میں شرک ہووے یا سودی بشرک - دوسرے وہ کہ کتاب اللہ اور اسما  
 اللہ تعالیٰ و تقدس اور یہ جائز ہی اور اگر کوئی چیز اوس سے مانور ہووے مستحب  
 ہی - تیسرے وہ کہ باسما وغیرہ اس کے ہووے فوشہ یا بندہ صالح یا معظم  
 مخلوقات مثل عرش و کرسی اور یہ قسم واجب ہی اجتناب اوس سے اور  
 ترک اوسکا اولیٰ ہے اور چہتہ وجوہ التجا بغیر خدا کے اور اگر متضمن تعظیم  
 مرقی یہ ہی لازم ہی اجتناب اوس سے جیسا کہ حلف بغیر خدا ہی غرض جلیل  
 شیخ عبدالحق دہلوی بخاری قدس سرہ الغریبہ مدارج النبوة میں لکھتی ہیں کہ  
 توسل و تمسک ساتھ دوستان خدا اور اوکئی اسما کی کرتے ہیں نہ ساتھ  
 استقلال اور استناد کے اوسکو تقدیس اور حلف بغیر اللہ کے کرنا چاہی ہی  
 بلکہ اوپر طریق توسل اور شفیع کے نہ بطریق اشتراک کے جیسا کہ چالی اور عوام  
 الناس کرتے ہیں پس حکم صلوٰۃ کا رکھی اللہم صل علی محمد و آلہ کجلا  
 یخفی رجب رحمة اللہ علیہ سے نقل ہی کہ کہا ابو جہا میں نے امام شافعی کو رقیہ سے  
 کہا لا یاس ان یرقی بکتاب اللہ و یمنا یعرف من ذکر اللہ یعنی  
 یا کہ نہیں کہ افسون کیا جاوے ساتھ کتاب اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کے  
 کہ معروف و مشہور ہی ذکر اللہ سے کہا میں نے آیا درست ہی کہ رقیہ کریں اہل  
 کتاب مسلمانوں کو کہا البتہ وقتیکہ رقیہ کریں ساتھ چیز معروف کے کتاب خدا  
 اور ذکر اللہ سے انتہی اور رقا ہر وہ ہی کہ مراد کتاب اللہ قرآن ہووے  
 ورنہ جو تورات وغیرہ میں تحریف و تغیر واقع ہو اسی اعتماد اوس پر نہ کرنا  
 چاہیے تا مگر معلوم ہووے مضمون اوسکا کہ موافق اور مطابق قرآن ہے  
 امام مالک موطا میں لائی ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہودیہ کو کہ رقیہ

کرتی تھی عایشہ رضی اللہ عنہا کو رقیہ کہراؤ نہیں کتاب اسے اور نووی نے  
 کہا ہی کہ اختلاف کیا گیا ہی قول مالک میں بیچ رقیہ یہودی اور نصرانی کے  
 مسلم کو اور امام شافعی بخوار اوکے قایل ہی اور روایت کیا ہی ابن  
 وہب نے مالک سے کہ اہست رقیہ بجدید اور ملح اور عقدہ خط کے اور وہ جو  
 لکھے ہیں خاتم سلیمان سے کہا نہ تھا وہ عادت ناس سے زمانہ قدیم میں یعنی  
 بدعت ہی اور مکروہ تلمیذ بیشتر باپی لغزی عوام الناس کی اوس  
 سبب سی ہی کہ ان افسوئون باطلہ اور شاگونون جاہلہ کوتائیرات عجیبہ  
 پاتے ہیں کہ حیران ہوتے ہیں کہ رقای مشروعہ سے گا ہی ظاہر نہیں ہونیں  
 اور اسی جگہ سے مرکہ انکار اور ورطہ حیرت میں پڑتے ہیں جیسا کہ قول زینب  
 امراۃ ابن مسعود سے ظاہر ہوتا ہی کہ کہا میں کیا کروں کہ ابھی میری آنکھ درد  
 سے نکلی پڑتی تھی غلام نے یہود نے اخسوں کیا درد فی القور جاتا رہا اور نہیں  
 جانتی کہ معنی فساد اور بطلان کے وہ ہیں کہ شارع نے اوس سے نہی کیا اور  
 حکمت و خایہ اوسکا نزدیک شارع کے ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مقصود اخراج  
 ورطہ کفر اور شرک سے ہی پس وہ لوگ کہ قدم اونکا مقام صدق ایمان میں  
 ثابت ہی ارتحاب نہیں کرتے ان امور نامشروعہ کا اگرچہ سبب ہلاک اور  
 زوال حیات فانی کا ہووے اور جانتے ہیں کہ سعادت ابدی اور حیات  
 باقی امثال امر شارع میں ہی اور جہنوں کے مطمح نظر زندگانی دنیا ہی مقام  
 استقامت کے پس مل جاتے ہیں اور ورطہ کفر و محصیت میں پڑتے ہیں  
 اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ ہم سبکو اللہ تعالیٰ پناہ دیوے اس سے اور  
 ہمارے دیار میں ایک افون ہی کہ اسے نسبت شیخ اشرف الدین بیچے  
 منیری کے کرتے ہیں کہ لوگ اوس پر مفتون و مشغول ہیں اور چونکہ اوسے  
 منسوب شیخ موصوف پاتی ہیں زیادہ تر مفتون و دالہ ہوتے ہیں اور اوس میں  
 ایسی اسماء ہیں کہ مستارف زبان ہنود کے ہیں اجتناب اوس سے لازم ہی  
 وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِصِحَّتِهَا اور اللہ خوب جانتا ہی صحت اونکی **صلی**  
 رقا آنحضرت سی ہر باب میں مرودی میں خصوصاً عین اور حمہ تا انکہ حدیث میں

ابن  
 زینب  
 امراۃ  
 ابن  
 مسعود  
 سے  
 ظاہر  
 ہوتا  
 ہی  
 کہ  
 کہا  
 میں  
 کیا  
 کروں  
 کہ  
 ابھی  
 میری  
 آنکھ  
 درد  
 سے  
 نکلی  
 پڑتی  
 تھی

واقع ہوا ہی کہ افون کرے چشم زخم اور حمہ اور نعلہ سے یعنی وہ ریش کہ اوپر پہلو کے ظاہر ہوتے ہیں اور حدیث دوسری میں آیا ہی کہ لَا دُقِیَّةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ وَحُمَةٍ یعنی نہیں رقیہ مگر چشم زخم اور حمہ میں اور مراد نفس عین ہی یعنی چشم زخم اور ایک روایت میں وَلَدَغَتِ زَمَادَہ کیا ہی اور مراد بچہ نیش زہر دار عقب ہی اور مانند اس کے اور لہ غہ ساتھ دانتوں کے کاٹنا جیسا کہ سائب اور اس کی مانند اور مراد بصرہ بالغہ ہی بہ تخصیص رقیہ ساتھ ان اشیاء کے اس واسطے کہ رقیہ مخصوص ساتھ ان چیزوں کے نہیں بلکہ جمیع امراض والام میں شروع اور سنون جیسیک تپ اور درد سر اور درد دندان اور امثالی اون کے میں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الْعَيْنُ حَقٌّ یعنی چشم زخم اور کام کرنا اس کا موجود ثابت ہی نفس الامر میں اور حق تعالیٰ نے یہ خاصیت بعض نفوس میں رکھی ہے کہ جب نظر کرے کسی چیز کی طرف اوپر وجہ استحسان کے ضرر پاوے وہ چیز جیسک سحر میں اور فرمایا لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقًا لِّلْقَدَرِ لَسَبَقَهُ الْعَيْنُ یعنی اگر ہوتی کوئی چیز کہ پیش دستی کرتی اور غلبہ قضا و قدر پر ہر آئینہ سبقت کرتی اس کی عین یہ مبالغہ ہی اس کی عین میں اور حدیث دوسری میں آیا ہی کہ اکثر مرنا آدمیوں کا بعد از قضا و قدر اتنی ساتھ چشم زخم کے ہی اور اکثر علماء دین اس پر ہیں کہ عین حق ہی اور جماعہ مبتدعہ سے مثل اہل اعتزال اور جو کوئی کہ اون کے طریق پر چلتا ہی منکر ہوئے ہیں اس کو اور جو مجبر صادق نے ساتھ اس کے خبر دی ہی اعتقاد اس کا واجب اور انکار اس کا باطل اور وہ جو ہیں کہ سب بہ تقدیر اتنی ہی چشم زخم کیا اعتبار رکھے جواب اس کا وہ کہ یہ ہی بتقدیر اتنی ہے اور عین کو تاثیر ذاتی نہیں اور جو کوئی اوپر طریقہ اہل سنت کے ہی کہتا ہی کہ وہ اکیاب عادی سے ہی ساتھ اون معنوں کے کہ عادت اسہ جاری ہوئے کہ احداث ضرر کرتا ہی نزدیک مقابلہ شخص ساتھ شخص کے اور نظر کرنا اس کا طرف اس کے اوپر وجہ استحسان کے

ولیکن وہ کہ ایک چیز چشم عاین سے نکلتی ہی اور ساتھ میون کے پہنچتی ہی  
یقین ساتھ کسی جانب اثبات اور نفی اسکی نکرنا چاہیے دو نو جانب متخل  
ہیں اور بعض اہل طبایع نے کہا ہی کہ جو اہر لطیفہ غیر مرئیہ منبث ہوتے  
ہیں عاین سے اور متصل ہوتے ہیں ساتھ میون کے اور آتے ہیں مسات  
چشم اس کے میں پس پیدا کرتا ہی باری تعالیٰ ہلاک کو نزدیک اس کے جیسا کہ  
پیدا کرتا ہی ہلاک کو نزدیک پینے زہر کے اور یہ متخل ہی پس دعویٰ اس کے بعض  
کا خطا ہی اور نقل کیا گیا ہی بعض اونس کے منسوب ساتھ نظر لگانے کے ہوئے  
ہیں کہتی تھے کہ جب ہم دیکھتی ہیں ایک چیز کو خوش آتی ہی ہکو پاتے ہیں  
ہم ایک حرارت کہ باہر آتی ہی آنکھوں سے اور بعضوں نے کہا ہی کہ منبث  
ہوتی ہے چشم عاین سے قوت سمیہ کہ متصل ہوتی ہی ساتھ میون کے کہ  
باعث ہلاک اور فساد ہوتی ہے مثل زہر کے کہ افعی سے ساتھ لینے کے  
پہنچتا ہی اور بعض افاعی سے بواسطت نظر زہر پہنچتا ہی اور بالجلد اوپر  
تیر کے ایک چیز جانب عاین سے بجانب میون روانہ ہوتی ہی اگر کوئی مانع  
کہ حفظ اور وقایع اسکا کرے درمیان ہنووے پہنچتی ہے اور کارگر ہوتی ہی  
اور اگر مانع درمیان ہووے کہ عبارت حرر و تعویذ اور دعال سے ہی اور مانند  
سپر کے ہی وصول اور نفوذ نہیں پاتی اور اگر سپر سخت اور قوی ہو ہو سکا  
ہی کہ بھی بجانب عاین کے عود کرے اوپر مثال تیر کے اور علاج نہیں ہی مسئلہ  
اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص اس علت چشم زخم کے لیے تعویذات ہووین یعنی  
بایات اور کلمات کہ او سین استعاذہ ہی شرور سے مثل معوذتین اور فاتحہ  
الکتاب اور آیت الکرسی اور کہا ہی کہ بزرگترین زقیو کلمات فاتحہ اور آیت  
الکرسی اور معوذتین کا ہے اور جملہ تعویذات نبوی سے کہ احادیث صحیحہ  
میں ثابت ہوا ایک یہ ہی اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِی  
لَا یُجَاوِزُ مِنْ بَرٍّ وَّ لَا فَاجِرٍ وَّ لَا شَیْءٍ اَعْلَمْتُ مِنْهَا  
وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَیْءٍ مَا خَلَقَ وَّ مَا بَرَأَ وَّ مِنْ شَیْءٍ مَا یَنْزِلُ  
مِنْ السَّمَاءِ وَّ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَّ مِنْ شَیْءٍ مَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ

وَمِنْ شَرِّ مَا يُخْرِجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ  
 شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقٌ يَطْرُقُ بِخَيْرٍ بَارِئُ خَيْرٍ  
 یعنی پناہ لیجا یا ہونین ساتھ کلون خدا کے کہ پوری بین ایسے کہ نہیں تجاوز  
 کرتے نیکو کار اور نہ بد کار سے اور ساتھ نامون نیک کے وہ جو جانتا ہوں  
 اون سے اور وہ جو نہیں جانتا میں بدی اوس چیز سے کہ پیدا کیا اور وہ چیز کہ ظاہر  
 کیا اور بدی اوس چیز سے کہ اترتی ہی آسمان سے اور وہ چیز کہ چڑھتی ہی  
 اوس میں اور بدی اوس چیز سے کہ پیدا کی زمین میں اور برائی اوس چیز سے  
 کہ نکلتی ہی اوس سے اور برائی فتنوں رات اور دن سے اور برائی سختیوں  
 اور تاریکیوں رات اور دن سے مگر سختی کہ راہ پاوے ساتھ سنی کے اسی بخشی و  
 اور راز انجملہ وہ کلمات کہ اون سے دفع ہووے چشم زخم کہنا مَا شَاءَ  
 اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کا اور اگر عاین کہ ڈرتا ہی ساتھ پہنچے چشم زخم  
 کے اپنی کو اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَیْہِ کہی چشم زخم دفع کرے اور حدیث  
 میں آیا ہی کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکھا کہ غسل کرتا ہی اور  
 تہا وہ ابیض حسن الجہم عامر نے حسن بن اوس کے سے تعجب کیا اور استحسان  
 اور کہا واسہ میں نے مثل اس پوست کے مردوں اور عورتوں مخدہ میں نہیں  
 دیکھا سہل اوس بوقت سر کی بل گرا اوپر زمین کے پس خبر پہنچی آنحضرت کو  
 فرمایا کیا تمت کرتے ہو کسی کو کہا حاکم کو کہ دیکھا اوسکی بد نکو اور عین کیا  
 پس طلب کیا عامر کو اور غصہ فرمایا اوس پر اور کہا کیوں ایذا پہنچا تا ہی ایک  
 تمہارا اپنی بہانہ کیوں نہ کہا تو نے جو وقت کہ دیکھا اوسی اور تیری نظر میں  
 خوش آیا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَیْہِ پس فرمایا دہو اپنا بدن واسطے سہل  
 بن حنیف کے پس دہو یا عامر نے اپنا موٹہ اور دونو ہاتھ اپنی مرفقین تک  
 اور رکتین اور اطراف رطلین اور اعضائی تناسل اپنی کو ایک قح میں ہر  
 ڈالا اوس پانی کو اوپر سہل کے پس پشت سی اوسکی سر پر پس تندرست ہوا  
 اور گیا لوگوں کے ساتھ گویا اوسی کچھ ضرر نہ تھا اور دہو فی اعضا میں کیفیت  
 خاص بیان کی ہی اور مواہب کہ نہ میں ابن کثیر سی نقل کی ہی کہ نہایہ میں

کہا ہی کہ یہی عادت قوم کی جب لاحق ہوتا کسی ایک کو چشم زخم لاتی ایک  
 قوح پانی علین ایس پس لوشا تا ساتھ کف دست راست اپنی کے پانی قوح  
 سی اور مضضہ کہتا پس ڈالتا پانی قوح میں پھر دھوتا اپنا موہنہ قوح میں  
 پھر لاتا یا میں ہاتھ کو قوح میں اور اوٹھاتا پانی قوح سے اوڑھتا دانتا ہنہ  
 ہاتھ پر پھر لاتا دانتا میں ہاتھ کو پانی میں اور ڈالتا یا میں ہاتھ پر پس لاتا دانت  
 چپ کو اور ڈالتا پانی مرفق امین پر پس لاتا دست راست کو اور ڈالتا مرفق  
 ایسر پر پس لاتا دست چپ اور ڈالتا پانی قدم میں پر پس لاتا دست راست  
 کو اور ڈالتا قدم پسری پر پھر لاتا دست چپ اور ڈالتا پانی زانو ی راست  
 پر پھر لاتا دست راست اور ڈالتا زانو ی چپ پر۔ پھر دھوتا اعضا سے  
 تسلسل اپنی اور نہ کہتا قدم زمین پر پس ڈالتا دھ پانی مستعمل اوپر سر  
 معیون کے چاہت پس اس کے سے پس تدرست ہوتا تھا باذن خدا انتہی  
 پوشیدہ نہ ہی کہ ابن کثیر نے عادت قوم مذکور کی اور ظاہر وہ ہی کہ آپ کے  
 پاس ہے یونہی کرتے تھے وہ اسد اعلم۔ اور اوپر ہر تقدیر کے سزا و سکا  
 ازراہ عقل بنین معلوم ہوتا۔ معلوم کرنا چاہی کہ مراد داخل آزار سے  
 کیا ہی بعض کہتا فرج ہی قول دوم وہ کہ طرف آزار ہی وہ پہنچی ہی جانب  
 راست سی اور قاضی عیاض نے کہا کہ مراد جب اسکا ہی کہ متصل آزار ہی  
 یا موضع آزار جب سی اور بعضوں نے کہا مراد شیرہ ہی کہ متقد آزار ہے  
 اور ایک جماعت فی سلف سی عوار کہا ہی کہ آیات قرآن لکھین اور معیون  
 کو بلا دین اور مجاہد کہتا ہی کہ باک نہیں بلکہنی اور دھونے اور ملائے  
 مطلق قرآن میں بیمار و نکو یا آیات کہ مناسب شفا یا شتمل اور نیزہ کر اسماء  
 اور صفات کے ہووے اور یہی استنبہ ہی اور ابن عباس سے مروی  
 ہی کہ ایک زن درودہ میں گرفتار تھی فرمایا ایک یاد و آیت قرآن سے  
 لکھین اور گھولین اور پلا دین اس سے اور وہ جو سایقا نہ کو رہا حکایت  
 شیخ ابو القاسم شیری ہی آیات شفا میں موبدان معنی کا ہے۔  
 حکایت ابو عبد اللہ نیاحی سے روایت ہی کہ کہا سفر میں موپر شتر



عش خوش رفتار کے سوار تہا میں اور درمیان ہمارا ہون ہماری کے ایک شخص تھا منسوب بہ چشم زخم لگا نیکی جس چیز پر نظر استحسان ڈالتا تھا ہوتی۔ ابو عبد اللہ بنا جی کو کہا شتر اپنی کو اس کے شری یا بنا جی نے کہا اس کو میری شتر پر قدرت نہیں یہ خبر عائن کو پہنچی منتظر رہا تا بنا جی اپنی منزل سے کہیں گیا پس عائن آیا اور شتر اس کے میں نگاہ کی شتر مضطرب ہوا اور گر بڑا مثل درخت کے کہ جڑ سے اوکھاڑا۔ بنا جی کو خبر کی کہ عائن نے تیرے شتر کو نظر لگائی آیا اور جو عائن کو دیکھا یہ رفیع بڑا یتیم اللہ حبس حایس و شجر یا پس و شجر یا پس قایس رد دت عین العائن علیہ و علی آحت التائب البیہ فاذ جمع البصر هل تری من فطوڑ ثم ارجع البصر کو تین یتقلب الیک البصر خاسیئاً و هو حسیر ۱۰ یعنی ساتھ نام خدا کے ہی بند کرنا بند کر نیوالی کا اور درخت خشک اور ستارے چمکنی والے کا رو کیا میں نے چشم زخم نظر لگانوالی کا اوپر اس کے اور اوپر دوست ترین مردوں کے طرف اس کے پس پیرا انگنہ کو آیا دیکھتا ہی تو کچھ شگاف سی پس پیرا انگنہ کو دوبارہ اونٹنی پری طرف تیرے انگنہ کو پس عالمین کو ذلیل ہی اور وہ منقطع ہی دیکھنی خلل سے۔ جب بنا جی نے بہہ دعا پڑھی فی الفور انگنہ اس مرد عائن کی نکل پڑی اپنی محل سے وہ شتر تندرست ہو کر بکرا ہو گیا اور یہ بہ ہی رفیقون چشم زخم سے ہی اور مواہب میں ابن قیم سے منقول ہی کہ کہا اور جلد علاج عین سے احتراز اور اجتناب ہی اس سے اور شتر محاسن اس شخص سے کہ ڈرایا چاہا ہی نظر اس کی سے ساتھ ایسی چیز کے کہ رد کرے نظر کو جیسا کہ بغوی شرح السنہ میں لایا ہی کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فی دیکھا لڑکے خوبصورت کو اور کہا سیاہ کر دونوں اوسکا تا اوس چشم زخم نہ پہنچے اور مراد ساتھ نون کے گڑبائی کہ زخا ان میں ہوتا ہی لڑکے کے اور پوشیدہ نہ ہی کہ سیاہ کرنی نون میں کو دک سی ستر حال نو سکا نہیں ہی اور ظاہر وہ ہی کہ یہ ہی ایک سڑی

کہ خاصیت اوسکی دفع ضرر عین کا ہی اور حکم رقیہ کا رکبہ واسطہ علم  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گہر میں ام سلمہ کی ایک کینز کو  
دیکھا کہ اوسپر اثر نظر عین کا ہی اور صحیحین میں یوں آیا ہی کہ ایک جاریہ  
دیکھی کہ رنگ اوسکے میں صفرت ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اقون پڑ ہو اوسپر کہ اوسی نظر جن ہوئی ہی۔ اس جگہ سے معلوم ہوا کہ جس  
طرح آدمی کی نظر ہوتی ہی جن کی بھی ہوتی ہی۔ اور کہا کہ نظر جان نیز ترسان  
سے ہی اور کہا ہی کہ اصابت عین بھکت اعجاب اور آسمان کے ہوتا  
ہی اگرچہ بغیر حسہ ہو از روی محبت کے اور مرد صالح سے جیسا کہ عام بن بیجہ  
سے نسبت بہل بن خیف کی وقوع عین آیا اور اختلاف کیا ہی علمائے  
وجوب قصاص اور دیت میں۔ قرطبی نے کہ ایک علماء فقہ اور حدیث  
سی ہی کہا کہ اگر تلف کرے عائن کسی چیز کو ضامن ہوتا ہی اوسکا اور اگر جان  
سے مارے قصاص اور دیت ہی اوسپر اور اگر مقرر واقع ہو کسی شخص سے  
کہ عادت اوسکی ہو دے حکم ساجر کا رکبہ اور نووی نے روضہ میں کہا  
ہی کہ نہیں ہی اوسپر دیت اور نہ کفارت اس واسطے کہ منضبط اور عام  
یہ کام اور مخصوص بعض ناس ہی اور بعض احوال میں اور وقوع اس فعل کا  
اوس سے بخاصیت ہی اور اصابت مکروہ اوس سے متیقن نہیں قتل اور  
اہلاک اور زوال حیات میں اور گاہی حصول مکروہ بی اہلاک ہوتا ہی اشد  
۔ اور اقوال مشایخ حنفیہ اس جگہ معلوم نہیں ہوئی ملتئم ناظرین سے وہ کہ  
اگر معلوم کریں لکھہ دین واسطہ علم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
رقیہ اور دعا فرماتے تھے واسطے جمیع امراض جسمانی کے مثل حمی اور صرع  
اور صداع اور پریس اور وحشت اور بخوابی اور سموم اور مہوم اور  
الام و مصائب اور اخزان و اندودہ اور عجم و شدت اور اوجاع  
بینی اور درد دندان اور جنس بول اور خراج اور رعاف اور عسر  
ولادت اور فقر اور فاقہ اور تمامہ امراض اور آلام اور سایر مخن اور  
بلایا اور شداید میں اور وہ سب رقا اور ادعیہ اور تعاویذ کتب احادیث میں

نہ کوہ بن و ہا نہی چاہئے طلب کرنا اور ایسا ہی تعویض بعلاج جسمانی ساتھ  
 ادویہ حسیہ کے بھی واقع ہوا ہی اکتفا نہ ہو اور اختصاراً علی المقصد اس میں بیان  
 ذکر سحر اور حکم اور مکابحتہ استعمال اور اسکے اوپر قصیدہ ہود کے سحر آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور طویل کلام اوسمیں واقع ہوا **وصل فی الصلح**  
 سحر فسون و جادو و جادو کردن اور سحر حرام ہی اور کیا نرسی با جماع اور گاہی  
 کفر ہوتا ہی اگر اوسمیں کوئی قول اور فعل ایسا ہو کہ موجب کفر ہو و اور تعلیم  
 و تعلم ہی اور سحر حرام ہی اور بعضوں نے کہا ہی تعلم سحر اگر یہ نیت دفع  
 سحر کے اپنی سے ہو وے حرام نہیں اور سحر اگر اوسکے سحر میں کفر ہو وے  
 تعزیر کیا جاوے اور اگر کفر ہو قتل اور در باب قبول توبہ سحر اختلاف ہی  
 جیسا کہ زندیق اور زندیق اوسے کہیں کہ منکر دین اور نبوت اور حشر و نشر اور  
 قیامت کا ہو وے اور حقیقت سحر میں اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں کہ مجرد  
 تخیل اور ابہام ہی کچھ حقیقت نہیں رکھتا یعنی جو کچھ کہ مسحور میں احوال و افعال  
 سے حاصل ہوتا ہی مجرد وہم و خیال ہی بی حقیقت محض اور اختیار ابو جعفر  
 استر ابادی شافعی اور ابو بکر رازی حنفی اور جامعہ دیگر کا یہی ہی اور نووی نے  
 کہا کہ صحیح وہ ہی کہ اوسکو حقیقت ہی اور جمہور علماء اسی پر ہیں اور کتاب  
 اور سنت مشہورہ اسی پر دلالت رکھتی کہ ان فی المواہب اور شیخ بن حجر  
 عسقلانی نے کہا کہ محل نزاع وہ ہی کہ آیا واقع ہوتا ہی ساتھ سحر کے انقلاب  
 عین اور قلب حقیقت یا نہیں جو کہی کہتا ہی کہ وہ تخیل محض ہے منع کرنا  
 ہی اوسکو اور جو لوگ کہ قایل اوسکی حقیقت کے ہیں اختلاف کیا ہی اوسمیں  
 کہ آیا مراد فقط تاثیر ہی جیسا کہ تغیر دیتا ہی مزا جو پس ایک نوع امراض  
 سی ہی یا منتہی ہوتا ہی باہمالہ جیسا کہ جادو حیوان ہو جاوے یا حیوان جادو اور  
 جمہور قول اول برہین اور بعض کہیں کہ سحر وقوع اور نبوت نہیں رکھتا  
 اور یہ سخن باطل اور مکارہ ہی کہ کتاب اور سنت بخلاف اوسکے ناطق  
 ہی اور بعضی اور کہتی ہیں کہ زیادہ نہیں تاثیر اوسکی اوسپر کہ قرآن مجید  
 میں مذکور ہی کہ **لَا يَفْزِقُونَ** **لَا يَأْتِيَنَّ الْمَلِكُ وَذَوِجِبْ** بعضے

جدی دلتی ہیں ساتھ اوسکے مردوزن میں اور اگر زیادہ ہوتی البتہ ذکر اوسکا  
 قرآن میں ہوتا اور صحیح جہ عقل و نقل سے وہ ہی کہ واقع ہوتا ہی اکثر اوس  
 اور آیت دلالت نہیں رکھتی منع زیادت پر غایت وہ کہ قصہ ماروت و مارو  
 میں جو واقع تھا ہی تھا ہر زیادہ ہی ہوا ہو لیکن اوسے ذکر نہیں کیا اور  
 سحر حیل صناعیہ سے ہی کہ حاصل ہوتا ہی ساتھ اعمال و اسباب بطریق کتاب  
 کے اور عدا و سکا اقسام خارق عادت سے مسامحہ ہی باعتبار نظر ہر کے اور اکثر  
 وقوع اوسکا اہل فسق و فساد ہی اور شرط ہی کہ جنب ہو و وطی حرام کے  
 بلکہ ساتھ محارم کے ہوا دخل ہی ایسا ہی کہا گیا ہی اور رکھتے ہیں کہ خیال  
 اور عصی کہ اوپر ساتھ ساحرون و فرعون کے حرکت کرتے تھے اور موسیٰ علیہ  
 السلام اوسکو سی خیال کرتے تھے سحر نہ تھا بلکہ عصی مجوف تھی اور خیال حرم  
 سے محسوس ساتھ زینق کے اور نیچی اوسکے آگ افروختہ کی یا آفتاب میں  
 چھوڑا تھا کہ زینق جو گرم ہو وے جنبش میں آوے اور یہ سخن غریب ہی ہے  
 حق تعالیٰ نے اوسے چند مواضع میں بجا فرمایا ہی اور بعض مواضع  
 میں سحر عظیم اور اوسکے کرنیوالوں کو سحرہ فرمایا پس حمل اوسکا اوپر اوسکی  
 نمونہ اور تحنیل کے بعید معلوم ہوتا ہی مگر وہ کہ مراد ببحر قرآن میں معنی  
 لغوی ہیں معنی عجیب اور حمل اور حقیقت سحر کے ادخل ہی اعجاز موسیٰ  
 علیہ السلام میں مگر وہ کہ منقل صحیح ثابت ہوا ہو کہ واقع ایسا تھا و اسہ  
 اعلم اور نہ منقل ثابت ہوا ہی کہ یہود نے سحر کیا آنحضرت کو اور تاثیر  
 اوسکی ذات جلیل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ظاہر ہوئی عروصہ  
 نسیان اور تحنیل اور ضعف قوت جماع اور امثال اوسکے اور وقوع اس  
 حادثہ کا بعد از رجوع حدیبیہ سے تھا ذی الحجہ آخر سنہ سادس میں اور  
 مدت بقای اس عارضہ کی ایک قول میں چالیس دن اور ایکے امت میں  
 چھ مہینے اور ایک میں ایک سال — حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ روایت  
 صحیح و معتد ہی اور غالباً قوت و زور اوسکا چالیس دن تھا اور وجود آثار  
 و بقایا اوسکا اول سے آخر تک تادمت مدیدہ مدت تا ایک ات پانچ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تھے دعا فرمائی بہت اور کہا یا عائشہ اگر گاہی  
 رکھتی ہی ہو اوسکی کہ قوی دیا بھی خدا تعالیٰ نے جس خبر میں کہ اوس سے قوی  
 طلب کیا میں نے یعنی اجابت کیا وہ جو میں نے سوال کیا اوس سے فرمایا آئے  
 میری پاس دو مرد اور بیٹے ایک اون دو سے نزدیک سر میرے اور دوسرا  
 نزدیک پاؤں کے پس کہا ایک نے اون دو مرد میں سے اپنی یا رکھو کیا حال ہے  
 اس مرد کا اور درد اوس کا کیا ہی کہا مطیوب ہی یعنی مسرور اور طلب لغت  
 میں یعنی سحر مستعمل ہے کہا کہ سحر کیا ہی اوسے لبید بن عاصم یہودی نے کہا  
 کس چیز میں سحر کیا ہی کہا مشط اور شاطہ میں اور مشط بضم شین شانہ  
 اور شاطہ بضم میم وہ بال کہ گرتے ہیں سر اور ریش سے ساتھ شانہ کرنے کے  
 اور دعائے شکوہ نخل تر میں۔ کہا کہان رکھا ہی اوسکو کہا بیر زمین اول  
 وہ بذال مجھ مفتوحہ نام ایک چاہ کا ہی کہ اوس میں نہان کیا تھا اور ایک  
 روایت میں بیر اروان بالغت اور کہا ہی کہ یہ صحیح تر ہی پس آنحضرت ساتھ چند  
 اصحاب کے اوس چاہ پر تشریف لیگئی اور فرمایا یہی چاہ ہی کہ د کہا یا مجھی اور  
 پانی اوسکا سیرج تھا گویا خاک گہولی تھے اور روس اوس کے نخلوں کے مثل  
 روس شیطا طین پس نکالا اوس چاہ سے وہ سحر اب ہی آیا ہی صحیحین میں۔  
 اور ایک روایت میں بخاری سے آیا ہی کہ کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے  
 کہون فاش نہیں کرتے تم اوسکو یا رسول اللہ اور رسوا نہیں کرتے اونکو  
 جنون نے یہ کام کیا ہی فرمایا خوش نہیں رکھتا میں کہ پرانہ کروں لوگوں  
 پر شر خدا تعالیٰ نے مجھے شفا دی مہر کیا کام کہ فاش کروں اور شر اوٹھاؤں میں  
 اور حدیث ابن عباس میں نزدیک بہقی کے دلائل البتہ میں بسند ضعیف  
 لایا ہی کہ پایا اوس میں ایک وتو کہ اوس میں گیارہ گرہ تھیں اور نازل ہوا سورہ  
 فلق اور ناس ہر آیت کہ پڑھتی تھے ایک گرہ اوس سے کہلتی تھی اور  
 ابن سعد تہہ دوسری سند کے لایا ہی کہ بیجا آنحضرت نے حضرت علی اور عمار  
 رضی اللہ عنہما کو پس پایا طلحہ نخل کو کہ اوس میں گیارہ گرہ باندھی تھیں اور  
 ایک روایت فتح الباری میں ذکر کیا ہی کہ بیجا او ترا ایک مرد اور پایا طلحہ

صحیحین  
 میں

## باب بیون فصل شکر

نخل کو اوسین مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موم سے بنا کر اوسین  
سویان چہا کر اور ڈورا اوسین گیارہ گرہ لگائیں پس نازل ہوئی ہر بل  
ساتھ معوذتین کے جو آیہ کہ پڑھتے تھے ایک گرہ کھل جاتی تھی اور ہر سورن  
کہ پہنچتی تھے در تسکین پاتا تھا اور راحت پیدا ہوتی تھی اور آیتین ان  
دونوں سورن کی ہی گیارہ بن ہر آیت پر ایک گرہ کھلتی تھی اور بعض  
متصوف نے کہا ہی کہ سلوک کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس  
قضیہ میں مسلک تفویض و تسلیم میں خاص امر پروردگار کو اور صبر کیا طلب  
میں اسر بلا پر اور جب تادی کی اس عارضہ نے ڈرے ضعف طاعت اور  
تمشیت امر دعوت اور ابلاغ اوسکے سے کہ مبادا قصور اور فتور واقع ہو  
تو چہ کی بجناب الہی اور دعا پس اشارہ پایا ساتھ تداوی اور معالجہ کے  
ساتھ علاج حسی اور روحانی کے روحانی خود بیہ تھا کہ منزل ہونے اور ہر  
معوذتین اور حسی وہ تھا کہ حجامت فرمایا اور صاحب فخر السعاده فی کہا  
ہی کہ جو کوی دین اور ایمان سے خط نہ کہی یہ بات کہی کہ حجامت ایک قسم ہی  
استفراغ سی ساتھ علاج سحر کے کیا مناسبت رکھی اور اوسے دفع کیونکر  
کرے اس علاج کا انکار کرتا ہی جواب دینا چاہیے کہ اگر کفار اطباء مثل  
جالینوس اور ارسطاطالیس نقل کرتے البتہ انکار نہ کرتے یعنی کہتے جو انہوں  
نے حکم کیا ہی لا بد بیوجہ اور حکمت نہوگا یہ بات فعل آنحضرت میں اولے  
اور اسب ہی بعد ازان اشارہ کرتا ہی ساتھ معقولیت حکمت کے نفع  
حجامت میں پنج دفع سحر کے اور کہتا ہی جو مادہ سحر کا سہ مبارک ہوتا تھا  
یعنی قوی دماغیہ میں تاثیر کی تھی ایسا تخیل تھا کہ چیز کردہ نکرہ اور چیز کردہ  
کردہ متخیل ہوتی تھی اور یہ نصرت ہی ساحر سے طبیعت اور مادہ دنیوی  
میں تا اوس مادہ نے اوپر بطن مقدم دماغ کے غلبہ کیا اور مزاج اوکا  
طبیعت اصلی سے ہر اسواسطے کہ سحر مرکب ہی تاثیر ارواح ضیثہ جن اور  
شیاطین سے اور خیابث نفوس بشری اور انفعالی قوی طیفیہ پر  
کا اون تاثیرات سی یعنی جو تاثیر سحر کی بدن اور روح حیوانی میں ہی کہ مادہ

## ذکر آنحضرت ۴

اوسکا دسوی ہی کہ بعد انہضام اوسکے تجویف قلب میں ایک نجا لطیف  
بطون دماغ میں متصاعد ہو کر حامل قوای دماغیہ کا ہوتا ہی اور ساتھ تاثیر  
اور تصرف سحر کے مزاج اوسکا محل تضر اور خارج طبیعت اصلی سے ہوتا ہی  
اور کہتا ہی کہ استعمال حجامت اوس محل میں کہ ساتھ سحر کے متضرر ہوا ہوتا  
حکمت اور نہایت حسن معالجہ ہوگا اور بعض مبتدع نے انکار کیا ہی وقوع  
تاثیر سحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور گمان کی گئی ہیں کہ یہ جو  
اعطاط علوم ربیہ شریف حضرت اور موجب کمال کا نبوت میں ہی اور جو چیز  
مردی اوسط ہے باطل ہے اور موجب عدم وثوق بشریعت ہی اوسا سطر  
کہ احتمال رکھی اس تقدیر پر کہ تخیل کرتے ہوں کہ میں جبریل کو دیکھتا ہوں اور  
حقیقت میں وہ جبریل نہ ہوے اور خیال فرماتے ہوں کہ وحی کیا گیا ہو اور  
واقع میں ایسا نہ ہو اور تاثیر سحر ناقصون میں ہوتی ہی نہ درباب کمال میں  
اور یہ سخن مردودی اوسا سطر کہ برہان قائم ہو اہی اوپر صدق کھتر  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوی نبوت میں اور وہ جو پہنچا یا جانب خدای  
غزوہ جل سے اور اوپر عصمت حضرت کے تبلیغ میں معجزات باہرہ شاہدین  
اور وہ جو متعلق ہی ساتھ بعض امور دنیویہ کے کہ بعثت اور رسالت حضرت  
کی اوسا سطر نہیں اگر امراض بدنہ سے کہ لوازم بشریہ سی ہیں کوی چیز  
لاحق اور عارض ہو فخل عصمت امور دین میں نہیں ہو سکتی اور بالجمہ  
وہ جو اخبار آنحضرت سی منقول ہیں اور سمین کچھ خلافت اور اختلاف  
واقع نہیں کہ موجب مقصد کا ہوے بلکہ ظہور تاثیر سحر کا حضرت پر  
دلایل نبوت حضرت سی ہی اور دال او کے صدق پر اوسا سطر کہ کفار  
انہیں ساحر کہتی تھے اور امور مقررہ سی ہی کہ سحر ساحر میں تاثیر نہیں  
کرتا اور اظہار تاثیر سحر کا حضرت میں اوسا سطر اسی حکمت اور مصلحت کے  
ہی اور قول اوسکا کہ تاثیر سحر مخصوص ساتھ ناقصون کے ہی یہ قول کلی  
نہیں شاید کہ کاملون میں ہی اوسا سطر کسی مصلحت اور حکمت کے ظاہر ہوگا  
اور احادیث صحیحہ اس باب میں وارد ہیں کہ قابل انکار نہیں و اللہ اعلم

اور جانا چاہی کہ رقی اور تعویذات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہیں  
استیفا اور کھا احاطہ تحریر سے خارج ہی جن امراض کے ساتھ ابتلا کثیر الوقوع  
ہی اور رقی اور تعویذات اور عین اشہر و اکثر ہیں تینا اور تبرکات مذکور ہوئے  
ہیں **وَبِاللّٰهِ التَّوَكُّلُ** از انجملہ رقیہ عین ہی اور رقیہ او کے ہی بہت ہیں  
اور بزرگترین رقیہ کھا اسکی اور تمام بلاؤں اور امراض و آفات کی قزاق  
سورہ فاتحہ اور معوذتین اور آیتہ الکرسی ہی اور یہ دعا کہ **اِذَا رَجَبُ**  
**الْبَاسِ رَبِّ النَّاسِ اَشْفِ** **اَنْتَ**

غوث کو ای رب لوگوں کے اور شفا دے تو ہی  
الشَّافِی لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءٌ لَا یُغَادِرُ سَقَمًا  
شافی نہیں شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ چھوڑی کوئی بیماری علیہ

یہ دعوت حضرت سی تہی جمیع امراض و آلام اور اوجاع کی لئے اور از انجملہ  
**اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ النَّامَاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ**  
بہا بگڑتا ہو عین ساتھ کلمات خدا تعالیٰ کے کہ پوری ہیں غضب خدا اور اس کے عذاب سی اور یہی اور

**عِبَادِهِ وَمِنْ هَزَاتِ الشَّیْطَانِ وَانْ یَّحْضُرَ وَ**  
بندوں اور اس کے اور از انسانی شیاطین سے اور حاضر ہوں اونکی سی اور از انجملہ

**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْکَرِیْمِ وَبِکَلِمَاتِکَ النَّامَاتِ مِنْ**  
ای پروردگار بہرستی میں بہا بیجا تا ہوں ساتھ وجہ کریم تیری کے اور ساتھ کلمات برون تیری کے

**شَرِّ مَا اَنْتَ اَخِذٌ بِمَا صَبَّہَا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَآْثِمَ وَالْمَغْرَمَ**  
انہ اور دی اوس چیز سی کہ تو مگر نیوالا اونکی پیشانی کا ہی ای بار خدا یا تو کہوتا اور دور کرتا ہی گناہوں اور غم

**اَللّٰهُمَّ اِنَّہٗ لَا یُغْنِیْ عَنْکَ وَلَا یُخْلِفُ وَعْدُکَ سُبْحَانَکَ وَحَمْدُکَ**  
بار خدا یا نہیں ہر نعمت دیا جاتا شکر تیرا اور نہیں خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا منہ وریا کہ جانتی ہیں ہم تجھے اور شکر گذار تیری ہم

**اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمُ**  
بہا بیجا تا ہوں ساتھ وجہ خدا ہی بزرگ کے کہ نہیں کوئی چیز بزرگ

**مِنْہٗ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰهِ النَّامَاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ**  
اوس کے اور ساتھ کلموں نام خدا کے کہ نہیں چھوڑتا اونکو



بُرُوكًا فَاجِرًا وَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ الْحُسْنَى فَيَمْلِكُ مِنْهَا وَمَا

نیکو کار اور نہ بدکار اور ساتھ ایمون نیک خدا وہ جو جانتا ہو نیک اور نہ جو

لَمَّا عَلِمَ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمَا دَسَّ أَوْ مَا بَرَأَ

نہیں جانتا ہوں نہیں یہی اوس خیر سے کہ پیدا کیا اور ظاہر کیا اور موجود کیا یہی

مِنْ شَرِّ كُلِّ دِي شَرٍّ لَا أُطِيقُ شَرَّهُ وَمَنْ شَرَّكَ اِدْعُ شَرَّ

ہر صاحب بدیہی کہ نہیں طاقت رکھتا میں بدیہی اوکے کی اور بدیہی ہر صاحب بدیہی سے

رَبِّیْ اِخِذْ بِنَاصِیَتِہَا اِنَّ رَزْقِیْ عَلَیْہِ وَاُطْمَاقِیْ مُسْتَقِیْمٌ ط

کہ پروردگار میرا ایک نوالا ہی بٹائی اوسکی بدترستی پر روزِ چکا میرا اور راہِ سعید بھی کے ہی۔

اور از اجلہی اللہم انی علیک توکل و انت رب العرش

بارہ ایام برستی مینے اور برتری توکل کیا مینے اور تیرے راز کار خوش

لَعَظِيمٌ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا

رنگ کا ہی جو جانا خدائی ہوا اور جو نیچا نہ ہوا اور نہیں

قَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا اللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

گفت اور نہ قوت مگر ساتھ خدا کے جاتا ہوں میں دوستی

دُرُودِ اَوَّلِیُّ اَوَّلُ صَلَواتِ خُدا کے جاسا ہوں میں پرستی اللہ پر میری جہت

یاری و ان الله قد احاط بكل شیء علما و احصی فی شیء

اللہم ایاک نعبد و ایاک نستعین

وَاللَّهُمَّ اِنِّى اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْسِ وَفِيهِ شَرٌّ مِنَ الشَّيْطَانِ

وَمِنْ شَرِّ مَا يَأْتِيهِمْ أَنْ يُدْعَىٰ إِلَىٰ سُلَيْمَانَ فَإِنْ دَعَوْهُ فَلَمْ يَأْتِ بِشَيْءٍ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ لَقَالَ لَئِنْ لَمْ يَأْتِ بِشَيْءٍ لَّيْسَ بِهِ عَلَيْنَا مِنَ الْحُكْمِ فَاسْتَدْعَاهُ وَقَالَ أُدْعُهَا فَنَادَىٰ سُلَيْمَانَ فَجَاءَ وَخَرَّ رَاكِعًا أَوْ كَذَّبَ وَقَالَ إِنَّمَا مَتَّلْتُ الْأَعْيُنَ فَأَمَّا الْأَمْرُ فَلِصَاحِبِ السُّجُودِ فَإِنَّ رَبَّهُ لَأَوَّاهٌ لَّهُمْ خَفِيفٌ

وَمِنْ سِرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا

اور کئے ترک سی اور بدی ہر چار پایہ سے کہ تو گریزہ اور سخا ہی ساتھ پیشانی اور سکی کے

دری کی طراط مستقیم اور از انجمله

ستی میرا رب ان پرزہ راست کے ہی

سَمِعْتُ بِاللَّيْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْهَىٰ وَإِلَهُ كُلِّ شَيْءٍ وَاعْتَصَمْتُ

میں کرتا ہوں اپنی کو ساتھ اور عزت کی کہ بہن کو بیحد گروہ خدا میرا اور خدا پر چڑھا اور حلال کرتا ہوں

ساتھ اوسکے کروردگار میری اور بروردگار ہر چیز کا اور توکل کیا ہے اسے زندہ کر کے  
 لَا يَمُوتُ وَاسْتَدْفَعْتُ الشَّرَّ بِالْحَوْلِ وَالْأَقْوَىٰ إِلَّا  
 نہیں مرنے اور طلب دوری کی ہے کمال ہول ولاقوہ الا  
 بِاللّٰهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ  
 ہاں کافی ہی مجھی خدا اور بہتر ہی وکیل کافی ہی مجھی بروردگار بندوں سے  
 حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ  
 کافی ہی مجھے پیدا کنندہ آفریدہ شدہ ہی کافی ہی مجھ کو روزی پہنچانے والا  
 الْمَرْزُوقَاتِ الَّذِي هُوَ حَسْبِيَ الَّذِي  
 روزی دے گئے سے کافی ہی مجھ کو جو کافی ہی مجھے کافی ہی مجھ کو وہ کہ  
 بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُخِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ  
 دست قدرت اوسکی میں ہی بادشاہی ہر چیز کی اور پناہ دینا ہی اور پناہ نہیں دیا جاتا اوسپر  
 حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفَىٰ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ كَوَدَاعِ  
 کافی ہی مجھی خدا اور کفایت سننے اور قبول کرے خدا جو اوس کی بکاری نہیں ہی سوائے  
 اللّٰهُ مَرَّحَىٰ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 خدا کے کوئی مقصد کافی ہی خدا نہیں کوئے معبود مگر وہ  
 عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
 اوسپر توکل کیا میں نے کہ وہ بروردگار عرش بڑے کا ہی  
 اور کہا ہے کوئے ان دعوات کو تجزیہ کوئے بزرگی اور قدر  
 جانے اور از اجمندہ رقبہ جبرئیل علیہ السلام ہے کہ پیغمبر خدا  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رقبہ کیا صحیح مسلم میں روایت ہی  
 بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ سَخَرِ  
 ساتھ نام خدا کے افون کرتا ہوں تجھ کو ہر چیز سے کہ اذیت پہنچاوی تجھی اوردی  
 كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ  
 ہر نفس یا آنکھ حسد لیجانے والے ہی خدا شفا دیتا ہی تجھ کو بنام خدا افون کرتا ہوں  
 رقبہ وجہ صحیح مسلم میں عثمان ابی العاص سے آیا ہی کہ اوسنے شکوہ

## ذکر آنحضرت

کیا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درد کا کہ باتا تھا اپنی تن  
 میں اوس سے بہر جب کہ اسلام لایا کہا اوسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 فی رکبہ ایسا ہاتھ اوس جگہ پر کہ درد کرتی ہی بدن تیر سی اور کہہ سیم اسدین مرتبہ اور کہہ  
 سات مرتبہ اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا آجِدُ وَمَا أُخَادِرُ  
 رقیہ رس و بیخوابی شکوہ کیا خالد نے پاس آنحضرت کے اور کہا یا رسول اللہ  
 نیند نہیں آتی مجھی رات کو پس کہا آنحضرت نے جب اوی تو جامہ خواب میں کہہ  
 اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّعِيرِ وَمَا أَظْلَمَتْ وَرَبِّ الْأَرْضِ ذِيكَ  
 یا اللہ پروردگار آسمانوں کے اور اوس چیز کے کہ سایہ آسمانوں کے اور اوی پروردگار زمینوں کے  
 وَمَا أَظْلَمَتْ وَرَبِّ الشَّيْطَانِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنِّي جَارًا مِنْ  
 اور اوس چیز کے کہ اڑتا یا ہی زمینوں کے یعنی مخلوقات اور اوی پروردگار شیطانوں کے اور اون کو گونگی کہ کہہ کیا تھی  
 شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَأَنْ  
 برائی اپنی سب مخلوقات کے سے اس سے کہ غالب آوی مجھ کو ہی اور میں سی یا یہ کہ حدیسی کوئی تجاوز کرے  
 يَطْعَنِي عَرَّ جَارِكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ  
 غائب ہی پناہ چاہتی والا تیرا اور بزرگ ہی تعریف تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے  
 رَقِيبٌ دَارُ الْكَرْبِ وَالْهَمُّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ  
 نہیں کوئی معبود مگر خدا ہی بزرگ پروردگار  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 نہیں کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بزرگ کا نہیں کوئی معبود مگر  
 اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ  
 اللہ پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا پروردگار عرش کریم کا  
 رُویت کیا ہی اسکو بخاری اور مسلم نے اور روایت کیا ہی ابو داؤدنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 دَعَاكَ الْكَرْبُ اللَّهُمَّ رَحْمَتُكَ أَرْجُو أَفَلَا تَكُنِّي إِلَى نَفْسِي  
 یا اللہ تیری رحمت کا امید دار ہوں لیکن سوچ مجھی طرف نفس میرے  
 طَرَفَةً عَيْنٍ وَأَصْلَحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 بلکہ ماری نگہ اور اصلاح کر حال میرا سب کا نہیں کوئی معبود مگر تو



## ذکر آنحضرت

مکروب مگر وہ کہ کثایتِ دیوے اور کثافتِ حق تعالیٰ اور وہ کلمہ از ان درم  
 پوس علیہ السلام سے ہی کہ نہ اکی ظلمات میں اور کہا **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ** ہنن کوئی معبود مگر  
 تو بپاکی یاد کرتا ہوں میں بھی بدستی کہ ہو این ظلم کرنا لوگ اور رتزی  
 کے نزدیک آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کری  
 ساتھ اس کے مرد مسلمان ہرگز کسی چیز میں مگر استجابت کیجا و ہر دعا  
 اس کی اور ایک روایت میں آیا ہی **وَأَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ**  
**وَأَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ**  
**وَأَسْأَلُكَ الْغِنَى عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ** اور مانگتا ہوں تجھے پوری صحت  
 اور مانگتا ہوں تجھے ہمیشگی کی عافیت اور مانگتا ہوں تجھے شکر اور برکت  
 کے اور مانگتا ہوں تجھے بی نیازی لوگوں سے اور نہیں بازگشت اور نہ قوت  
 مگر ساتھ اللہ بزرگ کے **ہد رقبہ فقر** روایت ہی ابن عمر سے  
 کہ آیا ایک مرد پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا یا رسول  
 اللہ نبوت دی اور موتہم ہیرا دینا نے مجھے فرمایا تو کہاں ہی صلوة ملائکہ اور  
 تسبیح خلافت کے سبب اس کے رزق دیا جاتا ہی اونکو کہہ نزدیک طلوع فجر  
 کے **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ**  
**أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ** پاک اور منزه جاتا ہوں میں اللہ کو اور ساتھ حمد اس کی  
 پاک اور منزه جاتا ہوں میں خدا ہی بزرگ کو اور ساتھ حمد اس کی کے طلب  
 آمرزش کرتا ہوں میں اللہ سے ہد سو مرتبہ ہد آدے ترے پاس دینا خوار اور  
 رام پس گیا وہ مرد اور درنگ کیا ایک مدت اور پھر آیا اور کہا یا رسول  
 اللہ توجہ ہو دینا میری طرقت بخانوں میں کہ کہاں رکھوں اسے اور  
 اس کلمہ کو سند کہو یہ یعنی نجم الدین کبریٰ میں درمیان سنت اور فرض  
 فجر کے پڑھتے ہیں اور اگر ضم کرین اس کے ساتھ لا حول ولا قوۃ الا باللہ  
 جیسا کہ حدیث میں آیا ہی سبب مغفرت بگناہوں کا ہو وی اور یہ سبب

وسعت رزق کا ہی اس واسطے کہ معاصی موجب ضیق رزق ہو ورم و غم کے  
 بن جیسا کہ گزرا اور اس جگہ ایک وردہ ہی کہ اوسکا کیمیائی مشایخ نام ہی  
 اور محبوب ہی بعد از سلام نماز جمعہ کے پہلے اوس سے کہ پیرے پاؤں اپنے  
 اوس وضع سے کہ تہذیب میں رکھی بن پڑی فاتحہ الکتاب تہذیب اور  
 قل ہو اللہ سات مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق سات بار اور قل اعوذ  
 برب الناس سات مرتبہ اس مقدار حدیث میں واقع ہوا ہی واسطے غفران کے  
 پچھلے گناہوں کے اور مشایخ بعد از ان اس غلو پڑھیں کہ آثار میں آیا ہی  
 سات بار **اللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيدُ يَا مُبْدِيُّ يَا مُعْصِيُّ**  
**يَا مُنْتَهَى** یہ تہذیب **يَا رَحِيمُ يَا وَدُودُ** یہ تہذیب **اغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ**  
**عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ رَحْمَةً اَطْفَايْ حَرِيْقَ**  
نارمانی اپنی سے اور ساتھ فضل انہی کے اوس شخص سے کہ سوائے تیری ہے  
 طہانی اور ابن عباس کہنے روایت کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
**اِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرِيْقَ فَكَبِّرُوا** **اِنَّ التَّكْبِيْرَ تَطْفِئُهُ** یعنی جب دیکھو تم  
 آگ لگی ہوئی پس تکبیر کہو تم پس برستی تکبیر بجاتی ہی آگ کو بجرب ہی اور  
 وجہ بجھانے تکبیر میں حریق کو یہ بیان کیا ہی کہ نار مادہ شیطان ہی کہ پیدا کیا گیا  
 ہی اوس سے اور ہی اوس میں فساد عام کہ مناسب شیطان اور اوس کے  
 فعل کا ہی اور آتش بالطبع چاہتی ہی علو اور فساد کو اور شیطان ہی  
 ہلاک بنی آدم کو پس آتش اور شیطان ہر ایک چاہتی بن زمین میں فساد  
 کو اور کبریائی حق تعالیٰ کی فتح کرتی ہی شیطان اور اوس کے فعل کو پس  
 اسی جہت سے تکبیر کو اثر ہی اطفائے حریق میں اور نہیں قائم اور ثابت  
 رہے کبریائی حق کی کوئی چیز پس جب تکبیر کہی مسلم اپنی پروردگار کو اطفایا  
 کرتا ہی نار کو **رَحْمَةُ الصَّبْرِ** کہا ہی کہ صبر ایک تصرف ارواح خبیثہ  
 ارضیہ سے ہی اور دوسرے اخلاط روہیہ سے اس قسم ثانی میں اطفائے

تکلم کیا ہی لیکن علاج صریح کا ارواح خبیثہ سے ساتھ رقیون کے ہوتا ہی اور  
 معالجہ او سکاحار بہ ہی اور محارب کو ضروری کہ سلاح او سکے ثابت اور سالم  
 اور بازو او سکے قوی ہوں یہاں تک کہ بعض صالحین سے وہ تھا کہ اکتفا بقول  
 اُخْرِجْ مِنْهُ کرنا تھا یا بقول بِسْمِ اللّٰهِ یا بقول لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا  
 بِاللّٰهِ اور ہی آنحضرت کہہتی تھے اُخْرِجْ عَدُوَّ اللّٰهِ اَنَا رَسُولُ اللّٰهِ  
 یعنی نکل دشمن خدا کے میں رسول اللہ ہوں اور بعض معالجہ کرتے تھے ساتھ  
 آیت الکرسی کے اور اگر کہتے تھے مصروع کو ساتھ کثرت قرات آیت الکرسی  
 اور معوذتین کے اور بعض نے پڑھنا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ  
 اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ آخر سورہ یعنی محمد فرستادہ خدا ہیں اور جو لوگ  
 اونکے ساتھ ہیں سخت ترین اوپر کفار کے اور یا سوگند ساتھ حضرت نبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے او سکے تجزیہ دفع کین کیا ہی رقیہ صداع  
 روایت کیا ہی حمید نے طب میں یونس بن یعقوب سے اور او سکے عبد اللہ سے  
 کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعوذ فرماتی تھے صداع سے  
 ساتھ قول ابنی کے بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ اَلْکَبِیْرُ  
 وَاعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عَرَقٍ نَّعَّارٍ وَمِنْ  
 شَرِّ حَرِّ النَّارِ یعنی ساتھ نام خدا کے کہ روزی دہندہ اور بخشنده ہی  
 اور ساتھ نام اللہ بزرگ کے اور نیاہ لیجاتا ہونین ساتھ نام خدای بزرگ  
 کے بی ہر گ جوشندہ اور بدی گرمی آتش سے رقیہ وجع الفرج  
 پہنچی لایا ہی کہ عسیر بن رواحہ نے شکوہ کیا نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کے درد دندان کا پس رکھادت مبارک اپنا حضرت نے رخا او سکے  
 بر حیطہ در دتھا اور کہا سات بار اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ عَنْهُ  
 سُوءَ مَا یَجِدُ فِحْشَةً یَّدْجُوْنَ بِکَ الْمَلِکِیْنَ الْمُبَادِلِ  
 عِنْدَکَ یعنی یا اللہ دور کر او سے برائی او میں چیز کی کہ پاتا ہے  
 زشتی او سکی ساتھ دعا اور پکارنے پیغمبر پیشی کے کہ صاحب منزلت اور  
 مرتبہ ہی برکت دیا گیا نزدیک تیری بخدا پس شفادی او سے بخدا تعالیٰ نے

پہلے جانے حضرت سی اور نہ ثابت کیا ہی حمید نے کہ فاطمہ زہرا علیہ السلام میں  
 حضرت پاس اور اس حال میں کہ شکایت کرتی تھیں درد سے کہ باقی تھیں اپنی دندان  
 میں پس لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبابہ یعنی اپنی کو اور کہا  
 اور برکت موجود کے اور کہا **بِسْمِ اللَّهِ** **وَبِاللَّهِ اسْتَلْكَ**  
**بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَقَدْ رَأَيْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَاتِلًا**  
 تجھے ساتھ عزت اور بزرگی تیری اور توانائی تیری کے اور ہر چیز کے پس برستی  
**مَرِيَمَ لَمْ تَلِدْ غَيْرَ عِيسَى مِنْ رُوحِكَ وَكَامِلَتِكَ أَنْ**  
 مریم نہیں جنی سوائے عیسیٰ کے روح تیری سے اور مکمل تیری سے کہ  
**تَكُنْتَ مَا نَلَقَى فَاطِمَةُ بِنْتُ خَدِيجَةَ مِنَ الصُّبْحِ كَلَامًا**  
 زایل کر بتو وہ چیز کہ ملاقات کرتی ہی فاطمہ دختر خدیجہ درد دندان تمام اوکے سے  
 پس آرام پایا اور درد سے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں اور جواب  
 میں کہا ہی کہ نوادراعمال سے کہ شایع اور ذایع ہے ہمارے شیخ نجیب  
 طبری امام مقام الخلیل سے کہ میں دیکھا مینے او سک کہ کیا بارہا اور کہا  
 اپنا ہاتھ اوپر سر او اس شخص کے کہ درد کرتا تھا دانت او سکا اور پوچھا  
 او اس کے نام او سکا اور او سکی مان کا اور پوچھا چند مدت چاہتا ہی تو کہ  
 دانت تیرا درد نکرے پانچ یا سات یا نو سال بعد دطابق پس او ہلکا ہوا  
 ہاتھ اپنا مگر وہ کہ ساکن ہوتا درد او سکا اور کثرت کربا مت مذکورہ مقدمہ  
 کہ درد کرتا اور یہ امر شایع اور مشہور او اس سے — لیکن کہتے دعا  
 معین ذکر نہیں کی ظاہر لہی دعائے ماثور مذکور ہو گے یا توجہ کرتا تھا  
 اور پس خود کوئی دعا پڑھتا تھا وہ اسم اعظم اور کہا صاحب مواہب نے  
 وہ جو تجربہ کیا گیا ہی وہ ہے کہ یکے جس رخساری کی طرف درد ہے  
**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كُلُّهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ**  
 ب نام خدای بخشنده و روزی دهنده کہ وہ ایسا ہی کہ پیدا کیا تمکو  
**وَجَعَلَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا**  
 اور گردانے تھارے لئے کان اور آنکھیں اور دل کم ہی کہ تم



تَشْكُرُونَ اور اگر چاہی کہی وَلَا مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ

شکرگزار کر رہے ہیں اور اویسکے واسطے ہی جو چیز ساکن ہی رات اور دن میں

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رقیہ عمر البول روایت کیا ہی نہایت

وہ سنی لا جانی والا ابی الدرداسے کو آیا اونکے پاس ایک مرد اور کہا کہ میرے

باب کا مثنیٰ بند ہو گیا ہے اور پہنچا ہی اوسکو حصۃ البول پس تعلیم کیا

اویس ابی الدردا رضی اللہ عنہ نے رقیہ کو سنا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

رَبَّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ آمُرُكَ فِي السَّمَاءِ

رب ہمارا وہی کہ آسمان میں ہے پاک نام تیرا حکم تیرا آسمان

وَالْأَرْضِ كَمَا رَحِمْتَكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ

اور زمین میں ہے جیسا کہ رحمت تیری آسمان میں ہی پس گردان رحمت اپنی

فِي الْأَرْضِ وَاعْفُ عَنَّا ذُنُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الْمُنْتَظِرِينَ

سج زمین کے اور بخش ہماری گناہ ہمارے اور خطائیں ہماری تو ہی پروردگار پاکون کا

فَأَنْزَلَ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ عَلَى هَذِهِ

پس نازل کر شفا شفا اپنی سے اور رحمت رحمت اپنی سے اوپر اس درد کے پسندیدہ

الْوَجْعَ قَبْرِيَّ اور امر کیا اوسکو کہ رقیہ کرے ساتھ اس عا کے پس رقیہ کیا

اوسکے ساتھ اور تندرست ہوا اور یہ رقیہ بخلاصیت عام میں کہ ہر مریض کے لیے

کریں ہی آیا ہی حدیث ابی الدرداسے رقیہ الحمی روایت کیا ہی اس

رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ صدیقہ

پاس اور وہ دشنام دیتی تھیں بت کو فرمایا آنحضرت نے دشنام نہ دے بت کو

کو وہ مامور ہی ولیکن اگر چاہو تم سکھاؤن میں تمکو کلمات کہ جب کہو تم اون

کلمات کو لیجاوے خدا تعالیٰ کہتی تھا یہی پس سکھائے اونکو وہ کلمات اور فرمایا کہ

اللَّهُمَّ ارْحَمِ جِلْدِي الْكَرِيمِ وَعَظِمِي الدَّقِيقِ مِنْ شِدْقِ

یا اے رحم کر پوست تنگ میری کو اور استخوان ہار یک میری کو شدت

أَيُّ نَقِي يَا أُمَّ مُلْكٍ إِنْ كُنْتَ أَمْنٌ يَا اللَّهُ الْعَظِيمِ فَلَا تَصْدَعْ

سوزش سے ای تب اگر ہی تو کہ ایمان لائے تو ساتھ خدا ہی بزرگ کے پس دردمند

## باب بیون فصل میرے

الرَّاسِ وَلَا تُنْتِنَ الْفَنَمَ وَلَا تَأْكُلِ اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِ الدَّمَ

میری سر کو اور بدبو نہ کرے موندہ کو اور نہ کھا گوشت اور نہ پے خون  
وَحَوَّلِي عَنِّي إِلَيْنِ مَنْ أَخَذَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ

اور پھر جا مجھے طرف اوس کے کہ بڑا سوائے خدا کے معبود دوسرا

کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے پس کہا میں نے ان کلمات کو کہ سکھا یا مجھے رسول صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس گئی تب مجھے - صاحب مواہب کہتا ہے

مجبور ہی یہ رقیہ جیسا کہ دیکھا میں نے بخط شیخ اپنی کے اور لفظ اوسکی بہ بن  
اللَّهُمَّ ارْحَمْ عِظْمِي الدَّقِيقَ وَجِلْدِي الرَّقِيقَ وَأَعُوذُ بِكَ

یا اللہ رحم کر استخوان باریک میری اور پوست نازک میری اور بناہ لیجاتا ہونین ساتھ تر

مَنْ قُوَّةَ الْحَرِيقِ يَا أُمَّ مَلَكٍ مَزَكْتُ أَمْنَتِ يَا اللَّهُ وَالْيَوْمِ

جو شمش سوزش سے ای تب اگر ہی تو کہ ایمان لائی ہے تو ساتھ خدا ہے اور دن

الْآخِرِ فَلَا تَأْكُلِ اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِ الدَّمَ وَلَا تَقُورِي

پچھلے کے پس نہ کھا میرا گوشت اور نہ پی میرا خون اور نہ جو شش کار

عَلَى الْفَنَمِ وَانْتَقِلِي إِلَى مَنْ يَنْعَمُ أَنَّ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ

اوپر موندہ کے اور انتقال کو طرف اوس کے کہ گمان کرنا ہی ساتھ اللہ کے معبود دوسرا

فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

میں شہدہ کے کہ جو ہیں سنی میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں معبود سوائے خدا کے اور یہ محمد اوسکی بندی اور رسول اوسکے

میں شہدہ کے جیسا کہ ذکر کیا ہی صاحب الہدی فی اوپر تین بارہ کاغذ باریک کے

بِسْمِ اللَّهِ قُرْتُ لِسْمِ اللَّهِ مَرَّتَ لِسْمِ اللَّهِ قُلْتُ -

ایہ نام کہ چار گے تب ساتھ نام خدا کے گز گئی تب ساتھ نام خدا کے کثرت اور کم ہونے تب

اور لیوی ہر روز ایک ورق کو اور ڈالی اوسے موندہ میں اور نکل جاوے

ساتھ بانی کے اور کہنے قرآن اور اوس کے پینے واسطے شفا کے

سلف سی رخصت ہی جیسا کہ گزرا اور ابن الحاج سے مدخل میں

نقل ہی کہ شیخ ابو محمد جانی ہمیشہ کہتی تھی اوپر بارہ کاغذ کے واسطے

تب وغیرہ کے اور کہ چھوڑتی تھی ایک گوشہ میں پس جبکہ ہوتا تھا

## ذکر آنحضرت ۳

کچھ لیتا ایک پارہ اوس سے اور استعمال کرتا اور شفا پاتا ساتھ

اذن حق جل و علی کے اور اوسین یہ دعا لکھتی تھے

اَزَلِيْ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ يُرْسِلُ الزَّوَالِ وَهُوَ لَا يَزَالُ

پروردگار ہر ادا ہم ہی ہمیشہ تھا اور ہمیشہ ہوگا دور کرتا ہی نیستی کو اور وہ نیت نہیں ہوتا

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظَمِ

اور نہیں بازگشت اور نہ توانائی مگر ساتھ اسے برتر بزرگ کے

وَيُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شَفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

اور نازل کرتا ہے قرآن سے وہ چیز کہ شفا ہے واسطے لوگوں کے اور رحمت واسطے مومنوں کے

وَيَسْأَلُكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا فَيَذَرُهَا

اور سوال کرتے ہیں تجھے پہاڑوں سے پس کہہ جرسی اوکھاڑتا ہی اوکو پروردگار میرا اوکھاڑتی کر پس چھوڑتا ہی

قَاعًا صَفْصَفًا لَا تَرَىٰ فِيْهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا مَّجْرَبٌ سِ

ہموار اور برابر نہ دیکھی تو اوس میں کجی اور نہ تیب و فراز —

رقیہ عسر ولادت اور اوس چیز سے کہ مجرب ہی عسر ولادت

کو ایک چیز ہی کہ روایت کی گئی ہی عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل سی کہا دیکھا

میں اپنی باپ کو لکھتی تھے اوس وقت کہ دشوار ہو کسی عورت پر ولادت

جام سفید یا چیز لطیف من حدیث ابن عباس لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيْمُ

الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

الْعَالَمِيْنَ كَانَتْهُمْ يَوْمَ يَرْوْنَ مَا يُوعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَسُوْا اِلَّا

عَشِيَّةً اَوْ ضُحًى نہیں کوئی معبود مگر خدا پر دبار بخشنده منزہ اور پاک

ہی خدا پروردگار عرش بزرگ کا شکر اور سپاس اوس خدا کو کہ پروردگار

ہی عالم کے لوگوں کا گویا وہ جب دیکھیں گے وہ چیز کہ وعدہ دیئی گئی ہیں

نہ درنگ و مہلت کریں مگر وقت عشا یا چاشت اوسکی بد خلال نے کہا

کہ خبر دی ہکو ابو بکر مروزی نے کہ آیا امام احمد پاس ایگر د کہا یا ابا عبد

لکھہ کوئی چیز ایک عورت کے لیے کہ سخت ہوئی اوس پر ولادت مدت

دو دن سے کہا کہہ اوسکو کہ لاوے جام و اسع اور روضہ ان کہا خلال نے

دیکھا مینے اوسکو کہ لکنا تھا بہتوں کے لیے اور نخل میں کہا ہی لکھی گری سہین  
 أُخْرِجُ أَيُّهَا الْوَلَدُ مِنْ بَطْنِ صَنِيْقٍ إِلَى سَعَةِ هَذِهِ الدُّنْيَا  
 باہر نکل ای ٹرکے پیٹ تنگ سے طرف کشا دگی اس دنیا کے  
 أُخْرِجْ بِقُدْرَةِ الَّذِي جَعَلَكَ فِي قَوَائِمٍ مَكِينٍ إِلَى قَدَرٍ مَعْلُومٍ  
 باہر نکل سہ قدرت اوس شخص کے کہ گردانا تجھے قرار کجاہ ستوار میں اندازہ معلوم تنگ  
 لَوَأْنِزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ إِلَى آخِرِ سُورَةٍ  
 اگر اوتارتے ہم اس قرآن کو اوپر پہاڑ کے البتہ دیکھتا تو اسے آخر سورت تک  
 وَنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ  
 اور اوتارتے ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہی واسطے مؤمنوں سے  
 پیوی اوسکو عورت اور جہاڑے اپنی مونہ پر کہا شیخ جرجانی نے یہاں سے  
 یہ رقیہ بعض بزرگوں سے اور نہ لکھا مینے اوسے لیکے لیے گروہ کہ  
 رستگاری بابی اوسیدم اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے رضی  
 اللہ عنہ کہا گذرے عیسیٰ علیہ السلام اوپر ایک عورت کے حال آنکہ تعرض  
 زمین پر پڑی تھی بچہ اوسکے پیٹ میں پس کہا اوس عورت فی ای کلیم اللہ  
 دعا کر میری لئے کہ چڑا دے خدا مجھے اس محنت سی کہ میں دوسمین گرفتار ہوں  
 پس کہا عیسیٰ علیہ السلام نَ يَا خَالِقَ النَّفْسِ وَيَا مُخْلِصَ النَّفْسِ  
 مِنَ النَّفْسِ وَيَا مُخْرِجَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْهَا يَعْنِي اے پیدا  
 کرنیوالے نفس کے اور چڑانیوالے نفس کے نفس سے اور ای برآزندہ  
 نفس کے نفس سے ہدایتی دی اوسے ہدایت الا اوس سوزن نے ولد کو اور  
 اوٹھی کہا شیخ جرجانی نے جبکی عورت پر دشوار ہو ولادت لکھی اوسکو  
 اوسکے لیے رقیہ رعاف اور اوس چیز سے کہ تجربہ کیا گیا ہی رعاف  
 کے لئی وہ کہ لکھا جاوے ہتھ سے پشانی مرغوف پر وَقِيلَ يَا أَرْضُ  
 ابْلَعِي مَاءَكَ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيْضَ الْمَاءِ وَقِصِّي  
 اَلْأَمْوُ يَعْنِي اور کہا گیا اے زمین نخل جا پانی اپنا اور ای آسمان بند ہو اور  
 کم کیا گیا بانی اور جاری کیا گیا حکم اور جائز نہیں کتابت اوسکی سہتہ خون

راعف کے جیسا کہ بعض جہال کرتے ہیں اس واسطے کہ خون نجس ہے پس نہیں  
 جائز کہ کھیا جاوے ساتھ اس کے کلام اللہ **رقیہ واسطے مرد درد**  
**وبلا کے** ابان بن عثمان اوہون نے اپنی باب رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کیا ہے کہ کھیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ  
 فرماتے تھے جو کوئی کہے **بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ**  
**شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهَیْوَ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ** بنام  
 خدا ایسا خدا کہ نہیں ضرر کرتی ساتھ اس کے نام کے کوئی چیز نہ زمین اور نہ آسمان  
 میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے بد تین بار وقت شام کے نہ پہنچی اس کے  
 کوئی بلائی نہ کھانی صبح تک اور اگر صبح کو کہی نہ پہنچی شام تک کھیا راوی نے  
 بس یہی بوجہ ابان بن عثمان کو فاج پس نظر کیا اوہین جس نے کہ سنی تھی یہ حدیث  
 بطریق نجیب اور انکار پس کہا ابان نے کیا دیکھتا ہے تو میری طرف بجز اسو گند  
 دروغ نہیں بانڈا میں نے عثمان پر اور نہ دروغ بانڈا ہی عثمان نے پیغمبر خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم پر و لیکن آج جس حالت میں کہ میں گرفتار ہوں بسبب عصبیان  
 کے کہ فراموش کیا میں نے پڑھنا اسکا۔ روایت کیا اس سے ابو داؤد  
 اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **رقیہ** کہ حاصل ہو  
 بسبب اس کے معافات ستر بلا سے روایت ہی انس بن مالک سے کہ کہا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی کہے **بِسْمِ اللّٰهِ**  
**الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ**  
**الْعَظِیْمِ** دس مرتبہ پا کر کیا جاوے گناہوں سے گویا کہ مان کے پیٹ  
 سے پیدا ہوا ہے اور عافیت دیا جاوے ستر بلاؤں دینا سے کہ جنوں اور  
 جذام اور برص اور رنج اونکے سے ہی اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضی  
 اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے بہت کہو **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ**  
 اس واسطے کہ کثر جنت ہی کہا کھول نے جو کوئی کہے **لَا حَوْلَ وَلَا**  
**قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مُلْجَاۃٌ مِّنْ اِلَّا اِلَیْہِ**

دور کرے اوس سے خدا تعالیٰ سات باب ضرر سے کہ ادنیٰ اوس کا فقر ہی  
اور روایت کیا ہی طبرانی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ  
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَانَ دَوَاءً مِنْ تِسْعَةِ وَتِسْعِينَ دَاءً  
أَلْسِمَاهَا اللَّهُمَّ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے  
کہا نہیں بازگشت اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ کے ہووے دوا تین نوین  
سے کہ آسان تر اور نکاح اندوہ ہی اور حدیث دوسری میں روایت  
ابو موسیٰ آیا ہی کہ جو کوئی کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ہر روز  
سو مرتبہ نہ پہنچے اوسے ہرگز فقر اور نہ ہی آباہی حیرت رنگ اور کشش  
کرے رزق جائے کہ اکثر کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اور  
امام جعفر بن امام محمد باقر رضی اللہ عنہما سے اونکے باب اونکے دادا علی  
بن ابیطالب رضی اللہ عنہم سے آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا ہی جو کوئی کہے ہر روز شب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَيُّ  
الْمُبِينُ ہووے اوسکو امان فقر سے اور انس و حشر قبر سے اور شاد  
ہووی اوسکے لئے دروازہ عذاب کا اور شاد ہووے دروازہ بہشت کا  
اور بعض روایت اس حدیث نے کہا ہی اگر رحلت کریں واسطے اس  
حدیث کے صبر تک بہت ہوں۔ ذکر کیا ہی اسکو عبد الحق نے کتاب الطیب  
النبوی میں رقیہ و رطل عام روایت کیا ہی بخاری نے اپنی تاریخ  
میں عبد اللہ بن مسعود سے کہہی جو قوت طعام کہا جاوے بِسْمِ اللَّهِ  
خَيْرٌ لَا سَمَاءَ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا يَضُرُّهُ مَعَ إِيَّاهُ  
دَاءُ اللَّهِ لَمْ يَجْعَلْ فِيهِ رَحْمَةً وَشِفَاءً مَرَدُّكَرَى اَوْسَمَ  
کوئی چیز رقیہ ام الصبیان امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہا  
کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکے ہاں پیدا ہووے زندہ پس  
اذان کہے اوسکے گوش راست میں اور اقامت گوش چپ میں زبان نکرے  
اوسے ام الصبیان روایت کیا اوسے ابن اسنی نے اوزد کر کیا اوسے عبد الحق

طب نبوی نبوی میں اور ام المصیان ایک بی بی کہ لاقی ہوتا ہی اولاد کو  
 ہو رہا اوقات دیا گیا ہی اوسکو اور گرتا ہی اوسپر اور ستر تاذین میں وہ ہی  
 کہ اول جو کہ اوسکے گوش میں گویے کلمہ شہادت ہو اور کبریا اور عظمت اوسکی پس  
 گریا تلقین ہی اوسکو شعایر اسلام سے بوقت آنی اوسکے دنیا میں جیسا کہ تلقین  
 کیا جاتا ہی کلمہ توحید نزدیک خروج اوسکے دار دنیا سی اور یہی شیطان پہاگتا ہی  
 کلمات اذان سے **رَقِبْ حَفِظْ رَمَضَانَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**إِلَّا أَنْتَ يَا اللَّهُ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ يَا اللَّهُ فَحِطْ بِ**  
 نفین تیری ای خدا برتری تو سننے والا جاننی والا ہی ای خدا گیرنے والا ہی اوسکو  
 عَلِمَكَ وَبِهِ سَيُغْلِبُونَ وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَّلْنَاهُ  
 علم ترا اور بیکے قریب ہی کہ غالب ہو دین مسلمان اور ساتھ راستی کے اقرار ہمیں اس قرآن کو اور تیرے  
 وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا اور ہمیں بھیجا  
 تجھی مگر برت دینی والا اور ڈرانے والا ہد اور بعض منجون میں بجای سخیلوں  
 کے یعلہون واقع ہوا ہی اور معنی عدا لفتحتن کے سرکشگی اور دہشت اور  
 تیزی اور جد اور حرص اور بلیدی نفس اور زحمت حمار کے آئی ہیں و اسلم  
 صاحب مواہب کہتا ہی کہا ہماری شیخ نے مشہور ہوا ہی بلاد میں اور کہ اور  
 بصرہ اور مصر و مغرب اور ب شہرون میں کہ یہ حفیظہ رمضان ہی نگاہ  
 رکھتا ہی غرق و حرق و برق اور تمام آفات سے اور کہا جاتا ہی آخر جمعہ  
 رمضان سے اور سب لوگ اوسے لکھتے ہیں جو وقت کہ خطیب خطبہ پڑھتا  
 ہی اوپر منبر کے اور بعضے بعد نماز عصر کے **وَرَكْعَتِ** کہ یہ بدعت ہی  
 نہیں اصل اوسکی اگرچہ واقع ہوا ہی کلام غیر واحد میں اکابر سے اس کا  
 ورود حدیث ضعیف میں اور تھے حافظ ابن حجر الحار کرتے تھے اوسکو  
 جدا یعنی بہت پہا تک اثنای خطبہ میں منبر پر کھڑے ہوئے جسی دیکھتے کہ  
 کہتا ہی اوسکو کہتی ہے **قَتَلَكَ اللَّهُ مَا أَهْلَكَهُ الْبِدْعَةُ** اتھی  
 زشت کیجو تجھی خدا یہ بدعت ہی آخر ہوا کلام صاحب مواہب کا -  
**مسل** و لیکن طب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ادو طبعیہ

## باب میں فصل تیسرے

طبیہ کے بہت ہی اور اکثر امراض میں واقع ہی اور ظاہر یہ ہی کہ طب  
 آنحضرت ساتھ وحی کے ہو اگر بعض مواضع میں بقیاس اور اجتہاد اور تجربہ  
 کے ہی ہو بعد نہیں اور ہم نے اختصار اور زیادہ رو حائثہ کے کیا بحث ہو  
 اونکے اتم اور اعلیٰ اور اخض اور اکمل لیکن وہ حدیث کہ باب غسل میں در  
 باب علاج اسہال بجلد واقع ہی اوس جگہ کلام ہی نقل کرین ہم اوسکو  
 صحیحین میں حدیث ابی سعید خدری سے آیا ہی کہ آیا ایک مرد پاس آنحضرت  
 کے اور کہا یہاں میرا شکایت کرتا ہی شکم اپنی سے ۔ اور ایک روایت  
 میں ہی کہ کہا جاری ہی شکم اوسکا پس امر کیا آنحضرت نے اوسکو ساتھ بلائے  
 شہد کے پس بلا یا اوسکو شہد پس زیادہ ہوا استطلاق یعنی روانگی  
 شکم پس فرمایا آنحضرت نے سچ کہا ہی حق تعالیٰ نے اور دروغ کیا شکم  
 یہاں تیرے نے اور روایت مسلم میں آیا ہی کہ تین بار امر کیا آنحضرت  
 نے ساتھ بلائے شہد کے پس آیا وہ مرد چوتھی بار پس فرمایا آنحضرت نے ساتھ  
 بلائے شہد کے پس زیادہ ہوا استطلاق اور روایت احمد میں آیا ہی کہ  
 مرتبہ چارم میں ساتھ بلائے شہد کے امر کیا تندرست ہوا کہا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتبہ چارم میں صدق اللہ و کذب  
 بطن اخیثک سچ کہا خدا نے اور چوٹ کہا شکم ہاں تیری نے \*  
 کہا ہی کہ اہل حجاز اطلاق کرتے ہیں کذب کو جہاں خطا میں کذب سمعک  
 یعنی خطا کی اور نہاں حقیقت اوس چیز کی کہ کہا گیا اوسکو پس معنی کذب  
 بطنہ یعنی صلاحیت نہ کہی قبول شفا کی بلکہ خطا کی اوس سے کذا قیل  
 اور امام فخر الدین رازی نے کہا ہی شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و  
 سلم نے جانا ساتھ نوروحی کے کہ غسل ظاہر ہوتا نفع اوسکا اور جب ظاہر  
 ہوا فی الحال گویا جاری ہوا مجری کذب کے اسی بہت سی اطلاق کیا گیا اوسپر  
 لفظ کذب انتہی ۔ اور بعض ملاحظہ نے اعتراض کیا ہی اس جگہ اور کہا ہی  
 کہ غسل مہل ہے پس کیونکر کہا جاوے کسیکو کہ دافع اسہال ہی اور  
 جواب دیا گیا ہی کہ یہ سخن اوسکے قایل سے صادر پچھل ہی اور مصلحت



## باب یون فصل تیر

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحَيِّطُوا بِهِ لَعَلَّكُمْ كُفَّاءٌ  
 اطباء کھڑے ہیں اور مختلف ہوتا ہی علاج اور اسکا با اختلاف سن اور عادت  
 اور زمان اور غذا ای مالوف اور تدبیر اور قوت طبیعت کی اور اسہال کبھی  
 حادث ہوتا ہی ناگو ای طعام سے کناشی ہوتا ہی سورہ مضمی سے اور اتفاق  
 رکھیں کہ علاج اسکا چھوڑنا طبیعت کا اس کے فعل پر ہے پس اگر محتاج ہی طرف  
 مسہل کے امداد اور اعانت کیا جاوے اور سپر اگر علیل میں قوت ہی  
 پس گو یا یہ مراد استطلاق اس کے بطن کا شاید بدہضمی سے ہو پس امر  
 کیا اس کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باستعمال غسل واسطے رفع فضول  
 کہ جمع ہو ی ہی نواحی معدہ میں اخلاط لزج سے کہ منع کرتے تھے استقرار  
 غذا کو اور معدہ میں رہنے اور پرزے میں جب لپٹ جاتے ہیں اور میں اخلاط  
 لزج فائدہ کرتے ہیں معدہ کو اور اس غذا کو کہ اصل معدہ ہی پس دوا  
 ہو سکی باستعمال شنی جالی چاہیے کہ پاک کردی معدہ کو اخلاط سے اور نہیں  
 کوئی چیز نافع تر اس باب میں غسل سے مخصوصا اگر آمینختہ ہو ساتھ بانی گرم کے  
 اور تکرار ان میں ساتھ پلانے شہد کے ایک نکتہ لطیف ہی اس واسطے کہ  
 دوا چاہیے کہ اندازہ اور کمیت میں بحسب حال مرض کے ہو وے تا اگر اس  
 سے قاصر آوی بکلی مرض کو زایل کرے اور اگر زیادہ آوے قوی کو ساقط کری  
 اور مرض کو زیادہ اور ضرر دوسوا پیدا کرے اور جو ہر نوبت میں آتا شہد  
 نذیر کہ مادہ مرض ہی مقاومت کرے لاجرم اسہال زیادہ ہوا اور  
 امر باعادہ پلانے غسل کے فرماتے تھے تا بقدر حاجت پہنچا اس بہت سے  
 فرمایا صدق اللہ و کذاب بطن آخیک اور یہ عبارت ہی کثرت  
 مادہ سی اور جب آخر میں اس تعدد یا کہ اخراج مادہ اور دفع میں کافی اور  
 واقعی تبا نفع اسکا ظاہر ہو پس قول حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کذاب بطن آخیک میں اشارہ ہی ساتھ اس کے کہ یہ دوا نافع  
 ہی بقای رنج جہت قصور دوائے شفا میں نہیں بلکہ از جہت کثرت  
 مادہ فاسدہ کہ ہی پس ای جہت ہی امر کیا باعادہ شرب غسل کے واسطے

استفراغ کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ غسل کہی جریان کرتا ہی عبرت  
طرف عروق کے اور نفوذ کرتا ہی اوسکے ساتھ اگر غذا اور اور درجہ  
کرتا ہی پس قبض کرتا ہی اور کہی باقی رہتا ہی معدہ میں پس براگینتہ  
کرتا ہی اور کف معدہ کو تا آنکہ دفع کرتا ہی طعام کو اور ابہال دیتا ہی  
بطن کو پس انکار و صفت حمل کا یا ہال قصور و حمل منکر سے ہی اور  
بعضوں نے کہا ہی کہ و صفت کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میں  
عمل کو واسطے اس مرد کے چار قول ہیں ایک حمل کرنا آیت کا عموم پر شفا میں  
اور ساتھ اسکے اشارہ کیا آنحضرت نے اپنی قول میں **صَدَقَ اللَّهُ** ای راست  
فرمایا اللہ نے اپنی قول میں **فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ** یعنی شہد سی شفا ہے  
لوگوں کے لیے پس گاہ گیا اس حکمت پر اور ملقی بقبول کیا اوسکو پس شفا دیا  
گیا یا ذن اسد۔ ثانی وہ کہ و صفت مذکور بنا برالف عادت او کی تہا مذکور  
بغل میں اندر سب امراض کے۔ ثالث وہ کہ ابہال سب ہیضہ تہا جیسا کہ  
گذرا۔ رابع وہ کہ محتمل ہی کہ اور بطبخ غسل تہا پیش از شراب اس واسطے کہ وہ  
عقد بلغم کرتا ہی پس شاید کہ اوسم دنے اول بی طبخ استعمال کیا اور قول ثانی  
اور رابع ضعیف ہیں اور تائید کرتے ہیں قول اول کو حدیث ابن مسعود  
**عَلَيْكُمْ بِاللِّسْفَانِ وَالْعُسْلِ وَالْعُرَّانِ** یعنی اختیار کرو اور لازم  
پکڑو اپنی پردہ و شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہی اخراج کیا اس حدیث کو  
ابن ماجہ اور حاکم نے بطریق مرفوع اور اخراج کیا ہی ابن شیبہ اور حاکم  
نے بطریق موقوف کر رجال اوسکے رجال صحیح ہیں اور امیر المومنین  
علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ جب شکایت کرے اور ایک  
روایت میں جب چاہی تم میں سے کوئی شفا چاہی کہ بخشوا لی اپنی بی بی کے  
ہر سے کچھ چیز اور خریدی اوسکا شہد اور مکی آیت کتاب اللہ کو کا سین  
اور دہووی اوسکو آب باران میں اور خلط کرے ساتھ غسل کے شفا دے  
خدا تعالیٰ اوسکو اور بعض علما نے اوسکی توجیہ میں کہا ہی کہ حق تعالیٰ  
نے فرمایا ہی **وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَاءً هَؤُلَاءِ شَفَاءٌ** اور منہ دیا

اِیَّہَا وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مَّبَارَکًا یعنی اور او تار اہنی گنا  
 سے پانی برکت دیا گیا اور دوسری جگہ مَاءً طَہُورًا اور اِیَّہَا  
 فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِنْہُ فَکُلُوْهُ هَیْثُ مَا مَرَّیْتُمْ یعنی  
 اگر وہ بن تمہارے ازواج بخوشی خاطر اپنی مہر سے کچھ پس کھاؤ اور سکو چنا  
 چنا اور فرمایا اب نہ من فیہ شفاءٌ لِلنَّاسِ پس جیسا تہ ان سب  
 اسباب کے شفا جمع ہووے امید نہ لے اور سکا بغفل خدا کا قلب آوے  
 وہو اَشْفٰی اَلَا تَرَ کُمْ اَشْفٰی شِفَاءً عَاجِلًا یَّجِیُّ الْفَرٰزَ الْعَظِیْمَ  
 وَ بَرَکَۃٌ نِّبِیِّکَ الْکَرِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْکَ اِیُّہَا شفا  
 دی تجھ کو شفا شتاب ساتھ حق قرآن بزرگ کے اور ساتھ برکت نبی اپنی کے  
 کہ کریم ہی یا اللہ رحمت نازل کر او پر اور سلام و صلّٰی تعبیر دیا  
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جانا چاہی کہ تعبیر یعنی تفسیر ہی عبرت  
 اور دیا بتجفیف و تشدید دونو آہا ہی اور تشدید واسطے مبالغہ کے ہی اور  
 رویا بضم را سکون ہمزہ وہ جو دیکھی شخص خواب میں اور بیان حقیقت رویا  
 کا اوپر طریق متکلمین اور حکما کے شرح مشکوٰۃ میں کیا گیا ہی۔ یہاں وہ جو  
 اوپر طریقہ محدثین کے۔ کتاب مواہب میں وارد ہوا ہی ذکر کیا جاتا ہی۔  
 قاضی ابوبکر بن العربی نے کہ اعظم علماء مالکیہ سے ہی کہا ہی کہ رویا اور اگات  
 ہیں کہ پیدا کرتا ہی خدا تعالیٰ پندہ کے دلمین اوپر ساتھ فرشتہ یا شیطان کے  
 یا ان کے حقایق یا اوکئی تعبیرات اور حاکم اور عقیلی نے روایت کیا  
 ہی کہ ملاقات کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فی علی رضی اللہ عنہ سی کہا یا ابا۔  
 الحسن دیکھتا ہی مرد رویا پس بعض اوس کے سچا ہوتا ہی اور بعض جھوٹا  
 فرمایا البتہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے  
 نہیں کوئی عبد اور امتہ کہ خواب کری پس یہ ہوتا ہی ساتھ خواب کے گروہ  
 کہ یا ہر آتی ہی اوسکی روح طرف عرش کے پس وہ کہ بیدار نہیں ہوتا  
 پایاں عرش وہ رویا ہی کہ صادق آتا ہی اور وہ کہ بیدار ہوتا ہی پایاں  
 عرش کاذب آتا ہی اور وہ ہی اسی حدیث کو صحیح نہیں جانتا اور

ربن حدیث لایا ہی کہ روای مومن ایک کلام ہی کہ کرتا ہی اوسکو روکا  
تعالیٰ و تقدس اور حکیم ترندی نے کہا ہی کہ بعض اہل تفسیر نے قول حق تع  
۱۱ وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يَّكَلِمَهُ اللهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ  
وَرَاءِ حِجَابٍ مِّنْ كِهٰى مِّنْ وَرَاءِ حِجَابٍ اٰى فِى الْمَنَامِ اور  
خواب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کا وحی ہی بخلاف غیر انکے  
بشر وحی میں خلل نہیں راہ پاتا اس واسطے کہ وہ محدود ہے بخلاف روای  
غیر انبیا کے کہ کہی حاضر ہوتا ہی اوسکو شیطان اور بخاری میں حدیث  
انس سے لایا ہی کہ روای حسنہ مرد صالح سے ایک جزو ہی چہا لیسویں جزو  
نبوت سی اور اس جگہ اشکال کیا ہی کہ ہونا روایا کا جزو نبوت کیا  
معنی رکھے اور حالانکہ نبوت منقطع ہوئی نبوت بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے اور جواب دی ہی ہن کہ روایا اگر واقع ہی بنی سے جزو ہی اجزاء نبوت  
سے اوپر ہزار کے ساتھ اعتبار تشبیہ روای نبوت کے افادہ علم میں اور امام مالک  
سے پوچھا کہ آیا تبصر خواہ ہر شخص کر سکتا ہی کہا بہ نبوت یاری کرتا ہی بعد ازان  
کہا اَلرُّوْیَا جَزْءٌ مِّنَ النَّبِیِّۃِ مراد اوسکی وہی تشبیہ روای ہی ساتھ نبوت  
کے جہت اطلاع سے اوپر بعض غیوب کے اور حدیث عاith رضو میں آیا ہی  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ باقی نہ ہا میرے بعد میراث  
سے مگر روایا اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا ہی کہ حقیقت اجزاء نبوت  
کو نہیں جانتا ملک یا بنی اور وہ جو ارادہ کیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے ہی مقدار ہی کہ روایا ایک جزو ہی اجزاء نبوت سے فی الجملہ اس واسطے کہ او  
اطلاع ہی اوپر غیب کے غیوب سے ساتھ ایک وجہ کے وجوہ سے لیکن  
تفصیل نسبت مخصوص ہی ساتھ معرفت اوس شخص کے نبوت کو اور  
اس روایت میں ہی روایات مختلف آئی ہیں بعض میں جزو پینا لیس  
سے اور بعض میں شتر سے اور بعض میں چہتر سے اور بعض میں چہبیس  
سے اور بعض میں چوبیس سے پس وثوق اوسکی صحت کا نہ ہا اور مشہور  
ستہ واربعین ہی — اور بعضوں نے واسطے روایت مشہور کے کہ ستہ و

دار بعین ہے ایک مناسبت پیدا کی ہی اور کہا کہ حق تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف  
اپنی پیغمبر کے چہرہ مہینہ منام میں بعد ازان بقطہ میں مدت حیات تک موردیت  
دور نبوت تمام تیس سال ہی اور نسبت چہرہ مہینہ کے ساتھ تیس سال کے  
نسبت ایک جزر کی ہی ساتھ چیا بیسٹل کے اور یہ وہ چہرہ مناسب اور معقول  
ہی اگر ثابت ہو وحی ابتدا ہی نبوت میں چہرہ مہینہ منام میں — دو سرے جان  
کہ حدیث میں آیا ہی أَصْدَقُ الرَّؤْيَا بِأَهْلِكَ سَعْدًا یعنی راست ترین روایا  
کا وہ روایا ہی کہ دیکھے وقت سحر رواہ الترمذی والدارمی اور مسلم  
حدیث ابی ہریرہ سے لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
جو وقت کہ متقارب ہو وی زمان دروغ ہنوسے رو یا مسلم کا اور رست  
ترین رو یا کا تم میں سے راست ترین تمہارا ہی بابت میں اور معنون اقرب  
زمان میں دو قول ہیں ایک ۲۰ کہ معنی اوسکے تقارب زمان لیل و نہار ہی  
اور وہ وقت استواء دن و نون کا ایام ربیع میں ہی کہ وقت اعتدال  
طبایع اربع کا ہی اور یہی ہی عبارت قوم کے اور ظاہر وہ ہی کہ ایام خریف  
کو بھی کہیں کہ وقت تحویل میزان ہی اور وقت استواء لیل و نہار اور  
متغیران خواب ہی اس امر پر ہیں کہ اصدق رو یا نزدیک اعتدال لیل و نہار  
اور ادراک اثمار کے ہی اور اس جگہ بحث ہی اسوجہ پر کہ فائدہ فقہ  
کا ساتھ مسلم کے کیا ہی اس واسطے کہ اعتدال طبایع اس وقت میں مسلم  
نہیں ہی بلکہ دو نو برابر ہیں — جواب اوسکا وہ کہ حال کافر کا خارج دائرہ  
اعتبار سی ہے اور اطلاق صدق کا اوسکے رو یا پر ممنوع اور قول دوسرا  
وہ کہ مراد باقرباب زمان انتہی اوسکی مدت کا ہی نزدیک قیام ساعت کے  
اور تائید کرتی ہی اوسکو حدیث ترمذی کی کہ ساتھ لفظ فی آخر الزمان  
کَلَّا تَكْلِفُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ کے لایا ہی یعنی آخر زمانی میں خواب مؤمن کا  
جو ٹھنڈ نہیں ہوتا اور شیخ عبدالحق دہلوی بخاری نے اپنی مشائخ سے  
سنا ہی کہ مراد اقرباب زمان موت ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد  
زمان مذکور سے زمانہ محمدی علیہ السلام ہی کہ زمانہ لفظ عدل اور کثرت میں

اور فراخی خیر اور رزق کا ہی اور بعض کے نزدیک زمان عیسیٰ علیہ السلام بعد  
 قتل دجال کے اور یہی حدیث میں آیا ہے کہ جب دیکھے کوئی تمہارا خواب  
 میں شی مجھو پس وہ جانب خدا سے ہی جا ہی کہ حد کہے خدا ہی عزوجل کی اور  
 تحدیث کرے وہ خواب اور اگر دیکھی شی منکر و مرعوب و ناخوش پس وہ دوسرے  
 شیطان سی ہی استعاذہ جا ہی ساتھ خدا کے اوسکے شر سے اور ذکر  
 کرے اوسکا کیسے رو برو ضرر نہیں کرتا۔ روایت کیا اسی بخاری نے۔  
 اور روایت مسلم میں آیا ہے کہ خواب بد شیطان سے ہی خبر کرے اوسکی  
 کیسکو اور تفت کرے بجانب اٹھتے بائیں کے تین بار اور تعوذ بخدا شیطان  
 سے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ سووے کروٹ بدل کر۔  
 اور ایک روایت میں ہی کہ نماز پڑھے اور تحدیث کرے مگر سامنی  
 دوست کے یا عالم ناصح کے اور پڑ ہی آیت انکر سی اور یہی آیا ہے کہ رویا  
 اوپر پاؤں پندہ کے ہی یعنی اعتبار نہیں رکھتا اور واقع نہیں ہوتا تا آنکہ تعبیر  
 کیا جاوے اور جب تعبیر کیا جاوے واقع ہوتا ہی پس جا ہی کہ تعبیر بخیر کری  
 ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ کہا آئی ایک عورت حضرت  
 پارس اور عرض کیا کہ زوج میرا غائب ہی اور چوڑا ہی مچی حامل خواب  
 میں دیکھتی ہوں کہ ستون میرے گھر کا سنگتہ ہی اور جینی ہوں لڑکا اول  
 کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر آوے غاوند تیرا انشا اللہ تعالیٰ  
 صحیح اور سالم اور جینی تو لڑکا نیکو کار۔ اور اتفاقا ہی عورت بار دیگر  
 آئی اور حضرت کو گھر میں نہ پایا اور میں نے قصہ خواب کا اوس سے پوچھا  
 پس کہا خواب اپنا اور کہا میں نے تعبیر خواب اوس کے میں کہ اگر خواب تیرا  
 سچا ہی مرے زوج تیرا اور جینی تو لڑکا بدکار پس مٹی یہ عورت اور وی  
 پس آئی رہو لحد اعلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا باز رہ ای عائشہ اور  
 ایامت کرو جب تعبیر کہو کسی مسلمان کے خواب کی تعبیر کہو بخیر اور حل کرو  
 اوپر خیر کے اسواسطے کہ رویا واقع ہوتا ہی جس چیز پر ساتھ اوس کے تعبیر کیا  
 جاوے اور یہی آیا ہے کہ تعبیر پیش از تعبیر خیر لکنا و شر لا عذابنا

کبھی یعنی میلای ہمارے لیے اور پرای ہمارے دشمنوں کے لیے بعد از ان تعمیر  
 کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یونہی کرتے تھے اور کہا ہی کہ آداب  
 عارضے وہ ہی کہ نہ کبھی خواب کی تعبیر نزدیک طلوع آفتاب اور نزدیک  
 غروب اوسکے اور نہ وقت زوال اور نہ رات میں۔ ایسا ہی لایا ہی  
 صاحب مواہب اور وجہ اوسکی ظاہر نہیں اور کوئی حدیث ہی اس  
 باب میں نقل نہیں کی اور اگر کہیں کہ یہ اوقات مکروہ ہیں کہ نماز  
 انہیں مکروہ ہی پس وقت استوا ہی ذکر کرنا چاہے مگر ساتھ ذکر زوال  
 کے اشارہ طوط اوسکے کیا پس وجہ منع لیل میں کہا ہی اور تحقیق ثابت  
 ہوا ہی حدیث صحیح میں کہ آنحضرت جب نماز فجر سے عود فرماتے پوچھتے  
 صحابہ سی آیا دیکھا ہی کہ سینی تم میں سے کوئی خواب آج رات پس ذکر کرنا  
 اوغین سے اپنا خواب جو دیکھتا تھا اور تعبیر فرماتے اوسکی آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم و بعض علمائے کہا ہی کہ تعبیر و یا نزدیک صلوٰۃ  
 صبح کے اولی اور اقرب ہی نسبت باوقات دیگر کے جتہ حفظ صاحب  
 برویکے برویا کولسبب قرب عہد کے اور حضور ذہن عابر کا اوسوقت  
 میں بھت طیب ہوا اور نورانیت قلب اور قلت تشغل ساتھ فکر کے  
 امور محاش میں اور جملہ آداب رای سے وہ ہی کہ صادق الہی ہووے  
 اور با وضو سووے اور پہلوی راست پر جیسا کہ سنت ہی سونی میں اور  
 پیٹ ہی وقت سونی کے سورہ والشمس اور واللیل اور والنین اور  
 سورہ اخلاص اور معوذتین اور کہے اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ  
 بِکَ مِنْ سَيِّئِ الْاِحْلَامِ وَاسْتَجِیْرِکَ مِنْ تَلَاخِبِ  
 سائے تیری برای خوابوں کے سے اور ہانگی جاہتا ہوں ساتھ تیری بازی کرنے  
 الشَّیْطَانِ فِی الْفِطْرَةِ وَالْمَرْءِ الْکَلْبِ اِذَا اسْتَلَّکَ  
 شیطان کے بیداری اور خواب میں یا اللہ بد رستی مانگا ہو نہیں تجھے  
 رُوْیَا مَادِقَةٍ نَّافِعَةٍ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَا حَبَّ  
 خواب سجا نفع دینی دلا یا دہنی والا نہ ہو لئی والا یا اللہ کہا پھی میری خواب میں وہ چیز کہ دوست کرنا ہو نہیں

باب میوان فصل تیسرے

140

اور چاہیے کہ دشمن اور جاہل پر عرض خواب نکرے تا بعلت جہل اور باعث  
عداوت غفل اور بغیر جانب خیر کے نکرے اور تمام رویا منحصر و قسم میں ہیں  
ایک اصناف احلام اور وہ خواہاں پریشان اور کاذب جیسا کہ سیکو  
بیدار میں خیالات فاسد پریشان خاطر میں پرتے ہیں اور غفلت  
میں بمعنی حسرت و خاشاک بہم آمیختہ کے متعل ہے اور صراح میں غث  
دستہ گیارہ خشک و تربہم آمیختہ کو کہیں - اصناف احلام خواہاں ہی بخیر  
اور اس قسم کارویا معتبر نہیں اور بغیر نہ کہے اور گاہی بہت تلاب  
شیطان ہوتا ہی تا محزون اور اندوہ گین کرے رائی کو جیسے کہ کوئے  
دیکھی کہ کڑ گیا سر او سکا اور وہ چچی او سکے جاتا ہی یا مردہ ہی یا چاہ  
ہو ناک میں گرا ہی کہ خلاصی او س سے نامکن ہی - قسم دوسری رویا  
صادقہ ہیں مثل رویای انبیاء و صلحا تابعین کے اور دیکھی او سکے غیر سے ہی  
برسیل ندرت و اتفاق پڑتا ہی اور یہاں دو عبارت ہیں رویای صادقہ  
اور رویای صالحہ اور ظاہر میں دونو کے ایک معنی ہیں اور بعضی فرق کہیں  
کہ صادقہ وہ کہ راست ہو اور صالحہ وہ کہ موافق مقصود اور حسب دلخواہ -  
دیکھی اور یہ رویای انبیاء اور صالحین میں نسبت امور دنیا کے بحسب ظاہر  
دلخواہ نہ پڑے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز احد دیکھا  
کہ گایون کو ذبح کرتے ہیں اور اپنی شمشیر میں دیکھا کہ زحہ پڑ گیا ہی پس تعبیر  
فرمایا ذبح بقدر کو ساتھ او س چیز کے کہ پہنچی او سکے اصحاب کو او س دن میں  
اور زحہ شمشیر کو تعبیر کیا ساتھ ماری جائے ایک کے اہل بیت سی او سکے  
یعنی حمزہ بن عبد المطلب اور سب لوگ تین قسم ہیں مشہور الحال اور  
غالب او س استواء صدق و کذب ہی اور فقہ اور غالب او س  
اصناف ہیں اور نادہی او س ادنی صدق اور کفار صدق او س کا  
نہایت نادہی اور بعض کفار سے صادق ہی اتفاق پڑتا ہی جیسا کہ  
خواب صاحبی السجین کا ساتھ یوسف علیہ السلام کے اور رویا او سکے  
بادشاہ کا اور سیاہی اسکے اور حدیث میں آیا ہی کہ اَصْلَاقُ



الرؤیا یا لایا سحر اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسے رویا  
تاویل میں رویا و قیلو رہی اور محمد بن سیرین سے نقل کیا ہے کہ کہا رویا  
ہمارے مثل رویا ہی لیل ہی اور امام حکم رجال کا کہیں اور بعض نے کہا ہے  
کہ زن جب دیکھی کوئی چیز کہ وہ اسکی اہل نہیں وہ رویا اسکی روح سے ہی  
اور ایسا ہی رویا عبد کا واسطے سیکہ اور رویا طفل کا مان بچے کے لئی واسطہ  
اعلم وصل رویا اور تعبیر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
مروی ہی بہت ہیں اور از بخند روایت ابن اور تعبیر اسکی علم اور بخاری  
حدیث ابن عمر سے لایا ہے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کو کہ کہتی تھے اوس اثنا میں کہ میں خواب میں تھا لایا گیا میرے پاس قدح شیر  
پس پیامینے اس شیر سے تاکہ دیکھتا ہوں میں سیرابی اسکی کہ باہر آتی  
ہی ناخون سے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ پیامینے شیر کو  
تاکہ پاتا ہوں میں اوسکو کہ روان ہوتا ہی میری رگون میں درمیان گوشت  
اور پوست کے پس پیامینے وہ کہ زیادہ رہا اوس سے عمر کو عرض کیا  
صحابہ نے پس کیا تاویل اور تعبیر فرمائی اسکی آپ نے یا رسول اللہ کہا  
ساتھ علم کے اور از بخند روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے  
قمیص کو اور تعبیر اسکی ساتھ دین کے۔ حدیث بخاری میں ابی سعید خدری  
سے آیا ہے کہ کہا آنحضرت نے اوس درمیان میں کہ میں خواب میں تھا  
دیکھتا ہوں میں لوگوں کو کہ عرض کئی جاتے ہیں میرے اوپر اور انکے بدن پر  
پیرا ہن ہن بعض اون پیرا ہنوں سے پہنچتا ہی پستان تک اور بعض  
اوس سے دون اور گدرا چھپر عمر بن الخطاب اور اوس پیرا ہن ہے کہ  
کہنچتا ہی اوسکو یعنی دراز زمین تک۔ اور دون دو احتمال رکھی ایک  
وہ کہ کوتاہ تر اوس سے جیسا کہ ساتھ خلق کے چسپیدہ ہو دوسرا وہ کہ  
پایاں تر اوس سے ہو جیسا کہ ناف تک پہنچا ہو پس دراز تر پہلے سے ہو گا۔  
اور منوید اس احتمال کا ہی وہ جو روایت کیا ہے حکیم ترمذی نے نوادر الال  
میں کہ بعض اونسے وہ تھا کہ قمیص اوسکا ناف تک ہی اور بعض کا زانو تک

## باب بیسواں فصل تیسرے

اور بعض کا انصاف ساق تک اور اصل اس باب میں قول حق تعالیٰ ہے  
 وَلِبَاسُ الْقَوِي ذَٰلِكَ خَيْرٌ يَعْنِي پوشاک پر میزگاری یہ بہتری -  
 اور بعض نے کہا ہے کہ وجہ وہ ہے کہ دین ساری برہنگی جہل کو جیسا کہ قصہ  
 سارے عورت پر نکو پس جبکہ قمیص پہنی ہی سینہ تک ڈھانپتا ہی ذل لو سکا کفر  
 سی اگرچہ اس کتاب معاصی کرتا ہی اور وہ کہ بابان تری اور شرگاہ او سکی  
 ظاہر ہی اور بانو مشی کرتا ہی طرف معصیت کے اور وہ کہ باتو تک پہنچا  
 ہی وہ شخص ہی کہ ڈھانپنا گیا ہی ساتھ تقویٰ کے جمع وجہ سے اور وہ جو  
 کہنچتا ہی قمیص کو اپنی زیادہ اسپر ہی ساتھ عمل صالح کامل کے اور مراد  
 بناس یا تمام مومن ہو دین یا خصوص امت مرحومہ محمدیہ بلکہ بعض اولیائے  
 اور مراد ساتھ دین کے نخل کرنا بمقتضا او سکے ہی حرص سے اور امثال  
 او امر کے اور اجتناب متاہی سے اور تھا حضرت عمرؓ کو اس باب میں مقام  
 عالی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ اہل دین متفاضل ہیں دین میں  
 ساتھ قلت اور کثرت اور ثروت اور ضعف کے اور از انجاء رویت  
 سوارین کا دستہای مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور تعبیر  
 او سکو ساتھ کذا بین کے - ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں خواب میں تہا ناگاہ دے گئے مجھے خراش  
 زمین کے کہ گنا یہ ہی خزان کسری اور قیصر اور غیر ہا سے کہ فتح کئی گئے حضرت  
 امی امت پر اور احتمال رہے کہ مراد سلطان و سب اور فضیلت ہون و شہرہ  
 پس رہی گئے میرے دونوں ہونین دو سوار طلا سے پس گران اور کروہ  
 معلوم ہوا مجھے اور اندوہ کین کیا مجھ کو پس وحی کیا گیا میری طرف کہ نفع کر  
 ان سوارین کو پس نفع کیا مینے او نہیں پس گئی سوارین اور ایک روایت  
 میں آیا ہی کہ اوڑ گئی پس تاویل اور تعبیر کیا مینے سوارین کو ساتھ اوں دو  
 کذاب کے کہ میں درمیان اوں کے ہوں - ایک صفا - اور دوسرا صاحب  
 بیحد کہ دعویٰ پیغمبری کا کیا - ایک اسود عینی کہ میں دعویٰ نبوت کیا  
 اور ہلاک کیا او سے فیروز دلیلی تے پیش از وفات آنحضرت اور وحی نازل

## ذکر آنحضرت

۳۹۸

ہوئی اوسکے قتل کے حضرت بر مرض موت میں قبیل از موت پس خردی اوسکی قتل کی اور  
 فرمایا قَتَلَهُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ فَتَوَدَّ الدَّيْلَمِيُّ اور پھر فرمایا قَتَلَهُ فَبُرِّدُوا  
 دوسرا مسئلہ کہ اب کہ دعویٰ کیا یا تمہ میں کہ ایک بلدی حجاز سے تھیں مارا گیا  
 خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور قصہ اوسکا مشہور ہے کہ اور وجہ تعبیر کنہ ابن  
 میں بسواریں کہا ہی کہ کذب رکھنا شی کا ہی غیر محل اوسکے میں پس جب دیکھا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذرا عین میں دو سوار طلا سے حال  
 نہ تھے یہ لباس آنحضرت سی اس واسطے کہ یہ علیہ نہ تھیں اور یہی ہونے اوسکے  
 میں ذہب سی کہ مہنی غنہ ہی مرد و نکو اوسکا پہنا دلیل ہی اوپر کذب کے اور  
 یہی ذہب مشتق ہی ذہاب سے کہ معنی رفتن ہی پس جانا کہ وہ چیز جانیوالی ہی  
 اور زایل ہونی والی اور تاکہ ہوا یہ ساتھ اذن حق سبحانہ کے منع پس جانے  
 رہی اور اوڑ گئے اس سے معلوم کیا حضرت نے کہ ثابت نہیں رہنی کا امر انکا  
 اور کلام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بوجی آیا ہی ازالہ کرتا ہی اوسکو  
 اوسکی جگہ سے اور بعض نے وجہ تاویل سوارین میں ساتھ کنہ ابن کے  
 کہا ہی کہ سوار ہاتھ میں مشابہ بقید ہی ہاتھ کو جیسا کہ قید بانو کو ہوتی ہی اور  
 قید ماتع دست ہی عمل اور تصرف سی گویا کہ کنہ ابن نے پکڑ لیا دست مبارک  
 حضرت کا اور نہ چھوڑا کہ عمل و تصرف کرین ساتھ دونو ہاتھ کے — کذا ذکر  
 الطیبی اور انکا جملہ دیکھنا زن سیاہ ثولیدہ ہوگا کہ نکالی جاتی ہی مدینہ  
 سے اور تعبیر اوسکی ساتھ نقل و با ہی مدینہ کے جحفہ میں — روایت کیا ہی  
 بخاری نے حدیث عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت نے امراۃ سواد ثولیدہ  
 کو کہ نکالی گئی ہی مدینہ سی اور اقامت کی مہینہ میں پس تاویل کیا میں  
 اوسکو کہ وہ با ہی مدینہ نقل کیجاوے طرف جحفہ کے اور مدینہ میں پس از  
 قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و با اور پ بہت ہی پس  
 آنحضرت نے اوسکو نکالا اور دیا رکھ میں بھیجا — قیروانی نے کہا کہ اہل  
 تعبیر کہتی ہیں ہر چیز کہ غالب ہی اوسپر سیاہی مکرہ اور مذموم ہو و جیسا کہ  
 ثوران تاویل کیا جاتا ہی ساتھ ش کے اس واسطے کہ وہ بر پا کرتا ہی بدن کو

وہی کہ کتب میں مذکور ہے کہ وہی کہ کتب میں مذکور ہے کہ وہی کہ کتب میں مذکور ہے

وہی کہ کتب میں مذکور ہے کہ وہی کہ کتب میں مذکور ہے کہ وہی کہ کتب میں مذکور ہے

## باب میوان فصل تیسرے

ساتھ لڑنے اور پہرے کے مخصوصات سوداوی کہ بیشتر وحشت لاتی ہی  
اور رازانجلہ رویت سیف کہ ہلاتی تھے اوسکو پس ٹوٹ گئی سیف  
اور پہرے وال خود آئی روایت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا میں نے منام میں کہ ہلاتا ہوں شمشیر کو پس  
اوپر سے وہ ٹوٹ گئی اور تاویل کیا میں نے اوسکو وہ جو پہنچا مومنوں کو  
روز احد گئے پہر ہلاتا میں نے شمشیر کو دوبارہ پس ہوئی بہتر اوس سے کہ تھی اور  
تاویل کیا میں نے اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ لا یا خدا تعالیٰ نسخ اور اجتماع  
مومنین سے اور وجہ تعبیر میں کہا ہی کہ آنحضرت نے تعبیر کیا صحابہ سے  
سیف اوساطے کہ حملہ زور آور غلبہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ  
اونکے تھا اور تعبیر کیا ہلانے شمشیر کو امر کرنا اوسکو ساتھ حرب کے اور ٹوٹ  
جانا شمشیر کا وقوع قتل کا اونہیں اور ہلاتا اوسکا دوبارہ اور عود کرنا بلکہ  
اصلی اجتماع اونکے سے اور حاصل ہونا فتح اور جمعیت کا اوسکو اور یہ منام  
قصہ غزوہ احد میں ہوا اور موہب میں اور یہی منام ذکر کئی ہیں ابی موسیٰ  
سے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے منام میں کہ ہجرت  
کرتا ہوں میں مکہ سے طرف ایک زمین کے کہ اوس میں ٹھیل ہیں پس خیال کیا میں  
کہ وہ ارض یامہ ہو یا ہجر بختین کہ وہاں ٹھیل بہت ہیں بعد ازان بتایا گیا  
کہ شرب ہی اور روایت امام احمد وغیرہ میں جائز سے یوں آیا ہی کہ فرمایا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا میں نے کہ اندر زبرہ محکم کے گویا آیات  
اور دیکھا میں نے گاؤں کو ذبح کی جاتی ہیں — ناگاہ لایا حق تعالیٰ خیر اور ثواب  
اور صدق پس تاویل کیا میں نے درج حصینہ کو ساتھ مدینہ کے اور تاویل کیا میں نے  
ذبح گاؤں کو ساتھ اون لوگوں کے کہ ماری گئے ہیں اسی سے روز احد اور  
تاویل کیا میں نے وہ جو لا یا خدا تعالیٰ نسخ اور ثواب ہی صبر میں اور ہر جہاد اور  
قتال کے روز بدتر تا آخر نسخ کہ — روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا — خواب میں دیکھتا ہوں میں  
کہ اوپر سر ایک چاہ کے کہ اہل ہونین اور اوس چاہ پر ایک ڈول ہی پس

## ذکر آنحضرت ۴

۴۰

کہنچی میں سے اوس چاہ سی پانی جس قدر کہ حق تعالیٰ نے چاہا بعد ازان آیا ابن ابی  
 قحافہ اور کہنچی اوس چاہ سی ایک دو ذنوب اور ایک روایت میں  
 یون ہی پس آیا ابو بکر اور یار اول کو میرے ہاتھ سے تاراحت میں ڈالی مجھی  
 اور ایک روایت میں یون آیا ہی پس نہ دیکھا میں نے کسی شخص کو عجب تر  
 اوس کے عمل کرے مثل عمل اوس کے پس ہوا وہ ذنوب غیب اور اوس کے  
 کہنچی میں پانی کو ضعف ہی اور خدا اوس سے بخشے پس ازان آیا عمر بن الخطاب  
 پس نہ دیکھا میں نے کوئی حبیری لوگوں سے کہنچتا ہی پانیکو مانند کہنچی اس خطاب  
 کے پس سیراب ہوئی لوگ اور حبیری قوم سے سید اور بزرگ اور نوی  
 اور توانا کو اونین سے کہن اور حبیر اصل میں زمین پر یون کو کہن اور  
 عرب ہر چیز کو مردم اور جابہ اور زرش وغیرہ کو کہ غایت قوت اور حسن  
 اور لطافت میں ہو ساتھ اوس کے نسبت کرین کہ انی الصراح اور ایک  
 روایت میں آیا ہی پس کہنچتا تھا غیب تا انکہ سیراب ہوئی لوگ اوپر ہوا حوض  
 اور روان ہوا اور وہاں میں کہتا ہی کہ کہا ہی نووی نے یہ شال ہی کہ  
 جاری ہوئی ہی واسطے ان دو خلیفہ کے ظہور آثار صالحہ اوس کے سے اور انتفاع  
 خلافت کا اوس کے ساتھ اور یہ سب ماخوذ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 کہ قواعد دین اور اساس طاعت نبوی کو محکم اور مستند کیا پس شبہ دیا گیا  
 امر دین اور اسلام کو ساتھ چاہ کے کہ اوس میں پانی ہی کہ اوس میں حیات  
 اور صلاح کاراؤنگی ہی اور قول آنحضرت میں کہ فرمایا ابو بکر نے  
 و لو کہ مجھے تاراحت بخشی مجھے اشارہ ہی ساتھ خلافت ابو بکر رضہ کے  
 بعد از وفات آنحضرت ص کے اس واسطے کہ موت راحت ہی کہ و کاوش  
 اور عقب دنیا سی پس قیام ساتھ تدبیر امر امت کے اور معاونت اوس کی  
 احوال کی اور وہ جو فرمایا کہ اوس کے کہنچے میں ضعف ہی اخبار ہی قصر  
 مدت اوس کی دلالت کی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو سال  
 تھے۔ لیکن ولایت عمر رضی اللہ عنہ جو کہ دراز ہوئی بہت ہوا انتفاع اس  
 ساتھ اوس کے اور اشاعہ پایادہ اسلام نے ساتھ کثرت فتوح اور مقیر امصار

یہ روایت صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے

اور ترمذی و داؤد بن اور بنین ہی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و یغفر لہ  
 میں کہ بعض روایات میں مذکور ہی کچھ نقصان اور اثبات گناہ بلکہ یہ کلمہ  
 ہی کہ مقام تحسین اور لدای شکر میں کہتے ہیں اور لذا بجلد وہ ہی کہ روایت  
 کی ہی مسلم نے انس سے کہ کہا سننا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کو فرماتے تھے کہ کہا میں نے خواب میں کہ گھر میں عقبہ بن رافع کے کہ صحابی ہی  
 ابن خالد عمرو بن العاص کا ایک طبق رطب ابن طاب کہ ایک نوع ہی رطب  
 مدینہ سے آگے اوسکے پاروں کے لایا اور ایک شخص تھا ابن طاب  
 کہ اس نوع کی رطب اوسکے ساتھ منسوب ہیں کہ اوسنی بہم پہنچایا اور لگایا  
 تھا اوسکو یا خوش رکھنا تھا کہانا اوسکا رطب ابن طاب کہتے ہیں اور  
 ترمذی ابن طاب صبح کو تعبیر فرمائی کہ اونکی عاقبت بخیر ہی دینا و آخرت میں یہ  
 معنی عقبہ سے لئے اور جامع الاصول میں حدیث مسلم سے لایا ہی کہ رفت  
 اور عاقبت اونکو ہی اور رفت کو ابن رافع سے لیا اور وہ دین کے اختیار  
 کیا ہی خاص اونکو حق تعالیٰ نے شیرین اور خوش آیا اونکو اوسکو لفظ رطب  
 بن طاب سی لیا۔ یہ سب مناسبات سی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے آپ دیگی اور تعبیر فرمائی۔ لیکن پوشیدہ نہ ہی کہ تعبیرات آنحضرت  
 نہ مجرد استنباط مناسبات مذکورہ کے ہیں اور جیسا کہ اہل تعبیر ساتھ مناسبات  
 کے کہ اونکو ظاہر ہوتی ہیں اعتبار کرین بلکہ یہ سب بوخی اور الہام کے ہیں اور  
 اگر برعایت مناسبات ہی ہو کچھ دور نہیں جیسا کہ اس حدیث رطب ابن طاب  
 میں معانی کو اساسی لیکر تعبیر فرمائی ہی اور عبادت شریف تھی کہ اسی معانی  
 لیکر تفادل فرماتی تھے جیسا کہ حدیث بریدہ اسلمی میں کہ طریق مدینہ میں بوقت  
 ہجرت پیش آیا پوچھا کہ نام تیرا کیا ہی کہا بریدہ فرمایا بركة امرؤنا ثابت اور  
 خنک ہو اکام ہمارا یہ پہر پوچھا کوئی اسلمی نسبت تیری کیا ہی کہا اسلمی فرمایا سلم  
 امرؤنا صحیح اور سلامت بنا امر ہمارا یہ پہر پوچھا کوئی اسلمی کہا بنی اشتم سی  
 فرمایا اصبت ستمت چنچا تو جھدا اور پھرہ اپنی کو اور سوا اسکے اور تعبیر فرمایا  
 سبت کو بومنین اور حال انکو سبت کو تعبیرات اور ہین نزدیک مجھوں کے

مثل ولد اور اخ اور زوجہ اور سان اور ولایت اور امثال او کے جیسا کہ  
 ذکر کیا ہے طبیعی نے واسطہ علم وصل وہ جو گزرا بیان رویائی آنحضرت  
 تھا کہ ساتھ ذات شریف اپنی کے دیکھا لیکن وہ جو صحابہ نے دیکھا اور آنحضرت  
 نے تعبیر فرمائی بہت ہیں اور عادت شریف ایسی تھی کہ جب نماز باہر ادا کے  
 پہرے متوجہ ہوتے طرف صحابہ کے اور فرماتے جس نے دیکھا ہو تم میں سے کسی آہلی  
 رات کوئی خواب چاہی کہ بیان کرے میرے روبرو تا تعبیر اوسکی کہونین اوسکے  
 لئی اور اگر نہ کہتا کوئی آپ وہ جو دیکھتی کہتے - ایک صبح عبادت معہ وہ  
 پوچھا کہ کیسے تم میں کوئی خواب دیکھا ہی کہا نہیں دیکھا - آپ نے فرمایا میں  
 دیکھتا ہوں آج رات کہ دو مرد آئی میرے پاس اور پکڑے دونوں ہاتھ میرے اور  
 باہر لائی مجھ کو طرف زمین مقدسہ کے ناگاہ ایک مرد بیٹھا تھا اور دوسرا کھڑا  
 اوسکے ہاتھ میں ایک زنبور ہی ٹوہی سے کہ اندر لاتا ہی اوس زنبور کو کچ  
 کلہ میں اور کہنچتا ہی تا پہنچتا ہی اوسکی قفا تک اور یونہی کرتا ہی ساتھ کلہ دوسرے  
 کے پہرہ دونوں کلہ اچھے ہو جاتے ہیں پہر لاتا ہی زنبور کو کلہ میں یونہی ہر بار کرتا  
 ہی کہا میں نے ہون دو تو مردوں کو یہ کیا ہی کہا چلا جا مت پوچھ کہ اور چیز ہیں  
 دیکھتی ہیں - پس روان ہوئی ہم تا آئی ہم مستقل ایک مرد کے کہ پہلو اپنی پر  
 سوتا ہی اور دوسرا مرد کھڑا ہی اوسکے سر پر سنگ ہاتھ میں کہ ٹوڑتا ہے  
 ساتھ اوس سنگ کے سر اوسکا پس جب مارتا ہی اوسکو ٹوٹتا ہی سنگ  
 پس جاتا ہی یہ مرد طرف سنگ کے تا پکڑے اوسکو اور جب پہر آتا ہی دیکھتا ہی  
 سر اوسکا تذرت اور اچھا اور بجاں پہر توڑتا ہی اوسکا سر - کہا میں نے یہ کیا ہی  
 کہا اہون نے چلا جا پوچھ - پس روان ہوئی ہم تا آئی ہم طرف ایک سے راخ  
 کے کہ مانند تنور تھا اعلیٰ اوسکا سنگ اور اسفل اوسکا فراخ اور اوس میں مرد اور  
 عورتیں تھیں برہنہ نیچی اوسکے آتش افزہ زان ہی اور جب شعل ہوتی ہی  
 وہ آتش اوپر جاتی ہیں اہل اوسکے بہانگت قریب ہی کہ باہر گرین اور جب  
 نیچی جاتی ہی آتش اولٹی چلی جاتے ہیں تنور میں پس کہا میں نے یہ کیا ہی  
 کہا اہون نے چلا جا پس روان ہوئی ہم تا آئی ہم زور ایک ہنر کے کہ خون

## باب بیسواں فصل تیسرے

ہی اور اوس میں ایک مرد ہی استادہ درمیان نہر کے اور اوپر کنارہ نہر کے ایک  
مرد ہی کہ اوس کے آگے بہت سی سنگ ہیں پس موہنہ کرتا ہی طرف کنارہ کے  
وہ مرد کہ نہر میں ہی اور جب جاہتا ہی کہ باہر آوے ڈالتا ہی وہ مرد کہ اوپر  
کنارہ نہر کے کھڑا ہی ایک سنگ کو موہنہ میں اوس کے پس اوٹا پھرتا ہی اوس کو  
جس جگہ کہ تھا اسی طرح ہر بار کہ ارادہ نکلتی کا کرتا ہی ڈالتا ہی اوس کے موہنہ  
میں ایک سنگ اور اوٹا پھرتا ہی پس کہا میں یہ کیا ہی کہا اوہنوں نے روان  
ہو۔ پس روان ہوئی ہم تا پہنچی ہم طرف ایک مرغزار سینر کے کہ اوس میں  
ایک درخت ہی بڑا اور جڑ میں اوس درخت کی ایک بوڑھا ہی اور لڑکے  
اور ناگاہ ایک مرد ہی نزدیک درخت کے آگے اوس کے آتش ہی کہ افزودہ  
کرتا ہی اوس کو پس لگیں محکومہ دو مرد اوپر اوس درخت کے پس لائی چھی  
ایک سر میں کہ درمیان اوس درخت کے ہی کہ ہرگز نہیں دیکھی مینی بہتر اوس کے  
کوئی سر اوس میں مرد ہیں اور جوان ہیں اور عورتیں ہیں اور لڑکے ہیں پس  
باہر لائی چھی اوس سر اسی اور بالاتر لگیں اور لائی سر میں بہتر اور افزون تر  
اول کے حسن سے اوس میں ہی مرد ہیں بوڑھے اور جوان پس کہا میں نے اون دو  
مرد کو تحقیق بہت پہچانیا چھی آج کی رات اب خبر دو مجھ کو اوسنی کہ دیکھا مینی  
کہا اوہنوں نے البتہ خبر دیتی ہیں ہم پس وہ مرد کہ دیکھا تو نے اوس کو کہ بارہ  
کیا جاتا ہی کلمہ اوسکا۔ دروغگو ہی کہ باتیں دروغ کہتا تھا اور نقل کجانی  
اوس سے تا پہنچی تہیں اطراف عالم میں پس کیا جاتا ہی اوس کے ساتھ  
وہ جو دیکھا تو نے قیامت کے دن تک اور وہ مرد کہ دیکھا تو نے کہ توڑا  
جاتا ہی سر اوسکا ایک مرد ہی کہ تعلیم کیا اوسے حق تعالیٰ نے قرآن پس چاہے  
قرآن سی اور غفلت میں اور نہ بڑا قرآن کو اور نہ اوٹا نماز شب کے لئی اور  
بڑا قرآن اور عمل کیا ساتھ قرآن کے کیا جاتا ہی اوس کے ساتھ وہ جو دیکھا  
تو نے روز قیامت تک اور اون لوگوں کو کہ دیکھا تو نے کہ تہیز میں ہیں۔  
وہ لوگ زنا کار ہیں اور اون کو کہ دیکھا تو نے نہر میں ہیں سود خوار ہیں اور  
پیر کہ دیکھا تو نے اوس کو بیخ درخت میں ابراہیم علیہ السلام ہیں اور کوہک



کر گرداؤں کے بین لولہ لوگوں کے بین اور وہ کہ افروختہ کرنا ہی آتش مالک  
 ہی خازن دوزخ اور سہرا ہی اولین کہلو سہین آیا تو سر پہ عامہ مسلمانوں  
 کی ہی۔ لیکن یہ سہرا شہد کی ہی اور رین جیریل اور یہ میکائیل ہے  
 پس بلند کر سہرا پس بلند کیا میں نے سہرا بنی کوتا گاہ دیکھتا ہوں میں مانند ابر کے  
 اور ایک روایت میں ہی مانند ابر سفید کے کہ پرستایا ہی کہا اوہوں نے وہ  
 منزل تیری ہی کہا میں نے چھوڑ دیا آؤں میں اپنی منزل میں کہا اوہوں نے  
 ابھی باقی ہی تیری عمر تمام نہیں کیا تو نے اوسکو جب تمام کرے تو عمر اپنی کو  
 آوے تو منزل اپنی کو روایت کیا اوسے بخاری نے اور اس حدیث  
 میں کچھ زیادتی ہی کہ دوسری روایت بخاری میں آیا ہی اور روایت تین مذکور  
 میں اور غریب اوس خیر سے کہ روایت کیا گیا ہی تعبیرات سی وہ سی۔  
 کہ زرارہ عمرو بن نضی آیا آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفد نضی  
 میں پس کہا یا رسول اللہ میں نے آتے ہوئی راہ میں ایک خواب دیکھا ہی کہ ما  
 خر کہ چھوڑ آیا ہو نہیں اوسکو اپنی قبیلہ میں جنی ہی ایک بزرگالہ کہ دورنگ  
 ہی سفید اور سیاہ پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہی تیرے ماں کوئی کنیز کہ چھوڑ  
 آیا ہی اوسکو گھر میں حاملہ کہا البتہ ایک کنیز ہی میری گھر میں لگنا رکھتا  
 ہو نہیں کہ حاملہ ہوئی ہو۔ فرمایا آنحضرت نے بحقیق جنی ہی وہ کنیز ایک  
 لڑکا کہ تیرا بیٹا ہی کہا زرارہ نے پس کیا سبب ہی کہ پیدا ہوا اوسکے ماں  
 بچہ سفید و سیاہ فرمایا میرے پاس آ پس نزدیک آیا میں فرمایا کیا بچی برص  
 ہی کہ چھپاتا ہی تو لوگوں سے کہا ماں سو گندہ کھا کہ یہی ہی بچکو بچی نہیں دیکھا  
 وہ برص میرا کسی مخلوق نے اور نہیں جانا اوسکو۔ فرمایا یہ سفیدی اور  
 سیاہی اوس بچہ کے بدن میں اثر تیرے برص کا ہی کہ اوس میں ظہور کیا  
 ہی اور یہ کہ زرارہ نے دیکھا میں نے نغان بن منذر کو خواب میں اور  
 یہ نغان بن منذر ایک ملک عرب سی تھا زمان کسری میں کہ اوس پر دو  
 گوشوارے اور دو بازو بند اوزد و سوار میں کہ زبور عورتوں کا ہی۔  
 تعبیر فرمائی آنحضرت نے وہ ملک عرب ہی کہ رجوع کرے بحال خود زینت

اور پھرت اور پوشش اور ہیئت نیک بین اور کہا زرارہ نے دیکھا تھی  
ایک پیر دو موکہ موی سفید او کے ساتھ سیاہ کے آمیختہ بین باہر تابی  
زمین سے فرمایا یہ بقیہ دنیا ہی اور کہا دیکھا میں نے ایک آتش کو کہ نکلے  
ہی زمین سے اور حایل ہوئی درمیان میرے اور میرے بیٹے کے کہ او کو  
عمر کہتی ہیں اور دیکھا میں نے او سے آتش کو کہ کہتی ہی نطی نطی اور نطی زبانی  
آتش بعد نام دو رخ ہی اور کہتی ہی بیٹا اور زبانی کہا تھی ہوں میں تم سب کو  
اے رہتا رہے اہل اور مال کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ  
فتنہ ہی کہ آخر زمانہ میں ہوتا ہی کہا زرارہ نے اور کیا ہی وہ فتنہ اور  
کون ہی یا رسول اللہ فرمایا فتنہ کرتا ہی لاگو نکو ساتھ اون کے امام کے  
اور فتنہ ناگاہ گرفتار و ناگاہ کشتن - اور فتنہ دیکر کو ہی کہیں پھر  
اختلاف اور اشتباہ کرتے ہیں مانند استیاک اطباق اس کے یعنی وہ  
عظام کہ یا ہم مشتک ہیں آپس میں آئی ہو میں کنا یہ ہی ہرج و مرج  
سے اور یا ہم اقتادین سے اور دہیم لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سلم انکشان مبارک اور فرمایا یَحْسِبُ الْمُسْتَمِعُ أَنَّهُ مُحْسِنٌ  
یعنی گمان لیجاتا ہی او سے فتنہ میں بہ کار کہ وہ نیکو کار ہی یعنی اشتباہ  
ہوتا ہی کہ برے کام کرتے ہیں اور نیک سمجھتی ہیں وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
عِندَ الْمُتَّقِينَ مِنْ خَلْقٍ مِّنْ شَرْبِ الْمَاءِ یعنی او سو وقت خورن مسلمانوں  
کا نزدیک مسلمانوں کے شہیدین تر جو وہ پانی پینی سے - مراد  
کثرت تقاضی ہی - کہا صاحب موابہ نے پس نظر کرنا چاہیے تھے  
اس تعبیر کے طرف اشارہ از مشکوۃ نبوی کے محشو ساتھ حلاوت حق اور  
مکسو ساتھ طلاعت صدق مجاہد ساتھ انوار وحی کے - اہل اشعار  
سی ظاہر ہوتا ہی کہ تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجروح  
اخذ مناسبت اور مشابہت کے نہیں ہیں اور اگر اس اہل ہی ہوں  
احتمال تحلف اور خلافت واقع کا نہ کہیں جیسا کہ گہرا - اگر کہا جاوے  
کہ سوارین کو اس تعبیر میں راجع ساتھ بشارت کے کیا اہل فرمایا کہ تعبیر

اوسکی وہی کہ ملک عرب عاید بنزینت اور بہجت ہووے گا اور سابقا  
 گذرا کہ دیکھا آنحضرت نے سوارین کو اپنی ٹاہتہ میں گران اور مکروہ آنحضرت  
 پر۔ جواب اور کٹا وہ کہ نغان بن منذر بادشاہ عرب تھا جانب اکابر  
 سے اور وہ سوار پہناتے تھے ملوک کو اور متحلی کرتے تھے ساتھ حلی کے  
 اور سوار لباس نغان تھا منکر اور مکروہ نہ تھا اوسکے حق میں اور موضوع  
 نہ تھا غیر موضع میں عرفا و لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع  
 کیا ہی لباس ڈاہب واسطے اعادامت کے پس جگہ اوسکی تھی کہ اندون  
 کرے حضرت کو کہ اوسکے لباس سے نہ تھا پس استدلال کیا ساتھ اوسکے  
 اوپر ایک امر موضوع کے غیر موضع میں لیکن محمود ہوا جانا اور اوڑ جانا  
 اوسکا اور قیس بن عباد سے صحیحین میں آیا ہی کہ بیٹھا تھا میں مسجد  
 مدینہ میں پنج حلقہ کے کہ اوسمیں سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر تھے  
 رضی اللہ عنہم پس گذرا عبد اللہ بن سلام اور ایک روایت میں آیا ایک  
 مرد کہ اوسکے موہنہ پر اثر خشوع تھا پس کہا جماعہ نے کہ بیٹھے تھے یہ مرد ہی  
 اہل جنت سی پس ادا کی دو رکعت نماز اور سبک ادا کی اور باہر آیا اور  
 نکلا میں پیچھے اوسکے اور کہا میں نے اوسکو اوس ہنگام میں کہ آیا تو مسجد  
 میں کہا اس جماعہ نے کہ یہ مرد ہی اہل جنت سی کہا نہ چاہی کسی کو کہ کہے  
 کچھ تعبیر علم کی اور ایک روایت میں ہی نہیں چاہیے اونکو کہ کہیں وہ چیز  
 کہ نہیں اونکو اوسکا علم اور اس بات میں تواضع ہی اوس رضی اللہ عنہ سی  
 اور ترس عجیب سی اور ترس اوسکا کہ مشارالیه با صابح ہووے یعنی نہیں  
 جانتا میں کہ آنکہ کہان سے علم حاصل ہوا ساتھ ان معنوں کے جو چیز کہ ہی  
 یہ ہی کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا عبد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 میں گویا ایک مرغزار ہی سبز نہایت فراخی اور سبزی میں اوسمیں  
 ستون ہی لوہی سے بلند کہ اسفل اوسکا زمین میں ہے اور اعلیٰ اوسکا  
 آسمان میں اور اعلیٰ اوسکے میں ایک عروہ ہی اور وہ عروہ دستہ  
 کوزہ اور لوہا اور اوسکی مانند کے نیلے استعارہ کرتے ہیں اور امر خیر کو

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

کہ محکم کمرین اسکو کہتے ہیں۔ پس کہا گیا مجھے اور چڑہ کہا میں نے اور بہن  
چڑہ سکتا میں اور طاقت چڑہنی کی بہن رکھتا ہوں پس آیا میرے پاس  
ایک خدمتکار اور اوٹھائی میرے کپڑے پھینکے پس چڑہا میں اور محمود  
کے اور پکڑا میں عروہ کو اور کہا گیا محکم پکڑا اس عروہ کو پس بیدار  
ہوا میں اور حال اٹکھ عروہ میرے ہاتھ میں تھا پس عرض کیا میں یہ  
خواب اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا یہ روضہ  
اسلام ہی اور وہ محمود محمود اسلام اور وہ عروہ عروہ و نفی ہی کہ فوت  
مرگ تو تم تک عروہ و نفی ہو گا اور یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم تبلیغ ساتھ قول خدا تعالیٰ کے اے **فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ**  
**وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ** جس نے  
کہ کفر اختیار کیا ساتھ بتوں کے اور ایمان لایا ساتھ خدا کے پس تحقیق  
جنگل مارا ساتھ عروہ و نفی کے + اور دوسری روایت میں آیا ہی کہ  
پیش آیا میرے ایک مرد اور کہا اوٹھ اور پکڑا ہاتھ میرا پس چلا میں  
اسکے ساتھ ناگاہ ایک اہ پیش آئی بجانب شمال اور چاہا میں اس  
جانا پس کہا گیا مت جا اس اہ کہ یہ راہ اصحاب الشمال ہی اور تو آؤ  
اہل نہیں ہی پس ایک راہ پیش آئی میں سے پس کہا پکڑا اس راہ کو  
اور پیش آیا مجھی ایک پہاڑ پس کہا چڑہ اس کو پس ارادہ کیا میں  
چڑہنی کا ہر بار کہ ارادہ کرتا میں چڑہنے کا نیچے گرنا میں اور چڑہ سکتا پس  
جب عرض کیا میں اس خواب کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
فرمایا کہ راہ محشر ہی اور جیل پس وہ منزل شہد اہی نہ پاوی تو اسکو دور  
کہا ہی کہ یہ نشان بخون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی  
اس واسطے کہ عبد اللہ بن سلام شہید نہیں مرا ہی اور اوپر خواہش اپنی کے مرا  
ہی اول اہل امت معاویہ میں بیچ مدینہ کے۔ کہا صاحب مواہب لہ نہ  
نے کہ یہ ایک النموذج ہی تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
وگر نہ جو کچھ کہ منقول ہے لطافت تعبیر اور غرائب تاویل سے مجلدات

تبلیغ  
سرخ  
سرخ  
سرخ

حصرا و سکا بنین کر سکتے اور جب آدمی نیک تامل کرے جانے کہ ہر کرامت  
 کہ دی گئی ہی ایک کو افراد است سی علم یا عمل میں سب آثار معجزات پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں اور ستر تصدیق اور برکات طرق اور  
 ثمرات امتیہی بہدی توفیق ادنیٰ سے اور برہوی نہیں ساتھ اس کے  
 اندوی صدق و صواب اور عجیب عجاب اور بحر عباب کے اور اگر شمار کری  
 تو جو کچھ دیا گیا ہی المم محمد بن سیرین کو لطایف تعبیر سے وہ چو شایع  
 اور ذایع ہے اور ہر گئی ہیں ساتھ اس کے اسماع حکم کرے تو جو کچھ دیا گیا ہو  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علوم اور معارف سے احاطہ نہیں کر سکتے  
 اور کما عبارات اور نہیں پہنچتی ساتھ حقیقت اور کثرت اس کے اشارات  
 اور جو ابن سیرین ایک امت سی ہی کہ نقل کئی گئے ہیں اس سے فن تعبیر  
 وہ جو خارج حدود سے ہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر  
 اور کس حد ہوگا **زَادَ اللَّهُ فَضْلًا وَ شَرَفًا وَ مَدَدًا وَ أَفَاضَ**  
**عَلَيْنَا سَخَائِبَ عُلُومِهِ وَ مَعَارِفِهِ وَ نَعِظُكَ عَلَيْنَا**  
**بِعَوَاطِفِهِ** زیادہ کرے اللہ تعالیٰ اس کا فضل اور شرف اور مدد  
 اور ریختہ کرے اوپر ہمارے بادل علوم اور معارف اس کے اور مہربانے  
 کرے اوپر ہمارے ساتھ مہربانیوں اس کی کے **وصل** روایت  
 کیا ہی بخاری اور ترمذی نے سمرہ بن جندب سی کہ کہتا ہے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اکثر فرماتے تھے اپنے اصحاب کو آیا دیکھا ہی کسی  
 تم میں سے کوئی خواب پس عرض کرتا تھا جو کوئی دیکھتا تھا خواب حضرت  
 سی اور تعبیر دیتی تھے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از ان  
 ترک کیا سوال کر نیکو اگر کوئی آپ خواب بیان کرتا تعبیر فرماتے اور  
 حکمت سوال کرنے اور پوچھنی میں سابقا معلوم ہوئی اور اختلاف کیا  
 ہی اہل نقل نے سبب ترک کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں  
 سوال کو بعض نے کہا ہی کہ سبب اس کا حدیث ابی بکرہ ہی کہ ترمذی اور  
 ابوداؤد کے نزدیک ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ایک دن

کون ہی جیسی دیکھا ہی تم میں خواب کہا ایک مرد نے مینی دیکھا ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا اوتری ہی آسمان سے ایک میزان پس وزن کی گئی آپ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ پس راج اور فائق آئی آپ اور وزن کی گئی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پس راج آئی ابو بکر رضی اللہ عنہ و وزن کی گئی عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما پس فائق ہوئی عمر پس بردا ہوئی میزان پس بد اور ناگوار آیا حضرت کو اسکا جواب اور اند و گین کیا آپ کو اور دیکھے ہم نے آثار کراہت روی مبارک میں انتھی بعد ازین نہ پوچھتی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب کی سبب اور کہا ہی کہ سبب کراہت آنحضرت کا اس خواب سی آثار اور اختیار اونکا ہی ستر عواقب اور اخفاء مراتب کو اور ہر گاہ کہ یہ رویا کاشف منازل اور مراتب اور میں فضل بعض کا اوپر بعض کے ہی دہی کہ متواتر اور متوالی ہووے وہ چیز کہ ابلغ ہی کشف میں اور کس اور خاص حق تعالیٰ کو ستر احوال خلق میں حکمت بالغہ ہی اور مشیت نافذہ کذا فی المواہب یعنی وہ جو دیکھا تو نے تفاوت مراتب ہی اگرچہ حق ہی لیکن کشادہ ہونا اس کا خوب نہیں کہ کشف اشار منجر ہوتا ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ وجہ مسامت اور کراہت کی وہ ہووے واللہ اعلم کہ اوٹھانا میزان کا دلالت رکھی اوپر اخطا طریقہ امر دین کے جس زمانہ میں کہ قیام ساتھ اس کے چاہیے بعد از عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واسطے کہ رعایت مہاربت اشیا و متقاربہ میں ہوتی ہے اور جب متقاعد ہووی موازبت ہووے ایسا ہی کہا ہی شارحین حدیث نے واللہ اعلم اور ابن قتیبہ سی شمول ہی کہ سبب ترک سوال میں روایاتی حدیث ابن نعل ہی کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ادا کرتے نماز صبح کی کہتی تھے اور حال اکندہ و ما کر نیوالے ہوتے وہ و یا نو اپنی سبحان اللہ و بحمدہ والاستغفر اللہ ان اللہ کان قوایا پاک اور منزہ ہی خدا اور طالب مغفرت اللہ کا ہون میں بد رستی کہ اللہ تعالیٰ توبہ پذیر ہے

ستہ تہ اور کہتی تھے کہ شتر برابرین اور جزاد ہندہ ساتھ سات سو  
بار کے خیر نہیں جس شخص کو کہ ہوں گناہ ایک دن میں زیادہ سات سو سے  
بعد از ان متوجہ ہوتے طرف لوگوں کے اور فرماتے آیا دیکھا ہی کیسے تم میں  
سے خواب کہا ابن زل نے پس کہا میں نے ایک دن میں دیکھا ہوں یا رسول ۳  
فرمایا خَيْرُ نَفَقَةٍ وَشَرُّ نَفَقَةٍ وَخَيْرُ لَنَا وَشَرُّ لَنَا عَدَا  
ئِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی خیر ہی کے ملاقات کرنا ہی  
تو اوسکو اور بدی ہی کہ باز رکھا جاتا ہی تو اوس سے اور نیکی ہمارے لی  
ہی اور بدی واسطے دشمنوں ہمارے کے اور تمام تعریفین خدا کے لی  
ہیں کہ پروردگار عالم کا ہی — غرض کہ قصہ خواب اپنی کا کہا دیکھا میں تمام  
لوگوں کو اوپر راہ فراخ کے نرم جاتے ہیں جادہ برس اوس درمیان میں  
کہ وہ جادہ پر جاتے ہیں مشرف کیا اوس راہ نے اونکو اوپر چراگاہ بزرگ  
کے کہ نہیں دیکھا ہی کسی چشم نے مانند اوس چراگاہ کے اور چمکتی تھی وہ  
چراگاہ ایسا جگمگا پکیتی تھی اوس سے تری اوسکی گویا پانی ٹپکتا ہی اوس  
اور اوس چراگاہ میں طرح طرح کی گیاهیں اور گویا میں ملاقی اور بہن  
بیوستہ ہوں یعنی ساتھ گلہ اس کے اور اہل اوس کے کہ پہلے اوس میں آئی  
ہیں جو وقت کہ مشرف اور مطلع ہوئے اوس چراگاہ پر تکبیر بر لائی ہیں  
یعنی تعجب کیا ہی خوبی اور تازگی اوسکی سے پہر چھوڑ دیا ہی اپنی رواج  
شتر نکوراد میں اور گم نہیں کیا راہ کو چپ و راست بعد از ان آیا  
گلہ دوسرا اور یہ بیشتر اول سے چند در چند اور مشرف اوپر چراگاہ کے  
تکبیر بر لائے پہر چھوڑ دیا رواج داخل اپون کو راہ میں پس بعض نے اون میں  
سے چرایا اور بعض نے لیا اور اوٹھائے دستہ گیاه کے اور گدڑی  
اور پراسی حال کے بھازان آئے عظیم اور کثیر لوگوں سے یہی جب مشرف  
ہوئی تکبیر کی اور کہا یہ بہترین منازل ہی یعنی خوش کہا اوس جگہ کو  
اور مقام اور منزل کیا پس منیل کیا اور پہرے چراگاہ میں چپ و راست  
پس بیوقت دیکھا میں یہ معاملہ لازم پکڑا میں راہ کو اور نہ کھڑا رہا میں

اوس جگہ تہا یا مین نہایت چراگاہ کو پس ناگاہ مین تمہاری ساتھ یار سول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک منبر پر ہون کہ سات درجی رہ سکے اور تم  
 اعلیٰ درجہ اوس منبر پر ہو اور بجانب دست راست تمہاری ایک مرد  
 بلند مینی گندم گون جب بات کرتا ہی بلند ہوتا ہی اور نزدیک ہی کر یا لا  
 جاوے مردوں سے درازی مین اور اوپر دست چپ آپ کے ایک مرد  
 ہی میانہ قد پر گوشت سرخ خال بھت اوپر ہونہ کے جب تکلم کرتا ہی  
 کان دہرتے ہین اور سنتی ہین بابت اوسکی بھتہ اکرام اور بزرگ رہ مینی کے  
 اوسکو اور آگے منبر کے ایک پر ہی بزرگ گویا تم سب افتد کرتے ہو اوسکے  
 ساتھ اور اتباع کرتے ہو اوسکا اور آگے ایک تاقہ ہی لا غر کلان سال  
 اور گویا آپ اوسکو اوٹھاتے ہین یا رسول اللہ کہا حاکی اوس روپانے  
 کہ ابن زہل ہی جب سنا آنحضرت فی مستغیر ہوا رنگ روی مبارک صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کا ایک ساعت ہر بحال اور کشادہ ہوا یہ حال گویا وحی نازل  
 ہوئی کہ اوسوقت آنحضرت کو ایک حال پیش آتا تھا پسترشادہ ہو جاتا تھا  
 پس شروع کیا تعبیر اس خواب کی مین اور فرمایا وہ جو راہ فراخ اور نرم ہی  
 تو نے دیکھی پس وہ راہ راست ہی کہ ظاہر اور ہویدہ الکی مینے اوپر تمہارے  
 اور تم اوسپر ہو۔ اور چراگاہ کہ دیکھا تو نے اوسکو دینا اور رضارت  
 اور خوش عیشی اوسکی ہی کہ نہیں چسپیدہ ہوئی ہین ہم ساتھ اوسکے اور  
 نہیں جا یا اوسنی ہکو اور نہ مینی اوسکو و لیکن گلہ اور چراگاہ ثانیہ اور ثالثہ  
 اور پڑنا آنحضرت نے قَانَا لِلّٰہِ وَاَنَا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ایک کلمہ ہی کہ  
 نزدیک اصابت مصیبت اوسنی پڑتی ہین مقصود پڑنا اوس جماعت کا  
 ہی مراتع شہوات دنیا اور افراط و تفریط مین اور پرہ مند اور متشفع  
 ہونا ساتھ متاع حیات دنیا کے جیسا کہ لوک اور امرار امت نے کیا  
 لیکن تو ای ابن زہل اوپر طریقہ صالحہ کے ہو گا اور ہمیشہ رہیگا اوس طریقہ  
 پر تا آنکہ ملاقات کری تو میری ساتھ جیسا کہ کہا تو نے مین تمہارے ساتھ  
 جون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور منبر معرفت ناپ کہ دیکھا تو نے



وہ دنیا ہی کہ مدت عمر اسکی سات ہزار سال ہی اور میں الف آخرین ہوں کہ پایہ اعلیٰ ہے اور مرد درازگون کہ دیکھا تو نے وہ موسیٰ علیہ السلام ہی کہ کہ مکرم کرتا ہوں اوںکو ساتھ فضل ہم کلامی خدا تعالیٰ کے اونکے ساتھ بیواسطہ اور مرد میانہ بالا پر گوشت سرخ رو عیسیٰ علیہ السلام ہی مکرم کرتا ہوں میں اوںکو ساتھ زیادتی مرتبہ کے خدا کے نزدیک اور پرہیزگار دیکھا تو نے کہ ہم اقدار کی ہیں اوسکے ساتھ وہ ابراہیم علیہ السلام ہی اور ناقہ لاغر کلان سال کہ تونی دیکھی اٹھاتا ہوں میں اوسکو قیامت ہی کہ مجھ پر اور میری امت پر قائم ہوتی ہی اور نہیں کوئی نبی مجھ سے بچے اور نہ کوئی امت میری امت کے بعد۔

کہا سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے اس قصہ سے کسی ایک کو خواب اوسکے سے مگر لاتا تھا ایک مرد اپنی خواب کو آگے آپ کے اور تحدیث کرتا تھا حضرت پر۔ روایت کیا ابن قتیبہ اور طبرانی اور بیہقی نے اس حدیث کو دلائل میں اور سند اوسکی ضعیف ہی واللہ اعلم بالصواب وصل

در ذکر اسماء شریف جان اور معلوم کر کہ حق جل و علی نے تسبیہ کیا ہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن عظیم اور غیر اوسکے میں کتب سماویہ سے اور اوپر زبان انبیاء اور رسل علیہم السلام کے ساتھ اسماء کثیرہ کے اور کثرت اسماء دلالت کرتی ہی اوپر شرف مسمی کے اسواسطی کہ اشتقاق اسماء کا صفات اور افعال سے ہی اور ہر اسم مشتق صفت اور فعل سے ہی اور اشرہ و اعظم سب اسماء میں بحکم ہی جیسا کہ اسم باری عز اسمہ اللہ اور باقی اسماء صفات ہیں کہ اوسپر مجہول ہیں اور لائی ہیں کہ عبد المطلب نے ایک خواب دیکھا تھا کہ گویا اوسکی پشت سے سلسلہ فضہ باہر آیا ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان میں ہی اور دوسری طرف مشرق و مغرب میں اور بعد ازاں گویا وہ سلسلہ ایک درخت ہوا ہی کہ ہر بزرگ اوسکے پر ایک نور ہی اور اہل مشرق و مغرب متعلق ہیں اوسکے ساتھ۔ ابوسفوف کے معبروں نے تعبیر کیا اوسکو بابتہ ایک مولود کے کہ پیدا ہووے صلب عبد المطلب سے اور

متابعت کرین اوسکی اہل مشرق و مغرب اور حد کہیں اوسکی اہل سما اور ارض  
اس جہت سی تھی کہ نام کیا گیا اور وہ جو حدیث کیا عبد المطلب کو آمنہ والدہ  
آنحضرت فی کہ کہا گیا اوسکو شام میں کہ تو باردار کی گئی ساتھ سید اس  
کے اور جب رکھی اور چلی تو اوسکو نام اوسکا محمد رکھا اور حدیث بخین  
میں جبر بن معمر سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا  
أَنَا فِي خَمْسَةِ أَسمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي  
برستی پر سے لے پانچ نام ہیں میں محمد اور میں احمد اور میں ماحی ہوں

الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا الْكَاشِفُ لِلْذِي يُجْشِدُ النَّاسَ عَلَى قَدَامِي  
کہ محو کر تا ہی اسے سب سے کفر کو اور میں حاضر ہوں کہ برنگیزہ ہوں اور گرد لای جانے لوگ اور بقیہ  
وَأَنَا الْعَاقِبُ } یعنی خاتم الانبیاء اور معنی قول حضرت کی ختم اسماء  
اور میں ہوں پسینہ } وہ ہیں کہ یہ اسم موجود ہیں کتب مقدمہ میں اور مذکور

مذکور ایک علماء اہم سلفہ کے اور بعض احادیث میں جبہ آئی ہیں یہ پانچ اور  
خاتم اور روایت کیا ہی نقاش نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے کہ قرآن میں سات نام میرے ہیں محمد اور احمد اور حسین اور  
ظہر اور مدثر اور مزمل اور طہ کو ساتھ یا طاہر یا ہادی کے تفسیر  
کیا ہی اور پس میں یا سید حکایت کیا ہی اوسکو اسمی نے واسطے اور جعفر  
بن محمد سے اور بعض احادیث میں دس نام آئی ہیں پانچ کہ حدیث اول میں  
کہے اور وَأَنَا رَسُولُ الرَّحْمَةِ اور رَسُولُ الرَّحْمَةِ اور رَسُولُ  
الْمَلَاحِمِ جمع لمحہ کے بمعنی شدت حرب یا شدت ضرب کے اور وہ ہمارے آنحضرت  
نے راہ ضایت کیا کہینی ہمیں کیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَأَنَا الْمُقَفِّ  
ساتھ کمرہ قاف اور فتح لمحہ کے قفا سے بمعنی عاقبت اور بعض نے بفتح قاف  
قفا سے بمعنی کمرہ اور لطف کے کہا ہی ۔ اور قفی کہیم و لطف کو  
کہیں اور مقفی بزیادت تا بعد قاف کے ہی آیا ہی وَأَنَا الْقِيمُ ساتھ  
تختائید شدہ کے بمعنی جامع کامل کے اور صاحب شفا نے کہا ہی کو کمان  
وہ ہی کہ اسم قیم ہی بضم قاف اور فتح مثلثہ کے اور فرمایا آنحضرت نے

آیا میرے پاس فرشتہ اور کہا اَنْتَ قُشَمُّ اِیْ حُجْمَعٍ اور تحقیق اِیْ ہن القاب  
 اور اسما حضرت سی قرآن میں نودا اور سلاح منیر اور منذر  
 اور نذیر اور مبشر اور بشیر اور شاہد اور شہید  
 اور حق المبین اور خاتم النبیین اور الامیت اور  
 العزیز اور الحریص اور الرؤف اور الرحیم اور قدم  
 صدق اور نعمة الله اور عروة الوثقی اور صراط المستقیم  
 اور ظہ اور بنجم الثاقب اور یس اور الکریم اور  
 بنی الامی اور حق اور بھان اور خاص واسطی آنحضرت کے اوصاف  
 کثیرہ اور سمات جلیلہ ہیں کتب متقدمہ میں اور احادیث میں جیسا کہ مصطفیٰ  
 مجتبیٰ اور ابوالقاسم اور شفیع اور مشفق اور متقی اور  
 مصلح اور طاہر اور مہمیں اور صادق اور مصدق  
 اور ہادی اور سید ولد آدم اور سید المسلمین اور امام  
 المتقین اور رسول رب العالمین اور قاعد الغر المحجلین اور  
 حبیب الله اور خلیل الرحمن اور صاحب الخضر المودود اور  
 صاحب الشفاعة اور صاحب مقام المحمود اور صاحب الوسيلة  
 والفضيلة والملاحة الرفیعة اور صاحب التاج والمہراج  
 واللواء والفضیہ اور راکب البراق والناقة والنجیب  
 اور صاحب التحیة اور سلطان اور حاشم اور رب  
 علانیہ اور صاحب المہاروت والنعلین اور اسما شریف اور کئی  
 کتب متقدمین میں المتوکل اور المختار اور مقیم السنہ  
 اور مقدس اور روح الحق - اور یہی ہیں معنی بار قلیطہ کے کہ  
 انجیل میں واقع ہوا ہے - اور کہا ہے کہ بار قلیطہ وہ کہ فرقہ کے درمیان  
 حق اور باطل کے اور اسما آنحضرت سی کتب سالفہ میں مادہ ماد  
 بمعنی طیب طیب ہی اور خطایا بمعنی حامی الحرم اور اسم شریف آکا  
 دیان ثریائی میں مشفق اور منجنا اور اسم مبارک حضرت کا قریب

مین اخیلہ اور معنی اوسکے صاحب القصب اور صاحب السیف ہیں  
 اور کنیت مشہورہ حضرت کی ابو القاسم ہی اور روایت ہی انس سے  
 کہ جب پیدا ہوئی حضرت گہرا براہیم مین آئی حیریل اور کہا اَلْسَّلَامُ  
 عَلَیْكَ يَا اَبَا اِبْرَاهِیْمِ انتہی اور بعضوں نے ابو الارطاح اور  
 ابو المومنین بھی کہا ہی اور اگر ابو الیاسی بھی کہیں گنجائش رکھی جیسا کہ  
 شعر ابو طالب مین آیا ہی مصرع اَبْتُ لِلَّیْتُمِ عِصْمَةً لِلْدَّارِ اَمِلِ  
 باب یتیموں کے لیے پناہ بیوہ زنون کے لیے اور صاحب مواہب لدنیہ  
 نے کہا ہی کہ اسماء آنحضرت قرآن مین بہت آئی ہیں اور شمار کیا اوسی بعضوں  
 نے اور پہنچایا ہی بعد مخصوص — پس بعض نے ساتھ نانویں کے بھی پایا ہی  
 موافق اسماء الہی کے اور یہ وجہ کتاب مستوفی مین کہی ہی اور اگر تفحص کیا  
 جاوے اون سب کو کتب مقدمہ اور قرآن اور حدیث سی پہنچتی ہیں تین  
 کتاب اور دیکھا ہی مینی کتاب احکام القرآن قاضی ابوبکر مین العربی مین کہ کہا  
 بعض صوفیہ نے کہا ہی خدا تعالیٰ و تقدس کو ہزار نام ہیں اور پچھتر صلی  
 علیہ وآلہ وسلم کو بھی ہزار نام ہیں اور براد او صاف ہیں ہر وصف سے  
 ایک اسم مشتق ہی بعضے مختص ہیں ساتھ اوسکے اور غالب ہیں اوپر اوس  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعض مشترک اور جو ہر وصف او صاف  
 اوسکے سے ایک اسم لیون پہنچتی ہیں او صاف اوسکے اس عدد تک بلکہ بیشتر  
**وصل** صاحب مواہب نے شمار کیا ہی اسماء شریف آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ اوپر چار سو سی اور ذکر کیا ہی اونکو مرتب اوپر حروف معجم کے  
 جیسا کہ آوت اور اعظم اور اشہر اسماء آنحضرت مین احمد و محمد ہی کہنے لے  
 اسم ذات ہیں اور یہ دونو اسم حقیقت مین ایک اسم ہی مشتق حمد سی مفید  
 معنوں مبالغہ کو اول باعتبار کیفیت اور دوسرا باعتبار کمیت پس وہ حمد گویند  
 ہی خدا تعالیٰ کو ساتھ افضل محامد کے اور حمد ہی گئی حضرت پر ساتھ کثرت  
 محامد کے دنیا و آخرت مین اَحْمَدُ الْحَامِدِیْنِ اَحْمَدُ الْحَمْدِیْنِ  
 وَ اَفْضَلُ مَنِ حَمَدَ وَ حَمْدٌ یَعْنِ سِتُوْدَہٗ تَرِیْنِ سِتُوْدُوْنِ مِیْنِ اَوْ رِضَالِ

توین اوس شخص کا کہ ستائش کیا اور ستودہ ہوا۔ اور ساتھ اوس کے ہی لوا  
 حمد روز قیامت یا تمام ہو وی اوس کو کمال حمد اور مشہور ہو وے اوس عرصت  
 میں ساتھ صفت حادثات اور محمودیت کے اور برآگیت کرے اوس  
 پروردگار اوس کا مقام محمودین جیسا کہ وعدہ کیا ہی ساتھ قول اپنے کے  
 اَللّٰهُمَّ عَسَىٰ اَنْ يَّجْعَلَكَ رَبَّنَا مَقَامًا تَحْتَهُ ا یعنی قریب ہی کہ  
 برآگیت کرے تجھی رب تیرا مقام محمودین اور حمد کہین اولین و آخرین ساتھ  
 کشادہ کرنے باب شفاعت کے اور تعلیم کرے حق تعالیٰ اوس کو ایسی محام  
 کہ کسیکو نہیں کیے اور تسمیہ کیا ہی حق جل جلالہ نے اوسکی امت کو خاندون  
 پس سزاوار ہی کہ تسمیہ کیا جاوے ساتھ احمد و محمد کے اور ابن عباس  
 کعب الاحبار سی روایت کرتا ہی کہ آدمؑ نے مشیتؑ کو کہا ای چوٹے بیٹے  
 میرے تو خلیفہ میرا ہی میرے بعد اخذ کر ساتھ عباد تقویٰ اور عودہ و تقی کے اور  
 جیوقت ذکر کریتو خدا کا ذکر کر اوس کے پہلے میں محمدؐ کو کہینے دیکھا ہی اسم  
 اوس کا کتب و اوپر ساق عرش کے اور حال آکا من روح اور طین تھا بعد  
 اذان طواف کیا میں سموات کو اور نزدیکھا میںے او میں کوئی موضع گروہ  
 کہ کہا دیکھا میںے اوس پر اسم محمدؐ کا اور بد رستی میرے پروردگار نے رکھا بھی  
 بہشت میں پس نزدیکھا میںے بہشت میں کوئی قصر اور کوئی غرفہ گروہ کہ کہا ہی  
 اوس پر اسم محمدؐ کا اور دیکھا میںے اسم محمدؐ کا کتب و اوپر سینون حورالعین کے  
 اور اوپر چتون درخت طوی کے اور چتون سدرۃ المنبتی اور اوپر اطراف  
 جب کے اور فرشتوں کی اکھنوتیں پس انبار کرای پس ذکر محمدؐ کو اور  
 حدیث میں بروایت ابو ہریرہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 کہا جب لگے جھے اوپر آسمان کے نہ گدرا میں کسی آسمان پر گروہ کہ پایا میںے  
 نام پایا او میں نکھا ہوا محمد رسول اللہ اور ابو بکر میرے چچے اور ایک  
 روایت میں آیا ہی کہ آدم علیہ السلام نے نزدیک مصیبت اپنی کے کہا  
 اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَعْزَلِ خَطِيئَتِي بِمَنْزِلَةِ اَبِي بَكْرٍ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ بِر  
 خطا اور ایک روایت میں تقبل تو بتی آیا ہی یعنی قبول کر میری توبہ کہا اوسے

## باب بیوان فصل تیسرے

۴۱۷

حق تعالیٰ نے کہا نہی پہنچانا تو نے مجھ کو کہا دیکھا میں نے ہر موضع میں بہشت سی  
کہ لکھا ہی لا الہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ اور ایک روایت میں  
آیا ہی کہ عَبْدِی وَرَسُولِی یعنی میرا بندہ اور میرا رسول پس جانا میں نے کہ  
وہ اکرم خلق ہی تیری نزدیک میں قبول کی خدائی توبہ او سکی اور یہی ہی وابل  
قول غی سبحانہ کی ایقہا فَنَلَقٰۤی اٰدَمَ مِنْ رَبِّہٖ کَلِمَاتٍ یعنی پس  
لئے آدم نے اپنی پروردگار کے کلمات توبہ اور کتاب شفا میں عجایب  
وغرایب سی لکھا ہی کہ دلالت رکھی ثبت اسم شریف حضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے سفلیات میں ہی کہ اوپر ایک سنگ قدیم کے لکھا پایا کچھ  
تَقٰی مُضِلُّہٗ اَمِیْنٌ یعنی نجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک ہیں اصلاح کنندہ  
امانت دار اور لکھا ہی اوپر ایک سنگ کے بخط عبرانی لکھا پایا بِاسْمِکَ  
اَللّٰہُمَّ جَاۤءَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّکَ لِیْسَانَ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا  
اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کَتَبَہٗ مُوْسٰی ابْنُ عِیْمَرَانَ ذَکَرُہٗ  
ابْنُ ظَفَرٍ فِی السَّیْرِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزَّہْرِیِّ سَاۡتِہٖ نَامِ تِیْرِیْ  
یا اللہ آیا حق تیری رب کی طرف سی زبان عربی آشکارا میں نہیں کوئی معبود  
غیر اللہ کے محمد رسول اللہ کے ہیں لکھا اوسی موسیٰ بن عمران نے ذکر کیا او سکو  
ابن ظفر نے سیر میں معمر سے اور معمر نے زہری سے اور مشاہدہ کیا گیا  
بعض بلاد خراسان میں ایک مولود کہ پیدا ہوا اور لکھا ہی اوپر پہلو او کے  
کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور بلاد ہند میں ایک  
گل ہی کہ لکھا ہوا ہی او سپر بخط سفید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ  
اللّٰہِ اور علامہ ابن مرقوق نے ذکر کیا ہی عبد اللہ بن صراحان سے کہ لکھا  
جلے اوپر ہمارے ایک ہوا تہہ حالانکہ ہم موجود دریائی ہند میں ہی پس  
ننگر کیا ہمنے کشتی کو جزیرہ میں اور دیکھا ہمنی اوس میں ایک گل سنخ تیزو  
خوش نسیم کہ لکھا ہی اوس میں بخط سفید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ  
اللّٰہِ اور ایک گل سفید کہ لکھا ہی اوس میں بخط زرد بَرَاءۃٌ مِنْ اَلْحَمْدِ  
اَلْحَمْدُ اِلٰی جَنَّتِ النَّجْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یعنی بزاری ہی روزی دینی والے بخشنے والے سے طرف بہشتوں نعمت کے  
اور تاریخ ابن الغریم میں علی بن عبد اسد ہاشمی شہر قی لایا ہی کہ پایا گیا  
بعض آثار ہند میں کل بزرگ خوشبو سیاہ کہ لکھا ہی اوسیر خط سفید  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عَمْرٍو الْفَارُوقُ  
کہا پس شک کیا مینے اوس میں اور کہا مینے کہ یہ مصنوعی ہی پس قصد کیا  
دوسرے کل کی طرف کہ ہنوز ناشگفتہ تھا اوس میں ہے ایسا ہی خط لکھا دیکھا  
مینے اور شہر میں بہت سی چیزیں مشاہدہ کیں اور اہل اوس قریہ کے عبادت  
احجار کرتے ہیں اور خدائی جل جلالہ کو نہیں پہچانتے اور کہا عبد اسد  
بن مالک نے آیا میں بلاد ہند کو اور سیر کی مینے شہر میں کہ اوس کو نمید  
نون کے ساتھ یا نمید تاکہ ساتھ کہیں پس دیکھا مینے ایک درخت بڑا کہ سیوہ  
لوہکا مانند بادام کے ہی اور اوس کو پوسٹ ہی اور جب توڑا جاتا ہی وہ  
سیوہ ٹکٹا ہی اوس میں سے ایک ورق سبز پیچیدہ کہ لکھا ہوا بہ سرخی  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ اور اہل ہند تیرک ڈھونڈتے ہیں  
ساتھ اوسکے اور استشفاء طلب کرتے ہیں اوس سے اور جب قحط ہوتا ہی  
باران د حکایت کیا ہی اوس کو ابو البقاء بن صافی نے منک میں اور  
کتاب روض الریاضین یا فعی میں نقل کیا ہی بعض سے مثل اوسکے اور  
کہا حدیث کیا مینے اوس کو یعقوب صیاد سی کہا تھا میں کہ صید کرتا تھا  
میں اوپر نہر اوبلہ کے پس صید کیا مینے ایک ہی کو کہ لکھا ہی پہلو سے  
راست پر اوسکے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور پہلو ہی جب پر مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ  
پس جب دیکھا مینے اوس کو دفن کیا مینے اندر پانی کے از جہنت تعظیم اور  
احترام کے اور بعض لوگوں نے شرح قصیدہ بردہ میں ابن مرزوق کے  
نقل کیا ہی کہ کہا لای گئی ایک سکہ پس دیکھا گیا ایک لوکان اوسکے پر  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ اور منقول  
ہی ایک جماعت سی کہ انہوں نے پایا ایک خربزہ زرد کو کہ اوس میں خطوط  
سفید میں حلقہ زدہ اور سب خطوط میں بھرنی لکھا ہی ایک ہلو من اللَّهُ

دوسرے میں آجندہ بخط روشن کہ شک نہ کرے اوسمین جانتی والا خط کا  
 اور کہا پایا گیا سنہ ۸۰۹ھ آہٹہ سو نو ہجری میں دانہ انگور کہ لکھا ہی بخط ظاہر  
 برنگ سیاہ لفظ چھل اور کتاب بطن مفہوم میں نقل کیا ہی دیکھا  
 جزیرہ میں ایک درخت بزرگ کہ اوسکے اوراق بڑے ہیں خوشبو لکھا ہر  
 اوسمین ساتھ سرخی اور سفیدی کے سبزی میں کتابت واضع بطریق خلقت  
 کے کہ پیدا کیا ہی اوسکو خدا تعالیٰ نے اوراق میں تین سطریں اول میں  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دوسری میں مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ تیسری میں  
 رَأَى الَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ الْأَسْلَامُ وصل مشرف کرنے میں  
 حق تعالیٰ کے اپنی لبیب حبیب کو ساتھ نصیبہ کے یا سمار حسنی اور صفات کبریٰ  
 کے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اسہ تعالیٰ نے مخصوص کیا ہی بہتو تک  
 انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے ساتھ کرامت خلعت اسبار اپنی سے  
 جیسا کہ اسحق اور اسمعیل کو ساتھ علیہ اور حلیمہ کے پکارا اور  
 ابراہیم کو حلیم کہا اور نوح کو شکور اور عیسیٰ اور یحییٰ کو  
 بر اور موسیٰ کو کریم اور قوی اور یوسف کو حفیظ علیہم  
 اور ایوب کو صابر کہ معنی صبور ہی اور اسمعیل کو یصادق  
 الوعد ہی فرمایا جیسا کہ ناطق ہی اوسکے ساتھ کتاب عزیز مواقع ذکر اونکے  
 میں اور تفصیل دی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ کثیرہ کے اپنی اسماء  
 اور معنی تعلیم الہی تحریر کیے ہیں تین اسم اور امید وازہن ہم کہ زیادہ اوپر  
 اوسکے فتح اور الہام کرے آخر ہوا کلام قاضی جان کہ آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع ہیں کمالات اسمائی اور صفائی حضرت رب العالمین  
 تعالیٰ اور تقدس کو اور متخلق ہیں بجمع اخلاق الہی غراسمہ کے جیسا کہ بعض  
 عارفون نے بتفصیل اوسکو بیان کیا ہی اور مقصود قاضی کا ذکر اون اسماء  
 کہ کتاب مجید اور احادیث صحیحہ میں اوسکے مذکور ہوا جیسا کہ سیاق کلام  
 اوس رحمۃ اللہ کا ناظر ہی اوسمین - ایک اون سب سی اسم حمید ہی بعض  
 محمد اس واسطے کہ حمد کیا ہی حق تعالیٰ نے اپنی ذات کو کلام قدیم میں اور ساتھ



بش آیات اور دلائل والہ اوپر کمال اوس علی الاطلاق کے انفس و افاق  
 میں اور حمد بھی ہی اوسکو بندہ نے اور ہو سکتا ہی کہ حمید بمعنی حامد ہو  
 کہ حامد ہی ذات اپنی کا اور اعمال طاعات کا پس حق تعالیٰ ہی حامد ہی اور  
 ہی محمود اور تسمیہ کیا اپنی حبیب کو ساتھ محمد اور احمد کے اور محمد بمعنی محمود  
 اور احمد ہی بمعنی حامد اور ہی بمعنی محمود آیا ہی اور جملہ اسماء الہی سے  
 الرُّوْفُ الرَّحِيمُ اور تسمیہ کیا ہی اوسکو اوس اسم کے ساتھ کتاب  
 اپنی میں بِالْمُؤْمِنِينَ رُؤْفُ الرَّحِيمِ اور یہ دونو اسم متقارب  
 ہیں معنوں میں اور بعض نے کہا ہی کہ رافت شدت رحمت ہی اور کہا ہی  
 کہ رُؤْفُ بِالْمُطِيعِينَ رَحِيمٌ بِالْمُذْنِبِينَ اور اسماء الہی سے  
 الْحَقُّ الْمُبِينِ یعنی حق موجود ثابت کہ مستحق ہی امر اوسکا اور مبین  
 وہ کہ بین اور آشکارا ہی امر الوہیت اوسکا اور برہان حقیقت اور بَانَ  
 اَوْ اَبَانَ کے ایک معنی ہیں اور بمعنی بین عباد کے لیے امر دین اور مہد  
 اور معاد اور نگاہ یہ معنی ہی جائز ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو  
 ہی تسمیہ کیا ساتھ اوسکے اور فرمایا اَللّٰهُمَّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ  
 كُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ یعنی اے لوگو تحقیق آبا تمہارے پاس حق جا  
 بر و درگاہ تمہارے سے اور فرمایا اَللّٰهُمَّ فَتَذَكَّرُوا بِالْحَقِّ  
 لَمَّا جَاءَهُمْ یعنی پس تحقیق چٹلایا اوہوں نے حق کو جب آیا اونہی پاس  
 اور فرمایا اَللّٰهُمَّ حَتَّىٰ جَاءَ كُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ یعنی یہاں تک  
 کہ آبا تمہاری پاس حق اور رسول ظاہر اور بیان کنندہ و قُلْ اَنَا النَّذِيرُ  
 الْمُبِينُ یعنی میں ہوں ڈرائیو الا ظاہر اور مراد حق سے محمد ہیں صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم اور بعضوں نے کہا قرآن اور معنی حق کے اس جگہ ضد  
 باطل کے ہیں یعنی وہ کہ مستحق ہی امر اوسکے صدق کا اور بین ہی امر اوسکی  
 رسالت کا اور مبین ہی جانب حق سے اوس دین متین کو کہ بھیجا اوسکو  
 ساتھ اوسکے مثل قول حق تعالیٰ کے اَللّٰهُمَّ لِيُبَيِّنْ لِلنَّاسِ مَا  
 نَزَّلَ اِلَيْهِمْ یعنی تو کہ بیان کر تو اور آشکارا اور بطلے لوگوں کے وہ او تارا

کیا اوی طرف اور بعض اہل اشارت نے قول حق سبحانہ میں کہا ہے  
**إِنَّمَا مَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا**  
**بِأَمْرِ رَبِّهِ** اور ہمیں پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور وہ چیز کہ اوس میں ہی  
 مگر ساتھ حق کے انی ساتھ محمد کے - ازہجت جابر کے کہ کہا **أَوَّلَ مَا خَلَقَ**  
**اللَّهُ رُوحَهُ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ الْعَرْشَ وَالْكَرْسِيَّ وَالسَّمَاءَ**  
**وَالْأَرْضَ وَجَمِيعَ الْمَوْجُودَاتِ** یعنی اول اوس چیز کا کہ پیدا  
 کیا اللہ نے روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پر پیدا کیا اوس سے  
 عرش اور کرسی اور آسمان اور زمین اور سب موجودات کو اور  
 ایک اسماء الہی سے نور ہی اور مٹی اوس کے خداوند نور اور پیدا کر نیوالا  
 نور کا یا نورانی کر نیوالا آسمان کا اور زمین کا ساتھ نوروں کے اور روشن  
 کر نیوالا دلون عارفون کا ساتھ ہدایت اور اسرار کے اور آنحضرت کو  
 ہی نور فرمایا **إِنَّمَا قَدْ جَاءَ كَرِّمٌ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ** یعنی  
 تحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور کتاب ظاہر و آشکار اور  
 فرمایا شان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں **وَبَرَّأ جَامِئِينَ** یعنی  
 چراغ روشن کر نیوالا تسمیہ کیا حضرت کو اوس کے ساتھ ازہجت وضوح اوس کے  
 امر اور بیان اوس کی نبوت کے اور روشن کرنا عارفون کے دلوں کا ساتھ  
 اوس چیز کے کہ لائی دین سے اور اسماء الہی سے **الشَّهِيدُ** ہی قاضی  
 نے کہا مٹنے اوس کے عالم ہی اور کہا گیا غیبہ او پر بندوں اپنے کے اور  
 آنحضرت کو ہی شاہد اور شہید فرمایا **إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا** یعنی  
 برستی بھیجا ہم نے تجھ کو عالم و حاضر ساتھ حال امت اور تصدیق اور تکیہ  
 اور نجات و ہلاک اونس کے اور کہا **يَكُونُ الْرُّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا**  
 یعنی اور ہوگا رسول او پر تمہارے گواہ جیسا کہ انکار امام میں اسما الہیہ  
 کو اور شہادت امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی او پر اونس کے اور ترمکیہ  
 آنحضرت کا امت کو آیا مٹی - اور اسماء الہی سے **الْكَرِيمُ** ہی اور معنی اوس کے  
 کثیر الخیر اور فضل اور عفو - ایسا ہی کہا ہی قاضی نے اور حدیث میں

اسرار الہی میں اکرم ہی آیا ہی اور آنحضرت کو ہی کریم بکارا اور فرمایا  
 اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا  
 يَثْبُتُونَ وَلَا يَقُولُ كَا هِنَ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ یعنی میری  
 ہر آئینہ وہ قول رسول کریم کا ہی اور نہیں وہ قول شاعر کا کہ ہی کہ ایمان  
 لاؤ تم اور نہ قول کاہن کا کہ ہی کہ پند پذیر ہو تم مراد محمد بن صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نہ جبریل ساتھ قرینہ قول وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا  
 يَقُولُ كَا هِنَ اسواسطے کہ وصف نہیں کیا کفار نے جبریل کو ساتھ او  
 پس متعین ہوا کہ مراد رسول کریم آنحضرت ہیں نہ جبریل اور یہ سورہ الحاق  
 میں ہی اور سورہ تکویر میں مراد جبریل علیہ السلام ہیں اور بعض نے کہا ہی  
 کہ اوس جگہ ہی مراد آنحضرت ہیں ازجہت صادق آنے ان صفات کے  
 حضرت پر اور صواب یہ ہی کہ محتمل ہی واللہ اعلم اور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا اَكْرَمُ اَوْلَادِ اٰدَمَ یعنی  
 میں اکرم اولاد آدم کا ہوں منہ اس اسم کے صحیح ہیں حق آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور کہا ہی کہ جب وصف کیا ایک کو کریم وصف  
 بجمع صفات خیر کے اور تھے آنحضرت متصف ساتھ صفات کرم کے ظاہر  
 و باطن ذاتاً و صفاتاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسرار الہی ہی العظیم  
 ہی اور معنی اوس کے جلیل الشان ہر چیز سے کہ دون اوسکی ہی اور کہا ہی  
 اپنی پیغمبری شان میں اِنَّكَ لَعَلٰی خَلْقٌ عَظِيْمٌ یعنی  
 بدست تو البتہ اوپر خلق عظیم کے ہی اور واقع ہو ہی سفر اول  
 میں تو بیت سی واسطے اسماعیل کے وَ سَتَلِدُكَ عَظِيْمًا لَّامَةً  
 یعنی اور قریب ہی کہ پیدا ہو اور جنی عظیم القدر کو واسطے امت کے  
 پس آنحضرت عظیم ہیں اور اوپر خلق عظیم کے اور جو صفت کیکی عظیم  
 ہوئی ذات اوسکی ہی عظیم ہوگی جیسا کہ باب اخلاق شریف میں تھوڑا  
 اس کلام سے گذرا ہی اور اسامی الہی سے الحجت اُدی اور جبار  
 بمعنی مصلو اور تبار اور اعلیٰ اور عظیم اور متکبر کے اوسے اور نام کسی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادے ہیں اور فرمادے ہیں جو اللہ تعالیٰ  
 میں کہا ہی تھا اِنَّهَا الْخَبْرُ سَيَقْدُ قَاتًا نَامُوسَكَ  
 وَشَيْءٌ يُّعْنَكَ مَقْرُونَةٌ بِهَيْبَتِكَ یعنی گردن میں ڈال ای جبار  
 شیر اپنی کولیس پرستی ناموس یعنی راز تیرا اور شریعت تیری نزدیک  
 کی گئی ہی ساتھ ہیست تیرے اور ذکر او سکا سابق گذرا ہی اور معنی او  
 حق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صادق ہیں از بہت حضرت کے امت  
 کو ساتھ ہدایت اور تعلیم کے اور قہر او نکاح اعدای دین کو اور علو مرتبت  
 اور عظم حظ اور کبر شان او کا بہ نسبت سایر افراد بشر کے — اور وہ کہ  
 نفی کیا ہی قرآن میں بکیر سے وہ ہی کہ نہیں لایق ساتھ شان اور حال کو  
 اور فرمایا ہی وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِمُحِبٍّ یعنی اور نہیں تو او پر  
 جبر کر خوا لا اور اسما را الہی سے الخبیر ہی اور معنی او کے مطلع اور  
 کنہ شی کے اور عالم ساتھ حقیقت او س شئی کے اور اس تقدیر پر علیم کے  
 معنوں میں ہو کہ اور بعضوں نے کہا ہی خیر یعنی مجزی اور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر ہیں ساتھ دو نو وجہ کے اس واسطے کہ وہ عالم  
 ہیں ساتھ غایت علوم کے ساتھ او س چیز کے کہ جتا یا ہی او نہیں حق تعالیٰ  
 نے کمون علم اور عظیم معرفت اپنی سے اور رنجبر امت اپنی کو ساتھ  
 او س چیز کے کہ اذن دیا ہی حق سبحانہ نے او کو ساتھ اعلام اور اخبار او کی  
 اور تسمیہ حضرت کا باسم خیر ثابت اس آیت سے ہی قَالُوا لَا يَهْدِيَنَا خَيْرًا  
 مراد یہ خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں او پر ایک کے وجہ مذکورہ  
 سے آیت میں اور اسما را الہی سے الْفَتْحُ اور معنی او کے حاکم میان  
 بندگان اور فاتح الابواب رزق اور رحمت ہی اور کہولتی والا کاموں  
 کا او پر خلق کے اور فاتح قلوب اور بصائر او کا واسطے معرفت حق کے  
 اور معنی ناصر ہی آیا ہی قول حق سبحانہ میں اِنْ تَسْتَفْتُوا فَتَدَّ  
 جَاءَكُمْ الْفَتْحُ اِی اِنْ تَسْتَفْتُوا فَتَدَّ جَاءَكُمْ اَلْغِيَابُ یعنی  
 اگر نصرت مانگتی ہو تم پس تحقیق آئی نہیں نصرت اور تسمیہ کیا ہی آنحضرت

کو خدا تعالیٰ نے فاتح حدیث اسرا میں کہ ابی العالیہ وغیرہ سے ابی ہریرہ کے روایت میں آیا ہے اور کہا ہے وَجَعَلْنَاكَ قَاتِلًا وَأَخَانًا اور اسماء ابیہی سے الشکور ہی اور معنی اس کے شیبہ اوپر عمل قلیل کے ساتھ بخاری کثیر کے طور معنی اوپر مطیع کے اور تحقیق وصف کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کو ساتھ شکور کے کہ أَظَلَّ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ۱۰ یعنی پس کیون نہ ہوں بندہ شکر گزار معترف ساتھ نعم پروردگار کے عارف اس کی قدر کا ثنا کہتی والا اوپر اس کے اور ظاہر ہے کہ توصیف حضرت کا اپنی کو بشکور ساتھ اذن اور امر ابیہی کے ہی اور اسماء ابیہی سے العلیم اور علام اور عالم الغیوب والشہادۃ ہی اور وصف کیا اپنی نبی کو ساتھ علیم کے اور مخصوص کیا اس کو ساتھ تربیت اور فضیلت کے اس کو اور

اللہ عَزَّوَجَلَّ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا یعنی اور سکھلایا تجھے جو نہ جانتا تھا تو اور ہی فضل خدا کا بظہر بڑا اور کہا وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ یعنی اور سکھلایا تم کو کتاب اور حکمت اور سکھلایا تم کو جو کہ تم نہ جانتے تھے اور اسماء ابیہی سے التلاول والاخر ہی اور معنی اس کے سابق وجود میں اور باقی اور باقی بعد از فنا اس کی اور تحقیق اس کی وہ ہی کہ نہیں اس کو اول اور نہ آخر اور آنحضرت انبیاء میں پیدائش میں اور آخر اس کی بعثت میں اور اشار کیا ہی ساتھ قول حق سبحانہ کے

إِذَا خَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ اَوْ رَبِّ يَا هِنِي بَعْدَ نَسِي بَانِ اَوْ كَا اَوْ رَجَبٍ اَوْ رُوحٍ اَوْ اَرَاهِم سے ۔ اس واسطے کہ تقدیم کیا آنحضرت کو اوپر نوح اور ابراہیم وغیرہما کے اور بھی فرمایا آنحضرت فی تَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یعنی ہم آخر میں بعثت میں اور باعتبار زمان سابق ہیں ہم ۔ اور اولیت ثابت ہی آنحضرت کو امور کثیرہ میں جیسا کہ فرمایا اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفِّعٍ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

وَآخِرُ السُّلُی یعنی مین اول اوسکیکا ہون کہ شخافہ کیجاوستے مین  
 اور اول اوسکیکا کہ داخل ہوتا ہی بہشت مین اور اول شفاعت کرنی  
 اور اول مقبول الشفاعت اور وہ خاتم پیغمبرون کا ہی اور آخر رسولون کا  
 اور اسماء الہی سے الْقَوِیُّ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِّینِ ہی اور معنی اوسکے  
 قادر ہر امر پر اور وصف کیا اوسکو حق تعالیٰ نے ساتھ قول اپنی کے ذی  
 قُوَّةٍ عِندَ ذِی الْعَرْشِ مَلِکِیْنِ یعنی صاحب قوہ نزدیک خداوند عرش  
 کے صاحب منزلت مراد ساتھ اوسکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور  
 بعض نے کہا ہی کہ مراد جبریل علیہ السلام ہیں اس صورت مین یہ صفت مخصوص  
 ساتھ آنحضرت کے نہوکی اور اسماء الہی سے صَٰدِقٌ ہِی اور حُرِّثِ مِیْنِ  
 آیا ہی وصف آنحضرت کا بصادق مصدوق اسماء الہی سے وَلِیٌّ اور  
 مَوْلٰی ہی اور فرمایا ہی حق تعالیٰ نے اِنَّمَا وَلِیُّکُمْ اللّٰهُ وَرَسُولُہُ  
 یعنی سوا ی اسکے نہیں کہ ولی تمہارا اللہ اور رسول اوسکا ہی اور فرمایا  
 آنحضرت نے اَنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ یعنی مین ولی ہر مومن کا ہوں  
 اور فرمایا مَن کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلٰی مَوْلَاہُ یعنی جسکا میں مولا  
 ہوں پس علی اوس کا مولی ہی۔ مراد اس جگہ نبی اور ناصر ہی اور  
 اسماء الہی سے غَفُوْرٌ ہی اور معنی اوسکے گذرنیوالا گناہوں اور تقصیرات  
 سی اور امر کیا ساتھ اوسکے اپنی پیغمبر کو قرآن اور تورات مین ساتھ عفو  
 اور صغح کے اَوْ رَحْمٰتِ الْعَفْوَ وَامْرًا بِالْعُرْفِ یعنی اختیار کردہ گزر  
 گناہ سی اور امر کر ساتھ نیکی اور احسان کے اَوْ رَحْمٰتِ الْعَفْوَ  
 وَاصْفَحَ یعنی پس عفو کر گناہ سے اور درگزر اَوْ رَحْمٰتِ الْعَفْوَ  
 مین آب کے شان مین لَیْسَ بِقَیْظٍ وَلَا غَلِیْظٍ وَلٰکِنْ بَعْضُیْ وَ  
 یَصْفَحُ یعنی نہیں ہی بدخوا اور درشت گوہ لیکن بخشنا ہی اور درگزر کرنا  
 ہی اور اسماء الہی سے اَلْهَادِیُّ ہی اور معنی اوسکے توفیق دہنی  
 والا جسکو چاہے بندوں اپنی سے ہدایت اور بمعنی راہ دکھلانے  
 اور پکارنے کے اِیْہِی وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلَیْ ذٰلِ السَّلَامِ وَیُقِیْدُ

مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ یعنی اور اسہ بکارنا ہی طرف بہت  
 اور ہدایت کرنا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سید ہی کے اور فرمایا  
 وَأَنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ یعنی اور مددستی تو البتہ  
 ہدایت کرنا ہی طرف راہ سید ہی کے اور فرمایا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ  
 بِأَذْنِهِ یعنی اور پکارنیو الا طرف اللہ کے ساتھ اس کے حکم کے ولیکن  
 معنی پہلے مخصوص ہیں ساتھ حق تعالیٰ کے اور ثانی مشترک ہیں درمیان اس کے  
 اور پیغمبر کے اور اسما راہی سے المؤمن والمؤمنین ہی بعضوں نے کہا  
 ہی یہ دونوں اسم ایک معنوی ہیں پس معنی مؤمن کے حق تعالیٰ میں مصدق  
 اپنی وعدہ کا ہی کہ ساتھ بندوں کے کیا اور مصدق قول اپنے کا کہ حق ہی اور  
 مصدق بندوں مؤمن اور رسولوں اپنی کا اور بعضوں نے کہا ہی موصی  
 ذات اور شاہد اوپر الوہیت اپنی کے اور بعضوں نے کہا ہی امان دینی والا  
 بندوں اپنی کا دنیا میں ظلم اور شدت سی اور مومنوں کو آخرت میں عذاب  
 اپنی سے اور کہا ہی ہمیں معنی امین ہے مضر مومن کا پس طلب قلب  
 کیا گیا ہمزہ کو ساتھ ہا کے اور کہا ہی ہمیں معنی حافظ اور شاہد کے  
 ہی اور وہ کہ بیدار کرنے اور نیکو خوف سی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم امین ہیں اور ہمیں اور مومن اور تسمیہ کیا ہی انکو امین حق تعالیٰ  
 نے اور کہا مَطَاعٍ بِشَمِّ أَكْبَارٍ یعنی اطاعت کیا گیا ہی اوس جگہ  
 امانت دار اور آنحضرت پیش از نبوت اور بعد از نبوت مودف اور  
 مشہور بامین تھے اور تسمیہ کیا انکو عباس او کئی نعم نے ہمیں اور رضای  
 تعالیٰ نے کہا اَيُّهَا وَيُؤْمِنُ يَا اللَّهُ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ یعنی  
 تصدیق کرنا ہی بجزا اور تصدیق کرنا ہی واسطے مومنوں کے اور فرمایا  
 إِنَّا آمِنُ بِكَ يَا مُحَمَّدٌ یعنی میں امین ہوں اپنے اصحاب کا اور صاحب  
 ہوا ہے قول حق سبحانہ میں اَيُّهَا وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ  
 بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيِّمًا عَلَيْهِ  
 یعنی اور اتاری ہمتی اور تیرے کتاب راست تصدیق کرنیوالی ساتھ

اوس خبر کے کہ رو برواوس کے ہی کتاب سی اور کہبان او براوس کے۔ مجاہد  
 سی نقل کیا مراد وہ ہی کہ **وَجَعَلْنَاكَ بِأَمْرِنَا مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ** یعنی  
 اور گردانا ہم نے تجھے کہبان او براوس کے اور اسامی الہی سے مقدس  
 ہی اور معنی اوس کے منزہ نقایض سے اور مطرثانون حدوت سی اور  
 واقع ہو اسی کتب انبیاء میں اسامی آنحضرت میں مقدس یعنی مطہر ذنوب  
 سی جسا کہ فرمایا ہی **لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِكَ**  
**وَمَا تَأَخَّرَ** یعنی تاکہ بخشے تیرے لیے خدا اگلے پچھلے گناہ تیرے یا مقدس  
 اخلاق ذمہ اور صفات دنیہ سے یا وہ کہ مقہوس اور مطہر ہوتے ہیں گو  
 ساتھ تیرے بروی کے جسا کہ **وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ** یعنی اور پاک کرتا ہی اونکو۔  
**اور اسامی الہی سے العزیز ہی اور معنی اوس کے محتج غالب یا وہ کہ**  
 نظیر نہ کی اور یا مغزی غیر کو اور رکھا ہی اور استلال کیا ہی تاضی نے  
 او براوس کے ساتھ قول حق تعالیٰ کے **وَاللَّهُ الْعِزَّةُ وَالرَّسُولُ** یعنی اور  
 واسطے اللہ کے ہی غلبہ اور اوس کے رسول کے لیے یعنی جب ثابت ہوئی عزت  
 خدا کو کہ عزیز اور مغزی پس رسول خدا ہی عزیز و مغز ہوئے اور صاحب  
 مواہب لدنیہ نے کہا ہی کہ عزت مومنوں کے لیے ہی اثبات کی کہ فرمایا  
**وَالْمُؤْمِنِينَ** لیکن بیعت اور طفیل ہے نہ یا صالت و استقلال جسا  
 کہ آنحضرت کو ہی پس یہ معنی منافق خاص ہونے اس صفت کے حضرت  
 کے ساتھ بنو دین **تسمیہ** معلوم کرنا چاہیے کہ خدای تعالیٰ اور ہند  
 بزرگی اور عظمت اور کبریائی اپنی میں مشابہ نہیں ہی ساتھ کسی چیز کے مخلوق  
 سے اسما حسنی اور صفات علیا میں اور مایل نہیں کوئی چیز اوس کے ساتھ  
 اور وہ جو صفات سی اطلاق کیا ہی اونکو شرع نے خالق اور مخلوق  
 برتتا نہ اور مایل نہیں ہی درمیان اوس کے معنوں حقیقی کے اس واسطے کہ  
 صفات خالق قدیم ہیں اور صفات مخلوق حادث اور کافی ہی اس باب  
 میں قول خدا تعالیٰ کا **لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ** یعنی نہیں مانند اوس کے  
 کوئی شی اور بعضے عارفین محققین نے کہا ہی **أَلَمْ تَرَ أَنِّي جَاءْتُ**



ذَاتٍ غَيْرَ مُشَبَّهَةٍ لِلذَّوَاتِ وَلَا مُعْطَلَةٍ مِنَ الصِّفَاتِ  
یعنی توحید ثابت کرنا ایک ذات کا ہی کہ مانند اور ذاتوں کے نہیں اور نہ بیکار صفات  
سے۔ واسطی نے کہا ہی کہ نہیں ہی مثل ذات اس کے کوئی ذات اور نہ مانند صفت  
اس کے کوئی صفت اور نہ مانند اسم اس کے کوئی اسم اور نہ مانند فعل اس کے  
کوئی فعل لہذا بہت موافقت لفظ کے ساتھ لفظ کے اور بزرگ اور منزہ ہی  
ذات قدیم کہ ہووے اسی صفت حادث جیسا کہ محال ہی ذات حادث کو صفت  
قدیم ہووے اور اور یہ نہیں اہل حق اور سنت و جماعت ہی اور  
بتحقیق تفسیر کیا امام ابو القاسم شبیری رضی اللہ عنہ نے اس قول واسطی  
کو اور زیادہ کیا ہی اس کے لیے بیان اور کہا ہی کہ یہ حکایت مشتمل ہی اور جوامع  
سائل توحید کے اور کیونکہ تشبیہ دیوے اس کی ذات کو ساتھ ذات محدثات  
کے حالانکہ ذات اس کی ساتھ وجود اپنی کے مستغنی ہی سب سی اور کیونکہ تشبیہ  
دیا جاوے فعل اس کا ساتھ فعل خلق کے کہ غیر جلب کمال یا دفع نقص ہی حاصل  
ہو اہی نہ بخاطر اور اعراض موجود ہوا اور نہ ساتھ مباشرت اور معاشرت  
کے ظاہر ہوا اور فعل خلق کا باہر ان وجوہ سی نہیں اور کہا ہی مشایخ نے  
وہ چیز کہ توہم کیا تھی ساتھ اوہم اپنی کے اور ادراک کیا ساتھ عقول اپنی کے  
محدث ہی ساتھ تھارے اور کہا ہی امام ابو المعالی جوینی نے جو کوئے  
مطلن ہوا اور آرام بکرا اوستے ساتھ وجود کے کہ منہی ہے ساتھ اس کے  
فکر اس کا وہ مشبہ ہی اور کوئی کہ مطلن ہوا ساتھ نفی محض کے وہ معطل  
ہی اور جس کہی کہ یقین کیا ایسی موجود کے کہ اقرار کرنا ہی ساتھ عجز کے دریا  
حقیقت اس کی سی وہ ہو خد ہی اور گمانہ درست اور کیا اچا ہی قول  
ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کا حقیقۃً التَّوْحِيدُ أَنْ تَعْلَمَ  
أَنَّ قُدْرَتَهُ تَعَالَى فِي الْأَشْيَاءِ بِإِلَاحِاجٍ وَصِنْعَةٍ  
لَهَا بِإِلَاحِاجٍ يَعْنِي بَأْسَابٍ أَوْ مَزْجِ الْأَلَاتِ بَيْنَ وَعِلَّةٍ كُلِّ شَيْءٍ  
صِنْعُهُ وَلَا عِلَّةَ لَصِنْعِهِ اور علت اور سبب ہر چیز کا کارگیری  
اور فعل اس کا ہی اور نہیں علت صنع الہی کو یعنی حقیقت توحید وہی

کہ جانے تو کہ قدرت اللہ تعالیٰ کی بغیر مشارکت اسباب کے ہی اور پیدا کرنا  
حق تعالیٰ کا اشیاء کو بآمیختگی مادہ نہیں اور علت ہر چیز کی صنع الہی  
ہی اور صنع الہی کو کوئی علت درکار نہیں وَمَا تَصَوَّرَ رَفِیْ ذٰہِنُكَ  
قَالَ اللّٰهُ بِخِلَافِہِ یعنی اور جو چیز کہ تیرے ذہن و فہم و وہم میں آوے پس  
اللہ برخلاف اوسکے ہی یہی بلخص کلام قاضی عیاض کا اور شرح  
مشکوٰۃ میں شرح اس مقام کی تفصیل مذکور ہے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ  
وصل صاحب ہواہب لدینیہ نے اسامی شریفہ سے وہ جو کتاب  
اور سنت اور کتب قدیم میں مذکور ہیں زیادہ اور چار سو کے ساتھ ترتیب  
حروف معجم کے ذکر کئی ہیں ہم یہی تطویل اور تکرار سے نہ اندیشہ کر کے بطریق  
تیمز اور تبرک کے ثبت کرتے ہیں طالب مشتاق کو لازم ہی کہ اذکو موش

جان اور ورد زبان اپنا کرے  
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْاِلَہُ الْاَمْرُ بِاللّٰہِ الْاَبْجَدِ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ  
الْاَجِدُ الْاَجِدُ الْاَجِدُ الْاَجِدُ الْاَحْسَنُ الْاَحْسَنُ الْاَحْسَنُ الْاَحْسَنُ  
الْاَحَدُ الْاَحَدُ الْاَحَدُ الْاَحَدُ الْاَحَدُ الْاَحَدُ الْاَحَدُ الْاَحَدُ  
الْاَخِ الْاَخِ الْاَخِ الْاَخِ الْاَخِ الْاَخِ الْاَخِ الْاَخِ  
بِالْعِیَالِ الْاَزْہَرِ الْاَسْلَمِ الْاَسْلَمِ الْاَسْلَمِ الْاَسْلَمِ الْاَسْلَمِ الْاَسْلَمِ  
فِی اللّٰہِ اَطِیْبِ الْاَسْمَاءِ الْاَعْلٰی الْاَعْلٰی الْاَعْلٰی الْاَعْلٰی  
اَكْثَرُ النَّاسِ تَبَعًا الْاَكْرَمُ الْاَكْرَمُ الْاَكْرَمُ الْاَكْرَمُ الْاَكْرَمُ  
اِمَامُ الْاٰخِرَةِ اِمَامُ النَّاسِ اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ اِمَامُ النَّبِیِّیْنَ  
اِلَہِ الْاَمْرِ الْاَمِنْ اَمْنٌ اَمْنٌ اَمْنٌ اَمْنٌ اَمْنٌ اَمْنٌ اَمْنٌ  
اِنَّمَا اللّٰہُ اَوَّلُ شَافِعٍ اَوَّلُ مُسْلِمِیْنَ اَوَّلُ مُسْلِمِیْنَ اَوَّلُ  
مُشْفَعٍ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْہُ الْاَبَرُّ الْاَبَرُّ  
الْبَاطِنُ الْبَرُّ الْبَرُّ الْبَرُّ الْبَرُّ الْبَرُّ الْبَرُّ الْبَرُّ  
بِالْفِیْہِ الْبَیِّنِ الْبَیِّنِ الْبَیِّنِ الْبَیِّنِ الْبَیِّنِ الْبَیِّنِ الْبَیِّنِ

تنزيل تهاى الشار ثانياً اثنين ابحيم الجيار الحيد  
 جواد جامع الحيا حاتم حزب الله حاشا حافظ حاكم بما  
 اراه الله حامد حامل لواء الحمد الحائد لامة عز النار  
 الحبيب الحفي الحفيظ الحكيم الحليم حمطايا وحمياط  
 جمعنى حميد حنيف النجار خير خاتم النبیین خاتم  
 المسلمين الخاتم خازن مال الله الخاشع الخاضع الخالص  
 خطيب الانبياء خطيب الامم خطيب الوافدين على الله الخليل  
 خليل الرحمن الخليفة خير الانبياء خير البرية خير خلق الله  
 خير العلماء خير الناس خير هذه الامة خير الله الدال  
 دار الحكمة الداعي الى الله دعوة ابراهيم دعوة النبیین  
 دليل الخيرات الدال الذكر الذكر الله ذو المحض  
 المودود ذو الخلق العظيم ذو الصراط المستقيم ذو القوة  
 ذو المكان ذو الفضل ذو المعجزات ذو المقام المحمدي  
 ذو الوسيلة الزار الراضع الرضى الراغب الرافع  
 راكب البراق راكب البعير راكب الجمل راكب الناقة  
 راكب الجنب الرحمة رحمة الامة رحمة للعلمين رحمة  
 مهداة رحمت الرحيم الرسول رسول الراحة رسول الرحمة  
 رسول الله رسول الملاحم الرشيد الرفيع رافع المراتب  
 رفيع الدرجات الرقيب روح القدس الرؤف ركن المتقين  
 الزار الزاهد زعيم الانبياء الزكي زين العاباد الزمعي  
 زين من ذاق القيمة السمين السابق السابق بالخيرات سابق  
 العرب الساجد سبيل الله السراج المنير الصراط المستقيم  
 السعيد سعد الله سعد الخلائق السميع السلام السني  
 سيده ولد آدم سيد المرسلين سيد الكونين سيد الثقلين  
 سيف الله الملوك سيد الفريقين الشيرم الشارع الشافع

الشفيع الشاكر الشكور الشاهد الشكار الشمس الشهيد  
 الصاير الصابر الصاحب صاحب الآيات صاحب المعجزات  
 صاحب البرهان صاحب البيان صاحب الناج صاحب الجهاد  
 صاحب الحجة صاحب الخطير صاحب الحوض المورود صاحب  
 الخاتم صاحب الخيز صاحب اللوحة الرفيعة صاحب الرداء  
 صاحب الأزواج الطاهرات صاحب السجود رب الحمقى صاحب  
 السرايا صاحب السلطان صاحب السيف صاحب الشرع صاحب  
 الشفاعة الكبرى صاحب العطايا صاحب العلامات الباهرات  
 صاحب العلو والديج صاحب الفضيلة صاحب الفرح  
 صاحب النقيب صاحب القضيبي الأصغر صاحب قول لا اله  
 الا الله صاحب القدم صاحب الكوثر صاحب المحشر صاحب  
 المدينة صاحب المظهر الشهيد صاحب المعارج صاحب المغفر  
 صاحب الغنم صاحب المقام المحمود صاحب المنبر صاحب المغير  
 صاحب المغلين صاحب المروة صاحب الوسيلة الصاعد  
 لما امر الصادق الصبور الصديق صراط الله صراط الذين  
 انعمت عليهم صراط المستقيم الصفوح عن الذلات الصفوح  
 الصفي الصالح الضاد الضارب بالحسام المثلوم الضاحك  
 الضحى الطار طاب طاب الطاهر الطيب طس طه  
 الطيب طس طسم طه الطاهر الظافر الظفور  
 الظاهر العيين العايد العادل العظيم العاقل العاقب  
 العالم علم الايمان علم اليقين العالم بالحقى العامل  
 عبد الله العبد عبد الكريم عبد الجبار عبد الحميد  
 عبد المجيد عبد الوهاب عبد الغفار عبد الغياث عبد  
 الخالق عبد الغياث عبد الخالق عبد الرحيم عبد الرزاق  
 عبد السلام عبد القادر عبد القدوس عبد القهار عبد

المؤمن عبدالمهيمن العدل العربي العروة الوثقى العزيز  
 العطوف العفو العليم العلى الغين الغالب الغفور  
 الغنى الغنى بالله الغيث الغوث الغياث **الف** الفار الفاتح  
 الفارقليطا الفارق الفاروق الفتح الفجر الفطر الفضيحة  
 فصل الله فاتحالنور **القاف** القاسم القاضى القاتل  
 قايد الخير قايد الغرامحجلين القابل القايم القتال القتل  
 القثم القثوم قدم صدق القرشى القريب القمر  
 القيم **الكاف** كافة الناس الكفيل الكامل فى جميع  
 اموره الكريم كهيصن **اللام** اللسان الميم الماحد  
 ماذ ماذ الماضى الماحى المامول المانح المبارك  
 المبعوث بالحق المتبهل المبرأ البشر مبشر الياسين المبعوث  
 بالحق المبعوث المبلغ المبين المتين المتبلى المتبسم  
 المتبرص المخصوص المتحم المتضرع المتقى المتلوعليه  
 المتعبد المتوكل المحرم المثبت محاب محب المجتبى  
 المجيز المحرض المحفوظ المحلل محمد محمود المخير المختار  
 المخصوص بالشرف المخصوص بالغير المخصوص بالمجد المخلص  
 المدثر المدنى مدينة العلم المذكور المذكور المرتضى المثل  
 المرتضى المرحوم المرسل المترفع الدرجت المراد المردة  
 المزكى المزيل المسبح المسعود المستغفر المستغنى  
 المستقيم المسلم المشاور المشفق المشفوع المشفق  
 المشفق المشير المصباح المصارع المصالح مصالح الحسنات  
 المصنف المصطفى المصلح المصلى عليه المطاع المطهر  
 المطعم المطيع المنظر المعز المصوم المعطى المعقب  
 المعلم معلامة المعلم المعلى المفتاح مفتاح الجنة  
 المفضل المفضل المتفضل المقدس المقس المقسط

ذكر الحفرت  
 القاسم القاضى القاتل  
 قايد الخير قايد الغرامحجلين  
 القابل القايم القتال القتل  
 القثم القثوم قدم صدق القرشى  
 القريب القمر القيم  
 كافة الناس الكفيل الكامل فى جميع  
 اموره الكريم كهيصن  
 اللسان الميم الماحد  
 ماذ ماذ الماضى الماحى المامول المانح المبارك  
 المبعوث بالحق المتبهل المبرأ البشر مبشر الياسين المبعوث  
 بالحق المبعوث المبلغ المبين المتين المتبلى المتبسم  
 المتبرص المخصوص المتحم المتضرع المتقى المتلوعليه  
 المتعبد المتوكل المحرم المثبت محاب محب المجتبى  
 المجيز المحرض المحفوظ المحلل محمد محمود المخير المختار  
 المخصوص بالشرف المخصوص بالغير المخصوص بالمجد المخلص  
 المدثر المدنى مدينة العلم المذكور المذكور المرتضى المثل  
 المرتضى المرحوم المرسل المترفع الدرجت المراد المردة  
 المزكى المزيل المسبح المسعود المستغفر المستغنى  
 المستقيم المسلم المشاور المشفق المشفوع المشفق  
 المشفق المشير المصباح المصارع المصالح مصالح الحسنات  
 المصنف المصطفى المصلح المصلى عليه المطاع المطهر  
 المطعم المطيع المنظر المعز المصوم المعطى المعقب  
 المعلم معلامة المعلم المعلى المفتاح مفتاح الجنة  
 المفضل المفضل المتفضل المقدس المقس المقسط

المقسم المقصود علیہ المقضی مقبل العشرات مقیم  
 السنة بعد الفترة المکرم المکتفی المکتفی بقلیل المکتن  
 المکی الملاحی ملق القرآن المنوح المنادی المنتقر  
 المنجی المنذر المنزل علیہ المنجماً المنصفت المنصور  
 المنیب المنیر المومن الموتی جوامع الکلم الموتی الیه منی  
 مود الموصول الموقر المولی المورید المومن المورس المهاجر  
 المهتدی المهدی المهداة المهيمن الميسر المتون التانذ  
 الناجد الناس الناسخ الناشئ الناصح الناطق الناهی  
 نبی الاحمر نبی الاسود نبی التوبة نبی الحسنین نبی الراحمت  
 نبی الرحمة النبى الصالح نبى الله نبى الرحمة نبى المحممة نبى  
 الملاحم النبى المجیم النجم الثاقب نبی الله التذیر النسیب  
 نصیر ناصح النعمة نعمت الله النقیب النقی النور الذى  
 لا یطفئ الواو الوجیه الواسط الواسع الواصل الواف  
 الواعد الواعظ الورع الوسيلة الواقی الوقی الولی  
 ولی الفضل **السا** الهادی هدی هدیة الله  
 الهاشمی **السا** ینزی ینس صلی الله علیه وآله وصحبه  
 واتباعه وسلم آجمعین کعب الاحبار سے نقل ہئی کہ اوستی کہا تم  
 بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نزدیک اہل جنت عبد الکریم اور اہل  
 نار کے نزدیک عبد الحماد اور عرش والوں کے نزدیک عبد  
 الحمید اور درشتوں کے نزدیک عبد الحمید اور انبیاء کے  
 نزدیک عبد الوہاب اور شیطان کے نزدیک عبد القہار  
 اور حق کے نزدیک عبد الرحیم اور خیال میں عبد الخالق  
 اور جنک میں عبد القادر اور دیار میں عبد البہیم اور  
 حیوان کے نزدیک عبد القدوس اور حشرات کے نزدیک  
 عبد الغیاث اور خوش کن کے نزدیک عبد الزاق اور

## ذکر آنحضرت

۴۱۱  
 مدد و ن کے نزدیک عبد السلام اور چار یاروں کے نزدیک  
 عبد المؤمن اور طیور کے نزدیک عبد الغفار اور تربت  
 میں مود مود اور انجیل میں طاب طاب اور صحف میں  
 عاقب اور زبور میں فاروق اور خدا کے نزدیک طہ  
 اور لیس اور مومنین کے نزدیک محل صلی اللہ علیہ وآلہ و  
 سلم ایسا ہی منقول ہی حسین بن محمد دامنانی سے کتاب اوسکی شوق العروس  
 اور النفس میں جانا چاہی کہ سبکو خلاف نہیں اس بات میں کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجل خلق اور اکرم بشر اور سید ولد آدم اور افضل  
 انبیاء ہیں۔ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پروردگار تعالیٰ نے قسمت کیا خلق کو دو قسم  
 اور کیا بھی بہترین دو تو قسم سے اور یہی ہی قول حق سبحانہ کا اے  
 أَصْحَابُ الْيَمِينِ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ اور میں اصحاب یمن سی ہوں  
 اور بہترین اصحاب یمن ہوں یہ کیا ان دو قسم کو تین قسم اے  
 أَصْحَابُ الْيَمِينَةِ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُونَ کہ میں سابقین  
 سی ہوں اور بہترین سابقین پس ان اقام کو قبایل کیا اور کیا بھی اوس  
 قبیل سے کہ بہترین قبیلوں کا ہی اور یہی ہی قول حق تعالیٰ کا اے  
 جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ  
 اللَّهِ أَتْقَاكُمْ یعنی اور گردانا ہمیں نکو شاخیں اور قبیلی تاکہ پہچان حاصل  
 کرو تم بدرستیکہ گرامی ترین تمہارا خدا کے نزدیک پرہیزگار تمہارا ہی  
 پس میں اتقی اولاد آدم اور اعز و اکرم اونکا ہوں نزدیک خدا ہی عز  
 وجل کے پھر گردانا قبایل کو بیوت اور گردانا بھی بہترین بیوت میں اور  
 یہی ہی قول حق سبحانہ کا اے لِيَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسُ أَهْلَ  
 الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا یعنی تاکہ ایسا وہی سے بلیدی اور پاک  
 کرے تمہیں پاک کرنا۔ اور لائی ہن کہ آئی ایک روز عباس رضی اللہ  
 عنہ حضرت مائزہ شہدہ کو ماکفادسی کچھ سناتا تھا کہ نسبت بآنحضرت طہن

اور منقصر سے کہتی تھے پس کہا عباس نے جو سنا تھا پس اوہنے آنحضرت  
اور آئی اور پر منبر کے اور فرمایا اون لوگوں سے کہ یہی تھے میں کون ہوں  
کہا رسول اللہ فرمایا میں محمد بن عبد المطلب ہوں بد رستی اور رستی پیدا  
کیا حق تعالیٰ نے خلق کو پس کیا مجھی بہترین خلق میں اور کیا خلق کو دو فرقہ  
عرب اور عجم پس کیا مجھی بہترین فرقہ یعنی عرب میں اور کیا اونکو قبایل  
اور کیا مجکو بہترین قبایل میں اور کیا اونکو بیوت اور کیا مجکو بہترین بیوت  
میں پس میں بہترین خلق ہوں از روی ذات اور بہترین اونکا از روی  
بیت کے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سی آیا ہی کہ خدا تعالیٰ  
نے نظر کی طرف قلوب عباد کے پس اختیار کیا اونہیں سے قلب محمد صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم پس قبول کیا اوکو اپنی لئے اور بھیجا اسی برسات  
**فصل** جیسا کہ فضل دیا پروردگار تعالیٰ نے حضرت کو ابتدای خلق اور  
ابتدای مرین اور کیا اونکو منبدا اور منشا آفرینش کا اور اول انبیاء عالم ارواح  
میں اور اول خلق اجابت میں روز الست اور توڑی ساتھ حضرت کے  
ہر فضل و کمال معاد میں۔ پس کیا اونکو اول اوہمیں سے کہ شگافہ ہووے  
زمین ساتھ اوکے اور اوہمیں حشر میں اور اول شافع اور اول شفیع اور  
اول ناظر بجال رب العالمین۔ اور تمام خلق محبوب ہووے اوکے ہر کام  
میں اور اول نبی کہ حکم کیا جاوے امت اوکے میں اور اول اوکا  
کہ گزرے صراط سے ہمراہ اپنی امت کے اور اول اوکا کہ آوے  
بہشت میں اور امت اوکے اول امتوں کی ہو آنے بہشت کے میں اور  
عطا کرے اوسی لطایف اور نفایس تحفہ خارج عدوہ اور احصائے  
روایت ہی الش بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں اولین اون لوگوں کا ہوں کہ بزرگین ہووین  
قبور سے باہر میں خطیب اونکا ہوں جسوقت کہ آوین نزدیک پروردگار کے  
اور میں بشارت دہندہ ہوں جسوقت نا امید ہووین کہ لو ارحم میرے ساتھ  
میں ہے اوح میں اکرم اولاد آدم ہوں نزدیک پروردگار اپنی کے اور نہیں



انہیں فخر — روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے پہنایا جاؤں  
میں حلہ حلهائی بہشت سی بستر کھڑا ہوں میں داہنی طرف بہشت کے اور  
نہیں وہ مقام کہ کھڑا ہوے وہاں کوئی سوائے میرے اور روایت  
ہی ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ میں حامل ہوں اور حمد ہوں دن قیامت  
کے اور اول اوکس بیکار ہوں کہ بلاوے حلقی دروازہ بہشت کے پس  
کہولا جاوے میرے لئے اور داخل ہووین میرے ساتھ فقراء مومنین  
اور میں اکرم اولین اور آخرین ہوں اور نہیں فخر اور فرمایا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں بہترین مردمان ہوں روز قیامت اور  
جانتے ہو تم کہ وہ کس جہت سے ہی جمع کرتا ہی خدا تعالیٰ اولین و آخرین  
کو بعد ازان ذکر فرمائی حدیث شفاعت کہ آویگیان اوکا اور ابی  
ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہوں اوکا کہ ہوں  
میں عظیم ترین انبیاء و روی اجر کے روز قیامت میں اور دوسری حدیث  
میں آیا ہی کہ فرمایا کیا تم خوش نہیں کہ ہووین ابراہیمؑ اور عیسیٰؑ درمیان  
تہارے بعد ازان فرمایا کہ وہ میرے امت میں داخل ہیں روز قیامت —  
ابراہیمؑ کہتا ہی تو صاحب دعوت میر کا ہی اور میری ذریت پس گردان  
مچکوا اپنی امت سی اور عیسیٰ علیہ السلام کہتا ہی کہ انبیاء سارے یہاں ہی  
علاقہ میرے ہیں کہ باب اوکھا ایک ہی اور مابین متعدد اور فرمایا  
عیسیٰؑ میرا یہاں ہی نہیں میرے اور اوکے درمیان کوئی پیغمبر اور میں قریب  
ترین مردم ہوں اوکے ساتھ اور وہ جو فرمایا کہ سید اولاد آدم ہوں  
دن قیامت کے اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید ان کے ہیں  
دنیا و آخرت میں تخصیص روز قیامت کے اس لئے ہے کہ طور آثار اوکا  
روز قیامت میں زیادہ ہووے اور اس جہت کہ اوکے میں منفرد  
اور یگانہ ہووین سرداری میں حیثیت کہ مشوجہ ہوں سب طرف اوکے  
اور بناہ پھر میں ساتھ اوکے اور ہونوے کوئی سید اور مہتر اور سردار و را  
حضرت کے اور سید او ہی کہیں کہ التھالاوین لوگ ساتھ اوکے حجاج میں

پس سو دین اس ہنگام میں سید منفرد جماعت بشر سے کہ فراحت نگیری ہو کو  
 کوئی - مواہب لدنیہ میں حدیث ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا فرمایا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اول شخص کا ہوں کہ شگافتہ ہو دین  
 اوس کے لئے اوس سے چھ ابو بکر اور اس سے چھ عمر رضی اللہ عنہما پس اُن  
 میں اہل بقیع پس برائیکے سو دین بعد ازان انتظار کو دن اہل مکہ کا تادہ  
 کہ حشر کیا جاؤ میں درمیان حرمین کے کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح  
 ہی اور روایت کیا اوس کو ابو حاتم نے **۱۰** نوادر الاصول میں حکیم  
 ترمذی ابن عمر سے روایت کرتا ہے کہ باہر آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم ایک روز منزل مبارک سی داہنی طرف اوس کے ابو بکر - اور باہن طرف  
 عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا آنحضرت نے براگنجنے ہوں میں یوہین قیامت  
 کے دن **۱۱** آیا ہے کہ آنحضرت محشور ہو دین پر براق کے اور حشر کے  
 جاوین انیا اوپر دو اب کے اور محشور ہوں صالح اپنی نافرمانی اور حشر کی  
 جاوین دو نویٹے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اوپر ناقہ میر کے کہ غضبنا اور قصور  
 ہی - اور محشور ہو بلال اوپر ایک ناقہ کے ناقون پشت سی اور حدیث  
 کعب الاحبار میں آیا ہے کہ کہا طلوع ہنن کرتی کوئی صبح مگر وہ کہ اترتے ہن  
 ستر ہزار فرشتے آسمان سے اور گرد پھرتے ہن قبر شریف آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مارتے ہن بازو اپنی اور دروہی جیتی ہن  
 سید الانبیاء اور جب شام ہوتی ہی عروج آسمان کرتے ہن اور اترتی  
 ہن ستر ہزار فرشتے اور اسطر سے جہن تک کہ شگافتہ ہو زمین  
 آنحضرت سی اوپر ہر کو دین وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ستر ہزار  
 فرشتوں کے کہ لیجاوین اونکو بدرگاہ رب العزت جسکے عروس کو بجائے  
 ٹھہر لیجاوین **۱۲** روایت جامع الاصول میں بروایت ابو ہریرہ  
 آیا ہے کہ فرمایا کہ میں اول اوس کی کا ہوں کہ شگافتہ ہو دین اوس سے  
 زمین پس پہنایا جاؤں میں جلد اور ظاہر ہن روایت کا وہ ہی کہ انشقاق  
 اور کسوت دونوں ثابت ہن آنحضرت کو **۱۳** اور دو سری حدیث میں آیا ہے

کہ اول خلایق کہ کسوت دیا جاوے اوسکو ابراہیم علیہ السلام بن اور زیادہ کیا یہ سقی نے کہ اول اوسکی بیکا کہ بنایا جاوے خلق سے ابراہیم بن کہ بنادین اوتکو حلیہ بہشت سی اور دیجاوی کر سی اور رکھی جاوی وہاں عرش کے پہر لایا جاوے بھی اور بنایا جاوے من حلیہ بہشت سی کہ قیمت نکر کے اوسنی بشر اور بٹھایا جاوے من اوپر کر سی کے جانب دائیں عرش کے اور کہا ہی کہ لازم نہیں آتا تخصیص ابراہیم علیہ السلام سے ساتھ اولت کسوت کے کہ وہ افضل ہوں آنحضرت سی اور احتمال رکھے کہ پیغمبر ہوں ساتھ جامہ اپنی کے قبر سے باہر آوے اور عطا اور پوشش حلیہ بہت تکرم اور تعظیم ہی نہ بھت برہنگی اور ابراہیم علیہ السلام کو کہ جب برہنگی کے بنادین پس اولت ابراہیم علیہ السلام کی کسوت میں نسبت بہ بقیہ خلق کے ہو۔ کہا شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ الخیر نے کہ تقدیم ابراہیم علیہ السلام کسوت بہت رعایت نسبت ابوت آنحضرت کی کہ آیا اشغال ان امور میں اوپر اولاد کی مقدم ہوتے ہیں اور یہ فضل جزئی ہی امور نکلا ہری میں لیکن فضائل منوی جانب حضرت میں ہیں اور اسواسطے حضرت کو اوپر کر سی کے بنادین نہ ابراہیم علیہ السلام کو اور بعض نے کہا ہی کہ یہ تقدیم کسوت ابراہیم علیہ السلام کو خراج عریان کرنے نبرد کی اوتکو وقت اتفاق کے نارین کر اخیل و اسد اعلم اور مشہور وہ ہی کہ حشر لوگون کا حفاة وعراة وغل یعنی پارسہ اور تن برہنہ اور بی ختنہ ہوتا ہی جیسا کہ حدیث بخاری میں۔ روایت ابن عباس آیا ہی اور اشارہ قول حق تعالیٰ کا اے محمدی گما بدانا اَوَّلَ خَلْقٍ نَعْمِدُہ یعنی جیسا پید کیا ہی پہنی اول خلقت میں بنی آدم کہ پہر دوسری بار پید اگرین ہم اوسکو ہی ساتھ اوسکے ہی و لیکن ابوداؤد اور ابن جبان نے روایت کیا ہی کہ ابو سعید خدری نے وقت احتضار کے لباس نو مٹکا کر پہنا اور کہا بسنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تیرے ساتھ برائی گینتہ ہوتا ہی حسین لباس میں کہ مرا ہی اور صاحب مواہب لدنیہ نے حارث بن ابی اسامہ اور انس بن مسیع سی و اب

کیا ہی کہ مردے مبعوث ہوتے ہیں اپنی الکفان میں اور زیارت کرتے ہیں ایک دوسرے کو اور کہیں اور کہا ہی کہ توفیق درحیان اس حدیث اور اس حدیث کے کہ بخاری میں ہی یون ہی کہ بعض عاری مبعوث ہوئے اور بعض کا سی اور بعض نے کہا ہی کہ مراد بہ ثیاب اعمال ہیں کہ مبعوث ہو وین اور ابو سعید نے نیا یا تاویل کو اور حمل کیا اور پڑھا ہر کے اور بعضی اصحاب ہیں اہل علو اہر کہ نہیں دریافت کرتے مراد کو جسے نیا یا جدی بن حاتم نے تاویل خط الامیض والاسود کو صیام میں ایسا ہی کہا ہی تو ریشتی نے اور شیخ نے شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث میں زیادہ کلام کیا ہی **تثبیہ وریا** لوار حمد مراد ساتھ لوار حمد انفراد اور شہرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ساتھ حمد اور مقام محمود کے جیسا کہ فضل شفاعت میں معلوم ہووے اور عرب وضع کرتے ہیں لوار کو موضع شہرت میں اور ہو سکنا ہی کہ آنحضرت کے دست مبارک میں لوار ہووے اور اسکا نام لوار الحید ہو۔۔۔ قول طیبی یہی ہی۔ اور صاحب مواہب طبرانی سے ریاض النضرۃ میں ایک حدیث لایا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آیا نجانا تو فی اہی علی کہ میں اول اونین کا ہون کہ پکارا جاوے روز قیامت اور کھڑا ہون میں جانب راست عرش کے اوسکے سایہ میں اور پہنایا جاوے میں حلقہ سبز حلقہ ہشت سی بعد ازان پکارے جاوے اور انبیا ایک کے بھی ایک پس ہستادہ ہووے دوین دونو جانب عرش کے اور پہنایا جاوے حلقہ سبز حلقہ ہشت سی۔ پس جان اور آگاہ ہو کہ میری امت اول امتوں کی ہووے کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے پستہ بشارت دیا ہون تجھی اہی علی رضی اللہ عنہ کہ تو اول اوسکا ہو کہ پکارا جاوے تجھ کو اور سپرد کیا جاوے تجھی لوار حمد کہ میرا لوار ہی کہ سایہ ڈھونڈ میں آدم اور تمام خلوق قیامت کے دن اوسکے نیچے اور درازی میری لوار کی مسافت ایک ہزار اور چہ سو برس کی ہے اور سنان اوسکی یا قوت احمر کی اور قبضہ اوسکا نفقہ سفید کا اور جڑ اوسکی

مروارید سبز کی ہی اور اوس کے تین گیسو بہن نور سے ایک مشرق میں اور دوسرا  
مغرب میں اور شیر اور میان دنیا کے مکتوب بہن اوسمیں تین سطر اول  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثانی لَکَہُ اللّٰہُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ثالث  
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ درازی ہر سطر کی ہزار سال اور پہنائی  
اوسکی ہی ہزار سال پس سیر کوی تو ای علی رض ساتھ اوس لو کے اور امام  
حسن رض جانب راست اور امام حسین رض جانب چپ تیرے ہون تا آنکہ ہستاد  
ہو وے تو در میان میرے اور ابراہیم کے سایہ عرش میں اور پہنایا جاوے  
تو حد بہشت سے اور کہا ہی صاحب مواہب لدنیہ نے کہ کہا ہی حافظ قطب  
الدین چلبی نے چیا کہ نقل کیا ہی محب بن الہام نے کہ یہ حدیث موضوع ہی اور  
ظاہر بہن اوسمیں آثار و وضع اور خدا دانا تر ہی ساتھ حقیقت لو ادا الحمد کے  
کہا شیخ عبدالحق قدس سرہ العزیز نے قول قایل کہ خدا دانا تر ہی بحقیقت لو ادا  
حد حق ہے ولیکن احادیث میں تعبیر حقائق یا مثال ان صور کے واقع ہوئی  
ہی جیسا کہ در میان لوح و قلم کے واقع ہوا ہی کہ زبرد سے ہی یا یا قوت سے  
اور حاملان عرش اوعال بہن کہ زبرد گوسش سے دوش تک مسافت دوسو  
برس اور ایک روایت میں سات سو برس ہی اور امثال اوسیکے اور  
ہم ایمان لاتے بہن ساتھ ہر چیز کے کہ بصحت پہونچی اور یہ ثبوت ملی ہی نقل اوسکے  
شارع سے اور وہ چو مراد شارع ہی اوس سے اور اگر اوسکی کوئی تاویل  
ہی ہم اسپر ہی ایمان لاتے بہن اور چوڑے بہن حکم عقل کو تا اندیش گو  
کہ استحالة اور استبعاد اوسکا کرے اور سپرد کرتے بہن ہم حقیقت امر اوسکی  
اوپر خدا کے اور اگر محدثین اوسکی اسناد میں گفتگو کریں وہ بابت دوسری  
ہی اور اگر اوسکی معانی میں استبعاد کریں کمال قدرت قادر جواب  
اوسکا ہی انتہی و اسہ اعلم اور صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہی کہ عرف  
عرب میں نگاہ بہن رکھتا لو ا کو مگر صاحب جیش اور رئیس اور سردار اور  
احتمال رہی کہ ہاتھ غیر کے میں ہی ہو باذن اوسکے اور تابع ہو حاصل اوسکو  
اور حرکت ہو ساتھ حرکت اوسکے اور مایل ہو ہر جانب کہ وہ مایل ہی اور

اور احوال  
اردی وی

استعمال عرب میں نزدیک حروب کے نگاہ نہیں رکھتا تھا اگر صاحب اسکا  
اور منع نہیں کرتا اسکو قتال سے بلکہ کرتا ہی ساتھ اس کے اشد قتال اور  
اسی واسطے لایق نہیں نگاہ رکھتا اسکا ہر کسی کو جیسا کہ فرمایا علی رضی اللہ  
کو روز خیر کہ دیتا ہو نہیں رایت کو فردا ایسے مرد کو کہ دوست رکھتا ہی نہ ا  
اور رسول کو اور دوست رکھتا ہی اس سے خدا اور رسول - کہا صاحب  
مواہب نے غزوہ موتہ میں آیا ہی کہ لیا رایت کو پہلے جعفر بن ابیطالب نے  
پس قتال کیا اور مارا گیا بعد ازان لیا عہد اسہ بن رواح نے پس لڑا  
اور مارا گیا بعد ازان خالد بن ولید نے لیا اور قتال کیا اور فتح کیا پس  
معلوم ہوا کہ لواتا تہ میں قتال کنندہ کے ہوتا ہی واللہ علم وصل  
تفضیل و تخصیص آنحضرت میں بحوض کوثر - حدیث ابن عمر میں آیا ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حوض میرا مسافت یکماہ ہی اور  
زودایا اوسکے برابر اور آب اسکا شیریں تر شہد سے اور جوی اوسکا  
اوپر در ویا قوت کے ہی اور سفید زیادہ شیرسی اور ایک روایت میں  
سفید زیادہ سیم سے اور بعض میں سفید زیادہ برف ہی اور پو اسکی  
خوش زیادہ مشک سی اور کوزی اوسکے مثل ستاروں آسمان کے  
دور تحدید مسافت حوض میں بہت جگہ احادیث میں ذکر واقع ہوا ہے  
ہر جاعت فی بلاد سے کہ متعارف اوسن دیار کے ہیں نشان دیا ہی لو ظاہر  
وہ ہی کہ وہ مواضع برابر ہوں مسافت بین یا قریب المسافت اور اگر  
مفاوت ہوں مقصود بیان بعد مسافت اور کنایہ اوس سے ہو بطریق تخیل  
اور تقریب نہ تعیین اور تحدید اور بعض نے کہا ہی کہ آنحضرت کو دو حوض  
ہیں ایک موقف میں اور دوسرا بہشت میں اور وہ کو کوثر کہیں اور  
قرطبی سے منقول ہی کہ واجب ہی اوپر تکلف کے علم اسکا اور تصدیق اس  
اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے تخصیص کیا ہی اپنے پیغمبر کو ساتھ حوض کے کہ بہت  
ہو ہی بہن صفات اسکی احادیث صحیحہ مشہورہ میں کہ حاصل ہوتا ہی اون  
سے علم قطعی اور حدیث انس میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا میرے حوض کے چار رکن ہیں اول ابی بکر صدیق کی ہاتھ میں  
 اور ثانی عمر فاروق کے ہاتھ میں اور ثالث عثمان غنی و المنورین کے ہاتھ میں  
 اور رابع ہاتھ میں علی مرتضیٰ کے پس جو کہ محب ابوبکر ہی اور بعض ہی عمر کا  
 پانی نہ پلاوے اسی ابوبکر۔ اور جو کہ محب علی ہی اور بعض عثمان نہ پلاوے  
 اس کو علی روایت کیا ہی اس کو ابوسعید نے شرف النبوة میں اور اس طرح  
 منقول ہی مواہب لہ نہیں لیکن مشہور وہ ہی کہ ساقی کو تر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
 اور اوہون نے کہا ہی کہ بعض ابوبکر صدیق کو آب کو تر سی ہو گز نہ پلاؤں  
 میں واسد اعلم **وصل** تفضیل آنحضرت میں شفاعت اور مقام  
 محمود کے صاحب مواہب نے واحدی سے نقل کیا ہی کہ کہا اجماع ہی نہیں  
 کا اس پر کہ مقام محمود مقام شفاعت ہی اور ابن عباس سے روایت ہی  
 کہ کہا یہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن اوپر کرے  
 پروردگار کے دربار اور حاصل مقام وہ ہی کہ حق تعالیٰ اپنی حبیب کو ایسی  
 مقام میں رکھی کہ کسی کو سوائی اس کے حاصل نہیں اور قیامت کے دن حکم  
 خدایہ کو ہی طور بہ نیابت اور شفاعت اس کے محمد کو لا الہ الا اللہ  
**محمد رسول اللہ** اور حدیث شفاعت مشہور ہی انس اور ابوبکریرہ اور اور  
 اصحابی طور نہ کو رہی کتب مستندہ وغیرہ میں اور ایک روایت میں آیا ہی  
 کہ حکم ہووے آنحضرت کو کہ جاؤ اور جس کے دل میں بمقدار دانہ گندم یا جو کے  
 ایمان ہی یا ہر لاؤ اس کو پس جاؤں میں اور نکالوں اور رجوع کروں طرف  
 پروردگار اپنی کے اور حمد و ثنا کہوں میں اس کی بجا دیکھو کہ کثیرہ پر حکم ہو کہ جس کے  
 دل میں بمقدار دانہ خردل ایمان ہو اس کو نکالوں پس جاؤں میں اور نکالوں  
 اس کو اور رجوع کروں طرف پروردگار کے اور حمد و ثنا کہوں بہت  
 پر حکم ہو کہ جس کے دل میں کم سے کم دانہ خردل سے ایمان ہووے اس کو درج  
 سی نکالو و فتح چارم میں اگر کہوں میں یا رب اذن دی مجھ کو حق میں اس کے کہ  
 کہا لا الہ الا اللہ فرماوے حق تعالیٰ نہیں یہ کام مفضوح طرف تیرے  
 یہ کام میرا ہی سو گز بعزت و کبریاٹی اور عظمت اپنی کے کہ باہر لاؤں میں

نار سے جس نے کہا لا الہ الا اللہ فُحِّلَ رَسُوْلُ اللہ پس باقی نہ رہے ناپسین  
مگر جس کو کہ جس کیا ہی اوس کو قرآن نے یعنی واجب ہی اوس پر غلو اور  
یہ حدیث روایات متعددہ ساتھ اختلاف الفاظ اور عبارات اور  
طول اور اختصار کے آئی ہی اور احادیث اس باب میں بہت ہیں اور  
سب سے ظاہر ہوتا ہی کہ شفاعت آنحضرت اول وقوف مردم سے مختص  
دخول نار تک واسطے دفع عذاب کے اور بعد از دخول جنت ہی واسطے  
رفع درجات کے شامل اور واقع ہی قائمہ کہا ہی کہ موطن شفاعت  
پانچ ہیں **اول** اراحت اہل موقت میں شدت وقوف اور جیسوں  
نظام میں گرمی آفتاب اور عرق اور انتظار حساب سے **ثانی** عفو میں  
سوال اور حساب سے اور آنا بہشت میں **یجاب** **ثالث** شان میں اوس  
قوم کے کہ حساب کی گئی اور سختی عذاب کے ہوئی ساتھ رفع عقاب کے  
اون سے **رابع** نکالنی میں اوس قوم کے کہ لائے گئے آتش میں ساتھ نکالنی  
اون کے اوس سے **خامس** رفع درجات میں اون لوگوں کے کہ آئی بہشت میں  
اور ہر ایک میں ان ابواب سے احادیث واقع ہوئی ہیں اور بعضوں  
نے شفاعت سادہ ہی ذکر کی ہی اور وہ شفاعت حضرت کی اپنی علم ابیطالب  
کے لئے تخفیف عذاب میں **و** بعضوں نے شفاعت سابعہ ہی ذکر کی ہی  
اور وہ شفاعت اہل مدینہ کو جیسا کہ حدیث میں آیا ہی کہ ثابت و قائم نہ ہی  
کوئی اوپر شدت اور سخت مدینہ کے اور صبر نکرے اوس پر مگر وہ کہ ہوں میں  
اوس کا گواہ اور شفیع دن قیامت کے۔ شیخ ابن حجر نے کہا ہی کہ متعلق  
اس شفاعت کا خالی نہیں ہی پانچ قسم اول سے اور اگر اس کو جدا شمار کریں  
اور اقسام پیدا ہووین جیسا کہ آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و  
سلم نے اول وہ کہ شفاعت کردن میں اون کی جو اہل مدینہ ہیں بستر اہل مکہ  
بستر اہل طائف پر شفاعت اوس کی کہ زیارت کی ہی قبر شریف آنحضرت  
کی۔ پھر جو کوئی اجابت کرے موزن کی یعنی جو وہ کہے یہ کہے۔ بعد ازان  
اور دیکھی پیغمبر۔ پھر درگذر کر ناقصہ صالحین سے پھر وہ کہ برابر ہیں



حسنات اور سیئات اوسکے کہ آوے بہشت میں۔ منقول ہی ابن عباس سے کہ سابق آتا ہی بہشت میں بغیر حساب کے مقصد یعنی میانہ رو ساتھ رحمت خدا کے اور ظلم کنندہ اپنی نفس کا اور اصحاب اعراف بشفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت میں آویں اور ارجح اقوال اصحاب اعراف میں وہی کہ وہ ایک قوم ہیں کہ برابر ہیں حسنات اور سیئات اونسکے واللہ اعلم **وصل** روایت ہی ابن رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سوال کیا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت اپنی سے بروز قیامت جو ابد یا حضرت نے البتہ کہ وہیں افشا اللہ تعالیٰ عرض کیا میں نے کہا ان ڈھونڈ ہوں آپ کو یا رسول اللہ فرمایا طلب کر بھی نزدیک صراط کے کہا میں نے اگر وہاں ملاقات نہو اور نہاؤں میں فرمایا بس طلب کر نزدیک میزان کے کہا اگر وہاں نہاؤں کہاں طلب کروں فرمایا بس طلب کر نزدیک جوض کے کہ خطا نکرہ میں ان تین جگہ سے **اور** اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت سب اماکن اور موطن آخرت میں موجود اور قائم ہوں گے امداد و اعانت و شفاعت امت کے لینی اور خلاصی اور رہائی دلاؤں شاید اور مزالتی اور مضائق سے ای پر صراط۔ حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے قائم کیجاوی صراط اوپر بہشت دوزخ کے پس میں اور میری امت پہلے اوس پر گزریں اور دعا رسولوں کی اوس دن میں یہی **اللَّهُمَّ سَلِّمْ وَسَلِّمْ** یا اللہ بجا اور حدیث میں آیا ہی کہ جب امت اوپر صراط کے گزریں اور نفیش کریں اور عاجز رہیں مزدور سے فریاد کریں **واحد واحد** ابس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت اشفاق اور فرط اعطاف سی یا واز بلند نہ کریں **رَبِّ اُمِّتِي اُمِّتِي** یعنی ای پروردگار میرے امت میری امت سوال نہیں کرتا میں تجھ سے **اَبْكِدُنْ** اپنے نفس کے لیے اور نہ فاطمہ زہرا کے لیے کہ بیٹی میری ہی اور اس میں مبالغہ اور غایت اہتمام ہی آنحضرت سی باب امت میں اور استخلاص اونسکے میں اور اس حدیث سی کمال محبت اور اتحاد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتھ نفس شریف حضرت صلی اللہ علیہ

## باب میون فصل تیسرے

۴۴۵

وآلہ وسلم کے معلوم ہوتا ہی اور ای پر میزان کہ دار سوال اور حساب اوپر  
 اوسکے ہی حدیث میں آیا ہی کہ رکھا جاوے بہشت بجانب راست عرش  
 اور دوزخ بجانب چپ اوسکے بعد ازان لائی جاوے میزان اور رکھا جاوے  
 کفہ حسنات مقابل بہشت کے اور کفہ سیئات مقابل دوزخ کے اور  
 ابن عباس سی روایت ہی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 جب چاہیں کہ حکم کیا جاوے درمیان خلق کے نہ اگر کہ کہان میں فتحک اور  
 اوکئی امت اور ایک روایت میں ہی کہ کہان ہی امت اُمیہ اور پیغمبر اور کھا  
 پس کھڑا ہونین اور پیروی کرے مجھکو امت میری عمر محمدی اور دھنوی نیسو  
 کیجاوین امتین راہ ہمار سی اور دیکھیں لوگ فضیلت اور درجہ امت کا  
 کہیں کہ نزدیک ہی کہ یہ امت سب پیغمبر ہووین اور حدیث میں آیا ہی کہ  
 زایل نہیں ہوتا قدم بندہ کا اپنی جگہ سے جب تک سوال کیا جاوے چار چیز سی  
 عمر اوسکی سے کہ کس چیز میں کہوئی اور عمل اوسکے سے کہ کیا عمل کیا اس عمر  
 میں اور مال اوسکے سے کہ کہان ہی کمایا اور کہان کہو یا اور جسم اوسکے  
 اوسکے سے کہ کس چیز میں کہتہ کیا اوسکو۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی  
 نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور حذیفہ سے مروی ہے کہ  
 صاحب میزان روز قیامت جبریلؑ ہونگے اور وہی کرن گے وزن اعمال  
 اوسدن روایت کیا اوسکو ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اور یہ سب احوال  
 اور حساب اور سوال بحضور رسول کریم متعال ہووے گا اور مخلصی اور نجات  
 سبکی بشفاعت اور رعایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے  
 و لیکن حوض شریف اور ورود اوپر اوسکے ظاہر وہی کہ بعد از خلاصی  
 شدت وقوت اور سوال اور حساب اور تجاوز صراط سی اور نجات احوال  
 و اوقات اور مخافات سی ہووے گا جیسا کہ فرمایا ہوتا ہے شَرِّبْ مِنْهُ لَا يَطْمَأ  
 أَبَدًا یعنی جو پیوی اوس سے نہ تشنہ ہووے گی بعد ازان دخول جنت  
 ہی اور اول اوس کیسا کہ آوے بہشت میں آنحضرت ہوں گے جیسا کہ  
 فرمایا اَنَا أَوَّلُ مَنْ شَرَعَ بَابُ الْجَنَّةِ یعنی میں اول اوس شخص کا

## ذکر آنحضرت

۴۴۶

ہوں کہ کوٹا دروازہ جنت کا اور روایت ہی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرام ہی اوپر انبیاء کے آنا بہشت میں تا آنکہ آؤں میں اور حرام ہی اوپر اور امتوں کے جہنم آوے امت میری لیکن تفضیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں ساتھ وسیت اور فضیلت اور درجہ الرفیعہ کے ہی ہے روایت کیا ہی سلم نے حدیث عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم مونونونکو اذان دہندہ کہو جو کہ وہ کہیں بعد ازان درود بھیجو اوپر میرے اور جو کوی درود بھیجو اوپر میرے درود بھیجو اوپر خدا تعالیٰ دسٹل بار پہر سوال کرو خدا تعالیٰ سے میرے لئی وسیلہ پس ظاہر وہ ہی کہ مراد سبب اور دست آویز ہو کہ آنحضرت اوس کے ساتھ توسل اور تقرب کرین بدرگاہ عزت اور باعث فتح باب شفاعت ہووے اور بعضوں نے کہا ہی کہ حق سبحانہ نے تقدیر کیا ہی اوس منزلت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے باسباب کہ ایک دوستی و غاومت کی ہی آپ کے لئے ساتھ وسیلہ کے بمقابلہ اوس چیز کے کہ پایا ہی اوپر اونکے ہاتھ کے ہدایت اور ایمان سے کہ اقال صاحب الموائب اباب طلب فضیلت پس وہ مرتبہ زائدہ ہی اوپر سایر خلائق کے اور احتمال ہی کہ وہ ہی منزل ہو یا تفضیل و وسیلہ کی جیسا کہ درجہ رفیعہ بیان اوسکا ہی اور حدیث ابی سعید خدری میں آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وسیلہ ایک درجہ ہی خدا کے نزدیک کہ نہیں فوق اوس کے کوئی درجہ پس سوال کرو میرے لئی وسیلہ کو۔ روایت کیا اسکو احمد نے مسند میں اور روایت کیا ہی ابن مردویہ نے علی رضی اللہ عنہ سی اور اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جو وقت کہ مانگو خدا اسی مانگو میرے لئے وسیلہ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زبیکہ آپ کے ساتھ اوسمین فرمایا علی اور قاطلہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم قلن۔ ح ثابت اور مقرر ہوا ثبوت نبوت اور صحت

رسالت واجب ہوا ایمان لانا اور پر اس کے اور تصدیق کرنا اور سکا۔  
**قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَا مَنُؤَا بِاَللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالتَّوْرَ الَّذِي**  
 اَنْزَلْنَا یعنی کہا خدا تعالیٰ نے پس گرویدہ ہو ساتھ خدا اور اس کی رسول  
 کے اور نور وہ نور کہ اوتار اہنی یعنی قرآن اور کہا اَنَا اَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا  
 وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا **التَّوْمِنُوا بِاَللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ** یعنی بدستی پہنچا ہنی پہنچے  
 ای محمد گواہ اوپر امت کے اور بشارت دہندہ یہ بہشت اور دوزخ انبیا اللہ اور  
 سے تاکہ ایمان لاوین ساتھ خدا اور ان کے رسول کے اور کہا **اَللّٰهُمَّ قُلْ**  
**يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلِكُمْ جَمِيعًا قَا مَنُؤَا بِاَللّٰهِ وَ**  
**رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاٰخِرِي** یعنی کہہ ای محمد ای آدمیو تحقیق میں فرستادہ  
 خدا ہوں تم سب کی طرف پس گرویدہ ہو ساتھ اسد اور اس کے رسول کے  
 کہ نبی ناخواندہ ہی پس ایمان یہ محمد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم واجب اور مقرر  
 ہی اور تمام نہیں ہوتا ایمان اور حقیقت اس کی اور صحیح نہیں ہوتا اسلام  
 اور حصول نہیں قبول کرتا مگر ساتھ ایمان کے یہ محمد اور شہادت برسات  
 حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کے **وَصَلِّ** وجوب اطاعت اور  
 اتباع سنت اور اقتدا ای سیرت آنحضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم میں۔  
 اور جب ایمان واجب ہوا اطاعت اور اتباع ہی لازم آیا اور اکثر اطلاق  
 اطاعت کا فرائض اور واجبات عبادت اور اوامر و نواہی میں آتا ہی  
 اور اتباع اور اقتدا اس میں اور آداب اور عادات شریف نبوی میں  
 اطلاق آتا ہی اور اسی واسطے صاحب شفا نے دو فصلیں کیں ہیں **صلوٰۃ**  
 ذکران دو مطلب کے اور جو دونوں کو ایک فصل میں ذکر کریں ہی درست ہی  
 جیسا کہ صاحب مواہب نے کیا اما اطاعت رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم  
 کہا اسد برتر نے **اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اطِيعُوْا اللّٰهَ وَ**  
**رَسُوْلَهُ** یعنی ای ایمان والو فرمان برداری کرو اسد کی اور رسول اس کے کی  
 اور کہا **اَيُّهَا وَاطِيعُوْا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ**  
 یعنی اور فرمان برداری کرو اسد کی اور رسول کی تاکہ تم رحم کی جاؤ۔ اور کہا

ایہا وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ یعنی اور  
 نہیں بھیجا مجھے کوئی رسول مگر تاکہ اطاعت کیا جاوے ساتھ حکم خدا کے ۔  
 اور کہا ایہا مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ یعنی جسے فرمان  
 برداری کی رسول کی پس تحقیق فرمان برداری کی اسد کی ۔ پس گردانا حق  
 سبحانہ نے اطاعت رسول مقبول کو اطاعت اپنی اور متقارن گردانا اطاعت  
 رسول کو ساتھ اطاعت اپنی کے اور وعدہ کیا اوپر اوسکے ثواب جزیل  
 اور وعید کے اوپر ترک اور نفی لغت اوسکی طرف عقاب جلیل کے اور جواب  
 کیا امتثال امر اور اجتناب نہی اوسکے کو حقیقت میں اطاعت اپنی ۔  
 پوچھی گئی سہیل بن عبد اسد ستری شریعہ اسلام ہی کہا ایہا مَا  
 آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا یعنی وہ جو  
 دیوی ہمیں رسول پس لو اوسکو اور وہ جو منع کرتے تمکو اوس سے پس باز  
 رہو ۱ اور کہا ہی اطاعت کرو اسد کی بشہادت ربوبیت اور اوسکے  
 رسول کی بشہادت نبوت اور یہ اطاعت دلیل محبت ہی اور محبت مورث  
 معیت جیسا کہ وصل معیت میں آوے ۔ غرض کہ محبت خدا مشروط ہے  
 باتباع رسول اور مشروط بی شرط وجود نہ پکڑے اور پھر اتباع مورث محبت  
 اور خلعت اوسکی ہی پس اتباع ہم شرط محبت ہی کہ انتفا اوسکا مستلزم  
 اسکے انتفاء کو ہی اور ہم علت محبت کہ وجود اوسکا مستلزم اسکے وجود کو  
 ہی ۱ اور سوا عظمیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا ہی کہ فرمایا تم پر واجب  
 ہی کہ لازم اور محکم پکڑو میری سنت کو اور سنت خلفاء راشدین مہدیین  
 کو اور دور رکھو آپ کو محدثات امور سے اسواسطے کہ ہر محدث بدعت  
 بی اور ہر بدعت ضلالت ۱ اور حدیث جابرین یہ زیادہ آیا ہی کہ ہر  
 ضلالت نارین ہی ۱ اور یہی آیا ہی کہ جسے تم تک کیا ساتھ سنت میری  
 نزدیک خاد میری امت کے ہووے اوسے اچھ سو شہید کا ۱ اور آیا ہی  
 کہ تم تک یہ سنت بہتر ہی احدث بدعت سی اگرچہ حسنہ ہو جیسے کھانا  
 آداب خلا او قیلو کہ مثلاً جیسا کہ سنت میں واقع ہوا ہی بہتر ہی بنا

رباط اور مدرسہ سی اور پہنچتا ہی فاعل اوسکا یا علی مقام قرب اور وصول کے  
بیرکت اقامت سنت اور حصول رضائی حق اور مقرر و متحقق ہی کہ مذہب  
اور مردود بدعت مغیرہ سنت ہی اور جو بدعت کہ ایسی بنووی بلکہ مقوی  
اور مرجع سنت ہو اوسکو بدعت حسنہ کہیں اور یہ جائز ہی از بہت رجحان  
مصلحت اور خلعت کے اور کہہای کہ بدعت کئی طرح ہوتی ہی - و آہا  
فعل اوسکا مانند سیکہنی صرف اور کچھ اور وہ علم کہ نہ تھے زمان نبوت میں  
یا مستحب مثل بنای رباط اور مدارس ادریتای خیر کے - یا مباح مثل سیر  
اور تہیہ کے باقی مکروہ اور حرام اور اقامت سنت اگرچہ قلیل اور  
صغیر ہو اعلیٰ اور ارفع ہی بدعت سی اگرچہ کثیر اور کثیر ہو منقعت اور مصلحت  
اوسمین و یا سد التوفیق - لائے ہیں کہ بعضی عمال عمر بن عبد العزیز نے  
کہا طرفہ اوسکے احوال اپنے بلد کا اور کثرت بضموص کا اوس بلد میں  
آیا گرفتار و زمین اونکو بمظنہ یا موقوف رکھون میں اور بنیہ کے جبیکہ  
سنت ہی پس کہا اونکو عمر نے گرفتار کروا دین میں یہ بیتہ نہ بمظنہ اور  
ساتھ اور خیر کے کہ جاری ہوئی ہی اوسپہ سنت ادر اگر اصلاح نکرے  
اونکو جو چیز کہ حق ہی اصلاح کیجو اوہین خدا اور دیکھا عمر رضی اللہ عنہ  
نے حجر اسود کو اور کہا داسہ جانتا ہوں میں کہ توجہ ہی نفع اور ضرر نہیں کرتا  
تو اگر نہ کہتا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو کہ بوسہ کرتے تھے بھی بوسہ  
نکرتا میں شکو بہ ازان بوسہ کیا اوسکو اور دیکھا گیا عبد اللہ بن عمر  
کو کہ پہراتے تھے ناقہ کو ایک جگہ پس پوچھا سب اوسکا کہا نہیں جانتا  
میں مگر وہ کہ دیکھا میں نے رسول خدا کو کہ کرتے تھے میں ہی کرتا ہوں اور  
ہی لائے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر نے وضو کیا اور وہ ان ایک درخت تھا  
پہرتے تھے گرد اوسکے اور ڈالتی تھے پانی اوسکی جڑ میں رکھوہ سی کہا  
دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کیا ایسا میں ہی کرتا ہوں -  
اور آیا ہی تفسیر قول حق تعالیٰ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ میں کہ  
عمل صالح اقدار رسول اللہ ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہ سبیل شری

کہ اصول مذہب ہمارے تین چیزیں ہیں اقداس ساتھ ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و افعال میں اور اکل حلال اور اخلاص نیت سب اعمال میں۔ اور حکایت کی گئی ہیں احمد بن حنبل سے کہ کہا تھا میں ایک دن ساتھ ایک جماعت کے کہ برہنہ ہوئی وہ اور آئی بانی میں اور عمل کیا میں نے بحديث کہ فرمایا حضرت نے جو کوئی ایمان رکھے ساتھ خدا اور دن آخرت کی چاہیے کہ نہ آئے حمام میں مگر ہمیز اور برہنہ نہ ہو میں پس دیکھا میں نے اسی رات میں قایل کو کہ کہتا ہے یا احمد بشارت ہو جو بچے کہ خدا نے بخشا تجھ کو باستعمال اوکسنت کی اور کیا تجھی امام کہ اقداس کیا جاوے ساتھ تیرے پوچھا میں نے کون ہی تو کہا میں جبریل ہوں **وصل** اور جملہ حقوق سے رعایت ادب ہی ساتھ جناب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن ملو اور مشحون ہی ساتھ آیات کے کہ ارشاد ہی او میں برعایت ادب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَتَوْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَعَنَ اللَّهُ قَوْمَ قُرَيْشٍ** یعنی اس آیت کے مابقی میں مذکور ہے اور کہا **اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْصُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ** اور کہا **اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ** **الْآيَةُ اللَّهُ لَا تَحْلُلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ** **كَدُعَاءِ لِعَضِّكُمْ بَعْضًا** اور معنی آیات کے ہی مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اور لفظ لعنہ کہ آیت اول میں واقع ہوا معنی اوسکے وہ ہیں کہ مبالغہ کرو و تعظیم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔ اور تنصرونہ یعنی اعانت کرو اور یاری دو اوسکو اور دوسری آیت میں بھی کی پیشدستی سے نسبت باحضرت اور سخن میں یعنی کہہو پہلے کہنی اوسکے سے اور جو وہ کہی سنو اور نہی کی شبالی سے بقضائی کسی امر کے کہ پیش آئے قبل از قضائی آنحضرت کے امور دین سے اور کہا **اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْصُوا بِاللَّهِ سَمِيعٌ عَلَيْكُمْ** یعنی درو خدا سی بدستی کہ اسے سننے والا ہی۔ وہ جو کہتی ہو پہلے کہنے رسول مقبول سے۔

اور دانا وہ جو کرتے ہو پہلے کرنے اور اسکے سی ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور مواہب میں کہا ہی کہ جلد آداب سی ہی کہ تقدم نکرے آگے آنحضرت کے بامروہی اور اذن اور کسی تصرف میں تا آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر کرے اور نہی کرے اور اذن کرے عیسا کہ آنحضرت کے باب آداب میں اسی آیہ میں حی سبحانہ نے ارشاد کیا ہی اور یہ حکم باقی ہی تا قیام قیامت اور مستنوخ نہیں ہوا پس تقدم نسبت بہ سن اور احکام اور سکے بعد از وفات حضرت کے مثل تقدم رو برد حضرت کی ہی حالت حیات میں اور رکھا ہی کہ نظر کرو ساتھ ادب صدیق رضی اللہ عنہ کے نسبت بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تقدم کیا آگے اور سکے نماز میں پس کیونکر تاخر کیا اگرچہ وہ تقدم باذن اور امر آنحضرت تھا اور کہا نہیں سزاوار پس ابو قحافہ کو کہ تقدم کرے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا نہ پہنچا یا اسکو اس ادب نے کہ قیام مقام اور امام کیا بعد از اسکے اور ایسی جگہ پہنچا یا کہ کوئی نہ پہنچا اور جگہ آداب رسول سے وہ ہی کہ نکرنا جاوے دعا اور پکارنے اور سکے کو مانند دعا بعض ہماری کے بعض کو فرمایا اللہ تعالیٰ وتقدس ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ لِدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا** اور اس آیت کے معنوں میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک وہ کہ نہ پکارین اور سکے ساتھ نام اور سکے جیسا کہ پکارتے ہیں بعض تمہارے بعض کو بلکہ کہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ ساتھ توقیر اور تواضع کے اور ان معنوں پر مصدر مضاف بمفعول ہی دوسرے وہ کہ نہ کرو پکارنا اور سکے کا مثل پکارنے بعض تمہارے بعض کو کہ اگر چاہی جواب دیوی اور اگر چاہی نہ دیوے بلکہ بر تقدیر پکارنے اور سکے تمکو البتہ جواب دینا چاہی کہ اجابت اور سکے واجب اور تخلف اور سکے کنجائش نہیں رکھنا جیسا کہ مضمون کو یہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ** یعنی ای ایمان والو اجابت کرو واسطے اللہ کے اور رسول کے جب پکاری



تہیں اوس چیز کے لیے کہ زندہ کرے نکو۔ کما اوسپردہ الہی اور اوپر  
 اس تقدیر کے مصدر مضاف بفاعل ہے اور شاہد انکا حدیث ابن  
 المعلیٰ ہے کہ نماز میں تھا اور آنحضرت نے اوسے بکارا اوسنے اجابت کی  
 اور عذر کیا کہ نماز میں تھا میں اس سے جواب نہ دیا نے پس فرمایا آنحضرت  
 نے کیا نہیں کہا ہی اللہ تعالیٰ نے **لَا تَجِئُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ** اور ذکر خیر  
 شریف میں گدرا ہی کہ نماز باطل نہیں ہوتے نزدیک شافعی کے باجابت  
 بنی **وصل** لزوم محبت آنحضرت میں اور محبت آنحضرت واجب  
 ہی تمام خلق پر جانا چاہیے کہ محبت حیات قلوب اور غذائی ارواح اور روح  
 ایمان ہی اور مقامات میں رضاسی اور احوال میں محبت سے بالاتر اور فائز  
 نہیں ہی اور شیخ وقت نے سالک بی محبت کو جسد بی روح سے مشابہت  
 دی ہی اور عبارات قوم بیان معنی محبت میں اور کشف اوسکی حقیقت  
 میں مختلف آئی ہیں اور فی الحقیقت اختلاف اس مقال میں ناشی اختلاف  
 احوال سے ہی اور اکثر اوسکارایع ثمرات نتائج محبت ہی نہ حقیقت اوسکی  
 اور سواہب لدنیہ میں بعضی محققین سے نقل کیا ہی کہ حقیقت محبت کی نزدیک  
 اہل معرفت کے معلومات ہی کہ تعریف اور تجرید اوسکی نہیں ہو سکتی  
 اور نہیں پہچانتا اوسے مگر وہ کوئی کہ قائم ہی ساتھ اوسکے بطریق وجدان  
 کہ ممکن نہیں بغیر اوسنے اور تجرید زیادہ کرتی ہی اوسمیں خفا پس جدا اوسکی  
 وجود اوسکا ہی انتہی **اور** یہ کلام ذوق اور وجدان محبت میں ہی کہ نہ  
 محبت وضع لفظ کے معنی اوسکے میل اور انجذاب قلب کا ہی طرف خیر  
 موافق اور مرغوب کے اور واسطے محبت کے مراتب اور درجات اور آثار  
 اور ثمرات اور شواہد اور علامات میں کہ اشارات قوم اوسپر واقع ہیں  
 پس بعضوں نے کہا ہی کہ محبت موافقت محبوب ہی جمیع احوال میں اور اشار  
 اور جود اور اطاعت اوسکی ہی اور پرشوائت نفس اور ارادات قلب کے  
 اور بعض نے کہا ہی کہ محبت محو ہونا صفات محب اور فانی ہونا اوسکا  
 صفات محبوب میں اور اوسکی ذات میں اور یہ احکام سی محبت میں ہی

ہنیں پاتا اوسکو گروہ کہ فانی کیا ہی اوسکو ولد محبت فی اور خالی ہوا ہی ہستی  
اپنی سے تمامہ اور بعض نے کہا ہی محبت سقر قلب ہی طلب محبوب میں  
اور شوق ساتھ لقای اوسکے اور جاری رکھنا زبان کا ساتھ ذکر اوسکے علی  
الہوام اور چونکہ عادت آدمی زاد جاری ہی اسباب پر کہ دوست رکھتا  
ہی محسن اپنی کو کہ احسان کرے اوسکے ساتھ ایک بار یاد و بار قیمت فانی سے  
یا خلاص اور نجات دی اوسکو مہالک اور مضار زائد سے پس کیونکہ محبت  
ایسی محبوب کی کہ پہنچین ہیں اوسے نعمتیں دائمی ابدی اور نگاہ رکھا اور بچایا  
ای بلیات اور آفات سردی سنی اور قاعدہ ہی کہ آدمی دوست رکھتا ہے  
اوسکو کہ کچھ صورت جملہ اور سیرت حمیدہ رکھتا ہو پس وہ محبوب و معشوق  
کہ جامع تمام حسن اور جمال اور حاوی جمیع اجناس فضل و کمال کا ہو محبت  
اولی اور الباقی ہی پس سختی اور توجیب اوسکے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کہ محبت اونکی افر اور اکثر اور اولی اور اعلیٰ محبت نقش اپنی  
اور اہل و اولاد اور اموال اپنی سے ہو وے۔ پس جو کوئی کہ حضرت پر  
ایمان لایا ہی ایمان صحیح یا خلاص خالی نہیں وجدان شہ اس محبت سی و یکن  
بعض نے حظ وافر اوس سے پایا اور بعض نے کمتر اور ہر اس محبت کا اور ترک  
شہوات اور عدم احتیاج غفلات کے ہی اور شک نہیں کہ خط صحابہ پس  
باب میں اتم اور اکمل ہی اس واسطے کہ یہ ثمرہ معرفت کا ہی اور معرفت اونکی  
بآنحضرت عالی ہی جیسا کہ آثار منقولہ سے معلوم اور مفہوم ہوتا ہی اور  
کہا علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
محبوب ترین طرف ہماری سے ہماری اموال اور اولاد اور پذیر و ن اور  
مادروں سے اور بانی سرد سی او پر تشنگی کے **وصل** اور اعظم ثواب  
محبت اور جزا اوسکی ثبوت معیت معنوی روحانی اگرچہ مفارقت جسمانی  
در بیان ہو وے۔ حدیث الشریعہ رضی اللہ عنہ میں آیا ہی کہ آیا ایک مرد  
نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا متی المشاۃ کب  
ہوگی قیامت یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے کیا آمادہ کیا ہی تو نے اعمال سے

قیامت کے لئے یعنی قیامت سی کیا سوال کرتا ہی تو عمل کر کہ روز قیامت تیرے کام آوین کہا آمادہ نہیں کیا قیامت کے لئے سینے کثرت روزہ اور صدقہ سے ولیکن دوست رکھتا ہو تین خدا اور رسول خدا کو فرمایا آنحضرت نے اَنْتُمْ مَعِ مَنْ اَحَبَّ یعنی تو ہمراہ اور ساتھ اپنے محبوب کے ہی اور امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکڑا ہاتھ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا اور کہا جو کوئی دوست رکھی ان دونوں کو اور باپ اور مان ان دونوں کے ہو وی میرے ساتھ درجہ میری میں قیامت کو۔ اس جگہ غایت مبالغہ ہی کہ فرمایا ہو دے میرے درجہ میں اور تحقیق کہ مراد غایت قرب اور محبت ہی بہ نسبت اور ون کے کہ وہ ان اکتفا مطلق محبت ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ آیا ایک مرد آنحضرت پاس اور کہا یا رسول اللہ تو محبوب ترین میرے نزدیک اہل اور مال میرے ہی اور جب یاد کرتا ہوں میں تجھے میں دیکھے جمال تیرے صبر نہیں کر سکتا اور میں یاد کرتا ہوں موت اپنی اور موت تیری اور جانتا ہوں نہیں کہ جب آو تو بہشت میں مرفوع اور برداشتہ ہو دیتو اور پیغمبر ون کے ساتھ مقام اعلیٰ میں اور اَوْنِ مِنْ نَذِیْکِمْ تَحْکُوْلُ سَبْعِیْ حَقِّ تَعَالٰی نَعْمَ اَیَّتِ وَ مَنْ یُّطِیعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ قَاوْلَیْکَ فَمَنْ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْہِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ اَکَلِیْنَا یعنی اور جو کوئی فرمان برداری کرے اللہ اور رسول کی پس وہ گروہ ساتھ اونکے ہی کہ انعام کیا اللہ نے اوپر اونکے پیغمبر ون اور صدیقون سے۔ پس بلایا آنحضرت نے اوس مرد کو اور پڑھی یہ آیت اوس کے سامنی اور دوسری حدیث میں یوں آیا ہی کہ ایک مرد تھا مجلس شریف میں بیٹھا کرتا تھا اور نظر بجالا مبارک کیا کرتا تھا اور سرگز اور طرف میلان نظر کرتا تھا پوچھا حضرت نبی کیا ہی حال تیرا کہا مان باپ میری تمہرے خدا ہوں یا رسول اللہ پرہ مند ہوتا ہوں نہیں بجالا حضرت کے اور ذوق حاصل کرتا ہوں ساتھ دیدار آپ کے لیکن غم اوسکا رکھتا ہوں کہ جب روز قیامت ہو و برداشتہ کرے تمکو خدا تعالیٰ ساتھ تفضل اپنی کے پس

نازل کیا حق تعالیٰ نے اس آیت کو۔ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی ہو سکتا ہی کہ جو وقت مشتاقوں نے نکایت کی ہی حرمان رویت بصری ہی قیامت میں بچتہ علو درجہ آنحضرت کے اوس موطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی اونکو کہ اس دنیا میں جبکہ رویت قلبی اور بصری میں افتراق اور تفاوت ہی اوس عالم میں کہ بصر اور بصیرت متحد ہووین ایسا معنی حاصل ہون کہ کچھ پردہ درمیان میں نہ رہی و اسہ اعلم **وصل** بیان میں اوس چیز سے کہ وارد ہوا ہی سلف اور ائمہ سے آثار محبت میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ روایت ہی ابی ہریرہ سی رضی اللہ عنہ کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سخت ترین میری امت کا محبت میں وہ لوگ ہیں کہ آتے ہیں بعد میری دوست رکھنا ایک اونی کا شکے دیکھی مجھے مقابلہ اہل و مال اپنی میں۔ یعنی سب مال اور اہل اپنی کو دیوے اور خدا کرے اور دیدار میرا حاصل کری اور یہ تمنا دیدار شریف اور اظہار محبت آنحضرت ہی کہ ساتھ اس طریق کے ہی حاصل ہوتی ہی اور ان معنوں پر مراد دیدار آنحضرت یہے زمانہ آنحضرت میں اور یہ بطریق فرض اور تقدیر ہی اور۔ بقول شیخ علیہ الرحمۃ اگر مراد دیدار آنحضرت بعد وفات آنحضرت ہو نام میں جیسا کہ سایر صحابہ امت کو ہوتا ہی یا نقطہ میں جیسا کہ کالمین اولیا کوہ ور ہوتا ہی ہی دور بہنیں یعنی ایسے مشتاق جمال اور لقای شریف حضرت ہیں کہ اگر اوسکو ببذل اہل و مال پاوین اگرچہ خواب میں ہو عنایت جانین فافہ حیرا اللہ التوفیق روایت ہی ابن اسحاق سے کہ ایک زن انصار سے گمارا گیا باب اور سب بہائی اور زوج اوسکا روز احد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہیں پوچھا اوس زن نے کیا حال ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگوں نے کہا بخیر ہی الحمد للہ جیسا کہ دوست رکھتی ہی کہا بھی دکھاؤ تا دیکھوں میں جب دیکھا حضرت کو کہا ہر مصیبت بعد از سلامت آپ نے خرد اور آسان ہی اور۔ روایت ہی کہ جب احتشام ربنا ل رضی اللہ عنہ

قرب ہوا اونکی بی بی نے فرمادگی اور کہا وا حسرتاہ اور ایک روایت میں  
 وا کر تباہ کہا بال نے واظہریا ہ غداً الیق الحاحیۃ فحسداً و حزینہ  
 یعنی زہی خوشی اور شادی کل ملاقات کرتا ہو نہیں دوستوں کو کہ محمد صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم اور اونکی گروہ ہی — اور کیا اچھا کہا کسی شاعر نے بیت  
 در غربت مرگم بیم تنہائی نیست ہ یاران عزیز آن طرف بیشتر اند ہ اور یہ  
 کیا گیا ہی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سی کہ کہتی تھے سو گند بخدا کہ بھیجا ہی آپ کو  
 ساتھ حق کے کہ اسلام ابوطالب خنک اور روشن کندہ تر ہی میری آنکھ کو  
 اسلام او سکی یعنی ابو قحافہ سی کہ باپ میرا ہی اس واسطے کہ خنک کندہ چشم  
 مبارک کا ہی — اور ایسا ہی کہتی ہیں عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتھ  
 عباس رضی اللہ عنہ کے کہ اسلام لانا تیرا محبوب تر ہی میرے نزدیک اسلام  
 خطاب اس واسطے کہ محبوب تر ہی نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے اور روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ بن عمر سو گیا اونکا پاؤں پس کہا گیا  
 یاد کر محبوب ترین مردم کو نزدیک اپنی ناز ایل ہو یہ آفت پس فرما دی برکت  
 یا فحسداً پس اچھا ہوا اونکا پاؤں اور روایت کیا گیا ہی کہ آئی ایک  
 عورت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس اور التماس کیا کہ وا کر میرے لیے  
 قبر سوچا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کہولا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قبر  
 شریف کو پس گریہ کیا او س عورت نے ہمانکت کہ جان دی اور زین  
 عبد اللہ انصاری صاحب الاذلان سے آیا ہی کہ اپنے باغین کام کر رہی تھے  
 پس آیا اونکا بیٹا اور خبر فوت آنحضرت پہنچائی پس دعا اور زاری کی  
 کہ خداوند اچھی نابینا کرنا نہ کہنوں میں بعد محبوب اپنی کے کسی کو پس جاتی  
 رہی بصر او سکی اور مثل اس کے بعض اور اصحاب سی بھی ماثور و منقول  
 ہی **وصل** علامات محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 بہت ہیں اعلیٰ اور اعظم میں اتباع اور اقتداء اونکا اور استعمال  
 سنت اور ساوک طریقہ اور اہتدی بہدی اور سیرت اونکی اور وقوف  
 حدود شریعت پر اور عدم تجاوز احکام ملت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قال الله تعالى **اِيَّاكَ** قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوْنِي  
يُحِبُّكُمْ اللهُ پس گردانا متابعت اپنی کو دلیل اور علامت محبت خدا کی  
پس محبت خدا اور محبت رسول خدا ایک ہی اور لازم اور ملزوم آپس میں۔  
اور رسالہ کشمیری میں ابوسعید خدری لائا ہی کہ کہا دیکھا میں نے آنحضرت کو  
شام میں اور کہا یا رسول اللہ معذور رکھ مجھے کہ محبت خدا نے باز رکھا ہی مجھے  
محبت تیری یعنی محبت میری تیرے ساتھ اتنی ہی کہ ہرگز ساتھ غیر تیرے  
مشغول نہیں ہوتا میں اور یاد بخیر تیری نہیں کرتا میں اور ساتھ ذکر غیر تیرے  
مشغول نہیں ہوتا میں لیکن جو محبت حق الہی اور مقدم ہی اور توفی ہی ساتھ  
اوسکے فرمایا ہی مجھے نیکی فرصت کو اور گنجائش محبت دوسری کی نہیں چھوڑی  
اور محبت تیری جیسا کہ چاہتا ہوں میں وجود میں نہیں آتی اور یہ بی تیزی اور  
سکر حالی سے ہی اور مرتبہ جمع اور اجمال میں۔ دیکھ کہ آنحضرت نے اوسکے  
جواب میں کیا فرمایا کہا یا مہیا کہ مَنْ أَحَبَّ اللَّهَ فَقَدْ أَحَبَّنِي یعنی جی  
کہ دوست رکھا خدا کو پس تحقیق دوست رکھا مجھ کو۔ یعنی دوستی خدا کی  
اور دوستی میری ایک ہی اور لازم آپس میں لیکن بہت غلبہ سکر اور عدم تمیز  
کے اطلاع اور حقیقت حال کے دست نظر بصیرت سے جاتی رہتی ہے اور  
یہ ہی سب اشتباہ بعضی کوتاہ بینوں کا کہ مشہود حق کو وساطت آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مفارق جانتے ہیں اور اوپر برزخیت اوسکی کے  
واقف نہیں ہوتے اور ہو سکتا ہی کہ یہ کلام تعجب اور رد ہو و اوپر  
ابوسعید کے کہ یہ جو تو کہتا ہی معنی نہیں رکھتا اور خطا اور نقص ہی رجوع کر  
اس خیال کردہ سے اور یہ بات مت کہہ لیکن جو ابوسعید صادقانہ راہ  
اور خالصکان درگاہ اور محبان آگاہ سے ہی نہ کیا ساتھ یا مبارک کے  
اور معذور رکھا اور منع فرمایا ساتھ رفیق اور نومی کے اور نہ ظاہر کیا شدت  
اور عطف بتوقع اس امر کے کہ حقیقت حال سمجھ جائیگا اور رفع اشتباہ اور  
تبکس کا فرمایا اور مثل اس کے راہ بصیرت سے نقل کرتے ہیں واسطہ علم  
اور فی الحقیقت محبت علت متابعت اور باعث ہی اوپر اوسکے پس

مساہبت دلیل اور علامت محبت کی ہووے اور کہا ہی کہ محبت ناشی ہوتی  
 ہی مطالعہ نعمت سی اور بقدر اطلاع اور نعمت کے ہوتی ہی قوت محبت  
 اور یہ بلا حظہ احسان کے ہی اور ساتھ مشاہدہ حسن اور قدر او سکے ہی پیدا  
 ہوتی ہی اور منجر بتابعت اس واسطے کہ محبت بالذات مقتضی اتفاق اور اتحاد  
 کو ہی اور جو متابعت محبت سی ہی کچھ ثقل اور تعب طاعات اور عبادات میں  
 ہوگا بلکہ غذائی قلب اور نعیم روح اور سرور خاطر اور قرۃ عین ہوگا اور  
 اعظم ہوگا لذات جہانہ سی خصوصاً بتصور سعیت آنحضرت کے ولیکن جانا  
 چاہی کہ یہ اقویٰ اور اکمل انواع محبت ہی - اور جو کوئی کہ مصطفیٰ ہی  
 بصفۃ متابعت کامل المحبت اور عالی مرتبت ہی اور جو کہ مخالف ہی بعض  
 امور میں ناقص المحبت اور ذلی الدرجہ ہی لیکن اصل اسم محبت اور انصاف  
 سی ساتھ اس کے باہر نہیں اور دلیل اس کی قول آنحضرت ہی در باب  
 اوس شخص کے کہ ہمارا گیا شر بنہرین اور مکرر واقع ہوا اوس سے یہ  
 فعل پس لنت کیا اوس کو بعض مردم نے فرمایا لَا تَلْعَنُوْهُ فَإِنَّهُ حَبِيبٌ  
 اللّٰہِ وَرَسُولُہُ یعنی لنت کر دو اوس سے پس تحقیق وہ دوست رکھتا ہی اسے  
 اور اوس کے رسول کو - اور وہ شخص تھا اہل باد یہ سے زاہر نام اور  
 آب بابس آیا کرتا تھا اور اشیای باد یہ سے ترہ اور خضرادات وغیرہ کے  
 لایا کرتا تھا - اور آنحضرت ہی چیزوں شہریسی مثل جامہ اور زر وغیرہ سے  
 اوس کو عطا فرماتی تھے اور فرماتے کہ زاہر ہمارا روستائی ہی اور ہم او  
 شہری اور بعض کتب سی معلوم ہوتا ہی کہ نام اس شارب خمر کا عبد  
 ہی لقب بخمار اور زاہر اور زنی واسے اسلم اور اس جگہ سے معلوم ہوتا ہی  
 کہ اصل محبت وہی نیل اور اخضر اب ہی اگرچہ متابعت میں تقصیر اور کوتاہی  
 ہو اور یہی معلوم ہوتا ہی کہ مرتکب کبیرہ کا فرہین ہے جیسا کہ مذہب  
 اہل سنت و جماعت کا ہی ولیکن جانا چاہئے کہ استمرار ثبوت محبت اسے  
 تعالیٰ کا دل عاصی میں مشروط اور مقید ہی بنا تہ نہ امت کے وقوع عصیت  
 پر تا اقامت کیجاوے اوسکی اوپر حد پس کفارہ ہو اوس کے گناہ کا بخلاف

اوس کیسے کہ واقع ہوا اوس سے خدامت اور انفعال خوف اس بات کا ہی  
کہ بنگوار ذنوب اور اصرار کے برتبہ طبع اور رین اور ختم کے معجز ہو اور سلب کیا  
جاوے اوس کے ایمان والیا ذباہ اور علامات محبت آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم سے ہی توقیر اور تعظیم اوس کی نزدیک ذکر اوس کے اور اظہار  
خشوع و خضوع اور انکسار نزدیک سماع اسم شریف حضرت کے اور بتا  
جعفر بن محمد کثیر المزاج والتبسم اور جب ذکر کیا جاتا نزدیک اوس کے ہم مبارک  
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زہد ہو جاتا رنگ اوس کا اور رہتا صفوں  
بن سلیم متعبدین اور متزینین سے جب ذکر کیا جاتا اوس کے نزدیک آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت رونا نا انکسار دیکھ جاتے لوگ اوس کے پاس سے  
اور چھوڑ جاتے اوس کو اور رہتے قادیان رضی اللہ عنہ جب سنتی نام شریف  
آنحضرت کا لاحق ہوتا اونکو نالہ اور گریہ اور اضطراب اور رہتے عبدالرحمن  
بن ہبہدی جب پڑھتی حدیث امر کرتے لوگوں کو بسکوت اور کہتی لا ترفعوا  
اصواتکم فوق صوت النبی اور واجب ہی ایضات نزدیک  
قرات حدیث حضرت کے جیسا کہ واجب ہی نزدیک سماع قول حضرت کے اور  
درود بھیجی میں اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سماع اسم  
شریف کے کلام ہی کہ آدیگا باب اوس کے میں اور فرمایا آنحضرت نے در  
باب حسنین رضی اللہ عنہما کے خداوند امین دوست رکھتا ہوں اونکو پس دوست  
رکھو تو اونکو اور فرمایا جس کسینی دوست رکھا اونکو پس تحقیق دوست رکھا  
مجھ کو اور جسنی دوست رکھا مجھ کو پس تحقیق دوست رکھا خدا کو اور جس نے دشمن  
رکھا اونکو تحقیق دشمن رکھا مجھ کو اور جس نے دشمن رکھا مجھ کو دشمن رکھا خدا  
کو اور فرمایا حق میں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے کہ وہ پارہ گوشت میرا  
ہی غضب میں لاتا ہی مجھے وہ جو غضب میں لاتا ہی اوس کو اور فرمایا در  
باب اسامہ بن زید کے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دوست رکھا ہی عایشہ  
اوس کو زیرا کہ میں دوست رکھتا ہوں اوس کو اور فرمایا در باب اصحاب  
رضی اللہ عنہم کے نہ پکڑو اونکو ہفتہ اور جو کہ دوست رکھتا ہی پس سب دوستی



میر کے دوست رکھتا ہی اونکو اور جو کہ عداوت رکھتا ہی اونسے پس سبب  
 دشمنی میری کے دشمن رکھتا ہی اونکو — اور جو کوئی ایذا پہنچاتا ہی اونکو پس  
 بتحقیق ایذا پہنچاتا ہی مجھے — اور جس نے ایذا رسانی کی میری تحقیق ایذا رسانی  
 کی خدا کی — اور جس نے ایذا رسانی کی خدا کی نزدیک ہی کہ پڑے خدا اوکو اور  
 عذاب کرے اور فرمایا نشان ایمان کا دوست رکھنا انصار کا ہی اور نشان  
 نفاق کا دشمن رکھنا اونکا اور فرمایا جسے دوست رکھا عیب کو پس بدوشتی  
 میر کے دوست رکھا اونکو — اور جس نے دشمن رکھا عیب کو پس بدشمنی میر کے  
 دشمن رکھا اونکو — سہیل تستری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ علامات محبت خدا  
 سی محبت قرآن ہی اور علامت محبت قرآن کی محبت پیغمبر کی ہی اور نشان محبت  
 پیغمبر کا محبت سنت اور نشان سنت کا محبت آخرت اور نشان محبت آخرت  
 بغض دنیا ہی اور نشان بغض دنیا وہ کہ ذخیرہ نکرے مگر گوشہ کہ پہنچا وے اونکو  
 بآخرت — ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم گوشہ میں گوشش اوپر آواز اونکے رکھ کر ذوق بگڑتے تھے اور مخطوط  
 ہوتے تھے جب صبح ہوئی فرمایا شب کو تم کیا اچھا قرآن پڑھتی تھے اور میں سنتا  
 تھا کہا افسوس اگر میں جانتا کہ آپ سنتے ہیں زیادہ اس سے اپنی آواز آرتے  
 کرتا میں پلیٹ دلم راشادی رودادہ درنا لید نم آشب بد زجائی یار گونا  
 گوشش بر آواز میں دارد بد اور صحابہ جب جمع ہوتے اور در میان اونکے  
 ابو موسیٰ اشعری ہوتے کہتی ای ابو موسیٰ یا خدا سی ہکو برہ مندر کس پس پڑھتی  
 ابو موسیٰ قرآن کو اور وہ سنتی — شیخ شہاب الدین سروردی رحمۃ اللہ  
 علیہ نے فرمایا کہ سماع قرآن وہ سماع ہی کہ مختلف نہیں اوسمین دو شخص اہل ایمان  
 سی اور اختلاف پڑھنی اشعار میں ہی بالجان موسیقینہ ایک جماعت اونکو  
 موصول اور مقرب جانیں اور ایک قوم ملحق بغنیق اور دونو جانب افراط  
 اور تفریط میں ہیں انتہی — شیخ اجل اکرم عبد الوہاب متقی قادری شاہی  
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتی تھے کہ جب شیخ نے حمصہ دہشت انابت اور ارادت  
 بگرا کہا کہ **أَفْضَلُ مِنَ الْغِنَاءِ** یعنی فقیر بہتر ہی تو نگرے سے

اول با فضیلت فقرا قرار کیا بعد ازاں مدیکیا اور اس جگہ باطل ہوا زعم  
بعض مدعیوں اور مستضعفوں ہمارے زمانے کا کہ دعوا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ  
جمع مراتب اتباع ہمو حاصل ہیں اور باوجود اسکے کہ قاریاں ہیں لیکن  
آیا ان کے حق میں قول حق تعالیٰ **اللہ** فخلق من بعدکم خلف  
وَدَنُوا الْكِتَابَ يَا خُلُودُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَدْنَىٰ وَلَوْ أَنَّ نَسِيفُضًا  
لَتَأْتِيَنَّكُمْ بَشَرٌ مِّنْ بَنِي آدَمَ بَعْدَكُمْ سَوَاءٌ لَّكُمْ دَارُكُمْ وَبَنِي آدَمَ  
لِيتَىٰ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا خَيْرٌ لَّكُمْ وَبَنِي آدَمَ لِيَتَىٰ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا خَيْرٌ لَّكُمْ  
اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ آئَاتِ اللَّهِ قَبُولُ حَسَنٍ اِسْمِ تَوْبَةٍ اَوْ كُنْ اَوْ رَجُوعِ  
برحمت کرے اوپر اور ہمپر اگر چاہے اس تعالیٰ **وصل** وجوب صحت  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جان کہ خیر خواہی رسول صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم اور اخلاص اور ادائی حقوق اور نکاح سیر اور علانیہ میں واجبات  
دین اور اسلام سے ہی اور حدیث صحیح میں آیا ہی کہ **الَّذِينَ اتَّخَذُوا**  
یعنی دین ہی نصیحت ہی قَالُوا اَلَمْ يَكُنْ يَدْعُوهُمْ اَنْ يُعْبُدُوهُ فَكَيْفَ  
اسے فرمایا **لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّاسٌ** اَلَمْ يَكُنْ يَدْعُوهُمْ اَنْ يُعْبُدُوهُ فَكَيْفَ  
خَاصَّتِهِمْ یعنی اسے اور اس کے رسول کو اور اس کی کتاب اور عامہ مسلمین  
اور خواص ان کی کو اور ایک روایت میں **وَاَمَّا الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتُهُمْ**  
آیا ہی اور یہ حدیث جوامع الکلم ہی اور تمام علوم دینی حیطہ اجمال اس کے  
میں مندرج ہیں اور جوامع الکلم ان احادیث کو کہیں کہ غایت اجاز  
و اختصار لفظ قلیل سے جامع اور حاوی معانی کثیرہ کے آؤں اور اس  
قسم کی بات شریف کلام محمدی اور دلائل و شواہد کمال اس کے سے ہی جیسا کہ  
فرمایا **اَوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَأَخْصِرَ لِيَ الْكَلَامِ** یعنی دبا گیا میں  
جوامع الکلم اور اختصار کیا گیا میرے لفظی کلام - پس جیسا کہ وجہ جمیل حضرت  
میں اجناس دقیق حسن اور جمال خارج حد و حصر اور احصا سی ابداع کیے  
کلام جمیل حضرت میں انواع و اقسام و خفایاں باہر تصور افہام سے تفسیر  
فرمائے اور نصیحت لغت میں خالص اور صاف ہونا غسل کا ہی عمل ناصح

## ذکر آنحضرت ۳

اوس شہد کو کہیں کہ موم سے صاف اور خالص ہوا ہو۔ محمد اس جگہ  
 صفا اور خلوص ہے اداۓ حقوق وار دہ خیرین مضموح کہہ سکے لیے پس نصیحت  
 نصحت اعتقاد ہی ساتھ وحدانیت اوسکے اور وصف اونکا ساتھ اون  
 اشیا کے کہ اہل اوسکا ہی اور تنزیہ و تقدیس ذات اور صفات اوسکا ہی  
 چیزوں سے کہ لایق کمال اوسکے نہیں اور امتثال اوامر و منایا شرعیہ اور تسلیم  
 احکام ارادیہ اوسکے کا ہی اور نصرت دین بجهاد اور تحصیل حساب کے جو  
 بقا اور تقویت دین اور ملت کا ہی ساتھ علم اور عمل اور اخلاص کے عبادت  
 میں اور نصیحت رسول اللہ۔ ابوسلیمان نے کہا تصدیق نبوت اور  
 اطاعت اوسکی اوامر و نواہی میں اور ابوبکر نے کہا نصیحت رسول نصرت اور  
 حمایت اوسکی ہی حیاء و میثا اور احیا اوسکی سنت کا ساتھ طلب اور تائید  
 اور دفع کرنے اور باز رکھتی مخالف کو اوس سے اور تخلیق یا خلاق کریمہ اور  
 آداب جمیلہ اوسکے اور اسحاق بھی نے کہا کہ تصدیق اوسکی اوسمین کہ  
 لایا پیش خدا سے دین اور اعتصام بسنت اور نشر اوسکا اور برانگیختہ کرنا  
 لوگوں کو اوسپر اور دعوت کرنا بخدا اور کتاب اوسکی اور رسول اوسکی  
 اور ساتھ سنت اوسکی اور عمل اوسپر اور عمر بن لیث کو کہ ایک امراء  
 خراسان سے تھا اور پہلوان اور توانا اور قوی باز و اور دولت خواب میں  
 دیکھا اور پوچھا کہ کیا کیا حق تعالیٰ نے تیرے ساتھ کہا بخشا مجھی کہا کس چیز سے  
 بخشا کہا انکدن اور بلندی کو کہہ کے کہرا ہوا نظر کرتا تھا اور پرشکر و ناپنی  
 کے پس خوش آئی مجھی کثرت اونی اور آرزو کی مینے کہ کاشکے حاضر ہوتا  
 میں بخدمت آنحضرت اور اہل ادا و اعانت و نصرت کرتا میں اونی پس  
 رحمت کی اور بخشا مجھی خداۓ تعالیٰ نے اور بعض حکایتیں اوس سے  
 یا غیر اوسکے سے منقول ہیں کہ کہا ای کاشش روز محاربه حضرت امام حسین  
 اور اہلبیت رضی اللہ عنہم کے حاضر ہوتا میں اور مخدول و مقہور کرتا میں  
 نیز یہ یونکو اوس سے اور نصیحت لکنا یہ اللہ ایمان لانا اوسکے ساتھ  
 اور عمل کرنا ساتھ اوس چیز کے کہ اونہیں ہی اور شدیر آیات اور معرفت

سعانی اور حاصل کرنا علوم کا کہ متعلق ہیں ساتھ اس کے اور ملازمت تلاوت  
 اس کے ساتھ رعایت ہمارت اور تحسین صوت اور حضور قلب اور ہوگی  
 تعظیم کے اور تفہیم و تفقہ اوس میں اور دفع کرنا تاویلات اہل زیغ و ضلال  
 اور طعن ملاحدہ اور زنادقہ خسران مال کا اور یہی رعایت حقوق کلام  
 اس کے ہی ترک تکلم اوس میں اور تفسیر اوس کی اپنی طرف سے بیستہ اور  
 نقل کے سلف سے اور موافقت شرع کے جیسا کہ بعض جاہل بوالفضل اس  
 وقت کے کریں اور اوس کو تفسیر قرآن نام رکھیں اور نجائیں کہ مَن فَسَّرَ  
 الْقُرْآنَ بَرَأَیْہٖ فَقَدْ کَفَرَ تَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا یعنی جس نے تفسیر کیا  
 قرآن کو اپنی عقل سے پس تحقیق کفر کیا پناہ دیوے اللہ ہمیں اوس سے لیکن  
 نصیحت عامہ مسلمین کیا ہی رعایت اونس کے حقوق کی اور ارشاد اونس کو  
 بمصالح اور معونت امروہ میں اور دنیا میں قولاً اور فعلاً اور مستحبہ اور  
 اکاہ کرنا غافلونکو اور تبصیر اور دنیا کرنا جاہلونکو اور دنیا محتاجونکو اور تر  
 عورات اور دفع مضار اور جلب اونس کے منافع کا کرنا اور حرمت مال اور عرض  
 اور نفس اونس کے کا نگاہ رکھنا اور چشم حقارت مسلمانو میں نظر کرنا اور ہاتھ  
 اور زبان اونس کی ایذا سے باز رکھنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا  
 اور یہ بھی نصیحت عامہ میں داخل ہی کہ تکلم بقدر عقول اونس کے کرنا اور  
 ذکر حقایق اور دقائق اور کشف اسرار کا کرنا اور انہماک اقوال علما اور  
 اونس کے اختلافات کا یا غیر علما کا بھی ہی حکم رکھی وَمِنْ اللّٰہِ الْعِصْمَۃُ  
 وَالْعَوْنُ اور نصیحت و خیر خواہی خواص مسلمانوں کی اگر مراد بخواص امرا اور  
 سلاطین رکھیں کہ حاکم ہیں اوپر خلق کے جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہی وَلَا تَمْنَحْ  
 الْمُسْلِمَیْنِ بِسِاطَاعَتِہٖ اونس کی ہے امر حق میں اور معونت اور امر اور تذکر کرنا  
 اونس کو ساتھ اس کے اوپر احسن اور ارفق و اصلاح و جوہ کے اور مستحبہ اور اکاہ  
 کرنا اوس چیز کہ غافل ہوں امور مسلمین سے اور پوشیدہ ہوں اونس سے اور ترک  
 خروج اوپر اونس کے اور عدم اعتراؤ کو گون کا اور افتاد قلوب کا اوپر اونس کے اور غریب  
 اوس پر کہ انکی طرف سے شدت اور مکروہ پہنچے اور دعائی خیر کرنا ان کے لئے اور

بعض علماء صوفیہ نے مشایخ مغرب رحمہم اللہ سے خواص کو تین قسم کیا ہی ایک  
 امرا اور اولی الامر اور کہا ہی کہ مرد اپنی گہرین امیر ہی اور معلم اپنے شاگردوں پر  
 اور باب اپنی اولاد پر اور ہر حاکم اور رئیس اور تابعین اور زیر دستوں کے کاؤکی  
 جو زہ حکم میں ہیں امیر ہی **دوسری** علماء اور تعظیم علماء اور تصدیق اونکی  
 واجب ہی اوسمین کہ موافق دین کے نقل کریں اور تک بکتاب اور سنت کریں  
 نہ اوسمین کہ مخالفت دین کہیں اور بہو ای نفس اور محبت دنیا کے حیلہ آموزی اور  
 فتنہ اندوزی کریں **تیسری** مراد اہل خصوص مشایخ طریقت کو رکھا ہی  
 کہ بعد از عمل بعلم اور تحقیق درع اور اتباع سنت اور توجہ تام بخواب حق اور  
 انقطاع غیر حق سبحانہ سے اور ترک دنیا اور تجرید یا سوسی سے بعد از رسوخ کے  
 شریعت اور طریقت میں ساتھ انوار اور اسرار حقیقت کے پہنچ کر ساتھ  
 صفت کمال اور منزلت کے ممتاز ہوئی ہیں اور تصدیق اونکی محققین اور  
 متمسکین کے کہ جامع ہیں میان ظاہر و باطن اور اسرار حقیقت سی کہ مخالفت  
 اور مبائن ظاہر شریعت کے نہ پڑے لازم ہی اور مضابط اس باب میں وہ  
 ہی کہ جو چیز بی شبہ مخالفت مقتضای علم اور حکم شریعت کے ہوا نکار او سکا واجب  
 اور جو کہ اوسمین شبہ ہو توقفت اوسمین لازم اور اگر قایل اور فاعل او سکا  
 ایک مرد ہی کہ امام ہی علم و عمل میں اور مستقیم ہی تقوی اور درع میں تاویل  
 اور توجیہ اس کے قول کی لایق اور اگر مصلحت شرعی او کے رد میں ہو تا باعث  
 ضلال اور اضلال ناقصون کا نہو وے جائز جانا چاہیے کہ عصمت خاصہ  
 انبیاء ہی اور جو کہ ورائی انبیاء میں خطا ادبہر جائز — لائی ہیں کہ معاذ بن جبل  
 کہ علمای صحابہ اور اونکے عظام سے ہی وقت اپنی رحلت کے کہتے تھے کہ رد  
 اور انکار کرواؤ سیر کہ خلافت دین اور شریعت کے کہی گائنا مَرکَانَ  
 رَجُومَ کہی اور جو کوئی ہو وَاللّٰهُ اَلْمَوْفِیُّ **وصل** تعظیم اور توقیر اور  
 اجلال صحابہ میں شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حدیث طویل میں  
 عمر و بن العاص سے کہ ذکر کی ہیں اوسمین صفات رسول خدا صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم آیا ہی کہ کہ نہ تھا کوئی محبوب تر میرے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم سے اور نہ بزرگ تر اور نہ عظیم تر سبھی اکٹھے میں حضرت سی اور تہا میں  
 کہ طاقت نہ کہتا تھا کہ سیر نگاہ کروں میں طرف حضرت کے اور اگر پوچھا  
 جاؤں میں کہ وصف کروں آنحضرت کو قدرت نہیں رکھتا میں اور نہ  
 ترضی اللہ عنہ لایا ہی کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باہر آتے  
 اور جلوہ گر ہوتے اپنی اصحاب پر ہاجرین اور انصار سے حالانکہ وہ  
 بیٹھے ہوتے اور ہوتے درمیان اونکے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اوٹھتا  
 کوئی اونہیں سے طرف حضرت کے بصر اپنی غایت اجلال اور عظمت اور  
 کبریائی اور سب سے مگر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہ نظر کرتے طرف حضرت کے  
 اور نگاہ کرتے آنحضرت طرف اونکے اور تبسم کرتے وہ طرف آئیں اور  
 تبسم فرماتے آپ طرف اونکے از جہت غایت اللہ اور محبت کے کہ دیکھتا  
 اونکی تھی اور حدیث وصف آنحضرت میں کہ بیان کی ہی - آیا ہی کہ  
 جب تکلم فرماتے آنحضرت سرائفندہ اور خاموش ہوتی ہنشین اونکے  
 گویا کہ اونکے سرون پر طایران پرندہ ہیں اور رکھتا عروہ بن مسعود نے  
 جس ہنگام میں کہ بھیجا اوسکو قریش نے سال صلح حدیبیہ میں طرف رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا تعظیم اصحاب حضرت سی وہ جو دیکھا  
 اور دیکھا جب وضو کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبارک کرتے  
 اور کرتے آب وضو پر پہانک کہ نزدیک ہوتا کہ باہم قتال کریں اوسپر  
 اور نہ ڈالتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آب دہن اور آب بینی  
 اور حلق مگر وہ کہ پیش آتے اور لیتی اوسکو کھنائی دست اپنی میں اور  
 ملتی اوسکو اپنی وجہ اوزاجساد پر اور نہ گرتا موسیٰ شریف آنحضرت  
 مگر وہ کہ مبارک کرتے اور اوٹھاتے اور نگاہ رکھتی اوسکو تبرکات اور  
 جب امر کرتے شتابی کرتے اوسکے امثال میں اور جب تکلم کرتے بہت  
 کرتے اپنی آواز و نکو اور نہ پاتی حجاب نگاہ کہ نیکی اور طاقت نظر اللہ کی  
 طرف حضرت کے غایت تعظیم اور اجلال اونکے سے پس جب رجوع کیا  
 عروہ نے طرف قریش کے اور دیکھا اوسکو کہ آیا ہنشر قریش آیا میں کسری

## ذکر آنحضرت م

اور قیصر اور نجاشی با پس ایم سلطنت اونکی مین اور نجد اسو گزندیکہا مینے کسی بادشاہ کو کسی قوم مین مانند محمد اور اونکے اصحاب کے اور رعایت ادب آنحضرت سی ہی کہ جب صلح حدیبیہ مین آنحضرت نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو قریش با پس بھیجا بدعوت اسلام اور تمہید قواعد صلح اذن کیا قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف بیت اللہ مین پس انکار کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور کہا ہنہن مین کہ طواف کروں تا طواف تکوین او سکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پس عثمان رضی اللہ عنہ نے عظیم جانار رعایت ادب کو ساتھ آنحضرت کے طواف سی اور احق یوں ہی چاہئے کوی عمل اور کوئی عبادت برابر او سکے ہووے کہ رعایت ادب با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کرین اور مغیرہ سی روایت ہی کہ کہا ہے اصحاب رسول اللہ کہ قرع باب آنحضرت با طفا رکرتے تھے تا آواز قرع سخت نہو اور شوش وقت شریف نہ پڑی اور کہا بزار بن عازب نے تحقیق ہنہا مین کہ سوال کروں آنحضرت سی کوئی کار پس تاخیر پڑی چند سال اور با وجودیکہ تہی آنحضرت ہر بان ترین مردم اور خوش خلق ترین اونکے اپنی اصحاب کے ساتھ خصوصاً ساتھ فقرا اور مساکین کے جیا کہ باب اخلاق شریف مین گذرا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم **صل** تعظیم روایت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی سنت مین کہا عمرو بن میمون نے آمد و رفت مینی طرف ابن مسعود کے ایک سال تک اور نہ سنا مینے او سکو کہ کہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو حدیث کیا ایک روز پس اتفاقا گذرا او سکی زبان پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پگرا او سکو کرتے تا دیکھا مینے عرق کو کٹ بکتا ہی پیشانی او سکی سے اور اور ابو مصعب نے کہا کہ تھے امام مالک کہ حدیث نہ کرتے جہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر وہ کہ با وضو ہوتے اتڑے طرف نہی کہا ہی کہ جب آتی لوگ مالک با پس باہر آتی لونڈی او سکی اور کہتی۔ شیخ کہتا ہی ٹہنیں کہ سایل حدیث نہو یا سایل مسائل اگر کہتی سایل مسائل علی الفور نکلیج اور جواب دیتی مسائل کا

اونکو اور اگر کہتی خواہاں حدیث میں ہم آئے غسل گاہ میں اور غسل کرتے اور خوشبو ملتی اور نئی کپڑے پہنتے اور طیل سان سیاہ دینے دوش پر ڈالتی اور عماما اوپر سر کے رکھتی اور پچھایا جاتا اونکے لئے تخت پس نکلتی اور بیٹھتی اور سب پر بخشوع اور خضوع اور بخور کرتے تا فارغ ہوتے اس حدیث سے اور ہرگز نہ بیٹھتے اور اس حال کے مگر اس وقت کہ تحدیث کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مکر وہ رکھتی کہ تحدیث کرین راہ میں یا استادہ یا مستعجل اور سلف مکر وہ سمجھتی تھے تحدیث کو بے وضو اور عید اللہ بن مبارک نے تھا میں پاس مالک کے اور وہ تحدیث کر رہی تھے پس نیش مارا اونکو کڑم نے سولہ بار اور متغیر اور زرد ہوتا ہوا رنگ اٹھا اور قطع نہ کرتے تھے حدیث کو پس جب فارغ ہوئی اور متفرق ہوئے لوگ اونے کہا میں نے یا اباعبہ اللہ آج تھے ایک امر عجیب مشاہدہ کیا میں نے کہا آری صبر کیا میں نے بنا بر تعظیم اور اجلال حدیث رسول اللہ کے اور جریر بن احمد القاضی نے کہ قاضی شہر تھے پوچھی مالک سی حدیث رسول مقبول دران حالیکہ کپڑے تھے پس امر کیا ساتھ جس اونکے لوگوں نے کہا وہ قاضی ہیں کہا قاضی مسند اور تر ہی کہ ادب کیا جاوے اور ہشام بن عمار نے پوچھی مالک سی حدیث در حال استادگی پس ماری اسے بیش تازیانہ بعد ازان شفقت کی اوپر اس کے اور روایت کہیں بیش حدیثیں پس کہا ہشام نے دوست رکھتا ہوں میں کا شکے زیادہ مارنے تازیانہ تازیادہ کرتے روایت احادیث کو اور کہا ہی عید اللہ بن صالح نے تھے مالک اور لیث کہ نہ کہتے تھے مگر اوپر طہارت کے اور مشہوری کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتی صحیح اپنی میں ہر حدیث کے لئی غسل کرتے تھے اور دو گناہ ادا کرتے تھے اور ایسا ہی لکھتی تراجم کتاب میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ غسل باب زفرم کرتے تھے اور دو گناہ مقام ابراہیم علیہ السلام میں ادا کرتے تھے واللہ اعلم **وصل** اور جملہ توفیر اور برادر ادب آنحضرت پر اور آداب آل اور فریت ماونکی کا کہ جگر کوٹشہ حضرت کے ہیں اور ازواج حضرت کے اہل المؤمنین ہیں جیسا کہ تفصیل اور تر عتب کو ابی اوس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ و



آلہ وسلم نے اور چلی بن اوس راہ سلف صالح اور چونکہ برگزیدہ کیا حق تعالیٰ نے  
 ابنی حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر کسی پر کہ ماسواہی اونکے ہی اور مخصوص  
 کیا اونکو ساتھ فضل عام کے مشتمل ہوا برکت اونکے جو کوئی منقب ہی اونکے  
 ساتھ نبیا اور نسبتا اور قریبا اور بعیدا اور حقیقت میں دوستی اوس کی سبکی کہ دوست  
 رکھا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسا کہ محبت رسول اللہ شان دو  
 خدا کا ہی۔ اور ایسی ہی صداقت اور بغض اور سب اونکی پس جو کوئی دوست  
 رکھتا ہی کسیکو دوست رکھتا ہی ہر شخص اور ہر چیز کو کہ متعلق ہی اوس کے ساتھ اور دشمن  
 اور کردہ رکھتا ہی جسکو اور جس چیز کو کہ بیکانہ اور مخالفت اوس کے ہی فرمایا اللہ تعالیٰ  
 نے اِیْهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا سُلُوکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا وَلَیْسَ لَهُمْ شَرَفٌ مِّنْ اِلٰہٍ وَلَا اٰیٰتٌ مِّنْ  
 حٰذَا اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ بَسْ خُبَّ اَهْلِ بَیْتٍ اور اصحاب اور اولاد اور ازواج  
 کی واجبات بچیہ سے ہووے اور بغض اونکا موبقات مہلکہ سے اور کمال حب  
 اور بغض چیز کا اوسین سے کہ سرایت کرے اوسکی متعلقون میں کہا اللہ تعالیٰ  
 نے اِنَّہٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَذْهَبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ  
 یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا یعنی سوای اوس کے نہیں کہ چاہتا ہی خدا انا کہ لیاوے  
 اور دور کرے تم سے بلیہ گناہ کی ای اہل بیت پیغمبر اور تا کہ پاک کرے تمکو پاک  
 کرنا اور رکھا وَاَزْوَاجُہٗ اُمَمًا شَمَّ یعنی اور زمان حضرت مائین اون  
 مومنون کی ہیں اور تفسیر اہل بیت میں اقوال اور اطلاقات ہیں کہی و نیز  
 کہ حرام ہی صدقہ اطلاق اہل بیت آتا ہی اور وہ آل علی اور آل جعفر اور  
 آل عقیل اور آل عباس رضی اللہ عنہم ہیں اور کہی یعنی شامل اولاد حضرت  
 اور ازواج مطہرہ کے اور کہی مخصوص بفاطمہ زہرا اور حسنین اور علی سلام  
 سلام اللہ علیہم اجمعین کے آوے از بہت فضل اونکے اور تعلیق ان اقوال  
 میں وہ ہی کہ تین بیت ہیں بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت  
 پس اولاد علیہ المطلب اہل بیت نسب ہیں اور ازواج مطہرہ اہل بیت سکنی  
 اور اولاد کرام اہل بیت ولادت ہیں اور حضرت علی اگرچہ اولاد سے  
 نہیں مگر ملحق باولاد ہیں بوساطت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے اور

ایک  
 بیوی  
 بنی  
 بنی

## باب بیون فصل تیسرے

۴۹

حدیث میں آیا ہی کہ میں چوڑی والا ہوں تم میں ایسے چیز کو کہ اگر پکڑو اور  
 نمک کرو اس کے ساتھ مکراہ ہو کتاب اسد اور میری عزت پسند یہوں  
 کیونکہ خلیفہ ہوتے ہو تم میری ان دو چیز میں **اور** فرمایا آنحضرتؐ نے شجاعت  
 آل محمد کی سبب ہی بیزاری کا آتش دوزخ سے اور حب آل محمد سبب  
 گھڑیگا ہی صراط سے اور ولایت مرال محمد کو امان ہی خدا ہے **اور**  
 مراد ساتھ شناخت اون کے شناخت ہی مرتبہ اور منزلت اون کے کا۔  
 آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور حب پہچانا اونکو کیسے ساتھ اس  
 نسبت کے پہچانا وجوب حل و حرمت اونکا سبب اون کے **اور** عمر بن ابی  
 سلمہ سے آیا ہی کہ کہا جو وقت میں کہ **ایھا راثمنا یرید اللہ لیمذہب**  
**عنکم الیٰ حبس الا یتنازل ہوئی** اور یہ بیت ام سلمہ میں تھا بلایا رسول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا اور حسنین کو اور کہا خد او ندایہ  
 میرے اہل بیت ہیں اور اوڑھائی اونکو کبھی اور علی مرتضیٰ پس مثبت  
 آنحضرتؐ تھے کہڑے ہوئے **اور** ایک روایت میں آیا ہی کہ حسنین  
 رضی اللہ عنہما کو بغل میں پکڑا اور علی کو ایک ہاتھ میں پکڑا اور فاطمہ کو  
 ساتھ ہاتھ دوسرے کیسے چسپیدہ کیا اون دونو کو ساتھ اپنے اور کہا  
 خد او ندایہ میرے اہل بیت ہیں پس دور کر اون سے رحب اور پاک کر اونکو  
**اور** اختلاف ہی اس میں کہ مراد باہل بیت اس آیت میں کون ہیں اکثر  
 اوپر اس کے ہیں کہ مراد ساتھ اس کے فاطمہ اور حسن اور حسین اور علی  
 ہیں سلام اللہ علیہم اجمعین جیسا کہ اکثر روایات اسی پر دال ہیں اور  
 انصاف وہ ہی کہ نہ اس مطلقہ بھی داخل ہیں باز بہت نہ ای سیاق  
 اور سیاق کلام کے اوس میں اور نزول آیت کا در باب اون کے جیسا کہ  
 دخول امراۃ ابراہیم علیہ السلام کا قول سبحانہ میں **ایھا راحمنا**  
**اللہ علیکم وبنکاتہ اهل البیت** یعنی رحمت خدا کی اوپر تمہارا  
 اور برکتیں او کی اہل بیت **اور** جیسا کہ حدیث میں آیا ہی آنحضرتؐ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا و تمہیں فرمائی کہ اہل بیت ہیں ہم کوئی ایک

## ذکر آنحضرت

مگر وہ کہلاوے اور سکو خدا تعالیٰ آتش میں اور بلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کا ان چار تن پاک کو اور بٹھانا اور کھانا اپنی کنار میں اور اُڑھانا  
س کا اور قول اور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ شکر انھوں نے  
اَهْلَ بَيْتِي الْحَيِّثُ یعنی یا اللہ بدستی یہ بین اہلیت میرے منافات نہ کہی  
دخول نہ میں بیچ اون کے اور شمول فضل اذباب رحمت کا اور ثبوت تطہیر خاص  
اون سب کو اور یہاں ہی اختلاف ہی اس آیت کریمہ میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى  
اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی یعنی کہ ای محمد بنین  
مائتہ میں تم سے اوپر اس ابلاغ کے مزدوری مگر محبت ذوی القربی میں اور  
روایت کیا گیا ہی کہ جب نازل ہوئی یہ آیت کہا صحابہ نے مَنْ قَرَأَ بِكَ  
یعنی کون ہیں انہیں پیرے کہا آنحضرت نے هُوَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ  
وَابْنَاهُمَا یعنی یہ ہیں علی اور فاطمہ اور دونوں بیٹے اون کے اور صواب  
وہ ہی کہ شامل ہے تمام لوگوں تک کہ قرأت رکھیں ساتھ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے اور یہ چار تن عمدہ اور نخبہ اوس جماعت کے ہیں اور  
امام فخر الدین رازی نے کہا کہ اس جگہ بضمیہ کامل ہی صحابہ عظام کو کہ نسبت  
قرابت معنوی رکھیں ساتھ جناب رسالت مآب کے رضوان اللہ تعالیٰ  
علیہم اجمعین اور فرمایا شان میں علی کرم اللہ وجہہ کے مَنْ كُنْتُ هُوَ لَكَ  
فَعَلَيْكَ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ قَالَ مَنْ وَالِيَّ مِنَ الْاَوَّلَةِ وَالْعَادَةِ اَه  
یعنی جس کا کہ میں مولا ہوں پس علی اوس کا مولیٰ ہی یا اللہ دوست رکھے  
جو دوست رکھی علی کو اور دشمن رکھے جو دشمن رکھی علی کو اور نہ فرمایا  
خاص درباب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اَلَا يُحِبُّكَ اِلَّا الْمُؤْمِنُ  
وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ یعنی دوست نہ کہے تجھے ای علی مگر مومن  
اور بغض و عداوت نہ کرے تیری مگر منافق — اور فرمایا اَنْتَ مِثِّي  
بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ بْنِ مُوسٰی یعنی تو مجھے بمنزلہ ہارون کے ہی ہے  
سے — اور ایک روایت میں آیا ہی اَنْتَا تَرْضٰنِيْ اِنْ يَكُوْنُ مِثِّيْ  
بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ بْنِ مُوسٰی یعنی کیا نہیں جانتا تو یہ کہ ہو دیتو

مجھے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے اور یہ تشبیہ مبہم ہی اور قول آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مابعد اس حدیث میں اَلَا اِنَّهُ لَا يَنْبِيَّ بَعْدِي  
یعنی مگر یہ کہ نہیں ہے میرے بعد بیان اوکا کرتا ہی کہ یہ تشبیہ نبوت میں نہیں  
ہی بلکہ اوس کے غیر میں ہی اور وہ خلافت ہی اور فرمایا شان فاطمہ رضی اللہ  
عنها میں فَا طِمَّةٌ بِضَعَةِ مِثِّي يُوْذِيْنِي مَنْ اَآذَاهَا وَيَضْمِنُنِي  
مَنْ اَنْصَبَهَا یعنی فاطمہ پارہ گوشت میری ہی ایذا دیتا ہی سمجھو کہ ایذا  
دیتا ہی اوس کو اور رنج میں لاتا ہی مجھ کو جو کہ رنج میں لاتا ہی اوس کو اور کہا  
عایشہ صدیقہ نے اَحَبُّ النِّسَاءِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ كَاَنْتِ فَا طِمَّةٌ وَ  
اَحَبُّ الرِّجَالِ زَوْجُهَا عَلِيٌّ یعنی دوست ترین عورتوں میں طرف رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھیں فاطمہ رضی اللہ عنہا اور محبوب ترین مردوں  
میں اوس کا زوج علی کرم اللہ وجہہ - روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے  
اور یہ غایت اضافہ عایشہ صدیقہ کا ہی اظہار میں اور اگر فرضاً  
فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے کہ تین کان اَحَبُّ الرِّجَالِ اَبُو بَكْرٍ  
وَ اَحَبُّ النِّسَاءِ عَائِشَةُ یعنی تہا سب مرد و تین محبوب بہت ابو بکر رضی  
اللہ عنہ اور محبوب ترین میں عایشہ رضی اللہ عنہا اور یہ بھی صحیح ہی  
اس واسطے کہ وہ جو محبت متعدد ہیں اور مختلف فَا فَهُمْ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ  
اور فرمایا شان حسین میں اَللّٰهُمَّ رَآئِیْ اَحِبُّهُمَا فَاَحَبُّهُمَا  
وَ اَحَبُّ مَنْ یُّحِبُّهُمَا یعنی یا اللہ بدرستی میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں  
کو پس دوست رکھ تو ان دونوں کو اور دوست رکھ جو کہ دوست رکھتا ہی  
اون دونوں کو اور کہا ابو ہریرہ نے دیکھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کو کہہ داکرتے تھے دامن امام حسن رضی اللہ عنہ کو پست لائے تھے  
زبان مبارک اپنی اون کے مونہ میں اور فرماتے تھے خداوند امین دوست  
رکھتا ہوں اوس کو تو دوست رکھو سے اور دوست رکھ جو کہ دوست  
رکھے اوس کو فرمایا تین باب اور تھے یہ دونوں امام بزرگ شیعہ ترین ماس  
ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور واسطے غیر انکی ہی اثبات نہایت

با آنحضرت کیا ہی مثل جعفر بن ابی طالب اور او کا بیٹا عبد اسد بن جعفر اور قثم بن عباس  
 اور سفیان بن الحارث بن عبد المطلب وغیرہم کہ کہ اقارب اور اخوان اوسکے  
 رضی اللہ عنہم اور فرمایا خاص عباس رضی اللہ عنہ کو سو گندہ بخدا کہ میری بقا ہاتھ  
 قدرت اوسکے میں ہی نہ آوی دل کسی مرد میں ایمان نہ کو وہ دوست رکھی بلکہ محبت  
 خدا اور اوسکے رسول کے اور فرمایا مَنْ آذَى عَتَّى فَقَدْ آذَانِي وَإِنَّمَا  
 عَتَمُ الرَّجُلُ صِنُّوْا أَبِيهِ یعنی جسے ستایا میرے چچا کو پس تحقیق مجھی ستایا  
 اور سوائی اسکے نہیں کہ عم مرد شاخ باب اوسکی کی ہے اور فرمایا  
 خاص عباس کو آکل میرے پاس ای عم ساتھ اولاد اپنی کے پس جمع کیا اوکو  
 اور اور بانی اوکو چادر اپنی کہ سیاہ مخطوط ساتھ خطون سنخ کے تھے  
 اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ الْعَبَّاسَ وَوَلَدَهُ مُغْفِرَةً ظَاهِرَةً  
 وَبَاطِنَةً لَا يُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهِ  
 رواۃ الترمذی یعنی یا اللہ بخش عباس اور اوسکی اولاد کو بخشند  
 ظاہر و باطن کہ چھوڑے کوئی گناہ یا اللہ محافظت کر اوسکو اوسکی اولاد میں  
 روایت کیا اوسکو ترمذی نے اور کہا ہی کہ چہن تن تھے۔ فضل اور  
 عبد اسد اور عبد اللہ اور قثم اور عبد الرحمن اور  
 فرمایا هَذَا عَتَّى وَصِنُوْا اَنِي وَهُوَ لَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَعِيْرَتِيْ  
 فَاسْتُرْتُمْ مِنَ النَّارِ كَسِتْرِيْ اَيَاكُمْ یعنی یہ میرا عم ہی اور شاخ  
 میری باب کے اور یہ سب اہلبیت میرے ہیں اور خویش میرے پس  
 دہانپ اوکو آتش سے مثل ڈھانپنے میرے اوکو یعنی ساتھ کس کے پس  
 آئین کہا آستانہ در اور دیوارون خانہ سہ آئین آمین اور فرمایا آنحضرت  
 نے ام سلمہ کو ایذا نہی مجھے مقدمہ عایشہ میں اور بوہنی فرمایا فاطمہ زہرا کو  
 دوست رکھہ عایشہ کو ساتھ دوستی میرے اور اوٹھاتی تھے ابو بکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اوپر گردن اپنی کے اور کہتے تھے  
 يَا بَنِي شَيْبَةَ يَا لَيْتِيْ لَيْسَ شَيْبَةً عَلَيَّ یعنی میرا باب خدا ہو جو شیبہ  
 ہی ساتھ نبی کے اور نہیں مشابہ ساتھ علی کے۔ اور حضرت علی خذہ فرمائی

## باب بیوان فصل تیسرے

۴۷۳

اور تہی ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کہ زیارت کرتے تھے ام ایمن کو کہ مولاۃ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھیں اور کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم زیارت اونکی کرتے تھے اور جب علیہ سعدیہ حضرت  
 پارس آئیں بچاتے اونکے لیے رہا ای مبارک اپنی اور بر لاتے حاجت اونکی  
 اور جب وفات پائی آنحضرت نے آئیں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پس  
 پس کیا اونکے ساتھ وہ جو کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
**موصول** اور جلد توقیر اور بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے  
 توقیر اصحاب اور معرفت اونکے حق کی اور ادا اوکا اور اقتدا اور اتباع  
 اور جریان او پر سنن اور آداب اور اخلاق اور عمل ساتھ افعال اونکے  
 اوس چیزیں کہ عقل کو اوسمین محال نہیں اور حسن ثنا اور رعایت اونکی  
 ادب کی اور دعا اور استغفار اونکی لیے اور حب کی کہ شائع تعالیٰ فی کی  
 اور راضی ہوا اوس سے واجب اور حق ہی ہر شخص پر کہ ثنا کی جاو اوکی  
 اور استغفار او سکے لیے اور ایسا ہی اساک اور گفت نفس کر اختلافات  
 اور منازعات اور وقایع سی کہ در میان اونکے ہوئے اور گزشتہ ہیں  
 اور اعراض اور اضراب اخبار مورخین اور جلد روایت اور مثال  
 شیعہ اور غلات اونکے اور متبعین سے کہ ذکر معایب اور قوادح  
 اور زلات اونکارین کہ اکثر اونکا کذب اور افتراء ہی اور طلب کرنا  
 اور جستجو تاویلات نیک کا کہ لایق شان اونکے ہوئے اوس خیرین  
 کہ واقع ہوئی آپسین مشاجرات اور محاربات اور ذکر اور یاد نکرنا کئی ایک  
 کو اونمین سے ساتھ ہی اور عیب کی بلکہ ذکر حسنات اور فضائل اور  
 حمایہ صفات اور سیر اونکا اور سکونت اور اغاض ماورا اوکے سی سوا  
 کہ صحبت اونکی ساتھ حضرت کی یقینی ہی اور ماورائی اوکے ظنی اور کافی  
 ہی اس باب میں وہ کہ برگزیدہ اور اختیار کیا اونکو حق تعالیٰ نے واسطے  
 صحبت اپنی حبیب کے اور اگر اچاناً بعض اونکے سے کوئی تقصیر حقوق است  
 میں اور سوائی اوکے واقع ہوئی ہو امید ہی کہ شفاعت آنحضرت

اوس سے بھی درگزرین طریقہ اہل سنت و جماعت اس باب میں یہی عقاید  
میں لکھا ہی کہ وَلَا يَذْكُرُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ یعنی اور نہ یاد کیا  
جاوے کسی ایک کو اونہیں سے مگر ساتھ بہلائی کے اور احادیث کہ  
فضائل صحابہ میں عموماً اور خصوصاً واقع ہوئی ہیں اس باب میں کافی ہیں کہا  
اللہ تعالیٰ نے اے محمد ﷺ تَسْوَلُ اللّٰهَ وَالَّذِينَ مَعَهُ اَسْتَدَاءُ  
عَلَى الْكَفَّارِ رَحْمَةً لِّبَيْنِهِمْ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ یعنی محمدؐ فرستادہ خدا  
اور وہ لوگ کہ ساتھ اونکے ہیں بہت سخت ہیں اوپر کافروں کے ہریان ہیں  
آپسین آخر سورہ تک اور کہا اے محمد ﷺ وَالسَّابِقُونَ اَلَا وَلَوْ  
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ اَلَا يَٰۤاِبْرٰهِيْمُ یعنی اور سبقت رنوالے پہلی مہاجرین  
اور انصار سے اور کہا اللہ تعالیٰ نے اے محمد ﷺ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ  
الْمُؤْمِنِينَ اِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنی ہر آئینہ تحقیق خوشنود  
ہو اخذ اون مومنون سے جب کہ بیعت کی اونہوں نے تیری ساتھ اے محمد  
نبی درخت کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمد ﷺ رَجَالٌ صَدَقُوا مَا  
عَاهَدُوا اللّٰهَ اَلَا يَتَذَكَّرُ اَلَا يَتَذَكَّرُ یعنی مرد ہیں کہ راست کیا اونہوں نے جو عہد کیا تھا  
ساتھ خدا کے اور قول حق تعالیٰ کا اے محمد ﷺ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ الشَّيْءَ  
وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَهُ یعنی دن ہی کہ نہ سو اکرے کا اسد پیغمبر کو اور جو کہ ایمان  
لائی ہیں ساتھ اوسکے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اصْحَابِ اَبِي  
كَالْبَجَرِ بِأَيْتِهِمْ اَقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ یعنی اصحاب میری مثل  
بستاروں کے ہیں ساتھ ہر کدام اونکے کہ پیروی کرو تم راہ پاؤ تم اور  
روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
حَدَّثَنَا مَثَلُ اصْحَابِي مَثَلُ الْمَلِكِ فِي الطَّعَامِ لَا يُصْلِحُ  
الطَّعَامَ اِلَّا بِاَيِّهِ یعنی مثال میرے اصحاب کی مانند ملک کے ہی طعام میں  
اصلاح نہیں یا تا طعام مگر ساتھ اوسکے اور فرمایا اَللّٰهُ فِي  
اصْحَابِي لَا يَخْذُلُكُمْ عَرْضًا يَعْلَمُ قَوْلَ مَنْ اَجَبَهُمْ فَيَجِبِي  
اَحْبَبُهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَيَبْغِضِي اَبْغَضَهُمْ یعنی اللہ اسے

## باب بیون فصل تیسرے

حق اصحاب میری میں نہ پکڑو اونکو نشانہ بعد میرے پس جسے دوست کہا  
اونکو پس ساتھ دوستی میری کے دوست رکھا اونہیں اور جسے دشمن کہا  
اونکو ساتھ دشمنی میری کے دشمن رکھا اونہیں اور فرمایا لَا تَسْتَوُوا  
أَصْحَابِي فَلَوْ تَفَقَّ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أَحَدِ هَؤُلَاءِ لَحْدَثَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ  
دُور اور برا کہو میرے یار و نکو پس اگر خراج کرے ایک تم میں سے مثل کوہ  
احد کے زراہ خدا میں آخر حدیث تک۔ یعنی مرتبہ صحابہ کو نہیں پہنچا کوئی  
اور فرمایا مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَقَدْ سَبَّ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ یعنی جسے دشنام دی اور برا کہا میرے یار و نکو پس  
اور اس کے لعنت خدا اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی اور فرمایا  
إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِي فَأَمْسِكُوا یعنی جب یاد کسی جاوین میرے اصحاب  
پس بند کرو تم زبان اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں آیا ہی إِنَّ اللَّهَ  
اخْتَارَ أَصْحَابِي عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ سِوَى النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ  
وَاخْتَارَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةً أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ  
فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ أَصْحَابِي وَأَصْحَابِي كُلُّهُمْ خَيْرٌ يَعْنِي بَدْرِستی اللہ  
نے برگزیدہ کیا میرے یار و نکو او پر تمام عالم کے سوا ای انبیاء اور مرسلین کے  
اور برگزیدہ کیا اونہیں سے چار کو ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی کو پس  
گردانا اون چار کو بہترین میرے اصحاب کا اور اصحاب میرے سب بہترین  
اور بعض احادیث میں ذکر علی مقدم اور عثمان کے آیا ہی رضی اللہ عنہم  
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ أَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ  
أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عُمَرَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي یعنی جسے دوست رکھا عمر  
کو پس تحقیق دوست رکھا مجھی اور جسے دشمن رکھا عمر کو پس تحقیق دشمن رکھا  
مجھی اور احادیث فضل صحابہ میں بہت ہیں فضل خطاب میں  
امام ہمام محمد باقر رضی اللہ عنہ سی لانا ہی کہ ایک قوم اہل عراق سے اونکی  
پاس آئی اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ساتھ بدی کے یاد کیا اور  
کچھ اونکے حق میں کہا بعد ازاں یہ گزشتہ عثمان رضی اللہ عنہ جن پڑھے امام



ہم نے اونکو کہا خبر دو مجھی کہ مہاجر و نسی ہو کہ خدائی تعالیٰ نے اونکے حق میں فرمایا  
 اٰیہا لِّلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ  
 وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِزْقًا وَّاَنَا وَ یَصْرُوْنَ  
 اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصَّدِیْقُوْنَ ۝ یعنی مال غنیمت فقرا و مہاجرین  
 کے لیے ہی وہ جو نکالے گئے اپنے گہروں سے اور اپنے اموال سے ڈھونڈتی  
 ہیں فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو اور یاری دیتی ہیں اسہ کو اور اونکے  
 رسول کو یہ گروہ وہی ہیں سچے۔ کہا اور جماعہ عراق نے ہم اونسے نہیں  
 ہیں کھانا امام نے پس تم جماعہ انصار سے ہو کہ اونکی شان میں آیا ہی  
 اٰیہا الَّذِیْنَ تَبَوُّوْا الدَّارَ وَ الْاٰمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ لَیْسَ لَیْسَ  
 مِّنْ هَاجِرٍ اَلِیْہُمْ وَلَا یَحْجِدُوْنَ فِیْ صُلُوْءِہُمْ حَاجَۃٌ مِّمَّا  
 اَوْتُوْا وَ یُؤْتُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہُمْ وَ لَوْ کَانَ بِہُمْ خِصَاصَۃٌ  
 وَ مِّنْ یُّوْقَ شَخْرَ نَفْسِہٖ ۝ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ یعنی اور  
 یہی مال غنیمت اون لوگوں کو ہی کہ لازم پکڑا دار یعنی مدینہ کو پہلے آنے مہاجرین  
 سے دوست رہتی ہیں جو کہ ہجرت کرے طرف اونکے اور نہیں باقی اپنے  
 سینوں میں تنگی اور سچیز سے کہ دبی گئے ہیں مہاجرین غنیمت وغیرہ سے  
 اور اختیار کرتے ہیں مہاجرین کو اوپر نفسوں اپنی کے اور اگرچہ ہو وے ساتھ  
 اونکے احتیاج اور رفاقہ اور جو کہ نگاہ رکھا جاوے بخل نفس اپنے سے پس  
 وہ گروہ وہی رشتہ گار ہیں کھانا جماعہ عراق نے ہم اونسے ہی نہیں  
 ہیں فرمایا امام نے گو اپنی دیتا ہو میں کو اس جماعت سی ہی ہیں پس  
 ہو کہ اونکی شان میں فرمایا اٰیہا الَّذِیْنَ جَاؤْا مِنْ بَعْدِہُمْ  
 یَقُوْلُوْنَ کَرِّہْنَا اَعِیْزْنَا وَ لَا تُخَوِّنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاٰیْمَانِ  
 الْاٰیۃ یعنی وہ تو کہ کہی بعد مہاجرین اور انصار کے کہتی ہیں اے رب  
 بخش تمکو اور بہائیوں ہمارو کو وہ بیائی کہ سبقت لگے ہمے ساتھ ایمان لائے  
 پس کہا اوٹھو میرے آگے سے خدا کی کو تمہارا ساتھ ہمایہ کرے تمہی صورت  
 اسلام کو ایسا لباس کیا ہی و لیکن مسنون میں اہل اسلام سے نہیں موا اور

عبداللہ بن مبارک نے کہا دو خصلتیں جہنم ہو وین نجات پاوے صدق  
اور حب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث خالد بن سعید  
میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف لای مدینہ میں  
حجۃ الوداع سے برآئی اور منبر کے اور خطبہ پڑھا اور فرمایا **يَا أَيُّهَا النَّاسُ**  
**إِنِّي رَاضٍ عَنْ أَمْرِ بَكْرٍ فَأَعْرِضُوا لَهُ ذَلِكَ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَى رَاضٍ**  
**عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَنْ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ**  
**وَسَعِيدِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَأَعْرِضُوا لَهُمْ ذَلِكَ**  
یعنی ای لوگو بدستی میں راضی ہوں ابوبکر سی پس جیادو او سکونہ ای لوگو تحقیق  
میں راضی ہوں عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور سعید اور  
عبدالرحمن بن عوف سی پس جیادو او سکونہ **اور یہ حدیث مثل**  
حدیث عشرہ کے ہی کہ اوسمیں بشارت دی ہی اونکو ساتھ جنت کے  
لیکن اسمیں ذکر ابوعبیدہ بن الجراح کا نہیں ہے **اور لایا گیا حضرت**  
پاس جنازہ ایک مرد کا پس پڑ ہی اوپر اوسکے نماز اور فرمایا وہ بعض  
رکھتا تھا ساتھ عثمان کے پس مبنوض رکھا اوسے خدای عزوجل نے۔  
اور کلام اس باب میں اعنی فضل اصحاب میں اور تفاضل اونکی میں  
طویل ہی نہایت طول میں شیخ قدس سرہ الغریز نے شرح مشکوٰۃ  
خصوصا اوسکی منتخب میں اوسے کہ کت قوم میں نظری گزرا قطع نظر  
تقصیر فریقین سے نقل کیا ہی جو جا ہی وہاں دیکھ لے **وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ**  
**وَهُوَ اعْلَمُ** اور جملہ اعظام اور اکبار آنحضرت صلی اللہ  
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکبار جمیع اشیا معلقہ کا ہی ساتھ اونکے مشابہ  
اور اماکن اور معاہدے اور وہ اشیا کہ دست شریف اونکا ساتھ  
اوسکے پہنچا اور ساتھ اوسکے شناخت ہوا۔ لای ہیں کہ ابو مخذورہ  
رضی اللہ عنہ کے موی پیشانی دراز تھے جب بیٹھتی اور لٹکاتے اون اشبار کو  
زمین تک پہنچتی تھے کہا لوگوں نے کہیں دراز رکھتی ہوں اشبار کو اوپر  
تراسنے کہا نہیں تہ اشتباہیں اس جہت سی کہ ایک وقت میں دست مبارک

### ذکر آنحضرت ۴

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہنچا ہوا پس نگاہ رکھتا ہوں میں ان اشعار کو  
تیر گا اور دیکھا لوگوں نے ابن عمر کو کہ رکھنا ہاتھ اپنا اوپر جگہ پٹنی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ازان رکھا اوس ہاتھ کو اوپر موہنے اپنی کے  
اور حکایت کیا گیا ہی احمد بن فضلہ یہ زاہد سے اور ہوا وہ قازون  
اور تیر اندازون سے کہ کہا نہیں پکڑا میں نے کمان کو اپنی ہاتھ میں بی طہارت  
ازان بعد کہ سنا میں نے کہ آنحضرت کمان کو دست مبارک میں لیتی تھے اور  
مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فتوٰا دیا حق میں اوس کے جسے کہا تربت مدینہ ردی  
ہی ساتھ مارنے تین دُرون کے اور امر کیا ساتھ قید اوس شخص کے باوجود  
کہ تھی اوس مرد کو قدر اور منزلت لوگوں میں اور کیا عجب کہ گرون نہ مارا  
جاوے وہ جو کہے اوس خاک کو کہ دفن کی گئے اوس میں پیغمبر خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کہ ردی اور غیر طیب ہی اور ایک اسماء کراست انما  
اوس بلکہ کریمہ سے طاب اور طیبہ ہی از بہت طہارت اوس کے انجاش  
سرگ سی اور موافقت اوسکی طبایع سلیمہ کو اور بہت طیب راجح کے بلکہ  
طیب نام اہور اوس کے اور کہا ہی کہ ساکنین اس بقعہ شریف کے تربت  
اور دزد دیوار اوس کے سے ردی طیب پاتے ہیں کہ کسی طیب میں نہیں پاتا  
اور شاید کہ استہمام شمیم نے اس معنی سے شامہ ذوق بعضی صادقین  
غریب اور عجیب مشتاق میں ہی راہ پائی ہو اور شبلی کے علماء صاحب  
وجد و ن سے ہی کہتا ہی کہ تربت مدینہ کو نفخہ خاص ہے کہ کسی مشک و غیر  
میں نہیں اور کہا کہ یہ معنی اعجب عجیب سی ہیں اور حقیقت میں کچھ  
عجب نہیں طیب دزان زمین کہ شیمی و زرد زہرہ دوست دے چکا  
دم زدن از نا فہائی تا تار بیت اور آیا ہی کہ لیا چہا غفاری نے  
قصب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ سے  
اور چاہا کہ توڑے اوس کو اور پیرزا نو اپنی کے پس فریاد کی لوگوں نے  
اور پیر پس پکڑا کرم نے زانو اوس کا پس کاٹا زانو کو اوس سال میں اور  
رگیا اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کہا اوس کے جھوٹی ٹوگند میرے منبر پر

چاہیے کہ آمادہ کرے جگہ اپنی کو آتش و دوزخ میں اور مابین قبر شریف  
اور منبر حضرت کے روضہ ہی ریاض جنت سی اور باقی فضائل اور کمالات  
اور مناقب اور صفات اس بلدہ طیبہ اور اماکن اور مواضع اس کے اور  
آداب اقامت کے اوسمین اور رعایت تعظیم اس کے اہل کی۔ کتاب  
جذب القلوب الی دیار المحبوب میں مذکور ہیں پس چاہیے کہ طلب کرے  
وہابی **وصل** صلوٰۃ و سلام میں اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کے اور وجوب اس کا اور فضیلت اس کی اور بیان صفت اور کیفیت  
اور موطن اور سوائی اس کے وہ جو متعلق ہی ساتھ اس کے جان کر اصل  
باب وجوب صلوٰۃ اور سلام میں اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
بیتہ آریہ کریمہ ہی **إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا**  
**الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا** یعنی بدرستہ خدا اور  
اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اوپر پیغمبر کے ای ایمان والو درود بھیجو تم اوپر  
اس کے اور سلام بھیجو سلام بھیجی کر جان کہ حق تعالیٰ نے اس آریہ کریمہ میں  
اسناد کیا صلوٰۃ علی النبی کو طرف ذات کریم اپنی اور ملائکہ کے اور امر کیا مومنوں  
کو ساتھ صلوٰۃ اور سلام کے اوپر حضرت کے اور اقوال علما و معانی  
صلوٰۃ میں متغایر ہیں اور متفاوت کہا ابوالعالی نے کتاب العین سے ہی معنی  
معنی صلوٰۃ خدا کے اوپر نبی کے ثنا اس کی ہی اوپر اس کے اور تعظیم اس کی  
نزدیک ملائکہ کے اور معنی صلوٰۃ ملائکہ کے اوپر حضرت کے دعا کرنا اور دعا اور  
درخواست کرنا درگاہ غوث سی اس کو اور ابابھی مومنین سے کہ امر کی گئی  
ہیں ساتھ اس کے اور مراد طلب زیادت اور برکت ہی اوسمین نہ حاصل  
اس کی اور مقاتل نے کہا کہ صلوٰۃ من اللہ مغفرت اس کی ہی اور صلوٰۃ  
من الملائکہ استغفار اور رضا کے کہا کہ صلوٰۃ من اللہ رحمت اس کی ہی  
اور ایک روایت میں اوس سے مغفرت ہی آیا ہی اور صلوٰۃ من الملائکہ  
دعا یعنی دعا بمغفرت اور رحمت اور خود کار ملائکہ استغفار ہی مومنوں کے  
لئے فرمایا حق تعالیٰ نے **وَيَسْتَغْفِرُ لَكُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ**

مانگتی ہیں سو مندوں کے لئے اور دربارِ اوس کے لئے کہ مستطربہا ہو بعد نماز  
 نماز دوسری کا آیا ہی کہ دعا کرتے ہیں اوس کے لئے ملائکہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ  
 اَرْحَمُهُ يَا اَسَدِ بَشَرٍ اَوْسَكِ لِيَّ يَا اَسَدَ رَحْمٍ كِرَاوْ سَكُوْا اور مرد نے کہا صلوة  
 خداسی رحمت ہی اور ملائکہ سے رقت ہی کہ باعث ہی اوپر استدعا رحمت کے  
 اور رحیمی نے کہا ہی کہ معنی صلوة علی النبی کے تعظیم اوس کی ہی اور  
 معنی قول ہماری کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَلٰی عَظَمَ مُحَمَّدًا ہین اور استدعا تعظیم  
 اونکی ہی دنیا میں باعلیٰ ذکر اونکے اور اظہار دین اور باقی شریعت کے  
 اور آخرت میں ساتھ اجراں شوبہ اور تشفی حضرت کے دربارہ امت  
 اور اقامت اونکی مقام محمدین اور قاضی ابو بکر بن العربی نے کہا ہے  
 کہ فائدہ صلوات یعنی کا اوپر آنحضرت کے رجوع کرنا ہی طرف مصلی کے  
 ازجہت دلالت کرنے اوس کے اوپر نفوج عقیدت اور خلوص طویت اور  
 اظہار محبت کے اور سلامت اوپر طاعت اور معرفت حق وساطت کے  
 اور احترام واسطہ کا کہ ذات شریف کی ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دعا کرنا  
 آنحضرت کو اور استدعا فیض اور خیر و برکت کا اونکے لئے حقیقت میں دعا  
 ہی خلق کے لئے فائدہ اختلاف ہی حکم صلوة میں آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم پر کہ فیوض ہی مستحب مختار وہ ہی کہ فرض ہی اس واسطے  
 کہ ظاہر امر وجوب کے ساتھ ہی ولیکن فی الجملہ اگرچہ تمام عمر میں اکیبار ہو جیسا کہ  
 شہادت یہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس واجب وہ چیز ہو کہ قسط  
 بنو نما ہی ساتھ اوس کے ہرچ بی تخصیص عدد اور وقت معین کے اور  
 ہی فائدہ امر بصلوة کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکافات  
 اونکی احسان کی ہی اور احسان اونکی دایم اور مستمر پس متاکہ ہو دے حق  
 کہ ذکر کیا جاوے اور کہا ہی صاحب مواہب نے کہ اطلاق کیا ہے  
 قدوری نے کہ قول بوجوب صلوة ہر بار کہ ذکر جو دے مخالف اجماع ہی  
 اور بعض نے کہا ہی ہر مجلس میں ایک بار اگرچہ ذکر شریف مکرر ہو دے  
 اور محشی سی ہی حکایت کیا گئی اور بعضوں نے کہا ہی اجبی

## باب بیون فصل تیس

دعائیں اور مذہب شیخ عبدالحی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ اگر کہیں ایک بار فرض ہے اور اکثر اوسکا واجب اور ہر بار سجدہ ہی صورت رکھی و لیکن لایق بحال محب مشغوف وہ کہ اس سجدہ کو بمنزلہ واجب جانے اور ساتھ تصدیق کے اوسمین از خود راضی نہو اور بوقت اطلاع کے اوسکے فوائد پر عجب ہی طالب ہی کہ غایت بذل و جہد اوسمین نکرے اور معلوم کیا جائے کہ احادیث کیفیت صلوٰۃ میں درمیان تہجد کے واقع ہوئی ہین ساتھ صیغوں مختلف کے لایا گیا ہی اگر ساتھ اس صیغہ کے پڑھن کفایت ہی یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اور ایسا ہی سنا گیا ہی بعض شیوخ سے اور اگر اول میں کہہ وصَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اور ثانی میں وَبَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ جیسا کہ بعض طرق میں آیا ہی بہتر ہووے اور اختلاف کیا ہی افضل صلوٰۃ میں کہ کس طریق پر ہے اکثر اوپر اوسکے ہین کہ یہی صیغہ ہی جو نماز میں پڑھتی ہین کہ افضل حالات ہی اور بعض نے کہا جو چیز کہ مشتمل ہو ساتھ زیادتی نسبت اور فضل کیفیت کے اور اور بعضوں نے کہا ہی کہ اس صیغہ کو کہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَحُسْنُ حَقِّهِ اور امثال اوسکے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ صلوٰۃ میں صلوٰۃ اور اوسکے صیغوں سے وہ جو حاصل ہوا ذکر کیا ہی و باسند التوفیق وصل موطن کہ وارد ہی اوین صلوٰۃ اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہجد اخیر ہی صلوٰۃ سی جیسا کہ گذرا اور معلوم ہو اگر وہ فرض ہی شافعی کے نزدیک اور بعض ایہ دیگر سے اور جمہور کے نزدیک سجدہ ہی بعد از تہجد قبل الدعا اور وجوب اوسکی میں تہجد اول میں دو قول ہین اظہر من یوم البصر ہی بہت بنا اوسکی اور تحقیق کے

۲۸۱  
اور اگر وہ سجدہ ہی  
اور اگر وہ سجدہ ہی  
اور اگر وہ سجدہ ہی

اور استحباب صلوٰۃ بنی تشہد اول میں دو قول ہیں اور وجوب اسکی میں تشہد اخیر میں بھی دو رائی ہیں اصح وہ ہے کہ سنت تابعہ ہی اور یہ سب احوال شافعیہ کے ہیں اور حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ ورائی تشہد ثانی کے نہیں ہی اور سنت ہی اور اگر تشہد اول میں ہوگا پڑھے سجدہ سہو واجب ہوگا ازجہت تاخیر قیام کے اور ابن عطاء نے کہا ہے کہ دعا کے ارکان اور اجنبی اور اسباب اور اوقات ہیں۔ پس جو موافق ہوئے ارکان قوی ہوتی ہی دعا اور اگر موافق ہوئے اجنبی پرواز کرتی ہی طرف آسمان کے اور اگر موافق ہوئی موافقت فیروزی باقی ہے اور اگر موافق ہوئی اسباب جلد پہنچتا ہی ساتھ مقصود کے پس ارکان دعا کے حضور قلب اور رقت اور فروغی اور پشیمانہ غصہ کا اور تعلق قلب بجناب حق اور قطع ماسوا سے اور راجی دعا کے صدقہ اور موافقت اس کے اسرار ہیں اور اسباب اس کے درود اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حدیث میں آیا ہی حسین دعا کے کہ اول و آخر درود ہو وے رد نہیں کیجاتی اور دوسری حدیث میں وارد ہی کہ بردعا محبوب ہی زیر آسمان جب درود بھیجا جاوے اور میرے صعود کرتی ہی اور آسمان کے اور اوکد صلوٰۃ بعد از دعا قنوت ہی اور سند اسکی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی والدہ نبی حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہ قنوت اللہم اھدنی فیمت ہدایت الخ اور آخر اس کے میں آیا ہی صلی اللہ علی الشیخ محمد اور یہ نزدیک شافعی کے ہی اور باب صلوٰۃ میں ذکر اسکا آوینکا اور موافقین صلوٰۃ علی انتہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطبہ جمعہ ہی اور عقوبت اجابت مودن اور بعض کتب میں عقب اذان اور اقامت اور اجابت ہی آیا ہی اور اثنائے تکبیرات عیدین ذکر کیا اسکو مؤایین اوپر مذہب شافعی کے اور نزدیک دخول مسجد اور خروج کے اس روایت کیا ہی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آتی مسجد میں درود بھیجتی پستروا تے اللہم اغفر لی

ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی یا اللہ بخش میرے گناہ  
میرے اور کھول میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے اور جب باہر آتے  
درود پہنچتی اور بر محمد کے بستر فرماتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ  
لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ یا اللہ بخش میرے گناہ میری اور کھول میرے لیے  
دروازے اپنی فضل کے اور تلبیہ احرام حج اور عمرہ میں اور اور صفا  
اور مردہ کے اور نزدیک اجتماع اور تفرق کے واسطے امن کے قیمت ہی  
اور نزدیک صبح اور مساک کے اور نزدیک فراموش کرنے چیز بات  
کے درود پہنچی وہ چیز یاد آ جاوی تجزیہ اسکا فراموشی سخن میں بہت کیا گیا ہی  
اور نزدیک قبر شریف کے کہ اولی اور اقرب موطن صلوٰۃ نا ہی اور  
بعد از نماز اور شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ کو بعض فقرای سلسلہ شریفہ قادریہ  
سی اجازت ہی کہ بعد ہر نماز فرض یا نفل کی تین مرتبہ درود بھی و یا بعد  
التوفیق اور نزدیک قیام کے منام سے صلوٰۃ اللیل کے لئی اور  
عقب وضو اور حمد کے اور بعد از تہجد اور روز جمعہ اور شب جمعہ میں  
خصوصاً بعد از نماز جمعہ اور پنجشنبہ اور روز شنبہ اور یکشنبہ میں اور  
ہر ایک ان ایام سی احادیث وارد ہوئی ہیں اور وقت سحر میں اور  
نزدیک دیکھنی کعبہ زادۃ اللہ شرفا کے اور نزدیک استلام حجر اسود  
کے اور طواف اور التزام اور موافقت حج میں اور نزدیک مشاہدہ  
آثار نبویہ اور موطن حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل  
مسجد قبا اور وادی بدر اور جبل احد اور ساجد نبویہ اور سلوی او سکے  
اور نزدیک بیع و شرا کے اور نزدیک کتابت وصیت اور ارادہ  
سفر اور رکوب راحلہ اور نزول منزل اور باز آ رہے نخلنی اور آبی  
میں اور نزدیک طریاں شغل اور غفلت کے اور نزدیک حضور محمد  
اور رجوع کے دعوت سی اور نزدیک آبی اور نخلنی کے گہرے اور  
نزدیک نزول حاجت اور نزدیک خوف اور احتیاج کے اور نزد  
بہاگنی لوندی اور غلام کے بلکہ گم ہونے ہر چیز کے اور نزدیک غم اور شہد



بہشتی دنیا  
بالفہم اور زور  
ذرا اور زور  
آنحضرت

اور دفع طاعون اور خوف غرق کے اور نزدیک سو جانے پاؤں کے اور نزدیک  
کہانے مولیٰ کے تباہ بولنا دے اور حدیث ہی اس باب میں لاتے ہیں اور نزدیک  
بانی نبی کے طرف سے اور نزدیک بہت حار کے اور مشہور اوسین استعاذہ  
ہی شیطان سے اور درود بھی پڑھے تا دفع شر اور جلب خیر و نواقع ہوں۔  
اور بعد از وقوع ذنب ناکفارہ اوسکا ہو دے اور نزدیک ملاقات برا  
مسلمان کے یا مصافحہ کے اور ہر اجتماع میں کہ خدا کے واسطے واقع ہوا اور شعار  
اسلام سے ہوا اور نزدیک ختم قرآن کے اور دعائی حفظ قرآنین اور نزدیک  
اقتراح کلام غیر منہی عنہ کے اور ابتدای درس علم میں خصوصاً حدیث اور  
نشر علم اور وعظ اور قرات حدیث میں اولاد آخراً اور نزدیک ستم  
کسی چیز کے اور بعض عنانے مقام تعجب میں مکروہ رکھا ہی اور جائی کہ لفظ  
اور کتابت میں سلام کو ساتھ صلوٰۃ کے ضم کر کے غیبیہ صلوٰۃ اوپر  
حضرت کے جمیع اوقات میں مستحب ہی اور محسن خصوصاً روز جمعہ میں کہ افضل  
ایام اسبوع ہی اوسین امر بانشاء درود کے واقع ہوا ہی اور ساتھ وصول  
اوسکے جناب نبوت میں اور ساتھ قبول کے آنحضرت سی بشارت پہنچی ہے  
حدیث صحیح میں آیا ہی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلٰی یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ  
لَسَلَّةُ الْجُمُعَةِ یعنی بہت ہی صلوٰۃ اوپر میرے دن جمعہ اور رات جمعہ میں  
اور سید اور صاحب مواہب نے ابن قیم سے وجہ مناسبت کی نقل  
کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الانام ہیں اور روز جمعہ سید  
الایام ہیں صلوٰۃ اور حضرت کے اوس دن میں عزت اور مناسبت رکھی  
کہ غیر اوسکے میں نہیں ہی یا حجت اور کہ ہر چیز اور نعمت کہ پہنچی ہی دنیا  
اور آخرت میں ہی اور دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
پہنچی اور اعظم کرامت کہ حاصل ہوئی ہی حضرت کو روز جمعہ میں حاصل  
ہوئے ہی اور حور اور قصورجت اور دیدار مولیٰ تعالیٰ و تقدس آخرت  
میں اوسی دن میں حاصل ہوتا ہی اور نام اوسکا آخرت میں یَوْمُ الْمُنَادِ  
ہے اور دن ہی کہ جمع ہوتی ہی اوسین خلق عالم اور اسما ف کر تباہی خدا تعالیٰ

اوسین مطالب اور حجاج اونسکے اور رد نہیں کرتا شامل کو اور قبول کرتا ہے  
دعا کو اور یہ سب حاصل نہیں ہوتا انکو مگر سب مساطت آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس شکر اور حق نعمت شناسی اور ادائی قلیل حق۔  
آنحضرت سی وہ ہی کہ اکثر صلوٰۃ کرین اوپر اونسکے اسدن اور رات میں واسہ  
اعلم وصل معلوم ہووے کہ فوائد اور فضائل اور نتائج اور ثمرات  
صلوٰۃ کے خارج حدود حصر اور بیان سے ہیں اور جمیع خیرات اور برکات دنیا  
اور آخرت کو شامل اور متضمن اور اصل اوسکی امتثال امر الہی تعالیٰ شانہ  
اور موافقت اوسکی اور بلا کہ غرضانہ کی ہی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ  
يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا  
تَسْلِیْمًا ۝ اور احادیث صحیحہ میں آیا ہی کہ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ وَاحِدَةً  
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا یعنی جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجے  
درود بھیجی اسہ اوپر اوسکے مثل بار و جبالات اور عظیم تر اوسکے کہ رب  
الغفر جل جلالہ و عظم نوالہ اوپر کیسے صلوٰۃ اور رحمت اور برکت بھیجی اور  
ابو طلحہ سے روایت ہی کہ کہا باہر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الکیدن  
اور حال انکہ ظاہر ہوتے تھے اثر سرور شہرہ مبارک حضرت میں کہا یا رسول اللہ  
آجکے دن اثر ذوق و سرور کا روی بر نور میں تا یاں تر ہی سب کیا ہی فرمایا اے  
جبرئیل ۴ اور کہا آیا راضی نہیں کرتا بھی یا محمد کہ پروردگار تیرا کہتا ہی درود نہیں  
بھیجتا اوپر تیرے کوئی امت تیری سے مگر وہ کہ بھیجوں میں اوپر اوسکے درود صلوٰۃ  
اور سلام اور دوسرے حدیث میں آیا ہی کہ ناجی ترین لوگوں کا احوال اور  
شرور روز قیامت ہی بیشترین تمہارا ہی صلوٰۃ بھیجی میں اوپر میرے اور  
بالجملہ صلوٰۃ اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبع انوار و برکات  
اور منقح تمامہ ابواب خیرات اور سعادت ہی اہل سلوک کو آنا اس باب میں  
موجب عظیم اور موافق شریفہ کا ہی اور بعض متاخرین مشایخ شاذلیہ  
قدس اللہ اہلہم نے فرمایا ہی کہ طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الہی کا  
زمانہ قدان وجود اولیاء و مرشد متصرف کی التزام ظاہر شریعت کا ہی سہا تہ

اداست ذکر اور کثرت صلوٰۃ کے اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 اور کثرت اشتغال صلوٰۃ سے ایک نور باطن میں پیدا ہو دے اور فیض  
 اور اعانت اور امداد آنحضرت سی ہوا سبط پہنچی اور حسن بصری نے  
 کہا ہی کہ جب بندہ نے اَللّٰهُمَّ کہا گویا خدا ہی کو ساتھ تمام اسماء الہی  
 کے یاد کیا اور جب صَلَّی عَلَیْکَ مُحَمَّدٌ کہا بجز فضل حضرت رسالت پناہی میں خوش  
 کیا اور ساتھ عَلَیْہِ السَّلَامُ کے بجا فضایل اور کمالات اونکے  
 میں پڑا آخر بعد از خوش اور غوص کے ان بجا نامتناہی میں محروم اور مایوس  
 برآنا کیا صورت رکھی اور جو وقت کہ اس فقیر کو ساتھ سفر دینہ منورہ کے  
 وداع کیا فرمایا جاتو کہ اس سفر میں بوزار ادا کرنے فرایض کے کوئی عبادت  
 بالاتر صلوٰۃ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمین ہی جب تعین  
 عدہ سی پوچھا گیا فرمایا شیخ اجل اکرم قطب الوقت عبدالوہاب متقی رحمۃ  
 اللہ علیہ نے اس جگہ عدہ معین نہیں اتنا پڑھو کہ ساتھ اوسکے رطب اللسان  
 اور ساتھ رنگ اوسکے مصنع ہو جاؤ اور نوائے عظیمہ اور مطالبہ سنیہ  
 سی وہ کہ صلوٰۃ اور سلام امت کا پہنچتا ہی حضرت کو اور روایت کیا ہی  
 ابو ہریرہ نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام نہیں پہنچتا  
 میری اوپر کوئی گروہ کہ اوٹھا پہنچتا ہی خدا تعالیٰ اوپر میرے روح میری تا  
 وہ کہ رد کرتا ہو نہیں اور اہل سکے سلام اوسکا اور جواب اوسکے سلام کا  
 کہتا ہو نہیں اور دوسری حدیث میں ابو ہریرہ سی آیا ہی کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہ درود پہنچتا ہی اوپر میرے درود سے  
 پہنچائی جاتی ہی میری طرف یعنی ملا کہ پہنچاتے ہیں اور حدیث ابن مسعود  
 میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت فی بدستہ کہ واسطے حق تعالیٰ کے فرشتے ہیں  
 سیاحت کنندہ زمین میں پہنچاتے ہیں بھی امت میری سے سلام اور  
 بعض روایات میں آیا ہی کہ نام اوسکا ہی لیجاتے ہیں اور کہتی ہیں یا رسول اللہ  
 فلا تفلانے کا بیٹا اوپر آپ کے عرض صلوٰۃ اور سلام کرتا ہی بیعت  
 جان سید ہم در آرزو اسی قاصد آخر باز گو بد و مجاہدین نازنین حریفی کہ ازما میرود

اور اعظم فوائد اور اتم رغایب سی حصول شرف و سلام کہ سنت مستمرہ  
بلکہ فرض مقررہ ہی اور کوئی سعادت بالاتر اوست ہے ہی کہ دعائی خیر اور  
سلامت آنحضرت سی شامل حال کیجئے ہووے اگر تمام عمر میں ایک بار یہی حاصل  
اور میسر ہووے موجب صد ہزار کرامت اور شرف و ان برکات ہی نظم  
بہر سلام کن رنجہ در جواب آن لب ۛ کہ صد سلام مرا بس کیے جواب ہو  
زہی سعادت انگس کہ بارش آرد یاد ۛ دہر بند و نعم محنت الم آزاد ۛ  
اور فوائد صلوٰۃ سی اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باز رکھنا ملکین  
کا کتابت ذنوب سی تین دن تک اور منع اغتیاب لوگوں کا مصلیٰ کو اور  
آنا مصلیٰ کا پنجی سایہ عرض کے قیامت کے دن اور گرانی میزان اعمال کی اور  
امن عطر سے اور نیکتر از دواج جنت میں اور حصول رشد اور ہدایت دنیا  
اور آخرت میں اور اشتمال صلوٰۃ کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے لہر ذکر الہی غراسمہ کے اور تضرع اور کاشکرت حق غزوہ عکاکو اور  
معرفت حق اور نعمت اوسکی کا اور اقوام ساتھ اوسکے ذکر کیا ہی ان سب کو  
ۛ فاکہی نے رحمۃ اللہ علیہ رسالہ آداب زیارت میں کہ جذب القلوب میں دہائی  
منقول ہی اور اس جگہ اس کتاب میں اتفاق نقل کا بڑا اور حکایات اور نوایہ  
زوائد کے بھی مذکور ہیں کہ وقت ساتھ ذکر اوسکے ان کے انہیں لاتا ایک اون  
حکایات سی کہ شیخ احمد بن ابی بکر محمد رود صوفی محدث اپنی کتاب میں کہ شیخ  
محمد الدین فیروز آبادی سے یاسا نہ کہ اوسکو حاصل ہیں روایت کرتا ہے  
اور اس جگہ یاسا اوسکے کہ طالب اوسی ورد اپنا کرے ثبت ہوتا ہی  
لاتا ہی کہ ایک دن شبلی قدس سرہ اوپر ابو بکر مجاہد کے کہ علماء وقت اور  
ائمہ عصر اپنی سے تھا آیا ابو بکر بچہ اکرام اوسکے لہرا ہوا اور اوسکے ساتھ نفقہ  
کیا اور درمیان دو چشم اوسکے بوسہ دیا حاضرین نے کہا کہ یاسا یہ معاملہ  
شبلی کے ساتھ کرتا ہی تو اور حال ناگہ تو اور جو کوئی کہ بعد اومیں ہی اوسکو  
مجنون پکارتے ہیں کہا میں نے نہیں کیا وہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی  
دیکھا میں نے خواب میں ۛ دیکھتا ہوں کہ شبلی آگے پیغمبر خدا کے آیا اور پیغمبر



اور درود نہ بھی اوپر میرے اور خوار ہو جو وہ مرد کہ آیا اوپر اس کے رمضان  
اور گزرا پہلے اوس سے کہ بخشا جاوے یعنی ماہ رمضان میں چاہی کہ وہ کام  
کے کہ سبب مغفرت اوشکی کا ہو کہ وجود ان ایام کا غنیمت ہی اور موسم  
مغفرت ہی۔ اور خوار ہو جو وہ مرد کہ پایا مان باب اس کے نے یا ایک نے  
اون دو سے بڑے کو اور نہ لائے اوس ہی نہشت میں۔ یعنی چاہی کہ مان باب  
کی خدمت کرے اور راضی رکھی او کو خصوصاً کبریا میں تا مستوجب دخول  
جنت کا ہو وے اور ایک اور حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت منبر پر آئی  
اور فرمایا آمین پھر منبر پر آئے اور فرمایا آمین معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے  
کہا یا رسول اللہ سبب کہنی ان آدمیوں کا کیا تھا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے کہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد جو کوئی نام لیا جاوے  
نزدیک اوس کے آپ کا اور درود نہ بھی آپ پر اور مرے اور آتش میں آوے  
اور درود آتا ہی اوس کو خدا تعالیٰ درگاہ قرب اور رحمت اپنی سے کہہ آئیں  
بس کہا میں آمین اور یوہن کہا جبریل نے حق میں اوس کے کہ یا یا رمضان  
کو اور قبول کیا گیا اوس سے اور جس نے کہ نیکی نہ کی مان باب کے ساتھ اور  
آیا ہی کہ جو کوئی بیٹھے مجلس میں اور درود کہی بخشا جاتا ہی جو کچھ کہ وقت  
ہو وے اوس سے اوس مجلس میں **تنبیہ** گمان نہ لیجاوے لوگ  
کہ مراد بذكر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس میں فقط لیجانا نام  
شریعت کا ہی بلکہ عام تر اور شامل تر بھی اسم اور ذکر اوصاف اور  
احوال سینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ صراحۃً نام شریف  
مذکور نہ ہو وے **صل** اختلاف کیا ہی درود بھیجی میں اوپر غیر  
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سایر انبیاء علیہم السلام کے اور  
مجموع اوسکا کہ سمجھا جاتا ہی کلام قوم سے تین قول ہیں ایک عبادت  
اوپر اوس کے ہی کہ جائز نہیں صلوٰۃ اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے۔ شفا میں کہتا ہی کہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سی  
کہ کہا جائز نہیں صلوٰۃ اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور

مواہب میں کہا ہے کہ ثابت ہوئی ہے روایت ابن عباس سے اور اسباب  
 بہت روایتوں میں ابی شیبہ وغیرہ سے عدم جواز منقول ہے **قول ثانی**  
 اس باب میں کہ مخصوص نہیں یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - حدیث  
 میں آیا ہے کہ فرمایا صَلُّوْا عَلَی الْاَنْبِیَاءِ قَبْلَیْ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ  
 کَمَا بَعَثَنِیْ یعنی درود بھیجو اوپر انبیاء کے کہ پہلے مجھ سے ہیں پس بدرستی اللہ  
 تعالیٰ نے مبعوث کیا انکو جیسا کہ مبعوث کیا مجھی پس صلوٰۃ مخصوص ہے  
 ساتھ انبیاء کے اور انکے غیر پر جائز نہیں اور سفیان ثوری سی ہی منقول  
 ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سی اور روایت میں آیا ہے کہ کہا  
 لَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ یعنی نہیں سزاوار  
 بھیجا درود کا اوپر کسی کے مگر اوپر انبیاء کے اور تفسیر افرقہ کہنا ہے کہ صلوٰۃ  
 بمعنی ترجمہ اور دعا ہی حضرت عزت جل جلالہ سے کہ رحمت کری اوپر بندہ  
 اپنی کے **وصل** انواع عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 میں شک نہیں کہ مقصود آفرینش عالم سے عبادت ہی **قولہ تعالیٰ**  
 وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِعِبَادُوْنَ ۝ فرمایا اللہ تعالیٰ  
 نے اور نہیں پیدا کیا جتنے جن اور انس کو مگر واسطے عرفان اور شناخت  
 اپنی کے اور اختلاف علما ہی تعبد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں  
 پیش از بعثت آیا متنبہ تھے ساتھ کسی شریعت کے تراویح پیشینہ سی جمہور  
 اوپر اسکے ہیں کہ متنبہ نہ تھے ساتھ کسی چیز کے اور سے بلکہ کرتے تھے  
 جو القا ہوتا تھا انکے دلمین اور حکم کرتی تھی عقل انکی ساتھ اسکے اور  
 بعض نے توقفت کیا ہے اس نکتہ میں اور صاحب مواہب نے مقصد  
 عبادت کو سات نوع پر ترقیب دیا ہے **اول طہارت و دوم**  
**صلوٰۃ تیسرے زکوٰۃ چوتھی صوم پانچویں حج چھٹی دعا**  
**ساتویں تلاوت نوح اول طہارت** میں اور اوہمین چند اوصال  
 ہیں **وصل** وضو اور سواک اور مقدار آب وضو میں وضارت  
 بمعنی حسن اور نظافت ہی وضو بالضم مصد بالفتح آب وضو اور بمعنی

مصدر یہی آیا ہی اور بعض نے کہا ہی دو نولفت میں کہی یعنی مصدر آوین اور  
 کہی یعنی آب کہ افی القاموس اور اختلاف کیا ہی علمائے وقت وجوب  
 وضو میں بعض نے کہا ہی کہ وجوب او سکامدینہ میں ہی اور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے لئی وضو کرتے تھے اور بعض اوقات  
 میں ایک وضو کے ساتھ چند فریضہ ہی ادا فرمائی ہیں اور ابن عبد اللہ نے  
 نقل کیا ہی کہ اتفاق اہل تفسیر او سپر ہی کہ غسل جنابت فرض کیا گیا او پر  
 حضرت کے کہ میں جب کہ فرض کی گئی نماز اور مسواک مستحب ہی سواک  
 سواک سی یعنی مالیدن اور مالیدن دہن کے سواک بالکپڑ چوب دند ان مال سوا  
 مشلہ اور احادیث فضیلت اور استحباب مسواک میں بہت واقع ہوئی ہیں  
 فرمایا اگر نہ تو خوف مشقت او پر امت کے واجب کرتا میں او پر او کے سواک  
 ہر نماز کے لئی اور مستحب ہی کہ مسواک درخت اراک سی ہو وے اور مقدار  
 آب غسل اور وضو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہی کہ غسل ساتھ ایک  
 صاع پانی کے کرتے تھے کہ پانچ ٹہی اور وضو ایک ر کے ساتھ **وصل**  
 کہی ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعضائی وضو ایک بار سے زیادہ  
 نہ ہوتی تھے تعلیم امت کے لئے کہ اس قدر کافی ہی اور اقتصار او پر مقدار  
 فرض کے کہ وضو بدون اون کے درست نہیں اور کہی تین بار دہوئے اور یہ  
 نہایت مرتبہ تطہیر اور مبالغہ ہی او میں اور اسباق وضو کہ اکثر احادیث  
 میں امر او کے ساتھ واقع ہوا نزدیک اکثر علما کے ہی ہی اور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مضمضہ اور استنشاق کہی ساتھ ایک غرغہ کے  
 فرماتے تھے اور کہی ساتھ دو کے اور کہی ساتھ تین کے جیسا کہ غسل اعضا  
 میں کرتے تھے اور ایک غرغہ سے ادب مضمضہ اور آدھا استنشاق میں  
 بکار لیجائے تینوں صورتوں میں اسطرح وصل فرماتے اور جمع درمیان مضمضہ  
 اور استنشاق مذہب شافعی کا ہی اور وہ او پر صور متحدہ کے متصور ہی  
 لیکن صحیح یہ ہی کہ ساتھ ایک غرغہ کے مضمضہ کرے اور استنشاق پر  
 دوسرے غرغہ کے ساتھ مضمضہ کرے اور استنشاق پونہین تین بار کرے اور



سنت منہ اور استنشق وضو میں نزدیک اٹھ ٹکٹہ کے سنت ہی اور امام احمد کے نزدیک فرض اور مسح سر میں اختلاف ہی قدر واجب میں اس کے امام شافعی اور ایک جماعت کے نزدیک واجب وہی جبر اطلاق کیا جاوے مسح اگرچہ ایک بال ہو اور ایک روایت میں تین بال اور امام مالک اور ایک جماعت اور ہذا اسکے ہیں کہ مسح تمام سر واجب ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے ربع سر اور دلائل ان مذاہب کے مذکور ہیں ہر ایک کے محل میں اور غسل رجلین اکثر روایات میں مطلق آیا ہی بی ذکر عدد کے لیکن مقید بقیۃ تنقیہ اور تنظیف کے اور اس واسطے بعضے قایل اس کے تثلیث کے نہیں ہیں یوہن مذکور ہی شرح ابن الہمام میں اور بعض میں دہویا دہشتا بانو تین بار اور دہویا یا ہشتا بانو تین بار ظاہر ہر وقت میں ساتھ ایک طریق کے واقع ہوا ہی واللہ اعلم اور تحلیل لحدیث میں عثمان اور عمار رضی اللہ عنہما سی حدیث مروی ہی اور محمد بن کو اختلاف ہی صحت اور ثبوت اس کے میں اور راجح چنانچہ ثبوت ہی اور وہ سنت ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اور شارحہ کے نزدیک اور امام احمد کے نزدیک ہی اور مذہب معروف کے اور نزدیک بعض ائمہ اس کے مذہب کے واجب ہی از جہت حدیث انس رضی اللہ عنہ کے اور وقت اور نزدیک دہویا کوہنہ کے ہی اور نزدیک امام محمد کے مخیر ہی وقت دہونے کوہنہ کے کرے یا وقت مسح راس کے اور تحلیل انگشتان ہاتھ اور بانوں کے کہی کہی کرتے تھے ایسا ہی سفر السعادت میں اور وہ نزدیک ابی حنیفہ اور شافعی کے سنت ہی اور نزدیک امام احمد کے تحلیل اصابع رجل مسنون ہی بلہ خلاف اور تحلیل اصابع بدن میں دور روایت ہیں انہر میں سنت اور دوسری میں نہیں اور مسح رقبہ میں ہی حدیث آئی ہی کہ فرمایا جو کوئے مسح کرے اوپر قضا کے ہمراہ سر کے نگاہ رکھا جاوے غل روز قیامت ہی اور اس حدیث کو مستند الفردوس میں ابن عمر سے روایت کیا ہی ولیکن سند اس کی ضعیف ہی اور نزدیک امام ابی حنیفہ رحمہ کے مسح ہی اور احتیاب بعض شافعیہ ہی ہی اور آنحضرت کو روپاک نہ تھا کہ ساتھ اس کے اعضا

## باب بیسواں فصل تیسرے

بعد از وضو پاک کرین بطور خود چھوڑتے تھے کہ آپ ہی خشک ہوتی تھیں اور  
 مسح موہنہ کا بطرف ثوب ہتی آیا ہی اور حدیث عایشہ صدیقہ رضی اللہ  
 عنہا ہی اسی پر دلالت کرتی ہی لیکن جامع ترمذی میں ان دو حدیثوں کو  
 تضعیف کیا ہی اور کہا ہے کہ آنحضرت سی اسر بای میں کچھ بھت نہیں  
 پہنچا اور بعض کتب حنفیہ میں مذکور ہی کہ اگر بقصد اور تکرار نہ ہو  
 کراہت نہ کہے اور احادیث کہ اذکار وضو میں وارد ہوئی ہیں کچھ اور سی  
 بھت نہیں پہنچا بلکہ محدثین نے بوضع اون حدیثوں کے حکم کیا ہی اور  
 منقول سلف سی شروع وضو میں یہ لفظ ہی یسبیم اللہ العظیم و الحمد  
 للہ علی دین الاسلام اور آخر وضو میں لا الہ الا اللہ  
 وحده لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبداً ورسولہ  
 وصل مسح حنفین میں جانا چاہئے کہ کتب ائمہ حدیث میں کتب سنیہ  
 وغیرہ سی مذکور ہی بروایات متعددہ اور طرق مختلفہ کے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سفر اور حضر میں مسح موزہ فرماتی تھے اور تصریح کیا ہی  
 جماعت حفاظ نے کہ حدیث مسح حنفین بتواتر ثابت ہوئی ہی کہ شکر اور  
 شنبہ کو اوہین راہ نہیں اور منکر او سکا نزدیک صاحب ہدایہ کے متذرع  
 اور کخی کے نزدیک کافر اور جانا چاہی کہ علمائے اختلاف کیا ہی  
 کہ مسح افضل ہی یا غسل ایک جماعت اوپر اوسکے ہی کہ غسل افضل ہی سوا  
 کہ غسل غنیمت ہی اور مسح برحضرت اور اخذ بغیرمت افضل ہی عمل برحضرت  
 سے اور صواب وہ ہی کہ مسح اور غسل دونو مشروع ہیں اور برابر اور  
 ایک دوسرے افضل اور ارچ نہیں وصل نیم میں - تیمم ثابت  
 ہی بکتاب اور سنت اور اجماع کے اور حضابیں اس امت سے ہی اور آنحضرت  
 اوپر ہر زمین کے کہ نماز ادا کرنا چاہتے خواہ سنگ خواہ خاک خواہ رنگ  
 تیمم فرماتے اور فرقی خاک اور بل اور غیر اوسکے میں نہ کرتے اور تیمم حکم  
 وضو کارکتا ہی کہ ایک نیم کے ساتھ چند نماز ادا سکے کہ ناجیا کہ ساتھ  
 وضو کے اور کیفیت تیمم کی دو ضرب ہیں ایک موہنہ کے لئی اور دوسرا

ذرا عین کے لیے مرفیقین تک **وصل** غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 آلہ وسلم میں **غسل** بفتح شستن و بضم تن و سکون اسم اور  
 بالکسر شتر شوی مانند گل اور خطمی وغیرہ کے۔ اغتسال غسل لانا غسول  
 بالفتح آب غسل۔ مغتسل بھی ایسا ہی ہے اور حاجی غسل مغتسل مکبرین جاکے  
 مردہ شستن۔ غسالہ یا لضم آت دست دروشتہ یعنی مستعمل غسل مغسول  
 شستہ یہ معانی لغوی اس لفظ کے ہیں اور حقیقت اغتسال کی شرح عین  
 غسل جمیع اعضا کا ہے اور اجرا پانی کا اونیر اور اختلاف کیاسی وجوب  
 دیک میں ساتھ ساتھ کے نزدیک اکثر علماء کے واجب نہیں اور مذہب ہمارا بھی  
 یہی ہے اور اجماع ہی اوپر عدم وجوب غسل کے میں الجاحتین لیکن وضو  
 مستحب ہے اور پاک کرنے اعضا میں بجز فرقہ اختلاف ہی۔ حدیث مہمونہ  
 میں آیا ہے کہ مہمونہ رضی اللہ عنہا بعد از غسل حضرت کو جامہ دیتی تھیں کہ ساتھ  
 اوسکے پانی اعضا سی خشک کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ مکروہ ہے  
 صیف میں اور مباح ہی شتا میں۔ **نوع دو** نماز آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم میں **چان** کہ نماز افضل اور اشرف اور اتم اور اکمل  
 عبادات کی ہے کہ جمع ہوئے ہیں اوسمیں سجد اور قیام اور قنارت اور قعود  
 عبادات اور عبادات سی کہ غیر اوسکے میں جمع نہیں طہارت اور صمت  
 اور استقبال اور استقناح اور کبیرات اور رکوع اور سجد اور تسبیح  
 اور دعا اور توجہ اور حضور اور خشوع اور خضوع کہ ہر ایک اپنی عبادت  
 ہی تنہا کیا جائی جمعیت ان سب کی اور نہضت نماز کی شب معراج میں  
 ہوئی ہے کہ پہلے پچاس کا حکم ہوا تھا بعد از ان پچاس سے پانچ تک آیا  
 اور حکم ہوا کہ پہلے پچاس کے حکم میں ہیں کہ تبدیل نہیں پانچ تک نزدیک  
 میرے **وصل** تعیین اوقات صلوٰۃ خمسہ میں تعیین اوقات صلوٰۃ  
 بعد از رجوع آنحضرت کے ہی معراج سی اور بعض نے کہا ہے کہ پیش از ہجرت  
 ساتھ بیان جبریل علیہ السلام کے اور چچی اوس کے ساتھ بیان حضرت کے  
 پسند آئی کہ الصلوٰۃ جماعۃ اور جمع ہوئی صحابہ اور اہل بیت کی جبریل

## باب بیسویں فصل تیسرے

نے پہلے دن اولی وقت ادا ہی ظہر کیا اور سوقت کہ آفتاب نے زوال قبول کیا بعد ازان امامت کی اور ادا کیا عصر کو اور سوقت کہ سایہ شخص مثل او کے ہوا۔ مغرب اور سوقت کہ آفتاب نے غروب کیا اور عشا اور سوقت کہ غروب کیا غسق نے اور صبح اور سوقت کہ ظاہر ہوئی فجر۔ دوسرے دن پر جبریل آئے اور امامت کی اور پڑھا ظہر کو وقت بلوغ ظل شمس کے اور سوکتی مثل کو اور پڑھی عصر وقت بلوغ ظل مثلیں کو اور مغرب وقت غروب آفتاب اس جگہ دونوں ایک وقت میں پڑھا اور عشا یا ثلث یا نصف یل تک شمس کو ہی اور فجر وقت اسفار قنبلہ سابقہ حدیث امامت جبریل علیہ السلام میں گزرا ہی کہ نداء سے الصلوة جامعۃ اور یہ پیش از شریعت اذان تھا اور اذان دینہ میں شروع ہوئی سنہ اولی میں ہجرت سی یثانی میں مقرر تحقیق وہ ہی کہ آنحضرت فی شب معراج میں کلمات اذان سنے تھے لیکن حکم ہوا کہ ان کلمات کو اذان میں نماز کے لیے کہیں اور آنحضرت فی مکہ میں بے اذان نماز پڑھی ہی تا دینہ میں آئے اور اس باب میں ساتھ اصحاب کے مشاورت فرمائی اور بعض اصحاب نے اذان کو خواب میں سنا پس وحی آئی کہ وہ کلمات کہ اوپر آسمان کے سنے تھے اوپر زمین کے سنت اذان کے ہو دین واسمہ علم **فصل اثنی عشر** آنحضرت میں نماز کو پہلے احادیث میں آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے اسے اکبر فرماتے اور پیش از تکبیر نیت اوپر زبان کے یا اور کوئی لفظ مروی نہیں ہے اور محدثین کہتی ہیں کہ نیت تنہا زبان کے پڑھنا بدعت ہی نہیں کیا ہی اور سکا آنحضرت نے اور نہ کسی فی صحابہ اونے سے اور یہ فقہاء اختلاف رکھتی ہیں تلفظ میں ساتھ نیت کے بعضی اوپر اوسکے ہیں کہ بدعت ہی اس لیے کہ مستقول نہیں فعل اوسکا آنحضرت سی اور بعضے کہتی ہیں مسح ہی اس لیے کہ وہ عون ہی اور بدستحضار نیت قلبی کے عام موجب جمیع ہی درمیان عبادت لسانی اور قلبی کے اور قواعد شریع اور ضرورت عقل سے معلوم ہوا ہی کہ اگر دل ساتھ زبان کے جمیع ہو وے اتم اور اکمل ہوا اور ساتھ تکیہ کے دونوں ساتھ اٹھانے اکثر احادیث میں ایسا ہی

واقع ہوا ہی اور بعض احادیث میں تاخیر تکبیر رفع یدین سے بھی وارد ہے۔  
اور اوہانا، تونگا اکثر تا کبوشش اور اچانا تا بدوشش ہوتا تھا بعد ازاں وہاں  
ہاتھ اوپر بائیں کے زیر سینہ بالائی ناف شافعی کے نزدیک اور زیر ناف امام  
ابو حنیفہ کے نزدیک اور بعض اصحاب شافعی کے اور یونہی ہی مواہب میں  
اور ہدایہ میں مذہب شافعی بالائے سینہ کہا ہی بعد ازاں دعای استفتاح  
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اَخْرَاک اور اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ اَخْرَاک اور سوای او  
اور شافعیہ اس کو کلا اور بعضا نماز فرض اور نفل سب پڑھتی ہیں اور ابو حنیفہ  
کے نزدیک بنوا نفل اور صلوٰۃ لیل ہی اور فرض میں غیر از سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ  
ہنیں ہی بعد ازاں استعاذہ اور کہتی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ  
اور بعد از استعاذہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ باخفا بعد ازاں فاتحہ الکتاب  
پڑھتی اور آخر فاتحہ میں آمین کہتی نماز ہماری میں بجز اور سری میں بخفیہ اور مقتدی  
ہی بموافقت آمین کہتے اور مذہب امام ابو حنیفہ اخفا ہی مطلقا اور بعد از  
فاتحہ سورہ بڑھتی نماز صبح میں قرات دراز فرماتے مقدار ساٹھ آیت کے تسنک  
اور کہتی تخفیف قرات میں کرتے اور نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور منافقون  
پڑھتے اور کہتی سجدہ اسم اور غاشیہ اور جب قرات سی فارغ اور تکبیر کہتی  
اور رکوع میں جاتے تکبیر کہتی بی رفع ہماری نزدیک اور بار رفع شافعی کے  
ز نزدیک اور رکوع میں دو نو کھفت کو او پر زانو کے سخت کرتے اور  
درمیان اونگلیوں کے بیچ نیچ اور کہتو کو پہلو سے دور اور پشت کو سیدھا اور  
سر کو برابر پشت اور تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیْ الْعَظِیْمِ کہتے اور سجدہ میں ہاتھوں کو  
پہلو سے دور رکھتی جیسا کہ ظاہر ہوتی یا ص الطین اور باز او شکم زانوئی  
دور رکھتی جیسا کہ بزغالہ او سینہ سے نکل جاوے اور سجدہ میں سر کو درمیان  
دو نو کھفت کے رکھتی اور قومہ اور حلیہ ہی او پر اندازہ ٹکے ہوتا تھا اور کہتی  
کہ لوگوں کو وہم جو تا کہ نماز کو فراموش کیا اور احادیث باب الطینان اور  
اعتدال رکوع اور سجدہ اور قومہ اور حلیہ میں بہت وارد ہیں ادنیٰ او کا  
وہ ہی کہ استخوان پشت سیدھی کرے اور قومہ اور حلیہ سنت ہی وصل

## باب بیسواں فی فضل تسبیح

اور جب تشہد میں بیٹھتی یا مان یا نو فرشتے کرتے اور اوس پر مہتی اور دہانی  
 یا نو کو نصب کرتے قول امام اعظم ہی ہی اور امام شافعی کے مان ہی ہی ہے  
 قعدہ اولیٰ میں اور ثانیہ میں تو رک اور جب تشہد پڑھتے دو نو ہاتھ اوپر  
 دو نو زانو کے رکھتے اور عقد اور اشارت ساتھ ہاتھ دہانے کے کرتے  
 نزدیک شافعی کے بعقد ترین اور صورت اوس کے وہی کہ انجلیون کو  
 بند کری مگر سچہ کہ اوس کو وسط کرے اور طرف ایہام نزدیک سچہ  
 اور جانب کف دست کے رکھے ایسا ہی تفسیر کیا ہی علامہ شافعی نے عقد بجاہ  
 وسہ میں اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بعقد تسعین یعنی نوی کے  
 اور صورت اوسکی قبض خضر اور نصیر اور وسط سچہ اور رکنا ایہام  
 کا ہی اوپر انگشت وسطے کے اور نزدیک امام مالک کے قبض اٹھ کلون  
 دہانی ہاتھ کا اور وسط سبایہ اور تحریک اوسکی اور وقت اشارہ کا  
 بعض کے نزدیک وقت تلفظ الا اے کے ہی اور بعضوں کے نزدیک وقت  
 تلفظ بکلمہ اے کے اور مشہور وہی کہ نزدیک نفی کے انگشت اوہاد  
 اور نزدیک اثبات کے رکھی اور خطاب السلام علیک ایہا النبی من  
 سوال الکی بین ایک وہ کہ خطاب بہ بشر کرنا نماز میں نہی عنہ اور مقصد نماز  
 ہی اور جواب دیا ہی کہ یہ خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی  
 ہی اور حقیقت میں نہ دعا ہی نماز میں اگرچہ بعینہ خطاب ہی اور ساتھ  
 اس تقریر کے حاصل ہوا جواب سوال دو شریکی کہ کہتی ہیں کیا حکمت ہی  
 عدول میں غیبت سی طرف خطاب کے باوجود یکہ متفقہ سی سیاق لفظ  
 ہی اور صیغہ صلوٰۃ میں روایات متعدد آئی ہیں اور کافی اسی قدر ہے  
 کہ پڑھتی ہیں اور دعائیں بعد از درود احادیث بطریق متعدد روایات  
 سی آئی ہیں یا بر تطویل نہیں کہی گئیں اور بعد از فراغ نماز دو سلام دینا  
 راتہ داعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا کہ پندرہ نفر نے مشاہیر صحابہ  
 اور عظام اہل بیت نے روایت کیا ہی **وصل** بیان اذکار اور دعوات  
 میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از صلوٰۃ پڑھتے تھے تو بان رضی اللہ

عنه سی روایت ہی کہ کہاجب آنحضرت نماز سی پڑھتے تھے یعنی سلام دیتی تھے استغفار کرتے تھے تین بار اور پڑھنا سو ذات کا ہی آیا ہی اوہیہ حدیث غایت صحت میں ہی اور مشہور ترین اذکار بعد از فرائض کہ معقبات ہی یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اور شاہیر اور اوسی پچھے نماز فوض کے پڑھنا آیت الکرسی کا ہے جیسا کہ سنن شاعی میں لایا ہی اور طبرانی نے قل ہو اللہ احد ہی زیادہ کی ہی وصل بیان سجدہ ہومین - جانا چاہی کہ لسیان اور بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اقوال میں اوس چیز میں کہ متعلق خیار و ابلاغ ہی جائز نہیں باتفاق لیکن افعال میں کیا نماز اور کیا اوس کے غیر میں اختلاف ہی مختار نزدیک اہل حق کے جواز ہی اوسکا اور صاحب سفر السعادت نے لکھا ہی کہ پانچ موضع میں مردی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہو فرمایا ہی نماز میں تمام عمر میں اور غیر اس سے ثابت نہیں ہوا پہلے نماز ظہر ہی کہ تہجد اول میں بیٹھے اور اوٹھے جب تمام کیا نماز کو دو سجدی کیے اور سلام پیرا دوسرے ایک مرتبہ پھر رکعت دوسری میں نماز ظہر ہی یا چھلی میں سلام پیرا اور بابت کے بعد ازان یاد کیا اور تمام فرمایا اور بعد از سلام دو سجدی کی اور بعد از دو سجدہ پھر سلام پیرا اور اس حدیث میں سجدہ ہو بعد از سلام تھا اور اس حدیث کو حدیث ذوالیدین کہیں کہ نام صحابی کا ہی تیسرے ایک روز نماز پڑھی اور نماز سی باہر آئے ایک رکعت باقی رہی ہی جو مسجد سی باہر آئے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے عفت آنحضرت سی نکلی اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک رکعت فراموش کی آپ نے پس رجوع بمسجد فرمائی اور بلال کو کہا تا اقامت کی اور رکعت پھر آپ نے فراموشی کی تھی اذ فرمائی اور سلام دیا اور پھر پھر لیکن اس حدیث میں ذکر سجدہ مسکوت عنہ ہی شاید کہ مقام نے اوس کے بیان کا اقتضا کیا جو تھے پھر نماز ظہر ادا کی اور ایک رکعت زیادہ پڑھی صحابہ نے کہا کہ نماز میں ایک رکعت زیادہ ہوئی فرمایا کہ سب سی کہا اوہوں نے

## باب دوم فصل ششم

پانچ رکعت پڑھیں آپ نے اس وقت دو سجدہ کیے حضرت نے اور سلام دیا اور  
 اوس پر اقتضار کیا اور آخر میں اس حدیث کے ہی کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ  
 اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا تَكْسُوْنُ الْحَدِيْثَ یعنی سوائے اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند  
 تمہارے ہوتا ہوں جیسا کہ تم پہنچتی ہو اور پانچویں یہ ایک بار پھر نماز  
 عصر میں تین رکعتیں پڑھیں اور بدلتی نہ مراجعت فرمائی اور صحابہ بھی گئے  
 اور اعلام کیا مسجد میں پھر تشریف لائی اور ایک رکعت ادا کی اور سلام  
 پھیرا اور بعد از سلام دو سجدہ کیے اور دوبارہ پھر سلام دیا **و**  
 سجدہ تلاوت میں اختلاف کیا ہی علمائے حکم سجدہ تلاوت میں - ائمہ حنفیہ  
 اوپر اوسکے ہیں کہ واجب ہیں اور امام مالک اور شافعی اوپر اوسکے ہیں  
 کہ سنت ہی اور فعل اوسکا ترک اوسکے سے افضل ہی اور ایک روایت میں  
 امام احمد سی بھی واجب ہی اگر نماز میں ہو دے اور غیر اوسکے میں واجب نہیں  
 اور مذہب امام اعظم اور جہو راہمہ کا وہ ہی کہ واجب ہی اور بقاری اور جامع  
 کی مطلقاً بشرط صلوٰۃ قول مختار ہی ہے اور نزدیک حنفیہ کے پیش از سجدہ  
 اور بعد از سجدہ یکے کہیں اور دونوں مندوب ہیں نہ واجب اور مروی ہیں  
 سعودی ایسا ہی ہے اور نزدیک بعضوں کے سلام ہی لیکن تشہد یکے  
 نزدیک نہیں ہی اور اگر گہرا ہو کہ اور سجدہ میں جارے اولیٰ اور افضل ہی  
**و** **صل** اور تسبیح اس سجدہ کی وہی تسبیح سجدہ نماز کی ہی شکر میں  
 جان کہ علمائے اختلاف کیا ہی سجدہ مفردہ میں کہ خارج صلوٰۃ کے کرین  
 آیا جائز اور سنون ہی اور عبادت اور موجب تقرب بخواب الہی ہی یا  
 نہیں نزدیک بعضوں کے بدعت ہی کچھ اوسکی شرع میں اصل نہیں اور  
 بعض کے نزدیک جائز اور سنون اور حنفیہ نقل کیا ہی کہ جائز ہی صحابہ کرام  
 تفصیل کلام اسطرح برہی کہ سجدہ خارج نماز میں کسی قسم ہی ایک سجدہ ہو ہی  
 اور وہ خود حکم میں سجدہ نماز کے ہی - دوسرا سجدہ تلاوت اور انہیں خلاف  
 نہیں ہی اور سجدہ مناجات کہ بعد از نماز ہی اور ظاہر الکلام اکثرین کا  
 اوس پر دال ہی کہ یہ بھی مکروہ ہی اور ایک سجدہ شکر اور حصول نعمت



اور اذغاج بیات سہ اور اس جگہ اختلاف ہی نزدیک امام شافعی کے سنت  
 ہی اور قول امام احمد اور ابی یوسف ہی ہی اور احادیث اور تہنار اس  
 باب میں بہت آئی ہیں اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور مالک کے سنت نہیں  
 بلکہ کردہ ہی اور ایک قسم اور ہی کہ او کو سجدہ ٹھیک کہیں اور بعض روایت  
 فقہیہ میں رخصت ساتھ اوسکے واقع ہی لیکن مختار کہ است اور حرمت اوسکے  
 ہی **وصل** ذکر نماز جمعہ میں مشہور جمعہ ضمیمہ اور سکون مہم اور ضم اوسکا  
 ہی اور سیوطی نے بفتح مہم ہی کہا ہی اور زجاج سی کسدہ اوسکا ہے  
 حکایت کیا ہی اور نام اسدن کا جاہلیت میں عروہ بفتح عین اور ضم رار لہ رار  
 سجدہ کے تھا اور جمعہ اسم اسلامی ہے چہۃ اجتماع ناسر کے اوسدن  
 میں نماز کے لئے کذا قیل اور اختلاف کیا ہی علماء نے روز جمعہ اور عرفہ  
 میں کہ کوئی ان دونوں سے افضل ہے۔ بعض نے کہا ہی کہ دونوں میں جمعہ دن  
 افضل ایام اسبوع ہی اور روز عرفہ افضل ایام سنہ اور حضرات فضائل  
 یوم جمعہ کے بہت ہیں از انجملہ وہ کہ اوسمین ایک ساعت ہی کہ جو کچھ بندہ اوس  
 ساعت میں خدا سے چاہے پاوی اور علماء کو صحابہ اور تابعین رضہ اور من  
 بعد ہم سے اس ساعت میں خلافت ہی اوپر دو قول کے۔ بعضی کہتی ہیں کہ  
 وہ خواص زمان کرامت نشان رسالت سی تھا اور بعد اوسکے مرفوع ہوا  
 اور یہ قول مردود ہی۔ قول دوسرا اور وہ صحیح ہی کہ جب زمان برکت  
 تو ان حضرت میں تھا و یہ ہی اسوقت میں ہی باقی ہے اور اسمین ہی دو قول  
 ہیں ایک جماعہ کے نزدیک وہ ساعت مہم و مخفی رکعتی ہی جمعہ میں نظیر شب قدر  
 کے عشرہ اخیر رمضان میں اور اکثر اوپر اوسکے ہیں کہ سمین ہی اور اس  
 جگہ اقوال متعدد زیادہ وارد ہیں تیسرے قول سے بہت طوالت کے نہیں لگی  
 لگی اور فضیلت موت میں روز جمعہ اور شب جمعہ میں ساتھ امن کے عذاب  
 قبر سے آثار ہی وارد ہیں۔ سیوطی جمع الجوامع میں حدیث احمد اور بیہقی  
 سے لایا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے مَا مِنْ مُسْلِمٍ  
 يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَفَاهُ اللّٰهُ قِسْطَ الْفَقِيرِ

## باب بیسواں فصل سیر

یعنی ہمیں کوئی مسلمان کہہ کرے دن جمعہ یا رات جمعہ میں مگر بچاؤ کے اور سے  
 اللہ تعالیٰ قہر سے اور آہا ہی کہ جب حق تعالیٰ و تبارک برائے گنہگاروں کے  
 ایام کو دن قیامت کے اوپر ہیأت اور صورت کے کہ کہیں اوٹھا دے  
 جمعہ کو روشن اور تابان کہ اہل جمعہ اس کی روشنائی میں جاوین اور  
 حرمت اور کراہت یح نزدیک اذان جمعہ کے اور استیجاب شرابعد از  
 نماز حضائیں جمعہ سے ہی اور پڑھنا سورہ الم سجدہ اور سورہ ہل اتی  
 کا نماز فجر جمعہ میں اور پڑھنا سورہ جمعہ یا منافقون یا سبح اسم اور سورہ  
 غاشیہ کا نماز جمعہ میں اور پڑھنا قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ کا  
 نماز منسوب جمعہ میں اور پڑھنا سورہ جمعہ اور منافقون کا نماز عشا جمعہ میں  
 مسنون ہی۔ حاصل کلام روز جمعہ روز شریف اور عظیم ہی دنیا اور  
 آخرت میں پس ثروت اسکا دنیا میں معلوم ہوا اور درباب عظمت اس کے  
 آخر میں ایک حدیث ہی کہ وارد ہوئی ہی مستعمل اور نوادر شریفہ اور  
 حقایق عظیمہ کے کہ دلالت رکھتی ہی اور اس کے کہ حاضرین نماز جمعہ کو  
 وہ کہ حاصل ہوتے ہیں انوار شہود اور عظمت اور جلال حق پر توحہ اور غور  
 ہی اسکا کہ حاصل ہو و یگار روز آخرت میں قرب پروردگار اور دیدار  
 اس کے سے اور انعقاد عہد جمعہ میں اختلاف علما ہی اور اوسمیں شہید  
 قول ہیں اول یہ کہ ایک سی ہی صحیح ہی نقل کیا اسے ابن حزم نے  
 ثانی دوم مثل جماعت کے اور یہ قول سختی اور اہل ظاہر کا ہی۔  
 ثالث دوم مع الامام نزدیک ابی یوسف اور مجہد اور ابی اللیث کے  
 رابع تین آدمی مع امام نزدیک امام اعظم اور سفیان ثوری کے خامس  
 سات نزدیک عکرمہ کے ساوس نو نزدیک ربیعہ کے سابع بارہ نزدیک  
 ربیعہ کے دوسری روایت میں مامس مثل اس کے غیر امام کے نزدیک اس کی  
 تاسع بیس روایت ابن حبیب میں مالک سی عاشر تیس اوسی روایت  
 میں حادی عشر چالیس تہ امام کے نزدیک شافعی کے بشرط ہونے  
 اون کے مرقاقل بالغ مقیم ثانی عشر چالیس سوادی امام کے ہی شافعی کے

نزدیک ثالث عشر بجای امام احمد کے نزدیک اور ایک روایت میں  
 عمر بن عبد العزیز کے رابع عشر ایسی حکایت کیا اوسکو مازنی نے —  
 خامس عشر جماعت کثیر بغیر حضر اور شمار کے اور کاشکے ہی قول اخیر  
 فتح الباری میں کہا ہے کہ ارجح الاقوال ہی اور یہ اقوال تعداد انعقاد جموع کو اب  
 لدیہ ہی منقول ہیں **وصل** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ  
 کے لیے منبر پر تشریف لاتے بلال شروع کرتا اذان میں درپیش دست آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور زبان شریف میں غیر از اس ایک اذان کے  
 نہ تھا اور ایسا ہی زبان ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما میں اور جب دورہ —  
 خلافت عثمان رضی اللہ عنہ پہنچی اور کثرت اور تفرق لوگوں میں پیدا ہوا اور  
 کیا ساتھ اذان دوسرے شش از اس اذان سے باہر مسجد کے بازاریہ میں  
 سطرہ میں اوپر زور کے کہ نام ایک موضع کا ہی اور اوپر ہر تقدیر  
 کے وہ جو خلفائی راشدین نے کیا ہو دے اوسکو بدعت نہ کہتا جاتے  
 اور اگر بعض اسلاف نے اطلاق بدعت اوپر اوسکے کیا ہو معنی اوسکے  
 ہی کہ زمانہ حضرت میں نہ تھا اور مقصود ترمیم اور تصحیح اوسکی نہوگی جیسا کہ  
 امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے جماعت تراویح میں آیا ہے کہ کہا ہے نَحْمَدُ  
 الْبَدْعَةَ هَذَا یعنی اچھی بدعت ہی یہ اور حکم ہر بدعت حسنہ کا ہی ہے  
 اور اوپر فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے اجماع سکوئی تھا کہ کوئی ایک  
 صحابہ سی اوسکو اوپر اوسکے انکار نہ کرتا تھا فتاویٰ **اور** مشکوٰۃ میں برآ  
 عمر بن حُرَیث لایا ہے کہ بعینہ هذا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور سر  
 مبارک پر حضرت کے ستار سیاہ تھی کہ چوڑی تھیں دو طرف اوسکے درمیان دو نو  
 شانوں اپنی کے اور ان جموع کے لباس اسود مستحب ہی اور حنفیہ کے نزدیک  
 سب اوقات میں **وصل** نماز تہجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سلم کے ہتھوڑے قوم اور تہجد ترک قوم جیسا کہ تاہم ترک اثم اور تہجد  
 ترک حثت اور یہاں مراد ترک قوم بمعنی استیقاظ ہی اسواسطے کہ نماز تہجد  
 بعد از قوم اور بیدار ہونیکے اوس سے پہنچتی تھی اور اختلاف ہی اوس میں

## باب بیسواں فصل تیسرے

کہ قیام لیل کہ بمعنی نماز تہجد ہی فرض تھا اور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سنت اور دلیل ہر طائفہ کی قول حق تعالیٰ کا ہے **فَتَحَجَّجْنَا بِهِ تَامًا فَلَمَّا لَکَ** یعنی پس ترک خواب کر نماز شب کے لینی اور سہاگین کہ نافلہ ہی تیرے لینی۔ ایک جماعت کہ سنت کہتی ہی نافلہ کو نفل سے کہیں بمعنی زیادہ اور فرض کے اور وہ لوگ کہ فرض کہیں نافلہ کو بمعنی زیادہ کہیں کہ معنی اصل نفل کے ہیں یعنی فریضہ زیادہ علی الفرض اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع کرتے تھے نماز شب کو ساتھ دو رکعت خفیف کے بعد اذان تطویل فرماتے اور کیفیت قیام اور کیفیت رکعات میں روایات متعددہ واقع ہوئی ہیں متعجبہ محیرہ ہی اور ہوا طبیعت پر ایک کے اون انواع سی اور فعل اون کے میں اوقات مختلفہ میں کہ یہ طریق داخل والنسب ہی ساتھ سلوک طریق اتباع کے اور وہ طریق احادیث صحاح میں مذکور ہی **وصل** آنحضرت بعد از دو رکعت سنت فجر کے پہلوی راست اور زمین کے رکھتے اور ایک لحظہ استراحت فرمائی بخاری اور مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو چڑھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت فجر کی اگر بیدار ہوتی میں مجھ سے بات کرتے وگرنہ اضططیع فرماتے وقت اعلام نماز تک اور بعض اہل علم نے اصحاب نبی اور من بعد ہم نے تابعین سے کلام کو بعد از طلوع فجر فراغ نماز سے مکروہ رکھا ہی مکروہ جو حسن ذکر الہی یا سخن ضروری سے ہو کہ اوس سے چارہ ہووے اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا ہے اور حکم آنحضرت ہی اسی قبیل سے تھا **وصل** لیکن قیام آنحضرت شب نصف شعبان میں کہ اکثر یہاں کے لوگ اوسے شب بربت کہتی ہیں ثابت ہوا ہی ساتھ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شب میں پس دراز کیا سجدہ کوتا گمان لے گئے ہیں کہ قبض کی گئی روح مبارک اونکی پس جب دیکھا میں نے یہ حال کہڑی ہوئی میں اور گئی میں اونکی طرف اور ہلایا میں بزرگشت اونکا پس بے اور اوٹھایا سر مبارک اپنا سجدہ سے اور فارغ ہوئے نماز ہی۔ الی آخر الخ حدیث اور احادیث

فضل شب نصف شعبان بن بہت وارد ہوئی ہیں کہ وہ افضل لیالی ہی بعد از  
لیلۃ القدر کے اور حدیث میں آیا ہے کہ کہو لے جاتے ہیں دروازے رحمت  
کے چار شبوں میں۔ شب عید المضحیٰ اور شب عید الفطر اور شب نصف شعبان  
اور شب عرفہ۔ وقت اذان صبح تک اور ساتھ صحت کے پہنچا ہی تمام  
میل اور صوم نہاراو سکا اور آنحضرت سی بجز قیام اور طول سجدہ اور استغفار  
واسطے اہل یقیع کے ساتھ صحت کے نہیں پہنچا اس رات میں اور  
اوراد نامہ شایخ میں کہ اس رات میں سو رکعت کہی ہیں ہر رکعت میں دو بار  
قل ہو اللہ محمدین کے نزدیک صحت نہیں پہنچی اور شیخ امام ابو الحسن  
مکبری رحمۃ اللہ علیہ کہ روایت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے لایا ہے  
کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ بڑے چار رکعت شب نصف  
شعبان میں اور بڑے بعد از سلام چودہ بار فاتحہ الکتاب اور چودہ بار قل ہو اللہ  
اور چودہ چودہ بار قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ایک بار  
آیت الکرسی بعد از ان لَقَدْ جَاءَ کَہْدَ سَوَّلٍ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اور ثواب  
اوسکا بہت فرمایا پس محمدین کے نزدیک اس حدیث میں کلام ہی اوپر پہنچی کے  
نزدیک موضوع واسطہ اعلم اور وہ جو متعارف ہوا ہی ہمارے دیار میں  
روشن کرنے چراغان اور امثال اوسکے سے اس رات میں سب نام شروع ہی  
اور مشابہ ساتھ ذوالی ہونے کے اور رسم محبوبس کی ہی لیکن قیام میل رمضان  
میں کہ اوسکو تراویح کہیں بیان اوسکا باب صیام میں آویگا انشا اللہ تعالیٰ  
**وصل** بیان صلوٰۃ صبحی یعنی نماز چاشت میں ضحوا اور ضحوة  
اور ضحیۃ اور روزن عشیۃ کے ارتفاع نہار کو کہیں اور ضحیٰ فوق اوسکے  
ہی اور تہنی شوع آفتاب ہی آیا ہی اور ضحیٰ بفتح اور مد وقت بلند  
ہونے آفتاب کا ربع آسمان تک جان وہ کہ متعارف بین الناس اول نہار  
میں نوافل سے دو نماز ہیں ایک اول روز میں بعد از طلوع آفتاب اور بلند  
ہونی اوسکے ایک دو تیزہ اور اوسکو صلوٰۃ الاشراق کہیں اور دوسرے بعد  
از بلند ہونے آفتاب کے مقدار ربع آسمان تا انقضا نہاراو سکو صلوٰۃ ضحیٰ

اور نماز چاشت کہین اور الترا حدیث میں ہی اسم صلوٰۃ الصبح کا شامل  
 دو نمازوں کو دو وقتوں میں آیا ہے اور ساتھ صحت کے بہتیاں  
 حضرت نے دو وقت میں نماز پڑھی ہے اور امت کو ساتھ اس کے  
 ترغیب کیا ہے اور امر باسستحاب فرمایا ہے اور طاہرہ ہی کہ ایک وقت  
 ہی اور ایک نماز کہ اول وقت اس کا اشراق ہی اور آخر اس کا قبل  
 انتصاف نصف النہار تک اور جو بعض اوقات میں دو وقت میں نماز  
 پڑھی ہے اس جگہ سی گمان لیگئے ہیں کہ مگر اس جگہ دو وقت اور دو نمازین  
 اور بعض ضحوة الصغرے اور ضحوة الکبریٰ ہی کہین واسے  
 اعلم اور وہ جو کہا ہے علما کو کہ اختلاف ہی صلوٰۃ صبح بعض نے اثبات  
 کیا ہے اور بعض نے نفی اور بعض نے سنت کہا ہے اور بعض نے بحث  
 اور ہر ایک نے اپنی اپنی جانب کی روایات کو ترجیح دیا ہے ظاہرہ ہی  
 کہ یہ اختلاف نماز اخیر میں ہی کہ اس کو چاشت کہتی ہیں نہ نماز اولیٰ میں کہ  
 اسے نماز اشراق کہین اور عدد رکعات اس نماز میں ہی اختلاف ہی  
 اور وہ بحسب اختلاف ایام اور احوال کے موافق نشاط اور کسل ساتھ اہتمام  
 مہات کے چاہی اور اکثر علما نے اختیار چار رکعت کی ہی اسلمی کہ  
 احادیث اس کی سب صحیح ہیں اور احادیث اور اعداد اعداد کے بعض  
 صحیح اور بعض ضعیف واسے اعلم **وصل** نماز عیدین میں  
 جان کہ عید کو عید اسلمی کہین کہ عود کرتی ہی اور مکرر آتی ہی اور یہ وہ  
 عام ہی شامل اور موسم کو ہی اس لئے بعض نے قید اور زیادہ کی ہی  
 اور کہا ہے کہ عود کرتی ہی ساتھ فرج اور بروز کے پس موجب فرج  
 اور بروز عید فطر میں شکرانہ تمام ہونے نعمت صیام کا ہی اور عید  
 اضحیٰ میں تمام ہونا نعمت حج کا اور جمعہ کو کہ عید ہر ہفتہ ہی شکرانہ  
 تمام نمازوں ہفتہ کا ہی اور عیدین میں اور جمعہ میں ہینا اجل واجب  
 ثیاب کا مسنون ہی اور در باب غسل یوم الفطر اور یوم النحر  
 اور یوم العرفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو حدیثیں آئی

ہن ایک بروایت فاکہ بن سعد اور دوسرے بروایت زیاد بن عیاض  
اشعری کے اور کتب ستہ میں ہرگز کوئی حدیث اس باب میں منقول نہیں  
غیر از اثر ابن عمر کے کہ جامع الاصول میں موطا کے لایا ہی کہ تھے عبد اللہ  
بن عمر کہ غسل کرتے تھے پہلے جانے سے عید گاہ میں اور تاخیر نماز عید  
الفطر اور تعجیل نماز اضحیٰ سنون ہی **وصل** استقامی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صاحب مواہب لدنیہ لکھتا ہی کہ خلاف نہیں  
کیا کسی ایک نے علم ہی سنونیت نماز استقامت الا امام اعظم نے  
اور نماز استقامت دور کت ہن اور تحویل رد اک منقول اور مروی ہے  
استقامت تفاول ہی ساتھ تقلب حال کے **وصل** صلوۃ کوف  
میں اور مشہور لغت میں استعمال خوف قبر میں اور کوف شمس میں  
ہی اور روآت حدیث فی بعض نے بکاف بروایت کیا ہی دونوں اور  
بعض نے بہ خا اور احادیث کہ اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم سے مذکور اور مخیر ہیں ب کوف شمس میں ہن بخبر ایک حدیث  
کے کہ شیخ ابن حجر نے شرح اپنی میں اوپر مشکوۃ کے خوف قبر محل  
کیا ہی **وصل** صلوۃ الخوف میں - صلوۃ خوف ثابت ہی  
ساتھ کتاب اور سنت کے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں آیا ہی  
کہ گھارنے کہا اگر ہم حملہ اوپر مسلمانوں کے نماز میں کرتے بارہ بارہ کرتے  
اونکو **وصل** کہہا کہ اونکو ایک نماز ہی کہ محبوب تر ہی اموال اور اولاد  
اور وہ نماز عصر ہی او سوقت میں اوپر اونکو گرنا چاہیے پس خبر سیل  
آئی اور یہ خبر حضرت کو نہی ہی پس بڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے نماز خوف **وصل** عبادت سفر میں آداب سفر اور  
ادعیہ اور اذکار کہ وقت رکوب راحلہ اور نزول خنزل میں وقت  
رجوع وطن تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہی کتابوں  
میں مذکور ہیں لیکن اس جگہ دو مسئلہ مذکور ہیں ایک مسئلہ قصر اور  
دوسرا مسئلہ جمع قصر وہ کہ نماز چار گانہ میں دور کت ادا فرماتے

## باب بیسواں فصل تیسرے

یہ قول متفق علیہ ہی درمیان علمای امت کے لیکو اوسمیں خلاف نہیں۔  
**اور** صورت جمع میں الصلوٰتین وہ ہی کہ جب رحیل پس از نزول واقع  
 ہو تا نماز ظہر کو تاخیر فرماتے وقت عصر تک نزول فرماتے اور جمع کرتے جانا  
 ظہر اور عصر اور اسکو جمع تاخیر کہیں اور اگر وقت پیش از رحیل آتا کہی نماز  
 ظہر پڑھ کر سوار ہوتے بعد از ان جب وقت عصر آتا نزول فرماتے اور نماز  
 عصر ادا کرتے اور اس صورت میں جمع نہیں واقع ہوتا اور بعض اوقات  
 میں ظہر کو ساتھ عصر کے جمع کرتے اور وقت سوار ہوتے اور اسکو جمع  
 تقدیم کہیں اور اسطرح مغرب اور عشا میں یعنی اگر کوچ ہمیش از مغرب  
 واقع ہوتا اور وقت مغرب کاروان میں آتا نماز مغرب کو تاخیر فرماتے تا  
 وقت نزول میں مغرب اور عشا کو جمع کرنے جمع تاخیر اور اگر وقت مغرب  
 پیش از رحیل آتا مغرب اور عشا دونو کو جمع کرتے جمع تقدیم اور سوار ہوتے  
**اور** امام اعظم کے نزدیک مطلق جائز نہیں اور وجہ اس کے قول کی وہ ہی  
 کہ تعین اوقات نماز قطعی ہی اور ثابت ہوا ترک شک اور شبہ کو اوسمیں  
 دخل نہیں بیاخت کہ تاخیر نماز کو وقت سی اور تقدیم نماز کو اور وقت کے  
 کبار سی گناہی **اور** شیخ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا ہی کہ بعض شافعیہ  
 کے نزدیک ترک جمع افضل ہی **اور** ایک روایت میں امام مالک سے  
 آیا ہی کہ جمع مکروہ ہی اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محض جو ان کے  
 لئی تھا واللہ اعلم **تنبیہ** وہ جو گداز بین الصلوٰتین میں حق مسافر میں تھا  
 لیکن جمع بین الصلوٰتین مقیم کے لئے تہذیبی کہتا ہی کہ بعض نے تابعین سی  
 رخصت دی ہی اس میں مریض کے لئی اور ساتھ اس کے قایل ہیں احمد اور  
 اسحاق **اور** مطر میں اور ساتھ اس کے قایل ہی شافعی اور احمد اور سمعت  
 اور قایل نہیں شافعی ساتھ جمع کے مریض کے لئی اور ابن عباس سے روایت  
 لانا ہی کہ **مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ مِنْ غَيْرِ عِلٍّ فَفَدَانَا بَابَا**  
**مِنْ أَبْوَابِ الْمَكْرُوهِ** یعنی جس نے اکٹھی پڑھیں دو نمازیں بے عذر نہیں  
 تحقیق آیا ایک دروازہ کو دو دروازوں کی طرح سے۔ **اور** عمل اسی حدیث پر



ہی مہور امت کے نزدیک کہ جمع کیا جاوے دو نمازوں میں مگر سفر اور  
 عرفہ میں انہی **وصل** نماز جنازہ میں مہایل کتاب الجنائز کے اور  
 احادیث واردہ اور آداب اور مقدمات اس کے بہت ہیں فضیلت  
 مرض اور ثواب اس کے سے اور ثواب عیادت اور آداب اس کے  
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیادت کے لینی کوئی دن معین  
 نہ تھا بلکہ سب اوقات میں شب و روز سی عیادت فرماتے جیسا کہ لوگوں  
 میں متعارف ہی کہ رات کو یا روز شنبہ اور شنبہ عیادت نامبارک ہی  
 نہ کرتے اور آنحضرت در چشم کے لیے ہی عیادت کرتے تھے اور نماز  
 جنازہ میں کبھی چار تکبیر کہتی اور کبھی پانچ اور کبھی چھ اور عمل صحابہ بھی مختلف  
 آیا ہی اور ہاتھ ہر تکبیر میں اوٹھاتے مذہب فہمی اور احمد کا ہی ہی اور  
 امام مالک سی تین روایتیں ہیں رفع کل مین اور عدم رفع کل مین اور رفع اول  
 مین اور عدم رفع بواقی مین اور مذہب ابو حنیفہ ہی ہی اور بعض روایات  
 مین بڑھنا فاتحہ الکتاب اور سوڑ کا جہرا آنحضرت سی ماثور ہی اور کہا ہی کہ جہر  
 بنا بر تعلیم تھا تا لوگ جانیں کہ سنت ہی اور آنحضرت ہمراہ جنازہ زیادہ  
 جاتی تھے اور راکب بعد چاہی کہ پیچھے جنازہ کے جاوے اور نماز جنازہ  
 اوپر غایب حضرت سی ماثور نہیں الا اوپر بخاشی کے کہ جب مین مرا تھا نماز  
 بڑھی ہی اور گور کو بلند فرماتے اور اوپر اس کے بنا سنگ و خشت  
 وغیرہ سی نہ کرتے اور ساتھ گچ اور گل کے سخت نہ کرتے اور اوپر گور کے  
 عمارت اور قبہ نہ بناتے اور یہ سب بدعت ہی اور مکروہ سفر السعاده مین  
 ہی ہی کہا ہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا لعنت  
 کرے حق تعالیٰ یود کو کہ پکڑا قبور انبیاء اپنی کوسا جہ اور لعنت کرے اوں  
 عہد تو نکو کہ زیارت قبور جاوین اور بعض نے کہا ہی کہ یہ منع اور لعنت  
 اول مین ہی اور بعد از حضرت عورتیں ہی داخل ہیں اور منع از جہنہ  
 قلب صبر اور کثرت خیر ادنی ہی اور جلیخ روشن کرنا اوپر قبر کے  
 مصنوع ہی مکروہ کہ اس کے سوا یہ مین کچھ کام کرین یا لوگ اہ حلین اور

## باب بیسواں فصل تیسرے

نماز پڑھنا سوا جہدِ قبر کے مکروہ ہی اور بعضوں نے مقبرہ میں بھی مکروہ رکھا ہے اور عادت نہ تھی کہ لوگ جمع ہو کر میت کے لئی قرآن اور ختمات پڑھیں نہ اور قبر اور نہ غیر اوسکے اور یہ سب بدعت ہی الا تعزیت اہلبیت اور سی اور صبر فرمانا اور انکو مستحب اور سنت ہی لیکن یہ اجتماع مخصوص روزِ سیوم اور ارتکاب تکلفات اور صرف اموالِ یتامی کا ہی بدعت اور حرام ہی اور حد تعزیت تین دن ہیں اور بعد ازان مکروہ **وصل** بسننِ رواتب میں مراد بسننِ رواتب یہاں نمازین میں غیر فیض کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزِ شب میں بطریقِ راتہ اور وظیفہ پڑھی ہیں عام تر ہو کہ وہ اور غیر ہو کہ وہ ہی اسلئے کہ چار رکعت پیش از عصر کو رواتب میں ذکر کرتے ہیں اور حالِ انکہ انکو ہو کہ ات سی نہیں گنتے اور راتہ ظہر پر رواتب امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے چار رکعت پہلے اوس سے اور دو پچھی اوسکے اور اسی پر ہی عمل اکثر صحابہ اور اہل علم اور تابعین کا اور یہی ہی مذہبِ امام اعظم کا اور یہی حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت بعد از زوال چار رکعت پڑھتی تھے اور فرماتی تھے کہ اس ساعت میں دروازے آسمان کے کشفادہ ہوتے ہیں لیکن اس میں اختلاف ہی کہ یہ چار رکعت آیا سنت ظہر سی تھیں یا نماز مستقل درای اتہ ظہر کے اور راتہ مغرب دو رکعت ہیں چھپے اوس سے اور راتہ عشاء ہی دو رکعت ہیں چھپی اوسکے لیکن پڑھنا چار رکعت کا پیش از عشاء حدیث میں نظر سے نہیں گزرا اور کتبِ حنفیہ میں اوسکو مستحب رکھا ہی و اللہ اعلم اور بعض کے نزدیک سنت فجر واجب ہیں جیسا کہ وتر اور کہتی ہیں کہ سنت فجر ابتدائی عمل ہے اور وتر ختم عمل اور بیٹھ کر پڑھنا اور نکالے عذر جائز نہیں **غنیہ** عامہ ناس میں کہ متعارف ہو ہی کہ بعد از سنتِ اخیر ظہر اور سنتِ مغرب اور عشاء کے دو رکعت نقل پڑھتی ہیں وجہ اوسکی نہیں معلوم ہوتی کہ کہاں سے ہی اور التزام ادا کرنا اور ٹھہر کر بھی خالی غرابت سی نہیں کر عادت لوگوں کی ایسی ہی ہے قتل و **نوع** **تیسرے** زکوٰۃ میں - زکوٰۃ سنت میں معنی نما اور افزونی

## ذکر آنحضرت

اور طہارت اور پاکی کے ہی اور زکوٰۃ کو صدقہ ہی کہتی ہیں اور اصح وہ  
 ہی کہ وجوب زکوٰۃ بعد از ہجرت ہی سنہ ثانیہ میں پیش از وجوب رمضان  
 یا بعد اوسکے اور فرضیت زکوٰۃ چار صنف میں ہی ایک صنف  
 زرع اور ثمار نہ مثل بقول اور خضر اذات دوسری صنف ہیتمہ  
 الانعام شتر اور گائے اور گوسفند سی تیسری صنف زر و سیم کہ  
 قوام و معاش عالم والو کا باعتبار تقویم و اشیاء کے اوسکے ساتھ ہے  
 چوتھی صنف اموال تجارت میں جس قسم سی کہ ہو جمیع اصناف اموال  
 میں ہر سال میں ایک بار اور زرع اور ثمار میں بوقت حصاد اور درو  
 اور بچنگی اونہی کے اور شرع شریف میں ہر صنف میں مال سے ایک نصاب  
 تعین پائی ہی جیسا کہ نقرہ دو سو درہم میں کو پی اوسکے بحساب ہمارے دہار  
 کے بلون تولد ہو دین اور ذہب بیکل متقال میں کہ بوزن اس دہار کے  
 ساڑھی سات تولد ہوے اور غلات اور ثمار میں پانچ و سق کہی ہیں کہ  
 آٹھ سو میں شرعی ہوے اور و سق سات صاع ہیں اور نصاب زکوٰۃ کو  
 چالیس میں اور گائے تیس میں اور شتر پانچ میں ہے اور آنحضرتؐ شتران  
 صدقہ کو بدست مبارک داغ فرماتے تھے اور اکثر داغ اوپر گوش کے  
 فرماتے اور داغ کرنے حیوانات میں علما کو اختلاف ہی صحیح وہ ہی کہ  
 اگر اوسمیں مصلحت ہو مثل علامت اور تمیز کے مختلط ہو دین جائز ہے  
 اور آدمی کے داغی میں بقصد علاج اس میں ہی اختلاف ہی اور صحیح  
 عمرت اور کراہت ہی مگر بوقت انحصار علاج کے اوسمیں بقول طبیب حاذق  
 کے اور یہ متاثر اور صدقہ فطر واجب ہی اوپر ہر سلم مرد یا زن آزاد  
 یا بندہ خورد یا بزرگ کے اور وجوب بندہ اور صغیر پر بمعنی وجوب کے سید  
 اور والد پر ہی اور صدقہ فطر نصف صاع ہی گندم سے اور صاع تمر اور  
 شعیر سے اور وزن صاع میں اختلاف ہی بوزن چھانگیر شاہی نصف  
 صاع سواد و سیر ہوتا ہی اور افضل وہ ہی کہ صدقہ فطر پیش از نماز  
 عید دیوین اور صدقہ قطع اگرچہ امر ایجابی نہیں اور اوسکی ترک پر وعید

## باب بیون فصل ششم

نہیں لیکن اوسکو آنحضرت بہت دوست رکھتی تھے اور بہت خوش ہوتی تھے اور بانواع شستی دیتی تھے **فوج حوتی** بیان صیام میں - صوم عبارت ہی روکنا نفس کا طعام اور شراب اور جماع سے لیکن صوم کامل وہ ہووے کہ جوار اور اعضا کو معاصی اور حرکات شنیعہ سے باز رکھیں اور صحیح بخاری میں - فضیلت صوم میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ صوم میرے لینی ہی اور میں جزا دیتا ہوں ساتھ اوسکے اور تہی فرضیت صوم کی کسہ ثانی میں ہجرت سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افطار میں تعجیل اور تسخیر میں تاخیر فرماتے تھے اور صیام ایام بیض میں تاکید فرماتے اور صیام دہر سی تھے اور روزہ و شبہ اور پنجشنبہ میں بھی تخری صوم فرماتے اور عشرہ ذیحجہ میں کہ مراد اوس سے نوروز ہیں روزہ رکھتی اور روز عاشورہ میں اور آخر عمر میں اگر باقی رہا میں نوین کو بھی روزہ رکھو لگا اور روز عرفہ اگر حج میں ہوتے افطار فرماتے اور فضیلت صیام شش عید میں فرمایا ہے کہ یہ چہ روزہ متصل رمضان کے برابر صیام دہر کے ہیں ماورب رمضان میں اعتکاف فرماتے عشرہ اخیر میں مگر ایک رمضان میں کہ اعتکاف قوت ہوا اوسکے قضا ماہ شوال میں فرمای **فوج یا پنجون** بیان حج و عمرہ میں - حج لغت میں یعنی قصد آیا ہے اور شرع میں قصد بیت اللہ اور وجہ مخصوص کے اور تحقیق لفظ حج میں فتح اور کسرہ حاد و لغت میں اور عمرہ یعنی زیارت آیا ہے اور یعنی عمارت اور زفات زن ہی آیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد از ہجرت ایک حج کیا ہے اوسکو حجۃ الوداع اور حجۃ الاسلام کہیں اور عدہ عمر دن آنحضرت جاری ہیں - اول عمرہ حدیبیہ کہ سال ششم میں ہجرت سی بوقوع آیا ہے - ثانی سال ششم میں - ثالث سال ششم میں کہ سال فتح مکہ ہے - رابع وہ عمرہ کہ حج کے ساتھ سال دہم میں حجۃ الوداع میں کیا اور پنج فرمای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تریبہ اونٹ اپنی دست مبارک سی اور بی عدہ تریبہ عمر شریف حضرت کے تھے - اور وجہ شنبہ چاہ زمزم کے ساتھ زمزم کے ازبہت بسیاری اوسکی بیانی کی ہے اور زمزم اور زمزمیوم اور زمزمیوم اور زمزمیوم

کہیں اور کیا جاہلی وہ ذبح کہ چکے ساتھ تقرب حاصل ہوتین ہین ایک  
 ہی کہ او سکوحرم ہین ہیجین یا لجاوین۔ دوسرا صغیہ کہ روزاضحی قربانی  
 کرن تیسرے عقیقہ کہ مولود کے لینی ذبح کرن اور اصغیہ من صناعی کو جاہلی  
 کہ ترک قص اشعار اور اظفار کرے واسہ اعلم نوع چھٹی اذکار و دعوت  
 و استغفار مین۔ ہئی انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذکر خدائی تعالیٰ کرتی  
 تہے جمیع احیان اور اوقات مین اور کوئی چیز او کو ذکر حق سے نہ دکتی تہے  
 اور سخن حضرت کا مجموع یاد حق اور حمد و ثنا اور تجید اور توحید اور تسبیح اور  
 تقدیس اور تہلیل اور تکبیر مین ہوتا تھا اور سب حالت قیام اور قعود اور  
 اضطجاع اور ایاب و ذہاب اور اکل و شرب اور نوم و یقظہ اور دلوج و  
 خروج اور سفر اور اقامت اور رکوب و قدم اور سایر حالات مین ذکر  
 حق تعالیٰ سے زبان اور دل حضرت کا جدا اور متفک ہوتا تھا اور فضیلت  
 دعا اور تخریص اور ترغیب او سکتی مین آیات اور اخبار اور آثار زیادہ  
 حد و حصر اور شمار سے وارد ہوئی ہین اور کافی ہی او سکی اثبات مین امر  
 حق تبارک و تعالیٰ اذْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی پکارو مجھی قبول اور اجاب  
 کرو مین تمہارے لئی اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اَلْدُّعَاءُ  
 مُخَّرُ الْعِبَادَةِ یعنی دعا مغز ہی عبادت کا اور انحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے سکھائی ہین امت کو شرائط اور آداب کہ مذکور ہین کتب  
 مین اور عمدہ سب مین اکل حلال اور صدق مقال اور جہد و جہد اور عدم استعجال  
 اور ابتداء تجدد و ثنائی ذوالجلال اور صلوة اور سلام اور حضرت اور آل  
 اور اصحاب او کے پر اور ایک آداب و غائی رفع یدین اور بسط اوٹکا  
 مقابل وجہ کے اور اور بعض روایات مین خدائی منکبین ہی وارد ہی و  
 حدیث بخاری مین پروایت ابی ہریرہ آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے فرمایا ہی کہ ہر پیغمبر کے لئی ایک دعا ہی مستجاب اور مین جاہتا ہین  
 کہ پوشیدہ اور پنهان کرو مین اجتی دعا کو شفاعت است کے لئی آخرت مین  
 اور ہئی انحضرت کہ استغفار کرتے تہے سباعت بساعت اور روایت ابی

## باب بیون فصل تیسرے

ہریرہ میں آیا ہی کہ شتر بار آور ایک روایت میں زیادہ شتر بار سی ہر روز  
 اور ایک روایت میں سو بار آیا ہی اور کہا ہی کہ استغفار کہنا حضرت  
 کا تعلیم و تشریح ہی امت کے لئے تا ہمیشہ مستغفر اور تائب ہووین و  
 الا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم اور معذور ہیں استغفار اور  
 توبہ کس چیز سی کرین یا یہ کہ استغفار امت کے لئے نہ ہو **وصل**  
 وارت آنحضرت میں صفت قرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرات  
 مرتبہ مفسرہ تہی حرفا بعد حرف اور مد کرتے تہیہ اور وقت اور برآست کے  
 اور حدیث صحیح میں آیا ہی زینوا القرآن یا صوّا نیکم یعنی  
 زینت اور آرائش و قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ اور اختلاف  
 کیا ہی علمائے مسئلہ تعنی میں ساتھ قرآن کے بعض نے مطلق جائز رکھا  
 ہی یعنی اگرچہ لازم آوے افراط مدین اور اشباع حرکات اور ماندہ اوکی  
 میں تعنی اگرچہ بقواتین موسیقہ ہووے اور بعضوں نے مطلق منع  
 کیا ہی۔ اور حق وہ ہی کہ تطریب اور تعنی اوپر دو وجہ کے ہی اور ایک  
 وہ کہ اقتضا کرے اوکو طبیعت اور سماحت کرے ساتھ او کے فی تکلف  
 اور ترن اور تعلیم کے اور وجہ دوسری وہ کہ ساتھ صنع کی ضایع  
 موسیقہ سی ہووے مگر بہ تکلف اور تصنع اور ترن کے اور یہی ہے کہ  
 اوکو سلف نے مکروہ رکھا ہی اور انکار کیا ہی قرات کا ساتھ اس  
 وجہ کے اور صاحب مواہب کہتا ہی کہ ابوالنجاق ثعلبی نے ذکر اسما  
 اوس جماعت میں کہ جہنوں نے مجلس سماع میں جان دی ہی ایک مجلس  
 تصنیف کیا ہی اور کتاب نفحات الانس میں ہی مذکور ہی **وصل**  
 اور جبکہ سخن تعنی قرآن میں واقع ہوا اگر مجلس سماع غنا سے اشارہ کیا  
 جاوے اور ہووے جانا چاہیے کہ اس مسئلہ میں اختلاف بہت آیا  
 ہی قدیماء حدیثا و قولاً و فعلاً تبعضے ساتھ مباحث او کے قابل ہوے  
 ہیں اور مباشرت او کے ساتھ کی ہی اور بعض نے انکار اور اجتناب  
 کیا ہی اور بعض متوقف اور تردد رہی ہیں اور کہا ہی کہ نہ یہ کام کرین

نہ انکار اور حاصل کلام اس جگہ تین طریق ہیں ایک مذہب فقہاء اور  
 شیعہ انکار کرتے ہیں اشد انکار اور سلوک کرتے ہیں بلکہ تعصب اور عناد میں  
 اور الحاق کرتے ہیں اس کے فعل کو ساتھ ذنوب کہا ہے کہ اور اس کے اعتقاد  
 کو ساتھ کفر اور زندقہ اور الحاد کے اور یہ افراط اور خروج ہی طریقہ  
 اعتدال اور انصاف سی اور دوسرے طریقہ محدثین کا ہی اور وہ  
 کہتی ہیں کہ تحريم اس کی حدیث صحیح اور نص صریح سے ثابت نہیں ہوئی ہی  
 بلکہ جو کچھ وارد ہوا ہی اس باب میں احادیث سے یا موصوع میں یا مطعون  
 اور ایسی ہی آیات قرآنی اگرچہ تفسیر کیا ہی اس کو بعض مفسرین نے ساتھ  
 اس چیز کے کذالت اور حرمت غنا کے کرے لیکن اس کے نئی تاویلات  
 اور محامل ہیں اور میں پس جب ثابت ہوئی حرمت ثابت ہوئی حل اور  
 ایاحت ہے پھر طریقہ صوفیہ کرام کا اور مذہب اس کے اس باب میں مختلف  
 اور افعال مجتذب آئی ہیں بعضوں نے اجتناب کیا ہی اور بعض نے مباشرت  
 لیکن انکار اور انکار اشد اور اجتناب اقوی ہووے کہ مذہب اولیٰ کا اخذ بغیر  
 اور احتیاط احوال اور افعال جمیع اوقات اور احوال میں لیکن اوپر بعض کے  
 او میں غالب آیا ہی ولع اور شوق اور سرگرمیت اور طمع حال اور وجد اور  
 حکم اولیٰ حکم دالہ اور سرگرمی کا ہی اور صاحب کتاب الاتقان باحکام  
 السماع نے کہا ہی کہ غنا اوپر دو وجہ کے ہی ایک وجہ کہ جاری ہوئی ساتھ  
 اس کے عادت کہ استعمال کیجاتی ہے تنشيط قلوب اور محافظت اعمال اور  
 حمل ائصال اور قطع مفاد و طریق حج میں وصف کعبہ اور زمزم اور مقام  
 میں اور طریق غزوہ اور وصف حرب اور جہاد اور مبارزت میں اور مثل  
 غنائے کے تکین اطفال کے لئے اور مانند اس کے اور یہ نبیاح ہی اگر سالم  
 ہونہ ذکر فحش اور مجرمات سے بلکہ مذہب ہی اور سماع غنا عبد اللہ بن  
 جعفر رضی اللہ عنہ سے مستغنیٰ اور مشہور ہی اور اسطرح سعد بن ابی  
 سے کہ افضل ہیں تابعین میں سے اور سعید بن جبیر کہ اعظم تابعین سے  
 زین اور ابراہیم بن سعد کہ امام وقت تھے اور حکایت کیا ہی صاحب

## باب بیوان فصل تیسرے

تذکرہ سے کہ پوچھے گئے امام حنیفہ اور سفیان ثوری حال غنا سے پس کہا  
 دو نوئے کہ ہنیں غنا کیا ہے اور نہ اسوار صغار سے اور امام یوسف  
 کہ ب اوقات حاضر ہوتے تھے مجلس رشید میں اور ہوتا تھا اوسمین غنا  
 پس سنتی تھے اور بروقی تھے اور پوچھا گیا امام مالک سی پس کہا منکر  
 ہنیں اوس سے مگر عامی یا جاہل یا عرافی غلیظ الطبع اور یہی حال اور قول  
 ہی اور دیکھا ہی واسطہ طوالت کے قلم کو روکا گیا اور امام شافعی  
 سے کہ کراہت غنا منقول ہی مراد وہ ہی کہ ترک اوسکا اولی ہی اور  
 امام احمد بن حنبل صحیح ہو ای اوس سے روایت میں کہ سنا ہی غنا کو پاس  
 بیٹھی اپنی کے نام اوسکا صالح ہی **وصل** اور صاحب امتناع فی سماع  
 میں تین قول ذکر کئی ہیں حرمت اور کراہت اور اباحت اور دلائل ہر  
 مذہب ہی لکھی ہیں لیکن مذہب اباحت کو ترجیح دیا ہی موافق مدعا اپنی کے  
 اور مفسود شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ کا نقل اقوال سے اباحت سماع ہی  
 تا معلوم ہو کہ مسئلہ مختلف فیہ ہی جزم کرنا ایک جانب کا اور ترجیح اوسکی  
 اور تعصب کرنا اوسمین مناسب طریقہ اختلاف کے ہنیں ہی پس جاہلی کہ زبان  
 حال اور قال طعن اور تشیع اور تضلیل اور تفتیح بزرگوں سے باوجود قارض  
 اول اور تباہین طرق اور وجود علما اور فقہا اور عرفا کے اوس جانب دوسری  
 میں قطع نظر راجح اور مرجوح سی نگاہ رکھی اور سررشتہ ادب بنا مگری **فرد**  
 صحبت عافیت گرچہ خوش افتاد ائی ل + جانب عشق غزناہت فرو گذارش  
 لیکن دت مختلف فیہ ہی بعضون نے مباح کہا ہی اور بعضون نے مطلق حرام اور  
 بعض نے فرق کیا ہی جلاجل دار اور اوس کے غیر میں اور صواب اباحت اوسکی  
 ہی نکاح میں اور بعض نے اعلان اوسکا پرف مسجبت کہا ہی اور شباب کہ بعضی  
 فی ہی اور خود کہ اوسکو بربط ہی کہیں اوسمین ہی اختلاف ہی اور وہ کہ  
 قول محدثین کا ہی کہ نبی شارع سی ثابت ہنیں ہوئی اور کوئی حدیث اس باب  
 میں بہ ثبوت ہنیں پہنچی مراد وہ ہوگی کہ نبی اوسکی علی الاطلاق اور تحریم اوسکی  
 لذاتہ ثابت ہنیں ہو جائیسی کہ خمر اور زنا اور اوسکی امثال میں ثابت ہی لیکن



## ذکر انحصرت

نہ انکار اور حاصل کلام اس جگہ تین طریق ہیں ایک مذہب فقہاء اور  
 شیعہ انکار کرتے ہیں اشد انکار اور سلوک کرتے ہیں سلک تعصب اور عناد  
 اور الحاق کرتے ہیں اوسکے فعل کو ساتھ ذنوب کہا کر کے اور اوسکے اعتقاد  
 کو ساتھ کفر اور زندہ اور الحاد کے اور یہ افراط اور خروج ہی طریقت  
 اعتدال اور انصاف سی اور دوسرا طریقہ محدثین کا ہی اور وہ  
 کہتی ہیں کہ تحریم اوسکی حدیث صحیح اور نص صریح سی ثابت نہیں ہوئی ہی  
 بلکہ کچھ وارد ہوا ہی اسباب میں احادیث سی یا موصوع میں یا مطعون  
 اور ایسی ہی آیات قرآنی اگرچہ تفسیر کیا ہی اوسکو بعض مفسرین نے ساتھ  
 اوس چیز کے کذالت اور حرمت غنا کے کرے لیکن اوسکے نئی تاویلات  
 اور محامل ہی اور ہیں پس جب ثابت نہ ہوئی حرمت ثابت ہوئی حل اور  
 ایاحت بہ تیسرا طریقہ صوفیہ کرام کا اور مذہب اوسکے اسباب میں مختلف  
 اور افعال مجتذب آئی ہیں بعضوں نے اجتناب کیا ہی اور بعض نے مباشرت  
 لیکن انکار اونکا اشد اور اجتناب اقوی ہووے کہ مذہب اونکا اخذ بغیریت  
 اور احتیاط اتحوال اور افعال جمیع اوقات اور احوال میں لیکن اوپر بعض کے  
 اونہیں غالب آیا ہی ولع اور شوق اور سکر محبت اور طغی حال اور وجد اور  
 حکم اونکا حکم والہ اور سکران کا ہی اور صاحب کتاب الاتماع یا حکام  
 السماع نے کہا ہی کہ غنا اوپر دو وجہ کے ہی ایک وجہ کہ جاری ہوئی ساتھ  
 اوسکے عادت کہ استعمال کیجاتی ہے تنشیط قلوب اور محافظت اعمال اور  
 حمل انتقال اور قطع مفاوہ طریق حج میں وصف کعبہ اور زمزم اور مقام  
 میں اور طریق غزوہ اور وصف حرب اور جہاد اور مبارزت میں اور مثل  
 غنائت کے تسکین اطفال کے لیے اور ناند اوسکے اور یہ نباح ہی اگر سالم  
 ہونہ کرفہ احش اور محراثت سی بلکہ مذہب ہی اور سماع غنا عبدہ بن  
 جعفر رضی اللہ عنہما سے مستفیض اور شہور بنی اور اسبطح سعد بن ابی  
 سے کہ افضل ہیں تابعین میں سے اور سعید بن جبیر کہ اعظم تابعین سے  
 ہیں اور ابراہیم بن سعد کہ امام وقت تھی اور چکایت کیا ہی صاحب

## باب بیون فصل تیسرے

تذکرہ سے کہ پوچھے گئے امام حنیفہ اور سفیان ثوری حال غنا سے پس کہا  
 دو ٹونے کہ نہیں غنا کہا کر سے اور نہ اسوار صغار سے اور امام یوسف  
 کہ ب اوقات حاضر ہوتے تھے مجلس رشید میں اور ہوتا تھا اوسمیں غنا  
 پس سنتی تھے اور روقی تھے اور پوچھا گیا امام مالک سی پس کہا منکر  
 نہیں اوس سے مگر عامی یا جاہل یا عرافی غلیظ الطبع اور یہی حال اور قول  
 ہی اور دکھائی ہی واسطے طوالت کے قلم کو روکا گیا اور امام شافعی  
 سے کہ کراہت غنا منقول ہی مراد وہ ہی کہ ترک اوسکا اولی ہی اور  
 امام احمد بن حنبل صحیح ہوا ہی اوس سے روایت میں کہ سنا ہی غنا کو پاس  
 بیٹی اپنی کے نام اوسکا صالح ہی **وصل** اور صاحب امتناع فی سماع  
 میں تین قول ذکر کئی ہیں حرمت اور کراہت اور اباحت اور دلائل ہر  
 مذہب ہی لکھی ہیں لیکن مذہب اباحت کو ترجیح دیا ہی موافق مدعا اپنی کے  
 اور مقصود شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ کا نقل اقوال سے اباحت سماع ہی  
 تا معلوم ہو کہ مسئلہ مختلف فیہ ہی جزم کرنا ایک جانب کا اور ترجیح اوسکی  
 اور تعصب کرنا اوسمیں مناسب طریقہ اختلاف کے نہیں ہی پس جاہلی کہ زبان  
 حال اور قال طعن اور تشیع اور تضلیل اور تقبیح بزرگوں سے باوجود قارض  
 اولہ اور تباہین طرق اور وجود علما اور فقہاء اور عرفا کے اوس جانب دوسری  
 میں قطع نظر راجح اور مرجوح سی نگاہ رکھی اور سررشتہ ادب رہا مگر یہ فرد  
 صحبت عافیت گرجہ خوش افتاد اڈل + جانب عشق عزیزا بہت فرو گدازش  
 لیکن دت مختلف فیہ ہی بعضوں نے مباح کہا ہی اور بعضوں نے مطلق حرام اور  
 بعض نے فرق کیا ہی جلاجل دار اور اوسکے غیر میں اور صواب اباحت اوسکی  
 ہی نکاح میں اور بعض نے اعلان اوسکا یدف مسجوب کہا ہی اور شباب کہ بعضی  
 فی ہی اور خود کہ اوسکو بربط ہی کہیں اوسمیں ہی اختلاف ہی اور وہ کہ  
 قول محدثین کا ہی کہ نبی شائع سی ثابت نہیں ہوئی اور کوئی حدیث اسباب  
 میں بہ ثبوت نہیں پہنچی مراد وہ ہوگی کہ نبی اوسکی علی الاطلاق اور تحریم اوسکی  
 لذاتہ ثابت نہیں ہو جیسے کہ خمر اور زنا اور اوسکی امثال میں ثابت ہی لیکن

تغنی اور اسکے استماع میں حیثیت اتباع سید الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 اور اقتضای اصحاب اور اتباع آنحضرت کہ بطریق تقرب اور تعبد اور براہ کے  
 اجتماع کیا ہو خلیان باقی ہی جواب وہ ہی کہ محل اور مقام آنحضرت لمعالی  
 اور برتری اور اوروں کی اوضاع اور مشارب مختلف اور بعض کے جانب  
 توسع اور اتقا غالب آئی اور احتیاط دامن گیر ہوئی اور ذوق و جمعیت عبادت  
 اور طاعات میں حاصل آیا اور اوپر بعض کے سکر اورستی نے غلبہ کیا اور  
 ذوق اور شوق اوں کو سماع میں پایا گیا پس عاودہ ہی کہ یہ امر مختلف فیہ ہے  
 اور امر مختلف فیہ میں ایک کو دوسرے پر عیب اور طعن نہ کرنا چاہیے اور  
 ہر ایک کو اس کے حال پر چھوڑا جائے **طیب** عیب می جلد بگفتی ہنرش نیز بگو  
 نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چندیدہ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب  
**وصل** طعام و شراب و لباس و کھاج و خوم میں - بروایت عائشہ  
 صدیقہ رضی اللہ عنہا آیا ہے کہ کہا پرہیز خواہم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
 ساتھ سیری کے ہرگز اور تھے آنحضرت اہل و عیال اپنی میں کہ نہ طلب کرتے  
 تھے اون سے کوئی طعام خاص اور شراب جو کھلاتے کہا لیتے اور جو پلاتے بی  
 لیتے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی مردی ہی کہ خوش آتی تھیں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں تین چیزیں - طیب - اورت - اور طعام  
 پس پایا اون دو کو اور پایا طعام کو اور تہانان خورش آنحضرت سرکہ  
 اور فرماتے تھے **لَعَنَ اللَّهُ اُمَّ الْخَثَلِ** یعنی بہتر نان خورش سرکہ ہی اور  
 جانا چاہی کہ یہ ضیق اور قلت معیشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 اور اون کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دائمی نہ تھی اور اگر تھی نہ از جہمت احتیاج  
 اور افلاس اور نایافت کی تھی بلکہ گاہی بھت جود و انثار اور گاہی بھت  
 کرامت شیع اور کثرت اکل اور اختیار ریاضت کے تھی اور اختیار  
 کیا آنحضرت نے فقر کو باوجود اسکان حصول توسع اور تبسط کے جیسا کہ حدیث  
 میں بروایت ابی امامہ آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ  
 کہ نہ چاہیے کیا اوپر میرے پروردگار میری سے کہ کر دیوی میرے لئے بطحار کہ کو طلا

## باب بیون فصل تیسرے

میں نے قبول کیا اور کہا سیر ہون میں ایک دن اور گرسنہ رہوں میں ایک دن حالت  
سیری میں شکر کروغین اور حالت گرسنگی میں تضرع اور علامہ اضحیٰ نہیں  
ہیں کہ آنحضرت کو فقیر اور محتاج کہیں یا بزد و ضرورت وصف کریں اور  
جو مشہور ہی لوگوں میں قول آنحضرت سی کہ اَلْفَقْرُ فُحْرٌ وَاِيَّاهُ اَفْتَحُ  
یعنی فقر بزرگی میری ہی اور ساتھ اس کے افتخار کرتا ہوں میں۔ کہا یہی شیخ  
الاسلام حافظ ابن حجر نے کہ یہ حدیث موضوع ہی فقیر و اسہ علم  
احادیث میں وارد اور مشہور ہو اہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت  
جمعہ سنگ اوپر شکم کے باندھا ہی اور صحابہ نے ہی اور مواہب میں کہتا  
کہ انکار کیا ہی ابو حاتم بن حبان نے احادیث وضع حجر کو اوپر بطن شریف  
کے اور کہا ہی کہ یہ احادیث باطل ہیں اور تمک کیا ہی ساتھ حدیث صوم  
وصال کے **وصل** اور آنحضرت اوپر نوع مخصوص کے اغذیہ سے  
قصر فرماتے تھے اور بچکت عدم سلوک راہ تکلف اور بقصد توسیع اوپر  
امت کے اور سد راہ رہبانیت کے تناول فرماتی تھے جو کہ عادت اہل بلد  
کی تھی اور جو کچھ حاضر آتا لحوم اور فواکہ اور خبز اور تمر اور مانند اس کے سے  
اور کہا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لحم شاة اور کھانا لحم بقرة  
کا بخصوص معلوم نہیں ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں  
کرتے تھے لحم کو یعنی بدنہ ان کہاتے تھے استخوان ہے اور کہا ہی آنحضرت  
آنحضرت نے قدید یعنی گوشت خشک کیا ہوا اور کہا ہی آنحضرت نے  
جگر بیان کیا ہوا اور کہا ہی لحم دجاج کو روایت کیا اسے بخاری  
اور مسلم اور ترمذی وغیرہم نے اور کہا ہی لحم حار و حشیش کو یعنی گوشت  
روایت کیا اسے کوشیجین نے اور کہا ہی گوشت شتر کو سفر اور حضرمین  
اور کہا ہی گوشت خرگوش کو اور کہا ہی دو اب بحر کو  
روایت کیا اسے مسلم نے اور کہا ہی حضرت نے نان ترکی ہوئے  
ساتھ روغن اور سکے کے اور کہا ہی نان ساتھ زیت کے اور کہا  
ہی آنحضرت نے کہ د کو اور دستہ کہا ہی اسے اور کہا ہی سلق بخند

بارد جو اور کہا یا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خزیرہ کو اور وہ ایک طعام ہی کہ طیار کیا جاتا ہی آئی سے اوپر ہیات عصیدہ کے لیکن رقیق تر اور سے کذا قال الطبری اور کہا یا ہی آنحضرت فی اقط کو کہ او سکون فارسی میں جغرات کہین ڈالا جاتا ہی طعاموں اور آشوں میں اور کہا یا ہی رطب اور تمر اور سرکہ اور دوست رکھتی تھے جب کہ کو کہ او سکون چار ہی کہین اور وہ ایک چیز ہی کہ درخت خرما سی نکلتی ہی کہ او سکون شحمہ النخل کہین اور کہا یا ہی پنیر کو اور کہا یا ہی آنحضرت فی بطیخ ساتھ رطب کے اور ایک دایت میں بطیخ واقع ہوا ہی بتقدیم ط اور تناول فرماتے آنحضرت فوا کہ بلد اپنی کے بوقت رسیدگی اونکے اور پر ہیز مگر قی ہی اور سے اور نہیں کہا یا حضرت فی سیر اور پیاز خام کو بلکہ متع فرمایا ہی کہ او کو کہا کہ مسجد میں نہ آوی اور مجامع کو ہی اسی پر قیاس کیا ہے اور کراہت اونکی تیز ہی ہے نہ تجزی **وصل** طریقہ تناول آنحضرت میں اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تناول فرماتی ہی ساتھ تین انگشت ابہام اور سبابہ اور وسطی کے روایت کیا اسکو ترمذی نے نمایل میں اور صاحب مواہب حدیث مرسل لایا ہی کہ آنحضرت نے ساتھ پانچ انگشت کے کہا یا ہی اور جمع بین الحیدثین باختلاف احوال اور اوقات ہی اور بعد از اکل بہ لعق اصابع اور صفحہ امر واقع ہوا ہی اور بعض اوقات میں چٹانا اصابع کا اطفال اور خدام کو ہی وارد ہی اور ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہاتی تھے مشکلی اور فرماتے تھے کہ میں بندہ ہوں بیٹھا ہوں حبیطرح کہ بیٹھیں بندے اور کہتا ہوں حبیطرح کہ کہا وین بندے اور صورت عارضہ رخصت ہی اور صاحب مواہب نے کہا ہی کہ جو ثابت ہوئی کراہت انگار کی یا ہونا او سکون خلاف اولی پس تحب صفت جلوس میں اکل کے لمی وہ ہی کہ دوزانو پر بیٹھی اوپر پشت دو نو قدم کے یا استادہ کرے پائی راست کو اور بیٹھے اوپر پائی جے کے اور جب رکھتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک طعام میں بسم اللہ

نہایت رقیق تر اور سے کذا قال الطبری اور کہا یا ہی آنحضرت فی اقط کو کہ او سکون فارسی میں جغرات کہین ڈالا جاتا ہی طعاموں اور آشوں میں اور کہا یا ہی رطب اور تمر اور سرکہ اور دوست رکھتی تھے جب کہ کو کہ او سکون چار ہی کہین اور وہ ایک چیز ہی کہ درخت خرما سی نکلتی ہی کہ او سکون شحمہ النخل کہین اور کہا یا ہی پنیر کو اور کہا یا ہی آنحضرت فی بطیخ ساتھ رطب کے اور ایک دایت میں بطیخ واقع ہوا ہی بتقدیم ط اور تناول فرماتے آنحضرت فوا کہ بلد اپنی کے بوقت رسیدگی اونکے اور پر ہیز مگر قی ہی اور سے اور نہیں کہا یا حضرت فی سیر اور پیاز خام کو بلکہ متع فرمایا ہی کہ او کو کہا کہ مسجد میں نہ آوی اور مجامع کو ہی اسی پر قیاس کیا ہے اور کراہت اونکی تیز ہی ہے نہ تجزی

الرحمن الرحیم کہتی اور اگر لیسملہ اللہ بھی کافی ہی اور حاصل ہوتی ہے  
 اور بعد طعام کے حمد کرتے تھے خدای عزوجل کی اور صغیٰ حمد کے متعدد  
 ماثورین اور اس قدر کافی ہی کہ کہے لکھ لکھ اللہ الذی اطمعنا وسقانا  
 وجعلنا من المسلمین یعنی ب تعریفین ثابت ہیں اس کے لئے جسے  
 کہلا یا ہیکو اور بلا یا ہیکو اور گردانا ہیکو مسلمانوں سے اور اور آنحضرت  
 دہوتی تھے دست مبارک پیش ل طعام اور بعد اس کے اور کھاتی تھی آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام گرم کو اور نہین کھا یا حضرت نے اوپر خوان  
 کے ہرگز اور نہین کھائی نان تنک و لیکن کھا یا ہی اوپر سفرہ کے کہ وہ  
 جرم یا برک خرم سے تھا اور مواہب میں کتاب ہدی سے نقل کیا ہی کہ بعض  
 اطباء نے کہا ہی کہ جو کوئی چاہی حفظ صحت بعد از عشاء مشی کرے باندازہ ہو  
 قدم کے اور خواب کرے عقب اس کے کہ مضر ہی اور نماز پڑھنا بھی  
 کھانے کے آسان کرتا ہی ہضم کو **وصل** بیان شرب آنحضرت میں  
 و لیکن شرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس تحقیق دوست رکھتی  
 تھے آب شیرین اور سرد کو کہ لاتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم بیرقیہ سے  
 کہ ایک چشمہ ہی کہ در میان مدینہ اور اوسکی دودن کی راہ ہی اور  
 لائی ہیں کہ آنحضرت غسل کو آب مزج کرتے تھے وقت صبح اور نوش  
 فرماتی تھے اور جب چند ساعت اوپر اس کے گذرتین اور جوع پیدا ہوتی جو  
 حاضر ہوتا طعام سے تناول فرماتی اور دوست رکھتی تھے حضرت لین کو  
 اور فرماتی تھی کوئی چیز نہین کہ کفایت کرے طعام اور شراب سے اور کام دونو کا  
 کرے مگر لین ہی حضرت نے فرمایا ہی تین چیزیں اگر کوئی دیوی پہننا چاہی لین  
 اور وسادہ اور دھن اور ایک حدیث میں طیب بجائی دھن واقع ہو ہی  
 اور اچانا حضرت نے تکرع ہی کیا ہی یعنی پانی ساتھ کے یا ہی انہار غمر  
 سے نہ ساتھ مونہہ کے مثل چار پاؤں کے اور آنحضرت پانی اوپر کھانیکے  
 نہ پیتی تھے کہ معہ ہی اور جب تک طعام زو یا نہ تمام نہلا دے پانی پیانا چاہیے  
 اور پانی بیٹھ کر پیتی تھے روایت کیا اسکو مسلم نے۔ الا آب زمزم اور آف ضو

تھا  
 نہین  
 میل  
 حاف  
 نہ چاہ

۱۹ رنبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیٹے نبی پانچو تین دم کے ساتھ۔ اور فرماتے تھے کہ بیٹے سیراب سازندہ تر اور گوارندہ تر اور شفا بخشندہ تر ہی اور قلع کو ہر بار دہن مبارک سے جدا کرتے اور دم لیتے اور دم لینی کو اندر قلع کے منع فرماتے تھے اور جب نزدیک کرتے قلع کو ساتھ موندہ کے سقیمہ فرماتے اور جب جدا کرتے حد کہتے کرتے بہ تین بار اور حدیث میں آیا ہی کہ جب رکھا جاوے مادہ پس چاہی کہ نہ اوٹھے آدمی اور نہ اوٹھا کہ اپنا ہاتھ کہانی سے اگر چہ سیر ہو جب تک کہ فارغ ہو دین قوم کہ یہ بات نجل کرتی ہی اوسکے منشیین کو کہ شاید اسے حاجت باقی رہی ہو **وصل** بیان لباس حضرت مین۔ عادت شریف حضرت کی لباس مین توسع اور ترک نکلت تھا۔ سفر اسعادت مین مرقوم ہی کہ لوگ بعد آنحضرت دوزنی ہوئے۔ بعض نے مبالغہ کیا ترمین اور نجل مین اور ثیاب نفیس پہنا اختیار کیا اور اوسکے مقید ہوئے اور بعض نے التزام ثیاب حسن اور درشت اور خیر اختیار کیا اور اوسکے مقید ہوئے اور یہ دو نور و دش خلاف طریقہ نبوی کے مین توسط اور عدم تقید اور تکلف ہر حال مین محمود ہی اور اگر ایمان لباس نفیس اگر ان ہا کہ حضرت کے ائی ملک عجم اہی اور ارسال کرتے تھے بارادہ استمالت اوکئی خاطرے پہنتی تھے لیکن صلہ بدن مبارک سے اتار دیتے تھے اور اوپر لوگوں کے تقسیم کرتے تھے اور اکثر علما اور عباد لباس حسن اور جامہ نفیس پہنتے تھے اور نیت اوکئی اوس مین صالح نہی جیسا کہ آنحضرت و خود کے لیے نجل فرماتی تھے اور جمعہ اور عباد کے لینی ہی لباس عبادات تھے **وصل** دستار مبارک مین۔ نہ تھا عمامہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بڑا اور بہاری کہ اوس سر مبارک پر بار ہوتا اور نہ صغیر کہ قاصر ہوتا و قایتہ سر کو حر اور برد سے اور آیا ہی کہ چودہ گز سے زیادہ نہ تھا اور کبھی سات گز ہوتا اور دراع شرعی ایک ہاتھ سے سر انگشت میانہ سی بند مرق نک اور صحیح مسلم مین حدیث عمر بن حریث ہی آیا ہی کہ کہا دیکھا مینے آنحضرت کو اوپر منبر کے

## باب سیون فصل تیسرے

اور تھا اوپر سر مبارک کے عامہ سیاہ کر رہا کسی تہہ طرف اوسکے درمیان  
دو خوشانوں اپنی کے اور صاحب مواہب ابن ارقم سے نقل کرتا ہی  
کہ کہا ہی یہ استین فراخ دراز مانند اخراج کے اور عایم مثل ابراج حاشا  
ہن ہن ہن ہننا اوسکو پھر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور نہ کسی ایک  
نے اصحاب رضی اللہ عنہم سے اور مخالف ہی سنت کے اور جس خیلای  
اور اوپر ہر تقدیر کے وہ جو واقع ہو ای حرمت اور کراہت سی سیال  
اور تطویل سے ازار اور اوسکی غیر میں مقبہ بقصد خیلای اور تکبر اور ترزین  
کے ہی اور جو باین قصد نہوے جیسا کہ دفع بردیا اور عارضہ کے ہو دخل  
اس حکم میں نہوے اور جانا چاہیے ازار اس جگہ کہ مذکور ہی معنی  
تہمت کے ہی لیکن وہ ازار کہ عرف عجم میں ہی اور عرب اوسکو سراویل  
کہتی ہیں اختلاف ہی کہ آنحضرت نی اوسکو پہنایا یا نہیں اور ریخت  
کیا گیا ہی کہ ہنٹی ہی آنحضرت سراویل کو اور ہنٹی تھے صحابہ حضرت کے  
زمانہ میں واللہ اعلم اور تہا محبوب ترین ثیاب حضرت کے نزدیک قمیص  
اگرچہ ازار اور ردای ہی پہنتے تھے لیکن پیرا میں کو بہت دوست رکھتی تھے  
اور تہا طول ردای حضرت کا چار گز اور عرض اوسکا دو گز اور ایک شبر  
اور پہنایا ہی آنحضرت نی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبہ رومیہ ننگ استین  
چنانچہ وقت وضو کے دستہای مبارک استین سی نکال کر اور جبہ کو اوپر  
کتھن اور پشت کے ڈالسی پس ہاتھ دھوتے اور یہ حالت سفر میں تھا اور  
سفر میں جامہ ننگ پہنتی تھے اور صاحب مواہب نے نووی سی نقل  
کیا ہی کہ اختلاف ہی علما کا ثیاب معصفر میں پس اباحت کیا ہی ایک  
جماعت علما اور صحابہ اور تابعین اور من بعد ہم نے اور امام عظیم  
اور شافعی اور مالک قایل ہیں ساتھ اوسکے لیکن کہا ہی امام مالک نی  
کہ پس غیر معصفر افضل ہے اور ایک روایت میں تجویز کیا ہی پس اوسکا  
بیوت اور سزاؤں میں اور لکھوہ رکھا ہی مخاف اور اسواق میں اور  
ایک جماعت نے کہا ہی کہ مکروہ ہی بکراہت نیز ہی اور مذہب حنفیہ میں ہی



اقوال میں صحیح وہ ہی کہ مکر وہ ہی بکراہت تحریمی اور جائز ہی نماز ساتھ  
 اوسکے بکراہت پس معلوم ہوا کہ جامعہ مصنف اور مرعفہ دو نو مہی عمت  
 ہیں و لیکن قطلس کہ عبارت ہی دہانکتی سر سے ساتھ چادر اور مانند اوسکے  
 اور دالنی دو نو طرف اوسکے اوپر کتفین کے پس کہا ہی ابن قیم جوزی نے  
 کہ وہ مکر وہ ہی منقول نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی  
 اللہ عنہم سے۔ اور حدیث بیہقی کے شعب الایمان میں۔ اور حدیث مہمل  
 بن سعد سعدی اور ابن سعد طبقات میں حدیث انس سے۔ اور سعد  
 بن منصور سنن میں یہ سب احادیث رد کرتے ہیں قول ابن قیم جوزی کو۔  
**وصل** اور لباس آنحضرت ہی خاتم ہی کہ پہنتی تھے اوسکو صحیحین  
 میں بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے کیا خاتم کو نقرہ سے اور رہتی تھی وہ خاتم دست مبارک میں اور بعد  
 آنحضرت کے دست ابو بکر رضی اللہ عنہ میں اور بعد اونکے دست عمر رضی اللہ  
 عنہ میں اور بعد اونکے دست عثمان رضی اللہ عنہ میں تا آنکہ گر پڑی پیر  
 اریس میں کہ نام ایک چاہ کا ہی جانب مسجد قبا میں اور پہننا خاتم  
 حدیدہ اور صفراور شائس کا مکر وہ ہی۔ و لیکن خاتم ذہب پس صحیحین  
 میں بروایت برابر ابن عازب اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آیا ہے  
 کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاتم ذہب کو۔  
 اور تختہ بنجام خاتم عقیق پس بروایت انس آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے کہ تختہ کرو بنجام عقیق اور یہ یعنی سر فراز تر ہی زینت  
 اور نقش نگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد رسول  
 اللہ تھا سطر اول میں محمد اور ثانی میں رسول اور ثالث  
 میں اللہ یونہی ہی کہا ہے صاحب مواہب نے اور پس دو خاتم یا  
 زیادہ میں کراہت ہی خصوصاً کہ فضہ ہووے اور صاحب مواہب  
 ہی کہتا ہی کہ عبارت سے کراہت ظاہر ہوتی ہے نہ حرمت اور اصل  
 میں لباس خاتم میں یہ اختلاف ہی بہتوں نے اہل علم سے مباح

## باب میوان فصل تیسرے

رکھا ہی بی کراہت اور بعض نے مکروہ رکھا ہی اگر بقصد زینت ہو  
 اور بعض مکروہ رکھیں مگر صاحب سلطنت اور خداوند حکم کو اور حدیث  
 میں ہی ایسا ہی آیا ہی **وصل** بیان نعل شریف آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم میں - نعل اوکے کہیں کہ ڈھانچا ہوا ہے اس کے قدم  
 کو اور اگر ڈھانچا جاوے ساتھ اس کے شانگ موزہ ہی والا نعل - صحیح  
 بخاری میں بروایت الشرایب کہ تین نعلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم دو قبائل اور قبائل زمام نعل ہے اور وہ ایک دو ال ہی کہ ہوتا ہی  
 در میان دو انگشت کے اور ترمذی شمایلیں بروایت ابن عباس رضی  
 اللہ عنہما کہ دو قبائل تھے کہ دونوں تھے شراک ان کے اور بعض نے علماء  
 حدیث سے مثال نعل شریف کو بایف علیحدہ میں بیان کیا ہی اور فضل  
 اور نفع اور برکت اس کی بہت کہی ہے اور مواہب میں تجربہ اور کا  
 دفع دفع کے لئے ساتھ کہنی اس مثال کے موضع و جمع میں اور حصول  
 امان کے بغی بغاوت اور غلبہ عدات سی اور حرز بر شیطان بآرد اور شر  
 حاسد سی اور تیسیر طلق اور غور کے ذکر کیا ہی اور قصاید اوکے مریح اور  
 بیان فضایل میں انشائیہ ہیں **وصل** بیان فرشتہ میں سے اور فرشتہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیحین میں عایشہ رضی اللہ عنہا سی آیا ہی  
 کہ کہا تھا فرشتہ رسول خدا کو خواب فرماتے تھے اوپر اس کے ایک جرم محشو  
 بہت درخت خرما اور تھا کوفہ اور کہا ہی کہ لیٹی تھے آنحضرت اور  
 حصیر کے اور نہ تھا اوپر بدن مبارک کے سوا ازار کے اور نشان برگی  
 تھے حصیر کے پہلو میں اور آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ایک قوم ہی  
 کہ دینی گئے شتاب اوکو طیبات اوکی دنیا میں اور ہم وہ قوم ہیں کہ دیر  
 رکھی گئی طیبات ہماری آخرت میں **وصل** بیان نکاح اور جماع  
 آنحضرت میں ابن سعد نے طادیس اور مجاہد سے نقل کیا ہی کہ دینی گئی تھی  
 آنحضرت قوت چالیس کی جماع میں اور کہا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ  
 نے تزوج کرو اس لئے کہ افضل اس امت کا وہ کوئی ہی کہ زیادہ ہیں

اوسکی اشارت ہی سہاۓ ذات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
یا عام ہووے۔ بروایت انس آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا تفصیل دیا گیا میں اوپر لوگوں کے ساتھ چار خصلت کے سماعت اور  
شجاعت اور کثرتہ جماع اور شدت طبش کے رواہ الطبرانی پس معلوم ہوا  
کہ قوت مباشرت نہ رکھنا انسان سے ہی ۱ اور تہین داؤد علیہ السلام  
کی متنائین ازدواج پس دوست رکھا ایک اور عورت کو تاسو پوری ہوئی  
اور سلیمان بن داؤد علیہما السلام طواف کرتے تھے اوپر توئی شہر کے  
اور قوت جماعی کہ آنحضرت کو تہی داخل معجزہ ہے کہ طواف کرتی تھے  
ایک شب میں سب ازدواج مطہرات کے اوپر کہ گیارہ مائت تہین علی اختلاف  
الروایات اور یہاں سے کوئی تو ہم فضیلت سلیمان علیہ السلام کا اوپر  
آنحضرت کے نکرے اسلئے کہ سلیمان علیہ السلام نبی ملک تھے اور دیا گیا تھا  
اونکو ملک کہ تہین دیا گیا بعد اونکے کسیکو اور یہ کثرت نہ اور اونکو منجھل اونکے  
تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت اور عبودیت اور فقر  
اختیار فرمایا اور فوائد اور منافع بخاج اور جماع کے بہت ہیں عمدہ اور نکاح  
وجود تناسل اور بقا اور دوام نوع انسان جس مدت تک کہ خدائی جاہ  
ہی اور قضائی حاجت اور نیل لذت اور ذوق مباشرت اور منافع  
نکاح سے غضب بصر اور دفع احتقان منی کا ساتھ استفراغ اوسکے اور حفظ  
صحت اور دفع مضار کہ حاصل ہوتے ہیں احتقان سے اور فوائد نکاح  
سے زیادہ تکلیف اور پر قیام حقوق نہار کے اور ضربہ اونکی انداز اور کج  
خلق کے اوپر اور مذہب حقیقی میں مطلق ترویج افضل ہی تجرد سے۔  
**وصل** نوم آنحضرت میں۔ نوم آنحضرت اوپر قدر اعتدال کے  
پتہ اور نہ فرماتے تھے نوم فوق قدر محتاج الیہ کی اور منع نہ کرتی تھے نفس کو  
قدر محتاج الیہ سے اور رات میں کہی خواب فرماتے اور بعد از ان بیدار ہو  
اور سواک کرتے اور وضو اور نماز ادا کرتے اور پھر خواب میں جاتی اور بیدار  
ہوتے اور وضو اور نماز ادا فرماتے چند بار شب میں ایسا ہی کرتے اور خواب

## باب بیسواں فصل تیسرے

اوپر پہلو دایمن کے فرماتی تھے اور احیاء العالمین میں لکھا ہی کہ نوم چار  
 نوع پر ہے نوم اوپر پھتر کے عبرت پذیروں کے لیے کہ نظر کرتے ہیں آسمان اور  
 کواکب میں اور فکر کرتے ہیں آیات اوسکی میں اور نوم اوپر ہی یہاں کے  
 متعب و ن اور بیدار ہونیوالوں کے لیے واسطے نماز شب کے اور نوم اوپر  
 یسار کے راحت اختیار کرنیوالوں کے لیے ساتھ ہضم طعام کے اور نوم  
 اوپر سونہ کے یعنی اونڈا سونا مکون بختون اور بخردون کے یہی قسم  
**تیسری** ذکر وقایع سنوآت ہجرت میں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابتدا  
 سی تاسی مادی مرض اور وفات تک جانا جا ہیسی کہ باتفاق مدت اقامت  
 آنحضرت مدینہ میں دس سال برس تھے اور علماء شریعت نے وقایع اون دس  
 سال کے ہر سال میں جو کہ وقوع پایا ہی جدا جدا ذکر کیا ہی **اول** وقایع بعد از  
 قدم شریف تاسیس مسجد قبا ہی کہ آنحضرت فی بدست مبارک اپنی کے اور  
 خلفائے سنگ کہی ہیں **ثانی** وقایع سنہ اولی سے اسلام عبداللہ بن  
 سلام کا ہی کہ اجار یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سی تھا اور **ثالث**  
 وقایع سنہ اولی سی پہنچا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زیدین جارث  
 اور ابو رافع کو کہ مولی السور تھا کہ میں ساتھ باچھو درہم اور دو شتر  
 نافعہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم اور سودہ بنت زمعہ اور اوسکی نان ام  
 امین کو مدینہ میں لاوین پس اس جماعت کو لائے اور عبداللہ بن ابی بکر  
 نے بھی عیال بدر اپنی کو اوٹھا کر ہمراہ انکے مدینہ میں لائے اور **رابع**  
 وقایع اسی سال سے بار مسجد عظیم مدینہ ہی اور زمان آنحضرت صلے اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم میں علامت محراب کہ اب مساجد میں متعارف ہی نہ تھی ابتدا  
 اوسکی وقت عمر بن عبدالعزیز سے ہی کو ولید بن عبدالملک کی طرف سے  
 امیر مدینہ تھا اور تعمیر مسجد شریف کرتا تھا اور صاحب مژاہب کہتا ہی  
 کہ مسجد میں ایک موضع منطلل تھا کہ وہاں پناہ پکرتی تھے اور جای بود و باش  
 اپنی کرتے تھے وہاں کین کہ خانہ ان نہ کہتی تھے اور اوسکو صفہ کہتی تھے  
 اور اہل اوسکے کو اصحاب صفہ اور صحیح بخاری میں بروایت ابی ہریرہ

وہ شتر تن تھے کہ نہ تھی اوپر کسی ایک کے اونٹن سے رد الا ازار یا کلیم کہ  
باندھا تھا اوپر گردن اپنی کے بعضوں کو تا نصف ساق اور بعض کو تا کعبین  
پہنچتی تھی اور گا ہی اہل صفہ چار سو تک پہنچتی تھے اور کبھی کم ہو جاتے  
تھے اور گا ہی بیشتر اور وقایع اسی سال سے تشریع اذان ہی اور  
ذکر اوسکا باب عبادات میں تفصیل گزرا ہی حاجت اعادہ کی نہیں ہی اور  
بعض نے اوسکو وقایع ستہ ثانیہ سی رکھا ہی واسہ اعلم اور وقایع سنہ  
اولی ہجرت سی اسلام سلمان فارسی کا ہی کہ اصل اوسکی فارس ہرمنسی ہی  
اور بعض نے اصفہان سی کہا ہی اور وقایع اسی سال سے ہی باندھنا  
عقد موافات کا در میان مہاجرین اور انصار کے کہ تھے وہ ہر طائفہ سے  
پینتالیس لکھ اور ایک قول میں پینسٹھ مہاجرین کے اور پیناس انصار سے  
اور یہ عقد موافات پیش از نزول اس آیہ کے تھا **وَأُولَٰئِكَ أَكْثَرُ**  
انج اور بعد اوسکے منسوخ ہوا اور وقایع اسی سال سے ہی زیادتی نماز  
حضرت اور سخن کرنا گرگ کا ساتھہ شیان کے اور وقایع سنہ اولی  
ہی امر کرنا آنحضرت کا صحابہ کو ساتھہ صوم یوم عاشورہ کے اور وقایع  
اسی سال سے ہی وفات برار بن مہر کے اور وہ ہفتی انصار کے ہی  
خزرجی سلمی اور موت اسعد بن زرارہ ہی اسی سال میں ہوئی ہے  
اور ہی اسی سال میں کلثوم بن الیدم نے کہ انصار سی ہی اور عثمان بن  
مطعون نے کہ مہاجرین سے ہی وفات پائی **ذکر وقایع سال**  
**دوم** اور منجملہ وقایع سال دوم تحویل قبلہ ہی اور نکاح فاطمہ زہرا ہی  
اسہ عہنا کا ساتھہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اور ولادت حضرت  
فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بقول اصح پانچ برس پہلے نبوت سی ہی اور شہر  
ترویج میں اختلاف ہی بعض کے نزدیک رمضان اور بقول بعض  
رجب اور بقول بعض صفر اور بقول بعض عید از غزوہ احد کذا  
فی جامع الاصول اور سین شریف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وقت  
ترویج میں بعض کے نزدیک سال پانچویں کا اور اور بقول بعض اتھارہ برس

## باب بیون فصل تیسرے

اور بقول بعض پندرہ برس اور تہی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اکیس برس  
 پانچ مہینہ کے اور حدیث میں آیا ہے کہ رنگ روی مبارک حضرت فاطمہ رضی  
 اللہ عنہا سبب اکثر نشست روی آتش اور پکانے روٹے اور جاروب خانہ اور  
 طعن جو کے متغیر ہوا تھا اور دست مبارک متاثر اور جامہ مغیرہ پانچ علی مرتضیٰ  
 زہد ایک مرتبہ بطلب خادم پیش آنحضرت شریف لیگی پس آنحضرت نے  
 فرمایا میں تمکو بہ از خادم ایک چیز تعلیم کرتا ہوں کہ جو وقت سونے لگو تین بیس  
 بار سبحان اللہ اور تین تیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو۔ علی مرتضیٰ  
 رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ ہرگز اس ورد کو ترک نہیں کیا میں نے اور نہ شب صفین میں۔  
 اور وقایع سنہ دوم سی فرضیت ماہ رمضان اور نماز عید اور صدقہ فطر کے  
 ہی بعد از تادی اٹھارہ مہینہ کے قدم آنحضرت سی مدینہ میں اور یہی اسی  
 سنہ میں امیر بھادو قال واقع ہوا اور اذن کیا گیا ساتھ اس کے اور  
 مجموعہ غزوات آنحضرت کے خود بنفس نفیس باہر آئی ہیں بقول صاحب مہتاب  
 ستائیس تہین اور صاحب روضۃ الاحباب کے نزدیک ایک قول میں ہیں  
 اور قول دوسرے میں چوبیس نقل کی ہیں اور صحیح بخاری میں زید بن ارقم سی  
 روایت کیا ہے۔ بدر اور احد اور اورا خراب اور بنو قریظہ اور  
 بنو المصطلق اور خیبر اور فتح مکہ اور حنین اور طایف اور عدد  
 سرایکا سینتالیس تھا اور بعض نے چہتین کہا ہے اور صحیح بخاری میں بروایت  
 ابن اسحق اول غزوہ آنحضرت ابو ابراہیم اذان بواط بعد از ان عشرہ اور  
 روایت کیا ہے احمد اور ترمذی نے ابن عباس سے کہ روایت رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کیا تھا اور لو اسفند اور بروایت ابن عدی مکتوب تھا  
 اوسین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہی شہر بیع الاول  
 سنہ دومین اوپر اس تیرہ مہینے کے ہجرت سی غزوہ بواط واقع ہوئی اور  
 بعد از ان غزوہ عشرہ اور اور روضۃ الاحباب اور معارج النوف میں مذکور  
 ہے کہ اسٹی ستر مہینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
 کو کئی ایسی باتیں کہیں کہیں اور مشہور بروایت بخاری اور مسلم کے پہلے

بن سعد ساعدی سے اور طرح پر ہی اور یہی اسی سال میں گذرین جابر ہمدانی  
 اور پشترتوں مدینہ کے کہ چراگاہ میں تھے اور وہاں شتر آنحضرت کے ہی  
 تھے آیا اور ہانک لی گیا اور یہی اسی سال میں سرید عبد اللہ بن جحش نے کہ  
 پسر عبد آنحضرت اور بہای ام المؤمنین زینب رضہ بنت جحش کا تہا وقوع پایا  
 اور اعظم وقایع کا سال دوم میں ہجرت سی واقعہ غزوہ بدر کبریٰ اور بدر  
 عظمیٰ ہی کہیں **وصل** اور جب شکر اسلام جمع آیا آنحضرت نے  
 تسویہ صفوف کیا اور فرمایا کہ جب تک میں نکھوں حملہ اور پراے اسکے نکرو۔  
 پس اول وہ کہ شکر کفار سی یا ہر آئی عقبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید  
 بن عقبہ تھے اور مبارز طلب کیی اور شکر اسلام سی ہی تین شخص نکلے عوفہ اور  
 معاذ بیٹی ہارث کے اور عبد اللہ بن رواحہ کفار نے پوچھا تم کوئی لوگ ہو کہا ہم  
 ایک قوم ہیں انمار سے کہا ہم کو ساتھ تہا ری کچھ کام نہیں ہم انہی اہل ایمان کو  
 طلب کرتے ہیں **اور** معوذ اور معاذ دو نو بہائی تھے بیٹی عفرہ کے کہ ڈھوڑا ہتی  
 تھے انجیل کو جب دیکھا او سکوتا نہ دو چرخ کے اپنی جگہ سے کودی اور او سکوتا  
 ضرب شمشیر کے مارا اور ڈالا **اور** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَصَّام عَبْدَهُ وَأَعْتَدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَنَّاتٍ وَمِنْهَا  
 خُدَا كُؤْسٌ مِّنْ نَّخْلٍ بِهِنَّ كُنَّ لَهُنَّ فِيهَا حُلُومٌ مِّمَّا يَنْشَرُونَ فِيهَا  
 فَرَعُونَ هَذِهِ الْأُمَّةُ يَعْنِي لَوْ رَأَوْا فَرَعُونَ اسلمت کا **اور** ایک  
 روایت میں آیا ہی کہ سچہ شکر بجالائے اور اسی جگہ سے ہی کہ بعضے فقہا  
 قایل ہوئی ہیں ساتھ استحباب سجدہ شکر کے مجدد ث نعمت مجددہ اور  
 وقوع غیبیہ مکروہ سے **اور** کہا خطابی نے کہ شدت اجتہاد آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کا اس جنگ میں اور شفقت او کی دعائیں اوس جہت  
 سچائی کہ دیکھا مسلمان غرض کرتے تھے غمراہ موت میں اور ملائکہ کبریٰ  
 ہیں قتال میں چاہا کہ آپ ہی اجتہاد کریں جہاد میں اور جہاد او پر نوع کے ہی  
 ایک جہاد بیعت اور ایک جہاد مدعا **اور** آیا ہی حقیقت کہ ملحق ہون  
 وہ جو جماعت لی آنحضرت نے ایک سنگریزوں سے اور ڈالا او سکوتا

## باب بیون فصل تیسرے

موہون پر اور کہا **لَا شَأْنَكَ** **الْوَجْهَ** یعنی زشت اور خراب ہوئے  
 موہنہ پس باقی نہ؛ کوئی مشرک مگر وہ کہ آئی آٹھون اور ناک اونگی میں کچھ  
 اون سنگریزوں سے اور موہنہ یا نہزام رکھا **وصل** اور اعظم فضائل  
 اور خصائص غزوہ بدر سے حضور ملائکہ اور قتال اونکا ساتھ مشرکین کے  
 کہ اور غزوہ میں نہیں واقع ہوا اور تفسیر قول **وَيَوْمَ حُنَيْنٍ** میں لائے  
 ہیں کہ اختلاف ہی اوسمیں کہ روز حنین میں قتال کیا ملائکہ نے یا نہیں اور  
 اس جگہ دونو قول ہیں قول جمہور وہ ہی کہ نہیں کیا و لیکن رو کرتی ہی اس  
 قول کو حدیث مسلم اپنی صحیح بن سعد بن ابی وقاص سے کہ دیکھا جاتے ہیں  
 اور شمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز احد و مرد کو کہتے اور اونکی  
 ثیاب سفید کہ نہیں دیکھا میں نے اونکو ہرگز اس سے پہلے اور نہ پیچھے اس سے  
 یعنی جبریل اور میکائیل علیہما السلام کو اور قتال کرتے تھے اشد قتال  
 اور سواہب بن ربیع بن انس سے لائے ہیں کہ کہا مد کی حق تعالیٰ نے  
 مسلمانوں کو ساتھ ہزار کے پہر ہوئی تین ہزار پہر ہوئی پانچ ہزار  
 اور کہا ہی کہ پہچائے جاتے تھے کشتگان ملائکہ ساتھ آثار سیاہ کے  
 احقاق اور بنان میں اور عدد مقتولوں بدر کے کفار سے ستر تھے  
 اور شتر اور اسیر ہوئے اور مسلمانوں سے چودہ مرد بدر جو شہادت پہنچی  
 جہہ ہاجرین اور آئہ انصار سے جہہ خرنج اور دو اوس سے -  
**وصل** بیان ثبوت سماع اور علم و شعور موتی میں حدیث  
 صحیح مسلم اور حدیث صحیح متفق علیہ میں آیا ہی کہ میت سستا ہی آواز کو سنت  
 نعال مردم بوقت مراجعت اونکی دفن سے اور شیخ ابن الہمام نے شرح  
 ہدایہ میں کہا ہی کہ اکثر مشایخ حنفیہ اوپر اوس کے ہیں کہ میت نہیں سنتی -  
 اور جواب دیا ہی حدیث مسلم سے کہ ناطق ببلع میت ہی قرع نعال مردم کو  
 ساتھ اوس کے کہ یہ مخصوص ہی بوقت رکعتی کے قبر میں مقدمہ سوال کے لئے  
 اور یہ تخصیص خلاف ظاہر کے ہی اور کوئی دلیل اوپر اوس کے نہیں اور  
 ظاہر حدیث کا وہ ہی کہ یہ حالت حاصل ہی میت کو قبر میں اور زندہ کرنا



میت کو بوقت سوال ہے اور آپ کے اوس سے زندہ کرنا مقدمہ سوال کے  
 لیے کیا معنی رکھے اور جواب دیا ہی حدیث مسلم سے کہ نص ہی اور خلاف  
 مذہب انہی گاہی ساتھ اوس کے کہ یہ مخصوص ہی با آنحضرت اور معجزہ ہی  
 جیسا کہ بردایت قتادہ لائے ہیں کہ کہا حق تعالیٰ نے زندہ کیا اؤ کو سنو  
 اور نہیں یہ سخن پیغمبر زیادتی تو بیخ اور حسرت اور ندامت کے لیے اور  
 پوشیدہ نہ ہی کہ حمل اوپر اوس کے مجدد احتمال اور تاویل ہی حمل اوپر نہ کرنا  
 چاہیے جیسا کہ تمام ہووے دلیل اوپر استحالة سماع کے اور پروردگار  
 عزوجل قادر ہی اور اوس کے اور سمیت حواس ادراک کے لیے عادی ہی  
 بدون اوس کے ہی ہو سکتا ہی اور قوی ترین شبہات متکثرین سماع موتی  
 کا یہ دو آیتیں ہیں اِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتٰی یعنی بدستی تو ای محمد  
 نہیں سنو اسکتا مرد و کو وَمَا اَنْتَ بِسَمِیعٍ مِّنْ فِی الْقُبُوْرِ یعنی  
 نہیں تو سنو انیوالا اؤ لکا جو قبر و فنین ہیں اور معنی آیت کے وہ ہیں کہ تو  
 نہیں سنو اسکتا بلکہ خدا سنو تا ہی اور مراد موتی اور من فی القبور سے کافر  
 ہیں اور مراد ساتھ عدم استماع کے عدم اجابت حق کو ساتھ اوس دلیل  
 کہ یہ دونو آیتیں نازل ہوئیں ہیں دعوت کفار میں طرف ایمان کے اور نہ  
 قبول کرنا لؤ لکا حق کو۔ یا مراد موتی موتی القلوب آیا ہی اور ساتھ قبور  
 کے اجداد اؤ نکے کہ اؤ نہیں دہائے مردہ پڑے ہیں اور حاصل کلام خبا  
 اور آثار سماع موتی اؤر علم و شعور میں بہت ہیں اور کوئی دلیل قاطع اوپر  
 خلاف اوس کے ساتھ ثبوت کے نہیں ملی اور کلام اس مقام میں شرح مشکوٰۃ  
 شیخ میں باستیفانہ کو رہی چونکہ منظوریہاں آپ اختصار ہر جگہ ہی اسلئے  
 زیادہ تحقیق نہیں کی جاتی **وصل** بیان اسیران بدر میں مروی  
 کہ جب اسیران بدر کو غل کردن اور زنجیر یا فونین آنحضرت پاس لاکر فرمایا کہ  
 یہ نہیں چاہیے کہ مسلمان ہووین اور بہشت میں آوین و لیکن حق تعالیٰ بزور  
 پستہ پستہ اپنی درگاہ میں لاتا ہی اور بہشت میں داخل کرتا ہی اور یہاں  
 ہی حکم تکالیف شرعیہ کا کہ حق تعالیٰ نے اپنی بندو بندو تکلیف کی ہی اور مقید اوس کے

## باب بیون فصل تیر

ساتھ کر لے اپنی درگاہ میں لانا ہی اور بہشت میں داخل کرنا ہی اور اسلام  
حضرت عباس بن عبد المطلب میں اختلاف ہی بعض کہتی ہیں کہ یہ قدیم اسلام  
تھے لیکن پوشیدہ رکھتی تھے اور بعض کہتی ہیں روز بدر اسلام لائے  
اور بعض نے کہا ہی کہ پیش از فتح خیبر اسلام لائی تھے اور مخفی رکھتی تھی بروز  
فتح مکہ ظاہر کیا اور قصہ اسیران بدر کا غریب قصص سے ہی کہ جب لائی گئے  
اسیران بدر پائس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت نے انکے  
باب مارتے اور خود یہ میں ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشورہ فرمایا  
اونہوں نے کہا کہ قیدیہ لیکر زندہ رکھنا چاہیے شاید کہ خدا تعالیٰ انکو توفیق  
اسلام عطا فرمادے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مارنا چاہیے  
گردن انکی کہ یہ امہ کفر ہیں اور پیشوا کافرون کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے بقول صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا اور جب فارغ ہوئے آنحضرت  
اس قضیہ سی آخر رمضان اور اول روز میں شعبان سے ہیجا زید بن حارثہ  
کو مدینہ میں واسطی بشارت فتح کے اور پہنچا وہ وقت صبحی میں او سوقت  
کہ فارغ ہوئی تھے دفن رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہاں  
ہو الصبح **وصل** احادیث فضل اہل بدر میں بہت واقع ہوئی ہیں  
ایک اونہیں سے یہ حدیث ہی کہ او سکا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہوا اور  
اہل بدر کے پس کہا کرو تم جو جا ہو پس تحقیق بخشائیں گے لکو اور ایک روایت  
میں پس تحقیق واجب ہوئی تمہارے لیے جنت اور اس جگہ ایک حکایت  
غریب ہی کہ عامہ ناس میں شہرت رکھتی ہے اور وہ یہ ہے کہ خیال بدر میں  
ایک موضع ہی کہ سنی جاتی ہی او بس موضع شے آواز مثل آواز نثارہ کے  
کہ بادشاہوں کے ان وقت فتح اور نصرت کے علامت ہی اور کہتی ہیں کہ  
یہ نشان ہی کہ حق تعالیٰ نے او س وادی میں فتح اور نصرت مومنوں کا فتح  
سین اور نصر عزیز واقع ہوئی ہی علامت چوڑی ہی اور شیخ مسرہ  
القریز فرماتے ہیں کہ میں جب او بس مقام شریف میں زیارت عرصہ بدر کہ  
مقام فتح اور نصرت مومنوں کا ہی پہنچا مشاہدہ اس جنگ اور حضور سیدنا

اور صحابہ کرام کا خیال آیا اور ارادہ دیکھنی اوس موضع اور کس آواز کا کہ منہور  
 ہی دلمین آیا جماعہ اہل اوس وادی سے کہ وہاں کھڑے تھے حقیقت حال پوچھی  
 کہا البتہ کہی ہوتا ہی اور کہی نہیں اور یہی وقایع سال دوم سے سرینہ بن  
 عدیمی بن خرنشہ ہی کہ بیجا ہی اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر عصا یہود یہ بنت برون  
 زوجہ یزید بن زید خطمی یہودی کے قاتل کرے اوسکو اور تھی وہ ملعونہ ایک  
 زن بیجا معاہدہ زنان یہود سے سلیطہ لسان کہ پیوستہ عیب کرتی تھی اسلام  
 اور اہل اسلام کو اور سچو کرتی تھی اور ایذا دیتی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو اور اسی سال میں غزوہ قرقرہ الکرر کا نام ایک موضع کا ہے  
 واقع ہوا اور قرقرہ بفتح قافین نام زمین مسارطہ کا ہی اور کہ بعض  
 کاف اور سکون دال مہلہ ایک نوع ہی طیر کے کہ اوسکے رنگ میں ایک  
 تیرگی ہی اور بعض نے اس غزوہ کو سال سیوم میں رکھا ہی۔ بعد ازان  
 غزوہ قنیقاع اور وہ ایک بطن ہے یہود مدینہ سے کہ خاص اوٹین شجاعت  
 اور صبر تھا اور یہ غزوہ نصف شوال میں اوپر اس بیس شہر کے ہجرت  
 سے بعد واقعہ بدر کے ہوا تھا اور یہی اسی سال عید الضحیٰ میں امیہ بن  
 شاعر کہ جاہلیت میں باحساس فضایل کے اپنی ہوا ی نبوت اور رسالت  
 سرینہ رکھتا تھا اور جب خبر ظہور نبوت آنحضرت کی سنی بعلت خدا اور سابقہ  
 شقاوت ازلی کے گرفتار کھال کفران کا ہوا۔ بعد ازان پانچویں ذیحجہ میں اور  
 محمد بن اسحاق نے کہا صفر میں غزوہ سوئی واقع ہوئی وقایع سال  
**سیوم از ہجرت** اس سال میں غزوہ غطفان اور اسکو غزوہ  
 آمربضج ہمزہ اور سیم شے بھی کہیں اور حاکم نے غزوہ انمار بفتح ہمزہ اور سکون  
 نون نام کیا اور وہ ناحیہ نجد میں بارہویں شب میں گذری تھی ربیع الاول  
 میں واقع ہوئے اور ایک وقایع ستہ ثالثہ ہجرت سی قصہ قتل  
 کعب بن اشرف یہودی کا ہی کہ چودہین شب میں ربیع الاول سے واقع ہوا  
 اور اوسکو سواہب میں ہریرہ محمد بن مسلمہ نام کیا ہی اور یہی اسی سال  
 میں غزوہ خزان ہے اور اس غزوہ کو غزوہ بنی سلیم ہی کہتے ہیں ناحیہ فرع

## باب بیون فصل تیسرے

بفتح الفاء والراء اور یہی اسی سال میں سرحد پر قافہ بفتح قاف وراء اور بعض نے بکسر فاء اور سکون را بھی کہا ہے تمام ایک آب کا ہی آبون نجد سے وقوع پایا اور یہی اسی سال میں بعد از قتل کعب بن الاشرف قتل اور واقع تاجر حجاز کا تھا اور روضۃ الاخبار میں کہتا ہے کہ بقول قتل او کا سال چہارم میں ہے اور بقول سال پنجم میں اور بقول سال ششم میں واقع ہوا اور اسی سال میں نصف شہر رمضان میں سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پزیر ہوئے اور امام مسموم نور دیدہ امام حسن مجتبیٰ متولد ہوئے اور احوال اس اہلبیت طہارت کا مفصل محل او کے میں مسطور ہو و گناث اللہ تعالیٰ اور یہی اسی سال میں ام کلثوم کو بعد از وفات او کی ہمیشہ کے کہ رقیہ تھی اور غزوہ بدر میں وفات پائی تھی ساتھ عثمان بن عفان کے تزویج فرمایا اور اور اسی سال میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حصہ دختر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور زینب بنت خزیمہ کو عقد نکاح اپنی میں لائے اور تفصیل اس احوال کی او کے محل میں مذکور ہوتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی اسی سال میں غزوہ احد واقع ہوئی۔ سوال میں کیا رہوین شب یا سائون شب کہ گزری تھی او سے اور بعض نے نصف سوال میں کہا ہے اور منقول مالک سے وہ ہی کہ بعد ایک سال کے بدر سے اور یہی او نہیں کے منقول ہی کہ او پر اس اکتیس شہر کے ہجرت سے اور اعداد اور افراد لشکر کے ہزار مرد تھے اور ایک روایت میں نوسو اور سعد بن عقیق سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ دو روزہ پہنی ہوئے آگے آگے آنحضرت کے جاتی تھے

**وصل** جب لشکر اسلام احمدین پہنچا جانیں نے صف بلانہ ہی مسلمانوں نے پنج احمدین اور اون شور بخون نے شہرستان میں کو دان ہی اونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود صفوت صحابہ کو ناست فرماتی تھے اور ایسا کیا کہ اخذ پیٹھ پیچھے اور مذنیہ بمقابل موہنہ کے آیا اور مشرکوں نے ہی اپنی صفین آراستہ کین خالد بن ولید کو مہینہ میں اور عکرمہ بن ابی سلم

کو او پر میرہ کے اور ابو سفیان کو قلب میں متعین کیا اور صفوان بن امیہ کو اور ایک روایت میں عمرو بن العاص کو ساتھ اتباع کے برابر رخصہ کوہ کے رکھا اور عبد اللہ بن ربیعہ کو اوپر تیر اندازوں کے امیر کیا اور لواء طلحہ بن غنخہ کو دیا القصد سلمان اوپر لشکر کفارنا ہنجر کے غالب آئی اور کفار نے مونہ بہزیمت رکھا فتح اور نصرت بجانب اسلام اور ہزیمت و خست بجانب کفار یہ کار مقرر ہوئی اور غرائب روایات سی ہی کہ معارج النبوة میں لایا ہی کہ آواز شیطان کی کہ بقتل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ آکر تا ہمدینہ میں پہنچی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو آواز سنی باہر دوڑیں اور روتی تھیں اور ایسی ہی زنانہ شمیمہ ہی روتی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی سننے اس آواز کے مدینہ سے احد میں تشریف لی گئیں جیسا کہ ذکر شریف اونکے میں اوس جگہ آوگیا اور نہ حاضر ہونا عثمان رضی اللہ عنہ کا روز احد جیسا کہ صحیح بخاری میں آیا ہی اور غایب رہنا اونکا جنگ بدر میں اور حاضر ہونا اور اور تحلف بیعتہ الرضوان سے کہ سایل نے ابن عمر سی سوال کیا تھا۔ پس کہا ابن عمر نے آیا خبر دون میں او بیان کروں تجھے وہ جو پہچانتی تھی صحابہ اوسوقت میں جا رستم ہوئی ایک جماعت فی جنگ کی اور تہید ہوئی اور ایک گروہ ہماک کر زوایا اور شاہ جبل میں مخفی ہوئی اور بعض نے شہر میں جا کر قرار کرکے اور عثمان بن عفان از انجلا تھے اور بعد از اتمام معاملہ اور مقابلہ اور شکستیں بارہ جنگ کے خدمت میں حضرت کی خدمت کی اور اس آیت نے سب سے شامل حال ہو کر رقم عفو و مغفرت ناحیہ حال اور نامہ اعمال اونکے پر کہی تھی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِیْتَکُمْ اِلٰی اٰخِرِہِ نَعْنٰی جن لوگوں نے روگردانی اور ایک جماعت فی ثبات قدم اختیار کیا اور اوپر مرکز صدق کے قائم رہی پس زار عثمان میں روز احد کے گواہی دیتا ہوں میں کہ خدا نے اؤ سے عفو کیا اور تحلف اونکا بدرسی بھت بیمار ہوئے صاحبزادی آنحضرت کے کہ اونکی تزویج میں تھیں اور چھوڑا حضرت نے اونکو بیمار واری صاحبزادی کی میں اور زبایا نکو اجہ اوس مرد کا ہی جو حاضر ہوا

## باب بیسویں صل میر

بدرین اور سہم اوسکا اور غنبت اونکی بیعتہ الرضوان سے پس اس جہت  
 سی کہ بھیجا اونکو آنحضرت چلنے نزدیک اہل مکہ کے تاکہین اونکو کہ حضرت  
 معمر آئے ہیں نہ محارب اور تہی بیعتہ الرضوان بعد جاتے عثمان کے طرف  
 مکہ کے اور پکڑا آنحضرت فی دست راست اپنا اور مارا اور دست چپ کے  
 اور فرمایا یہ دست عثمان کا ہی **وصل** بیان شہادت حضرت  
 حمزہ رضی اللہ عنہ **اور** قصہ قتل حمزہ بن عبدالمطلب مجلا اس طرح برہی کہ وحشی  
 بکینہ طعینہ بن عدی طرف احد کے بقتل حضرت حمزہ کے جاتا تھا ہند بنت  
 عتبہ زن ابوسفیان مادر معاویہ نے راہ میں وحشی سے ملاقات کی اور اوسکو  
 تخریص کیا اور قتل حمزہ کے اور کہا کہ میرے باپ عتبہ کو حمزہ نے روز بدر  
 مارا ہی۔ وحشی کہتا ہی اتفاقاً جنگاہ میں حمزہ کو دیکھا میں نے کو مانند شیر مست  
 کے درمیان قوم کے اگر صفوف لشکر فویش کو درہم برہم کرتی تھے ناگاہ  
 سباع بن عبد العزی خزاعی صفت کفار سے باہر آیا اور مبارز طلب کیا  
 حمزہ باہر آئی اور سباع کو مارا اور میں پس سنگ متواری تہا کہین میں جب  
 حمزہ میرے پاس غافلانہ آئے حربہ اپنی کو اونکی طرف ڈالا میں پس اس میں  
 گرے اور ایک جماعت اونکے یاروں سے اوپر سر اونکے آئی اور کہا یا عاہ  
 جواب نہ سنا جانا میں نے کہ آخر ہوئے صبر کیا میں نے تالوگ اونکے سر سے دور  
 ہوئی پس گیا میں اور حربہ اپنی کو اوٹھا کہ شکم اونکا بچکافہ کیا اور جگر نکال کر  
 ہند پاس لیگیا میں اون نے اوسکو چاکر پینک دیا **وصل** اوصحا  
 نے ہی اس غزوہ میں کارزار بہت کی اور حق محبت اور اخلاص بجالا  
 بعضے بشرت شہادت پہنچی اور بعضی باقی رہے رضی اللہ عنہم **اور** روایت  
 ہی قبیس سے کہ اونسنے اپنی باپ سعد بنی روایت کی کہ کہا علی مرتضیٰ رضی اللہ  
 عنہ سی سنا میں نے کہ روز احد میں فرمایا نولہ ضرب مجھی پہنچین چار ضرب میں  
 اونین سے اوپر زمین کے گرا میں اور ہر مار کہ گرتا تھا میں انکے دغیر و اوز شہو  
 میری بازو پکڑتا تھا اور مجھی قائم کرتا تھا اور کہتا تھا متوجہ اوپر کفار کے ہو کہ طا  
 خدا اور رسول میں ہی تو اور وہ دونوں مجھے راضی ہیں بعد از فراع جنگ میں

حضرت رسالت سی عرض کیا آن سرور نے فرمایا وہ جبریل السلام ہے اور  
 طلحہ رضی اللہ عنہ سی ہی روز احد میں بہت دلاوریاں وجود میں آئیں کہ سب  
 ایجاب دخول جنت ہوئے اور ایک دلاورون اور جان بازون درگاہ سے  
 حطۃ العنیل تھا کہ اس کو غنیل الملک کہہ ہی کہتے ہیں اور وہ مدینہ میں تھا  
 اور اسی رات کہ خدا ہوا تھا اور ہمراہ اپنی بی بی کے ساتھ تھا اور صبح غسل  
 جنابت کرتا تھا اور ایک جانب سرانچی سے دھوئی تھی کنا گاہ سنا کہ وقت  
 نے اوپر اصحاب کی تنگی کی اور اور ایک روایت میں آیا ہی کہ غیب سے  
 آواز آئی اوسی حالت جنابت میں بی طاقت ہوا اور احد میں آیا اور محاربہ  
 کیا اور بہت کفار کو دوزخ میں پہنچایا اور شہید ہوا پس آنحضرت نے دیکھا کہ  
 ملک اس کو غسل دیتی ہیں **وصل** اور ایک وقایع صعبہ احد سی  
 شہادت مصعب بن عمیر کی ہی اور مصعب بن عمیر احد اصحاب اور فضلا  
 اونکے سے ہیں اور ایک ہزبران میدان جلالت اور سپہ سالاران معرکہ  
 سی وہب بن قباوس مزی اور برادر زادہ اسکا حارث بن عقبہ بن قباوس  
 تھے **وصل** مردانگی اور دلاوری مردان اصحاب کے یہ تھی کہ مرقوم  
 ہوئے لیکن بعض امور مومنات نے کہ ہمراہ تھیں اور خدمت غزوات کرتی  
 تھیں اور زبانی اونکو پہنچاتی تھیں جہاد اور قتال کیا چنانچہ سیدہ بنت کعب  
 کہ شیر زن تھی پردہ اور ہزبر معارک اور محافل کہ باتفاق شوہر اپنی زید  
 بن عاصم اور دو نو بیٹوں اپنی عمار اور عبد اللہ کے اہتمام تمام کیا اور کہیں  
 کہ نبیہ معرکہ سیدہ کذاب میں ہی حاضر تھے **وصل** محاربہ اصحاب  
 اور قتال اونکا ساتھ کفار کے اس غزوہ میں اور مارنا اور ماری جانا اور  
 جان فدا ہی آنحضرت کرنا اور عہد وفا کرنا بہت اور زیادہ اوس سے ہیں  
 جو مذکور ہوا اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو  
 خون روی پر انوار سپید ابرار ہی روان ہوتا تھا میرا پدر مالک بن سنان  
 موہنہ اپنی کتا اوس موضع پر کہ کبک جو ہستی تھے اور نگل جاتے تھے پس  
 مگوگون نے اوس میں تحکم کیا آنحضرت نے فرمایا جو کوئی مساس کرے میری خونگو

## باب بیون فصل تیسرے

نہ پہنچی اوسکو آتش و دوزخ اور روضۃ الاحباب بن شیخ ابن حجر سی نقل ہی  
 کہ شیخ صحیح بخاری میں کہا ہی کہ عبد الرزاق معمر سے اور معمر زہری سے روایت  
 کرتا ہی کہ ستر ضرب شمشیر اوپر روی مبارک حضرت کے مارین اور حق تعالیٰ  
 نے سیکے شمشیر سے آنحضرت کو نگاہ رکھا اور عبد الرحمن بن حمید اسدی نے  
 یہی بقصد آنحضرت گھوڑا دوڑایا ناگاہ ابو دجانہ نے ساتھ ایک ضرب  
 شمشیر کے اوسکو اوپر زمین کے ڈالا اور کیفیت عتبہ بن ابی وقاص اور  
 عبد اللہ بن شہاب کی معلوم نہیں کہ ہلاکت اونکی کب اور کہاں ہوئے۔  
 اور صحابج النبوة میں علی الاجماع کہا ہی کہ بقیہ وہ پنج شہوم ہی اوسی  
 سال میں باقیع وجوہ ہلاک ہوئی۔ **و صل** لائے ہیں کہ جب حضرت  
 رسالت صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم باد اطلحہ اور علی کے اوس مخاک سی باہر  
 آئی اور اصحاب نے جانا کہ وہ سرور انبیاء زندہ ہیں ہمراہ یاروں کے متوجہ  
 احد کے ہونے اور جاہا کہ اوپر قلعہ کوہ کے چڑھیں بہت ضعف کے کہ سبب  
 جراحات اور کوفت بدن کے ذات باریکات میں عارض ہوا تھا سپر نہوا  
 ابی سفیان نے ساتھ ایک جماعت کے مشرکون سے چاہا کہ دوسری طرف  
 اوپر کوہ کے جا کر اوپر اونکے مستعلی ہو دیں اور چھوڑ دیں کہ یہ شیب میں  
 آویں آنحضرت نے دست بدعا اوٹھایا اور فرمایا ای خدا تعالیٰ مست چھوڑ  
 کہ یہ محل اپنی سے پیشتر جاسکین الغرض اون نامزدوں نے اکثر کشتہ کو  
 اہل اسلام سے منکہ کیا اور شکم اونکے لگا فتنہ کیے اور غبار اونکے باہر لائی اور  
 گوش و بینی نہند الی کاٹ کر رشتہ نہیں پہنچی الا حنظلہ غنیل الملائکہ کہ اوسکو  
 منکہ کیا سبب اوسکے کہ وہ بیٹا ابو عامر راہب کہ اوسکو ابو عامر فاسق کہتے  
 تھے تھا اور ساتھ مشرکین کے ایک تھا اور اول اوسکی سیکا کہ اوپر شکرا سلام  
 کے ماتحت لایا وہ چالغۃ اللہ علیہ **و صل** اوز جو مشرکین نے طرفت  
 کر کے باز کشت کی خاطر اصحاب میں دغدغہ نے راہ بائی کہ عباد اعز میت  
 مدینہ کرین اور غارت و تاراج پوتوقع آوے اسلمی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
 کو فرمایا تعجب مخالفین کے جاوین اور تحقیق اس خبر کی کہ ین پس حضرت امیر



بموجب فرمودہ سید المرسلین خبر لائے کہ شریکین مکہ کو کہیں اور نماز ادا کرنے میں اور پر شہداء احد کے روایت میں آیا ہی کہ بعض اہل حدیث اور سیرت اور اوس کے ہیں کہ آنحضرت نے اولاً اور حضرت حمزہ نماز پڑھی بعد اذن جبکا جنازہ لاتے تھے آ کے حمزہ کے رکعتی تھے اور نماز پڑھتی تھے تا ستر نمازین اور حضرت حمزہ کے پڑھی گئیں اور یہ سب بحث بطول و تفصیل شرح نفا السعادت میں بیان کیا گیا ہی وہاں چاہیے دیکھنا۔ اور صحت پہنچا ہی کہ جنگ احد میں ستر مرد مسلمانوں کے مقتول ہوئے چار تن ہمارے سے اور چھاسٹھ نفر انصار سے اور شکر کفار سے قریب تیس کے وصل جہنم ہوئے **وصل** اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل مطلق شہادت میں وارد ہوا ہی اور روایت ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ حق تعالیٰ اور شہداء کے تجلی کرے اور کہی کہ طلب کرو اس شہدوں اور ای جان باز و مجسمی جو کچھ چاہو کہیں ای پروردگار ہم چاہتے ہیں کہ خون ہماری اجساد میں ہمارے دوبارہ لاوے تو اور ہکو دنیا میں بھیجی تیری فیضان بارد و سری شہید ہو دین ہم فرمان الہی آوے کہ ہم جسکی روح قبض کریں دوبارہ دنیا میں اوسکو بھیجیں اور ابی زردہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن زیارت قبور شہداء احد فرمائی اور کہا ای خدا بد رستی اور رستی بندہ تیرا اور رسول تیرا گواہ ہی کہ یہ جماعت طلب رضا تیری پیت شہید ہوئی ہی اور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال زیارت شہدائے احد جاتے تھے۔ اور جب حضرت کے ابو بکر صدیق اور عمر فاروق ہی سبیل سلوک رکھتی تھے اور اخبار و آثار فضل شہدائے احد میں بہت وارد ہیں۔ لائے ہیں کہ بعد چھالیس برس کے کشف قبور بعض شہدائے احد کا کہ ایک ام ضرورت شرعیہ واقع ہوا وہی ہی تروتازہ مثل غنچہ امی گل اپنی اکھان تھیں کی تو کہ آج ہی دن ہوئے ہیں اور لائی ہیں کہ جب ابوسفیان اور شہدائے احد نے طرف مکہ کے مراجعت کی پہر نے اپنی سے

نادم اور پشیمان ہوئے اور کہا زحمت کبھی ہٹنے اور شکرجع کیا ہنسی اور  
وہ بن عظیم الشکر محمد بن ڈالا ہنسنے اور خیار اصحاب آنحضرت کو مارا ہنسی اور  
اور ہنوت بکا زنا تمام ہرے ہم مصلحت وہ ہی کہ ہرین ہم اور اصحاب حضرت  
کو بالتمام مستاصل کرین ہم بعد از ان بکہ مراجعت کرین ہم خانیچہ عکرمین  
ابی جہل اسباب میں موافق ابی سفیان کے تھا **وقایع سال ہجرام**  
اور ماہ صفر میں اوپر اس جہتیں ہنسنے کے ہجرت سے جو واقعہ ہوا سرینہ  
رجع ہی اور اسی قصہ میں حدیث عقل اور قارہ کہ نام دو موضع کا  
ہی۔ اور حدیث صحیح بخاری بن آیا ہی کہ جنیب کو حیو قہ کہ مجوس تھا  
دیکھا کہ خوشہ انگور کھاتا ہی اور نہ تھا کہ میں اس وقت کوئی میوہ اور ہتا  
وہ بستہ بخدی پس نہ تھا وہ مگر رزق کر روزی گردانا اسکو ہی سجانہ تے  
اور جب منقضی ہوئی اشیر حرم اس وقت تنعم میں جنیب اور زید کو اوپر دارک  
کہنچی اور جنیب نے اوس حال میں قریش سے التماس کیا کہ تادور کت نماز ادا  
کرے حق تعالیٰ نے اونکے دلونین ڈالا کہ التماس اوسکی کو مبذول رکھا اور  
بہ سنت درمیان مقتولون کے جنیب ہی یادگار رہی۔ اور اوپر اس  
بین تیس مہینہ کے ہجرت ہی سرینہ ابوسلہ عبد اللہ بن اسد مخزومی وقوع میں  
آیا کہ اوسکو ساتھ ایک سو پچاس مرد کے انصار سے کہ ابوعبیدہ بن الجراح  
اور سعد بن ابی وقاص اور اسید بن حضیر اور ازہم بن ابی ارقم وغیرہ اونہ  
تھے اوپر بنی اس کے بھیجا اوپر ہی اوپر اس جہتیں شہر کے عبد اللہ بن انس  
کو بھیجا تا سفیان بن خالد ہرنے کو کہ ساکن عرب نہ تھا قتل کرے اور راحت دین  
اسلام کو شر اور بن داو سکے شے پاک کرے اور یہی ماہ صفر میں اوپر  
راس جہتیں شہر کے بعد از چار ماہ کے غزوہ احد سے واقع ہوا قصبہ یرموقہ  
ہی کہ اوسکو سرینہ المہذبن عمرو اور سرینہ القارہ بھی کہین اور یرموقہ ایک  
موضع ہی بلاد ہزبل میں درمیان مکہ اور عسفان کے اور یہی اسی سال  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ جماعت کے کبار صحابہ بھی مشعل  
ابوبکر اور عمر اور علی اور طلحہ اور زبیر کے مہاجرین سے اور سعد بن معاذ

حضرت  
بقیعت جنیب  
دکھان خادج  
داخلہ  
قارہ  
نقارہ دار  
نصفہ

اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ کے انصار سے ساتھ ایک تقریب کے کہ ارباب سیر نہ ذکر کیا ہی منازل یہود بنی النضیر میں تشریف لائے اور یہ ایک قبیلہ بڑا ہی قبیل یہود سے اور لائی بن کہ خیمہ آنحضرت فضائی بنی حطبہ میں قائم کیا تھا غور کہ ایک تیرانداز و ن یہودی تہا نیز ہیکتا تھا ایک تیر خیمہ آنحضرت میں پہنچا وہاں سے خیمہ کو دوسری جگہ استاد کیا۔ حضرت علی رضہ اس کے کہات میں تھے ناگاہ دیکھا کہ شمشیر برہنہ ہاتھ میں ساتھ قوم د اور کے باہر آیا علی مرتضیٰ نے اوپر اس کے حملہ کیا اور سر اس کا تن پیدا اس کے سے جدا کیا اور آگے حضرت کے لائے پس آنحضرت فی ابودجانہ اور مہل کو ساتھ آٹھ نفر اور کے مصحوب علی مرتضیٰ کے کیا اس جماعت کو کہ ہمراہ غور کہ تہی سب کو قتل کیا اور سر اس کی حضرت کے روبرو لائے اور آنحضرت فی پندرہ رات دن اس جماعت کو محاصرہ میں رکھا اور ابن ابی منافق اور قبیل اور کوی فریاد رس بنو النضیر کے ہوں کے پس آنحضرت نے ابو لیلای مازنی اور عبد الدین سلام کو امر فرمایا تا نخلستان یہود کو قطع کریں۔ القصہ حق تعالیٰ نے خوف دلمین بنی النضیر کے ڈالا اور رعب نے اوپر اس کے غلبہ پایا کہ سب کو اپنی طرف سی خدمت مقدسہ حضرت بنو یہ بن بھیجا کہ ہکو چوڑ دو تا نخل باوین ہم اور باون وادی غربت میں رکھیں ہم آنحضرت فی فرمایا کہ اسلحہ اپنی تہا ہا چوڑ جاؤ اور جہد کہ اموال تمہارے چار پائی اوٹھا سکیں لیجاؤ وہ لوگ بضرورت و اضطراب اسباب پر راضی ہوئے اور اپنی گہرا اپنے ہاتھ سے برباد اور خراب کی گئی اور کہیں کہ اسلحہ بن النضیر کا پس زرہ اور بی پس خود اور تین سو چالیس شمشیر تہی اور رہی اسی سال میں وفات عبد اللہ بن عثمان بن عفان سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع ہوئی۔ کہیں ایک خراس نے منقار اس کی آنکھ میں ماری اس سبب سی مار ہوئی اور در دنیا سی رحلت کی اور ہی اسی سال میں ام سلمہ کو ترمج فرمایا اور شوہر اس کا کہ ابو سلمہ بن الاسود ترمجی تھا اس نے وفات پائی

اور یہی اسی سال میں زینب بنت خویلد نے کہ ازواج مطہرات سی تھیں  
وفات پائی اور یہی اسی سال میں قاطیہ بنت اسد بن ہاشم بن عبدمنات  
مادر حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور یہی اسی  
سال میں جوتہی شعبان کو ریحان رسول مقبول اور نور دینہ بتول امام شہید  
سعید ابو عبد اللہ حسین رضی اللہ عنہ متولد ہوئے اور حاملہ ہوئی تھیں قاطیہ زہرا ساتھ  
امام حسین کے بعد از ولادت امام حسن کے ساتھ بچا سرب کے اور نہ تھا  
حضرت فاطمہ زہرا کو وہ جو ہوتا ہی عورت کو کنو حیض و نفاس سے اور اسکی  
تسمیہ کیا گیا ہی اونکو ساتھ حورائے جنت کے اور یہی اسی سال میں غزوہ  
بدر موعود واقع ہوئی اور اوسکو بدر صغیرا ہی کہیں اور یہی اسی سال  
میں ایک مرد یہودی نے ساتھ زن یہودیہ کے زنا کیا پس آنحضرت فی حکم  
شریعت محمدیہ حکم برجم دونوں کے فرمایا اور اسی سال میں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن ثابت کو امیر تعلیم خط و رسم فرمایا پس سندہ  
دن میں اوسکو سیکھ لیا کہ اتنی وقتہ الا جواب اور یہی اسی سال میں  
واقعہ سرقہ طعمہ بن ابیرق کا کہ بنی طغرسی تھا کہ ایک زرہ خانہ قنادہ بن النعمان  
الضاری سے کہ ہماریہ اوسکا تھا چرائی اور انسان میں لایا اور گردنی راہ  
رخون سے کہ انسان میں تھی گرنا کپڑا پس ڈر اگر حالی ظاہر ہوئے اوسکو  
گہرین زید بن الیمین یہودی کے ڈال دیا اور یہی اسی سال میں بقول مشہور  
اور ایک قول کے موافق سال ششم میں اور مطابق ایک قول کے ہشتم  
میں اور بعض نے اس قول کو ترجیح دی ہے تحریم خمر واقع ہوئی وقائع  
سال ہجری اسی سال میں زینب بنت جحش کو حکم الہی نکاح میں لائے  
اور بروز وفات اُنکے آیہ حجاب بقول اہل سیرنازل ہوئی اور اسی سال  
میں غزوہ ربیعہ واقع ہوئی۔ اور یہ نام ایک آب کا ہی خاص بنی خزاعہ  
کے لئے اور اوسکو غزوہ بنی المصطلق ہی کہیں اور یہ لقب ایک مرد  
کا ہی کہ نام اوس کا خزیمہ بن سعد بن عمرو ہی ایک لطن ہی خزاعہ سے

جیسے  
ضمیمہ  
در بیان  
مکہ  
مکہ

اور سلق آواز سخت کو کہیں اور وقوع اس غزوہ کا روز دوشنبہ بعد  
ازدوش کے گدزی تہین شعبان سنہ خمس اور ابن اسحاق نے سنہ  
اور موسیٰ بن عقبہ نے سنہ اربع کہا اور کہا کہ یہ روانگی قلم کی ہی کہ بجائی  
خمس کے اربع لکھا اور شمار وہ ہی کہ سنہ خمس میں ہوا اور یہی اسی سال میں  
نازل ہوئی آیہ تیمم اور یہی اسی غزوہ بنی المصطلق میں جو سلمان غور تو تکی  
بندی لیکھی اور شہوت نے اوپر اوٹکے غلبہ کیا اور غزوہ بت نے اشتداد پایا  
بطریق ملک مین بغیر پوچی حضرت کے تصرف بغزل کرتے تھے پس سوال کیا  
آنحضرت سی کہ آیا غزل جائز ہی یا نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب  
دیا کہ تم غزل کرو یا کرو جو کہ پیدا ہونے والا ہی ہوگا اور اسی جگہ سے اباحت  
اور حرمت دونو مفہوم ہوتی ہیں اور مذہب فقہانے یوں قرار پایا ہی  
کہ غزل امت میں جائز ہی اور مرد میں جائز نہیں مگر باذن او سکے اور جاریہ  
غیر میں کہ مکوحہ کسیکی ہو جائز نہیں الا باذن مولیٰ اور یہی اسی سال میں  
قصہ افک ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقع ہوا اور افک بکسر اور  
فتح بمعنی کذب کے ہی اور غیب وہ ہی کہ مسلمانوں ہی چند آدمی ساتھ  
اہل افک کے شریک ہو اور اس ورطہ میں پڑے مثل حسان بن ثابت اور  
سطح اور مثالب بن اناثہ قرشی مطلبی کہ بیٹا خالہ ابو بکر صدیق کا تھا اور  
حنہ بیٹی حبش خواہر زینب بنت حبش کے کہ انہما مومنین سے ہی اور بعضی  
اور لوگ کہ نام اونکے مذکور نہیں اور عروہ کہ راوی اس حدیث کا ہی کہتا  
ہی کہ مجھی علم نہیں اونکے ناموں کا بجز اسکے کہ سب عصبہ ہی اور مروی ہے  
کہ جب آیات برات ہماث صدیقہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی — قاذنون  
کو طلب کیا اور حد قذف کہ اسی تازیانہ ہی ہر ایک کو اون جاریہ ہمارے  
اور یہی اسی سال میں ہجرت سی غزوہ خندق نے وقوع پایا اور غزوہ  
خندق اسلئے کہیں کہ اس غزوہ میں ایک خندق کہودی تھی گردینہ سطرہ  
کے اور ہر شیخ ولی الدین بن عراقی نے کہا کہ مشہور وہ ہی کہ سنہ رابعہ میں  
وقوع ہوا اور مہنی جو مدار سنو ات کا اوپر و جنتہ الاحباب کے رکھا ہے

کون  
صاحب  
طریق  
لام و در  
قافہ

کون  
صاحب  
طریق  
لام و در  
قافہ

سند خامس میں ذکر کیا ہنئے - القصہ محاربات اور مقامات میان دو لشکر کے واقع ہوئے خصوصاً علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس غزائین مبارزات حد قیاس عقل سے زیادہ وقوع میں آئے اور یہی اسی سال میں متصل واقعہ خندق کے غزوہ بنی قریظہ کے قبیلہ عظیمہ تھا یہود عدیل بنی النضیر بنی کہ اونکو اخلا فوایا تھا واقع ہوئی اور وقایع اسی سال ہی وہ کہ بلال بن حارث نرنے ساتھ چار سو نفر کے قبیلہ مزینہ سی خدمت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئے اور یہ دولت اسلام مستعد ہو گیس آنحضرت نی اون سیکو فرمایا اپنی منازل میں جاؤ جهان تم رہو گے مہاجرین میں داخل ہو اور اسی سال میں خوف واقع ہوا کہ یہود ان مدینہ کہتی تھے کہ اوپر ماہ کے سحر کیا ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز خوف ادا کرتے تھے تا ماہ منجلی ہوا اور یہی اسی سال میں غزوہ دومۃ الجندل واقع ہوا اور وہ نام ایک کوہ کا ہی کہ وہاں سے کوہ تک دس مرحلہ ہی اور دمشق تک ہی دس مرحلہ - کذا قیل اور بعض نے کہا ہی کہ دومۃ الجندل ایک قلعہ ہی کہ اساس اوسکا اوپر سنگ کے رکھا ہی اور محصول اوس موضع کا خرما اور جو ہی اور مواہب میں کہا ہی کہ ایک شہر ہے کہ میان اوسکے اور دمشق کے مافت پانچ شب کی ہی اور بعد اوسکا مدینہ سے بندہ ناسولہ شب اور تسمیہ اوسکا ساتھ اس نام کے ساتھ دومی بن اسماعیل کے ہی کہ نزول کیا تھا اس جگہ اور یہی اسی سال ماہ ذیحجہ میں سریہ ابو عبیدہ بن الجراح تھا اور معارج النبوة میں لایا ہی کہ آنحضرت نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ ایک جماعت کے طرف سیف البحر کے بھیجا تھا اور زاد اونکا اور سفر میں خرما تھا اور روضۃ الاحباب میں ذکر اس خبر یہ کا پایا نہیں جاتا ہاں او اخر سال ششم میں سریہ محمد بن مسلم میں لایا ہی اور اس قدر کہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ چالیس مرد کے کشتن گاہ اونکی میں بھیجا تھا اوس جماعت سی انتقام کہنیا - وقایع سال ششم اس سال میں یقول جہور حج اسلام فرض ہوا



## باب بیسواں فصل تیسرے

پہلی سی سال میں عبد الرحمن بن عوف کو قبیلہ بنی کعب میں ایک موضع میں کہ  
 اوسکو دومتہ الجندل کہیں بھیجا اور اسی سال میں حضرت علی بن ابیطالب کو  
 قبیلہ بنی سعد بن ابی بکر میں ساتھ سود کے موضع فدک میں بھیجا اور اسی سال  
 میں قضیہ عکمل اور عرنیہ واقع ہوا اور اوسکو سریہ کمر بن جابر فہر سے  
 بھی کہیں اور ریح الباری میں کہا کہ ابن التین نے زعم کیا ہی کہ عرنیہ  
 اور عکمل نام ایک قبیلہ کا ہی اور یہ گمان اوسکا غلط ہے۔ بلکہ دو قبیلہ  
 ہیں متخایر عکمل عدنان سے ہی اور عرنیہ قحطان سے اور ایک وقایع اس  
 سال میں سریہ عبد اسد بن رواحہ ہی طرف اسیر بن زرام یہودی کے خیمہ میں  
 اور دفاع اس سال سے پہنچا عمرو بن اسدہ الضمری کا تھا طرف اسدہ سفیان  
 بن حرب کے مکہ میں اور اسی سال میں روز دوشنبہ غہذیقہ سے  
 میں ہجرت سی بقصد عمرہ حدیبیہ میں کہ نام ایک موضع کا ہی اور یومیل کے  
 مکہ سے اور وہ جامع ہی میان حل اور حرم کے **وصل** جب درنیت  
 کیا مشیر کن قریش نے کہ آنحضرت اور نگاہ اشت حرم اور ترک  
 محاربہ اور مقابلہ اور قلع اور قلعہ ہونے کے متوجہ ہیں مغرور ہوئے اور اوپر جبل  
 اور سفاہت اور بد خوئی اور بد بختی اپنی کے قائم ہو کر بنیاد تہذیب اور سرکشی  
 کی محکم کی اور لوگوں کو اثبات مدعی اپنی کے لئے پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے درمیان لائے اول بدیل بن ورقانہ اعی ساتھ ایک عجات  
 کے قبیلہ سی کہ عہد جاہلیت اور اسلام میں مخلصون اور محبوب درگاہ نبوت  
 رہی تھے اور ہمیشہ اخبار اور اسرار اہل مکہ کو مدینہ میں پہنچاتی تھے اور اس  
 بدیل بن ورقانہ اوسوقت میں سلک اہل اسلام میں انتظام بنایا تھا  
 اور بعضوں نے اوسکو صبی مقدم الاسلام میں کہا ہی اور بعض نے  
 کہا ہی کہ اسلام لایا وہ اور بیٹی اوس کے عبد اسد اور حکم بن خرام بروز فحش  
 مکہ کے اور حاضر ہوا وہ اور بیٹا اوسکا حنین اور طایف اور تیوک میں  
 اور مارا گیا عہد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور بعض نے کہا ہی کہ مارا  
 گیا روز صفین اور لائے ہیں کرب حاجت قریش سے لوگ آئی اور



سعی اونکی نے رفع قنوت قریش اور شدت ان اشقیاء میں سود نکلیا آنحضرت نے بھی جاہکے سیکو بھیجین کہ اس یاب میں سعی کرے پہلے ایک مرد کو بھیجا کہ نام اوسکا حراش بن امیہ کعبی خزاعی تھا اور اوسکو سواری کے لئے ایک شتر دیا تھا تا اونکی دستین کرے کہ آنا آنحضرت کا زیارت کعبہ اور ادبی عمرہ کے ہی نہ محارہ اور قتال کے جب قریش باپس پہنچا اونہوں نے اوسکے شتر کو پی کیا اور اوپر اوسکے قتل کی ایک جہت ہوئے اوسکی قوم کہ مکین تھی حمایت کی اور نجات اور خلاص دیکر طوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجا اور روضۃ الاحباب میں کہا ہی کہ اون پچاس مرد کو کفہ قریش سے کہ محمد بن مسلمہ لایا تھا آنسروز نے اوسی روز اونکے ساتھ لطف فرمایا اور سیکو اوٹھا بھیجیا اور موافق اس روایت کے آنا عثمان رضی اللہ عنہ کا اسوقت میں ہوا کہ آنحضرت تی بعد از وقوع صلح اور فراغت کے کتابت صلح نامہ سے سہیل بن عمرو کو اپنی پاس نگاہ رکھا کہ جب تک عثمان نہ آوین تجکو نہیں چھوڑتے ہم پس اوسنے قریش کو کہا کہ عثمان رضہ کو بھیجو تا میں خلاصی پاؤن پس عثمان آئے اور سہیل کو رخصت کیا کہ انی الموبیہ واللہ اعلم **صل** بعد ازاں خولیط بن عبد العزیز اور کرز بن حفص اور سہیل بن عمرو نے تمہید بباط مصالح کیا۔ پہلی بات کہ سہیل نے یہ بتی کہ اسال حضرت یہاں سے پہر جاوین اور سال دیگر آکر عمرہ ادا فرماوین اور دس برس تمہارے اور ہمارے درمیان صلح ہووے محارہ اور مقاتلہ اور جدال مرتفع ہووے اور بلاد دیار میں یامن وسلامت آید رفت آپس میں کرین اور ایک دوسری سے تعرض نہکرین اور ہم سوگند اور ہم عہد آپس میں تعرض نہ پہنچاوین اور یہی شرط کی کہ سال آئندہ ہی اگر آوین زیادہ اوپر تین دن کے زمین اور شمشیر و نگو جلیاب میں رہیں اور شرط دوسرہ کہ جو کوئی ہم سے بی اذن اپنی ولی کے آگی تمہارے آوے اوسکو آگے ہمارے بھیجو اور اگرچہ مسلمان ہووے اور جو کوئی تم میں سے ہمارے پاس آوے اوسکو اوٹھا نہ بھیجین ہم مسلمانوں نے

## باب بیسواں فصل تیری

اس شرط سے تعجب کیا اور حاصل کلام بعد از تقریر تمہید ثبات شرائط صلح اور احضار آلات اور ادوات کتابت کے آنحضرت نے اوس بن خولی رضی اللہ عنہ کو کہ صفت کتابت و خط میں مہارت رکھتا تھا بلایا تاکہ کتابت عہد نامہ قیام سہل نے کہا اے محمد چاہیئے کہ یہ عہد علی بن ابی طالب لکھیں اور اسے آنحضرت نے واسطے پڑھنے سورہ توبہ کے کہ اوسین بیان نقص عہد اور توبہ منافقین کا ہی بعد از بھیجی ابو بکر کے حج کے لئی اور امیر حاج کرنا و انکو علی رضہ کو بھیجا

**وصل** اور جب کتابت صلح نامہ با تمام پہنچی اور ایک جماعت نے اعیان صحابہ سی اور بعضی مشرکین نے بھی گواہی اپنی ثبت کی آنحضرت نے اصحاب کو فرمایا کہ اب اوٹو اور شتران اپنی ہدی کو کھینچو اور احرام سے باہر آؤ اور لائے ہن کہ آنحضرت نے بیس شتر کہ ایک اوسین سے شتر ابی جہل کا تھا بدست مبارک اپنی کے خر فرمایا اور باقی کو ساتھ ناحیہ بن جذب کے دیا تاکہ میں لیجا کر وہ میں بیچ کیا اور گوشت فقرا اور مساکین کو دیا ان کے قسمت کیا اور بعض نے کہا ہی کہ مجموع شتران ہدی کو حدیبیہ میں خر فرمایا اور اسی سال میں آنحضرت فی رسل اور شامیر ملوک آفاق اور سلطین اکناف کو بھیجی اور بعض اہل سیر یہ کہتی ہن کہ یہ ارسال محرم کے سال ہفتم میں تھا ظاہر جو آخر سال ششم اور اول سال ہفتم کا تھا اور ارادہ ارسال سال ششم میں تھا اور سال ہفتم میں بیچ وجود کے آیا یا بعض سال ششم میں تھا اور بعض سال ہفتم میں اسلیمی اشتباہ تی راہ بایں واسطہ اعلم اور ملوک سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ اونہی طرف لکھی ایک نجاشی تھا بادشاہ حبشہ اور ہر قتل بادشاہ روم اور کسری بادشاہ ہرین اور مقوقش والی اسکندریہ اور حارث بن ابی شمر عنانی حاکم شام اور ہودہ بن علی حقی والی یامہ۔ یہ پہلے شخص ہن کہ انکی طرف نامہ لکھی اور بعض نے اہل سیر سی ساتواں منذر بن سادی حاکم بحرین کو کہا ہی اور یہی اسی سال میں قضیہ خولہ بنت ثعلبہ بن قیس بن مالک بن خزرج کا ساتھ زوج اوسکی اوس بن خزیمہ رضاری کے تھا اور وقایع سال ششم سی سابقہ تھی

میان شتران و اسبان اور صورت اوسکی وہ ہی مگر آنحضرت نے فرمایا کہ  
مسلمان اس پر اور شتر اپنی ڈھڑ اور اوین اور آٹھین مسابقت کریں تاو کہ کہا  
جائے کہ اس وقت گرسنگ آگے جاتا ہی اور تہ بات اعداد آلات جہاد سے  
ہی ۱۰۰۰ وقایع سال ششم سے وفات ام رومان والدہ عات صدیقہ  
کی ہے اور اسم اوسکا زینت عامر ہے اور سب اوسکی میں اختلاف  
بہت ہی باوجود اتفاق کے اوپر اس قول کے کہ بنی غنم بن مالک بن کنانہ  
سی ہی اور آخر اس سال میں اور پنج ایک قول کے اول سال ہفتم میں  
ابو ہریرہ دوسری اسلام لایا اور کلام شریع اسلام اور سائر احوال اوسکے  
میں بہت ہیں **وقایع سال ہفتم** اس سال میں غزوہ خیبر واقع  
ہوا اور خیبر نام ایک مدینہ کبیر کا ہی خداوند حصون مدیدہ اور مزارع  
کثیرہ کا اوپر آہٹ منزل کے مدینہ سے بیات شام گذافی المواہب  
**وصل** اہل خیبر نے جو اوپر غزیت خیبر البشر کے اطلاع بائی کنانہ  
بن ابی الحقیق بن یاسر ہم سو گزوں اپنی کے غطفایون کے بیجا اور استداد  
جائی اور وقایع سے جو اس غزوہ میں وقوع پایا ایک وہ تھا کہ ہوا  
اون ایام میں بہت گرم تھی محمود بن مسلمہ ہائی محمد بن مسلمہ کا بھت شد  
حرارت ہوا کے اور نقل سلاح کے سایہ حصار ناعم میں مقصور اوسکے کہ  
وہ ان کوئی اہل قتال سے نہیں سو گیا تھا ایک نامرد نے نامردوں اونکے  
سی کہ کنانہ الحقیق تھا یا مر حب یہودی علی اختلاف القولین اور صحیح  
قول اول ہی ایک سنگ حصار سی ڈالا اور اوپر سر محمود کے لگا اور سر  
اوسکا ٹوٹا اور اونہیں دنوں میں بزورید زخم شہادت پا کر فرار پخت  
پانچ ڈوڑا اور واقعہ دوسرا وہ کہ جناب بن المنذر نے بعرض حضرت  
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچا یا کہ یہ درخت خراب یہود کے  
تندیک فرزندوں سے احب ہیں حکم ہوتا ان نخل کو قطع کریں تا حیرت  
اونکو زیادہ ہووے پس اصحاب اس کام میں مشغول ہوئی جو ابو بکر صدیق  
نے کہ قلعہ شریعت اونکو نخل رفیق اور رحم اور برقت تھا اوپر اوسکے ٹہر

## باب بیون فصل تیسرے

پائی حضرت پاس اگر عرض کی کہ یا رسول اللہ قد تعالیٰ نے وعدہ کیا ہی آپ کے ساتھ کہ خیبر فتح ہو ویگا اور اس وعدہ کو وفا کر لیا پس قطع غیلات سے کیا فائدہ اگر حکم ہووے کہ ہاتھ قطع غیلات سے باز رکھیں بہتر ہو و فرمایا باز رکھیں اور دوسرا واقعہ وہ کہ ایام محاصرہ میں ہم صعب مسلما نوگو بجہت شدت فجاجت کے پیش آئی چنانچہ قریب ہلاک ہوئے پس آنحضرت نے درگاہ صمدیت سے مسئلہ کی تاعمرت او کی تبدل بہ لیسر ہوئے اور محنت براحت منتقل اور ایک حصن کر او میں طعام بہت ہوئے فتح کری پس ایت ہاتھ میں مندر بن الجباب کے دیا اور سپاہ مسلمانوں نے کیا حملہ کیا اور اپنی تین اور پردروازے حصن صعب کے پہنچایا اور بقال مشغول ہوئے تا حصار مفتوح ہوا اور اقمشہ اور امتعہ اور اطعمہ بہت اوس قلعہ سے نکلے اور خمر بہت بہی **وصل** جو ارادت الہی اس پر جاری ہوئی تھی کہ یہ فضل خاص یعنی فتح خیبر مزید اختصاص بخبات لایت علی رضی رضی اللہ عنہ کے رکھی ہر چند قلعہ قوس تمام قلاع خیبر سے سخت تر اور محکم تر تھا اوپر ہاتھ اس رضی اللہ عنہ کے فتح کر کے مقدمہ اسس فتوح سائر قلاع اور دیار خیبر کیا اگرچہ بعض اونے مثل قلعہ نظامہ اور صعب ذغیرہ کے بیشتر اس سے ہی مفتوح ہوئی ہیں لیکن تمام فتح خیبر اور اکیال منسوب بخبات رضی اللہ عنہ ہی اور امام محمد باقر سلام اللہ علیہ و علی آباءہ العظام و اولادہ الکرام سے منقول ہی کہ کہا جب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے در خیبر کڑا اور ہلایا تا جگہ سے اوکھاڑیں تمام حصار ہل گیا چنانچہ صفیہ بن جہی بن الخطاب سر سے کڑے اور سونہ اوکا نچروچ ہوا اور معارج میں نقل کیا ہی کہ وزن اوکا آٹھ سو من کا تھا اور وہاں میں لایا ہی کہ اوکھاڑا علی رضی اللہ عنہ نے باب خیبر کو کہ تخریک کیا اوکو شتر مرد نے مگر بعد از مشقت بسیار القصص جہل حصن قوس اور سائر حصون نے اس قدرت اور قوت کو حضرت امیر شاہ کیا فریاد بر لائے کہ الامان الایمان پس علی رضی اللہ عنہ فی بشارہ حضرت مسلی علیہ والو سلم امان او کو دی بہر دھاریا میں بشرط کہ ہر مرد سردار طعام اوٹھا کر اس دیار سے

باہر جاوے اور نقد و امتعہ اور اسلحہ اور تمام اموال اہل اسلام کے واسطے  
 چھوڑیں اور کوئی چیز پوشیدہ اور پنهان نہ کہیں اور اگر کچھ مال سے ظاہر  
 ہووے کہ بن کہی لینگے امان بھی مثل ایمان کے اونے ملوب ہووے۔ لیکن  
 خیر فتح خیبر کی جناب رسالت کو پہنچی شکرانہ اس نعمت کا بجا لائے کہ سب طور  
 عزت اسلام کا ہو آپس جوق علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہم کفار قرار دیکر متوجہ  
 بدرگاہ رسالت پناہ ہوئے آنحضرت بچتہ تہمت اوس رضی اللہ عنہ کی باستقبال  
 اور استبشار خیمہ سے باہر تشریف لائے اور حضرت علی کو گلی سے لگایا اور دیر  
 ہر دو چشم اونکے بوسہ دیا اور جوق تمام غنایم جمع ہوئی قسمت فرمایا بعد  
 از اخراج خمس کے مرد بیادہ کو ایک ہم اور راکب کو دو ہم ایسا ہی تفسیر کیا ہی  
 اس حدیث کو نافع نے اور ثابت و متحقق ہوا ہی کہ اوس غنایم سی بجز  
 حصار مکہ خیبر اور کو کچھ نہیں دیا الا ایک جماعت کو ہاجرین حبشہ سے گزر  
 فتح کے راہ دریا سے پہنچی تھے مثل جعفر بن ابیطالب اور زوجہ اونکی اسماء بنت  
 عیس اور باون یا تریمن نفر اشعرین سے کہ ابو موسیٰ اشعری رئیس اونکے  
 تھے **وصل** ذکر غزوہ خیبر اور اسکے احکام میں اول ذکر تزویج ام  
 المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ بنت یحییٰ بن اخطب یہودی کی ہیں کہ ذکر  
 اونکا گدزا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ جب حکم جاری ہوا بندی بنار  
 اور ذریعہ یہودین ازاں بجلہ حضرت صفیہ تھیں اور سہم دحیہ کلبی میں آئی تھیں  
 لوگوں نے کہا کہ وہ جمیلہ اور سیدہ ہیلہ اور دختر ایک ملک کی ملوک یہودی  
 ہیں اور وہ اولاد نرون پیغمبر علیہ السلام سے مناسب وہ ہی کہ مخصوص  
 بنحضرت ہووین کہ صحابہ میں امثال دحیہ بہت ہیں اور غنیمت میں مثل صفیہ  
 کم لوریاونکی تخصیص سے سادہ دحیہ کے سبب آزار خاطر بہتون کا صحابہ سے  
 چوگا پس مصلحت علمہ اوس میں وہ ہی کہ ستر دیکھا وین دحیہ سی اور مخصوص  
 کیا وین باحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے زفاف ام  
 المؤمنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ کا تھا اور مان اوسکی  
 صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ عمر عثمان تھا اور وہ پہلے زوجہ عبد اللہ بن جحش

## باب بیون فصل شہر

برادر زینب بن جحش کے تھے اور ہمراہ اوس کے جتہ میں ہجرت کی تھی ہجرت  
 ثانیہ اور اوس سے جتنی تھی حبیبہ کو کہ کنیت کا گئی تھی ساتھ اوس کے یعنی ام  
 حبیبہ اور نام اوس کا رملہ تھا اور بعض نے ہند کہا ہی اور اول صحیحہ تھے  
 بعد از ان مرتد ہو اعدائے اور دین رضاری میں آیا اور مواجبتہ میں اور بت  
 رہی ام حبیبہ اور پر اسلام کے اور دوسرا وقایع اس غزوہ سے زہر  
 دینا اہل خیبر کا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخبار صحیحہ میں آیا ہی  
 کہ جب خیبر فتح ہوا اور آنحضرت قلعہ فصوص میں تشریف لائے زہر دیا حضرت  
 کو زینب بنت حارثہ یہودی نے کہ برادر زادہ مرحب کا تھا اور وہ زن سلام  
 بن مشکم کی اور وقایع اس غزوہ کے وہ ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم بعد از رجوع کی خیبر سے منزل صہبانہ پہنچے اور صفیہ کے ساتھ زفاف  
 فرمایا اسی منزل میں نماز عصر ادا کی اور بعد اوس کے سرسارک کنار حضرت علیؓ  
 میں رکھا تھا کہ آثار وحی نے اوپر آنحضرت کے ظاہر ہونا پکڑا اور علی مرتضیٰ نے  
 نماز عصر نہ پڑھی تھے اور زمان وحی ایسا دراز ہوا کہ آفتاب نے غروب کیا  
 جب وحی منجلی ہوئے آنحضرت نے علی مرتضیٰ سے پوچھا کہ نماز عصر تمہاری ادا  
 کی کہا نہیں یا رسول اللہ۔ پس آنحضرت نے مناجات کی اور کہا خدا خدا  
 اگر علی تیری طاعت اور طاعت تیرے رسول کی میں تھا آفتاب کو اوپر اٹکے  
 رو کہ نماز عصر ادا کرے پس حق تعالیٰ نے مسئلت اپنی حبیب کو اجابت کیا  
 اور آفتاب بعد از انکہ افق مغرب میں فروزا تھا طالع ہوئے شعاع اوس کے  
 اوپر کوہ دہامون کے اور خلائق نے برای العین مشاہدہ کیا اور حضرت علیؓ  
 نے وضو کیا اور نماز عصر ادا کی اور ایک وقایع اس غزوہ نبی قصہ لیلۃ  
 التعریس ہے اور تعریس او تر نام ساز کا آخر شب میں خواب اور استراحت  
 کے لیے قنبر اس جگہ اشغال وارد کرتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہی  
 کہ آنحضرت نے فرمایا ہی تَبَامُ عَيْنَيَّ وَلَا تَقَامُ قَلْبِي یعنی سوتی  
 ہیں انگبین میرے اور جاگتا ہی دل میرا۔ پس باوجود بیداری دل کے کیا تھا  
 کہ طلوع فجر سے آگاہ ہوئے جواب اوس کے میں طول ہی لیکن قول

شیخ عبدالحق قدس سرہ جو اب میں لکھا جاتا ہے کہ ہاں دل بیدار ہے اور خواب کے  
اوس میں تاثر نہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ ایک حالت اور شہود حاصل ہو سکے  
کہ بسبب استغراق کے اوس حالت میں ماسوی اوس شہود کے اور معانی ذابل  
اور غافل ہو دین بسبب باعث عدم ادراک اور نسیان اور غفلت اور نوم کا  
ہو سکے بلکہ طرہ میں ایک حالت عظیم کا اور پر دل شریف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ  
سلم کے کہ اوسکو بظہر خدای غزوہ جمل اور کوئی نہ پہچانی قافلم اور بعض مقصود  
نے کہا ہے کہ یہ خواب اور فراسوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابتلائی  
ابھی تھا اور پراختہ تیر اور ترک تفویض کے کہ بلال کو اور پر نکا بیاتی شب کے  
مقرر کیا چاہی تھا کہ حق تبارک اور تعالیٰ پر چھوڑتے کہ خود محافطت اوسکی کرتا اور  
بہ اصل عظیم ہی نزدیک اس طایفہ کے کہ اوسکو اسقاط تیر اور ترک اختیار  
کھین اور وقایع اس غزوہ سی ایک وہ تھا کہ حرام کیا لحم حرامیہ کو جیسا کہ  
حدیث میں آیا ہے چونکہ اس مسئلہ میں اختلاف ہی بچتہ طوالت کے نہیں لکھا گیا  
اور منجملہ وقایع اس غزوہ سی تحریم اکمل قوم ہی اور صحیح وہ ہی کہ اکمل فصل  
اور قوم حرام نہیں اور مکروہ ہی اکمل اوسکا ماحد اور مجالس خبر میں کہ متاوی  
ہو دین لوگ ساتھ اوسکے اور تحریم اکمل ہر ذی تاب کے سباع سے  
اور تحریم مع منام پیش از قیمت اور نہی و طی سے پیش از استبرا اور نہی  
متعہ ساری کہ نکاح ہی تابہت محین ہی وقایع اوسکے سے ہی — اور متعہ  
مباح تھا اول اسلام میں غزوہ خیبر تک پس حرام کیا گیا اس غزوہ میں بعد از ان  
مباح کیا گیا فتح مکہ میں کہ مراد یوم او طاس ہے کہ بعد از فتح مکہ ہی اور  
وقایع اس غزوہ سے قصہ اوس مرد کا کہی کہ قتال کیا جیسا کہ بخبر و اجاعت  
مشہر کہیں سے کسی ایک کو آخر اپنی تین آپ شمشیر ہلاک کیا اور  
وقایع سی ہے اگرچہ داخل غزوہ خیبر نہیں لیکن تابع اور متصل ساتھ اوسکے  
ہی فتح خدک کہ نام ایک موضع کا ہے نزدیک خیبر کے اور یہی اسی میں  
غزوہ البتہا کہ صلح حدیبیہ میں قرار پایا تھا واقع ہوا اور مجموعہ اوسکا ماہ  
ذی قعدہ ۶۳۳ میں ہجرت سی تھا بعد از ان جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ





ارسال طرف ذات السلاسل کے تھا تسمیہ کیا گیا بذات السلاسل اوس  
جہت سی کہ مشرکوں نے باندھا تھا اپنی تین آپس میں بسا سل نہ بھاگین۔  
اور بعض نے کہا اس جہت سی کہ سلاسل نام ایک پانی کا ہی کہ یہ سیر  
وہاں واقع ہوا اور ای وادی القری کے اوپر مسافت دس دن کے مدینہ  
سی اور وقوع اسکا جادی الاخر سنہ ثمان میں تھا اور بعض نے سنہ  
سبع میں کہا ہی اور ساتھ اس کے جزم کیا ہی ابن ابی خالہ نے کتاب صحیح  
بخاری میں اور اسی سال میں ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ تین سو نفر  
کے ہمارین و انصار سے جیسا کہ صحیحین وغیرہ میں آیا ہی اور روایت  
شامی میں بضع عشر زیادہ کیا! میرٹا کر طرف قبیلہ جوہنیہ کے بھیجا اور عمر  
بن الخطاب رضی اللہ عنہ اوس درمیان میں تھے اور مدینہ سے پانچ دن کی  
راہ ہی اور اس سیرہ کو سیرۃ الخط اور سیرۃ سیف البحر ہی کہیں اور خط  
نام اوس برگ کا ہی کہ درخت سی چھاڑا ہو۔ اور وقوع اس سیرہ کا جب  
سنہ ثمان میں تھا اور شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں قول بوقوع  
اوس کے سال ہشتم نابند کیا ہی پس صحیح وہ ہی کہ یہ سیرہ سنہ ستہ میں ہوگا  
پیش از قضیہ حدیبیہ کے انتہی اور یہی اسی سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو اوپر ایک طایفہ کے امارت دی کہ پنجاب  
اعظم کہ اوپر تین برید کے مدینہ سے ہی بھیجا اور یہی اسی سال میں فتح  
مکہ و اوداعہ لفظنا و شریفاً واقع ہوئے اور یہ فتح عظیم و مبین ہے  
کہ سورہ کریمہ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ساتھ اوس کے ناطق ہے اگرچہ چاہے  
مفسرین اوپر اوس کے ہن کہ مزاد ساتھ اس فتح مبین کے فتح حدیبیہ ہے  
**وصل** حو ارادہ سفیر کہ معظہ کا مصمم ہوا بعض صحابہ کو بھیجا تا  
قبایل عرب کو اسلام اور غفار اور چہنیہ اور اشجع اور سلیم وغیرہم سے کہ  
داخل جودہ اسلام ہوئے تھے خیر کرین اور جمع بلاوین اور ہتھیہ اسباب  
حرب کرین پس باہر آئی آنحضرت دسویں ماہ رمضان روز چہار شنبہ  
بعد العصر سنہ ثمان میں ہجرت سی جیسا کہ واقعہ نے کہا اور نزدیک

احمد کے پاس نہ صحیح ابی سعید سی آیا ہی کہ کہا باہر آئے ہم عام الفتح دوسرے  
 رمضان میں پس وہ جو وہاں قدی نے کہا ضعیف ہی اور یقین اس  
 تاریخ میں اور یہی اقوال آئے ہیں بارہویں سو لوٹیں ستر وین اٹھارہ  
 اوٹھویں اور قول سابق اقرب بصحت ہیں اور دوم صحیح نہ ہی واسد اعلم  
**وصل** جو طواف سی فارغ ہوئے مقام تطہیر بیت الحرام میں  
 انجاس اصنام سے اگر ساحت عزت اور حرمت اوسکیں کو پاک کیا اور  
 ارباب سیر نے کہا ہی کہ مشرکوں نے تین سو ساٹھ بیت اطراف و نواحی  
 خانہ کعبہ میں نصب کی تھیں۔ جو وقت نماز پیشین آیا بلال کو فرمایا کہ اوپر  
 بام کعبہ کے جا کر اذان کہے اور یہ ہی ایک وقت شریف اور ایک  
 نعمت عظیم ہی کہ دست ادراک اوسکے دامن اجلال میں نہیں پہنچتا  
 عظمت اوسوقت کی عرشیوں سے پوچھنا چاہیے کہ یہ آواز دنان تک  
 پہنچی ہو بلکہ دمان سے بھی گزری ہو اور کلمات اذان کے ہی اوسی مقام  
 میں ہیں جیسا کہ باب اذان میں گذرا **وصل** اور اگرچہ حضرت  
 نے امن دیا اہل مکہ کو اور منع کیا اوسکے قتل سے و لیکن ایک جاعت کو  
 استغنا کیا اس حکم سے اور ہر کیا خون اوٹھا اور حکم کیا مار دہاں  
 باؤ مل اور مردہ ہیں و لیکن بعد از حکم ساہتہ ہر دم اور قتل کے بعضے اونی  
 ساہتہ توبہ اور رجوع اور ایمان کے مامون ہوئے اور نجات پائی اور  
 مجموعہ اونکے مردوں بے گیارہ تین اور غورتوں کے چہہ اور درمیان  
 مردوں سے چار آدمی مقتول ہوئے اور سات مامون رہے اور عورت  
 سی چار قتل ہوئیں اور ایک میں اختلاف ہی اور دو مامون ہوئیں —  
 اب نام سب مردوں اور غورتوں کے ذکر کرتے ہیں تا حقیقت حال ظاہر ہو  
 اول اوتھا ابن خطل ہے دوم عبد اسد بن ابی السرح کہ جو حکم بقتل اوسکے  
 کیا گیا پاس عثمان بن عفان کے اورد مختفی ہوا سیوم عکرمہ بن ابی جہل  
 تھا چہارم صفوان بن امیہ کہ سرگروہ کفار قریش اور مہتر قوم ابنی کا تھا  
 پنجم حویرت بجار ہمدانیہ تصغیر بن نقید بنون وقافہ بر لفظ تصغیر

اور یہ شفیق شاعر تھا اور بچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت کرتا تھا  
 ششم مقیس بن صیابہ ہشتم جابر بن الاسود اور سب سے بہت ایذا جانی  
 مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تھی ہشتم حارث بن طلطلہ  
 اور وہ جملہ موزیان آنحضرت سی تھا انہم کعب بن زہیر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی بچہ کرتا تھا دہم وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ تھا یازدہم  
 عبد اللہ بن الزہری شعری عربی تھا اور رسول مقبول اور ان کے مایون  
 کی بچہ کرتا تھا۔ اور وہ عورتیں کہ روز فتح مکہ حکم لفظ اور ہر دم اوں کے  
 واقعہ ہوا چہ ہین بعض اوسنی مامون ہون اور بعض مقتول اول ہندیت  
 عتبہ زن ابوسفیان دوم اور سب دوم قریبہ بقات و یا بصیغہ تصغیر اور  
 فرستہ بفتح فاء سکون راہ و فتح تاء و نون دو لوڈیان مخفیہ تہین از ان  
 خطل سے کہ بچہ آنحضرت یرہتی تہین نفی من پس قریبہ مقتول ہوئی اور  
 فرستہ ہاگ گنی اور اوس کے لئی حضرت سی امان چاہی چہارم اربیت مولاء  
 ابن خطل مذکور اور وہ ہی اوس وقت ماری کسی بچہ سارہ مولاء بن المطلب  
 اور فیض نے عمر و بن ہشام کہا ہی ششم ام سعد اوسی ہی مارا **صل**  
 سابقا معلوم ہوا کہ خروج مدینہ سے روز چہار شنبہ تھا دسویں رمضان  
 کی بعد از عصر یا اختلاف کہ اوسمین ہی اور دخول مکہ اور فتح اوسکی بیون  
 ماہ مذکور میں ہوئی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقیہ ماہ اور  
 چہ روز ماہ شوال سے مکہ میں توقفت کیا اور قضا مائی کہ ایام توقفت  
 یکہ معظمین واقع ہوا وہ تھا کل یک مرد نے اگر حضرت سی کہا کہ مینی نذر  
 کی تھی کہ جو خدا تعالیٰ فتح کرے کہ کو اوپر رسول مقبول انبی کے بیت  
 المصنن میں جلا کر ناز پڑ ہون میں۔ آپ نے تین باب فرمایا کہ ہین پڑہ۔  
 اور وقایع سے کہ ان ایام میں وقوع پایا وہ ہے کہ خالد بن ولید کو شہ  
 تیس سو ار کے موضع خلد میں خراب کرنے تیجانیہ غزی کے لئی کہ نام ایک  
 بت کا ہی ہیا **صل** اور وقایع سال ہشتم سی غزوہ حنین  
 ہی کہ نام ایک موضع کا ہی مکہ اور طایف میں ایدر نام ایک آب کا ہی

مقتول ہون  
 دفعہ پنجم  
 رین ہیکل  
 دفعہ ششم  
 دفعہ ہفتم  
 دفعہ ہشتم  
 دفعہ نهم  
 دفعہ دهم  
 دفعہ یازدهم  
 دفعہ سیزدهم  
 دفعہ پانزدهم  
 دفعہ شانزدهم  
 دفعہ ہفدهم  
 دفعہ اٹھارہم  
 دفعہ نوزدهم  
 دفعہ بیستم

کہ میان اوسکے اہل میان مکہ کے تین شب در میان ہن قریب طایف کے  
اور اوسکو غزوہ ہوا زین ہی کہین کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ساکن اوس میں  
مین **وصل** آنحضرت نے جو طایف سی ارجال فرمایا اور جدانہ مین  
تشریف لائے کہ غنایم حنین کو وہاں جمع کیا تھا اور وہ چھ ہزار بردہ اور  
چوبیس ہزار شتر اور زیادہ چالیس ہزار سے غنم اور چار ہزار اوقیہ فضہ  
پس دست نوال بیدل اموال اوپر وہ جوہ خلائق کے کہولا خصوصاً ساتھ مولفہ  
الغلو کے کہ ہنوز ذرا ایمان نے اوسکے دلون مین قوت نہ قبول کی تھی اور جو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم قسمت غنایم سے قانع ہوئے اور  
غزیت رجوع نے بدینہ مطہرہ تصمیم پایا شب چار شبہ کہ بارہ شب ماہ بقیہ  
سی باقی تہین موضع بعرانہ سی اجرام عمرہ باندھا اور مکہ مین آئے اور اوسکان  
بجلا کر مراجعت فرمائی اور اسی سال مین جاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے اسودہ بنت زمعہ کو کہ امہات المؤمنین سی تہین طلاق دیوین  
اور ایک ہوا بیت مین ہی کہ طلاق دی پر تقدیر سودہ نے کہا بخدا سوگند  
کہ دوستی مردکی میرے دلمین نہیں رہی لیکن چاہتی ہوں مین کہ فردای قیامت  
مجھی زمانہ حضرت مین حشر کریں اور مجھی یہ سعادت کافی ہی اور نبوت  
ابنی عایشہ صدیقہ کو تختی تابیہ ہی باعث محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم ہووے اوسنی نسبت اور یہی اسی سال مین ماریہ حبشیہ سی ایک  
پسر متولد ہوا اور نام اوسکا ابراہیم بکہا ولادت اوسکی سنہ ثمان  
مین اور وفات سنہ عشر مین اور مدت عمر اوسکی سولہ مہینی اور ایک  
روایت مین اٹھارہ مہینی اور چھ روز اور یہی اسی سال مین زینب  
دختر آنحضرت کہ منکوحہ ابو العاص بن الربیع تہین بروضہ رضوانہ مین  
اور اوسنی دو فرزند رہی ایک پسر مسمی بہ علی کہ قریب بلوغ پہنچا تھا اور ایک  
دختر مسماۃ بامامہ اور اسی سال مین اور بقولی سال ہفتم مین اتحاضہ منبر  
نے وقوع پایا یعنی مسجد آنحضرت مین ایک منبر طیار ہوا کہ اوپر اوسکے  
خطبہ فرماتے تھے اور پہلے اس کے نہ تھا اور وہ وقایع اسی سال مین قضیہ

پس مہینی  
ایک سال اور  
پس مہینی

قدوم وقد عبد الفیس کا ہی اور عبد الفیس بن قصی پر قبیلہ ہی اسد سی احفاد  
 ربیع سے وقایع سال ہم ماہ محرم سنہ نہم ہجرت سی آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمال تعین کیے تھے اور قبائل میں کہ مسلمان ہوئے  
 ابن جاوین اور زکوۃ اموال اونسے لبون بن جابجہ عیینہ بن حصین فراز کو  
 ساتھ پچاس سوار کے مہاجرین اور انصار سے اور بنو تمیم کے بھی جو عیینہ  
 معہ ہمراہیوں اپنی کے دیار مخالفین میں پہنچا اکثر ان کے گہر نالی پاسے مردوں  
 سے دست بنارت دراز کیا گیا یہ مرد اور پندہ عورتیں اور ایک روایت  
 میں گیارہ عورتیں اور تیس لڑکوں کو بردہ لیکر مدینہ میں مراجعت کی اور  
 اسی سال میں ولید بن عقبہ قرشی اموی کو کہ بھائی عثمان بن عفان کا تھا  
 اخذ صدقات کے نبی جانب بنی المصطلق کے بھیجا اور اسی سال میں  
 قطبہ بن عامر بن حدیدہ کو مہراہ بیس مرد کے قبیلہ خثعم کی طرف بھیجا اور  
 امر کیا ساتھ لوٹ لینی اونکے۔ بعد ازان مذاک بن عفان بن عوف  
 کلالی کو کہ شجاع تھا اور اسکو برابر سو سوار عد کرتے تھے بھیجا اور  
 یہی اسی سال میں علقمہ بن مجرید لچی مشوب بن جبرہ کو ربیع الآخر میں اور  
 حاکم نے کہا صفیر میں امیر تین سو نفر کا قرار دیکر اوپر سر ایک جماعت کے  
 جشم سے کہ نواحی جیدہ میں آئی تھے اور فرابی کرتی تھے بھیجا اور یہی  
 اسی سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایلا کیا ازواج اپنی  
 سے اور ایک مہینہ نزدیک اونکے نگہی اور ایلا لفت میں یعنی سو گندہ ہی  
 اور نزدیک فقہا کے سو گندہ کہا نامرد کا ہی کہ ساتھ زن اپنی کے قربان اور  
 اتصال کرے مدت چار مہینی کے اور وقایع عظیمہ سال نہم سی غزوہ  
 تبوک ہی اور تبوک نام ایک موضع کا ہی میان مدینہ اور شام کے اوپر  
 جودہ مرحلہ کے مدینہ سے اور بعضوں نے کہا ہی کہ نام ایک حصہ ہے اور  
 قانس میں نام زمین کا در میان مدینہ اور شام کے اور بعض نے کہا کہ  
 تبوک نام ایک خیمہ کا ہی اوس زمین میں اور ایک اون وقایع سے  
 پہنچا خالد بن ولید کا ہی بجانب اکیدر کہ حاکم دو ہتہ الجندل کا تھا جانا

یہاں سے  
 تھیں  
 رہتے  
 پہلے  
 کہ  
 یہ  
 رہتے  
 یہ  
 رہتے  
 یہ  
 رہتے

جائے کہ مختلف اس غزوہ کے قوم منافقین کے بہت تھے اور مخدور  
بغیر صحیح اور غیر صحیح بھی تھے پس وہ لوگ کہ بی عذر اور شک و ارتباب کے  
اوس غزوہ سے مختلف ہوئی پانچ نفر اصحاب سے تھے ابوذر غفاری اور  
ابو خثیمہ سالمی اور کعب بن مالک اور مرارہ بن الریح اور بلال بن  
امیہ اور اس سال میں بعد از انصراف کے تنہا سے متابع و فود واقع ہوا  
اور فود اور وفادت بمعنی دخول اور ورد کے آئے اور وفادک  
جماعت کو اختیار کیجاوے پہنچنے کے لئے پاس عطا کے اور واد و احد و کھا  
ہی مثل رکب اور رکب کے اور بعض نے کہا ہی کہ ابتدای و فود بعد از رجوع  
آنحضرت تھا جعرانہ سے کہ اواخر سبہ ثمان میں ہے اور اکثر اوپر اوس کے  
ہیں کہ بعد از رجوع کے غزوہ تنہا ہی تھا اور صواب وہ ہی کہ فذ بعض  
سنوات سابقہ میں ہی آئی تھی و لیکن کثرت اور متابع اور توالی اس نے  
ناسخ میں واقع ہوئی اور جامع کثیر نے علماء حدیث اور سیر و فود کو ضبط  
کیا ہی اور مجموع اوس چیز کا کہ ذکر کیا ہی زیادہ اوپر ساٹھ کے ہیں ایک  
و فذ بنی اسد بن خزیمہ تھا اوس نفر اوس قوم سی آئے اور مسلمان ہوئے  
اور سنت رکھی کہ سال قحط میں راہ دور و دراز قطع کر کے بطوع و رغبت  
بی انکہ کوئی لشکر اوپر سرتھاری کے آوے اسلام میں آئی ہیں ہم اور  
دوسرے فذ فزادہ قریب بیش مرد کے آئی اور اچھا اسلام کیا اور اونٹن  
خارجہ بن حصن اور حرب بن قیس بن حصین قرازی تھا اور یہ سب قوم عینہ بن  
ہیں اور فذ بنی مرہ تیرہ مرد آئے اور مسلمان ہوئے اور پیشوا اوٹکا  
حارث بن عوف تھا اور فذ بنی البکاء آئے اور بشر اسلام شرف  
ہوئے اوین معاویہ بن ثور بن عبادہ بن البکاء ایک مرد تھا کہ سو برس کے  
عمر رکھتا تھا اور فذ کنانہ آئے اور مسلمان ہوئے اور پیشوا اوٹکا  
کا دائلہ بن الاثقع لیشی تھا اور فذ بن ہلال بن عامر تھا اور درمیان اونٹ  
زیادہ بن عبد اللہ بن مالک اور عبد اللہ بن عوف بن احرم اور قبیضہ بن خثیمہ  
تھے زیادہ گہر میں ام المومنین میمونہ کے گھلا کہ حال اوس کی تھی اور فذ عامر

فد فزادہ  
فد فزادہ  
فد فزادہ

فد فزادہ  
فد فزادہ  
فد فزادہ

بن صمصمہ آئی اور درمیان اوسکے عامر بن الطفیل بن مالک بن جعفر بن  
کلاب اور ارید بن ریحہ اور ایک روایت میں قیس اور خالد بن جعفر  
اور حبان بن اسلم بن مالک اور یہ چند نفرو سائی قوم اور شیطا طین اوتکے  
ہیں اور یہ عامر بن الطفیل وہی شقی ہے کہ شتر قرار کو بقتل نہ پایا اور بد  
بخشان کین جیا کہ ذکر وقایع سال چارم میں قصہ بیرمونہ میں گذرا اور  
وفد عبد القیس ہے اور ذکر وفد عبد القیس کا آٹھم میں بتفصیل گذرا موافق  
اوسکے کہ روضۃ الاجاب میں ہی ذکر کیا گیا ہی اور وفد بلی تھا ابو  
رویف بن ثابت بلوی کہ آنحضرت کی خدمت میں رہتا تھا قوم اونکی سے تھا  
کہا یا رسول اللہ یہ قوم بہری ہیں اور وفد نجیب بضم نا اور پر سیفہ مضارع  
اجاب سی اور تیرہ تن تھے کہ زکوٰۃ مواشی اور اسوا ل کی لائی تھے اور  
حضرت فی ابونہین مرجا کہا اور کہا کہ زکوٰۃ مال کو پھیر لیجا واپسی دیار میں  
اور اوپر فقرا و ہان کے قسمت کر دکھا ہم نہیں لائے مگر وہ کہ ہمارے فقرا  
سی زیادہ ہے اور وفد دارم قبیلہ نعم سے اور وہ دس مردہں اور  
ہشوا اولخا کہانی بن حبیب نام کہتا تھا آنحضرت کے لئی چند اسب اور  
قبای زریفت اور ایک مشک خمر رسم ہدیہ لایا اور آنحضرت نے فرمایا کہ خمر  
کو حق تعالیٰ نے حرام کیا ہی اور ایک وفد ہوا زن وقت رجوع آنحضرت  
میں بجانب جبرائیل طاہف سی آئے اور اتھا کس سبی اور سوال اوکیا کہ  
مسلمانوں کے ہاتھ پڑا تھا کیا پس اتھا اس اوکا در باب سبی قبول فرموا انہ اسوا ل  
میں اور وفد ثقیف تھا بعد از قدم کے تبوک سی اور اصل اونکی قصہ کے  
وہ ہی کہ جب آنحضرت پہرے طاہف سی بھجایا نے کہا یا رسول اللہ جلایا  
ہم کو نبرد ثقیف نے دعا کر اوپر ثقیف کے اور وفد کندہ کہ نام ایک  
قبیلہ کا ہی میں سے لقب ثور بن عفیر کا ہی بد قبیلہ عین کا اسواسطے کہ کفر  
نعت پر کیا اور ملحق ہوا اپنی احوال کے ساتھ مشتوق کنو دسی ساتھ فہم  
کے یعنی ناسپاسی کرنے کے اور وفد اشعیہ بین اور اہل میں ایسا ہی  
واقع ہوا ہی یہ تہجد اور صاحب شیخ ابن حجر سی نقل کرتا ہی کہ مراد بعض

صمصمہ  
دور و دور  
عین مہلا

ابن  
نقیح  
سید  
شیخ

حسن  
سید  
نور الدین

## باب بیسویں فصل تیسرے

۵۶۱

اہل یمن سے ہیں غیر اشعریین کے اور وہ وفد حمیر ہے اور وفد ہمدان نام  
قبیلہ کا ہی یمن سے اور وفد نذیرہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہی اور وفد دوس  
ہی نام ایک قبیلہ کا کہ ابو ہریرہ وہ یمن کے ہیں اور وفد ہمدان کہ نام قبیلہ کا  
ہی یمن سے تیرہ مرد تھے جو مدینہ میں آئے گئی اور دروازہ مقداد بن اسود  
کے پس مر جا کہا او نکو اور آ کے لایا کا سہ بزرگ حمیر سے پس کہا یا اوس  
تاسیر ہوئے اور وفد عذرہ کہ نام ایک موضع کا ہی معروف -  
شام میں اور اکثر اہل اوس کے یہ عشق مبتلا ہو دین اور اوس میں جان  
دیتی ہیں اور وفد محارب ہی عرض کیا آنحضرت نے اوپر اوس قبیلہ کے  
اسلام اور دعوت کیا او نکو پس آئے اوسے دس مرد اور مسلمان ہوئے  
اور پھر اوس طرف اہل اپنی کے اور وفد ہی ہماز اور دروزن ثراب کے  
نام ایک قبیلہ کا ہی سال ہجرت میں وقت انصراف کے جہاز سے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیس بن سعد بن عبادہ کو ساتھ چار سو آدمی کے  
او کی طرف بھیجا اور وفد غسان سنہ عشرین تھا رمضان سے اور یہ  
میں تھے اور وفد بنی عیین کہ سیکو ملازمت آنحضرت میں بھیجا اور  
کہا یا رسول اللہ صبح قرآن ہمارے پاس آئی اور کہا کہ اسلام لے چھوڑ مقبول  
ہو گیا اور ہمارے پاس اموال و مواشی ہیں مگر حکم ہو اوں سب کو بچھوڑو ہجرت  
کرین ہم پس فرمایا آنحضرت نے تقویٰ اختیار کرو جہان کہیں رہو اور  
وفد اخذ نام یہ قبیلہ کا ہی یمن سے اور انصار سب اوس کی اولاد ہیں -  
اور وفد بنی المصطلق نام یہ قبیلہ کا ہی اور وہ دس نفر تھے کہا یا رسول  
اللہ ہم آپ کے پاس آئی ہیں اوس حال میں کہ ایمان بخدا اور تصدیق برائے  
آپ کی رکھتے ہیں ہم اور وفد ہمدان ہے اور یہ لفظ اور دروزن صحابہ کے  
نام یہ قبیلہ کا ہی قبائل مدح کے تھا پندرہ مرد آئے اور سرے رملہ بنت  
الحارث میں نزول کیا اور وفد غامد نام یہ قبیلہ کا ہی کہ نسبت کہیں  
جاتے ہیں او کی طرف غامد کے اور وفد بخیلہ ہی جریر بن عبد اللہ بن علی  
منسوب یہ قبیلہ ساتھ ایک سو چالیس مرد کے آیا اور وفد بنی حنیفہ تھا -

ایک دفعہ  
نہج  
نہج

اور وفد غسان کہ نام قبیلہ کا ہی

ایک دفعہ  
نہج  
نہج

ایک دفعہ  
نہج  
نہج

ایک دفعہ  
نہج  
نہج



جو یہ لوگ مدینہ میں آئے سرائی رملہ بنت الحارث میں باشارت حضرت رسول  
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ترنا کیا اور زعفران و زردیلی کے خواہر زادہ  
نخاشی کا تھا اور ایمان لایا اور یہ فیروزہ ہی کہ جسے اسود غسانی کو کہ دعوی  
پیغمبری کیا تھا قتل پہنچایا اور اسی سال نہم میں عبد اللہ بن ابی ابن سلول  
منافق کہ رئیس منافقون کا تھا اور آخر شوال میں بیمار ہوا اور مرض بدنی کو  
ساتھ مرض قلبی کے کہ لازم حال منافقین کا ہی کیا اور ماہ ذیقعدہ میں مر گیا  
اور وقایع سال نہم سے موت نخاشی حاکم حبشہ کی ہی مروی ہی جا بر بن  
عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ کہا بروز فوت نخاشی کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و  
آلہ وسلم نے آج ایک مرد صالح تمہارا بھائی اضمحمر گیا ہی اوٹھو اور اوسکی  
نماز پڑھو اور آمرزش چاہو بھائی اپنی کے لئے اوسہ ہی اسی مال میں آنحضرت  
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ذی قعدہ میں اور ایک  
قوم کے نزدیک ذیحجہ میں اور بعض کہین کہ سلج ذیقعدہ میں حج کو بھیجا اور  
اسی سال میں بقول اکثر اہل سیر کہ قضیہ لعان واقع ہوا اور شکوۃ میں دو حدین  
اس باب میں لایا ہی ایک میان عویم بن الحارث غیلانی کے اور میان اوسکی  
زوجہ کے کہ نام اوسکا خولہ بنت قیس تھا **تثبیہ** علمائے اختلاف کیا  
ہی حکم میں اوس شخص کے کہ مارا ایک مرد کو کہ پایا ساتھ زن اپنی کے کہ زنا  
کر تا ہی جمہور اوپر اوسکے کہ مارا جاوے اوس شخص کو مگر وہ کہ چار گوا  
کہ زانے اوپر زنا کے یا اقرار کریں وارث قتل کے لیکن فیما بینہ و بین اللہ  
کچھ نہیں اگر صادق ہو کہ ذاقبل **وقایع سال دہم**  
وقایع اس سال کے ذوقد وغیرہ سنی بہت ہیں اور ہمتی و فود کو ایک جا  
جمع کیا ہر سال میں کہ ہووے جیسا کہ گزرا اور غیر فود بہان ذکر کریں نہم  
اور ایک اونین سے بھیجا خالد بن الولید کا ہی ساتھ جماعت کے  
طرف بنی الحارث بن کعب کے اور اوسکو فرمایا کہ تین نوبت اونکو دعوت  
باسلام کر اگر قبول کریں درمیان اونکے قیام کر اور تعلیم قرآن اور سنت  
اونکے لئے عمل میں لا اور اگر قبول نہ کریں اسلام متعلقہ کر اور اسی سال میں

بچوں  
بیت  
سکون

ایک مکتوب بہ نصارے بخران کہ نام ایک موضع کاہن مین نام کیا گیا  
ساتھ بخران بن زید بن سبا کے بیٹا اور اذ نکود عوت باسلام کی لیں  
اوس جماعت نے بعد از مشاورت بیکدیگر چودہ مرد کو اپنی قوم سے اختیار  
کیا اور مدینہ میں آئے تا احوال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحقیق کرین  
اور خبر اذ نکو پہنچا دیں ایسا ہی ہے روضۃ الاحباب میں - اور مواہب  
لدنیہ میں کہا ہی کہ وہ ساٹھ سوار تھے اور اسی سال میں باذان حاکم  
نے وفات پائی اور جو خبر اوسکی فوت کی سمع شریف حضرت مین پہنچی اوسکی  
ملکت کو قیمت فرمایا بعض اوس سے اوپر پیراوس کے شہرین باذان کے او  
بعض اوس سے ساتھ ابوموسیٰ اشعری کے اور ایک ناحیہ بعلی بن اسید کو اور  
تھوڑا معاذ بن جبل کو از زانی رکھا اور یہی اسی سال میں پیش از حجۃ الوداع  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اباموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی  
اللہ عنہ کو بجانب مین بھیجا بعد از ان خالد بن الولید کو بھی پیش از حجۃ الوداع  
سنہ عشرین ربيع الاول یا ربيع الآخر یا جمادی الاول میں طرف عبدالمدا  
کے کہ ایک قبیلہ ہی بخران مین بھیجا اور وہ ایمان لائے اور بعد از ان  
بھیجا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بجانب مین شہر رمضان سنہ عشر  
مین ساتھ تین سو سوار کے اور دقاہ کلیدہ عظیمہ سنہ عشر سے حج کرنا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی حجۃ الوداع کہ اوسکو حجۃ الاسلام ہی کہتے  
ہیں اور یہ بیان کہتے ہیں کہ وہ کیا مقام ہی کہ اوسمین فرض کو نفل کے ائی ترک  
کرین کہتے ہیں کہ وہ عرفات ہی کہ اوسمین فرض کہ وقت عصر ہی جہتہ نفل  
کہ دعا عرفات ہی ترک کرین اور بعد از انکہ جمع بین الصلواتین عرفہ میں  
مجمع علیہ ہی امت میں **وصل** اور اثنائی طریق مراجعت میں  
جب بمنزل غدیر خم پہنچے کہ نواحی حنفہ سے ہی میان مکہ اور مدینہ کے موبہنہ  
طرف یارون کے کیا اور فرمایا کیا ہین جائتی تم کہ مین نزدیک تر اور ہوت  
ہین ساتھ مومنون کے ذاتون اولکی سننے اور اوسوقت فرمایا خدا مولا  
میرا اور مین مولا سب مومنون کا ہون - بعد از ان حضرت علی ابن ابیطالب

اہتہ پکڑا اور فرمایا خداوند اجکائین مولا مہون بس علی او سکھ سولی ہی خداوند  
دوست رکھہ اوسکو کہ دوست رکھی علی کو اور دشمن رکھہ اوسکو کہ دشمن رکھے  
علی کو اور ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہی کہ یاری دی اوسکو کہ یاری  
دی علی کو اور چھوڑ اور یاری نہی اوسکو کہ چھوڑی اور نہ یاری دیوی علی کو اور  
پہر حق طرف علی کے جھڑپ کے وہ پہرے اور اسی سال میں جریر بن عبد  
جعلی کو اور ذی الکلاع بن نابور بن حبیب بن مالک بن حسان بن تیج کے کہ  
ایک لوگ طایف میں تھا اور خلق اوسکو بخدا ہی پرستش کرتی تھی اور طبع  
اوسکے ہوسے تھے بھیجا اور ہنوز جریر نے اوسکے پاس سے مراجعت نہ کی تھی  
کہ حضرت حق نے وفات پائی اور ذی الکلاع نماز نماز عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ  
کے تھا اور اور مواہب لدنیہ میں مفہوم ہوتا ہی کہ اوپر اہتہ جریر کے اسلام  
لایا اور اسی سال میں ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات  
پائی اور اوسیدن کوفت ہوا لوگوں نے کہہ کہ کوفت آفتاب حبیب رت  
اوشکی ہی وقایع سال یازدہم ذکر مرثیہ وفاتہ و ما یقتلن ہا  
لائے ہیں کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع سے مراجعت  
فرمائی بعض اشقیاء اور جہال کہ دعوی نبوت پیدا ہوا ہے مسیلہ بن شامہ اور  
اسود بن کعب عتسی اور طلحہ بن یلداسدی اور ایک عورت کہ نام اوسکا سجاج  
جنت الحارث بن سواد قیمہ تھی۔ ای پر مسیلہ مشہور نہیں ان اشقیاء کا تھا  
اور اوسی مسیلہ کہ اب بھی کہتی ہے اور وہ اپنی تین رحمن الیماہ کہولما  
تھا اور طلحہ بن خولہ قبیلہ بنی اسد سے تھا کہ بعد انور موت آنحضرت صلی  
علیہ وآلہ وسلم کے خروج کیا اور عروج پایا اور غنیہ بن حصین فرزاری کہ ذکر اوسکا  
سابقا غزوہ حنین اور ہوازن میں گذرا ہی ہمراہ قبیلہ خزاعہ کے مرتد ہو کہ  
انکار کیا تھا اور اوسکے ساتھ گرویدہ ہوئی اور اسور عتسی منسوب  
بخنس بن مدج اور عہلہ نام اوسکا ہے اور اوسکو ذی الحارث بھی کہتی ہیں کہ  
خار او پر مونہ اپنی کے ڈالتا تھا اور تمام قصہ اور شرح اور حال اور  
مبادی اور مال اس مہون کا وہی کہ بزرگان انبای فارس سے کہ میں میں گماشتہ

انکار کیا تھا اور اوسکے ساتھ گرویدہ ہوئی اور اسور عتسی منسوب  
بخنس بن مدج اور عہلہ نام اوسکا ہے اور اوسکو ذی الحارث بھی کہتی ہیں کہ  
خار او پر مونہ اپنی کے ڈالتا تھا اور تمام قصہ اور شرح اور حال اور  
مبادی اور مال اس مہون کا وہی کہ بزرگان انبای فارس سے کہ میں میں گماشتہ



CALL No.

ACC. No. Y 91 Y 4

AUTHOR

TITLE



RULES:-

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.

